For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

من عاجزم

منّت شاہ

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ایک قدم بڑھا کر سیڑھی پر رکھا تھا۔۔۔۔ قدم بری طرح لڑکھڑایا تھا ازہان حیات ملک کا۔۔۔۔۔

اب جسم بھی کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔۔۔۔۔ اور رگوں میں موجود خون گردش کرنے کی بجائے منجمند ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہی سامنے درگاہ کا احاطہ تھا۔۔۔۔

جس کا صحن وسیع و عریض تھا۔۔۔۔ ایک سائیڈ پر بنی مسجد اور دوسری سائیڈ پر بنی چند قبریں۔۔۔۔ اور اس سائیڈ پر ان قبروں کے تھوڑا آگے ایک اور کسی اللہ کے نیک بندے کی قبر تھی۔۔۔۔ وہ شاید اس دربار کے گدی نشین کی قبر تھی۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ چلتا اس قبر تک آیا تھا۔۔۔۔قریب ہی کوئی بندہ بشر حالت وجد میں زور و شور سے اللہ اللہ کرتے گردن دائیں سے بائیں ہلاتے اپنے وجد کی منزل میں کھویا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ازہان حیات ملک کیا لینے آیا ہے یہاں۔۔۔۔۔

اسے اپنے قریب پسینے سے شرابور کھڑے دیکھ اس بندہ خدا نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔اور بڑے کرخت لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

زا۔۔۔۔ز۔۔۔زارا۔۔۔ دری۔۔۔ درید۔۔۔

وہ بے بسی کی انتہا پر تھا کانپتے جسم سے کانپتے لفظ منہ سے نکال رہا تھا۔۔۔ حلق سوکھے کانٹے کی طرح چھب رہا تھا۔۔۔۔

جا چلا جا یہاں سے۔۔۔۔

عشق اتش سے مل کر خود کو خاکی تو کر۔۔۔الست بن پھر مست۔۔۔۔وجدان کی روح کو تو جان۔۔۔

وجد کو تو پہچان ۔۔۔

می۔۔۔ می۔۔۔میں۔نے اسے یہاں دیکھا۔۔۔۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے اگے کی طرف بنے مزار کے احاطے کی طرف عورتوں کے لیے بنائے گئے برانڈے کی طرف اشارہ کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔

تو جانتا ہے کہ تو کس کی بات کر رہا ہے۔۔۔ زارا درید پاک روح ہے تیری طرح غلاظت کا ڈھیر نہیں۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے پھر سے کرخت لہجے میں گویا ہوئے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔م۔۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔بدل لو۔۔۔۔اس کے لفظ ابھی منہ میں ہی تھے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔۔کس خوش فہمی میں ہے تو ازہان حیات ملک۔۔۔

بندہ خدا استہزائیہ ہنسی ہنستے پھر سے اپنے وجد میں گم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے ازہان حیات ملک کچھ کہتا۔۔۔۔۔سفید آنچل میں لپٹا نازک وجود اس کے سامنے سے گزرا تھا۔۔۔۔وہ خوشبو اس نے اپنے آس پاس محسوس کی تھی۔۔۔۔ہاں یہ وہی خوشبو تو تھی۔۔۔۔

جس کو سونگھنے اور محسوس کرنے کے بعد ازہان حیات ملک نے ہر خوشبو کے ہونے سے انکاری کیا تھا۔۔۔۔وہ لڑکھڑاتے قدموں بے جان ٹانگوں کو گھسیٹتا۔۔۔۔اللہ کے ولی کے مزار کے سامنے موجود تھا۔۔۔۔۔

اندر موجود چند لوگ اس ولی اللہ کی زری کے پاس بیٹھے۔۔۔۔اونچی آواز میں پکار رہے تھے۔۔۔۔

حق فرید یا فرید۔۔۔

اللہ محمد چار یار ۔۔۔۔

حاجی خواجہ قطب فرید۔ ۔۔۔۔

حق فرید یا فرید۔۔۔۔

وہ آوازیں اس کے جسم و روح کو تار تار کر رہی تھیں۔۔۔ جنجھوڑ رہیں تھیں۔۔۔۔وہ وہیں نڈھال ہو کر گرا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتا۔۔۔اسی مہربان سفید انچل نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ ازہان حیات ملک کے سوکھے سفید لب تھر تھرائے تھے۔۔۔۔۔

ز۔۔۔۔زا۔۔۔ زارا۔۔۔۔۔اور بند ہوتی آنکھوں کو زبردستی کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

من عاجزم۔۔ ازہان حیات ملک۔۔۔

اندھیروں سے روشنیوں کے سفر کا پہلا قدم مبارک۔۔۔

اس سفید انچل والے نازک وجود نے ہلکی سی مسکان لیے کہا تھا۔۔۔

اور پھر اس کے دل کے مقام پر اللہ لکھ کر مہر ثبت کی تھی۔۔۔اور اس بار بھی ازہان حیات ملک اس کا چہرہ دیکھتے ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوا تھا۔۔۔

دل پہ حیرت نے عجب رنگ جما رکھا ہے۔۔۔

ایک الجھی ہوئی تصویر بنا رکھا ہے۔۔۔

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ چکر کیا ہے----

کھیل کیا تم نے ازل سے یہ رچا رکھا ہے-----

روح کو جسم کے پنجرے کا بنا کر قیدی----

پھر موت کا پہرا بھی بنا رکھا ہے-----

ایک تدبیر کے پنچھی کو اڑانے کے لیے تم نے-----

دام تقدیر بھی ہر سمت بچھا رکھا ہے----

کر کے آرائشیں کونین کی برسوں تم نے-----

ختم کرنے کا بھی منصوبہ بنا رکھا ہے----

لامکانی کا بہرحال ہے دعوہ بھی تمہیں----

نحن و عقرب کا بھی پیغام سنا رکھا ہے----

یہ برائی وہ بھلائی یہ جہنم وہ بہشت----

اس الٹ پھیر میں فرماؤ تو کیا رکھا ہے-----

جرم آدم نے کیا اور سزا بیٹوں کو۔۔۔۔۔

عدل و انصاف کا معیار بھی کیا رکھا ہے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

کین یو ڈسکرائب محبت ان ون ورڈ۔۔۔۔ مائرہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

نو آئی کانٹ۔۔۔ زارا درید نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اوہ رئیلی یو ڈونٹ۔۔۔۔بٹ مجھے تو لگا تھا کہ تم اچھے سے ڈسکرائب کرو گی اس فنامنے کو۔۔۔۔مائرہ نے لب سکھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔۔زارا نے اٹھ کر سٹڈی ٹیبل سے فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا ناں۔۔۔۔ زارا تمہارا دوغلا فلسفہ۔۔۔۔

اس نے استہزائیہ ہنسی ہنستے ہوئے اس پر چوٹ کی تھی----

میں نے اپنا فلسفہ زبردستی تم پر مسلط نہیں کیا---

جو میرا پوائنٹ آف یو ہے وہ میں خود تک ہی رکھتی ہوں اور خود پر ہی مسلط کرتی ہوں----

ضروری نہیں ہے زارا درید اور مائدہ شمس ہر پوائنٹ پر متفق ہوں---- اس نے بلو فائل اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا تھا---

سچی زارا----کاش تم دس سال کی بچی ہوتی تو میں تمہارے فلسفے کو تمہارا بچپنا سمجھتی----

مگر جدید دور کے تقاضے کچھ اور ہیں----اپنی سوچ اور فلسفے کو بدلو تم اکیلی نہیں ہو دو زندگیاں جڑی ہیں تمہارے ساتھ---- حقیقت تمہارے اس نام نہاد فینٹسی والے فلسفے سے برعکس ہے---- اکیلے کہاں تک چلوگی-- مائدہ نے اس کی بلو آئیز میں جھانکتے ہوئے کہا تھا---

میرے نزدیک۔۔۔۔ محبت بس میری بہنیں اور تم ہو ۔۔۔۔۔۔زارا درید کی محبت عمل درید علیہا درید اور مائدہ شمس ہیں۔۔۔۔۔

اگر تم اس وضاحت کو کسی نام نہاد فلسفے کا نام دیتی ہو تو تم مجھے اس ٹائم اس نومولود بچے کی طرح لگتی ہو جس کے ہاتھ میں محبت کا چھنکنا دے کر کہا جاتا ہے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکو حرکت دے کر اپنی مرضی کی دھن سنوں۔۔۔

اس بات سے انجان کے اس سے اسکے اردگرد کتنے لوگ تکلیف میں آئیں گے۔۔۔۔اور وہ وائبز۔۔۔۔۔

وہ دھنیں کس کس کی سماعتوں پر گراں گزریں گی۔۔۔۔بلکل تمہاری اس جدید دور کی سو کالڈ محبت کی وائبز کی طرح۔۔۔۔

زارا نے بھی اس کے سامنے بیٹھ کر اس کی بلیک آئز میں بغیر پلک جھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔تو زارا درید محبت میں آنے والی تکلیفوں سے ڈرتی ہے۔۔۔۔۔اس نے تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

آہاں۔۔۔۔۔۔غلط۔۔۔۔زارا درید اپنوں کی تکلیف سے ڈرتی ہے۔۔۔۔اس نے سر کو نفی میں دائیں بائیں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

انتظار رہے گا مجھے اس وقت کا جب تمہارے جسم کے ہر ہر حصے کو یہ تکلیفیں میٹھا درد بن کر راس آئیں گی۔۔۔۔

وہ اب اس کے چہرے کو غور سے کنگھالتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

تم اپنے وجدان سے کب باہر نکلو گی۔۔۔۔۔وہ اب اسے فائل کھولنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تب جب تمہیں بھی محبت ہو گی۔۔۔۔۔ تم بھی تڑپو گی ویسے ہی جیسے میں ماہر کے لیے تڑپتی ہوں۔۔۔۔

پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ محبت میں ملن کتنا ضروری ہے۔۔۔۔اور تب تک میں اور ماہر انتظار کر سکتے ہیں۔۔۔ بلیو می۔۔۔۔ مائرہ نے ٹھوس لہجے میں کہتے ہوئے فائل کھولی تھی۔۔۔۔

میں تمہارے کسی غلط فعل میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گی۔۔۔اگر تمہارے پیرنٹس نہیں چاہتے کہ تمہاری ماہر سے شادی ہو تو میں تمہارے ماہر کی طرف بڑھتے ہر قدم کی تباہی کا باعث بنوں گی۔۔۔

اب کے وہ غصے سے غرائی تھی۔۔۔

تم مجھے ماہر کے حجلہ عروسی میں خود بٹھا کر آؤ گی۔۔۔اس نے بھی ٹھوس لہجے میں کہتے ہوئے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کیا۔۔۔

مائرہ تم۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ڈاکٹر سجان۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی مائرہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے پھیکی مسکراہٹ پاس کرتے روکا تھا۔۔۔

علیہا کی فائل میں پڑھ چکی ہوں کیا ہم کل آہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔یس شور۔۔۔۔اوکے بائے۔۔۔۔۔کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

کل لے کر چلیں گے۔۔۔۔۔مکمل چیک اپ کے بعد پتہ چلے گا۔۔۔۔اس کا بخار کیوں کم نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔

مائرہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں نے منع کیا تھا اسے میچ کھیلنے سے مگر وہ۔۔۔۔۔ زارا کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا زارا پریشان مت ہوا کرو ۔۔۔۔۔ اس کا بھی پورا حق ہے نارمل بچوں کی طرح رہنے کا۔۔۔۔۔ کل چیک اپ کے بعد اصل وجہ سامنے آہ جائے گی۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور اس کی پیشانی چومی تھی۔۔۔۔۔

زارا درید لڑتی ارگیو کرتی اور مسکراتی اچھی لگتی ہے----اور ان رنگوں سے سجی زارا درید کو دیکھ کر مائدہ شمس جینا سیکھتی ہے----

وہ اس سے الگ ہوتے کہہ رہی تھی----

میں علیہا اور امل سے مل لوں پھر نکلوں گی---- وہ اس کا ہاتھ پکڑتی کمرے سے باہر نکلتے کہہ رہی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡

تم سمجھ کیوں نہیں رہے سنان یہ پوسبل نہیں ہے -----

وہ ایک بار پھر سے کوشش کر رہی تھی-----

دیکھو امل زندگی میں نے گزارنی ہے میرے پیرنٹس نے نہیں اور ویسے بھی وہ ایبروڈ ہوتے ہیں میں کیسے سمجھاؤ تمہیں---- میں کسی بھی زبردستی کے رشتے میں

بندھنے سے پہلے تم سے شادی کر کے ان کو منا لوں گا۔۔۔۔۔ اس نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ دونوں اس ٹائم شہر کے مشہور ترین فائیو سٹار ہوٹل میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

زارا کی شرط ہی یہی ہے کہ تم اپنے پیرنٹس کو ہمارے گھر لے کر آؤ۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ وہ کسی صورت نہیں مانے گی۔۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر تمہارے پاس دو آپشنز ہیں۔۔۔ یا چھپ کرنکاح کر لو مجھ سے یا مجھے بھول جاؤ۔۔۔۔۔ چوائس از یورز۔۔۔۔

سنان غصے سے کہتے ہوئے اپنا موبائل اور کار کی کیز اٹھاتے ہوئے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

سنان می۔۔۔۔میر۔۔۔۔ میری بات تو سنو۔۔۔۔۔ وہ بھی اس کی پیچھے لپکی تھی۔۔۔۔۔ جانتی تھی کہ غصے میں وہ اب جو کہہ کر گیا ہے وہی کرے گا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

خیریت انکل آج بہت دیر کر دی آپ نے۔۔۔ زارا نے رکشے میں بیٹھتے ہی انکل سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بس بیٹھا سواری مل گئی تھی اسی چکر میں تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔۔۔علیہا بیٹا کیسا ہے۔۔۔۔۔انھوں نے رکشہ سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔۔اور اگر مزید ایک اور دن بھی میری چاکلیٹ اور سیخ کباب بند رہے تو آپ کو میری طرف سے ایڈوانس میں دعوت ہے زارا درید کی تدفین کی بریانی کھانے کی۔۔۔۔۔

علیہا درید نے ناک چڑھاتے ہوئے غصے سے زارا کی طرف دیکھتے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ آج تو علیہا بیٹا بہت غصے میں ہے۔۔۔۔۔

انکل نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہیں دکھ نہیں ہو گا اگر میں مر گئی تو۔۔۔۔ زارا نے حیرانگی سے علیہا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بلکل نہیں میرے مرنے کا دکھ دیکھنے سے پہلے بہتر ہے تم مر جاؤ۔۔۔ علیہا نے آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔۔زارا نے اسے کھینچ کر سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔ایسے جیسے ابھی اسی پل وہ اس سے دور جا رہی ہے۔۔۔۔

امپوسبل۔۔۔۔علیہا نے اس کی آغوش میں آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

وومٹ فیل ہو رہی ہے زارو مجھے۔۔۔۔۔علیہا نے اس کی آغوش سے نکلتے ایک دم رکشے کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی الٹی کر دی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ پیچھے ہوتی۔۔۔۔اس کے بازو میں گولی لگی تھی اور اس کے بازو سے نکلتے خون کے چھینٹے زارا کے منہ پر پڑے تھے ۔۔۔۔۔۔

ع۔۔۔۔ع۔۔۔ل۔۔۔۔علیہ۔۔۔۔علیہ۔۔۔علیہا۔۔۔۔۔۔ زارا کا جسم کانپ اٹھا تھا یہ سب دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

ز۔۔۔۔زار۔۔۔۔زارو۔۔۔۔۔وہ جب تکلیف میں ہوتی تھی۔۔۔۔تو وہ اسے زارو ہی بلاتی تھی۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔ زارا نے شدت سے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

اوہ شٹ۔۔۔۔۔بچ کر نا نکلے اس کی لاش میرے قدموں میں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔اس کے کانوں میں آواز گونجی تھی۔۔۔

زارا نے رکشے کا دروازہ کھول کر اس میں سے باہر جھانکا تھا۔۔۔

اسکے رکشے کے بلکل پاس وہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ہاتھ میں گن لیے کھڑا تھا۔۔۔

پانچ فٹ نو انچ قد ماتھے پر بکھرے بال۔۔۔۔۔ نیند سے نھری لال انکھیں۔۔۔۔۔۔اور چہرے پر بے فکری۔۔۔۔۔ زارا کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔۔

زارا بیٹا یہ وقت الجھنے کا نہیں ہے۔۔۔۔۔نیچے مت اترو لگ جائے گی ۔۔۔۔۔

انکل نے اسے نیچے اترتے دیکھا تو علیہا کو سنبھالتے ہوئے کہا جو بے ہوش ہوئی رکشے کی سیٹ پر جھول رہی تھی۔۔۔۔۔

انکل آپ علیہا کو ہوسپٹل لے کر جائیں پانچ منٹ میں پہنچ جائیں گے آپ۔۔۔۔۔

کہتے اس نے اپنے قدم رکشے کے بلکل پاس کھڑے شخص کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

جو سامنے زمین پر پڑے شخص پر فائز کر رہا تھا جب کے وہ تو شاید اس کی ایک گولی پر ہی ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔۔

اٹھاؤ اسے اور۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتا ایک زور دار تھپڑ اسکے گال پر پڑا تھا۔۔۔۔۔

اتنا ہی نہیں زارا نے تھپڑ مار کر اس سے اس کے ہی ہاتھ سے گن چھین کر اپنے ہاتھ میں پکڑی تھی۔۔۔۔

ہاؤ ڈئیر یو تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ۔۔۔۔ ازھان حیات ملک اپنے سامنے موجود نازک سی لڑکی کو دیکھ کر دھاڑا تھا۔۔۔ جس کا سفید دوپٹہ خون سے بھرا ہوا تھا اس کی گرج دار آواز سے ایک لمحے کے لیے زارا بھی کانپی تھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنی ہمت اکھٹی کر کے بولی۔۔۔۔۔

ہاؤ ڈئیر یو ٹو ۔۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسی ہوئی علیھا پر فائر کرنے کی جان سے مار دوں گی تمہیں۔۔۔ وہ ڈبل آواز میں دھاڑی تھی۔۔۔۔۔ بلو آئیز ابل کر باہر آئیں تھیں غصے سے اور گھنی لمبی پلکیں آنسوؤں سے گیلی اٹھتی جھکتی الگ غضب ڈھا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ مبہوت ہوا اس کی آنکھوں کو ہی نظروں کے حصار میں لیے فنا ہو رہا تھا۔۔۔۔باقی چہرے کے خدوخال تو بہت بعد کی بات تھی۔۔۔۔

آنسو اس لڑکی کے لیے ہی بنائے گئے ہیں۔۔۔۔۔وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔

اوہ بی بی۔۔۔۔ بند کرو یہ ڈرامہ اس کا کارندہ اگے بڑھا تھا کہ ازھان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے واپس پیچھے جانے کا کہا تھا۔۔۔۔وہ اس کے کانپتے وجود اور اس کے لڑکھڑاتے کانفیڈنٹ کا سینے پر اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر اب مزا لے رہا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ وہ ہی کیوں تکلیف برداشت کرے۔۔۔۔۔

کہتے ہی زارا میں اتنی ہمت پتہ نہیں کہاں سے آہ گئی تھی کہ اس نے ہاتھ میں پکڑی گن سے اس کے دونوں بازوؤں پر فائر کیا اور گن اس کے سینے پر ماری۔۔۔۔۔

میری سانسوں کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا تو وہ بھی ڈبل تکلیف سہنے کا حقدار ہو گا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اگر اسے کچھ ہوا تو یہاں اتنے فائر کروں گی کے دنیا سے بلٹس ہی ختم ہو جائیں گی-----

وہ اس کے سینے پر انگلی رکھ کر کہتے ہوئے بہتے آنسوؤں سے مڑی تھی---

ازھان حیات ملک کا دل چاہا اس لڑکی کی گردن دبوچ لے---- اس کے لیے یہ احساس ہی ندامت کے لیے کافی تھا کہ اسے اس کے آدمیوں کے سامنے ایک نازک سی لڑکی اس کے غرور کو ڈگمگا گئی ہے----اور ازھان حیات ملک کی عزت کا جنازہ بڑی شانو شوکت سے نکلا تھا----اس کے چہرے پر بجائے درد کے غصے اور بدلے کے تاثرات تھے ---

زارا بیٹھو بیٹا علیہا کو ایمرجنسی میں چھوڑ آیا ہوں تم چلو ساتھ-----

انکل نے اس کے پاس رکشہ کھڑا کرتے کہا تھا--

اور وہ پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر رکشے میں بیٹھی تھی---

یہ لڑکی زندہ نہیں بچنی چاہیے-----

ازھان حیات ملک نے دھاڑتے ہوئے اپنے کارندوں سے کہا تھا اور اپنے بازوؤں کی تکلیف کو برداشت کرتے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

عمل ابھی تھوڑی دیر تک ہمارے بہت ہی خاص کلائنڈ ہیں کبیر ملک صاحب ان کا بیٹا شو روم آئے گا اپنے لیے گاڑی دیکھنے اینڈ یو ہیو ٹو ڈیل ہم۔۔۔۔۔

وہ اپنی جاب پر تھی جب اسے اس کے باس کی طرف سے حکم جاری ہوا تھا۔۔

مگر ماہر بھائی مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔۔اور آج زارا نے علیھا کو ہوسپٹل بھی لیکر جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ پریشان لہجے میں اپنی حالت بتا رہی تھی۔۔۔۔

مائدہ سے بات ہوئی ہے میری وہ ان دونوں کے پاس پہنچ رہی ہے راستے میں ہی ہے-----تم پریشان نا ہو روٹین چیکپ ہے-----انشااللہ شی ول بی فائن سون-----

مجھے اگر نئی گاڑیوں کی چیکنگ کے لیے نا جانا ہوتا تو میں کبھی نا کہتا---اور تمہارے علاوہ یہ ذمہ داری کوئی اچھے سے نبھا نہیں سکتا-----

ماہر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا---اور آفس سے قدم باہر بڑھا دیئے تھے----

کب تک آئیں گے کلائنٹ-----وہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی----

جسٹ ان ٹونٹی منٹس مے بی----

اس نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے اطلاع دی تھی---

اوکے میں بس تیس منٹ تک انتظار کروں گی اگر وہ نا ائے تو میں چلی جاؤ گی----

اس نے ماہر کو بتایا تھا۔۔۔۔

او کے شور۔۔۔۔اینڈ بیسٹ آف لک۔۔۔۔

سنا ہے آرہان کبیر ملک کو کوئی چیز مشکل سے ہی پسند آتی ہے۔۔۔۔۔اور وہ تمہیں ٹف ٹائم دینے والا ہے۔۔۔۔مے بھی ایک گھنٹہ یا اس سے بھی زیادہ۔۔۔۔

ماہر نے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک۔۔۔۔آئی پرومس یو۔۔۔۔وہ دس منٹ کے اندر اندر گاڑی لیکر جائے گا یہاں سے۔۔۔ عمل درید چیلنجز کو ون کرنا جانتی ہے۔۔۔۔۔

اس نے کہتے ہی ماہر کو وکٹری کا اشارہ کیا تھا اور آنکھ ونک کر کے شو روم کے اپر پورشن کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

سنو رکشے والے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔اس غریب کا کوئی تعلق نہیں اس میں۔۔۔۔ازہان نے اپنے ایک بندے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔جو رکشے پر اندھا دھند فائر کر رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا نیچے ہو کر بیٹھو۔۔۔۔۔ سر نیچے کر لو اپنا۔۔۔۔ نہیں تو دماغ میں گولی لگ جائے گی۔۔۔۔۔ انکل نے رکشے کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے منع بھی کیا تھا کہ مت الجھو ان سے یہ سیاستدان لوگ ہیں اور بہت خطرناک ہیں۔۔۔ ان کے لیے کسی کی جان لینا یا دینا کوئی نئی بات نہیں ہے۔۔۔

ع۔۔۔۔ع۔۔۔۔۔علیہا۔۔۔۔سے ان کی کیا دشمنی انہوں نے اسے بلٹ کیوں ماری۔۔۔۔۔وہ روتے اور خود کو بچاتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔۔۔

علیہا کو بلٹ انجانے میں لگی ہے۔۔۔۔

مگر جو تم نے ملک کے مشہور سیاستدان حیات ملک کے بیٹے کے ساتھ جو کیا ہے وہ انجانے میں نہیں ہے-----اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتے دو بلٹس رکشے کے ٹائرز کو لگی تھیں----اور وہ ڈگمگایا تھا----

ایک گاڑی رکشے کے بلکل پیچھے اور ایک گاڑی رکشے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی آہ کر----

زارا کا رنگ زرد ہوا تھا----اس سچویشن کو دیکھ کر-----

اگلے ہی لمحے ازہان گاڑی سے باہر نکلا تھا----

زارا نے کانپتے جسم کے ساتھ سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا----جسکے دونوں بازوؤں سے ابھی بھی خون بہہ رہا تھا مگر اس کے چہرے پر زرا بھی درد کی رمق موجود نہیں تھی----

اس نے رکشے کا دروازہ کھولا تھا اور بلکل زارا کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا----اور اسے دیکھتے ہی زارا نے اپنے کانپتے وجود کو اپنی گود میں چھپایا تھا----

ہاہاہاہا۔۔۔۔ازہان کا زور دار قہقہہ گونجا تھا۔۔۔اتنا جاندار قہقہہ تھا کے زارا درید کے جسم نے پل بھر میں ڈر کر جھٹکا کھایا تھا کہ جیسے اس پر کسی نے آسمانی بجلی گرا دی تھی۔۔۔۔

دیکھو بیٹا جو بھی ہوا انجانے میں ہوا ہمیں جانے دو اسکی بہن زندگی اور موت۔۔۔۔۔۔

اس کو دفعہ کرو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

ابھی انکل کے منہ میں یہ لفظ ہی تھے کہ ازہان دھاڑا تھا۔۔۔۔اسے کسی کی مداخلت پسند ہی کب تھی۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔۔۔ چیونٹی کو ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر زارا کا ہاتھ تھام کر اسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکالا تھا۔۔۔۔

د۔۔۔۔د۔۔۔یکھو۔۔۔م۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔۔وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ کیسے کیسے جانے دو۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے بھیگی بلی پلس شیرنی میں نے پہلی بار دیکھی ہے۔۔۔۔

تمہارا تماشا دیکھنے کے لیے میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں چیونٹی۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں اپنی براؤن آنکھیں گاڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ت۔۔۔ت۔۔۔تت۔ تم مجھے مارلو مجھے بلٹس مار لو مگر پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔ مجھے دیکھے بغیر وہ مر جائے گا۔۔۔ میرا اس کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔۔۔۔

پلیز ایک۔۔۔۔

اوہ شٹ اپ یہ میلو ڈرامہ ختم کرو۔۔۔۔

اگر وہ بچ بھی گئی تو میں اپنے ہاتھوں سے اسے موت کے گھاٹ اتاروں گا۔۔۔۔

اس گز بھر کی بچی کی وجہ سے تم نے مجھے میری ہی گن سے شوٹ کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔وہ اب اسکامنہ دبوچتے ہوئے کرخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

ڈالو اسے گاڑی میں-----

اور تو بڈھے سن-----

آج جو کچھ بھی ہوا اس کی بھنک کسی کو لگی تو یاد رکھنا تجھ سمیت تیرے پورے گھر کو بھسم کر دوں گا-----

چل نکل اب-----

وہ رکشے والے انکل کو انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے زارا کی طرف ہوا تھا-----اور ایک جھٹکے میں اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا تھا---اور گاڑی میں پٹخا تھا-----

آج رات تمہیں اندازہ ہو گا کہ عزت کا جنازہ کیسے نکلتا ہے-----

اور تم تو ویسے بھی میرے ایک گھنٹے کی مار ہو ڈئیر شیرنی-----

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو اپنے قریب کھینچ کر اس کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے بولا تھا-----

خدا کا واسطہ ہے چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔۔۔۔وہ باقاعدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔رو رو کر آنکھیں سوج گئی تھیں۔۔۔۔۔

اور اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔

یہ جو زخم تم نے دیئے ہیں ان کو کون بھرے گا۔۔۔۔افکورس تم اپنے دلنشین لبوں سے۔۔۔۔۔

کہتے اس نے پھر سے جاندار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔ویسے بھی نشانہ بڑا کچا ہے تمہارا دونوں گولیاں میرے بازوؤں کو زارا ساٹچ کر کے نکل گیئں۔۔۔۔

اور دیکھو میں تمہارے سامنے تمہارے زخم لیے بیٹھا ہو۔۔۔۔ویسے تم میرے ہاتھوں سے نہیں نکلو گی۔۔۔۔۔تمہاری طرح میرا نشانہ کچا نہیں ہے۔۔۔۔اس نے آنکھ ونک کی تھی۔۔۔۔

اور کہتے ہی ازہان نے اس کا دوپٹہ جو اسکے کاندھے پر ڈھلک چکا تھا اتار کر گاڑی کے شیشے سے باہر پھینکا تھا----

م----م----میرا دوپٹہ پلیز مت کرو ایسے---- زارا نے بے ساختہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے تھے------

ہاہاہا---ہاہاہا--- جاجن---------

قہقہہ لگاتے ہوئے اس نے اس کے لمبے سلکی بالوں میں لگا کیچر بھی اتار کر باہر پھینکا تھا---

اور اس کے بال کسی آبشار کی طرح کھل کر اس کی کمر کو ڈھانپ گئے تھے---

وہ اس کے اتنے قریب اس کے جسم کی خوشبو کو محسوس اور اس کے جسم کے اتار چڑھاؤ کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا---ایک لمبا سانس کھینچ کر اس نے خود کو کمپوز کیا تھا---

فارم ہاؤس چلو---اور ڈاکٹر کو بھی وہاں بلوا لو-----

وہ ڈرائیور کو حکم دیتا۔۔۔۔اس کی کمر کے پیچھے شہادت کی انگلی سے ویوز بنا رہا تھا۔۔۔۔

اور زارا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔۔۔

سمجھے نہ کوئی سرسری سا تذکرہ مجھے

بھرپور ماجرا ہوں ، حوالہ نہیں ہوں میں ۔۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی کرتے اب اسکا ہاتھ اس کے پیٹ پر دباؤ بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

زارا کا پورا جسم کانپ رہا تھا وہ لڑکی جس کا کبھی کسی نا محرم نے بال تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ آج ایک نا محرم کی پناہوں میں کسی چڑیا کی طرح پڑپڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

یا اللہ علیہا ٹھیک ہو اس کے آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے ازہان کے ہاتھ پر۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھ پر اس کے آنسو گرتے دیکھ اس نے اس کی توڑی سے اس کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا تھا اور اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔۔

انٹرسٹنگ۔۔۔ سپیچ لیس۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے آنسوؤں کو صرف تمہاری ان آنکھوں کے لیے بنایا گیا ہے۔۔۔۔جب یہ تمہاری گیلی لمبی گھنی پلکیں اٹھ کر گرتی ہیں تو واللہ قیامت ڈھاتی ہیں۔۔۔۔۔

اس نے اپنے انگلی اس کی گیلی پلکوں پر گھمائی تھی۔۔۔۔اور پھر تھوڑا سا آگے جھک کر اس کی پلکوں کے قریب لب لے کر آیا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا۔۔۔۔۔

گاڑی جھٹکے سے رکی تھی۔۔۔۔اور ازہان حیات ملک نے اپنے اس غیر ارادی فعل پر اپنے سر کو دائیں سے بائیں نفی میں جنبش دی تھی۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے اسے ہاتھ سے پکڑ کر خود سے پرے دھکیلا تھا۔۔۔اور وہ لہرا کر سیٹ کی پشت سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔بغیر اسے کچھ کہے ساتھ لیے وہ گاڑی سے اترا تھا۔۔۔۔

ساحرہ۔۔۔۔۔

زیر لب بڑبڑاتے اس نے فارم ہاؤس کی اینٹرس میں قدم بڑھا دیئے تھے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈو یو ہیو دس ماڈل ان آدر کلر---

نو سر اٹس آہ لاسٹ-----بٹ اگر آپ کو کسی اور کلر میں چاہیے تو آپ کو کل تک کا ویٹ کرنا پڑے گا-----

عمل نے سجیشن دی تھی----

کیا یہ کلر بھی ٹھیک رہے گا---- کلائنٹ کنفیوز تھا-----

یس شور سر دس مسٹ بھی آہ گڈ چوائس-----اس نے کلائنٹ کو اپنی رائے دی تھی----

اوکے ڈن اٹ از کنفرمڈ پلیز گو اہ ہیڈ فور فردر سٹیپس-----کلائنٹ نے گاڑی کنفرم کی تھی---

حنان یہ گاڑی کنفرم کروا دو۔۔۔۔اور پیپرز بنوا دو۔۔۔۔۔ابھی وہ اتنا کہہ کر مڑی ہی تھی کہ۔۔۔۔

مس عمل یہ ارہان کبیر ملک ہیں۔۔۔۔شو روم کی ریسپشنسٹ نے ارہان کبیر ملک اور اس کے سیکرٹری کو عمل کے پاس چھوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔۔ عمل کے منہ میں ابھی یہ الفاظ ہی تھے کہ وہ سامنے کھڑی بلو گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

بلو جینز وائٹ ٹی شرٹ پر بلو ہی اپر پہنے مسلسل ببل گم چباتے وہ روڈ سا بندہ اسے پہلی نظر میں اپنے ایٹیٹیوڈ کے ساتھ زہر لگا تھا۔۔۔۔

ایکسکیوزمی سر اٹ از بکڈ۔۔۔۔کم ہیئر آئی ول شو یو ادر آپشنز۔۔۔۔ عمل نے اس کے پاس جا کر کھڑے ہوتے ہوئے پروفیشنل انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

وہ جو بڑے انہماک سے گاڑی کو آگے پیچھے سے ہاتھ لگا کر اس کی خوبصورتی کو سراہ رہا تھا۔۔۔۔۔ عمل کا بولنا اسے ناگوار لگا تھا۔۔۔۔

شیری اسے بک کرواؤ۔۔۔۔۔۔وہ گاڑی کے دروازے چیک کرتا ہوا اب اپنے سیکرٹری کو حکم دے رہا تھا۔۔۔۔

سر میں نے ریکوسٹ کی ہے کہ۔۔۔۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ نہیں نا تو اپنی یہ چوسنی جیسی شکل گم کرو یہاں سے۔۔۔۔۔ وہ مڑتے ہوئے عمل کی بات کاٹ کر بولا تھا۔۔۔۔

ہیلو مسٹر مائنڈ ان یور بزنس ڈونٹ بی گیٹنگ پرسنل۔۔۔۔ عمل کو اسکی بات پر غصہ آیا تھا۔ ۔۔۔

واٹ ایور ریڈ چلی۔۔۔۔۔وہ ہنسا تھا اس کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھ کر۔۔۔۔

دیکھو آئی ول بائے اٹ بیفور۔۔۔۔۔سو سٹے آوے۔۔۔۔ دوسرا کالنٹڈ جو وہ گاڑی خود کے لیے بک کروا چکا تھا۔۔۔۔ اس کے پاس کھڑا ہو کر بولا۔۔۔۔۔۔

چیں چیں چیں۔۔۔۔۔ عجیب بک بک ہے۔۔۔۔۔ارہان نے مڑ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکا دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کو ہمارے کسٹمر سے تمیز سے بات۔۔۔۔

تو اب یہ ریڈ چلی تمیز سکھائے گی مجھے۔۔۔۔۔اس نے کہتے ہی اپنے منہ سے ببل نکال کر گاڑی کے بونٹ پر لگائی تھی۔۔۔۔شکر تھا عمل کے منہ پر نہیں چپکا دی ورنہ اس سے کیا بعید جس قسم کا بدتمیز وہ تھا۔۔۔۔۔

عمل اس کی ساری کاروائی کو غصے بھری آنکھوں اور کھولتے دماغ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اٹس یوز اگر تمہیں ببل کھانی ہے دین آئی ول گیو یو ادر ون نیو۔۔۔۔وہ اس کے چہرے پر پھونک مار کر ہنسا تھا۔۔۔۔اسے عمل کا غصہ مزہ دے رہا تھا۔۔۔۔

شیری اگلے آدھے گھنٹے میں گاڑی ہمارے گھر کے گیراج میں کھڑی ہو۔۔۔۔اپنے سیکرٹری کو حکم دے کر وہ رکا نہیں تھا الٹے قدموں واپس مڑا تھا۔۔۔۔۔

اور یہ بات اس کا سیکرٹری ہی جانتا تھا کہ کیسے وہ اب اس سارے بکھیرے کو سمیٹنے والا ہے۔۔۔۔

کیونکہ ارہان کبیر ملک کے سامنے ارگیو کرنا مطلب موت کو دعوت دینا تھا۔۔۔

جاؤ اور جا کر اپنے اس بدتمیز لوفر اور گدھے باس کو کہو اس شو روم سے سوائے وہ اپنی صحیح سلامت شکل کے کچھ نہیں لے کر جا سکتا۔۔۔۔۔وہ دھاڑی تھی۔۔۔۔۔

ارہان کے قدم رکے تھے اس کے بات سن کر۔۔۔۔

مس ریڈ چلی اگر یہ گاڑی لگلے ادھے گھنٹے میں میرے گھر میں نا ہوئی تو تمہارے سمیت میں اس شو روم کو آگ لگاؤ گا۔۔۔۔۔بغیر پلٹے اسکو اونچی آواز میں جواب دیتے وہ باہر جا چکا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی اسکے موبائل پر ہوتی بیل نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بابا اللہ تعالیٰ سے کہیں ناکہ وہ ہمیں بھی بھائی دیں---- آپ کو پتا عنایا اپنے بھائی کے ساتھ سکول آتی ہے اور میں عمل کے ساتھ جاتی ہوں---- زارا نے برا سا منہ بنا کر اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا----

زارا درید کے بابا ہی ان کے لیے بھائی ہیں ناں----ٹو ان ون بھائی پلس بابا----درید صاحب نے اسے گود لیتے ہوئے کہا تھا-----

بٹ آئی وانٹ چھوٹو سا بھائی----جسٹ لائک لٹل پرنس جس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہوں----چھوٹے چھوٹے پاؤں ہو---- جس کو میں بولو بھائی اور وہ مجھے آپی-----کتنامزہ آئے گا نا بابا-----وہ اپنے خیالوں کو ہی حقیقت بنا کر خوش ہو رہی تھی----

اس کے لیے پھر آپ کو روز اللہ پاک سے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اٹھاکر دعا کرنی پڑے گی پھر ہی ملے گا بھائی-----انھوں نے اس کے ہاتھوں کو دعا کی طرح جوڑتے ہوئے کہا تھا----

وہ تو زارا درید روز کرتی ہے۔۔۔۔۔سونے سے پہلے اور صبح بھی۔۔۔اس نے ان کے سینے کے ساتھ لگتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو پھر سمجھو اللہ پاک نے بہت جلد دے دینا ہے تمہیں تمہارا بھائی پھر دل بھر کر کھیلنا اس کے ساتھ۔۔۔۔ انہوں نے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کاش بابا آپ زندہ ہوتے۔۔۔۔کاش میرا کوئی بھائی ہوتا۔۔۔۔ تو میں آج اس طرح اس حال میں بے یارو مددگار نا پڑی ہوتی۔۔۔۔۔

وہ خیالوں کے بھنور سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

اسے فارم ہاؤس کے اندھیرے کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔۔لاکھ کوشش کے باوجود وہ بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ڈھونڈ پائی تھی۔۔۔۔۔

آسمانی رنگ کی سادی سی کاٹن کی قمیض جگہ جگہ سے خون آلود تھی۔۔۔۔دوپٹے پر اگر علیہا کے خون کے نشان تھے تو قمیض پر ازہان حیات ملک کے خون کے

نشان تھے۔۔۔۔جو کے اب اس کے پسینے کے ساتھ مکس ہو کر الگ ہی خوشبو بنا رہے تھے۔۔۔۔

اسے کمرے میں دھکیل کر اسکے کارندے جا چکے تھے۔۔۔۔اور اسے اس اندھیرے کمرے میں سے سوائے فرار کے اور کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا کے اپنے لیے اجالا کر لے یا پنکھا چلا لے۔۔۔۔۔

جون کے مہینے کی اس منہ زور گرمی نے اس کے کھلے بال تک پسینے سے بھگا دیئے تھے۔۔۔۔۔

یا اللہ کوئی۔۔۔۔کوئی راستہ بنا دے۔۔۔۔کوئی وسیلہ بنا دے یہاں سے نکلنے کا تو جانتا ہے میں مجبور ہو۔۔۔۔پل بھر میں میری دنیا نا پلٹ۔۔۔۔اس بچھی بساط کو سہنے کے قابل نہیں میری جان۔۔۔۔۔مجھے معاف فرما اس غلطی پر جس کی وجہ سے مجھ پر میری بہن پر یہ آزمائش ڈالی ہے تو نے۔۔۔۔تو جانتا ہے تیرے سوا میرا کوئی مضبوط سہارا نہیں ہے رحم کر۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔بے بس ہو رہی تھی۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیسے اس جال کو توڑ کر علیہا کے پاس چلی جائے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں چلی گئی یہ لڑکی نا فون اٹھا رہی ہے نا میسج کا جواب دے رہی ہے۔۔۔۔

ماءرہ نے پورے ہوسپٹل میں اسے سرچ کر لیا تھا مگر وہ اسے کہیں نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

عمل کو کال کروں گی تو وہ پریشان ہو گی۔۔۔۔ماہر سے پوچھتی ہو عمل شو روم ہے یا نہیں۔۔۔۔وہ اب ہوسپٹل کے پارکنگ ایریا میں اپنی گاڑی کے پاس کھڑی ہوئی ماہر کا نمبر ملا رہی تھی۔۔۔۔

ہیلو ماہر کیا عمل شو روم ہے۔۔۔۔

ہاں وہ شو روم ہی تھی۔۔۔مگر اگلے تیس منٹ تک وہ ہوسپٹل کے لیے نکلے گی۔۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔۔۔ماہر نے مصروف سے لہجے میں ماءرہ کو اطلاع دی۔۔۔۔

خیر نہیں ہے ماہر علیہا اور زارا ہوسپٹل نہیں پہنچیں اور جب میری زارا سے بات ہوئی تھی تو وہ ایک گھنٹے پہلے مجھے کہہ رہی تھی کہ دس منٹ میں وہ ہوسپٹل ہو گی۔۔۔۔مجھے فکر ہو رہی ہے اب۔۔۔۔اس نے پریشان لہجے میں کہا۔۔۔

تم فکر نا کرو ہو سکتا ٹریفک۔۔۔۔

فور گوڈسیک ماہر۔۔۔۔ایک گھنٹے تک کون سی ٹریفک۔۔۔۔ میں اسی راستے سے آئی ہوں۔۔۔۔پلیز پتہ کرواؤں یار میرا دل گھبرارہا ہے۔۔۔۔۔وہ اب رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ پرائیویٹ کیب سے آہ رہی تھی یا انکل کے ساتھ تم نے اس کے رکشے والے انکل کو۔۔۔۔۔

ایک منٹ ماہر انکل سامنے سے آہ رہے ہیں میں تمہیں بعد میں کال کرتی ہوں۔۔۔ ماہر کی بات پوری ہونے سے پہلے وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

انکل زارا اور علیھا کہاں ہیں زارا بتا رہی تھی کہ وہ دونوں آپ کے ساتھ ہوسپٹل پہنچ رہی ہیں۔۔۔۔وہ تیز تیز قدم بڑھاتی ان تک پہنچی تھی۔۔۔۔اور ان سے ان دونوں کے متعلق پوچھا تھا۔۔۔۔

بیٹا علیھا کو گولی لگی ہے اور زارا کو وہ لے کر چلا گیا ہے۔۔۔۔ان کی لفظ اس قیامت کے بارے میں بتانے کے لیے ان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

واٹ کیا کیسے۔۔۔۔کیسے لگی گولی علیھا کہاں ہے۔۔۔۔ زارا کو کون لے کر گیا ۔۔۔۔۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔ اب باقاعدہ اس کی آنکھوں سے انسو گرے تھے۔۔۔۔

ازہان حیات ملک اپنے کسی دشمن کو مار رہا تھا۔۔۔۔علیھا کو وومٹ آئی تو اس نے رکشے کا دروازہ کھولا غلطی سے گولی علیھا کو لگ گئی اور پھر۔۔۔۔۔ انھوں نے سارا واقع من و عن مائدہ کو سنا دیا تھا۔۔۔۔۔

جسے سن کر اس کے رونگھٹے کھڑے یو گئے تھے۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی زارا علیہا یا عمل کو لے کر پوزیسیو ہے مگر اس حد تک کے ازہان حیات ملک ایک کرپٹ اور گناہوں کی دلدل میں پھنسے معروف سیاستدان حیات ملک کے بیٹے پر فائر۔۔۔۔۔

یااللہ یہ لڑکی۔۔۔۔اس کی ٹانگیں کانپیں تھیں زارا کے بارے میں سوچ کر۔۔۔۔۔

ع۔۔۔۔۔علہیاک۔۔۔۔کیسی ہے انکل۔۔۔۔

مجھے کچھ پتہ نہیں میں علیہا کو ایمرجنسی چھوڑ کر زارا کو لینے گیا تھا اور پھر یہ سب۔۔۔ وہ ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ کیسے وہ اس حالات میں زارا کو کسی درندے کے حوالے کر آئے ہیں۔۔۔شاک کی کیفیت طاری تھی ان پر۔۔۔۔

انکل آپ گھر جائیں میں سنبھال لوں گی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی پلیز ۔۔۔۔۔ اس نے ان کی کیفیت دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں کیسے جا۔ ۔

پلیز انکل میں ماہر کو اور پاپا کو بلوا لوں گی آپ ریسٹ کریں آپ آل ریڈی ہارٹ پیشنٹ ہیں۔۔۔ اپ فکر مت کریں زارا کو یا علیہا کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس نے ان کو تسلی دی تھی۔۔۔۔اور انکو ان کے رکشے تک چھوڑ کر آئی تھی گھر جانے کے لیے۔۔۔۔

ہیلو عمل ہوسپٹل پہنچو علیہا کو بلٹ لگی ہے۔۔۔۔

اس نے عمل کو کال کر کے بتایا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک تو ہے زارا کہاں ہے۔۔۔۔ عمل کا تو اتنا سن کر ہی دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔

تم ہوسپٹل پہنچو ابھی۔۔۔۔ماءرہ نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔ایمرجنسی کے دروازے پر کھڑی ہو کر وہ ابھی اگے ہی بڑھی تھی کہ اسے اپنے عقب سے ڈاکٹر سبحان کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

ہیلو مس مائرہ کیا آپ مجھے بتا سکتیں ہیں کہ ایک چودہ سالہ بچی کو جسے بلٹ لگی ہے آپ بے یارومددگار چھوڑ کر دونوں دوستیں کس محاذ پر نکلی ہیں۔۔۔۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے غصے سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔۔

ع۔۔۔۔ع۔۔۔۔علیہا ٹھیک تو ہے۔۔۔۔

وہ ایک دم سے پلٹی تھی اور بڑی بے قراری سے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

ایک تھیلو سیمیا پیشنٹ جو آل ریڈی اتنی بڑی بیماری سے لڑ رہا ہو اور جس کے جسم میں خون نا ہو پھر اس کو بلٹ لگ جائے تو وہ کیسا ہو گا۔۔۔۔۔

انہوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ڈونٹ ٹیل می کے وہ۔۔۔۔۔مائرہ نے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

وینٹی لیٹر پر ہے وہ میں نہیں جانتا وہ سروائیو کر پائے گی یا نہیں۔۔۔۔مگر اتنا بتا سکتا ہوں کے چند سانسیں لے رہی ہے وہ اور ان چند سانسوں میں بھی ہر بار

اس کے منہ سے زارا زرید کے نام کے لفظ ٹوٹ کر گر رہے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لے گی تو شاید بچ جانے یا پھر شاید اس کا چہرہ دیکھ کر سکون سے مر سکے-----

ڈاکٹر سبحان نے کہتے ہی اپنے قدم او پی ڈی کی طرف بڑھا دیئے تھے----

اور یہ سب سن کر مائرہ کو لگا تھا کہ اس کا وجود بے جان ہو رہا ہے ایک لمحے بھی اس سے مزید کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا----

اللہ----میرے مالک رحم کر اس نے شدت سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ مائرہ کی کال سنتے ہی روتے ہوئے الٹے قدموں شو روم سے باہر بھاگی تھی-----

مین روڈ پو نکل کر اس نے روتے ہوئے لال آنکھوں کو ہاتھ کی ہتھیلی سے صاف کیا تھا اور کیب رکوا کر اس میں بیٹھی تھی----اس بات سے انجان کے کوئی اسے روتی ہوئی کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا ہے

ارمان جو ابھی گاڑی سٹارٹ کرنے ہی لگا تھا سامنے سے روتی ہوئی آتی عمل پر ایک پل میں اس کی نظر پڑی تھی۔۔۔۔

وہ جو اسے غصے میں لال ہوتی مزہ دے رہی تھی ۔۔۔اب اسکی پیلی رنگت اور آنکھوں سے بہتے آنسو اسے پریشان کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا وہ بڑبڑایا تھا خود سے مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنی گاڑی کو غیر ارادی طور پر اس کی کیب کا پیچھا کرتے لگا چکا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

درید مجھے یقین نہیں ہے تو آپ کیوں زارا کو تسلیاں دیتے پھرتے ہیں کہ اس بار میں بیٹے کو جنم دوں گی یا اس دنیا میں اس کا بھائی ہی ائے گا۔۔۔۔فاطمہ نے درید کے سینے پر سر رکھے نم آنکھوں سے گویا ہوئی تھی۔۔۔

جانم تم یا میں خدا تو نہیں ہے اور اسکے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔۔۔۔وہ میری چھوٹی سے جان کی دعا ضرور قبول کریں گے اور اگر ایسا نا بھی ہوا تو مجھے میرے رب کی دی گئی رحمت اپنی پہلی دو دی گئی رحمتوں سے بھی زیادہ عزیز ہو گی۔۔۔۔۔

انہوں نے فاطمہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ مجھے معاف کر دیں گے نا اگر میں آپ کو بیٹا نا دے سکی تو۔۔۔۔فاطمہ نے کرب سے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں۔۔۔انہوں نے اس کا چہرہ خود کی طرف اٹھا کر کہا تھا۔۔۔۔

جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

اگر اس بار بھی بیٹی ہوئی تو ہم دوبارہ ٹرائے گیں انہوں نے اس کے لبوں پر انگھوٹا پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔اس نے ان کے سینے پر ہلکا سا پنچ مارتے ہوئے غصے اور شرم کے ملے جلے تاثر سے کہا تھا۔۔۔۔اور وہ جی جان سے قہقہہ لگا کر ہنسے تھے۔۔۔۔۔

درید حسین۔۔۔۔ حسین چوہدری کی اکلوتی اولاد تھے۔۔۔۔ان کا تعلق ابتدا ہی سے لاہور سے تھا اور یہاں ہی انکا آبائی گھر تھا۔۔۔۔

درید حسین اکلوتے ہونے کی وجہ سے لاڈلے بھی تھے۔۔۔۔ماں باپ کی طرف سے ملے پیار اور آسائشوں نے انہیں کبھی کوئی مصیبت دیکھنے ہی نا دی۔۔۔۔۔ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے کے باوجود ان کی ہر آرام اور آسائش کا خیال رکھا جاتا تھا۔۔۔

بچپن گزرا جوانی کی سیڑھی پر قدم رکھا۔۔۔۔سکول سے کالج اور کالج سے یونیورسٹی کا سفر کب طے ہوا پتہ ہی نا چلا۔۔۔ایک ہونہار طالب علم تھے۔۔۔۔

اس لیے تعلیم کے میدان میں بھی آگے بڑھنے میں کبھی کوئی رکاوٹ پیش نا آئی-----

سول انجینئرنگ کے لاسٹ ائیر میں ہی تھے کہ اپنی کلاس فیلو فاطمہ پر دل ہار بیٹھے اور تعلیم مکمل ہوتے ہی ماں باپ سے کہہ کر شادی کروا لی----چونکہ فاطمہ کے والدین بھی کسی نیک رشتے کی تلاش میں ہی تھے تو شادی بغیر کسی رکاوٹ کے پایہ تکمیل کو پہنچی-----

شادی کے تین ماہ بعد ہی درید حسین کو بہت اچھی فرم میں جاب مل گئی اور زندگی خوسیوں سے بھر گئی----ابھی جاب ملے دو مہینے بھی نہیں ہوئے تھے کہ حسین چوہدری دماغ کے کینسر میں مبتلا ہو گئے اور چل بسے-----

شادی کے ایک سال بعد زارا درید کی خوشی نے درید حسین کے غم کو تھوڑا کم کیا تھا-----

زارا درید کی چہکاروں نے گھر کے درودیوار کو رونقیں بخشیں تھیں-----

اور

پھر ٹھیک ایک اور سال بعد عمل درید نے اسی گھر میں انکھ کھولی تھی۔۔۔۔دونوں کے آنے سے درید حسین کی زندگی خوشیوں سے بھر گئی تھی۔۔۔۔

اور پھر اسی طرح ایک دن ہارٹ اٹیک کے باعث درید حسین کی والدہ بھی اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔۔ بڑوں کا سایہ گھر سے اٹھ گیا تھا درید حسین بہت تکلیف میں تھے وہ ٹوٹ چکے تھے۔۔۔۔مگر اگر اس سارے عرصے میں انکے لیے کوئی سکون اور خوشی کا باعث تھا تو وہ انکی بیٹیاں تھیں انھوں نے اپنی بیٹیوں میں اپنی خوشیاں ڈھونڈنی شروع کر دی تھیں۔۔۔۔۔

عمل کی پیدائش کے ٹھیک چھ سال بعد فاطمہ کی گود اللہ نے پھر سے بھری تھی۔۔۔۔اس بار ان دونوں میاں بیوی کو خدا سے بہت امید تھی کہ وہ انھیں اولاد نرینہ عطا کریں گے۔۔۔۔ بچیوں کے دل میں بھی بھائی کی بہت خواہش تھی۔۔۔۔ مگر ایسا ہو نا سکا۔۔۔۔۔

فاطمہ کی ڈیلیوری میں کومپلیکیشنز کی وجہ سے وہ علیہا کو پیدا کرتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی----

چند منٹ کی علیہا کو نرس درید حسین کے گود میں ڈال کر اس کی عزیز از جان بیوی کی موت کا دکھ اسے سنا گئی تھی----

وہ اپنی بیوی کے مردہ وجود کو لیے چند گھنٹوں کی علیہا--- سات سالہ زارا اور چھ سالہ عمل کے ساتھ گھر لوٹا تھا-------اس مشکل وقت میں اس نے بڑی مشکل سے خود کو اور بچیوں کو سنبھالا تھا-----

زارا اپنی بہنوں کا خیال رکھتی تھی----چھوٹی ہونے کے باوجود باپ کا ہر طرح سے ہاتھ بٹاتی تھی----

علیہا کی طبیعت تین ماہ کے بعد اچانک سے بہت خراب ہو گئی تھی----کسی دوائی سے کسی بھی ڈاکٹر کے چیک اپ سے فرق نہیں پڑ رہا تھا اور یہ بات درید حسین کے لیے بہت فکر مند تھی----

رشتے داروں کے کہنے کے باوجود وہ بچیوں پر دوسری ماں کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔یا شاید وہ فاطمہ کی جگہ کسی کو نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

علیہا کے مکمل چیک اپ اور ٹیسٹوں کے بعد اسے ڈاکٹرز نے تھیلو سیمیا ڈائگنوز کیا تھا۔۔۔۔مزید تفصیل سے ڈاکٹرز نے یہ بتایا کہ وہ جب تک زندہ ہے یا جب تک اس کی سانسیں ہیں اسے ہر ماہ بلڈ کا ایک بیگ لگایا جائے گا۔۔۔یا کبھی کبھی دو بیگز۔۔۔کیونکہ اس کے جسم میں ریڈ بلڈ سیلز نہیں ہیں جو خون بنا سکیں۔۔۔

اور ناہی اس بیماری کا کوئی پراپر علاج ہے۔۔۔۔اور یوں تین ماہ کی عمر سے علیہا کو ہر ماہ بلڈ لگتا۔۔۔۔

درید حسین نے اپنی بچیوں کی زندگی کے اگے اپنی زندگی رول دی تھی۔۔۔انکی پرورش ان کی آرام و آسائش الغرض ان کے ساتھ ہنسنا ان کے ساتھ رونا۔۔۔زندگی اپنی جگہ بناتی بڑے آرام سے بسر ہو رہی تھی۔۔۔۔

بچیاں بھی آہستہ آہستہ بڑی ہو رہیں تھیں۔۔۔۔

زارا حساس تھی---- پل میں بہادر اور پل میں ڈر پوک بننے والی دوہری شخصیت کی مالک تھی----

جبکہ عمل تھوڑی نڈر اپنا حق لینے والی اور خود کو منوانے والی شخصیت کی مالک تھی----

اور علیہا وہ تو آفت جس کی شرارتوں سے گھر کے در و دیوار مہکتے تھے------

ان کی چھوٹی سی دنیا بہت خوبصورت تھی----مگر پھر ایک دن اس چھوٹی سی دنیا کا سائبان بھی ان سے چھن گیا----درید حسن اپنے آفس میں تھا جب اسے ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ جانبر نا ہو سکا-----

اس وقت زارا بیس سال عمل انیس سال اور علیہا تیرہ سال کی تھی----اور یہاں سے شروع ہوتی ہے زارا کی بہادری کی داستان------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈاکٹر آیا تھا اور اس کے دونوں بازوؤں پر بینڈیج لگا کر جا چکا تھا۔۔۔۔گولی چاہے چھو کر گزری تھی مگر اس کو تکلیف بہت تھی۔۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب میں ساری معلومات لے آیا ہوں اس کے خاص بندے نے اسکے پاس کھڑے ہوتے ہاتھ باندھ کر سر جھکا کر بڑے ادب سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

گڈ شاباش تو شروع ہو جاؤ پھر۔۔۔۔ازہان نے ہنستے ہوئے سامنے ٹیبل پر پڑی فروٹ باسکٹ میں سے ایپل اٹھا کر اس کی بائٹ لی تھی۔۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب لڑکی کا نام زارا درید ہے۔۔۔۔جس کو گولی لگی وہ اس کی چھوٹی بہن علیہا درید ہے جو کے پہلے سے ہی تھیلو سیمیا کی پیشنٹ ہے۔۔۔۔۔اور اب ہسپتال میں پڑی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

اوہ دکھ ہوا سن کر یار۔۔۔۔۔ازہان نے صوفے سے اٹھ کر گلاس وال کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور کچھ۔۔۔۔۔

سر زارا درید سے چھوٹی اسکی ایک اور بہن ہے عمل درید جو کہ اپنے ماموں کے بیٹے کے شو روم میں کام کرتی ہے۔۔۔۔۔جسکا نام ماہر ہے اور یہ وہی شو روم ہے جہاں سے اس گھر کے لیے گاڑیاں اتی ہیں اور گاؤں والی حویلی کے لیے بھی۔۔۔۔۔اور یہ کے دو سال پہلے اس کا باپ مر چکا ہے۔۔۔۔۔ماں اسکی چھوٹی بہن کو پیدا کرتے مر گئی تھی۔۔۔۔۔کوئی بھائی نہیں ہے تینوں اکیلی گھر میں رہتیں ہیں اور زارا درید ان کا سائبان ہے۔۔۔۔۔باپ بھی۔۔۔۔ بھائی بھی۔۔۔۔۔ ماں بھی۔۔۔۔۔وہ کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح اسے تفصیلات دے رہا تھا۔۔۔۔۔

مطلب کوئی والی وارث نہیں ہے------چ----چچ-----چچ---- یار حق نواز ہم کچھ کر بھی لیں تو کون سا کوئی پوچھے گا کہ لڑکی کو کفن بھی نصیب ہوا ہے یا نہیں-----ازہان نے اپنے خاص بندے کی طرف دیکھتے ہوئے قہقہہ لگا کر کہا تھا-----

چھوٹے ملک میں جب ہسپتال پہنچا تو ڈاکٹر کو کہتے سنا تھا کہ----- اس کی بہن اس کی شکل دیکھنے کی خواہشمند ہے-----وہ وینٹی لیٹر پر ہے مجھے لگتا ہے آپ کو-----حق نواز کو شاید زارا کے ساتھ جو ہونے والا تھا سوچ کر ہی ترس آیا تھا اس پر-----اس لیے اس کے حق میں بول بیٹھا تھا----

شٹ اپ حق نواز------ تم سے مشورہ نہیں مانگا میں نے------ جتنی اوقات ہے اتنا بولا کرو پاپا کو کال کر کے کہو آج رات میں فارم ہاؤس رکو گا اپنے دوستوں کے ساتھ----- محفل کا بندوبست کرو-----وہ غصے میں حق نواز پر غرایا تھا

ج۔۔۔۔جی۔۔۔چھوٹے ملک۔۔۔۔ حق نواز نے اس کے غصے سے ڈرتے اپنی جان بچائی تھی۔۔۔۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔ازہان نے پوچھا۔۔۔۔۔

اوپر دائیں طرف والے۔۔۔۔۔۔

تم جا سکتے ہو اب۔۔۔۔۔۔اور رات کو کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔ازہان نے کہتے ہوئے اپنے قدم زارا درید کے کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں پہنچا وہ اپنے گرد بڑی سی چادر لپیٹے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے دوزانوں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے وجود کو چادر میں لپٹے دیکھ اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔زارا درید۔۔۔۔۔وہ اس کے بلکل سامنے کھڑے ہوتے ہلکی آواز میں پکارا تھا۔۔۔۔

زارا کی نظریں اسکے پاؤں سے ہوتی ہوئی اس کے وجود پر پڑیں تھیں جہاں وہ بغیر شرٹ کے اپنے دونوں بازوؤں پر پٹیاں باندھے اس کے بلکل سامنے ماتھے پر اپنے بال بکھیرے شیطانی مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

زارا نے اس کو شرٹ لیس دیکھ کر شدت سے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔انسو اس کی پلکوں سے کسی بارش کی طرح برس رہے تھے۔۔۔۔اور وجود اس کا لرز رہا تھا۔۔۔۔۔اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دے کر اس چادر میں چھپایا تھا۔۔۔۔جو کہ بیڈ شیٹ تھی اور جسے شاید اس نے خود کو ڈھانپنے کے لیے استعمال کیا تھا۔۔۔۔

آہ اتنی گرمی میں اتنی بڑی چادر لپیٹے بیٹھی ہے-----

اس کو خود کو چھپاتا دیکھ ازہان کے ماتھے پر بل ائے تھے----ازہان حیات ملک کی ایک جھلک پانے کے لیے لڑکیاں اپنی زندگی برباد کر لیتیں ہیں اور یہاں یہ خود کو ایسے انسان سے سنبھال کر رکھ رہی ہے جسکا ساتھ پانا ہر لڑکی کی خواہش ہے-----

مگر ازہان حیات ملک یہ نہیں جانتا کہ ہر لڑکی اور زارا درید میں فرق ہے----

ازہان نے اس کے بازو سے دبوچ کر اسے کھڑا کیا تھا اور لگلے ہی پل اس کے وجود سے وہ بڑی سی چادر کھینچ کر پرے پھینکی تھی-----

پسینے سے بھیگا وجود اور پسینے سے تر بال دیکھ کر ایک لمحے میں اس کا دل چاہا تھا۔۔۔۔۔اگے بڑھ کر اسے کے پسینے کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارے۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔خدا کے لیے جانے دو۔۔۔۔وہ اس کو خود کو گہری نظروں سے دیکھتے اس کے سامنے آہ کر ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

جو میں چاہتا ہوں وہ میں تم سے پوچھ کر لینے کا ارادہ نہیں رکھتا سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ازہان نے آگے بڑھ کر اس کے گیلے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

د-----د---دور رہو مجھ سے تم زلیل انسان----اس نے اس کا ہاتھ جھٹک کر پھر سے چادر پکڑ کر خود کو ڈھانپا تھا-----

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ازہان حیات ملک کا ہاتھ جھٹکنے کی----ازہان نے غصے سے غراتے ہوئے اس کے بالوں کو مٹھی میں جھکڑا تھا-----

زارا نے درد کی شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں-----

سفید رنگت پر درد کی شدت کو محسوس کرتی سبز نسیں ابھری تھیں چہرے پر----گھنی لمبی پلکیں گیلی ہوتی لرز رہیں تھیں-----

ازہان نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔وہ خود نہیں جانتا تھا وہ کیوں اس کو اتنی تکلیف پہنچا رہا ہے۔۔۔۔کیوں اس کا رونا اس کا اس کے آس پاس رہنا اسے مزہ دے رہا ہے۔۔۔۔

اس نے سوچتے ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑے تھے۔۔۔۔اس سے پہلے وہ لہرا کر زمین بوس ہوتی۔۔۔۔ ازہان نے اس کے جبڑے کو دبوچا تھا۔۔۔۔

تمہاری بہن کو گولی غلطی سے لگی۔۔۔۔اگر تم مجھ پر فائر نا کرتی اور میرے آدمیوں کے سامنے میری عزت کا جنازہ نا نکالتی تو آج تم اپنی بہن کے پاس ہوتی۔۔۔۔

یہ جو درد تم برداشت کر رہی ہو نا یہ ازہان حیات ملک کو نقصان پہنچانے کا ہے۔۔۔۔ازہان نے اس کا جبڑہ چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے تمہاری بہن سنا ہے وینٹی لیٹر پر ہے۔۔۔۔چند گنی چنی سانسوں کی مہمان۔۔۔۔۔اب وہ صوفے پر بیٹھ کر سگریٹ سلگاتے اسے بتا رہا تھا۔۔۔۔

ع۔۔۔۔۔ع۔۔۔۔۔علہ۔۔۔۔۔علیہا۔۔۔۔د۔۔۔۔د۔۔۔۔د۔۔۔دیکھو۔۔۔۔ت۔۔۔۔۔ت۔۔۔۔تمہیں خ۔۔۔۔خدا کا واسطہ مجھے جانے دو۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں علیہا ٹھیک ہو جائے گی ت۔۔۔۔۔ت۔۔۔۔ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔جیسا کہو گے

میی۔۔۔۔می۔۔۔۔ویسا کروں گی۔۔۔۔

زارا نے اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر اس کے پاؤں پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

جیسا کہوں گا ویسا کروں گی۔۔۔۔تو سنو

پھر۔۔۔۔۔۔ازہان نے اس کے چہرے سے اپنی شہادت کی انگلی کو پھیرتے ہوئے اس کی گردن پر لاکر روک کر کہا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ازہان نے اس کے چہرے سے اپنی شہادت کی انگلی کو پھیرتے ہوئے اس کی گردن پر لاکر روک کر کہا تھا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔ت۔۔۔۔ تم جو کہو گے م۔۔۔۔م۔۔۔ میں ویسا کروں گی۔۔۔۔مگر خدا کے لیے مجھے علیہا سے ملوا دو۔۔۔۔۔وہ کبھی بھی اپنی تکلیف کو میرے بغیر برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔پلیز میں نے بابا سے پرامس کیا تھا کہ میں اس کو کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گی ۔۔۔۔۔۔

ہ۔۔۔۔۔ہم۔۔۔۔ہمارے بابا نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔

ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے پلیز ہم پر رحم کرو۔۔۔۔۔اس نے روتے ہوئے اس کے پاؤں پر سر رکھ دیا تھا۔۔۔۔وہ شدید کرب میں تھی۔۔۔۔علیہا کا وینٹی لیٹر پر سوچ کر ہی اسکی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔اس کی بہادری اس کی حسیات کہیں دور جا سوئیں تھی۔۔۔۔۔یاد تھا تو بس یہ کے اسے کسی صورت علیہا کے پاس پہنچنا ہے۔۔۔۔

ہاں نا جان من۔۔۔۔۔۔ یہ تو میں جانتا ہوں کہ تمہارا کوئی والی وارث نہیں ہے۔۔۔۔تو میرے استعمال کے بعد اگر میرے کتوں کی بھی تم خوراک بن جاؤ گی تو وہ بھی خوش ہو جائیں گے۔۔۔۔اس نے اس کا بازو دبوچ کر جھٹکے سے اٹھایا تھا اور اپنی گود میں بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ اس کے کاندھے سے بال سائیڈ پر کر کے اپنی ناک کو اس کے گیلے پسینے سے تر کاندھے پر رکھ کر اسکی خوشبو کو اپنی سانسوں میں کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

آہ یہ خوشبو اتنی جان لیوا کیوں ہے۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے تم سب سے الگ کیوں ہو۔۔۔۔وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کے کاندھے پر اپنی ناک رکھ کر بولا تھا۔۔۔۔اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔اور زارا کی ہمت جواب دے گئی تھی اسے خود سے گھن آئی تھی۔۔۔اس کو دھکا دے کر بجلی کی تیزی سے وہ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

ازہان کے ماتھے پر بل آئے تھے اپنی پسندیدہ چیز کو دسترس سے باہر جاتا دیکھ۔۔۔ ک۔۔۔۔کسی ۔۔۔۔پ۔۔۔۔پر اتنا ظلم کرتے ہیں ازہان حیات ملک جتنا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔واہ۔۔۔۔کتنا میٹھا لگا تمہارے منہ سے اپنا نام سن کر ۔۔۔۔یقین جانو کبھی اتنا پیار نہیں آیا اپنے نام پر۔۔۔ زارا درید تم سچ میں ساحرہ ہو۔۔۔۔جادوگرنی۔۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

سو جان سے جاؤ اس طرز تکلم پے نثار

زرا پھر سے کہیے کیا ارشاد فرمایا آپ نے۔۔۔۔

اس نے اس کا رخ اپنی جانب موڑ کر اس کے چہرے پر پھونک مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کس مٹی کے بنے ہو تم۔۔۔۔ سینے میں دل ہے۔۔۔ جزبات ہیں۔۔۔۔کسی کی تکلیف سے دل دکھتا ہے۔۔۔۔ کسی کی آہ سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔ خود کو خدا سمجھنے والے ڈرو اس وقت سے جب حساب ہو گا۔۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر غرائی تھی۔۔۔۔

ارے واہ میری شیرنی۔۔۔۔اچھی تقریر تھی۔۔۔۔پر کیا ہے ناں مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ میں نا فیلنگ لیس ہوں۔۔۔۔۔

جذبات سے عاری انسان۔۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گیلی پلکوں کو چھوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے گھن آتی ہے مجھے تمہارے وجود سے تمہاری باتوں سے تمہارے آس پاس ہونے سے انسان کے روپ میں شیطان ہو تم۔۔۔۔وہ اس سے دس قدم کے فاصلے پر جا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

یو مین ڈیول۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔وہ ہنسا تھا اور ہنستا ہی چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

صحیح کہتی ہو تم میں ڈیول ہی ہوں۔۔۔۔

اور اب سے بس تمہارا ڈیول۔۔۔۔۔خیر تم مجھے بتاؤ تم جانا چاہتی ہو علیہا کی پاس۔۔۔۔

اس نے کھوجتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔م۔۔۔۔م۔۔۔۔مجھے

عمل درید۔۔۔۔۔سنا ہے وہ بھی تمہاری بہن ہے۔۔۔۔تو زارا درید چلی جائے گی تو آج کی پارٹی کو رونق کون بخشے گا۔۔۔

اس لیے میں نے سوچا تم جاؤ گی تو اپنی ریپلیسمنٹ پر زارا درید کو چھوڑ کر جاؤ گی۔۔۔۔سنا ہے تم دونوں کی خوبصورتی میں انیس بیس کا بھی فرق نہیں۔۔۔۔

وہ اب سگریٹ کا دھواں اس کی منہ پر چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال کی زینت بنا تھا۔۔۔۔مگر ازہان کو زرا برابر فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

خبردار جو اپنے گندے منہ سے میری بہن کا نام لیا تو نوچ لوں گی تمہارا گھٹیا منہ۔۔۔۔ ذلیل انسان۔۔۔۔ ڈرو اس وقت سے جب خدا کہانی بدلے گا۔۔۔۔وہ آنسو بہاتی ایک ایک لفظ ادا کرتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔۔۔

یہ دوسری غلطی ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔ ازہان حیات ملک پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔پہلی غلطی کی سزا تو پوری بھگت لیتی تمہاری سانسیں اتنی تنگ کر دوں گا

تم پر کے پناہ مانگو گی۔۔۔۔۔ اپنے سمیت اپنی دونوں بہنوں کی عزت اور جان کی بھیک مانگو گی۔۔۔

ازہان نے اس کے ہاتھ کو مڑوڑ کر اس کی کمر کے پیچھے کیا تھا اور اس کی پشت کو سینے سے لگایا تھا اپنے۔۔۔۔

میری پیشکش قبول ہے تو ٹھیک ہے میرا آدمی تمہیں ہوسپٹل چھوڑ آئے گا۔۔۔ اور اگر نہیں قبول تو میری جان۔ابھی تھوڑی دیر تک تمہاری ڈریس تمہارے کمرے میں پہنچے گی اسے پہن کر تیار ہو جانا۔۔۔ آج کی محفل میں تمہارا شباب رقص کرے گا۔۔۔۔ جانتا ہوں جانتا ہوں یہ رقص یہ سب نیا ہے تمہارے لیے پر میری جان جو فرسٹ ٹائم ہوتا ہے ناں واللہ اس کا تو جواب نہیں۔۔۔۔اور یہ کہتے ہی اس نے پیچھے سے اس کی شرٹ کو کھینچ کر پھاڑا تھا۔۔۔۔ شرٹ پھٹتے ہی اس کی نظر اس کی انڈر سلپ پر پڑی تھی۔۔۔۔

آہ بلیک۔۔۔ دیٹس مائی فیورٹ۔۔۔۔

اس نے اس کی انڈر سلپ کو اپنی انگلی سے چھوا تھا۔۔۔۔زارا کا دل کیا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں دھنس جائے اتنی تذلیل اتنی بے بسی۔۔۔۔اس کا پور پور جل اٹھا تھا۔۔۔

تیار رہنا۔۔۔اور آج سے یاد رکھنا زارا درید کی سانسوں پر اس کے روے روے پر ازہان حیات ملک کا حق ہے۔۔۔۔

تیار رہنا رات نو بجے تک۔۔۔

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کو جھٹکے سے چھوڑتا کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حیات ملک یہ آپ کا بیٹا کیا کرتا پھرتا ہے۔۔۔ صبح صبح ہی اٹھ کر چلا گیا ہے۔۔۔نا ناشتا نا اتہ ناپتا۔۔۔

بولا تھا حریم کو شادی کی شاپنگ کے لیے لے جائے مگر کسی بات کا اثر نہیں
ہوتا۔۔۔کال کر رہی ہوں تو اٹھا نہیں رہا۔۔۔۔
وہ حیات ملک کی چائے بناتے ہوئے غصے سے بول رہی تھیں۔۔۔
بیگم آپ کا بیٹا آنے والے الیکشنز کی تیاریوں میں مصروف ہے۔۔۔یہ جو سیاست
ہے نا اس کے سو بکھیرے ہیں۔۔۔۔کب کہاں کس ٹائم آنا یا جانا
پڑے۔۔۔۔ہمیں خود معلوم نہیں ہوتا۔۔۔۔
حیات ملک نے ان کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔
میں ایک بات آپ کو صاف لفظوں میں بتا دوں حیات صاحب میں نے بہت صبر
کر لیا آپ کے ساتھ اور آپ کی سیاست کے ساتھ مگر اگر ازہان نے حریم کو وقت
نا دیا یا پھر اس کے حصے کا وقت یہاں وہاں برباد کیا تو میں اپنی بھانجی کی خوشیوں
کی دشمن آپ کی اس سیاست کو قطعاً برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔
انھوں نے صاف لہجے میں وارننگ دی تھی۔۔۔

اچھا بابا کل کا پورا دن وہ حریم کے ساتھ ہی گزارے گا۔۔۔اس کے حصے کے سارے کام میں نبٹا لو گا عزیز از جان تاشہ۔۔۔۔انہوں نے تاشہ بیگم کا پیار سے پچکارتے ہوئے سجیشن دی تھی۔۔۔۔

نا۔۔۔مجھے نا تو آپ پر یقین ہے اور نا ہی آپ کی ان باتوں پر۔۔۔۔غضب خدا کا دس دن رہ گئے ہیں شادی میں سو بکھیرے ہیں حریم کی ولیمے کی ڈریس رہتی ہے خود ازہان نے اب تک کچھ شاپنگ نہیں کی۔۔۔اور آپ مجھے ایسے ریلکس کہہ رہے جیسے تیاری ہو گئی ساری۔۔۔۔

وہ پھر سے غصہ ہوئی تھیں۔۔۔

ہو جائے گا سب ڈونٹ وری۔۔۔۔کل کہتا ہوں ازہان کو اپنی اور حریم کی شاپنگ کمپلیٹ کروانے کا۔۔۔۔

اچھا مجھے زرا نکلنا ہے ایک پارٹی کے کارکن کی طرف تو دیر ہو جائے گی۔۔۔اور ازہان آج رات دوستوں کے ساتھ فارم ہاؤس رکے گا۔۔۔اس کا انتظار نا کرنا۔۔۔۔

کہتے حیات ملک نے اپنا موبائل اور والٹ اٹھایا تھا اور قدم باہر کی طرف بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔

ایک آپ اور ایک آپ کی سیاست۔۔۔۔تاشہ بیگم نے سرد آہ بھری تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ کیب سے اتر کر ہسپتال کے اندر بھاگتی ہوئی گئی تھی۔۔۔۔

ارہان نے اپنی گاڑی کیب کے پیچھے کھڑی کی تھی۔۔۔اور پھر اس کو یوں بے قراری سے روتے اور اندر بھاگتے دیکھا تھا۔۔۔ایک لمحے میں وہ خود بھی سمجھ نہیں پایا تھا کہ کیسے اور کیوں وہ اس طرح بغیر وجہ کے اس کے پیچھے آیا ہے اور کیوں وہ اس قدر پریشان ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

نو ارہان۔۔۔ار یو میڈ واٹ از دس۔۔۔اس نے خود سے بڑبڑاتے اپنے خیال کی نفی کرتے گاڑی کو بیک ریورس کیا تھا۔۔۔اور ہوسپٹل سے چلے گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے علیہا کو زارا کہاں ہے------ مائرہ پلیز بتاؤ کچھ میری جان نکل جائے گی----

وہ تقریباً دوڑتے ہوئے مائرہ تک پہنچی تھی----اور اب بھیگی آواز سے اسے پوچھ رہی تھی----

عمل علیہا وینٹی لیٹر پر ہے اور زارا----------------

مائرہ نے اسے ساری بات بتائی تھی----

اور وہ یہ سب سنتے ہی دوزانوں بیٹھتی چلی گئی تھی-----

م----م----مجھے علیہا سے ملنا ہے----وہ آئی سی یو کی طرف بڑھی تھی----

سامنے چودہ سالہ بچی اکسیجن ماسک پہنے ہاتھوں پر لگی نیڈلز ایک ہاتھ کی نالی سے سفید پانی اندر جا رہا تھا-----جبکہ دوسرے ہاتھ کی نالی سے خون اس کے جسم میں جا رہا تھا-----انکھوں کے نیچے نیلے نیلے نشان سفید رنگت پر ابھر رہے تھے---

سنہری کرلی لمبے بال تکیے پر ایک سائیڈ پڑے تھے----

بڑی بڑی آنکھیں ہنوز بند تھی-----بیڈ کے ساتھ پڑے مونیٹر پر آڑھی ترچھی لائیں اس کی ڈوبتی ڈولتی زندگی کا بس چھوٹا سا سہارا تھیں-----

علیھا اگر تم کچن میں جا رہی ہو تو میرے لیے پانی لے آنا پلیز----عمل نے اسے کہا تھا----

بابا دیکھیں عمل کو یہ پھر سے مجھے کام کا بول رہی ہے----اسکو نہیں پتا میں پیشنٹ ہوں تو اتنا سارا کام کر کے تھک جاتی یوں----

علیھا نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا----

خدا کا خوف کرو علیھا----میں نے ایک گلاس پانی کا مانگا ہے کوئی ڈرم تو نہیں جس کو اٹھا کر لاتے تم تھک جاؤ گی----چھم چھم-----اس نے حیرانگی سے بات شروع کرتے آخر میں اسے چھیڑتے ہوئے ہنس کر کہا تھا----

بابا یوسی یہ آپ کے سامنے مجھے چھم چھم بول رہی ہے۔۔۔۔علیھا رونے والی ہوئی تھی۔۔۔۔

عمل نہیں تنگ کرو اسے۔۔۔۔۔درید صاحب جو آفس کے کام میں بزی تھے پل بھر میں نظر اٹھا کر عمل کو منع کیا تھا۔۔۔۔

بابا اسے تمیز سکھا دیں تھوڑی کے پانی پلانے سے ثواب ملتا ہے۔۔۔۔اپ ہر بار مجھے ہی ڈانٹتے ہیں۔۔۔۔ عمل نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔۔۔۔

اچھا اگر بات ثواب کی ہے تو میں پلاتی ہوں۔۔۔۔ علیھا نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ چھم چھم۔۔۔۔۔ عمل نے اسے مزید چڑایا تھا اور جا کر درید صاحب کو پیچھے سے ہگ کیا تھا۔۔۔۔

بہت بری بات ہے عمل کسی کا نام نہیں بگاڑتے انہوں نے اس کے ہاتھوں پر بوسا دیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کسی کا نہیں اپنی بہن کا لاڈ سے ضرور بگاڑتے ہیں۔۔۔۔۔اور اپنے بابا کے بال بھی۔۔۔۔ عمل نے مسکراتے ہوئے کہتے درید صاحب کے بال بگاڑے تھے۔۔۔۔

ٹھہرو تم تو زرا وہ اسے پکڑنے کے لیے اٹھے تھے کہ وہ دوڑی تھی۔۔۔۔۔صوفے پر پڑا کشن اٹھا کر انہوں نے اس کی طرف اچھالا تھا۔۔۔۔

جسے اس نے کیچ کیا تھا۔۔۔۔

ایک ایک منٹ پانی پی لو پہلے۔۔۔۔علیھا نے عمل کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اینڈ بابا یو آر سٹیچو ڈونٹ موو۔۔۔۔۔۔علیھا نے درید صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔اور ووہ جہاں تھے وہیں رک گئے تھے۔۔۔۔۔

مطلب سٹیچو مینز سٹیچو۔۔۔۔۔۔

عمل نے گلاس پکڑتے ہی غٹا غٹ آدھا گلاس حلق میں انڈیلا تھا۔۔۔۔۔

علیہا اتنا گندا پانی کس کو پلانے جا رہی ہو۔۔۔ زارا نے اس کے پیچھے آتے ہوئے ہونقوں کی طرح کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب گندا پانی۔۔۔۔ عمل نے چونک کر علیہا کی طرف اور پھر زارا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

عمل یہ گندا پانی ہے مت پیو اسے۔۔۔۔۔اس نے عمل کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا تھا۔۔۔

مگر اینجل زارا درید آدھا گلاس عمل درید پی چکی ہے۔۔۔۔علیہا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

واٹ عمل تم پاگل ہو جس بالٹی کے پانی کے اندر کپڑا بھگو کر میں کچن کے فرش پر پوچا لگا رہی تھی تم نے وہ پانی پی لیا۔۔۔ زارا نے ہونقوں کی طرح عمل کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ عمل نے غصے سے علیہا کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے گلے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ایسے جیسے ابھی سارا پانی پیٹ سے باہر آہ جائے گا۔۔۔۔

اور اس کی اس حرکت کو دیکھ کر علیہا درید صاحب اور زارا تینوں کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔۔

علیہا کی بچی۔۔۔۔ عمل اسے پکڑنے کے لیے دوڑی تھی۔۔۔

بابا بچائیں مجھے۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے اپنے باپ کے پیچھے چھپتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔اور درید صاحب نے اسے بچا لیا تھا۔۔۔

آئندہ اگر مجھے چھم چھم بولا تو گٹر کا پانی پلاؤ گی میں تمہیں عمل درید۔۔۔۔ اس نے درید صاحب کے پیچھے سے سر نکالتے ہوئے عمل کو چڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ااااا۔۔۔۔۔ییییییو۔۔۔۔ییییییی
ااااا۔۔۔۔۔۔ییییییو۔۔۔۔ییییییی

بابا دیکھیں علیہا کتنی گندی ہے۔۔۔۔۔۔ عمل نے اسے سائڈ سے پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ویسے عمل ٹیسٹ کیسا تھا پوچے والے پانی کا۔۔۔ درید صاحب نے علیہا کو چھپاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔میں کسی سے بات نہیں کروں گی اب۔۔۔۔وہ کہتے غصے سے بے بس ہوتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

اور کمرے کا دروازہ بند کرتے اس نے ان تینوں کے قہقہے سنے تھے۔۔۔۔۔

آج بھی وہ شیشے کے اس پار اس ننھی جان کی حالت دیکھ کر لرزی تھی۔۔۔۔۔

چھم چھم۔۔۔۔۔روتے ہوئے اس نے علیہا کو پکارا تھا۔۔۔ جب ماہر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

کیوں ماہر بھائی ہر بار ہم ہی کیوں۔۔۔۔۔ہماری آزمائشیں کب ختم ہو گی۔۔۔۔اس نے ماہر کے گلے لگتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مائرہ نے اسکے کی پیٹھ تپتپائی تھی۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ سے بولیں نا کے علیہا کو واپس کر دیں ہم نہیں جی سکتے اسکے بغیر پہلے ماما پھر بابا پھر علیہا۔۔۔۔۔وہ روتے ہوئے نڈھال ہو رہی تھی ۔۔۔۔۔

عمل کچھ نہیں ہو گا بیٹا۔۔۔۔علیہا ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔

دعا کرو۔۔۔۔۔اللہ پاک کبھی بھی کمزوروں پر ظلم نہیں ڈھاتے۔۔۔۔۔

ماہر نے اسے حوصلہ دیا تھا۔۔۔۔جبکہ اس کا خود کا یقین بھی پختہ نہیں تھا۔۔۔۔

چلیں ماہر بھائی۔۔۔۔۔ عمل نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔

کہاں عمل۔۔۔۔مائرہ نے پوچھا۔۔۔۔

پولیس اسٹیشن۔۔۔۔اس نے دو ٹوک کہا تھا۔۔۔

عمل تم پاگل ہو پولیس ہماری مدد کرنے کی بجائے الٹا ہمیں پھنسائے گی کیونکہ زارا نے بھی ازہان حیات ملک پر فائر کیے ہیں۔۔۔۔تم بچی ہو تم نہیں جانتی باہر کی کالی دنیا کے بارے میں گھات لگائے بیٹھے ہیں یہاں قدم قدم پر

بھیڑیے۔۔۔۔اور پولیس کیا کرے گی۔۔۔۔۔وہ الٹا ان سیاستدانوں سے ملی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ماہر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو کیا کروں میں انتظار کروں علیہا کی سانسیں ختم ہونے کا یا زارا کی لاش ملنے کا وہ بھیگی آواز میں چلائی تھی۔۔۔۔

عمل پاپا سے بات کی ہے میں نے وہ آہ رہے ہیں۔۔۔۔اور مائرہ کے پاپا کی بھی اچھی خاصی جان پہچان ہے حیات ملک سے سب ٹھیک ہو جائے گا ٹرسٹ می۔۔۔۔

اس نے اسے پھر سے سمجھایا تھا۔۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔۔زارا کو کچھ ہوا تو۔۔۔۔۔ حیات ملک کا خاندان صبح کا سورج نہیں دیکھے گا۔۔۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

عمل تم کچھ نہیں کرو گی یہاں سے ہلو گی بھی نہیں۔۔۔۔۔

مائرہ نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ماہر بھائی آپ کی کار کیز چاہیے مجھے۔۔۔۔اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔۔۔

عمل بس دو گھنٹے دے دو مجھے اس کے بعد بھی اگر میں کچھ نا کر سکا تو میں تمہاری ہر بات مانوں گا۔۔۔مگر بس دو گھنٹے۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔ ماہر نے منت کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔میں ڈاکٹر سبحان سے مل کر آتی ہوں۔۔۔۔ عمل نے کہہ کر قدم ڈاکٹر سبحان کے کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

سو ویلا انسان مرا ہو گا تو ازہان حیات ملک کا جنم ہوا ہو گا۔۔۔۔نشرح نے کافی کپ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

جتنا تم مجھے فارغ سمجھتی ہو ناں بھنڈی اتنا میں فارغ ہوں نہیں اپنے علاقے کا ایم این اے ہوں۔۔۔۔۔

ازہان نے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔وہ نشرح سے ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔

نشرح اس سے تین سال چھوٹی تھی۔۔۔مگر دونوں کی کافی گہری دوستی تھی۔۔۔۔وہ ازہان کے چاچو کی بیٹی تھی۔۔۔اس کے لیے وہ اس کی بہن بیسٹ فرینڈ اس کی کرائم پارٹنر سب تھی۔۔۔

اوئے لومڑ یہ تمہاری بازوؤں پر بینڈیج کیوں ہے۔۔۔ اسے فکر ہوئی تھی۔۔۔

اوہ یہ کچھ نہیں بس ایک لنگڑی شیرنی نے فائر کیے ہیں۔۔۔ازہان کی آنکھوں کے سامنے زارا کا اس پل کا چہرہ آیا تھا جب زارا نے اس پر فائر کیے تھے۔۔۔اس کی لب خود بخود مسکرائے تھے وہ لمحہ یاد کر کے۔۔۔

تو پھر وہ لنگڑی شیرنی بچ گئی۔۔۔ نشرح نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

ازہان حیات ملک کبھی بھی اپنے دشمن کو وار کیے بغیر نہیں چھوڑتا۔۔۔۔ کبھی اس قابل نہیں چھوڑتا کہ وہ اس پر پلٹ کر وار کر سکے۔۔۔۔اور وہ تو پھر مریل سی شیرنی ہے۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم خوش ہو اس لائف سٹائل سے ازہان۔۔۔۔دوسروں کو تکلیف پہنچا کر کتنے پل کی خوشی میسر ہوتی ہے تمہیں۔۔۔۔اس نے اسے کھوجتی نظروں سے کہا تھا۔۔۔۔

تم جانتی ہو جب میں کوئی ارادہ کرتا ہوں تو اس کو مکمل کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے ٹھوس لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے حق نواز سب بتا چکا ہے۔۔۔۔چھوڑ دو اسے۔۔۔۔کیا بگاڑا اس نے تمہارا جو بھی ہوا اس نے اپنی بہن کی محبت میں کیا ہے۔۔۔۔ تمہیں رحم آنا چاہیے کمزور لڑکیوں پر ظلم کرتے ہوئے۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے کل کو یہ سب لوٹ کر تم تک دوبارہ نا پہنچ جائے۔۔۔۔ نشرح کو فکر ہوئی تھی۔۔۔۔

تم جانتی ہو میں اپنے کاموں میں مداخلت پسند کرنے کا قائل نہیں ہوں اور یہ جو تم نے میرے پیچھے حق نواز نامی جاسوس چھوڑا ہوا ہے ناں اس کی تو میں----

وہ غصے سے دھاڑا تھا---

اسے اگر تم نے کچھ کہا تو میں تمہارے سینے پر گولی مار دوں گی----اس نے اسے غصے سے آنکھیں دکھائی تھیں---

اگر حق نواز پوتے پوتیوں والا نا ہوتا تو میں اس سے تمہاری شادی کروا دیتا---تمہارے دل میں جو اس کے درد جاگتے ہیں ناں----ازہان نے ہنستے ہوئے کہا---

شٹ اپ لومڑ-----نشرح نے غصے سے چلاتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کی تھی----

بھنڈی-----

شکر ہے جلدی جان چھوٹ گئی-----ازہان نے قہقہ لگایا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

زارا کہاں ہے عمل-----

ڈاکٹر سجان نے پوچھا تھا-----وہ مائرہ کے پاپا کے دوست کا بیٹا تھا----علیہا کا ڈاکٹر بھی تھا اسلیے زارا عمل علیہا کو وہ پرسنلی بھی جانتا تھا----

سجان بھائی کچھ نہیں جانتی میں-----اسے اغواہ کیا گیا ہے----مگر ہماری بے بسی یہ ہے کہ ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے-----

سجان تم ہی سمجھاؤ یار اسے----بچوں جیسی باتیں کر رہی ہے-----ماہر نے اندر آتے ہوئے کہا تھا-----

کیا مطلب----ڈاکٹر سجان نے معاملہ نا سمجھتے ہوئے پوچھا----

ازہان کی بلٹ غلطی سے علیھا کو لگی تھی۔۔۔۔پھر زارا نے علیھا کی حالت دیکھ کر غصے سے ازہان کی دونوں بازوؤں پر فائر کیے اور ازہان غصے سے اٹھا کر اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔مائدہ مختصراً سارا ماجرا سنایا تھا۔۔۔

کیا تم ازہان حیات ملک کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ وزیر پنجاب حیات ملک کے بیٹے کی۔۔۔۔۔ سبحان نے ماہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہمممم بلکل۔۔۔۔۔ماہر نے تصدیق کی تھی۔۔۔

عمل میری بات کان کھول کر سن لو تم اس ہوسپٹل سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالو گی۔۔۔۔ائی سمجھ اور مائدہ تم سائے کی طرح اس کے پیچھے رہو گی۔۔۔۔ میں امید کرتا ہوں عمل تم کوئی بے وقوفی نہیں کرو گی۔۔۔۔

میں اپنے چینل کے سی او سے بات کرتا ہوں اس کے ریسورسز ہیں حیات ملک کے ساتھ۔۔۔۔کیونکہ ایک بار جب میں نے اپنے ٹاک شو میں اسکے خلاف ثبوت دکھائے تھے تو وہ کافی بھڑکا تھا۔۔۔۔اور اس نے چینل بند کروانے کی دھمکی دی

تھی۔۔۔۔پھر ہمارے چینل کے سی او نے ساری بات سنبھالی تھی۔۔۔۔مے بی وہ ہماری کچھ مدد کر سکے۔۔۔۔۔

سبحان نے عمل کو تسلی دی تھی۔۔۔

سبحان بھائی آپ تو جرنلسٹ ہیں اینکر ہیں میڈیا کی بہت پاور ہے اج کے دور میں آپ لائیو ٹاک شو کر کے زارا کو بازیاب کروا سکتے ہیں۔۔۔۔ عمل نے اپنی بھیگی انکھیں صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

عمل سب اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم کہہ رہی ہو ہمارے پاس اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔۔۔ہم چاہ کر بھی اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے اسکا باپ ریپیسٹ ہے سیاست کی اڑ میں درجنوں قتل کر چکا ہے۔۔۔۔ کالا دھندا دن دھاڑے چلاتا ہے۔۔۔۔میں چاہ کر بھی اس کے خلاف ثبوت اکھٹے کرنے میں اب تک ناکام رہا ہوں۔۔۔۔ باپ اتنا سٹرونگ ہے اور یہ سب کرتا پھرتا ہے تو یقیناً بیٹا

بھی ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہو گا۔۔۔۔ سجان نے عمل کو حقیقت بتائی تھی۔۔۔۔

وہ سٹرونگ ہیں مگر خدا تو نہیں۔۔۔۔ عمل نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جوش سے نہیں عمل ہوش سے کال لینے کا وقت ہے یہ۔۔۔۔ سجان نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

سجان ٹھیک کہہ رہا ہے ہم اپنی اپنی جگہ کوشش کر رہے ہیں نا انشاللہ زارا کو کچھ نہیں ہو گا تم دعا کرو بس ماہر نے عمل کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اسی ٹائم عمل کو سنان کی کال آئی تھی اور اس نے ان سے ایکسکیوز کرتے ہوئے اس کی کال اٹینڈ کی تو اور روتے ہوئے اسے خود پر گزری داستان سنائی تھی۔۔۔

عمل تم فکر مت کرو میں آتا ہوں ہوسپٹل۔۔۔۔۔

سنان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔۔۔۔

اور عمل کے قدم دوبارہ سے آئی سی یو کی طرف علیھا کو دیکھنے کے لیے بڑھے تھے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

مُجھے تمہارے سامنے آنے سے ڈر لگ رہا ہے علیھا
ڈر لگ رہا ہے اس بات سے کہ کہیں میری آنکھیں نہ ترس جائیں کہیں میرا دل نہ بند ہو جائے کہیں میرے قدم نہ مُجھے سہارا دینے سے انکار کر دیں ہاں میں نہیں آنا چاہتی تمہارے سامنے-----
نہیں ہے ہمت وہی درد دوبارہ برداشت کرنے کی------
اللہ پاک پلیز ازہان کے دل میں رحم ڈال دیں وہ آنسو بہاتی چکراتے سر سے دعائیں مانگ مانگ نڈھال ہو رہی تھی---علیھا کا غم اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا-----

یہ تمہارے کپڑے ہیں آدھے گھنٹے میں تیار ہو کر باہر آؤ۔۔۔۔چھوٹے ملک صاحب کا حکم ہے۔۔۔۔۔اور اگر تم ادھے گھنٹے کے اندر باہر نا نکلی تو تمہاری چھوٹی بہن اس محفل کی زینت بنے گی۔۔۔چھوٹے ملک صاحب کا کہنا ہے۔۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی جب ایک لمبی مونچھوں والا تگڑا ادمی اندر اہ کر ایک کپڑوں والا شاپر بیڈ پر رکھتے بولا تھا۔۔۔۔اور الٹے قدموں واپس مڑا تھا۔۔۔

زارا کتنی دیر بے یقینی سے بیڈ پر پڑے کپڑوں کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔پھر لڑکھڑاتے قدموں سے اس نے شاپر میں موجود ڈریس نکالی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹی سے چولی جس کی بیک سائیڈ پر ڈوریاں تھی اور ساتھ جینز وہ اس بے مطلب ڈریس کو دیکھ کر لرزی تھی۔۔۔۔۔

اس محفل اور اس میں موجود غلیظ نظروں کو سوچ کر اس کا دل کیا خود کو ختم کر لے۔۔۔۔۔اس نے ڈبڈباتی نظروں سے گھڑی کو دیکھا تھا۔۔۔۔جہاں پندرہ منٹ مزید گزر چکے تھے۔۔۔۔۔اس نے وہ ڈریس اٹھاکر زمین پر پٹخی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر آپ سب کچھ کر سکتے ہیں پلیز فور گوڈ سیک کسی کی عزت کا سوال ہے-----اور ویسے بھی اس کی بہن کی سانسیں جڑی ہیں اس کی زندگی کے ساتھ آپ پلیز سمجھیں-----سجان اپنے سی او کے سامنے بیٹھا اس سے التجا کر رہا تھا-----

رئیلی سجان تم کیوں چاہتے ہو میں پرائی لڑائی میں پڑو----مجھے اپنا چینل اور اس کی ساکھ بہت عزیز ہے اس سارے معاملے میں پڑنے سے پہلے تمہاری دوست کو سو دفعہ سوچنا چاہیے تھا--- تم حیات ملک کی بات کر رہے ہو جس نے اس چینل کے اونر کی بیٹی کو اٹھوالیا تھا کہ اس چینل پر اسکے خلاف صرف ایک-----ایک ثبوت دکھایا گیا تھا------ مجھے معاف رکھو میری خود کی دو بیٹیاں اور ایک بہن ہے----

سی او نے باقاعدہ اسے تنبیہہ کی تھی۔۔۔

آپ کی خود کی بیٹیاں ہیں تو آپ کیوں کسی کی بیٹی کے بارے میں نہیں سوچ سکتے۔۔۔۔۔

کیا ہم سب ایسے ہی بے حس بنے اپنی عزتیں لٹتے دیکھتے رہیں گے۔۔۔۔۔جو کسی کی بیٹی کی حفاظت نہیں کر سکتا وہ اپنی بیٹی کی حفاظت کیا خاک کرے گا۔۔۔۔۔۔ سبحان نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔ میں تمہاری مدد نا کر کے ہی اپنی بیٹیوں کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کا۔۔۔۔

سی او نے ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پلیز سر میں انکے خلاف کوئی خبر چلانے کو نہیں کہہ رہا میں بس یہ کہہ رہا ہوں کے آپ ایک بار بات تو کر کے دیکھیں۔۔۔ پلیز نرمی سے صلح جو طریقے سے۔۔۔۔

بس ایک فون کال کرکے تو دیکھیں اللہ کا نام لے کر ہو سکتا ہے ہماری مدد ہو جائے پلیز----

اب کے سبحان نے التجا کی تھی-----

اوکے تم خود سن لو پھر-----کہتے ہی سی او نے حیات ملک کا نمبر ملایا تھا اور کال کو سپیکر پر ڈال کر ٹیبل پر رکھا تھا----

ہیلو----سیکرٹری نے کال ریسیو کی تھی-----

کیا میری ملک صاحب سے بات ہو سکتی ہے میں سچ نیوز کا سی او بات کر رہا ہوں-----

ہولڈ اون----سیکرٹری نے کہا تھا----اور فون پر اگلی آواز حیات ملک کی ابھری تھی----

جی سی او صاحب کیا پھر سے کوئی محاذ کھلوا لیا ہے ہمارے خلاف یا پھر اپنے چینل کے دروازے پر تالا لگوانے کا شوق ہو رہا ہے پھر سے---- حیات ملک

نے چھکتے ہوئے اپنی پاور باور کروائی تھی۔۔۔۔اور سجان نے غصے اور نفرت کے ملے جلے تاثرات سے گردن ہلائی تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔نہیں ملک صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں جناب آپ ہمارے مائی باب ہیں۔۔۔۔اور ہم غلطیاں دوہرانے والوں میں سے نہیں ہیں۔۔۔بس ایک چھوٹا سا کام تھا عرض تھی آپ سے۔۔۔۔۔اگر آپ نظر کرم فرمائیں تو۔۔۔۔۔

سی او نے خوشامدی کے سارے ریکارڈ توڑے تھے۔۔۔۔

ارے واہ میڈیا پاور ہونے کے باوجود ہم سے کام ۔۔۔۔ خیر کہیے۔۔۔۔۔حیات ملک نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

وہ سر میرے دوست کی بیٹی ہیں ان کو ازہان بیٹے کسی غلط فہمی میں اغواہ۔۔۔۔۔

سی او صاحب آپ کی خود کی بیٹیاں گھر پر صحیح سلامت ہیں نا تو آپ اس ٹائم مجھے اور خود کو کیوں ہلکان کر رہے ہیں۔۔۔۔۔حیات ملک نے سی او کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر سر اگر آپ۔۔۔۔۔ سی او نے دوبارہ سے بات جوڑنی چاہی تھی۔۔۔۔

کیا چاہتے ہیں سی او صاحب آپ کی بیٹیاں بھی کسی ناکردہ جرم کی سزا بھگتیں۔۔۔۔اگر ازہان نے کسی لڑکی کو اغواہ کیا ہے تو کوئی وجہ ہو گی ناں۔۔۔۔

جب دل بھر جائے گا اس کا تو گھر پہنچ جائے گی نہیں تو لاش پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔اللہ اللہ خیر صلا۔۔۔۔

حیات ملک نے کہتے ہی کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔

ٹوں۔۔۔۔ٹوں۔۔۔ٹوں۔۔۔۔کی آواز سن کر سبحان کا دل کیا تھا وہ آگ لگا دے ساری دنیا کو اتنی بے حسی۔۔۔۔

سامنے پڑا والز اس نے غصے سے زمین پر پھینکا تھا۔۔۔

میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا سبحان کے وہ۔۔۔۔۔

آپ تو رہنے ہی دیں۔۔۔۔۔ خود کی فیملی کی پروٹیکشن کے لیے جب تک ہم ایسے غلیظ انسانوں کا ساتھ دیتے رہیں گے تب تک ہماری آنے والی بیٹیاں ایسے

درندوں کی سفاکی کی بھینٹ چڑھتی رہیں گی۔۔۔۔ غصے سے تلملاتے وہ جا چکا تھا۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتے سبحان اپنوں کی پروٹیکشن کتنی ضروری ہے دریا میں رہتے ہوئے مگرمچھ سے بیر نہیں لیا جاتا۔۔۔۔۔ سی او نے نرم لہجے میں لمبا سانس کھینچتے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔۔وہ ہنسا تھا اور ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے سنان کچھ بولو گے کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔اس کے پاس بیٹھے اس کے بیسٹ فرینڈ عمر نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

بس یوں سمجھو جیسے سلگتے کوئلوں پر کسی نے پانی کی ترنم سی بوچھاڑ کر دی ہے۔۔۔یار ٹھنڈ پڑ گئی کلیجے میں تم سمجھ نہیں سکتے کتنے سکون میں آیا ہوں میں اب۔۔۔

واہ ازہان حیات ملک واہ یو آر گریٹ۔۔۔۔ کیا دھانسو اینٹری ماری ہے۔۔۔۔ عمر میرے ساتھ پتا ہے وہ حساب ہوا ہے سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے کھلکھلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

کیا ہے بھئی طبیعت ٹھیک ہے تمہاری کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آہ رہا کیا کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔۔۔

عمر نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے یار آج ہی تو طبیعت ٹھیک ہوئی ہے۔۔۔ وہ سب جس کے لیے میں پچھلے دو سال سے پلان بنا رہا تھا وہ ازہان حیات ملک نے ایک دن میں کر دیا۔۔۔۔۔ زارا

درید کو برباد کر دیا اس نے۔۔۔اس نے عمر کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا واقع۔۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو اور یہ ازہان حیات ملک وزیر پنجاب کا بیٹا ہے ناں۔۔۔ اس نے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے عمر آج تک میں وہ تھپڑ نہیں بھولا ہو جو اس نے میرے منہ پر مارا تھا میرے دوستوں کے سامنے آج تک اس تھپڑ کی جلن محسوس ہوتی ہے مجھے اپنے منہ پر۔۔۔میری محبت کا جواب اس نے میرے منہ پر تھپڑ مار کر دیا تھا ناں۔۔۔

خیر نڈر وہ شروع سے ہی بہت ہے۔۔۔۔اج اس نے علیہا کی خاطر ازہان حیات ملک پر فائر کیے اور وہ اسے اٹھا کر لے گیا۔۔۔سنان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہائے کاش میں وہاں ہوتا اس کی عزت کی دھجیاں اڑتے دیکھتا۔۔۔۔ سنان نے دل پر ہاتھ رکھ کر سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو اب کیا تم چھوڑ دو گے عمل کو کیوں کے تمہارا بدلہ تو پورا ہو گیا ناں زارا سے بدلہ لینے کے لیے ہی تو تم نے عمل کو پیار کے جال میں پھنسایا تھا۔۔۔ عمر نے اس سے اس کا اگلا لائحہ عمل پوچھا۔۔۔۔

ایسے کیسے بدلہ پورا ہو گیا پیارے۔۔۔۔ عمل سے نکاح میں ہر حال میں کروں گا۔۔۔چاہے زارا یا علیہا زندہ بچیں یا ناں اور ویسے بھی ان دونوں کے بعد عمل بچاری اکیلی رہ جائے گی تو استعمال کریں گے بھئی اس کے اکیلے پن کو اور پھر طلاق دے کر فارغ۔۔۔اب اپنے لیے گئے بدلے میں تھوڑا بہت میں بھی تو حصّہ ڈالوں گا نا۔۔۔ پھر ہی اس دل کو دلی سکون ملے گا۔۔۔۔

اس نے عمر کو آنکھ مارتے ہوئے کہا اور گاڑی کی کیز اٹھائیں۔۔۔

اب کہاں۔۔۔

ہوسپٹل جا رہا ہوں لائیو میلو ڈرامہ دیکھنے۔۔۔۔ قہقہہ لگا کر کہا تھا اس نے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

جب کبھی بھی تمہیں لگے کے زندگی تم پر تنگ ہو رہی ہے تم سب سے زیادہ اذیت میں ہو یا پھر ایسے حالات میں ہو کہ پیچھے کنواں آگے کھائی تو ایسے حالات میں امید کا دامن کبھی نا چھوڑنا۔۔۔۔خدا پر یقین اور حالات کی خود سپردگی۔۔۔۔۔انسان کے لیے ڈوبتے میں تنکے کا سہارا بنتی ہیں۔۔۔۔اور بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو مشکلات میں نہیں گھبراتا۔۔۔۔مجھے دیکھ لو پہلے میرے پاپا مجھ سے دور ہوئے پھر ماما۔۔۔۔اور پھر زارا تمہاری ماما۔۔۔۔مگر میں نے حالات کا مقابلہ کیا ان سے ڈرا نہیں۔۔۔۔۔۔ لڑا ان سے۔۔۔۔۔ان مشکلات کو اپنی کمزوری نہیں طاقت بنایا۔۔۔۔تو بیٹا ان حالات نے مجھے مزید طاقتور بنایا۔۔۔۔کیونکہ میں نے اس سب میں رہتے ہوئے اپنی طاقت پر توجہ دی نا کہ کمزوریوں کو گلے لگا کر بیٹھا۔۔۔۔۔

زارا کے کانوں میں اپنے باپ کے الفاظ گونجے تھے اس نے ڈبڈباتی نظروں سے فرش پر پڑے نام نہاد لباس کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔اپ تو اللہ کے پاس ہیں ناں آپ کیوں نہیں میری مشکلات کے خاتمے کی دعا کرتے۔۔۔۔اپ اللہ سے کہیں ناکہ وہ علیہا کو ٹھیک کر دیں مجھے یہاں سے نکال دیں۔۔۔۔وہ ٹوٹ کر روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

زارا علیہا کا بہت خیال رکھنا میں رہو نا رہو۔۔۔۔تمہارے لیے اپنی ذات سے بڑھ کر بھی علیہا ہونی چاہیے۔۔۔پتہ ہے اس نے تین ماہ کی عمر سے اپنی جان پر تکلیفیں برداشت کیں ہیں۔۔۔۔اپنی بیماری سے لڑ رہی ہے۔۔۔۔اور میں چاہتا ہوں کے قیامت والے دن جب وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت میں لے کر جائے تو اس کے دوسرے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ ہو۔۔۔۔۔۔

میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ میری زندگی میں کبھی وہ دن نا آئے کے میں علیہا کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتاروں۔۔۔۔ان کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔۔

اپنی موت کے دو دن پہلے انہوں نے یہ باتیں زارا سے کیں تھیں۔۔۔۔

آہ بابا۔۔۔۔اپ کی طرح میں بھی کبھی نہیں یہ چاہوں گی۔۔۔۔م۔۔۔۔۔م۔۔۔۔مجھے بھی مرنا ہو گا۔۔۔۔۔اپنی عزت بچانے کے لیے۔۔۔۔ع۔۔۔۔۔ عم۔۔۔۔۔ عمل بریو ہے وہ سب سنبھال لے گی۔۔۔۔۔۔اس نے ادھر ادھر نظر دوڑاتے کہا تھا۔۔۔

اور خود کو مارنے کے لیے ڈھونڈنے لگی تھی کچھ۔۔۔۔۔

سامنے پڑا شیشے کا والز اس نے فرش پر گرا کر توڑا تھا۔۔۔۔۔اور اس کا کانچ پکڑ کر اپنی کلائی پر رکھا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زارا اگر ع۔۔۔۔ عل۔۔۔۔ علیھا۔۔۔۔بچ گئی تو عمل کیسے سنبھالے گی اس کو۔۔۔۔ تم جانتی ہو وہ کتنی بے وقوف اور جذباتی ہے۔۔۔اپنی دونوں بہنوں کو دنیا کی بھیڑیوں کے اگے ڈال کر خود تو تم قبر میں سو جاؤ گی۔۔۔۔ پیچھے ان کا کیا۔۔۔۔۔ اس کے کانوں میں اس کے ضمیر کی آوازیں گونجیں تھیں۔۔۔۔اور آہستہ آہستہ یہ آوازیں اونچی ہوتی جا رہیں تھیں۔۔۔۔ کبھی دل پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنے دھڑکتے دل کی دھڑکنوں کو خاموش کرواتی اور کبھی کانوں پر ہاتھ رکھ کر اس شور کو سسننے سے انکاری ہوتی۔۔۔۔

اس کی اس وقت کوئی جانور بھی یہ حالت دیکھ لیتا تو اسے بھی رحم آہ جاتا۔۔۔۔بے بسی نے اس کی ذات کو رول کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

سنو لڑکی چھوٹے ملک کہہ رہے ہیں اگر اگلے پانچ منٹ میں تم تیار ہو کر باہرنا آئی تو اپنے انجام کی تم خود ذمہ دار ہو گی۔۔۔۔۔

پہلے والا ہی لمبا تڑنگا شخص موت کا فرشتہ بنے اس پر صور پھونک کر جا چکا تھا۔۔۔۔

اس نے اٹھنے کی ہمت کی تھی۔۔۔ان حالات سے اب اسے ہی لڑنا تھا۔۔۔کپڑے اٹھا کر واشروم کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔اس کا ہر اٹھتا قدم اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔۔۔۔

روح کہہ رہی تھی زارا درید۔۔۔۔اب برداشت ختم ہمت کی حدیں ختم۔۔۔۔۔

جسم کہہ رہا تھا زارا درید اب اور دھجیاں نہیں اڑوا سکتا اور تذلیل برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

دل کہہ رہا تھا زارا درید میں ابھی تک کیوں دھڑک رہا ہوں۔۔۔کیا اب بھی میرا دھڑکنا بنتا ہے۔۔۔۔۔

اور زارا درید بس یہ سوچ رہی تھی کہ کاش موت کے فرشتے کو چٹی ڈال کر درخواست کر پاتی کے ازہان حیات ملک کا نام و نشان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے مٹا دے۔۔۔۔۔

زندگی میں اگر اس نے کسی انسان کے لیے بددعا کی تھی تو وہ ازہان حیات ملک تھا۔۔۔زندگی میں اگر اس نے کسی کے لیے موت چاہی تھی تو ازہان حیات ملک تھا۔۔۔ زندگی میں اس پھولوں جیسی لڑکی نے اگر کسی شخص کے وجود سے گھن کھائی تھی تو وہ ازہان حیات ملک تھا۔۔۔ کبھی بھی کسی کے لیے برائی نا چاہنے والی لڑکی نے ازہان حیات ملک کے لیے برا چاہا تھا۔۔۔۔۔اس نے اپنا دوپٹہ ڈھونڈنا چاہا تھا مگر کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچھی اور بری روحیں اس دنیا میں ہی ہوتی ہیں۔۔۔۔

روح پاک ہو کر آتی ہے۔۔۔۔ہم انسان ہی اس کے دائروں کی حفاظت نہیں کر پاتے اور پھر بے حس بنتے وہ سب کر جاتے ہیں۔۔۔جو نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔۔اور ایسا کرتے ہم سوچتے ہیں کہ ہم دوسروں کے ساتھ برا کر رہے ہیں۔۔۔ مگر اصل میں ہم وہ گھڑا اپنے لیے کھود رہے ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ہم سمجھتے ہیں ہم کسی دوسرے کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں مگر اصل میں ہم وہ ظلم

اپنی روح کے ساتھ کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔ایسے ہی تو دنیا کو مکافات عمل نہیں کہا گیا۔۔۔۔

کر بھلا ہو بھلا کا مطلب۔۔۔اگر ہم سمجھ جائیں تو عرش والے ہمارے حق میں دعائیں کریں خیر کی۔۔۔۔

اسے اس مجزوب کی باتیں یاد آہ رہیں تھیں جس کے پاس اسکا باپ گھنٹوں بیٹھ کر باتیں کرتا تھا۔۔۔جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا۔۔ ۔وہ ہر سال اپنے باپ کے ساتھ بابا فرید کی درگاہ پر جاتی تھی۔۔۔۔اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کے باپ کو کیا انسیت تھی اس درگاہ سے۔۔۔ دعا تو گھر بیٹھ کر بھی کر سکتے ہیں اس نے اپنے باپ سے کہا تھا۔۔۔

بے شک گھر بیٹھ کر کی جا سکتی ہے مگر اللہ کے نیک بندوں سے سفارش کروانے میں کیا حرج ہے۔۔۔۔جیسے علیھا سے تم لوگ اپنی بات منوانے کے لیے سفارش کرواتے ہو۔۔۔کیونکہ وہ میری فیورٹ ہے۔۔۔۔۔اس طرح اللہ کے لیے تو اس کے

سب بندے فیورٹ ہوتے ہیں مگر جو اس کے احکام کے مطابق زندگی گزارتے ہیں وہ زیادہ فیورٹ ہوتے ہیں ۔ انھوں نے سادہ حل بتایا تھا۔۔۔۔

آج اسے سب یاد آہ رہے تھے۔۔۔اپنے بہت خاص اپنے بہت پاس محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔

وہ جینز کے اوپر چھوٹی سی چولی پہن کر واشروم سے باہر آئی تھی۔۔۔۔ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے اسے خود سے گھن آئی تھی ۔۔۔۔ اپنے جسم کی رعنائیاں واضح ہوتی دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

ادھے سے زیادہ اس کا پیٹ ننگا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔کمر کے پچھلے حصے پر بس چار ڈوریاں تھی جو اس نے خود باندھی تھیں۔۔۔۔۔ڈوریوں کے علاوہ پچھلے حصے پر کپڑے کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔۔۔

اگلا گلا گہرا تھا۔۔۔جسے وہ جتنا کھینچ کر اوپر کرتی وہ اتنا نیچے ہو جاتا تھا۔۔۔۔ بازو سلیو لیس تھے تو دودھیا بازو لال چولی پر الگ ہی منظر پیش کر رہے تھے جیسے لالگی میں ڈوبا سورج غروب ہونے کا منظر۔۔۔

اور کاندھوں پر پتلی پتلی ڈوریاں تھیں۔۔۔۔۔بال کھول کر اس نے پچھلی کمر پر ڈالے تو لگلے جسم کو چھپانے کے لیے کیا کرتی وہ۔۔۔۔ کبھی اپنے بال کانپتے ہاتھوں سے آگے کرتی اور کبھی پیچھے۔۔۔۔

وہ زارا درید جو کبھی ہاف بازو نہیں پہنتی تھی اپنے جسم کو چھپا کر ڈھانپ کر رکھتی تھی۔۔۔۔

باہر سے اسے میوزک کی آواز اہ رہی تھی۔۔۔یعنی پارٹی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔اور وہ اب سر بازار سج کر نیلام ہونے جا رہی تھی۔۔۔

یا۔اللہ۔۔۔۔جن کے ماں باپ مر جاتے ہیں کیا وہ لڑکیاں ایسے ہی رسوا ہوتی ہیں۔۔۔۔اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں تھیں ۔۔۔۔

بس آج رات امتحان کی ہے کل صبح ہوتے ہی میں علیہا کے پاس چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔جب وہ مجھے استعمال کر لے گا تو مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔یا اللہ تب تک میری ہمت بندھانا۔۔۔۔میری حفاظت فرمانا۔۔۔۔وہ ابھی اسی تگ و دو میں دعائیں مانگ رہی تھی کہ کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔۔اور پیچھے سے آہ کر کسی نے اسے ہگ کیا تھا اور اس کی ننگے کاندھے پر دانت گاڑھے تھے۔۔۔۔۔اس کو جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔اس نے بند آنکھوں کو کھولا تھا۔۔۔۔۔۔

ازہان حیات ملک کی بجائے کسی دوسرے انسان کی ابھرتی شکل شیشے میں دیکھ کر وہ اسے دھکا دیتی دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔ک۔۔۔کون ہو ت۔۔۔۔۔ت۔۔۔ تم۔۔۔۔ کانپتی آواز سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

یار میں تو واشروم استعمال کرنے آیا تھا۔۔۔۔مگر تمہاری خوبصورتی نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا یار مسمرائز کرنے کا فن رکھتی ہو تم تو۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا ازہان

نے اتنا اچھا سرپرائز ہم سب کے لیے ارینج کیا ہوا ہے۔۔۔۔اس نے جھٹکے سے کھینچ کر پل بھر میں اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔اتنی زور سے کے زارا کو لگا تھا اس کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔

پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔خدا کا واسطہ ہے وہ اس کی پناہوں میں مچل رہی تھی۔۔۔۔۔

پہلے تم مجھے کمپنی دو ازہان سے میں بعد میں بات کر لوں گا۔۔۔۔مجھے خوش کرو پھر باہر چلیں گے۔۔۔۔اب وہ اسے باہوں میں اٹھاتے بیڈ کی طرف لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے اس کے کاندھے پر دانت گاڑھے تھے۔۔۔۔اس نے تکلیف میں آہ کر اسے نیچے پھینکا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے کے کے کھلے دروازہ سے باہر کی جانب بھاگی تھی کے اس کا سر کسی کے چوڑے سینے سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے سوجھی ہوئی آنکھیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔۔ اور ازہان کو دیکھ کر اس نے باقاعدہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اور وہ وہ اسے دیکھ کر کسی اور شے کو دیکھنا بھول گیا تھا نازک سراپا لال رنگ میں جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

جینزپر برائے نام چولی۔۔۔اس کا لباس اس کا حسن کسی بھی مرد کو ڈگمگا سکتا تھا۔۔۔ سوجھی آنکھیں اپنے ساتھ ہوئے ظلم کو بیان کر رہیں تھیں۔۔۔

سامنے اپنے دوست کو کھڑے دیکھ کر اس کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔۔کسی بے حد قیمتی شے کا بے پردہ ہونا اور پھر اس کی تذلیل سر بازار اس نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں تھیں۔۔۔

یاور احمد اس کے پیچھے باہر آیا تھا اور ہاتھ بڑھا کر زارا کو پھر سے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔وہ کسی کٹی پتنگی کی طرح اس کے ساتھ کھینچی تھی۔۔۔۔

ازہان نے دوبارہ ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

ازہان اسے کمرے میں بھیجو فی الحال میں اپنا کنٹرول کھو چکا ہو۔۔۔اس نے دوبارہ زارا کو پکڑنے کے لیے ہاتھ اگے بڑھایا تھا۔۔۔

بسسسسسسسسسسس۔۔۔۔ یاور احمد۔۔۔ بسسسسسسسسسس اس سے پہلے کے میں یہ ہاتھ توڑ دوں اپنی شکل گم کرو۔۔۔

ازہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر مڑوڑا تھا اور اسے پیچھے دھکا دے کر زارا کے کاندھے پر بنے بائیٹ کے نشان کو دیکھ کر غصے سے یاور احمد کے سینے پر مکا مارا تھا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔کیا یہ آج کی محفل میں رقص نہیں کرے گی۔۔۔ تو بعد میں بھی تو اس سے مزہ لینا ہے تو ابھی کیوں نہیں۔۔۔۔ یاور احمد بھی غصے سے چلایا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر ازہان نے اپنی دونوں بازوؤں سے زارا کی ننگی کمر کو ڈھانپا تھا اور اسے مزید اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔لیو ان یور لمٹس یاور احمد۔۔۔ اب میں اس کے حوالے سے تمہارے منہ سے کوئی بات نا سنوں اگر تم چاہتے ہو کہ یہ دوستی دشمنی میں نا بدلے تو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کی خاطر تم اپنے جگری دوست کو جانے کا کہہ رہے ہو۔۔۔ یاور احمد حیران ہوا تھا۔۔

ایسی دس لڑکیاں تمہارے لیے حاضر مگر یہ نہیں۔۔۔ میں اس ٹائم اپنے اپے میں نہیں ہوں جاؤ۔۔۔۔۔

وہ مزید زارا پر دباؤ بڑھاتے چیخا تھا۔۔۔

ازہان اسے کمرے میں بھیجو۔۔۔۔ یاور احمد نے اب کے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

حق نواز اسے باہر پھنکواو فارم ہاؤس سے اور سب کو دفعہ کرو یہاں سے۔۔۔۔۔

ازہان چلایا تھا اور حق نواز بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔۔۔۔۔

ازہان زارا کو ہگ میں ہی لیے کمرے میں گھسا تھا اور دروازہ لاک کیا تھا۔۔۔۔۔

چٹاخ-----

زارا کو خود سے الگ کرتے اس نے اس کے منہ پر رکھ کر تھپڑ مارا تھا---تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس کو اپنے قریب انے دینے کی یہ کروانے کی----

ازہان نے اس کے کاندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا---

اس کا خون کھول رہا تھا وہ نشان دیکھ کر-----

زارا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا----

م----م---مجھے--- نہیں پتہ و----وہ ک----کیسے اندر آہ----

دروازہ لاک نہیں کر سکتی تھی تم ہاں-----

اب اس نے اسے بالوں سے پکڑ کر کھینچا تھا----

آہ زارا نے درد کے مارے سسکی لی تھی---اور اس سے خود کو چھڑوانا چاہا تھا---

اسی کھینچا تانی میں اس کی گھڑی میں زارا کی ڈوری پھسی تھی اور ازہان کے ہاتھ کھینچنے سے ڈوری کھلی تھی-----

زارا نے مڑ کر اپنی کمر کو اس کی سینے سے لگایا تھا---ازہان کو جیسے کرنٹ لگا تھا---

اب وہ اس کے ہر لمس کو خود پر محسوس کر رہا تھا---

ازہان کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ آئی تھی-----وہ ڈر بھی اس سے رہی تھی اور پناہ بھی اسی میں ڈھونڈ رہی تھی-----اس کی سوجھی آنکھیں اس کے گرتے آنسو اب اسے تکلیف دے رہے تھے----اور یہ پہلی بار ہوا تھا کی اس نے اس کے جسم پر سے نظر چرائی تھی----اور بیڈ شیٹ کھینچ کر اس کے کاندھوں پر ڈال کر اس کا جسم ڈھانپا تھا پلکیں جھکا کر----

ایسا اس نے اچانک کیا تھا---یہ ایک اتنا غیر ارادی عمل تھا کے وہ خود نہیں سمجھ پا رہا تھا----

زارا درید ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔ آئندہ کسی کو تمہارے آس پاس۔۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے ازہان حیات ملک تم نوچو یا تمہارا کوئی دوست پر خدا کے لیے جو بھی کرنا ہے جلدی کرو۔۔۔۔۔مجھے اپنی بہن سے ملنا ہے۔۔۔۔۔لو نوچو مجھے۔۔۔۔۔زارا نے اپنے جسم سے چادر اتار کر دور پھینکی تھی۔۔۔کمر پر ایک کھلی ڈوری لٹک رہی تھی۔۔۔۔ اور باقی دو بندی ہوئی تھی۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ اسے لو اپنے اوپر۔۔۔۔۔اس نے چادر دوبارہ سے اوڑھائی تھی اسے۔۔۔۔

پلیز ازہان نہیں کرو اچھے بننے کا ڈرامہ تم شیطان ہو اور شیطان کبھی انسان نہیں بنتا۔۔۔۔جس مقصد کے لیے میں اور تم اس کمرے میں موجود ہیں اس مقصد کو پورا کرو بلاؤ اپنے دوستوں کو۔۔۔۔ گانے لگاؤ میں ناچو۔۔۔پلیز مجھے رہائی دے دو اس عذاب سے۔۔۔۔ وہ چیخی تھی پھر سے۔۔۔اور اپنے اوپر لی چادر پھر سے اتاری تھی۔۔۔۔

زارا میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔۔وہ غرایا تھا اس کو پھر سے چادر اتار کر پھینکتے دیکھ کر اور اسے بازو سے دبوچا تھا اور خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔

ع۔۔۔۔ع۔۔۔علیہا۔۔۔۔از۔۔۔۔ازہان علیہا ک۔۔۔کو۔۔۔۔د۔۔۔دیکھو کتنا دور کھڑی ہے مجھ سے اس سے بولو نا میرے پاس ائے مج۔۔۔مجھے ایسے ہگ کرے۔۔۔۔اس نے ازلان کو زور سے ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ازلان کو اس کی ذہنی حالات آؤٹ آف کنٹرول لگی تھی۔۔۔

زارا ہوش کرو۔۔۔اس نے اسے خود سے الگ کرنا چاہا تھا۔۔۔

ن۔۔نو۔۔۔ع۔۔۔۔لیہا م۔۔۔مجھے خود سے دور نا کرو۔۔۔۔ وہ اس کے اندر مزید گھسی تھی۔۔۔ازہان کو اندر تک سکون ملا تھا اس کے پاس ہونے سے۔۔۔۔اور وہ اسی لمحے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی اس کی باہوں میں جھول گئی تھی۔۔۔

ازہان نے اس نازک وجود کو دیکھا تھا۔۔۔

بازوؤں پر کاندھے پر کلائیوں پر اس کی سختی کے نشان تھے---- بڑی بڑی انکھیں سوج چکیں تھیں---- اتنی خوبصورت آنکھوں پر وہ صبح سے رو رو کر ظلم ڈھا رہی تھی----

چہرے پر اس کے مارے گئے تھپڑ کے نشان چھپے ہوئے تھے---- جو سفید رنگت پر ابھر رہے تھے----

اس کا دل کٹا تھا اس کی حالت دیکھ کر اسے سختی سے سینے میں دبوچا تھا اس نے----

میں کیوں اس پر رحم کر رہا ہوں کیوں مجھے اس کے آنسو تکلیف دے رہے ہیں نہیں میں بے حس ہوں مجھے یہ سب نہیں کرنا----- مجھے رحمدل نہیں بننا-----

کہتے اس نے اس بے ہوش وجود کو خود سے الگ کرتے بیڈ پر پھینکا تھا---- کسی بے جان گڑیا کی طرح----

وہ ہوسپٹل سے اپنی گاڑی کا رخ موڑ کر اسے واپس تو لے آیا تھا مگر ادھے راستے پہنچنے کے بعد اس کے دل میں عجیب سا وسوسا پیدا ہو رہا تھا۔۔۔۔

کہیں اس کا کوئی بہت اپنا تکلیف میں نا ہو۔۔۔۔۔کہیں وہ اس دنیا میں اکیلی نا ہو۔۔۔۔کہیں اسے اس وقت ضرورت نا ہو کسی چیز کو۔۔۔۔

آئی ہیو ٹو چیک۔۔۔۔پتا نہیں یہ دل کیوں مجھ سے عجیب عجیب بونگیاں کروانے پر تلا ہوا ہے۔۔۔۔ ارہان نے گاڑی کا رخ موڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں اس کے سامنے نہیں آؤں گا۔۔۔۔اخر کار ایٹیٹیوڈ کنگ ہوں پر نا میرے دل نا نرم بھی بہت ہے کسی کے آنسو برداشت ہی نہیں کرتا ارہان نے دل پر ہاتھ رکھتے مسکراتے ہوئے خود کلامی کی تھی۔۔۔۔

اب وہ ہوسپٹل کے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر کے اینٹر ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایمرجنسی کے دروازے کے پاس سے گزرتے اسے وہ نظر آئی تھی۔۔۔۔

وہ اب بھی رو رہی تھی۔۔۔۔ ریڈ کلر کے فراک اور گرین کیپری پہنے اسے وہ مرجھائی ہوئی ریڈ چلی ہی لگی تھی۔۔۔۔

کیا کوئی ریڈ چلی اتنا رو سکتی ہے۔۔۔۔ اس نے پھر سے خود کلامی کی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایمرجنسی کے دروازے پر کھڑی آنسو بہا رہی تھی ۔۔۔جب سنان نے پیچھے سے آہ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

سنان۔۔۔۔۔ علیھا۔۔۔۔اس نے روتے ہوئے انسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا عمل علیھا کو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

واٹ ربش واٹ از دس۔۔۔۔اور یہ دیکھ کر ارہان نے غصے سے ناک چڑھائی تھی۔۔۔اپنی مٹھیوں کو بھینچا تھا۔۔۔

دل کیا تھا جا کر رکھ کے دو لگائے اس پاگل لڑکی کو کے ایسے کیوں وہ کسی اجنبی کے گلے لگی ہے--

وہ غصے سے ادھر ادھر قدم اٹھاتے چل رہا تھا----

کول ڈاؤن ارہان کبیر ملک تمہیں کیوں اتنا غصہ آہ رہا ہے----کیا ہے کیا اس میں ویسے---- ہو سکتا ہے وہ اس کا شوہر ہو---

ارہان نے دماغ میں سوچا تھا----

جبکہ دل نے اسکے تمام خیالی وسوسوں کو ماننے سے انکار کیا تھا----

سنان دعا کرو اللہ علیہا کو میرے تک ٹھیک کر کے صحیح سلامت پہنچا دے----وہ روتے ہوئے اس کی شرٹ گیلی کر رہی تھی----

ارہان نے یہ الفاظ سنے تھے جب وہ ایمرجنسی کے پاس سے گزرا تھا یہ دیکھنے کے لیے کہ آخر ایمرجنسی میں ہے کون----

میری جان وہ ٹھیک ہو جائے گی----

اب اس کے کانوں نے سنان کے جملے سنے تھے۔۔۔۔

ایمرجنسی میں وہ کسی بچی کو دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔۔۔

اور سنان کے میری جان کہنے پر اس کا دل کیا اس کے منہ پر چپیڑ رسید کر دے۔۔۔۔

کیا ماجرا ہے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا۔۔۔۔

خود سے بڑبڑاتے وہ ایمرجنسی سے باہر نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

ہوسپٹل تو وہ بے دھیانی میں آہ گیا تھا۔۔۔ مگر یہاں سے وہ اپنے دل میں بہت سارے سوالات لے کر گیا تھا۔۔۔اور ان سوالوں کے جواب وہ کیوں ڈھونڈنا چاہتا تھا وہ یہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماہر مائرہ شمس صاحب اور ڈاکٹر سجان سب لوگ ڈاکٹر سجان کے کیبن میں موجود تھے۔۔۔۔

سنان باہر عمل کو سنبھال رہا تھا پورا دن گزر گیا تھا رات کے دس بج رہے تھے اور وہ لوگ چاہ کر بھی زارا درید کا سراغ نہیں لگا پائے تھے----

اور تو اور اب عمل بھی قابو میں نہیں آہ رہی تھی----

میں اپنے طور پر بہت کوشش کر چکا ہوں انکل مگر کوئی بھی حیات ملک یا ازہان حیات ملک تک میری رسائی ممکن نہیں بنا پا رہا----کوئی کچھ کہہ کر ٹال دیتا ہے تو کوئی کچھ---میری سمجھ سے باہر ہے کہ کیا کروں----

ڈاکٹر سبحان نے بے بس ہوتے ہوئے کہا تھا----

سبحان اس ملک کے محافظ ہی پلا جھاڑ رہے ہیں تو کسی اور سے کیا امید رکھیں آئی جی تک نے حیات ملک کے گھر ریٹ کروانے سے منع کر دیا ہے----اس کے دوست تک اس سے ڈرتے ہیں---گھر کا کوئی نوکر ہماری مدد کرنے کو تیار نہیں میں کیا کروں میرے لیے مائدہ سے بڑھ کر ہیں یہ تینوں----میرے سانس سوکھے ہوئے ہیں اگر اس کو کچھ ہو گیا تو-----

شمس صاحب نے چشمہ اتارتے ہوئے تھکے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا ہم ازہان کے کسی دوست سے مدد نہیں لے سکتے کیا۔۔۔کوئی تو حل ہو گا نا اس سب کا۔۔۔ ماہر نے سجیشن دی تھی۔۔۔

ماہر یہ اتنا آسان نہیں ہے اس کے دوست بھی اس جیسے ہوں گے۔۔۔اور اگر وہ یہ سب کرتا پھر رہا ہے تو یقیناً وہ بھی اس میں برابری کے حصے دار ہوں گے۔۔۔

سبحان نے کہا۔۔۔

پھر ہمیں یہ پتا لگوانا ہے کہ اس کے فارم ہاؤس کتنے ہیں اگر ہم کسی طرح اس کے فارم ہاؤس کا پتا لگوا لیں تو شاید ہم زارا تک پہنچ سکتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً زارا کو گھر تو رکھے گا نہیں یا تو اس کو لے کر کسی فارم ہاوس یا فلیٹ لے کر گیا ہو گا یا پھر کسی ایسی جگہ جہاں وہ اپنا کھیل آسانی سے مکمل کر سکے مائدہ نے کہا تھا۔۔۔

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے مائدہ اس سب کو بھی پتہ لگواتے لگواتے ہمیں صبح ہو جائے گی۔۔۔۔اور میرا دل ڈر رہا ہے کہ تب تک بہت دیر نا ہو جائے۔۔۔ شمس صاحب نے کہا تھا۔۔

ان کے لہجے میں بے بسی تھی۔۔۔۔

مگر انکل اگر ہم ازہان کے پرسنل ڈرائیور تک رسائی حاصل کر لیں تو وہ تو ہمیں بتا دے گا ناں کے وہ اس ٹائم کہاں ہے۔۔۔۔ماہر نے کہا تھا۔۔۔

یہ جو ان کی سپیشل کارندے ہوتے ہیں نا ماہر یہ جان دے دیتے ہیں مگر اپنے مالکوں کے خلاف ایک لفظ نہیں بولتے بہت سخت ٹریننگ دی ہوتی ہے انکو۔۔۔۔ سبحان نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر اب۔۔۔۔۔مائدہ نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

میں حیات ملک کے گھر جاؤ گا۔۔۔ ایک آخری بار۔۔۔۔

سبحان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ویٹ میرے پاس حیات ملک کے بھائی کانٹیکٹ نمبر ہے ہمارے شو روم سے گاڑیاں اکثر وہاں جاتی ہیں میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔مے بی کچھ پوسبل ہو جائے

۔۔۔۔۔۔

ماہر نے کہا تھا۔۔۔۔۔

اب بات کال پر کرنے کے قابل نہیں رہی ماہر آمنے سامنے جا کر منت کرنے والی بات ہے اب۔۔۔۔وہ کرخت لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ساتھ چلتے ہیں۔۔۔ماہر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پاگل ہو تم دونوں ایسے تم دونوں کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔۔مائدہ نے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

جان کو خطرہ ہے عزت کو تو نہیں اور عزت کا خطرہ جان کے خطرے سے زیادہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

سبحان نے تلخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تم لوگ ایسے نہتے اکیلے نہیں جا سکتے مائرہ نے پھر سے کہا تھا۔۔۔وہ دو اور مزید جانوں کو خطرے میں جاتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

ہم اکیلے نہیں ہیں اللہ ساتھ ہے تم دعا کرنا زارا کو لیکر ہی لوٹیں اب ہم ۔۔۔۔۔۔۔

ماہر نے گاڑی کی کیز اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں بھی چلتا ہوں۔۔۔۔مائرہ عمل کا دھیان رکھنا بیٹا۔۔۔۔ شمس صاحب کہتے ان دونوں کے پیچھے چل پڑے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

گھر جا کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا۔۔۔اور ڈریسنگ سے ساری چیزیں اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹخی تھیں۔ ۔۔۔۔

بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے عمل کا سنان سے گلے لگنا آہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود کے غصے پر قابو نہیں پاہ سک رہا تھا۔۔۔۔دل اور دماغ میں الگ ہی جنگ چل رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاؤ ڈئیر یو ہیو ٹو ڈو دس ود می۔۔۔۔۔

بیڈ کی چادر تکیے سب اٹھا کر زمین پر دے مارے تھے اس نے۔۔۔۔۔

اگر تو تم شادی شدہ نہیں ہو ریڈ چلی تو تمہیں تمہارے اس عمل کی سزائیں سود سمیت دوں گا۔۔۔۔

دل جلادیا ہے تم نے میرا کانٹے بھر دیئے ہیں میرے وجود میں تم نے کسی اور کو خود کے قریب کر کے۔۔۔۔۔۔

اور جس دن مجھے پتہ چل گیا نا وہ تمہارا محرم نہیں ہے اس دن اس کی ٹانگیں توڑ کر اپنے سکارپیو کے آگے ڈالو گا۔۔۔۔کہتے ہی اس نے موبائل پکڑا تھا۔۔۔۔

اور میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔

نشو آئی ایم ان ویری ڈیفیکلٹ سچویشن۔۔۔۔۔ لکھ کر سینڈ کر دیا تھا۔۔۔۔

آئی ایم ان کلاس کال یو لیٹر۔۔۔۔اسی لمحے بیک میسج ملا تھا اسے۔۔۔۔۔

کتابی کیڑا۔۔۔۔اس نے کہہ کر موبائل پٹخا تھا۔۔۔

لک آئی تنک آئی فیل جیلس۔۔۔۔ پھر سے موبائل پکڑ کر میسج ٹائپ کر کے اس نے سینڈ کیا تھا۔۔۔

دین کونٹیکٹ فائر بریگیڈ۔۔۔۔اینڈ ڈونٹ ٹیکسٹ آگین۔۔۔ غصے والے ایموجیز کے ساتھ اسے میسج ملا تھا۔۔۔۔

نشو گو ٹو ہیل۔۔۔۔اس نے پھر سے میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔

اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پیا تھا۔۔۔

اسی لمحے کال ائی تھی اسے اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

بکو کیا مسئلہ ہے۔۔۔نشو نے کہا تھا۔۔۔۔

نشو یار مجھے جیلسی فیل ہو رہی ہے اور غصہ بھی آہ رہا ہے۔۔۔۔دل کر رہا ہے ۔۔۔۔پتہ نہیں کیا دل کر رہا ہے۔ ۔۔۔اس نے تھکے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ارہان تمہاری وجہ سے میں اپنی اتنی امپورٹنٹ کلاس چھوڑ کر آئی ہوں اگر تم مجھے اگلے چند سیکنڈز میں نہیں بتاؤ گے کہ کیا مسئلہ ہوا ہے تو آئی سویر ابھی کی ٹکٹ کنفرم کروا کر میں تمہارا قتل کرنے پاکستان آؤ گی۔۔۔۔۔۔ا

نشو نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

ایک اکلوتا تمہارا بھائی ہے اسے بھی مار دو اگے اس ریڈ چلی کی وجہ سے آدھا خون جل گیا ہے میرا۔۔۔ اس نے بھی ٹون چینج کی تھی۔۔۔۔

مدعے پر آؤ۔۔۔ ۔وہ نرم لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

ایک لڑکی ہے وہ ایک لڑکے کے گلے لگی ہے۔۔۔ اور میں جیلس ہو رہا ہوں۔۔۔اس کو اپنی فیلنگز ہی نہیں بتانی آہ رہیں تھیں۔۔۔

دی ارہان کبیر ملک ایٹیٹیوڈ کنگ اور دل کے معاملے میں بلکل بچہ۔۔۔۔۔بے تکی باتیں کرنے والا۔۔۔

ارہان تم میرا ٹائم ضائع کر رہے ہو۔۔۔۔اس کی بات سن کر نشو کا دل کیا اپنا سر دیوار پر مار لے حد ہو گئی۔۔۔۔ آج کل ہگ کرنا نارمل بات تھی۔۔۔۔ڈراموں میں فلموں میں سوشل لائف میں تقریباً سب ہی ایک دوسرے کو ہگ کر لیتے ہیں اس میں جیلس ہونے والی کیا بات تھی۔۔۔۔

نشو تم میری بات نہیں سمجھ رہی میں اس کی بات کر رہا ہوں ریڈ چلی کی۔۔۔۔بس مجھے اس کا ہگ کرنا کسی اور کو برا لگا۔۔۔۔۔اس نے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔۔

یو مین یو آر ان لو ود ریڈ چلی۔۔۔۔۔ریڈ چلی سپیشل فور یو ڈیٹس وائے یو فیل جیلس۔۔

نشو نے معاملہ سمجھتے ہوئے اپنی ہی کہی تھی۔۔۔۔

یو آر میڈ۔۔۔۔ائی سیڈ آئی فیل جیلس۔۔۔۔واٹ ربش۔۔۔۔۔ مجھے بس جیلسی ہے محبت نہیں ہے ۔۔۔۔۔ اس نے بات ختم کی تھی۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اوکے دین لیو اٹ۔۔۔۔کسی بھی مومنٹ کو سرپر سوار نا کرو۔۔۔۔تمہارے دل میں کیا ہے وقت بتائے گا تمہیں۔۔۔ لیکن مجھے پتہ چل گیا ہے۔۔۔ ایٹیٹیوڈ کنگ۔۔۔ بربادی مبارک۔۔۔

وہ ہنسی تھی اور ہنستی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

واٹ والئے آر یو لافنگ اسے غصے آیا تھا اس کی باتوں پر۔۔۔

نو نتھنگ۔۔۔ہنستے ہوئے اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

پاگل ہے یہ۔۔۔۔ صحیح کہتے ہیں لڑکیوں کی عقل انکے گھٹنوں میں ہوتی ہے۔۔۔

اس نے کہتے فون پر دوسری کال ملائی تھی۔۔۔

سنو شیری مجھے اس شو روم میں کام کرنے والی جو لڑکی ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں وہی جس سے بحث ہوئی تھی اسکی ڈیٹیل چاہیے۔۔۔۔

کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

ریڈ چلی۔۔۔سزا تو تمہیں ضرور ملے گی اس چوہے کے گلے لگنے کی۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا تھا وہ مگر عمل کا چہرہ اس کی آنکھوں سے نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔۔۔کہتے اس نے دوسرا تکیہ اٹھا کر منہ پر رکھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

وہ اسے بیڈ پر پھینک کر خود اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔۔

مجھے رحم نہیں کھانا اس پر مجھے اس سے بس اپنا مقصد پورا کرنا ہے اور پھر اس کو دفع کر دوں گا یہاں سے۔۔۔۔اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ازہان نے کہا تھا۔۔۔۔

اس کی نظر اس کے گالوں پر پڑی تھی۔۔۔۔جہاں گیلے اور سوکھے آنسوؤں کے ان مٹے نشان تھے۔۔۔۔

غیر ارادی طور پر اس نے جھک کر اس کے گالوں پر باری باری بہت نرم لمس چھوڑا تھا ایسے جیسے اگر زارا سی بھی شدت دکھائی تو اس کانچ کی گڑیا کے ٹوٹنے کا خدشہ ہو۔۔۔۔

اور اپنے اس عمل پر اسے خود پر غصہ آیا تھا۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے اٹھا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ اٹھا کر زمین پر مارا تھا۔۔۔۔۔

کہاں گیا ہے ازہان حیات ملک تمہارا جنون وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔ اور مٹھیوں میں اپنے بال جھکڑے تھے۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم۔۔۔پہلے اپنے دوستوں کو ناراض کیا پھر جسے بے لباس کرنا چاہتے تھے اسے ہی چادر اوڑھائی۔۔۔اور اب جب اس پر اپنا جنون اتارنا چاہتے تھے اس کو اتنی نرمی سے چھوا کے جیسے وہ ٹوٹ نا جائے کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔

ایک ایک لفظ وہ حلق کی بل چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

ت۔۔۔۔ت۔۔۔ تم۔۔۔۔ ساحرہ ہو۔۔۔۔اٹھو اور بتاؤ مجھے کون سا جادو کیا ہے تم نے مجھ پر بولو جواب دو۔۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھا تھا اور اسے اٹھاتے ہوئے اس کے کاندھوں سے پکڑ کر اسے جھنجوڑ رہا تھا۔۔۔

بولو جواب دو دو جواب۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔۔اب وہ اس کی گردن پر دباؤ بڑھاتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

میں جان سے مار دوں گا تمہیں تم جادو گرنی ہو۔۔۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ پر دباؤ مزید بڑھانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تھا۔۔۔۔۔

زارا اٹھو۔۔۔اس کو یو جھولتا دیکھ اور حرکت نا کرتا دیکھ اب اسے فکر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تمہارا جسم کیوں ٹھنڈا پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔وہ اس کے چہرے اور ماتھے اور بازوؤں کو چھوتے ہوئے پریشان ہوتا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

حق نواز۔۔۔۔ حق نواز۔۔۔اس نے اسے ایسے ہی کمرے میں بیٹھے آواز لگائی تھی۔۔۔۔۔

اور فرش پر پڑی چادر اٹھا کر زارا کے جسم کے گرد لپیٹی تھی۔۔۔۔۔

جی ہاں وہی ازہان حیات ملک کے جس نے ڈرائیور اور حق نواز کی موجودگی میں

اس کا دوپٹہ اتار کر گاڑی سے باہر پھینکا تھا آج کے ہی دن۔۔۔۔

اور آج ہی کے دن وہ اسی حق نواز کے سامنے زارا کو بغیر دوپٹے کے لاتے انسکیور فیل کر رہا تھا۔۔۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔۔۔۔

اگے اگے دیکھ ہوتا ہے کیا۔۔۔

جی چھوٹے ملک حق نواز ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کو لے کر آؤ۔۔۔۔ مراد کو بھیجو دس منٹ کے اندر پوری آستین والا شلوار قمیض دوپٹے سمیت یہاں لیکر پہنچے۔۔۔۔

اور یاد رکھنا۔۔۔ڈاکٹر کے آنے سے پہلے مراد یہاں ہو۔۔۔ فقیراں کو بلاؤ یہاں ۔۔۔۔کہتے اس نے زارا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر مسلنا شروع کیا تھا۔۔۔ ہر گزرتے وقت کے ساتھ اس کا جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔۔۔ اور اس کی حالت دیکھ کر ازہان کی رگوں کا خون منجمند ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اللہ سچ کہتا ہے۔۔۔ہم تو کھجور کی گٹلی کے اوپر آنے والے پتلے سے قطمیر کے بھی مالک نہیں ہیں پھر ہم کس گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔۔۔وہ سچ کہتا ہے وہ پتھر میں بھی کیڑے کو رزق دیتا ہے۔۔۔وہ سچ کہتا ہے وہ دلوں کو پھیرنے کا ہنر رکھتا ہے۔۔۔۔۔

اور وہ کسی بے بس کی پکار کے سب سے زیادہ قریب ہے۔۔۔جب امید ختم ہونے لگتی ہے تو وہ رحمت کی بارش برساتا ہے۔۔۔۔

اور پھر زارا درید تو سب سے زیادہ قریب تھی نا رب کے۔۔۔۔اس نے اپنی روح کے دائروں کی حفاظت کی تھی۔۔۔۔تو رب نے دل بدل دیا تھا۔۔۔ اس شیطان کا دل پھیر دیا تھا۔۔۔۔

بے شک قلب کا حاکم وحدہُ لا شریک ہے۔۔۔ پہلی حکمرانی جس پر کسی اور کی حکمرانی نا ہوئی نا ہو گی کبھی۔۔۔

دور کھڑی ازہان حیات ملک کی روح مسکرا رہی تھی اسے زارا کی فکر کرتا دیکھ کر۔۔۔۔

دل لگی مبارک ازہان حیات ملک۔۔۔۔

من عاجزم ازہان حیات ملک۔۔۔۔

روح نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اور اس نے چونک کر اپنے کاندھے کو دیکھا تھا۔۔۔لمس کا احساس ضرور ہوا تھا مگر وہاں تھا کوئی نہیں ۔۔۔۔

جو بیت گیا ہے وہ اب دور نا آئے گا۔۔

اس دل میں سوا تیرے کوئی اور نا آئے گا۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اس کے کبھی ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور کبھی پاؤں کے تلوے مسل رہا تھا۔۔۔

یہ وقت کا کرم ہی تو تھا۔۔۔

کہ یوں وہ ایسے ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فقیراں ائی تھی۔۔۔جی چھوٹے ملک آپ نے بلایا تھا۔۔۔۔سر جھکائے اس کے سامنے کھڑی تھی وہ۔۔۔۔

جاؤ اور دیکھو جا کر مراد آیا ہے یا نہیں۔۔۔وہ نم آنکھوں سے فقیراں پر چلایا تھا۔۔۔۔

اور فقیراں ڈر کے مارے وہاں سے نو دو گیارہ ہوئی تھی منٹ سے پہلے ۔۔۔اور اگلے ہی چند منٹوں میں وہ دوبارہ کمرے میں آئی تھی۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب یہ مراد نے دیا اور حق نواز کہہ رہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اہ گئے ہیں۔۔۔۔

فقیراں نے بیگ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم اس کے کپڑے بدلوا دو۔۔۔۔ میں پانچ منٹ بعد آتا ہوں ڈاکٹر کو لیکر۔۔۔۔۔

کہتا وہ زارا کا سر تکیے پر رکھتا باہر کی طرف جانے لگا تھا کہ پھر اچانک مڑا تھا۔۔۔۔

سنو فقیراں۔۔۔۔ بہت احتیاط سے چینج کروانا نظریں جھکا کر لائٹ آف کر کے سن رہی ہو۔۔۔۔۔وہ انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کرتا گیا تھا۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک۔۔۔۔۔

ہائے کتنی ہولی ہے یہ بلکل گلاب کا پھول۔۔۔۔ماں صدقے جائے پتہ نہیں کس دے جگر دا ٹکڑا اے۔۔۔۔ اہنی سونی اے ماں نظراں لاوے نا تھکے۔۔۔۔

فقیراں نے بھرائے لہجے میں کہا تھا۔۔۔اسے بھی زارا درید سے ہمدردی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا وجہ تھی جو ہر انسان کو اس سے ہمدردی ہو رہی تھی۔۔۔۔اور مجھے یہاں اس بات پر یقین ہو گیا تھا کہ جن کے گرد اللہ حفاظت کا حصار کھینچ دیتا ہے ان کے لیے اس دنیا کے بے حس لوگوں کے دل خود بخود نرم پڑھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

زارا درید خوش قسمت ہے خدائی کرامات اس کے حصے میں لکھ دی گئی تھیں۔۔۔۔ اور جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے ان کو کسی کا ساتھ چاہیے بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔

فقیراں نے اپنے چھوٹے ملک صاحب کے کہنے پر زارا کو نظریں جھکا کر کپڑے بدلوائے تھے اور پھر باہر آئی تھی۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔۔فقیراں نے ڈرائنگ روم میں اہ کر اتنا ہی کہا تھا۔۔۔

تم جاؤ کچن میں ضرورت پڑی تو بلوا لوں گا۔۔۔ ازہان کہتے ہی ڈاکٹر کو لے کر زارا کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے زارا کی بند آنکھوں کو باری باری کھول کر دیکھا تھا پھر نبض ٹٹولی تھی۔۔۔۔اور پھر بی پی اوپریٹر نکال کر بی پی چیک کیا تھا۔ ۔۔۔

تفصیلی چیک اپ کے بعد اس نے اس کی وینز میں دو انجکشن لگانے تھے۔۔۔۔

از ایوری تنگ اوکے۔۔۔۔۔ازہان نے بے تاب ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بی پی خطرناک حد تک لو ہے ان کا۔۔۔۔ اور شدید قسم کا پینک اٹیک ہوا ہے ان کا دماغ فی الحال سن ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔ازہان نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔

مطلب یہ چاہتی نہیں کہ ان کا دماغ کام کرے۔۔۔۔۔

کسی بہت بڑے سٹریس میں ہیں یہ۔۔۔۔۔

خیر میں نے انجکشن لگا دیئے ہیں۔۔۔۔اگر ایک گھنٹے تک ہوش نہیں آتا تو آپ کو انہیں فوری ایمر جنسی لے کر جانا ہو گا۔۔۔۔۔ورنہ آپ کی پیشنٹ کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔اور ایک اور بات انہیں جوسز یا دودھ پلائیں جیسے ہی یہ ہوش میں آئیں کیونکہ مجھے لگ رہا ہے یہ صبح سے بھوکی ہیں اس لیے ان کا بی پی اتنا لو ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر پرفیشنل انداز میں سمجھا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہمممم صحیح۔۔۔۔۔ حق نواز ڈاکٹر صاحب کو چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔اور آتے ہوئے دوائیاں لے آنا۔۔۔۔

ازہان نے پاس کھڑے حق نواز سے کہا تھا۔۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک۔۔۔۔۔ حق نواز نے کہتے ہوئے ڈاکٹر کی ہمراہی میں باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے ۔۔۔۔۔۔

ازہان نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر کھڑکی کھولی تھی اور تازہ ہوا میں اپنے لمبے لمبے سانس ہوا کے سپرد کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈیول اور اینجل دونوں کے درمیان کھڑا تھا۔۔۔۔اس کی حالت اس کے بس میں نہیں تھی۔۔۔۔اندر تک روح جل رہی تھی۔۔۔۔دماغ کچھ تانے بانے بن رہا تھا دل کچھ۔۔۔۔۔۔

اس نے جیب میں سے سگریٹ نکال کر سلگائی تھی۔۔۔۔اور وہی کھڑے کھڑے جانے کتنے سگریٹ پھونک ڈالے تھے۔۔۔۔ادھے گھنٹے سے زیادہ وہ کھڑکی کے پاس کھڑے دھویں کے گھونٹ اپنے اندر انڈیلتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آہ زارا درید۔۔۔۔وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔اور اس کے پہلو میں جا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اس کے لمبے بال اس کے تکیے پر پڑے تھا۔۔۔ اس کی بند آنکھوں پر لمبی گھنی پلکیں مڑی ہوئی اندھیری رات کا منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔۔ صبیح پیشانی

چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی تھی۔۔۔۔اس نے جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھی تھے۔۔۔۔اور خود کے اندر سکون اترتا محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔۔

پھر اس نے جھک کر اس کے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرا تھا۔۔۔۔ صبح سے وہ ان ہونٹوں سے ایک ہی جملہ سن رہا تھا۔۔۔ جانے دو مجھے بس کرو مت ظلم کرو۔۔۔۔اور اب وہی ہونٹ بند تھے۔۔۔۔۔جب وہ اسے سننا چاہ رہا تھا تو وہ خاموش تھی بلکل خاموش۔۔۔۔۔ اگر وہ ایسے ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جاتی تو۔۔۔۔ازہان کے دل میں خیال آتے ہی اس نے کسی ڈر کے خوف سے اسے سختی سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔زارا تمہیں ٹھیک ہونا ہو گا۔۔۔۔۔۔وہ اسے ایسے ہی سینے سے لگائے لیٹا تھا۔۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے چہرے پر نظریں گاڑے اس کے چہرے کے ہر ہر نقش کو ازبر کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

میری لنگڑی شیرنی۔۔۔۔میرا کانچ کا گڈا۔۔۔ اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔اور پھر نہایت نرمی سے اس کے کان کی لو کو چوما تھا۔۔۔۔۔۔

اسی لمحے اس کے موبائل پر کال ائی تھی۔۔۔اس نے جیب سے موبائل نکال کو کال رسیو کی تھی۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں اتا ہوں۔۔۔کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔اور زارا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اس کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی۔۔۔۔اور ازہان کے دل کو سکون میسر ہوا تھا پچھلے ایک گھنٹے سے وہ جس اذیت میں تھا۔۔۔اسکو وہ شاید خود سے بھی چھپا رہا تھا۔۔۔

زارا اٹھو۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔زارا وہ اس پر جھکے اس کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

از۔۔۔۔از۔۔۔۔ہان۔۔۔۔ع۔۔۔۔علیہا۔۔۔۔م۔۔۔۔۔مر۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔۔ٹوٹے پوٹے لفظ ادا کرتی وہ اس کی شرٹ کو مٹھی میں مضبوطی سے پکڑتی اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

ششششششش۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا علیہا کو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ازہان نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اس کو خود کے قریب کرتے ایک ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کیے تھی۔۔۔۔۔

اس کے اتنا قریب ہوتے اس کی سانسوں کو اپنی چہرے پر محسوس کرتے زارا کی حسیات بیدار ہوئی تھیں۔۔۔۔ اور خود کو اس کے سینے سے الگ کرتی اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔اور اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

فقیراں فقیراں۔۔۔۔۔اس نے بیٹھے ہی آواز دی تھی ۔۔

جی چھوٹے ملک ۔۔۔۔۔۔۔

زارا کے لیے کچھ کھانے کے لیے لاؤ اور دودھ لازمی لانا۔۔۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک فقیراں حکم سنتی جا چکی تھی۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

کہتے ازہان نے اٹھ کر زارا کا دوپٹہ اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

جسے اس نے خود پر اچھی طرح لپیٹا تھا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ت۔۔۔۔تم نے میرے کپڑے چینج کیے اس نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو تم نے اپنی مرضی پوری کر ہی لی۔۔۔۔وہ چکراتے سر کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

اور گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔۔

تم ریسٹ کرو ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔۔اس نے اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہو گیا ناں تمہارا شوق پورا نوچ لیا نا تم نے مجھے اب پلیز خدا کا واسطہ ہے مجھے جانے دو۔۔۔وہ پھر سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہاہا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ جو تم کر چکی ہو اس کے بعد میں تمہیں اب کبھی بھی کہیں جانے دو گا۔۔۔

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ کے لیے بھی اب میں تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔ اور اب اپنی بہنوں کے بارے میں سوچنے کی بجائے میرے بارے میں

سوچنا شروع کرو کیونکہ یہ دل صرف تمہارے معاملے میں نرم ہوا ہے-----تمہاری بہن مرے یا جیے----ڈیٹس نن آف مائے بزنس-----وہ پل میں ڈیول بنا تھا اور ایک ایک لفظ کہتا حلق کے بل چلایا تھا ----- پھر باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے----اور دروازے کو باہر سے لاک لگایا تھا----

حق نواز میں پارٹی کی اہم میٹنگ پر جا رہا ہوں میرے آنے تک اپنی نئی بیگم صاحبہ کا خیال رکھنا اور فقیراں سے کہنا اسے کچھ کھلا کر سلا دے----

ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے-----کہتے اس نے اپنے موبائل پر کال ملائی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ تینوں ازہان حیات ملک کے عالی شان گھر کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

جی کس سے ملنا ہے آپ کو چوکیدار نے پوچھا تھا۔۔۔۔

حیات ملک صاحب یا کبیر ملک دونوں میں سے کوئی بھی ہے تو ان سے کہیں کے کچھ ضروری بات کے سلسلے میں آپ سے ملنا ہے اور یہ بات ہم ان سے مل کر ہی انھیں بتا سکتے ہیں۔۔۔۔۔

سجان نے چوکیدار کو کہا تھا۔۔۔۔

ماڑا نام بتاؤ اپنا تقریر نا سناؤ۔۔۔۔۔ہمارا صاحب پہچان پوچھتا ہے۔۔۔۔پھر ہم غریب مفت میں رگڑا جاتا ہے۔۔۔۔۔

چوکیدار نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بولو سٹی ہوسپٹل سے ڈاکٹر سجان ملنا چاہتے ہیں۔۔۔

سجان نے چوکیدار سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر اپنی جرنلسٹ والی پہچان چھپائی تھی جانتا تھا کہ اگر وہ پہچان بتا دی تو شاید وہ اسے اپنے گھر کے سامنے بھی نا کھڑے ہونے دیں کیونکہ اس معاملے میں اسکے ویسے ہی ان سے حالات کچھ اچھے نہیں چل رہے تھے ----

اچھا اچھا ٹھیک ہے پر یہ تمہارے ساتھ باقی دو-----

چوکیدار کی تفتیش ختم ہونے پر نہیں آہ رہی تھی----

یہ بھی ڈاکٹرز ہی ہیں--

سبحان نے صاف جھوٹ بولا تھا---

لیکن یہاں کوئی بیمار نہیں ہے----اگر چندہ لینے ائے ہو تو صبح آنا یہ کوئی وقت ہے کیا----

چوکیدار نے انہیں ٹالنا چاہا تھا---

یار تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہو ہمارا اس ٹائم ان سے ملنا ضروری ہے اب ماہر کو غصہ آیا تھا---

اس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید کہتا تین گاڑیاں آگے پیچھے آتی گیٹ سے اندر کی جانب بڑھی تھیں-----

اور ان میں سے ایک گاڑی پر حیات ملک بیٹھا تھا---

حیات ملک نے گاڑی سے اترتے ہی چوکیدار کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا تھا---

اور چوکیدار سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا تھا----

ٹھیک ہے انہیں لان والی سائیڈ بھیجو---- چوکیدار کی بات سن کر حیات ملک نے کہا تھا---

چلو صاحب نے بلایا ہے تم لوگوں کو---

چوکیدار انہیں اپنے ہمراہ اب لان کی طرف لے جا رہا تھا-----

سامنے عالیشان کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے سگریٹ پیتے مکار چہرہ لیے بیٹھے حیات ملک کو دیکھ کر سبحان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں تھیں------

جی تو ڈاکٹر صاحب رات کے پونے بارہ بجے کسی شریف انسان کے گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اسے ڈسٹرب کرنا کہاں کا انصاف ہے۔۔۔۔۔اوہ سوری ڈاکٹر صاحب حق اور سچ کے علمبردار سبحان فلک شبیر صاحب۔۔۔۔۔

حیات ملک نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری بہن تمہارے بیٹے کے قبضے میں ہے حیات ملک اور اگر اسے زرا سی بھی آنچ ائی تو میں تمہارا وہ حال کرو گا کہ تاریخ یاد کرے گی تمہیں اور تمہارے بیٹے کے انجام کو۔۔۔۔۔

سبحان نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

امپریسیو ویری امپریسیو میں ڈر گیا اپنے انجام پر جناب عزت مآب سبحان فلک شبیر صاحب۔۔۔۔۔ حیات ملک نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے فلک شگاف قہقہہ چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سر پلیز آپ اپنے بیٹے سے پوچھیں اس نے زارا کو کہاں رکھا ہے میں بہت مجبور ہو کر آیا ہوں آپ کے پاس میں ہاتھ جوڑتا ہوں ہماری مدد کریں ہم غریبوں کے پاس ایک عزت ہی تو ہوتی ہے---- آپ پلیز رحم کھائیں ہم پر------

شمس صاحب نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا---

یہ چیز یہ جو مجبوری ہے ناں سالی بڑی کتی شے ہے----- کچھ بھی کروا جاتی ہے--- دیکھو بھئی اب تم اتنا انسسٹ کر ہی رہے ہو تو میرے خیال سے پہلے تم یہ سوچو کہ تمہاری بیٹی ہے اس کی بہن ہے جو بھی ہے واٹ ایور---وہ میرے بیٹے تک پہنچی کیسے ارے سیدھی سی بات ہے اسکا پیسا دیکھ کر اسکی گود میں لڑھکی ہو گی-----اس کے گھر تو وہ گیا نہیں ہو گا اس کو اٹھانے---- اور پھر جوان خون ہیں دونوں کے آہ جائے گی خود ہی گھر----

حیات ملک نے خباثت چہرے پر سجاتے اپنی داڑھی کھجاتے ہوئے کہا تھا---

شٹ اپ حیات ملک میری بہن کا کردار پامال کرنے کی اجازت تمہیں کس نے دی۔۔۔۔ سبحان نے دھاڑتے ہوئے حیات ملک کا کالر پکڑا تھا۔۔۔

سبحان جوش سے نہیں ہوش سے کام لو۔۔۔ماہر نے اگے بڑھ کر سبحان سے اسکا کالر چھڑوایا تھا۔۔۔۔

بتاؤ اسے یار کتنا شفاف ہے اس کا کردار اور معیار سبحان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔

بہت گرم خون ہے۔۔۔امپریسو۔۔۔ حیات ملک نے کالر جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دیکھیں سر ہم آپ سے ریکوسٹ ہی کر سکتے ہیں اس ٹائم آپ ہماری آخری امید ہیں۔۔۔ آپ پلیز ہماری مدد کریں۔۔۔

ماہر نے بھی بے بسی سے التجا کی تھی وہ جانتا تھا کہ اگر جوش سے کام لیا تو زارا کے حق میں بہت کچھ برا ہوجائے گا۔۔۔۔

جو کچھ یہ تمہارا پاگل ڈاکٹر میرے ساتھ کر چکا ہے اس کے بعد بھی تم مجھ سے کسی اچھائی کی امید رکھتے ہو تو مجھے سوائے ہنسی کے اور کچھ نہیں آنے والا ---وہ پھر سے خباثت سے ہنسے تھے----

پلیز سر میں معافی مانگتا ہوں آپ سے پلیز شمس صاحب کی آنکھوں میں نمی آئی تھی----

ٹھیک ہے تو صرف تمہارے لیے یار--- میں اس لڑکی کی جان کی گارنٹی دیتا ہوں عزت کی نہیں--- اب ایسی عمر میں چھوٹی موٹی غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہیں----

کچھ دنوں تک وہ لڑکی پہنچ جائے گی اپنے گھر-----

حیات ملک کے دل میں رحم نہیں آیا تھا-----

حیات ملک میں اسے ابھی ساتھ لے کر جانے کے لیے آیا ہوں اور اسے ساتھ لیے بغیر میں نہیں جاؤں گا----

اس کی عزت پر حرف بھی آیا نا تو۔۔۔۔۔۔ تو تجھے ایک عبرت ناک سزاور کتے کے طور پر جانے گی دنیا۔۔۔۔

سبحان نے پھر سے اسے گردن سے دبوچا تھا اور حیات ملک کے گارڈز نے اس پر گنز تانیں تھیں۔۔۔۔

نہیں یار کیا کر رہے ہو مر جائے گا ہمارا ہکلایا ہوا جرنلسٹ۔۔۔۔۔نام نہاد سچائی کی تنظیم کا علمبردار اور تم لوگ ایک عظیم آدمی سے محروم ہو جاؤ گے ۔۔۔۔۔ نا ۔۔۔۔ نا۔ ۔۔ نیچے کرو۔۔۔۔

حیات ملک نے گارڈز کو روکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے خوشی ہوئی تمہارے گرم خون کے عتاب کا لڑکھڑاتا نشانہ بن کر۔۔۔۔۔ تمہارا حال اس ٹائم وہ ہے کہ میں ہو مجبور لیلا۔۔۔۔۔ ہاہاہاہا ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔

کیا یار بہت ٹائم ضائع کروا دیا تم لوگوں نے میرا۔۔۔حیات ملک نے ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ چوکیدار فارغ کرواو انہیں۔۔۔۔۔ اور تم۔۔۔۔۔ آغاز تم نے کیا ہے انجام کے لیے تیار رہنا بڑا مزہ آنے والا ہے اس سرد جنگ کا۔۔۔۔۔

حیات ملک نے سبحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شیرے ان کے موبائل اور ڈریس چیک کر کے بھیجنا بھئی ہکلایا ہوا پاگل جرنلسٹ ہے۔۔۔۔۔کیا پتہ ریکارڈنگ وغیرہ کر رہے ہوں۔۔۔۔

ہمیں محتاط رہنا ہے۔۔۔۔

کہتے حیات ملک نے وہاں سے قدم اندر کی طرف بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔۔

سبحان نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر کرسی کی پشت پر مارا تھا۔۔۔۔۔بے بسی سے اپنی فرسٹریشن وہ اب ایسے ہی نکال سکتا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ازہان حیات ملک اتنا ظلم کرو مجھ پر جتنا کل کو تم خود پر برداشت کر سکو۔۔۔۔اتنا گراؤ خود کو میری نظر میں کے شاید میں کبھی تمہیں معاف کر سکوں۔۔۔۔ اللہ کی رضا کی خاطر۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر گیا تھا تو اس نے اپنے چکراتے سر کو پکڑ کر کہا تھا۔۔۔

تو یہ تھا تمہارا نصیب زارا درید اس لیے تم نے خود کو سینچ سینچ کر سنبھال سنبھال کر رکھا تھا کہ ازہان حیات ملک جیسا شخص تمہارے اوپر اپنا جنون اتار کر تمہیں گندا کر سکے۔۔۔۔ تمہاری روح کو مجروح کر سکے تمہارا جسم سے اپنے نفس کی پیاس سکے۔۔۔۔

جانے کتنے آنسو وہ صبح سے بہا چکی تھی۔۔۔۔

ایک آخری امید کے تحت اس نے کمرے کے ہینڈل کو گھمایا تھا۔۔۔۔کہ شاید دروازہ کھل جائے گا۔۔۔۔

فقیراں۔۔۔۔فقیراں۔۔۔۔۔ فقیراں انٹی۔۔۔۔۔۔

حق نواز انکل پلیز کھولو اسے مجھے نکالو اس جہنم سے باہر پلیز کھولو۔۔۔۔۔

وہ اوازیں دیتے ہوئے وہیں چکراکر پھر سے گری تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

آنکھیں ملانے والے دل کو چرانے والے۔۔۔۔

جیون سے جانا نہیں۔۔۔

میں جوان میں حسین میرے ساتھ کیا نہیں۔۔۔

ہوہو ہو ہو۔۔۔۔

بینز ٹوٹی پھوٹی اردو میں اتنے حسین گانے کا جنازہ نکال رہی تھی۔۔۔۔

میرے ساتھ کیا نہیں۔۔۔یہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ میرے پاس کیا نہیں یہ ہے۔۔۔۔۔ لیرکس۔۔۔۔

نشرح نے کتاب سے نظریں اٹھا کر غصے سے بینز کی طرف دیکھتے اپنے حسین پاکستانی گانے کے لیرکس کا جنازہ کاندھے پر اٹھاتے ہوئے اس کی تصحیح کروائی تھی۔۔۔۔

آخر محب وطن تھی اور پھر نازیہ حسن اس کی فیورٹ پوپ سنگر تھی۔۔۔۔۔ کیا تھا کہ وہ اولڈ میوزک کی لور تھی۔۔۔۔ اور یہ سونگ اس نے ہی بینز کو یاد کروایا تھا۔۔۔۔ گنگنا گنگنا کر اور اب اسے لگ رہا تھا اس نے بہت بڑی غلطی کر دی اپنے حسین لیرکس اس کے ہاتھوں تڑوا کر۔۔۔۔۔

یاہ یاہ یاہ۔۔۔۔ میرے پاس کیا نہیں اٹس کریکٹ۔۔۔۔

بینز نے بالوں کا جوڑا بنا کر کوٹ پہنتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور پھر مرر کے سامنے کھڑے ہو کر فائنل ٹچ دیا تھا اپنی تیاری کو۔۔۔

خیریت اتنی تیاری کس لیے بینز چارلس۔۔۔۔۔ نشرح نے اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ نشو آج میری فرسٹ ڈیٹ ہے ایبک کے ساتھ اس نے اپنے سفید چہرے کو

لال ٹماٹر شرم سے بناتے ہوئے کہا تھا----

چچچچچچچ بینز چارلس---- یہ ایبک وہی ہے ناں جس سے تمہارا اس دن بڑا ہی

کوئی سنگین پھڈا ہوا تھا---- مانچسٹر لائبریری میں----

نشرح نے حیران ہوتے ہوئے کہا تھا----

نشرح وہ شرمندہ ہے اس نے مجھ سے معافی مانگی ہے میں معاف کر چکی ہوں

اسے اسکا دل صاف ہے----

بینز نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

پچھلے دو سال سے ڈیلٹن تم سے معافی مانگ رہا ہے تم نے آج تک اسے تو

معاف نہیں کیا----تمہارا مسئلہ پتا ہے کیا ہے----

تمہیں کھرے کھوٹے کی پہچان نہیں ہے---- نشرح نے اسے حقیقت کا آئینہ

دکھایا تھا----

اوہ پلیز ہنی میرا موڈ سپوئل مت کرو اس زیبرے کا نام لے کر مجھے چڑ ہے اس سے---- بینز نے اتنا گندا منہ بنایا تھا ڈیلٹن کے نام سے----

اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی طرف بڑھی تھی-----

لکھ لو بینز وہ تمہیں بری طرح پھنسائے گا----- اسنے پیچھے سے اونچی آواز لگائی تھی-----

وش می گڈ لک ہنی اس نے مڑے بغیر اونچی آواز میں کہا تھا----

وش یو ویری بیڈ لک بینز بلکہ بینز شیزان---- نشرح نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا تھا----

اللہ پاک آپ نے بھی سارے الٹی کھوپڑی کے۔ تحفے میرے نصیب میں لکھے تھے-----

ازہان حیات ملک---- ظالم بے لگام گھوڑا----

ارہان کبیر ملک----ایٹیٹیوڈ کنگ----

بینز چارلس۔۔۔۔۔بے وقوف گدھی۔۔۔۔

ڈیلٹن مائیکل۔۔۔۔۔معصوم گدھا۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔بس ایک چیز سب میں مشترک
ہے۔۔۔سب کے سب الٹی کھوپڑی کے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے بک بند کی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

کدھر ہو تم۔۔۔۔۔

پاپا پارٹی میٹنگ میں ہوں خیریت ۔۔۔۔۔ ازہان نے فون پر بتاتے پوچھا تھا۔۔۔

تمہیں پتا ہے ازہان الیکشن سر پر ہیں اور تم یہ کیا لڑکیاں اٹھواتے پھر رہے
ہو۔۔۔۔کوئی سکینڈل نہیں چاہتا میں مجھے یہ سیٹ ہر حال میں چاہیے میں کوئی
رسک افورڈ نہیں کر سکتا مزید۔۔۔

حیات ملک نے اسے پارٹی کا ٹکٹ کتنا اہم ہے باور کروایا تھا۔۔۔

پاپا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے کیا۔۔۔۔اس بار بھی جیت ہماری ہو گی۔۔۔۔

جانتا یوں اپنے شیر پر پورا یقین ہے مجھے۔۔۔۔۔ مگر جو بھی کرو بڑی راز داری سے کرو میڈیا بوکھلایا ہوا ہے۔۔۔۔ ہر وقت کی ٹوہ میں ہے۔۔۔۔۔ کسی بھی قسم کا کوئی رسک نا لینا۔۔۔ انھوں نے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

پاپا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ دو چار کتوں کے بھونکنے سے پہلے کوئی فرق پڑا ہے جو اب پڑے گا۔۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جو بھی کرنا ہے اس لڑکی کے ساتھ جلدی کرو اور معاملہ رفع دفع کرو۔۔۔۔

جی پاپا ڈونٹ وری آپ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔ اس نے تابعداری سے کہا تھا۔۔۔۔

اور یہ کچھ ماہ کے لیے دوسری عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو دس دن بعد شادی ہے تمہاری ٹھیک کر لو خود کو ورنہ پھر تمہاری ماں مجھے نہیں بخشے گی اگر اس کی بھانجی پر کوئی آنچ ائی تو۔۔۔۔۔ انھوں نے اسے پھر سے سمجھایا تھا۔۔۔۔

اور شادی کانام سن کر اذہان کی آنکھوں کے سامنے زارا کا چہرہ لہرایا تھا وہ کھو گیا تھا۔۔۔۔

پل بھر میں ان روتی ڈوبتی آنکھوں میں۔۔۔۔۔

اذہان تم سن رہے ہو ہیلو۔۔۔۔۔

ج۔۔۔جی پاپا ڈونٹ وری حریم کی خوشیوں پر کوئی کمپرومائز نہیں ہو گا انشاللہ۔۔۔۔

اسنے کہتے فون رکھا تھا۔۔۔۔اورحق نواز کو کال ملائی تھی۔۔۔

زارا ٹھیک ہے حق نواز۔۔۔۔۔

غیر ارادی طور پر اس نے اس کے کال اٹھاتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک فقیراں جا رہی ہے اس کے پاس---۔ حق نواز نے اطلاع دی تھی---

اس نہیں----۔ ان کے پاس----۔ عزت حق نواز عزت سے بلاؤ اسے---۔کیا کیا تھا میں نے تمہیں وہ تمہاری نئی بیگم صاحبہ ہیں----

ج---ج---جی چھوٹے ملک حق نواز نے تھوک نگلا تھا---

جاؤ اور اس کی حالت کے بارے میں مجھے فون کر کے اطلاع دو میں گھنٹے تک پہنچ جاؤ گا فارم ہاؤس----

اس نے اسے بتاتے کال ڈسکنکٹ کی تھی---

آہ----۔ لنگڑی شیرنی ایک پل بھی کسی کام میں دل نہیں لگ رہا میرا---۔ اس نے لمبی سانس لیتے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

You are the light' your are the night
You are the colour of my blood،"
You are the cure' you are the tane"
You are the only thing i wana touch
Soo love me like you do"touch me like you do
what you wating for
Love me like you do-----

وہ ہیڈ فون کان سے لگائے... .فل آواز میں

Ellie Goulding

کو سن رہا تھا۔۔۔۔

اڑھا ترچھا بیٹھا کوک کا کین ہاتھ میں پکڑے۔۔۔۔۔ابھی سپ لیا ہی تھا کہ فون کی بیل ہوئی تھی۔۔۔۔ شیری کا نمبر دیکھ کر اس نے ایکسائیٹڈ ہوتے کال ریسیو کی تھی۔۔۔۔

ہاں بولو شیری کیا پراگرس ہے۔۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔۔

سر اس کا نام عمل درید ہے۔۔۔۔تین بہنیں ہیں زارا درید عمل درید اور علیہا درید۔۔۔ماں باپ نہیں ہیں اور یہ دوسرے نمبر پر ہے۔۔۔ شیری نے جمع شدہ انفارمیشن ارہان کے سپرد کی تھی۔۔۔

کیا وہ شادی شدہ ہے۔۔۔۔اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

نو سر ان میں سے کسی کی شادی نہیں ہوئی بڑی دونوں بہنوں میں ایک سال کا فرق ہے بس۔۔۔۔

یو مین زارا اور عمل میں۔۔۔۔

جی سر اور سب سے چھوٹی علیہا ہے وہ شاید کسی بیماری میں مبتلا ہے--- ہاں تھیلو سیمیا بچپن سے ہی وہ اس کا شکار ہے---- شیری نے یاد آتے کہا تھا---

اوہ سیڈ اس کا مطلب وہ جو ہوسپٹل میں تھی وہ اس کی بہن تھی----

ارہان نے سرگوشی میں کہا تھا----

کیا سر آپ کو مزید انفارمیشن چاہیے ---

نہیں اتنی کافی ہے--- اور اگر تم نے پاپا کو بتایا نا اس سب کے بارے میں تو نوکری سے تو جاؤ گے ساتھ میں جان سے بھی--- ارہان نے اسے دھمکی تھی----

ن---نو سر ایسا کچھ نہیں کروں گا---- شیری نے ڈرتے ہوئے کہا تھا---

سوچ لو اچھے سے تمہارا پچھلا ریکارڈ خاصا خراب ہے-----اس نے پھر سے اسے ڈرایا تھا---

وہ تو سر نے انسسٹ کیا تھا اس لیے مجھے بتانا پڑا۔۔۔۔۔۔ نا بتاتا تو وہ مجھے مار دیتے۔۔۔۔اس نے گھبراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس بار میرے ہاتھوں مرو گے اور اگر زندہ بچ گئے تو تمہاری لگائی گئی گول گپوں کی ڑیڑھی میں سے گول گپے ضرور کھانے آؤ گا۔۔۔ کیونکہ پھر تمہارے پاس ایک یہی بزنس بچنے والا ہے۔۔۔۔

ارہان نے پھر سے اسے ڈرایا تھا۔۔۔

اور شیری کے تو پسینے چھوٹ گئے تھے خود کو گول گپے بیچتا دیکھ کر۔۔۔۔۔

اوکے سر میں رکھتا ہوں کہہ کر اس نے کھٹاک سے فون رکھا تھا۔۔۔

ڈرپوک کمینا ارہان نے فون کو دیکھ کر قہقہہ لگایا تھا۔۔

عمل درید کیا نام ہے یار۔۔

عمل ارہان کبیر ملک ساونڈز پرفیکٹ۔۔۔۔۔۔ اس نے بے دھیانی میں لبوں سے جملہ مکمل کیا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نو اٹ واز جسٹ جیلسی وہ اور میں ایک نیور وہ عمل درید ہی ٹھیک ہے----اس نے پلہ جھاڑا تھا اپنے خیالات سے----

ایک منٹ وہ شادی شدہ نہیں ہے تو کسی غیر کی باہوں میں کیا کر رہی تھی----

اسے سوچ کر ہی غصہ آیا تھا کہ وہ کسی نا محرم کے سینے سے لگی تھی----

عمل درید اس نے اونچی آواز میں کہتے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر مارا تھا---

کتنی ہمت ہے نا تم میں ارہان کبیر ملک کے جذبوں کو ہوا دے کر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی اور کی باہوں میں پناہ ڈھونڈی اپنے آنسو بہائے اس کے دامن میں اپنا غم ہلکا کیا--- تمہیں تو کسی صورت نہیں چھوڑوں گا میں-----

وہ غصے سے اٹھا تھا----

تم بچو اب عمل درید مجھ سے

اب کوئی ارہان کبیر ملک کو سمجھانے کے یہ بس جیلسی نہیں ہے-----

♡♡♡♡♡♡♡

فقیراں نے ٹرے میں کھانا رکھا تھا کچھ جوس اور دودھ ------- اور پھر وہ سب لیے زارا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی ----

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے زارا بے ہوش پڑی تھی -----

اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھ کر گلاس میں پانی ڈال کر اس پر پانی کے چھینٹے مارے تھے -----وہ ہوش میں آئی تھی ----

فقیراں کو دیکھ کر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی ---

پلیز ف---فقیراں انٹی مجھے جانے دیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کا واسطہ ہے میری بہن کو میری ضرورت ہے ---وہ وہ وینٹی لیٹر پر ہے پلیز اس نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے تھے -----

دیکھ میری سونی۔۔۔یہ کھا لے اگر تو نے یہ۔ نا کھایا تو چھوٹے ملک مجھے جان سے مار دیں گے میری دھی یہ لے۔۔۔ فقیراں نے اسکی بات نظر انداز کرتے کہا تھا۔۔۔

انٹی پلیز اس نے فقیراں کے پاؤں پکڑے تھے ۔۔۔

یہ لے کھا۔۔ فقیراں نے اپنے پاؤں پیچھے کر کے نوالہ اس کی طرف بڑھایا۔ تھا۔۔۔ نہیں کھا سکتی میں ۔۔۔کیسے اترے گا نوالہ حلق سے۔۔۔۔۔ میری سانسیں تکلیف میں ہیں فقیراں آنٹی۔۔۔ آپ کا کوئی تکلیف میں ہو تو آپ کھا سکیں گی کچھ۔۔۔ نہیں ناں۔۔ خدا کے لیے مجھے جانے دیں۔۔۔ اس نے اسکا ہاتھ پیچھے کرتے پھر سے اس کے پاؤں پکڑے تھے۔۔۔

دیکھ دھی میں مجبور ہوں۔۔۔ میں کیسے جانے دے سکتی ہوں تجھے تو دعا کر سونے رب سے۔۔وہ چنگیاں کرے گا۔۔ فقیراں نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا اس کو اس کی بے لبسی پر رونا آہ رہا تھا۔۔۔

فقیراں کچھ کھلایا بیگم صاحبہ کو۔۔۔۔ حق نواز نے کمرے میں اینٹر ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ح۔۔۔۔ح۔۔۔۔ حق۔۔۔ حق نواز انکل پ۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں ایک بار مجھے علیھا۔ سے ملنے دیں مجھے اپنا لمس سونپنے دیں اسے۔۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی میں خود آؤ گی یہاں پلیز۔۔۔

وہ حق نواز کے آگے روتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔۔

میں نہیں کر سکتا ایسا۔۔۔۔ اس نے اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا پھر نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔۔۔

اس بد بخت سے نا کہہ کچھ یہ تیری مدد کبھی نہیں کرے گا۔۔ فقیراں نے حق نواز کی طرف حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو چپ رہ۔۔۔ اور بیگم صاحبہ کو کھانا کھلا۔۔۔۔

حق نواز نے فقیراں سے کہا تھا۔۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا دھی کہ یہ نہیں کرے گا تیری مدد میں نے زندگی گزاری ہے اس مر جانے کے ساتھ یہ تو اپنی اولاد کو بھی ہلال کر دے ملکوں کے واسطے تو تے فیر اجنبی ہے--- فقیراں کا لہجہ تلخ ہوا تھا---

اوہ تو بڑی ہے میری بڑی بن کے رہ زیادہ زبان نا چلا--- نہیں تے اہتھے ہی گولی مار دوں گا--- حق نواز کا لہجہ تلخ ہوا تھا---

حق نواز انکل میرے بابا نہیں ہیں اس دنیا میں--- ہوتے تو بلکل آپ جیسے ہوتے--- میری ماما نہیں ہیں اس دنیا میں ہوتیں تو فقیراں انٹی جیسی ہوتیں--- آپ دونوں میرے ماما بابا کی جگہ ہو--- مجھ یتیم کی التجا سن لیں پلیز انکل ایک بار آخری بار ملا دیں اس سے پلیز---- پلیز---اب وہ جھک کر حق نواز کے پاؤں پکڑ رہی تھی-----

فقیراں کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی طرح گر رہے تھے---

حق نواز رب سوہنا بہت ناراض ہو گا ہم سے تجھے نہیں پتہ یتیم کی آہ عرش ہلا دیتی ہے----

فقیراں نے روتے ہوئے کہا تھا---رو تو حق نواز بھی رہا تھا-----

ہر شخص اپنی اپنی جگہ مجبور تھا------

حق نواز بھی مجبور تھا---- ملکوں کی وفاداری کی بیڑیاں جو بندی تھیں پاؤں میں----

ویکھ حق نواز ویسے بھی اب ہم بڈھے ہو گئے ہیں مرنا تے لیے ہی کیوں نا کجھ چنگا کر جائیے-----

فقیراں نے بھرائی آواز میں کہا تھا---

پلیز حق نواز بابا--- زارا درید نے روتے ہوئے پھر سے التجا کی تھی-----

اور حق نواز اس کے بابا کہنے پر ہی واری گیا تھا--- اپنا کانپتا ہاتھ اٹھا کر اس کے سر پر رکھا تھا---اور اسے اپنے قدموں سے اٹھایا تھا---

چل میری دھی تیرا بابا تجھے لے کر جائے گا۔۔۔ حق نواز نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

رب نے مشکل آسان کر دی تھی زارا درید کی۔۔۔۔۔۔

فقیراں نے حق نواز کے فیصلے پر خوشی سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔

چادر دے فقیراں دھی کو۔۔۔۔ اس نے فقیراں کو حکم دیا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب کو گھنٹا لگے گا تب تک میری دھی تو ہسپتال پہنچ جائے گی۔۔۔۔

فقیراں تو کھڑکی کا شیشہ توڑ دے ہم کہیں گے کہ دھی بھاگ گئی ہے۔۔۔اور تو میری دھی تو اپنی بہن سے مل کر کہیں غائب ہو جانا اور پھر کبھی ملکوں کے سامنے نا آنا۔۔۔۔یہاں میں سنب سنبھال لوں گا۔۔۔۔

حق نواز نے سارا لائحہ عمل بتایا تھا۔۔۔ ۔

فقیراں نے اپنی بڑی سی چادر اوڑھائی تھی زارا کو۔۔۔۔۔

اور حق نواز اسے پچھلے دروازے سے لیکر گیا تھا۔۔۔۔

وہ حق نواز کے ساتھ رکشے میں بیٹھی سارے راستے آنسو بہاتی گئی تھی۔۔۔۔ حق نواز اسے سارے راستے تسلیاں دیتا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہسپتال کے گیٹ کے آگے اس نے اسے اتارا تھا۔۔۔

جا میری سونی دھی رب تیرے حق وچ چنگیاں کرے اس نے زارا کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو حق نواز بابا اس نے اس کے گلے لگتے روتے کہا تھا۔۔۔۔

جھلی رو ناں۔۔۔۔ تیرا بابا تیرے نال اے ہمیشہ اس نے کہتے اسے ہسپتال جانے کا کہا تھا اور اس نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

وہ ایمرجنسی کی طرف دیوانا وار دوڑتے ہوئے آئی تھی۔۔۔۔۔اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔۔۔اس کا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔۔تازہ ہوا میں آج اسے پہلی بار آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کے پسلیوں سے باہر آہ جائے گا۔۔۔۔

وہ ایمرجنسی کے دروازے کے پاس آہ کر رک گئی تھی۔۔۔۔سامنے حالت مرگ میں ننھا وجود پیلاہٹ لیے پڑا تھا ہوش و حواس سے بیگانہ۔۔۔۔۔

می۔۔۔۔م۔۔۔۔میری۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔ج۔۔ا۔۔۔جان۔۔۔۔ زارا درید نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا اس کی حالت دیکھ کر اپنی سسکی روکنی چاہی تھی۔۔۔۔

کائنات ٹھہر گئی تھی۔۔۔۔۔ سفر رک گیا تھا۔۔۔۔قدم لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔۔ سانسیں بے مول ہونے لگیں تھیں۔۔۔۔۔ سحر سے شام تک کا سفر طے ہوا تھا۔۔۔۔

ملاقات کا لمحہ آن پہنچا تھا۔۔۔۔

ابتدا یا فنا دونوں میں سے ایک عمل دوہرایا جانا تھا اب۔۔۔

امر یقینی تھا اب۔۔۔۔۔

اور خوشبو پہچان تھی۔۔۔۔

دونوں کے دل ایک دوسرے کے قدموں کی چاپ لمس اور خوشبو کو پہچانتے تھے۔۔۔۔۔ سینکڑوں میلوں کی دوری سے بھی۔۔۔۔

ایک وجود بیڈ پر تھا دوسرا دروازے کے اس پار ننھی روح صبح سے انتظار کے دھانے پر تھی۔۔۔۔

اور پھر چپکے سے صور پھونکا جانے لگا تھا۔۔۔۔اردگرد دھواں بھرنے لگا تھا۔۔۔۔انکھیں دھندلانے لگیں تھی۔۔۔۔

ع۔۔۔۔۔ع۔۔۔۔ل۔۔۔۔علیہا۔۔۔۔۔

زارا درید کی روح نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔۔اور بوجھل قدموں سے اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

اسے اپنے لمس کا احساس دلانے اور ننھی روح تو کب سے اس جسم کے پنجرے سے آزاد ہونے کے لیے اس لمس کی پیاسی ہی تو بیٹھی تھی ۔۔۔۔

سنیے صاحب پاک ارواح کے رشتے بڑے انمول ہوتے ہیں خاص طور پر وہ جو سینچے گئے ہوتے ہیں اپنے ہاتھوں سے جو بغیر کسی غرض کے اس ننھے پودے کی طرح پانی دے کر پروان چڑھانے جاتے ہیں ایک تنا ور درخت بنانے کے لیے----

زارا درید نے جھک کر اس کی صبیح پیشانی پر گرتے آنسوؤں سے لب رکھے تھی----

علیہا درید نے مسکرا کر پاس کھڑے موت کے فرشتوں کو دیکھا تھا----

کمپیوٹر مانیٹر سکرین پر سانسوں والی لائن شاید سیدھی ہونے جا رہی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

زارا کی رگوں میں خون منجمند ہوا تھا----

ع-----ع----ل---ی---علیہا--- پلیز ڈونٹ ڈو ت-----ت----تمہیں زندہ رہنا ہے ہر حالت میں تم یہ ن----ن--- نہیں کر سکتی میرے

ساتھ۔۔۔علیہا کی آکسیجن ماسک کے پیچھے اکھڑتی سانسیں دیکھتے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

اور والہانہ اسکے چہرے پر اپنا چہرہ ٹکایا تھا۔۔۔۔

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم

آیت الکرسی پڑھی تھی اس نے اسکے کان کے پاس یا اللہ پاک حفاظت فرمانا میری ننھی جان کی۔۔۔۔

زارا۔۔۔۔ امل نے آتے ہی اسے دیکھتے پیچھے سے ہگ کیا تھا۔۔۔

کہاں تھی تم۔۔۔۔ روتے ہوئے اسے پوچھا تھا اور اسکے ساتھ اندر آتے سنان کا حلق کڑوا ہوا تھا زارا درید کو صحیح سلامت دیکھ کر۔۔۔

امل ع۔۔ع۔۔۔عل۔۔۔علیہا۔۔۔۔۔اس نے علیہا کے بالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

س۔۔۔۔س۔۔۔سنان ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔۔مونیٹر سکرین دیکھ کر امل کے رنگ اڑے تھے۔۔۔۔

اسی دوران مائدہ سبحان مائر شمس صاحب بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

سب ہونقوں کی طرح زارا کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

پلیز آپ باہر جائیں۔۔۔۔۔سبحان نے آگے بڑھ کر نرس کو اشارہ کیا تھا کے انہیں باہر لے کر جائے۔۔۔۔۔

اور خود وہ علیھا کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر اس کے دل کو پمپ کیا تھا۔۔۔۔

مانیٹر سکرین پر سیدھی اور پھر ٹیڑھی ہوتی لائٹیں دیکھ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھی۔۔۔۔اس نے پھر سے پمپ کیا تھا دل والی جگہ پر۔۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔۔۔

کوئی امید نظر نہیں آئی تھی۔۔

سبحان نے پھر سے آخری کوشش کی تھی۔۔۔۔

ایک۔۔۔۔

دو۔۔۔

تین۔۔۔۔

اور تبھی اس نے لمبا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔ ہلکی سی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی۔۔۔۔

سبحان کے چہرے پر مسکان ابھری تھی۔۔ گویا ابھی جدائی کا وقت نہیں آیا تھا۔۔۔

اس نے جھک کر علیہا کی پیشانی چومی تھی۔۔۔۔

ویلکم ٹو لائف۔۔۔۔اس نے زیر لب دہرایا تھا۔۔۔۔

پھر کچھ ٹریٹمنٹ کے بعد وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔

وہ باہر آیا تو سب اس کے سامنے ائے تھے تفکر امیز چہرے پر اثرات لیے۔۔۔۔

زارا نہیں آئی تھی وہ بس زیر لب کسی قرانی آیت کا ورد کرتے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی-----

وہ سب کو چھوڑ چھاڑ قدم بڑھاتا اس کی جانب گیا تھا----اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا---

کون سا جادو ہے تمہارے پاس زارا--- کے تمہارے لمس نے اسے زندگی بخش دی--- معجزہ ہوا----

اور اس کی سانسیں لوٹ ائیں صبح سے جو مشکل میں تھی اس کی مشکل آسان ہو گئی---

اس نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا---

وہ ہولے سے مسکرائی تھی ایمرجنسی کے دروازے کی طرف دیکھ کر-----

زارا کی پکار پر کن لکھ دیا گیا تھا---

قرآنی آیات کا ورد رنگ لے آیا تھا------

سچ میں کلام پاک وہ طاقت ہے جو امیدیں پار لگاتی ہے۔۔۔۔وہ طاقت ہے جو کن کی سند لکھوا کر لاتی ہیں عرش بریں سے۔۔۔۔

امل بھاگتے ہوئے زارا تک پہنچی تھی اور اسے گلے لگا کر ہچکیوں سے روئی تھی۔۔۔۔

طوفان آیا تھا آہ کر گزر گیا تھا۔۔۔۔

نہیں طوفان انا تھا ابھی۔۔۔۔اور اس طوفان کی زد سے نا تو زارا درید نے بچنا تھا اور نا ہی امل درید نے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

میٹنگ سے فارغ ہو کر وہ سیدھا فارم ہاؤس آیا تھا دو گھنٹے کی بے چینی کاٹ کر۔۔۔۔

اسے پتہ ہے اس نے یہ دو گھنٹے کیسے گزارے تھے اس کی اپنے اردگرد اپیرنس کے بغیر۔۔۔۔

اب وہ خوش تھا کہ زارا درید کے آس پاس رہنے والا ہے وہ۔۔۔۔۔بالوں میں انگلیاں چلاتے۔۔۔۔ سیٹھی بجاتے سیڑھیاں چڑھتا زارا کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

پچھلے دو گھنٹے والی بے چینی کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔اور لبوں پر بلا وجہ مسکان ٹھہر رہی تھی۔۔۔۔

روح عجیب سر شاری میں تھی۔۔۔ ایک ان چاہی خوشی اندر ہی کہیں امڈ رہی تھی۔۔۔۔ اور یہ ایسی خوشی تھی۔۔۔۔ جس سے ازہان پہلی بار متعارف ہوا تھا۔۔۔۔۔

فقیراں نے سرونٹ کوارٹر سے چور نظروں سے ازہان حیات ملک کو اندر جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔

حق نواز طوفان آہ گیا ہے اب پتا نہیں کیا ہو گا۔۔۔۔ خوف کے مارے اس کی ٹانگیں کانپ رہیں تھیں۔۔۔۔

اوے جھلیے بہادر بندی ہیں تے ڈردی کیوں اے----

جو ہو گا ویکھی جائے گی-----

اسی اوہدی مدد کی سی---- اللہ ساڈی مدد کرے گا----

حق نواز نے اٹھ کر کھڑے ہوتے کہا تھا---

کدھر جا رہا ہے تو----- فقیراں اسے باہر جاتے دیکھ پوچھنے لگی----

چھوٹے ملک صاحب آواز دیں گے تو میں وہاں ہی جاتا ہو باہر----- ان کو انتظار پسند نہیں ہے کہتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا----

وہ جو کمرے کا ہینڈل گھما کر اندر گیا تھا اسے کمرے میں نا دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے---کچھ دیر پہلے والی خوشی کی جگہ غصے نے لے لی تھی-----

باتھ روم تک اس نے چیک کر لیے تھے مگر وہ کہیں نہیں تھی-----

زارا درید-----زارا-----زارا----زارا-----

وہ اونچی اونچی چلاتے اسے آوازیں دے رہا تھا-----

کہ اچانک اس کی نظر کھڑکھی کے ٹوٹے شیشوں پر پڑھی تھی اور کھڑکھی پر جھولتے اس کے دو پٹے کو دیکھا تھا اور پکڑ کر اپنے ہاتھ پر لپیٹا تھا۔۔۔۔۔

حق نواز۔۔۔۔۔ حق نواز۔۔۔۔۔وہ حلق کے بل وہیں کھڑے چلایا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔۔ج۔۔۔جی چھوٹے ملک۔۔۔۔ حق نواز ہاتھ باندھے کانپتی ٹانگوں کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

زارا کہاں ہے۔۔۔۔وہ اپنی لال انگارہ آنکھیں اس پر گاڑے بولا تھا۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ت۔۔۔تھوڑی د۔۔۔۔دیر پہلے ہی چھوٹے ملک صاحب فقیراں بیگم صاحبہ کو کھانا کھلا کر دوائی کھلا کر سلا کر گئی ہے۔۔۔۔ حق نواز نے بات کو سنبھالتے لنگڑا جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔۔

تو اب کہاں ہے وہ دس گارڈز باہر کھڑے ہیں چار نوکر اس فارم ہاؤس کے اندر ہیں اور پھر بھی وہ تم سب کو چکما دے کر چلی گئی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا میں نے کھسروں کی فوج پالی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اس نے حق نواز کے پیٹ پر ٹانگ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں ہے فقیراں بلاؤ اسے۔۔۔ فقیراں فقیراں۔۔۔۔ اس کی گرجدار آواز سے پورے کا پورا فارم ہاؤس گرج رہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جی چھوٹے۔۔۔۔

زارا کہاں ہے فقیراں۔۔۔۔وہ اس کی لرزتی ٹانگوں کو دیکھ کر گرجا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔میں نے انہیں سلا دیا تھا چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔م۔۔۔مجھے ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔ تمہیں بکواس کی تھی نا میں نے کہ اس کا خیال رکھنا تم کیوں ہلی وہاں سے پھر اس کے پاس سے کیوں گئی۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر دھاڑا تھا۔۔۔۔

بلاؤ گارڈز کو ابھی کے ابھی۔۔۔

اس نے حق نواز کو حکم دیا تھا۔۔۔

اور کچھ دیر میں سارے گارڈز اس کے سامنے تھے-----

کیا تم لوگوں میں سے کسی نے اسے باہر جاتے دیکھا----

نہیں چھوٹے ملک کوئی بھی فارم ہاؤس سے باہر نہیں گیا---- گارڈز یک زبان بولے تھے-

کونسا سستا نشہ کر کے سوئے تھے تم لوگ جو تم سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر وہ ازہان حیات ملک کی سیکیورٹی کو ٹھینگا دکھا کر گئی ہے----

دفع ہو جاؤ سب کے سب ورنہ بے موت مارے جاؤ گے----

وہ غرایا تھا اس کے لہجہ میں شیر کی چنگھاڑ تھی---

تم دونوں یہی رکو---- اس نے حق نواز اور فقیراں کو روکتے ہوئے کہا تھا----

سچ سچ بتاؤ حق نواز تم نے تو نہیں اس کے بھاگنے میں مدد کی---- تمہیں اسکی ہمدردی کا بخار چڑھ رہا تھا----

ازہان نے لال آنکھوں سے اس کو کھوجتے ہوئے کہا تھا-----

ن۔۔۔۔ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔چھوٹے ملک م۔۔۔مجھے تو پتا بھی نہیں۔۔۔۔ حق نواز نے صاف جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

اگر تم دونوں کا اس قصے میں کوئی ہاتھ ہوا تو یاد رکھنا اپنے ہاتھوں سے چمڑی ادھیروں گا تم دونوں کی۔۔۔۔۔

وہ غصے سے غرایا تھا۔۔۔۔۔اور پھر اس نے حق نواز کی ہمراہی میں فارم ہاؤس کا چپا چپا چھان مارا تھا کہ شاید زارا فارم ہاؤس میں ہی ہو کہیں دبکی بیٹھی ہو چھپی ہوئی۔۔۔۔۔ڈر کے مارے۔۔۔۔۔۔

مگر وہ ہوتی تو نظر آتی۔۔۔۔ وہ کسی بوکھلائے جانور کی طرح اب فارم ہاؤس کی ہر چیز توڑ رہا تھا۔۔۔۔ اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

عشق واجب،وفالازم، درد واجب، دوا لازم

ہجر واجب ،سزا لازم ،روگ واجب ، دعا لازم

زارا درید تم ہر وہ کام کرتی ہو جس سے مجھے غصہ آئے میرے اندر کے شیطان کو تم خود جگاتی ہو اس گستاخی کا مطلب میں تمہیں ایسا سمجھاؤ گا کہ یاد رکھو گی۔۔۔۔ تم نے اس سوئے شیر کو للکارا ہے جو اپنے شکار تک منٹوں میں پہنچتا ہے۔۔۔۔

وہ بری طرح چلا رہا تھا۔۔۔۔ غصے میں پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

خون میں تمہارا تمہاری رگوں سے خود پیوں گا اب۔۔۔۔۔۔

لنگڑی شیرنی۔۔۔کہتے وہ صوفے پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا تھا۔۔۔۔

سی سی ٹی وی فوٹیج۔۔۔۔ایک دم اس کے زہن میں جھماکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے حق نواز کو دیکھ کر گہری مسکراہٹ لی تھی۔۔۔۔۔

جاؤ حق نواز میرا لیپ ٹاپ لے کر آؤ اس نے حق نواز کو حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

ایک حق نواز ہی تو تھا جو سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔۔ادب سے ہاتھ باندھے سر جھکائے۔۔۔۔۔

حق نواز کی بلاجانے کے لیپ ٹاپ پر کیا ہونے جا رہا ہے۔۔۔۔۔وہ اپنی موت کا پروانہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر لایا تھا اس تک۔۔۔۔۔

یہ لیں چھوٹے ملک۔۔۔۔اس نے ازہان کو لیپ ٹاپ پکڑایا تھا۔۔۔۔

پانی پلاؤ مجھے اس نے لیپ ٹاپ آن کرتے نیا حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔

اری اوہ فقیراں ملک صاحب کے لیے پانی لا۔۔۔۔۔ اس نے فقیراں کو کہا تھا۔۔۔۔۔

دو منٹ میں وہ پانی لائی تھی ۔۔۔۔۔۔

اور ازہان نے سی سی ٹی وی فوٹیج دو گھنٹے پہلے کی لگا کر آن کی تھی۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب فقیراں نے گلاس آگے بڑھایا تھا۔۔۔

ازہان نے گلاس پکڑ کر لبوں کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔

نظریں ہنوز لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھی----

ایک گھونٹ-----

دوسرا گھونٹ-----

تیسرا گھونٹ لیتے اسکا حلق کڑوا ہوا تھا لیپ ٹاپ پر چلتا منظر دیکھ کر----

فقیراں گلاس واپس لینے کے لیے ادب سے سر جھکائے کھڑی تھی----

حق نواز ازہان حیات ملک کے ماتھے پر پڑتے بل دیکھ کر تذبذب کا شکار ہوا تھا-----

ٹھککککککک------ازہان نے پوری قوت سے گلاس زمین پر مارا تھا اور کانچ کا گلاس کرچیوں کی شکل منٹوں میں اختیار کر گیا تھا-----

اب اس نے گود میں پڑا لیپ ٹاپ حق نواز کی طرف گھمایا تھا----

دیکھو اسے فقیراں---- حق نواز----

وہ غرایا تھا-----

اور لیپ ٹاپ پر چلتا منظر دیکھ کر دونوں کی جان لبوں پر آئی تھی-----

تو تم لوگ کہتے ہو کہ تم دونوں نے اس کی مدد نہیں کی تو پھر یہ کیا ہے----

اس نے چنگھاڑتے ہوئے پوری قوت سے لیپ ٹاپ سامنے دیوار پر مارا تھا-----

اور فقیراں اور حق نواز پوری جان سے اپنی اپنی جگہ کھڑے لرزے تھے-----

تم دونوں جانتے ہو نا غداری کا انجام اس نے جیب سے گن نکال کر اس کو لوڈ کرتے غصے سے کہا تھا-----

بکو کہاں چھوڑ کر آئے ہو اسے---- پوری جان سے اس نے بوڑھے حق نواز کے پیٹ میں گھونسے مارے تھے----

اور وہ زمین پر ڈھیر ہوا تھا----

وہ بہت رو رہی تھی چھوٹے ملک اس نے مجھے بابا کہا تھا وہ مجھے اپنی بیٹی کی طرح لگی تھی-----

اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے درد برداشت کرتے کہا تھا----

حق نوازا مجھے بتاؤ اسے کہاں چھوڑ کر آئے ہو۔۔۔۔ نہیں تو اگلی بار میں نہیں میری گن بولے گی۔۔۔۔ مجھے تم سے ہمدردی نامہ نہیں سننا وہ پھر سے چلایا تھا۔۔۔۔

ہ۔۔۔۔۔ہ۔۔۔ہم نہیں ج۔۔۔۔۔۔جانتے چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔۔

فقیراں نے لڑکھڑاتا لہجہ اپناتے کہا۔۔۔۔

تم سے پوچھا میں نے نمک حرام عورت جس گھر کا نمک کھایا اس سے ہی غداری

اس نے فقیراں کے دماغ میں گن کی بیک ماری تھی اور وہ لہو لہان ماتھا لیے وہیں پر ڈھیر ہوئی تھی ۔۔۔۔

چل بتا جلدی۔۔۔۔۔

ازہان نے گن کو حق نواز کے منہ کے اندر گھسایا تھا اور ٹریگر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

حق نواز ملکوں سے غداری کی سزا موت ہے۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

مگر میں تمہیں ابھی نہیں ماروں گا۔۔۔۔ تمہاری بیگم صاحبہ کے سامنے تمہاری جان لوں گا۔۔۔ تاکہ اسے احساس ہو کہ وہ جس سے بھی مدد لے گی اسکا انجام موت ہو گا۔۔۔۔اور اسے پھر ہی سمجھ آئے گا کہ اس دنیا میں صرف اور صرف اسکی جائے پناہ ازہان حیات ملک ہے۔۔۔۔۔

اس نے فلق شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مراد۔۔۔۔۔ مراد۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک۔۔۔۔

لے جاؤ اور باندھوں ان دونوں کو ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے فوراً۔۔۔

وہ حکم دے رہا تھا یا چلا رہا تھا۔۔۔۔ یہ سمجھنا ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔

چھوڑ دیں چھوٹے ملک صاحب اس کی جان۔۔۔ آپ پر لاکھوں لڑکیاں قربان مگر اس یتیم کی آہ نا لیں وہ مجبور بہت پاک ہے۔۔۔۔ حق نواز نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اس کے پاؤں پکڑے تھے اپنی تکلیف بھلا کر۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ نہیں یار۔۔۔وہ لاکھوں نہیں بس ایک چاہیئے۔۔۔۔اور وہ ایک زارا درید چاہیے۔۔۔۔اور وہ یتیم ہی چاہیے۔۔۔اور وہ پاک ہی چاہیے۔۔۔۔۔

ازہان نے اس کے پاؤں کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔اس کا لہجہ کسی ضدی بچے کی طرح ہوا تھا۔۔۔جو کہہ رہا ہو یہی کھلونا چاہیے اور ابھی چاہیے۔۔۔۔

اور حق نواز وہ اسے ساحرہ بھی کہو جادوگرنی ہے وہ جادو کرتی ہے۔۔۔۔ مجھ پر کیا پھر میرے وفاداروں پر۔۔۔۔کہ ہر کوئی اس کے حق میں نرمی کرے۔۔۔ وہ تلخ لہجے میں کہتا اسے ٹھوکر مارتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔وہ مانچسٹر یونی کی کینٹین میں بیٹھی سینڈوچ کھا رہی تھی جب ڈیلٹن اسکے پاس آہ کر بیٹھا تھا۔۔۔افسردہ سا بجھا بجھا سا۔۔۔

نتھنگ یہ تمہارے سلوشنز۔۔۔ ان میں پوری ڈیٹیلز ہے گھر جا کر تسلی سے پڑھ لینا اور اگر کوئی مسئلہ ہوا تو پوچھ لینا۔۔۔ ڈیلٹن نے تھکے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کیوں ہلکان کر رہے ہو خود کو۔۔۔۔ نشرح کو اس کی حالت دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔۔۔۔وہ ایسا تو کبھی بھی نہیں تھا شوخ چنچل شرارتی۔۔۔۔

کہاں مار کر پھینکا ہے اسے۔۔۔۔وہ جو اس کا سوال اگنور کر کے جانے کے لیے اٹھا تھا۔۔۔اس کا سوال سن کر چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

کسے۔۔۔۔اس نے عام سے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

ڈیلٹن کو۔۔۔۔اس ڈیلٹن کو جو شوخ تھا۔۔۔۔ شرارتی تھا۔۔۔۔جس نے میری ناک میں دم کیے رکھا تھا۔۔۔ جس نے جیمنائے پر کھولتا پانی پھینکا تھا۔۔۔اس لیے کے اس نے مجھے کرنٹ لگایا تھا۔۔۔وہ ڈیلٹن کہاں ہے جس نے بینز کو لینورڈو سے بائیسکل ریس جتوائی تھی۔۔۔۔

پرنسپل کی فریج میں وائن کی بوتل میں پٹرول بھر کر رکھا تھا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ ڈیلٹن۔۔۔وہ ایک ایک کر کے اسکی شرارتیں مسکراتے ہوئے اسے یاد کروا رہی تھی۔۔۔۔

کیوں مر رہے ہو اسکے لیے جسے پروا نہیں تمہاری----

نشرح نے اس کے سنسان چہرے کو دیکھتے کہا تھا---

نشرح----

Death is not the greatest loss in life---Greatest loss is what dies inside us----

While we live-----،،،

اور میں اندر سے مر رہا ہوں---- مجھ سے نہیں برداشت ہو رہا وہ دور جا رہی ہے تو-----

مجھے محبت سکھا کر مجھے توڑ کر اس نے مجھے خود سے نعفرت کرنا بھی سکھا دی ہے مگر میں نہیں کر پا رہا میں کہتا ہو کہ مجھے اس سے نعفرت ہے اور دوسرے لمحے وہ

جب رات کو ایبک سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔تو میں غیر ارادی طور پر اس کے پیچھے گیا تھا پھر اس کی پوری ڈیٹ دیکھی اس کا ڈانس دیکھا جو وہ ایبک کی باہوں میں باہیں ڈالے کر رہی تھی۔۔۔۔

میں اندر سے تباہ ہو رہا ہوں۔۔۔۔وہ کراس کر رہی ہے مجھے مگر وہ پھر کبھی مجھے زندہ نہیں کر پائے گے۔۔

ایبک اس کے ساتھ چال چل رہا ہے۔ مگر میں تمہیں بتا دوں نشرح اس بار ڈیلٹن اسے نہیں بچائے گا۔۔ڈیلٹن نے گہرے دکھ سے کہتے اسے ہاتھ ہلا کر بائے کا سگنل دیتے ہوئے کہا تھا اور چلا گیا تھا۔۔۔

بینز اللہ تمہیں عقل دے تم نے ہنستے مسکراتے انسان کو مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔۔۔

مر جاؤ تم بھی۔۔۔۔۔سچے انسان کی محبت کو چھوڑ کر اس گھسے ہوئے کھسے کو سر کا تاج بنانے جا رہی ہو۔۔۔۔

شیزان کی بوتل۔۔۔۔

نشرح نے نعفرت سے جلتے کھڑتے بینز کو دل دل میں سو صلاواتیں سنائیں تھیں۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم ٹھیک ہو ناں امل نے اس کو خود سے الگ کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔۔می۔۔۔۔میں ٹھیک نہیں ہوں امل وہ وہ جانور ہے۔۔۔۔۔وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا زی۔۔۔۔۔ امل نے اسے لاڈ سے پکارا اور اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ ۔۔۔ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔ وہ پھر سے روئی تھی۔۔۔۔

زارا تم کیسے آئی یہاں تک وہ چھوڑ کر گیا ہے کیا تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔مائرہ نے پوچھا تھا۔۔۔

حق نواز انکل اور فقیراں انٹی نے ہیلپ کی ہے۔۔۔۔وہ اس کے خاص وفادار ہیں۔۔۔۔ وہ نا ہوتے تو شاید آج علیہا ہم سے بہت دور جا چکی ہوتی۔۔۔۔میں یہاں نا ہوتی۔۔۔ امل وہ شیطان ہے اس کے سینے میں دل نہیں ہے۔۔۔۔وہ بے حس ہے اسے کسی کی تکلیف سے کسی کے جینے سے مرنے سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ مار دے گا ہم سب کو۔۔۔۔ہمیں جانا ہو گا یہاں سے بہت دور۔۔۔۔وہ ڈر سے کانپی تھی۔۔۔۔۔

تم جہاں بھی جاؤ گی وہ تمہیں ڈھونڈ لے گا زارا وہ ازہان حیات ملک ہے اس کی پہنچ زمین کی تہوں اور آسمانوں تک ہے۔۔۔۔۔ سبحان نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان بھائی آپ علیہا کو ڈسچارج کر دیں ہم یہاں سے چلے جائیں گے یہ نا ہو وہ ڈھونڈتا ہوا مجھے یہاں بھی آہ جائے۔۔۔۔

زارا نے کسی خدشے کے تحت ہاتھ پکڑا تھا امل کا اور اسے اپنے ساتھ اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

ماہر مائدہ سبحان اس کی حالت زار پر افسردہ تھے۔۔۔ سنان کے دل کو عجیب ٹھنڈک مل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بیٹا ایسے چھپ لینے سے ایک نا ایک دن وہ ہمیں ڈھونڈ نکالے گا۔۔۔ حالات کا مقابلہ کرنا سیکھو۔۔۔۔

شمس صاحب نے اسے سینے سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

بسسس۔۔۔اب ہمت نہیں ہے اور مقابلہ کرنے کی۔۔۔ ختم ہو گئی ہو میں اب انکل۔۔۔وہ ان کی شفقت سے نڈھال ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی فی الوقت زارا ہمیں تمہیں سیف سائیڈ پہنچانا ہے۔۔۔کیونکہ ہم ابھی یہی شو کروائیں گے کہ تم ہم تک نہیں پہنچی۔۔۔۔۔۔

ماہر نے سجیشن دی تھی-----

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے ماہر-----تمہارا ازہان سے چھپنا زیادہ ضروری ہے----باقی ہم سنبھال لیں گے----

سجان نے بھی ماہر کی ہاں میں ہاں ملائی تھی----

مگر ہم ہمارے میں سے کسی کے گھر بھی اس کو نہیں رکھ سکتے ہمارے گھروں تک اس کی رسائی آسانی سے ممکن ہے----

شمس صاحب نے کہا تھا----

پھر بابا یہ کہاں جائے گی---- مائدہ کو فکر ہوئی تھی----

منیب انکل-----

زارا منیب انکل کی طرف جائے گی---- سجان نے حل بتایا تھا---

م----می---میں علیہا اور امل کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی----اسے جو کرنا ہے کرے----- اس نے چکراتے سر سے کہا تھا----

بے وقوف مت بنو زارا تم ان لوگوں کی پاور کو نہیں جانتی---- سجان نے سمجھانا چاہا تھا---

جانتی ہو اس کی پاور مجھ پر زمین تنگ کر چکا ہے میری سانسیں تنگ کر چکا ہے۔۔۔۔میری دنیا اجاڑ چکا ہے۔۔۔۔۔وہ شیطان۔۔۔۔وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔۔۔اور چکرا کر پھر سے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔

زارا اٹھو اٹھو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ امل اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سبحان نے آگے بڑھ کر اسے چیک کیا تھا۔۔۔۔

سٹریس کی وجہ سے ہے۔۔۔۔۔ ماہر میں تمہیں منیب انکل کا ایڈریس لکھ کر دیتا ہوں زارا کو وہاں تک پہنچا آؤ یار اور اس کی میڈیسنز بھی دیتا ہوں۔۔۔۔ابھی یہ بے

ہوش ہے تو آرام سے تم اسے لے جا سکتے ہو ہوش میں آہ گئی تو نہیں جائے گی-----

سبحان نے کہتے ہی اپنی جیب سے موبائل نکال کر ماہر کو ایڈریس سینڈ کیا تھا-----

میں بھی چلتا ہوں ساتھ سنان اس سارے وقت میں اب بولا تھا----وہ بھی اپنے مطلب کے لیے کہ اس طرح وہ گھر دیکھ لے گا اور ازہان کو بتا دے گا----

نہیں ماہر اور میں چلے جائیں گے تم امل کے پاس رہو شی نیڈز یو--- مائرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا زارا کی طرح اسے بھی سنان کچھ خاص پسند نہیں تھا----- اس لیے اسکی آفر کو ریجیکٹ کیا تھا---

اوکے ایز یو لائک سنان نے برا سا منہ بنایا تھا---- مائدہ کی بات پر----

پتہ تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا---- مائدہ اس نے دل میں سوچا تھا-----

ماہر اور مائدہ زارا کو لے گئے تھے---- سبحان او پی ڈی گیا تھا اپنے باقی پیشنٹس کو دیکھنے----

انکل آپ گھر جائیں ریسٹ کریں رات کافی ہو گئی ہے---- امل نے شمس صاحب سے کہا تھا----

نہیں بیٹا میں ٹھیک ہو بلکہ تم ایسا کرو گھر چلی جاؤ ہم سب ہیں علیہا کے پاس انھوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے کہا تھا----

نہیں میں اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔۔ اپ تھک گئے ہیں یو نیڈ ریسٹ ویسے بھی تھوڑی دیر تک مائدہ اور ماہر بھائی آہ جائیں گے۔۔۔۔

یہ ٹھیک کہہ رہی ہے انکل کچھ پریشانی ہو گی تو ہم بلا لیں گے آپ کو اپ ریسٹ کریں گھر جا کر۔۔۔۔۔

سنان نے کہا تھا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے پر دھیان رکھنا بیٹا ۔۔۔۔ وہ دونوں کو اللہ کی امان میں دے کر واپسی کے لیے گئے تھے۔۔۔۔۔

سنان تم بھی چلے جاؤ رات ہو گئی ہے کافی۔۔۔۔ صبح آہ جانا امل نے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔تمہارے لیے کچھ لاؤ کھاؤ گی۔۔۔۔

سنان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں کھانا کچھ۔۔۔۔اس نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔۔۔

تم بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔

آتا ہوں کہتے وہ کینٹین کی طرف بڑھا تھا اس کے لیے کچھ لینے۔۔۔۔اپنی جھوٹی کئیر بھی تو دکھانی تھی۔۔۔۔

امل گھر چلی جاؤ۔۔۔۔سجان نے اسکے پاس بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں جا سکتی سجان بھائی۔۔۔۔

سب کہاں گئے۔۔۔۔سجان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

انکل کو گھر بھجوا دیا اور سنان یہی ہے ادھر۔۔۔

زارا کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ازہان نے ان دونوں کے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ تو تم بتاؤ ہمیں ازہان حیات ملک کے میری بہن کہا ہے۔۔۔۔۔ازہان کو دیکھ کر سبحان کا دماغ کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔مکاری وہ بھی میرے ساتھ۔۔۔۔وہ ہنسا اور ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

بخش دو چھوڑ دو ہماری جان امل نے چلاتے ہوئے اسکے اگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

امل درید۔۔۔۔ماشااللہ پیاری ہو مگر زارا درید سے کم اس نے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

بولو مراد۔۔۔۔۔اپنے خاص کارندے کو اپنے پاس آتے دیکھ ازہان نے پوچھا۔۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب وہ ہوسپٹل میں کہیں نہیں ہیں۔۔۔۔۔

ہو گی تو ملے گی۔۔۔۔ سبحان نے کہا۔۔۔

ہے تو اور یہی تم لوگوں کے پاس ہے۔۔۔۔۔ڈھونڈ تو نکالو گا۔۔۔ میں اسے اپنے طریقے سے۔۔۔۔۔سنا ہے کسی اپنے بہت خاص کی تکلیف پر زارا درید مرنے کو

بھی تیار ہوتی ہے تو چلو پھر ٹرائے کرتے ہیں۔۔۔ ازہان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اٹھاؤ اسے اور گاڑی میں ڈالو ازہان نے امل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مراد سے کہا تھا۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی تم یہ نہیں کر سکتے میں سب کو اکٹھا کر لوں گا۔۔۔۔۔ تم بچ کے نہیں جا سکو گے۔۔۔۔ سبحان چلایا تھا۔۔۔۔

کر کے دیکھ لو۔۔۔۔اور ہاں کل میرا اور امل کا نکاح نامہ زارا درید کو لازمی دکھانا۔۔۔۔ بھجوا دوں گا میں۔۔۔

مجھ سے جان چھڑانے کی گستاخی اسے بہت مہنگی پڑنے والی ہے کہا تھا میں نے اسے میرے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔۔اور کسی کے بارے میں نہیں۔۔۔۔۔ مگر اس نے جو کیا اب اسکا کیا اسکی بہن بھگتے گی۔۔۔۔اج ہی اسکی بہن سے نکاح کرو گا میں۔۔۔۔۔۔ ازہان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے امل نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا۔۔۔۔۔ سبحان اس کو چھڑانے کے لیے لپکا تھا کے اس کے کارندے نے اس کے سر پر گن مارکر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور وہ لڑھک کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ حیرت انگیز طور پر جہاں جہاں سے وہ گزر رہے تھے یا جہاں وہ سبحان سے اور امل سے الجھ رہا تھا صرف ایک دو لوگ تھے یا شاید رات کے دو بجے ہوسپٹل کچھ زیادہ سنسان تھا۔۔۔۔۔

اور دوڑ کھڑا سنان یہ سارا تماشا بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

امل کو بڑی راز داری سے وہ ہوسپٹل سے باہر نکال کر گاڑی میں بٹھا چکے تھے۔۔۔۔منہ پر ٹیپ لگا دی گئی تھی اس کے وہ بس اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

وہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی نہیں سو پا رہا تھا۔۔۔۔۔دل جل رہا تھا اس کا۔۔۔۔۔ دماغ اور دل کے درمیان عجیب سرد جنگ چل رہی تھی۔۔۔۔۔

کیسے سکون آئے گا۔۔۔۔۔

اس کی صورت دیکھ کر دل سے آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

کس کی صورت دیکھ کر۔۔۔۔۔ دماغ نے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

امل درید۔۔۔۔دل نے منٹ سے پہلے جواب دیا تھا۔۔۔۔

تیری صورت نگاہوں میں پھرتی رہے۔۔۔۔

عشق تیرا ستائے تو میں کیا کرو۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا بے چین ہو کر کروٹ لینے سے تو بہتر تھا۔۔۔

سگریٹ سلگا کر نیٹ آن کیا تھا۔۔۔

شاید سوشل میڈیا پر کوئی تصویر ہو اسکی۔۔۔۔

کھنتے اس نے فیس بک۔۔۔ انسٹا گرام ٹوئٹر ہر ایپ کنگال ڈالی تھی۔۔۔۔ عمل

درید کا نام سرچ کر کر کے۔۔۔۔۔

مگر کہیں بھی اسے اس پری پیکر کا چہرہ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ موبائل بیڈ پر رکھتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہے۔۔۔۔۔ ویسے بھی آرہان کبیر ملک تمہارے چہرے کو ہر کسی کے لیے

اشتہار بنانا بھی نہیں چاہے گا۔۔۔۔

ریڈ چلی دل خوش ہوا دیکھ کر کے تم سوشل میڈیا سے دور ہو----

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا----

آرہان ایسے نہیں سکون آنے والا میرے خیال سے ہوسپٹل کا چکر لگانا پڑے گا بس دور سے دیکھ کر ایک پک کلک کر کے آہ جاؤ گا----

کہتے اس نے گاڑی کی کیز اٹھائی تھیں اور قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے-----

آج اس چپکو کا حساب بھی برابر کر دوں گا اگر وہ مجھے کہیں آس پاس نظر آیا امل کے تو----

ارہان دل میں پکا ارادہ کرتے ہوسپٹل کی طرف جا رہا تھا----

اس سے پہلے کے وہ ہوسپٹل کے گیٹ سے اپنی گاڑی اندر کرتا----

اس کے پاس سے ازہان حیات ملک کی گاڑی گزری تھی-----

ازہان نے پچھلی سیٹ پر بیٹھے امل کا ہاتھ دبوچا ہوا تھا اور وہ آنسو بہاتی اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی----

ازہان بھائی امل کے ساتھ۔۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔۔۔۔۔

کوئی لڑکی ازہان حیات ملک کے ساتھ تھی تو مطلب معاملہ خاصا اہم ہو گا۔۔۔۔

وہ ڈرا تھا امل کے انجام سے۔۔۔۔۔

کپکپاتے ہونٹوں سے اس نے ازہان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔موبائل سے ازہان کی آواز ائی تھی۔۔۔۔

ہیلو بھائی۔۔۔۔اپ گھر نہیں آئے کہیں جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔گاڑی کی آواز اہ

رہی ہے۔۔۔۔

ارہان نے جان بوجھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں فارم ہاؤس جا رہا ہوں نکاح کرنے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک تم بھی آہ جانا اور سنو گھر پر کسی کو پتا نا چلے۔۔۔۔

اس نے تنبیہہ کی تھی۔۔۔۔

رات کے ایک بجے نکاح بھائی۔۔۔۔

اس نے کپکپاتے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔

میرے خیال میں۔۔۔۔میں نے نکاح کرنا ہے نماز نہیں پڑھنی جو کوئی مقرر وقت کا انتظار کروں۔۔۔۔

ازہان نے عمل کی طرف غصے سے دیکھتے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

ادھر ارہان نے فون کان سے ہٹا کر سامنے کرتے کرب سے انکھیں میچیں تھیں۔۔۔۔

مطلب امل ازہان بھائی کی ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔۔

میں ازہان بھائی سے کہونگا اس کو کوئی تکلیف نا دیں مجھ سے اس کے انسو نہیں برداشت ہوتے۔۔۔۔۔میں اس کو روتا نہیں دیکھ سکتا اس نے تھوڑی دیر پہلے والا منظر یاد کیا تھا جب وہ ارہان سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔۔

محبت کے صحیفوں میں جہاں تحریف ہوتی ہے

وہاں پھر ہجر کی آیات کی تصنیف ہوتی ہے

محبت تو نہیں لیکن انوکھا ربط ہے کوئی

مجھے اک شخص کی تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے ...

بے دلی سے گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے گاڑی فارم ہاؤس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔۔وہ اپنی ایک دل کی لگی کو اپنے بھائی کا ہوتا دیکھنے جا رہا تھا۔۔۔۔وہ امل درید کو امل ازہان حیات ملک بنتے دیکھنے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

امل ارہان کبیر ملک ساؤنڈ پرفیکٹ اس کے کانوںمیں اس جملے کی بازگشت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے بے خود سا ہو کر دل پر ہاتھ رکھا تھا دھڑکنیں منتشر ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تو تم اس کی عزت پر ہاتھ ڈالو گے-----

وہ لرننگ ہال سے نکل رہی تھی----جب اس نے ہال سے راہداری کے پاس سے گزرتے ایبک کی بات سنی تھی اور اس کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے------

تمہیں کس نے کہا ایبک کے میں اس کی خوبصورتی سے متاثر ہے-----وہ ڈیلٹن کی پسند ہے تو اس کا مطلب وہ میرے لیے زہر ہے-----

جیمنائے نے مسکراتے ہوئے کہا تھا-----

نشرح چاہ کر بھی وہاں سے آگے نہیں بڑھی تھی---- ڈیلٹن کی پیشین گوئی کسی حد تک اسے اب سچ ہوتی نظر آہ رہی تھی-----

تو پھر تم اس کے ساتھ کیا کرو گے ----- کیونکہ میں اب یہ مزید پیار کا ڈرامہ افورڈ نہیں کر سکتا-----

مجھے عجیب بیزاری ہوتی ہے اس سے----- ایبک نے بیزار لہجے میں کہا تھا-----

بس دو دن مزید۔۔۔۔پھر تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔ جیمنائے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم مار دو گے کیا اسے۔۔۔۔ ایبک کو تجسسس ہوا تھا۔۔۔

صرف ماروں گا نہیں۔۔۔ تڑپا تڑپا کر درد دے کر مارو گا پھر ڈیلٹن کی تکلیف دیکھ کر مجھے سکون ملے گا۔۔۔

پہلے اس کی انگلیوں سے ناخن نوچوں گا اور پھر جب وہ چیخے گی۔۔۔اہ کیا یار مزہ۔۔۔۔ پھر اس کے جسم کے ایک ایک حصے کو جلاؤ گا۔۔۔۔ آہ بڑی۔۔۔۔ ڈیلٹن کو ایک ویڈیو سینڈ کروں گا۔۔۔ مگر وہ بینز کو ڈھونڈ نہیں پائے گا۔۔۔۔

وہ آگے کا لائحہ عمل بتا رہا تھا۔۔۔

اتنی تکلیف۔۔۔۔نشرح کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے۔۔۔۔اس کی ٹانگیں کانپیں تھیں۔۔۔

دو سال۔۔۔دو سال سے اس کے عتاب کا نشانہ بنتا رہا ہوں میں۔۔۔دو سال سے ہر جگہ اس ڈیلٹن نے مجھے مات دی ہے۔۔۔۔

اور اب۔۔۔۔اب میں اسے اس کی زندگی کا سب سے بڑا صدمہ دوں گا۔۔۔جسے وہ کبھی برداشت نہیں کر پائے گا اور ٹوٹ جائے گا۔۔۔

زندگی جینے کی ویسے ہی اب اس کے اندر خواہش مرتی جا رہی ہے تمہیں اور بینزکو ساتھ دیکھ کر۔۔۔۔ وہ یہ سب باتیں کرتے مزے کے الگ جہان میں تھا۔۔

واہ جیمینائے کیا پلان بنایا ہے یار۔۔۔ اب مجھے باقی کی میری پیمنٹ کب ملے گی۔۔۔ ایبک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پرسوں جب تم آخری بار اس کھیل کا حصہ بنوں گے اور پھر سب کچھ میرے ہاتھ میں ہو گا۔۔۔ دی کنگ جیمینائے۔۔۔۔

اس نے ٹیٹوز سے بڑی بازو کو ہوا میں لہراتے خوشی سے یاہو کہا تھا۔۔۔ اور پھر وہ دونوں باہر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔اور سامنے نشرح کو کھڑے دیکھا تھا۔۔۔

وہ ان دونوں شیطانوں کو سامنے دیکھ کر بری طرح ڈری تھی----

اور لرزتی ٹانگوں سے اندھا دھند بھاگی تھی-----

ہے یو ایشین بیوٹی---- جیمنائے نے غصے سے دانت کچکاتے اسے آواز دی تھی----

پکڑو اسے ایبک----وہ ڈیلٹن کو سب بتا دے گی---

جیمنائے اور ایبک اس کے پیچھے دوڑے تھے--- -

وہ اندھا دھند دوڑتی جا رہی تھی---- سانس پھول رہا تھا اس کا-----

اسے فکر تھی تو بس یہ کہ کسی طرح ان شیطانوں سے خود کو بچا لے-----

یونی سے باہر نکل کر اس نے اپنے فلیٹ کی طرف دوڑ لگائی تھی----وہ ابھی بھی اس کے پیچھے تھے----

وہ رکنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی-----

وہ تھک رہی تھی مگر وہ رکی نہیں تھی۔ ۔۔۔۔ یونی سے تین منٹ کے فاصلے پر ہی اس کا فلیٹ تھا۔۔۔۔اس لیے وہ گاڑی کا استعمال نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔۔

فلیٹ کے سامنے اہ کر اس نے چابی نکال کر اسے کھولا تھا۔۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے چابی نیچے گری تھی۔۔۔۔۔۔

اتنی دیر میں وہ دونوں اس تک پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

جیمنائے نے زمین سے چابی اٹھا کر اسے پکڑائی تھی۔۔۔۔

وی وانٹ ٹو سی یور اپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

جیمنائے نے آنکھ ونک کرتے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

د۔۔۔ د۔۔۔فع ہو جاو خبیثوں لانتیوں۔۔۔۔گدھے کے گوبروں۔۔۔۔۔۔وہ ہکلاتے ہوئے اردو میں انہیں گالیاں دے رہی تھی۔۔۔

ہے واٹ ڈڈ یو سے۔۔۔۔ لیبک کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے گھوم کر پاؤں میں پہنے کوٹ شوز کا ٹانگ اٹھا کر ان دونوں کے منہ پر باری باری مار کر صحیح اور بروقت استعمال کیا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے دونوں سنبھلتے وہ دروازہ کھول کر اندر جا چکی تھی اور دروازہ بند کر کے نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ اتنی ہمت دکھا کر بھی وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔

ازہان ارحان ڈیلٹن بینز کہا ہو تم سب۔۔۔۔۔ وہ اپنے بالوں کو پکڑے روتے ہوئے پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر ڈیلٹن کو یا ایبک کو کچھ بتایا تو ایشین بیوٹی اس سے پہلے تمہیں ماروں گا جان سے جیمنائے نے دھاڑتے ہوئے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔

اور دروازے کے اس پار نشرح کے کانوں نے واضح وہ دھمکی سنی تھی۔۔۔۔

مر جاؤ تم جیمنائے۔۔۔۔۔ تمہیں کہیں جگہ نا ملے قبر کے کیڑے بھی تمہارے گندے جسم کو کھانے سے انکار کر دیں وہ چلاتے ہوئے اپنے آنسو صاف کرتے کہہ رہی تھی۔۔۔

مردار روسٹر اس نے دانت کچکاتے کہا تھا اور ڈیلٹن کا نمبر ملانے لگی تھی-----

مگر وہ بند جا رہا تھا-----

اسے اب بینز کی فکر ہوئی تھی اس نے اس کا بھی نمبر ڈائل کیا تھا وہ بھی بند جا رہا تھا---

اب وہ خود کو گھسیٹتے روم تک لائی تھی----- مجھے ڈیلٹن سے ابھی کے ابھی ملنا ہو گا-----

اس نے انسو پونچھتے کہا تھا اور اسی لمحے دروازے پر ہوتی بیل سے وہ دل و جان سے لرزی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پریتم کا کچھ دوش نہیں ہے وہ تو ہے نردوش

اپنے من سے باتیں کرتے آپ بنا میں شام

سانسوں کی مالا پہ سمرو میں پی کا نام-----

اس کا پل میں ارادہ بدلا تھا----

میں نہیں جا سکتا فارم ہاؤس میں کیسے اسے اپنی نظروں کے سامنے بھائی کا ہوتے دیکھو گا میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھتے اسے مسلتے کہا تھا۔۔۔

ایک سائیڈ پرگاڑی روک کر وہ گاڑی سے اترا تھا اور لمبے لمبے سانس ہواکے سپرد کرتا گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

نشرح سے بات کر کے دیکھتا ہوں ہو سکتا اس کے پاس کوئی حل ہو۔۔۔۔

موبائل نکال کر اس نے نشرح کو کال کی تھی۔۔۔۔ مگر کال ریسیو نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔۔ کتنی بار ٹرائی کرنے کے باوجود بھی کال ریسیو نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔۔

پلیز نشرح پک اپ دا کال ڈیم اٹ۔۔۔۔ اس نے فون کو گاڑی کے بونٹ پر مارتے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے بس ہو رہا تھا۔۔۔۔ جیسے بہت قیمتی چیز کا ہاتھوں سے نکل جانے کا خدشہ اسے اندر تک ہلا رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں وہ شاید میری قسمت میں نہیں ہے اس لیے تو حالات بھائی کے حق میں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتے کہا تھا۔۔۔۔

امل آئی کانٹ لیو ود آؤٹ یو۔۔۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو منہ پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں کتنا ہی اپنا درد اپنے اندر کیوں نا چھپا لوں۔۔۔۔

میں کتنے ہی خوبصورت چہرے کیوں نا دیکھ لوں۔۔۔ ، مگر تم جیسا چہرہ دوبارہ ڈھونڈنے کے لیے مجھے صدیوں کی مسافت طے کرنی پڑے گی۔۔۔۔ مگر پھر بھی میرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔ میں چاہے ہر فرض چھوڑ دوں چاہے کتنی ہی غلطیاں کر لو۔۔۔۔۔۔

تمہاری کمی مجھے روز ازل سے ابد تک رہے گی اب۔۔۔۔۔

میں بھائی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔

میں تم سے۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ تم سے جڑی میری فیلنگز کیا ہیں مگر تمہارا دور جانا مجھے درد دے رہا ہے۔۔۔۔۔

ایک چیز جو مجھ پر لوحِ ازل سے واجب ہے اور ابد تک واجب رہے گی وہ ہر بار زندگی ملنے پر تمہارے ساتھ اور تمہارے چہرے کی دید میں مبتلا رہنے کی خواہش ہوگی۔۔۔۔۔

مجھے لگتا تھا میں اس ڈفر چپکو سے تمہیں دور کر دوں گا۔۔۔۔مگر میرے سامنے میرے بھائی والا امتحان بڑا کٹھن ہے۔۔۔۔

وابسطہ تجھ سے تھے ج فسانے دل کے
کیا تیرے روٹھنے سے زمانے بدل گئے
دل سے میرے نکل کر۔۔۔ غیروں کے دل میں ہے
ہم نے سنا ہے۔۔۔ .تیرے ٹھکانے بدل گئے۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اس نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا تھا۔۔۔۔ بھائی آپ کو آپ کے حصے کی ہر خوشی ملے گی۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا دوبارہ۔۔۔۔ اسے اب امل کو ازہان حیات ملک کا ہوتے دیکھنا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مائرہ اور شمس اسے منیب انکل کے گھر لے آئے تھے۔۔۔

وہ بوڑھی جان اتنے بڑے گھر میں نوکروں کی فوج کے ساتھ اکیلی رہتی تھی۔۔۔۔منیب ڈاکٹر سجان کا پیشنٹ تھا اور بہت اچھے دوست بھی تھے دونوں۔۔۔۔۔ گو کہ دونوں کی عمروں میں اچھا خاصا فرق تھا مگر وہ دل کی ہر بات سجان سے کر لیتے تھے۔۔۔۔ ان کا ایک بیٹا اور بیٹی تھے دونوں شادی کے بعد کینیڈا شفٹ ہو گئے تھے اور بیوی تین سال پہلے مر گئی تھی اب اس گھر میں وہ تھے اور ان کی تنہائی تھی۔۔۔۔

وہ جب زارا کو لیکر ان کے گھر پہنچے تو انھوں نے ورملی ویلکم کیا تھا ان تینوں کا اور اپنی بیٹی والا کمرہ زارا کو دیا تھا ماہر اسے باہوں میں اٹھائے کمرے میں لایا تھا اور بیڈ پر لٹایا تھا----

مائرہ اس کے پاس بیٹھ گئی تھی---- سبحان نے اسے نیند کا انجکشن دیا تھا اس کے لیے نیند ضروری ہوگئی تھی-----

ایک دن میں کیا ہوگیا ہے اس نازک گڑیا کے ساتھ ماہر نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا----

کہتی تھی میں اسے کے اپنی حدیں نا بھولو---- اپنے نظریات بدلو-----کمزور طاقت والوں کے اگے کبھی طاقت ور نہیں ہو سکتا---- دنیا میں رہنے اور جینے کے کچھ تقاضے ہیں----دنیا زارا درید کے نظریات کے تحت نہیں چلتی----

مائرہ نے نم آنکھوں سے اس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا-----

وہ اب اسے کبھی نہیں چھوڑے گا---- ماہر نے بے بسی سے کہا تھا-----

ہمیں کچھ سوچنا ہو گا ماہر---- زارا کی تکلیف مجھ سے نہیں دیکھی جا رہی----

مائرہ نے ڈبڈباتی نظروں سے ماہر کو دیکھتے التجا کی تھی-----

میں کبھی زندگی میں اتنا بے بس نہیں ہوا جتنا آج اس ازہان نامی بلا سے ہوا ہوں---- ماہر نے کنپٹیاں مسلتے ہوئے کہا----

ماہر کیا مرد بھی بے بس ہوتا ہے-----

مائرہ نے افسوس سے پوچھا تھا-----

ہوتا ہے مائرہ ہر اس وقت مرد بے بس ہوتا ہے جب بات اس کی عزت پر آتی ہے جب بات اس کی کسی بہت پیاری اور لاڈلی چیز پر آتی---- پھوپھا کے جانے کے بعد میں ان تینوں بہنوں کی تکلیف کے عزت کے اور کھونے کے ڈر کے معاملے میں بے بس ہوں----

اس نے اپنی آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا تھا----

اور اس ٹائم وہ مائرہ کو ایک بے بس بھائی

ہی لگا تھا۔۔۔ بے بس مرد تو بہت بعد کی بات تھی۔۔۔

کیا یہ سب کبھی ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔ ماءرہ نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں پوچھا تھا۔۔۔۔

ہو گا انشاللہ ایک دن سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ اس نے پر عزم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تم یہی رکنا زارا کے پاس میں ہوسپٹل جاتا ہوں وہاں امل بھی اکیلی ہوگی۔۔۔۔اور علیھا کو بھی دیکھنا ہے۔۔۔۔۔یہ ناہو ازہان وہاں آہ کر کوئی واویلا کرے۔۔۔۔

ماہر وہاں سب کا خیال رکھنا۔۔۔ ماءرہ نے کہا تھا اور پھر اس کے ساتھ چلتی اسے باہر تک چھوڑنے آئی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیاہوا وہ۔۔۔۔سنان نے اگے آتے رونی صورت بنا کر سجان سے پوچھا تھا۔۔

وہ وہ کیسے لے کر جا سکتا ہے امل کو۔۔۔ ت۔۔۔ت۔۔۔ تم نے اسے روکا کیوں نہیں۔۔۔ سجان کے سینے پر ہاتھ مارتے اس نے اسے دھکا دے کر نیچے گراتے کہا تھا۔۔۔

تم تم اب امل کی عزت برباد کرواؤ گے ہاں۔۔۔ سنان نے ایکٹنگ کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے اسے پر چلاتے کہا تھا۔۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔ میں کیوں جانے دوں گا اسے۔۔۔وہ بہن ہے میری جتنا میرے بس میں تھا میں لڑا ہوں اس سے۔۔۔ تم کیا نہیں سمجھ رہے یا دیکھ نہیں رہے اندھے ہو کیا۔۔۔ سجان اس سے ڈبل چلایا تھا۔۔

اسے کچھ ہوا تو میں جی نہیں پاؤ گا۔۔۔ سنان اس کے چیختے لہجے سے ڈرا تھا اور ڈر کر نرم لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ تم ہمت رکھو۔۔۔وہ بس زارا کے لیے یہ سب کر رہا ہے وہ امل کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔

سجان نے کپکپاتے لہجے میں کہا۔۔۔ ۔

کیا تم نے سنا نہیں وہ اس سے نکاح کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔ سنان نے دھاڑتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔ ۔

تمہیں کیسے پتہ۔۔۔۔اس کا مطلب تم یہاں کافی دیر سے موجود تھے۔۔۔۔۔ سبحان نے کھوجتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔ نہیں میں بس لاسٹ میں جب وہ تمہیں دھمکاتے کہہ رہا تھا نکاح نامہ تم تک پہنچ جائے گا تب سنا تھا اور اسی لمحے میں تم تک آیا تھا۔۔۔ سنان نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو تمہیں کیسے پتا وہ امل اور اپنے نکاح کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔ سبحان نے دوبدو سوال پوچھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے لگا اگر وہ امل کو لیکر جا رہا تو وہ اس کے اور اپنے نکاح کی بات کرے گا۔۔۔۔ سنان نے بات سنبھالی تھی۔۔۔۔۔

ہمممممممم۔۔۔۔۔ سبحان نے مشقوق نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ماہر کو کال کی تھی۔۔۔

ہیلو ماہر۔۔۔۔۔کہاں ہو تم۔۔۔

میں بس آہ رہا ہوں۔۔۔۔مائدہ زارا کے پاس ہے اور میں راستے میں ہوں۔۔۔۔سب ٹھیک ہے نا سجان۔۔۔۔

ماہر کو پریشانی ہوئی تھی۔۔۔۔

نہیں ماہر کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ ازہان آیا تھا اور وہ امل کو لیکر چلا گیا ہے۔۔۔۔ اور میں چاہ کر بھی امل کو نہیں بچا سکا۔۔۔۔۔

سجان نے بے بس لہجہ میں بتایا۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔۔ماہر سے ایک دم گاڑی نہیں سنبھالی گئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپے تھے یہ سن کر اسے یقین کرنا مشکل ہوگیا تھا کہ وہ امل کو لیکر بھی جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

تم جلدی پہنچوں یہاں۔۔۔۔ سجان نے کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔اتنی بڑی غلطی ہو سکتی ہے ہم سے کیسے ہم امل کو بھی چھپا نہیں سکے۔۔۔۔ اس نے سٹئیرنگ پر غصے سے ہاتھ مارا تھا۔۔۔۔

ازہان حیات ملک تمہارا دماغ کتنی تیز رفتار سے چلتا ہے۔۔۔۔۔جہاں ممکن نہیں ہوتا تم وہاں وار کرتے ہو۔۔۔۔۔

ماہر نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اسے لیکر فارم ہاؤس پہنچے تھے۔۔۔۔۔اور جا کر ڈرائنگ روم کے صوفے پر اس نے امل کو پٹخا تھا۔۔۔۔۔

ایک دم جنگلی ہو تم۔۔۔۔۔ امل نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تمہاری بہن کے معاملے میں نہیں ہو۔۔۔۔سکون سے اس کے سامنے صوفے ہر بیٹھتے سگریٹ سلگاتے ہوئے ازہان نے کہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں خدا کا خوف نہیں ہے۔۔۔۔۔ایک معصوم سی بچی کو موت کے گھاٹ اتار کر ایک لڑکی کی عزت کی دھجیاں اڑا کر تم اب دوسری کی تزلیل کرنے میں زرا بھی عار یا شرم نہیں محسوس کر رہے۔۔۔۔ امل نے حلق کی بل چلاتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

بہت خوف ہے خدا کا۔۔۔۔اس لیے تو تم اور تمہاری بہن زندہ ہیں۔۔۔۔۔دیکھو احسان مانو میرا تم۔۔۔۔

ازہان نے سگریٹ کا کش لیتے کہا تھا۔۔۔۔

ایک دن آئے گا تم پچھتاؤ گے ازہان حیات ملک۔۔۔ امل کو نفرت ہوئی تھی اس کے لہجے سے۔۔۔۔

زارا درید جب میرے پاس ہوگی تو مجھے ہر پچھتاوا قبول ہے۔۔۔۔اس نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تمہاری کبھی نہیں ہو گی یہ فتور اپنے دماغ سے نکال دو۔۔۔۔ پاک روح جو ہے ناپاک روحوں کو ہی ملتی ہے۔۔۔۔تم نے قرآن نہیں پڑھا۔۔۔ ارے ہاں تم نے کہاں پڑھا ہو گا۔۔ ۔۔

رئیس باپ کی بگڑی اولاد۔۔۔۔

تمہارا تو دل ہی پتھر ہے تمہارے کانوں اور دل پر ہمیشہ کے لیے بے ہدایتا رہنے کی مہر لگا دی گئی ہے------ تم سنوں میں بتاتی ہوں تمہیں کہ قران پاک میں واضح الفاظ میں لکھا ہے---

نیک مردوں کے لیے نیک عورتیں لکھی گئی ہیں-----اور تم اپنے گریبان میں جھانکھو اور دیکھو تم کتنے نیک ہو----

امل نے نعفرت سے کہا تھا----

واہ بڑی بہن تو حاجن تھی ہی دوسری اس سے بھی آگے خیر وہ کیا ہے نا امل مجھے پتہ نہیں کیوں پکا یقین ہو گیا ہے کہ میرا جوڑا زارا درید کے ساتھ ہی بنایا گیا ہے---

ان ہاتھوں میں اس کے نام کی لکیر واضح دیکھ چکا ہوں میں اور اس دل میں اس کی تڑپ کانتے کی طرح چب رہی ہے-----

اس دل کو بے قرار کرنے کا فن اگر کسی عورت کے پاس ہے تو وہ زارادرید ہے منٹوں میں اس کی دوری نے میرا حشر بگاڑ دیا ہے میری رگوں میں اس کے قرب کا جنون بھر دیا ہے تو کیسے میں اس کا مقدر خود سے الگ رکھ سکتا ہوں۔۔۔۔اور تم مجھے اس تک پہنچاؤ گی تم۔۔۔۔۔

ازہان نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر سمجھ لو ازہان حیات ملک مر گئی ہے زارا درید اور۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال کی زینت بنا تھا۔۔۔۔

آئندہ کبھی تمہارے منہ سے میری زارا کو مارنے یا مرنے کے الفاظ نکلے تو تمہیں بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔ ائی پرامس ۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ایک ایک لفظ چباچبا کر ادا کیا تھا اس نے۔۔۔۔

اور ایک پل کو امل کا سر گھوم گیا تھا اتنا جان لیوا تھپڑ کھا کر۔۔۔اسکے جنون کو دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

کیا تھا سامنے کھڑا شخص کس چیز کی پیاس تھی اس میں عزت نوچنے کی۔۔۔۔۔

محبت کی۔۔۔۔۔

ہدایت کی۔۔۔۔۔

عشق کی۔۔۔۔۔

یا پھر ملن کی۔۔۔۔۔

امل نے بری دیر تک اسکی کیفیت سمجھنی چاہی تھی۔۔۔ اس کی حالت بکھری تھی۔۔۔۔وہ شاید ملن کے لیے بھٹک رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک دن کی محبت بھی کیا انسان کو ہوتی ہے۔۔۔۔

کیا محبت اتنی جان لیوا ہوتی ہے کہ چند ساعتوں میں حاوی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔انسو روانگی سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب اس پر کسی مرد نے ہاتھ اٹھایا تھا اور وہ بھی زارا درید کے حصول کے لیے۔۔۔۔

محبت کے لیے یا پھر ہوس کے لیے کیونکہ ازہان حیات ملک اور کسی کی محبت میں فنا۔۔۔۔۔

ناممکنات میں سے تھا۔۔۔۔

اس کو نیچے بیٹھے روتا دیکھ ازہان اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔۔

اٹھو اور فریش ہو جاؤ نکاح ہے تھوڑی دیر بعد تمہارا اور میرا۔۔۔۔ ازہان نے کہا۔۔۔

کیسی تڑپ ہے یہ تمہاری تڑپتے کسی اور کے لیے ہو نکاح کسی اور سے۔۔۔۔۔

یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔اس نے اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر تک مجھے تم فریش ملو کہتے وہ باہر لان کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔تین گھنٹے سے وہ اس سے جدا تھی۔۔۔۔۔اور ایک گھنٹے سے وہ اس کے لیے مارا مارا پھر رہا

تھا۔۔۔ زارا درید اتنی گستاخیاں مت کرو کہ پھر ان گستاخیوں کی بھرپائی کرتے کرتے تمہاری آدھی جان جھلس جائے اس نے اپنے سر کو ہلکا ہلکا دباتے کہا تھا۔۔۔۔۔امل سے نکاح کا کہہ تو آیا تھا مگر باقی کا پلان بھی اسے ابھی تیار کروانا تھا۔۔۔۔امل سے نکاح وہ کسی صورت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

زارا درید کی جگہ وہ جسی کو کبھی بھی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔چاہے وہ جتنی ہی مجبوری میں کیوں نا ہو یا نر کیوں نا رہا ہو زارا درید نہیں تو کوئی نہیں۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ اسے اپنے عقب سے ارحان کی آواز آئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے کیوں پریشان ہیں آپ۔۔۔۔اور یہ نکاح حریم کا کیا ہو گا۔۔۔۔ اس نے ایک ساتھ کتنے ہی سوال پوچھ ڈالے تھے۔۔۔۔

پتہ نہیں ارحان کیا ہوا ہے مجھے ۔۔۔۔ میں خود نہیں جانتا۔۔۔۔ شیر تھا میں آج کے دن کی شروعات میں بھیگا بلا بن گیا ہو اس دن کے اختتام پر۔۔۔۔

اس کا لہجہ گہری کھائیوں سا تھا۔۔۔۔

ارحان کو اسکی آنکھوں میں نمی فیل ہوئی تھی۔۔۔۔

خیر میری چھوڑو تم بتاؤ تمہارا منہ کیوں اترا ہوا ہے۔۔۔۔ ازہان نے اس کی لال آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بھائی میں بس آپ کے لیے پریشان تھا آپ اس ٹائم نکاح وہ بھی ایسے مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا۔۔۔۔ کیا آپ محبت کرتے ہیں اس سے۔۔۔ارحان نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔اتنی زیادہ کے شاید میں خود بھی نہیں جانتا ان تین گھنٹوں نے مجھے سمجھا دیا ہے کہ یہ دل لگی نہیں ہے یہ کوئی بہت گہرا جزبہ ہے جو اب شاید مرتے دم تک ساتھ رہنے والا ہے۔۔۔۔

ازہان نے تھکے لہجے میں کہا تھا بلکل ایسے جیسے مسافتیں لمبی ہوں راستے کھٹن ہو اور منزلوں کا علم نا ہو۔۔۔

اور ازہان کی بات سن کر ارحان کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

پہلی محبت کی رسوائی۔۔۔۔

دل ملن کا شیدائی۔۔۔۔

دھڑکنوں کی تیزگی کی لا پرواہی۔۔۔۔

اور آنکھوں میں نمکین پانی کی بھرائی۔۔۔۔۔

اس کو لگ رہا تھا اب سانس نہیں ائے گا۔۔۔اسکو لگا تھا وہ اب قدموں پر چل نہیں سکے گا۔۔۔۔اس کو لگا تھا اس نے اس نکاح میں شامل ہو کر سب سے بڑی غلطی کر لی ہے۔۔۔۔۔

وہ جو عشق تھا وہ جنون تھا۔۔۔

یہ جو ہجر ہے یہ نصیب ہے ۔۔۔۔۔

ل۔۔۔ل۔۔۔لڑ۔۔۔کی کہاں ہے بھائی۔۔۔۔ اس نے اٹکتے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں مل رہی یار بہت ڈھونڈ چکا ہوں۔۔۔۔ کہیں نہیں مل رہی۔۔۔۔ تھک گیا ہو یار۔۔۔۔اس کی خوشبو آس پاس چاہیے مجھے۔۔۔۔ تم نہیں جانتے اس میں سے جو خوشبو آتی ہے نا وہ میں نے کبھی کہیں محسوس نہیں کی۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں عجیب دکھ کی امیزش تھی۔۔۔

کیا مطلب بھائی آپ نے کہا کہ نکاح ہے تو پھر لڑکی کو بھی تو لائے ہوں گے ناں۔۔۔۔

ارحان کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔۔

نکاح نہیں ہے یار وہ بس صرف اس کی بہن کو بلیک میل کر رہا ہوں کے شاید وہ زارا درید کے بارے میں کچھ بتادے وہ کہاں ہے۔۔۔۔مگر امل زارا کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتا رہی۔۔۔۔۔ اب میں جھوٹے نکاح کے پیپرز بھجواوں گا اس کے خیر خواہوں کے پاس اور یہ خبر سن کر زارا درید کو میرے پاس آنا ہو گا ہر حال میں۔۔۔

اس نے اپنا پلان بتایا تھا۔۔۔

مطلب آپ۔۔۔ آپ زارا درید سے محبت کرتے ہیں امل درید سے نہیں اس نے دل پر ہاتھ رکھتے اپنے دل کی خوشی کی تصدیق چاہی تھی۔۔۔۔

ہاں یار زارا درید کے علاوہ اب کوئی ایسی لڑکی نہیں جو اس دل کو قابو کر سکے ازہان نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو تھینکیو سو مچ بھائی۔۔۔اس نے اس کو ہگ کرتے کہاتھا۔۔۔

آپ آپ جانتے نہیں آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔۔۔۔

تھینکیو سو مچ۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی خوشی چیخ چیخ کر سب کو بتا دے۔۔۔۔

ارحان کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ازہان کو جب سمجھ نا آیا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔

بھائی مجھے وہ ریڈ چلی پسند ہے مگر جب میں نے ہوسپٹل میں اسے آپ کے ساتھ دیکھا گاڑی میں اور پھر آپ کو کال کی اور آپ نے نکاح کا کہا تو میں بتا نہیں سکتا آپ کو کہ میں تب سے کس حالت میں ہو مگر اب میں اف بھائی یو آر ٹوگڈ۔۔۔۔

ارحان نے اسے ساری بات بتاتے کہا تھا۔۔۔

اور یہ محبت کب ہوئی جناب کو ازہان نے اسکا کان کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

آج ہی بے سکون کیا ہے بڑی بری طرح سے آپ کی سالی صاحبہ نے۔۔۔۔۔

ارحان نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔۔

مطلب تم بھی آج ہی کام سے گئے۔۔۔۔ ازہان نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

ارحان نے سر کھجاتے ہوئے اس کے سوال کی تصدیق چاہی تھی۔۔۔۔

سوری یار میری وجہ سے تم اتنے ڈسٹرب رہے۔۔۔۔ اور میں نے امل کو تھپڑ بھی مارا سوری۔۔۔۔۔ ازہان حیات ملک نے کنفیس کیا تھا۔۔۔۔

اپنے رشتوں کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا نرم دل -----

ایک میری طرف سے بھی لگائی تھی کیسے وہ کسی کو ہگ---خیر کہاں ہے وہ----

اس نے پوچھا تھا----

چلو میرے ساتھ وہ اسے لیے اندر آیا تھا جہاں وہ صوفے پر بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی----

ممممممم------ارحان کو دیکھتے ہی وہ صوفے سے اٹھ کر دھاڑی تھی----

یس مس ریڈ چلی میں دا ون این اونلی مسٹر ارحان کبیر ملک ازہان حیات ملک کا چھوٹا بھائی-----

ارحان نے اس کے سامنے آتے باہیں کھولتے ہنستے ہوئے کہا تھا-----

دفع ہو جاؤ تم---- تم سب کے سب ایک جیسے ہو---- ہاں تم اس شیطان کے بھائی ہی ہو سکتے ہو----- تم کون سا اس سے کم ہو-----وہ سوں سوں

کرتے چلائی تھی صبح والا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔۔۔۔ارحان کو دیکھ کر اس نے دانت کچکائے تھے۔۔۔۔۔

سب کے سب نمونے ایک سے بڑھ کر ایک اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو اسے تم بتاؤ کیا سوچا ہے تم نے ازہان نے اس کے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اللہ نے اتنا کرم کیا ہے تم پر اتنا کچھ نوازا ہے۔۔۔۔ہر طرح سے اس کی رحمتیں ہیں تم پر۔۔۔۔

امل نے تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

سب سے بڑھ کر اتنی خوبصورت شکل سے نوازا ہے۔۔۔۔کاش تمہارے سینے میں دل بھی اتنا ہی اچھا ہوتا۔۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مانتی ہو پھر۔۔۔۔۔دا موسٹ ہینڈسم پرسنیلٹی تمہاری ہونے والی ہے۔۔۔۔

ازہان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

کیا فائدہ ایسی شکل کا جس کا اندر ہی کالا ہو۔۔۔ظاہری حسن کونسا ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنا ہے۔۔۔ اسکا لہجہ تلخ ہوا تھا۔۔۔۔

تمہاری خاطر جانے من پلاسٹک سرجری کروا لیں گے۔۔۔۔وہ کیا تھا اسکا نام ہاں مائیکل جیکسن بلکل اس کی طرح۔۔۔۔۔وہ ہنسا تھا اور ہنستا چلا گیا۔۔۔

کاش میں تمہارا منہ نوچ سکتی۔۔۔۔

امل نے اپنے لمبے لمبے ناخنوں والے ہاتھوں کو موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شٹ اپ تم میرے بھائی سے ایسے بات نہیں کر سکتی ریڈ چلی۔۔۔۔

ازحان نے غصے سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم چپ رہو تم سب کے سب دوزخ میں جلو گے۔۔۔۔وہ بے بسی سے روئی تھی ۔۔۔

اوہ بی بی تم سے ہمیں اپنی جنت اور جہنم کا سر ٹیفکیٹ نہیں چاہیے۔۔۔۔مدعے پر آؤ اب۔۔۔۔ زارا درید یا پھر نکاح۔۔۔۔۔

ازہان ہنسا تھا۔۔۔

اگر مجھ سے کوئی پوچھے عمل درید تمہاری زندگی یا زارا درید کی خوشیاں تو میں کہو گی زارا درید کی خوشیاں۔۔۔۔۔میری ہزاروں لاکھوں جانیں اس کی پاکیزگی اس کی خوشیوں پر قربان۔۔۔۔

امل نے ہچکیاں لیتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور اسکی بات سن کر ازہان حیات ملک کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔۔

واقع وہ پاکیزہ تو تھی ۔۔۔

تم چاہتے ہو تم سے نکاح کر لوں میں تو مجھے منظور ہے۔۔۔۔ بلاؤ مولوی کو۔۔۔۔امل درید قربانی دینے سے نا کبھی گھبرائی ہے نا گھبرائے گی۔۔۔۔

اس نے نعفرت سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

بھائی بھابھی کے لیے ڈریس لانی ہے یا ایسے ہی نکاح ہو جائے گا کیونکہ اس ٹائم تو کچھ نہیں مل سکتا۔۔۔۔

ارحان نے ازہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں یار ڈریس کیا کرنی ہے مولوی کو دیکھو تم جا کر بس۔۔۔

ازہان نے کہا تھا۔۔۔۔

مولوی تو آہ ہی جائے گا بھائی مگر ڈریس بھی تو ضروری ہے نااس نے امل کی طرف دیکھتے زو معنی انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

ارحان چھوڑا پیسے ضائع ہوں گے ویسے بھی ڈریس میں بھی اس نے ویسی ہی لگنا ہے جیسی اب لگ رہی ہے نا قابل قبول۔۔۔ازہان کو ہنسی آئی تھی۔۔۔۔

بھائی ناٹ فئیر۔۔۔۔ ارحان نے غصے سے ازہان کو گھورا تھا۔۔۔۔

امل کا دل کر رہا تھا سر پھاڑ کر رکھ دے دونوں کا۔۔۔۔۔۔

مجھے تم سے گارنٹی چاہیے ازہان حیات ملک۔۔۔۔ امل کے دل میں پتہ نہیں کیا آیا تھا جو اس سے گارنٹی کا کہہ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

کس بات کی گارنٹی ارحان نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

تم سے بات نہیں کر رہی میں اپنے کام سے کام رکھو شکل گم کرو اپنی آئی سمجھ -----اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا-----

سنبھالو یار اس کو ازہان کے موبائل پر کال آئی تھی تو اس نے کال ریسیو کرتے ارحان کو اشارہ کرتے کہا تھا-----

میری بات سنے بغیر تم کہیں نہیں جا سکتے شیطان-----امل نے اس کے سامنے آتے کہا تھا-----

ارحان نے ہاتھ بڑھا کر اس کو اپنی طرف کھینچا تھا اور ازہان باہر نکل گیا تھا کال سنتے----

چھوڑو مجھے۔۔۔۔ہمت کیسے ہوئی تمہاری اپنے غلیظ ہاتھ لگانے کی مجھے۔۔۔۔۔۔وہ اس سے اپنے ہاتھ چھڑواتے بولی تھی۔۔۔۔

واہ میرا لمس غلیظ ہے اور ہوسپٹل میں کسی نا محرم کے گلے کے ساتھ چپک کر اپنی بہن کی صحت یابی کی دعائیں مانگ رہی تھی اسکا لمس کیا تھا۔۔۔۔۔

ارحان کو غصہ آیا تھا تبھی اس کی دونوں کلائیوں کو زور سے مڑوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کس کی بات کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔درد کے مارے اس کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔۔۔۔

اوہ تو تم کتنے لڑکوں کے گلے لگتی ہو جو تمہیں یاد نہیں ویسے میں سنان کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

وہ منگیتر ہے میرا۔۔۔۔اس نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

منگیتر ہے شوہر نہیں۔۔۔۔ ویسے بھی اب تو وہ تمہارا منگیتر نہیں رہنے والا۔۔۔۔۔اس نے اس کی کلائیوں پر مزید زور بڑھایا تھا۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ت۔۔۔ تم۔۔۔۔ شرم کرو میں تمہارے بھائی کی ہونے والی بیوی۔۔۔۔۔

بیوی نہیں بھابھی۔۔۔۔ تم سے کس نے کہا میرے بھائی کی شادی تم سے ہو رہی ہے وہ اس کی کلائیاں چھوڑ کر قہقہہ لگاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا امل درید آج کے بعد تمہارے سارے راستے ارحان کبیر ملک تک اتے ہیں۔۔۔۔سنان یا کوئی دوسرا مرد اس کی تمہاری زندگی میں اب کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تم دونوں بھائی کتنے زلیل ہو۔۔۔۔پہلے ڈیسائیڈ کر لو کس نے مجھے نوچنا۔۔۔۔۔

شٹ اپ امل درید آپنے لیے ایسے لفظ مت استعمال کرو میرا بھائی تمہاری بہن کو چاہتا ہے اور اس کے لیے وہ ہر حد تک جائے گا۔۔۔۔۔۔اور میں اس کا اس سب میں ہمیشہ ساتھ دوں گا۔ ۔۔۔۔

دوسری بات کان کھول کر سن لو آخری بار بتا رہا ہوں اور میں نہیں چاہوں گا تم پر مجھے اپنی کوئی بھی بات دہرانی پڑے ---- وہ اس کی کلائیوں کو اس کی کمر کے پیچھے کرتے اس کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرہ جوڑتے کہہ رہا تھا---

آج کے بعد صرف اور صرف تم مجھے ہی سوچو گی مجھے ہی دیکھو گی اور مجھے ہی سنو گی---- یہ سنان- ----- شنان----- اشنان----- چاہتی ہو کہ میرے ہاتھوں نامرے تو اس سے دور رہنا---- وہ دھیمے لہجے میں اسے تنبیہہ کر رہا تھا-----

میں محبت کرتی ہوں اس سے زندگی ہے وہ میری ----- امل نے بغیر ڈرے کہا تھا---

اور ارحان نے سیکنڈ میں اس کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھ کر بڑی نرمی سے پھیرا تھا--

دوبارہ اگر تم نے کہا کہ تمہیں ارحان کبیر ملک کے علاوہ کسی سے محبت ہے تو یہاں سے سانسیں کھینچنی شروع کروں گا اور تمہاری قسم اتنی جان لیوا میری جسارتیں ہوں گی کہ تم ہر لمس پر تڑپو گی۔۔۔ ارحان نے اسکی شہہ رگ پر انگوٹھے کو ہلکا سا دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم بلکل پاگل ہو چکے ہو۔۔۔۔۔امل کو اس کے لمس سے گھبراہٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تمہارے ہر معاملے میں اب سے میں پاگل ہی رہوں گا۔۔۔۔۔ تمہاری تقدیر مجھ سے جڑ چکی ہے امل درید۔۔۔ اور اب تم سے جڑے ہر فیصلے کا اختیار مجھے ہے۔۔۔۔ اور ایک بات یاد رکھنا مجھے شراکت داری پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔

اس کو خود کے سینے سے لگا کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

ویلکم ٹو بی ان لائف ریڈ چلی۔۔۔۔۔بڑی نرمی سے اس نے اس کے کان کی لو کو چوما تھا۔۔۔۔۔

وہ کانپی تھی۔۔۔۔

اوہوووووو۔۔۔۔۔۔ڈسٹریکٹ نہیں کرو جان۔۔۔۔۔وہ اس کی گردن پر جھکتے بولا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے وہ اس کی باہوں میں مچلی تھی۔۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔۔اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا اور وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔

لیکن ایک بات یاد رکھنا ابھی کچھ دیر میں جب تمہارے سارے جملہ حقوق میرے نام لکھ دیئے جائیں گے۔۔۔۔پھر تمہارے کہنے پر بھی نہیں چھوڑو گا تمہیں ڈئیر لائف۔۔۔

اس نے اسکے دونوں گالوں کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔ ۔۔

وہ اسکے ہاتھوں کو جھٹک کر بے بس ہوتے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ہوسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔۔سنان اور سبحان اسے علیہا کے آئی سی یو کے دروازے کے پاس ہی کھڑے نظر ائے تھے۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے لے کر جا سکتا ہے وہ اسے یہاں سے کہیں اتنی اندھیر نگری چھائی ہوئی ہے کیا ہمارے ملک میں وہ آتے ہی پھٹ پڑا تھا۔۔۔۔

میں نے بہت کوشش کی ہے۔۔۔۔مگر اس کے ساتھ اس کے ادمی تھے وہ مجھے ٹارچر کرکے لے گئے اسے۔۔۔۔۔

سبحان نے ہاتھ کا مکا دوسرے ہاتھ پرمارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا یار ایک کی حفاظت کرتے کرتے ہم دوسری کو بلا وجہ پرائی لڑائی میں جھونک چکے ہیں۔۔۔۔۔

ماہر نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اگر امل کی عزت پر حرف بھی آیا نا تو میں دیکھ لوں گا تم سب کو۔۔۔۔۔۔سنان نے ان دونوں کی طرف انگلی کرتے انہیں وارن کیا تھا۔۔۔۔

امل نہیں ہے لہذا تم یہاں سے جا سکتے ہو سنان میں جانتا ہوں کی تم کتنے اس کے ویل ویشر ہو۔۔۔۔۔

ماہر نے اسے دو بدو کہا تھا۔۔۔۔

مطلب تم لوگ صرف امل کی وجہ سے مجھے برداشت کر رہے تھے۔۔۔۔ امل نہیں تو تم لوگ مجھے یوں ذلیل کرو گے۔۔۔۔

سنان نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بلکل ہم صرف اور صرف اس کی خوشی کے لیے برداشت کر رہے تھے۔۔۔کیونکہ جو ہمیں نظر آتا ہے نا وہ امل کو نہیں نظر اتا۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں پر تمھاری نام نہاد جھوٹی محبت کی پٹی جو بندھی ہے۔۔۔۔مگر جب وہ ہے ہی نہیں تو سٹے اوے۔۔۔۔ماہر نے بیزار لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے اس سب میں بھی تم دونوں کا ہی ہاتھ ہے کہیں تم دونوں ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان دونوں بہنوں کا سودا تو نہیں کر چکے کیونکہ تم دونوں کی کون سا وہ سگی بہنیں ہیں کبھی بھی رال ٹپک سکتی ہے۔۔۔۔۔ سنان نے ان کے کردار پر ان کی سچے جذبے پر چوٹ کی تھی۔۔۔۔

تیری تو۔۔۔۔ سبحان جو کب سے اس کی بکواس کو برداشت کر رہا تھا اٹھ کر اس کے منہ پر مکا مارا تھا پوری قوت سے کہ اس کا جبڑا ہل گیا تھا ہونٹ کا کونا پھٹا تھا اور اس میں سے خون نکلا تھا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ سنبھلتا ماہر نے بھی پوری جان سے اس کے پیٹ پر ٹانگ ماری تھی۔۔۔۔۔

مجھے لگتا تھا اس معصوم لڑکی کی محبت نے تمہیں شاید بدل دیا ہو مگر بہت جلد تمہارا یہ ڈھکوسلا عیاں ہو گیا خوشی ہوئی مجھے کہ امل کی زندگی تم جیسے حیوان کے ساتھ گزارنے سے پہلے ہی سکیور ہو گئی۔۔۔۔۔ تم سے اچھا تو ازہان ہے جو کھل کر سامنے آیا ہے شیروں کی طرح۔۔۔۔تم جیسا استین کا سانپ نہیں بنا۔۔۔۔جس نے پہلے

بڑی بہن پر ٹرائے کیا وہ نا ملی تو چھوٹی بہن کو اپنے بدلے کے لیے اپنی جھوٹی محبت میں پھنسایا تف ہے تم پر-----

ماہر نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا------

تم دونوں کو یہ سب بہت مہنگا پڑ سکتا ہے-----ایک بار امل کو آنے دو تم دونوں کے سامنے اس سے شادی بھی کرو گا اور پھر چند دنوں بعد اسے طلاق بھی دوں گا اور تم لوگ کچھ نہیں کر سکو گے-----

سنان نے اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے ان دونوں کو وارن کیا تھا----

جا بھائی یہ سوہانے خواب گھر جاکر دیکھ کیونکہ جو تو کہہ رہا ہے وہ اس زندگی میں ممکن نہیں----

سبحان نے اسے باہر کی طرف دھکا دیا تھا----

اس زندگی میں ہی ہو گا ممکن تم لوگوں کی تباہی شروع اب----جسٹ ویٹ اینڈ واچ کہتے ہوئے سنان رکا نہیں تھا---

زارا ٹھیک کہتی تھی یہ شخص ہمارے خیر خواہوں میں سے نہیں ہے-----ماہر نے تھکے لہجے میں چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا-----

دفع کرو یار اسے یہ سوچو کرنا کیا ہے اب----- سبحان نے ماہر سے کہا تھا-----

کچھ سمجھ نہیں آہ رہا عجیب بے بسی کے دھانے پر کھڑے ہیں ہم----- سبحان نے دیوار کو گھورتے ہوئے کہا تھا-----

مائرہ کو کال کرو ماہر اسے کہو کہ زارا کا خیال رکھے اور اسے امل کے بارے میں بھی بتاؤ----- سبحان نے کہا-----

مگر وہ پریشان ہو جائے گی ----

اسے ہر بات کا علم ہونا چاہیے ماہر تا کہ بر وقت ہم جو بھی فیصلہ کریں اس پر اسی وقت عمل کیا جا سکے----- سبحان نے اسے سمجھایا تھا---

ہممممم-----ماہر نے کہتے مائرہ کو کال ملائی تھی----

ہیلو مائرہ --- زارا ٹھیک ہے-----

ماہر نے پوچھا تھا مائدہ کے کال اٹھاتے ہی----

ہاں وہ ٹھیک ہے سو رہی ہے-----

دیکھو مائدہ اس کا بہت خیال رکھنا ازہان حیات ملک اس وقت بوکھلائے کتے کی مانند پھر رہا ہے-----

جو امل کو بھی ہوسپٹل سے لے گیا ہے----

ماہر نے اس کی سماعتوں پر گویا بم پھوڑا تھا-----

کییییییییا--------یہ تم کیا کہہ رہے ہو-----ہوش میں تو ہو---الجھا تو وہ زارا کے ساتھ تھا امل کا اس سب میں کیا قصور-----وہ بہت پریشان ہوئی تھی اس کی بات سن کر----

میں نہیں جانتا وہ ایسا کیوں کررہا ہے مگر ایک بات جانتا ہوں میں کہ اسے زارا ہر حال میں چاہیے اور اس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے--- شاید اسے اپنی انا اور نام نہاد طاقت کے سامنے کچھ نظر نہیں آتا-----

ماہر نے کڑوے لہجے میں کہا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ کہہ کر تو نہیں گیا۔۔۔ ماءرہ نے جانے کس احساس کے تحت پوچھ لیا تھا۔۔۔

کہہ کر تو گیا ہے کہتا ہے کہ نکاح کرے گا امل سے تب ہی زارا اس تک واپس ائے گی ۔۔۔ ماہر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

وہ ایسا کیسے کہہ سکتا ہے کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ ماءرہ اس کی بات سن کر شوکڈ ہوئی تھی۔۔۔

کیا سوچا ہے تم لوگوں نے پھر کیا تم اس نکاح کو رکوانے کے لیے زارا کو اس کے حوالے کر دو گے۔۔۔

ماءرہ بے بسی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں کبھی بھی نہیں ناممکن ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہم ایسا کبھی نہیں کریں گے کوئی دوسرا حل نکالنا ہو گا۔۔۔ ماہر نے پختہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کچھ بھی کرو ماہر کیسے بھی کر کے جان چھڑاؤ ان کی اس سے۔۔۔۔کیا سنان وہاں ہی ہے اس نے کچھ کہا تو نہیں۔۔۔۔ماءرہ نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں کرتے ہیں کچھ تم پریشان نا ہو۔۔۔۔سنان چلے گیا ہے امل نہیں تو اسکا کیا کام۔۔۔۔ماہر نے جان بوجھ کر اس سے سنان والی بات چھپائی تھی۔۔۔۔

کیا اس کے سامنے وہ امل کو لیکر۔۔۔۔۔

ماءرہ باقی باتیں پھر کر لینامیں تمہیں وقتا فوقتاً آگاہ کرتا رہوں گا۔۔۔۔ زارا کو ہوش آہ گیا تو اسے امل کے بارے میں کچھ مت بتانا۔۔۔ خیال رکھنا۔۔۔ بائے۔۔۔

کہتے ماہر نے کال کاٹی تھی۔۔۔۔اور سبحان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اب۔۔۔۔اس نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

اور سبحان نے نفی میں گردن ہلائی تھی ۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو کوئی راستہ نہیں نظر آہ رہا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہوسپٹل سے باہر آہ کر اس نے عمر کو کال کہ تھی۔۔۔

تجھے میں نے ایک کام کہا تھا ہوا یا نہیں۔۔۔ سنان نے اسکے کال رسیو کرتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہو گیا یار اس سے ہی واپسی گھر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

اپنے گھر نہیں میرے گھر آہ۔۔۔۔ میں پہنچ رہا ہو گھر تھوڑی دیر تک۔۔۔۔۔سنان نے اس کا جواب سنے بغیر کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔اور خود آہ کر گاڑی میں بیٹھا تھا اور اپنے گھر کی طرف گاڑی موڑ دی تھی۔۔۔۔

گھر پہنچا ہی تھا کہ گھر کے ڈرائنگ روم میں عمر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ کیا ہوا تجھے کس سے مار کھا کر آہ رہا ہے ۔۔۔۔

عمر نے اس کا پھٹا ہونٹ اور سوجھا چہرہ دیکھ کر کہا۔۔۔

وہی زارا درید کے خیر خواہ ان سے منہ ماری ہوئی ہے۔۔۔۔اس نے نعفرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

مگر وہ تو ان لوگوں کے پاس واپس آہ گئی ہے پھر تجھ سے منہ ماری کیوں۔۔۔۔

وہ آہ گئی ہے اور ازہان امل کو لے گیا ہے ساتھ۔۔۔

کیا۔۔۔۔کب کیسے۔۔۔۔عمر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

زارا کو لینے آیا تھا۔۔۔مگر وہ نہیں ملی تو امل کو لے گیا خیر میں نے تمہیں جو کام کہا تھا۔۔۔۔

سنان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ ہو گیا پر تم نے مجھے لاسٹ ٹائم پر بتایا بڑی مشکل سے میں ان تک پہنچا ہوں۔۔۔۔

عمر نے تھکے لہجے میں کہا۔۔۔۔

نمبر ملا۔۔۔۔

ہاں مل گیا۔۔۔مگر کیا یہ تم ٹھیک کر رہے ہو۔۔۔ دیکھو الٹا پھنس نا جانا۔۔۔جو بھی کرو سوچ سمجھ کر۔۔۔

مجھے پتہ ہے عمر مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔ نمبر دو مجھے۔۔۔ سنان نے عمر کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

عمر نے اسے نمبر لکھوایا تھا۔۔۔

بیل جا رہی ہے۔۔۔۔سنان نے عمر کو سرگوشی میں کہا تھا اور عمر نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کال رسیو ہو چکی تھی۔۔۔

ہیلو کیا آپ ازہان حیات ملک ہیں۔۔۔سنان نے تصدیق چاہی تھی۔۔۔

جی میں ازہان بات کر رہا ہس آپ کون۔۔۔ ازہان نے پوچھا تھا۔۔۔

سر میں سنان۔۔۔

کون سنان۔۔۔۔میں کسی سنان کو نہیں جانتا ٹائم ضائع مت کرو۔۔۔ ازہان نے بیزار لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

سر آپ مجھے نہیں جانتے مگر زارا درید کے حوالے سے میں آپ کو اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔

سنان نے گویا اسے خوشی کی نوید دی تھی۔۔۔۔

کیا۔۔۔کہاں ہے زارا تم کیسے جانتے ہو اسے۔۔۔۔ اس نے خوش ہوتے پوچھا تھا

محبت کرتا تھا کبھی اس سے۔۔۔۔۔مگر اس نے مجھے ٹھکرا کر میرے جذبوں کی توہین کی تھی۔۔۔۔اب میں چاہتا ہوں کہ وہ ذلت کی موت مرے وہ بھی اور اس کی بہن امل بھی۔۔۔۔۔ اس نے تلخ لہجے میں نعفرت سے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔۔

اور اس کی بات سن کر ازہان نے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔۔۔اس کا دل کر رہا تھا کہ کاش یہ شخص اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا قتل کر دے۔۔۔۔

مجھے کیوں کال کی ہے یہ سب بتانے کے لیے-----

ازہان کا لہجہ کڑوا ہوا تھا----

مجھے پتہ ہے زارا درید کہاں ہے-----مگر میں آپ کو صرف اس شرط پر بتاؤ گا جب آپ مجھے اس کی موت کی گارنٹی دیں گے----

سنان نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا---- اذہان کی اس کی بات سن کر ہمت ختم ہوئی تھی-----

ٹھیک ہے مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے سنان موت تو اب یقینی ہے-----

اذہان نے سنان کے نام پر زور دیتے ہوئے کہا تھا----

ٹھیک ہے مگر سر زارا درید کو چاہے مار دیں مگر جب آپ کا امل درید سے دل بھر جائے گا تو آپ اس کو میرے پاس بھیج دینا----وہ کیا ہے نا کچھ ٹائم دل لگی کی تھی-----

سنان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔اور اذہان کا دل کیا تھا وہ دوبارہ پھر کبھی نا ہنس سکے۔۔۔۔

ایڈریس دو یار جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔ازہان نے دل پر پتھر رکھ کے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آپ کو میسج کرتا ہو ایڈریس۔۔۔۔۔اور سر۔۔۔۔اس سے پہلے کے سنان کچھ کہتا اذہان کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ عمر نے سنان کو مسکراتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔

یار سمجھ دلی سکون ملنے والا ہے اب۔۔۔۔یہ جو زخم ماہر اور سجان نے مجھے دیئے ہیں نا ان زخموں پر مرہم لگے گا ان کی اتری شکلیں دیکھ کر انکی بہنوں کی عزتیں لٹتی دیکھ کر اف۔۔۔۔۔

سنان بہت زیادہ ایکسائیٹڈ ہوا تھا۔۔۔۔ عمر نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

میسج کر مجھے ایڈریس---- سنان نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا تھا---وہ یہ کب جانتا تھا جو گڑھا وہ کسی کے لیے کھود رہا ہے عنقریب اس میں وہ خود گرنے والا ہے----

عمر کا ایڈریس میسج ملتے ہی اس نے اس میسج کو ازہان کو فارورڈ کیا تھا اور سکون اپنے اندر اتارتے آنکھیں بند کیں تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ امل کو چھوڑ کر باہر گیا تھا---- تو ازہان کو کسی گہری سوچ میں گم پایا----

کیا ہوا بھائی کس کی کال تھی----- ارحان نے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا----

زارا درید کا پتہ چل گیا ہے----- ازہان نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا----

واٹ کب کیسے کس نے بتایا آپ کو---- ارحان بھائی کے لیے خوش ہوا تھا----

پتہ نہیں یار کوئی سنان نامی لڑکا تھا۔۔۔ کہتا بربادی چاہتا ہوں دونوں بہنوں کی مگر وہ جو کوئی بھی تھا اب بچے گا نہیں مجھ سے۔۔۔ مجھ سے ہی وہ میری زارا کی موت چاہتا ہے بے وقوف۔۔۔۔

ازہان نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

واٹ سنان نے آپ کو کال کی تھی یو شور۔۔۔۔ ارحان نے تصدیق چاہی تھی۔۔۔ یس شور۔۔۔کہتا ہے کہ زارا سے محبت کرتا تھا اس نے ٹھکرایا تو امل کو جھوٹی محبت میں پھنسا کر بدلہ لینا چاہتا ہے۔۔۔۔ ازہان نے ارحان کو پوری بات بتائی۔۔۔۔

واٹ کتنی بے وقوف ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔ ایسے لڑکے پر اعتبار کیا جو اس کا تھا ہی نہیں۔۔۔۔دل کر رہا ہے اس کی آنکھیں کھولوں جا کر۔۔۔۔ گلہ دبا دو اس کا۔۔۔۔

ابھی بھی مجھے یہی کہہ رہی تھی کہ محبت ہے میری وہ زندگی ہے میری۔۔۔

ارحان کو جی بھر کر غصہ آیا تھا امل پر۔۔۔۔

ان باتوں کو چھوڑو اس سے تو ہم نبٹ لیں گے پہلے بتاؤ اب کرنا کیا ہے۔۔۔۔۔

مجھے نکاح کرنا ہے بھائی اس سے ابھی اور اسی وقت۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا تھا جبکہ اس کے اندر آگ جل رہی تھی۔۔۔۔۔

اس ٹائم یار۔۔۔۔۔ اس نے ارحان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ نے ہی کہا تھا نکاح کا کوئی ٹائم مقرر نہیں کبھی بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔

مگر یار اس ٹائم مولوی کیسے ملے گا۔۔۔۔صبح کے چار بج رہے ہیں۔۔۔۔۔ ازہان نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی مجھے اسی وقت نکاح کرنا ہے۔۔۔۔وہ ٹھوس لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ازہان نے کہتے مراد کو آواز دی تھی۔۔۔اور مراد ہاتھ باندھے ان کے سامنے اہ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

مراد مولوی کا بندوبست کرو گواہوں کا بھی ادھے گھنٹے تک نکاح کے انتظامات کروں۔۔۔۔

ازہان نے مراد کو حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔

بھائی حق نواز کہاں ہے اور فقیراں بھی نہیں نظر آہ رہی۔۔۔۔ ارحان کو ازہان کا حق نواز کی بجائے مراد کو حکم دینا تھوڑا عجیب لگا۔۔۔۔

ضروری کام سے بھیجا ہے ان کو۔۔۔۔ ادھے گھنٹے تک انتظامات ہو جائیں گے تب تک میں اس کی بہن کو بھی لے کر آہ جاؤ۔۔۔۔ویسے یہ انوکھا نکاح ہو گا جو صبح چار بجے ہو گا۔۔۔

ازہان نے اسکی کمر پر تھپکی مارتے ہوئے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

نشو کو بھی شامل کر لینا نہیں تو نیا محاذ کھڑا ہو گا۔۔۔۔

ہاں نا کیوں نہیں بھائی۔۔۔۔۔ نہیں تو مجھے سالم نگل لے گی وہ ارحان نے بھی قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

میں آتا ہوں زارا کو لیکر۔۔۔

آپ خوش ہیں بھائی۔۔۔۔ ارحان نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سچ پوچھو تو اتنا خوش ہو کہ اسمانوں زمین کو پھولوں سے سجانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔۔ وہ اسکے گلے لگتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

زارا درید مبارک بھائی۔۔۔۔ ارحان نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

امل درید مبارک ارحان۔۔۔۔اس نے بھی مسکراتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مگر دونوں نہیں جانتے تھے نصیب میں کیا تھا آگے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دروازے پر ہوتی بیل نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔

وہ بری طرح ڈری تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔۔ک۔۔۔۔ک۔۔۔کون۔۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

میں ہوں یار بینز دروازہ کھولو۔۔۔۔

بینز نے کہا تھا۔۔۔۔۔

نشرح نے اگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا مگر بینز کے ساتھ ایبک کو کھڑا دیکھ وہ بری طرح ڈری تھی۔۔۔۔

ی۔۔۔۔ی۔۔۔۔یہ تم اسے کیوں لائی ہو یہاں۔۔۔۔۔

نشرح نے بینز سے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار یہ کہہ رہا تھا کہ ہم پرسنلی تمہیں اپنی انگیجمنٹ کے لیے انوائٹ کریں تو اس لیے میں اسکو ساتھ لائی ہوں پرسوں ہماری انگیجمنٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔ بینز نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بینز مائیکل کیا تم ہوش میں ہو تم مجھے یہ کہہ رہی ہو کہ تمہاری اس ایبک کے ساتھ انگیجمنٹ ہے وہ بھی پرسوں۔۔۔۔ نشرح کو اس پر جی جان سے غصہ آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا تم خوش نہیں ہو کیا۔۔۔ ایبک نے شیطانی مسکراہٹ لیے کہا تھا۔۔۔

نہیں ہو میں خوش۔۔۔ نشرح نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اوہ لک ہنی تم نے تو کہا تھا کہ یہ تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے اور تمہاری انگیجمنٹ کا سن کر بہت خوش ہو گی مگر یہ تو ان ہیپی ہے لک ہر فیس۔۔۔

ایبک نے بینز کے دل میں نعفرت ڈالنی چاہی تھی۔۔۔

دیکھو بینز یہ تمہیں دھوکہ دے رہا ہے یہ جیمنائے سے ملا ہوا ہے اور یہ صرف اور صرف ڈیلٹن سے بدلہ لینے کے لیے تمہیں استعمال کر رہا ہے۔۔۔ نشرح نے بینز کو حقیقت بتائی تھی۔۔۔

بس کرو نشو سٹاپ اٹ۔۔۔ بینز نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم بس کرو بینز یہ ہم سب کی جان کا دشمن ہے میری تمہاری ڈیلٹن کی۔۔۔ یہ صرف اور صرف چند پیسوں کے لیے جھوٹی محبت کا کھیل کھیل رہا ہے اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔۔۔

نشرح نے اسے دونوں بازوؤں سے جھنجوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس ان سب باتوں کا۔۔۔ ایبک نے خباثت سے ہنستے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

میں ہو جیتا جاگتا ثبوت تمہارے سامنے بینز تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا ہر حال میں۔۔۔۔۔۔

اس نے بینز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں یہ سب پٹی ڈیلٹن نے پڑھائی ہے ناں تاکہ میں ایبک سے نعفرت کرو اور اس کے پاس واپس چلی جاؤ تو لک نشو ایسا کچھ نہیں ہونے والا میں ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔

بینز نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس بچارے کو تو پتہ بھی نہیں ہے اس سب کا۔۔۔۔ پلیز بینز خود کو کسی آگ میں مت جھونکو۔۔۔۔

تباہ مت کرو خود کو۔۔۔۔

نشرح نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے اس کے آگے۔۔۔۔

ہٹ جاؤ نشو میرے سامنے سے اب میری بات کان کھول کر سنو یا میں یا ڈیلٹن تمہیں ہم دونوں میں سے کسی ایک کو چننا ہو گا اب۔۔۔۔ میں مزید یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ اگر تمہیں میری دوستی منظور ہے تو پرسوں انگیجمنٹ پر آہ جانا اور اگر تم نا ائی تو میں سمجھوں گی ہم دونوں کبھی ملے ہی نہیں تھے۔۔۔۔

بینز نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میرے لیے تم دونوں ایک ہو میں کسی کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا نہیں سکتی میں مشکل وقت میں تم دونوں کو اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتی ہم دوست تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔۔۔ ہاں مگر میں ایک کام ضرور کروں گی۔۔۔ میں ان دو دنوں کے اندر اندر اس جیمینائے اور اس مکار لیبک کی سچائی تمہارے سامنے ضرور لاؤ گی۔۔۔۔ آئی پرامس بینز مائیکل۔۔۔۔

نشرح نے ایبک کی طرف نعفرت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

نشرح کاش تم سمجھو کہ ڈیلٹن اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے کہتے وہ ایبک کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

تم اور ڈیلٹن ایک ضرور ہو گے بینز میں تم دونوں کو ایک کر کے رہوں گی۔۔۔۔

انشاللہ

ڈیلٹن کو اس کے حصے کی خوشی ضرور ملے گی اور تم اس خوشی میں اپنی خوشی ضرور ڈھونڈو گی۔۔۔۔ نشرح نے اپنے گرتے آنسوؤں پر قابو پاتے عظم سے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے سوئی جاگی کیفیت میں بیٹھی تھی۔۔۔۔ زارا نیند میں تھی۔۔۔۔

اچانک کھڑکی سے کوئی کودا تھا۔۔۔۔۔مائدہ کھٹکھے کی آواز سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح چلاتی یا شور کرتی۔۔۔۔کسی نے اسکو گردن سے پکڑ کر اسکی مخصوص رگ دبا کر اسے بے ہوش کیا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ وہی ڈھیر ہوئی تھی۔۔۔۔

اٹھاؤ اسے اور گاڑی میں ڈالو۔۔۔۔اس نے حکم دیا تھا۔۔۔۔ اور اس کے کہنے کے مطابق اسکے کارندھوں نے اسے باہوں میں اٹھایا تھا اور کھڑکی سے ہی بڑی راز داری کے ساتھ لے کر گئے تھا۔۔۔۔

گاڑی میں اس نے زارا کے ساتھ بیٹھتے ایک زور دار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔اور ڈرائیور کو اوکے کا سگنل دیا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ سنان کے بھیجے گئے ایڈریس پر مراد

کے ساتھ گیا تھا۔۔۔

بغیر کسی ڈر کے نوکروں کو چوکیدار کو دھکیلتا ادھر ادھر پورا گھر چھان مارا تھا اس نے اس پورے گھر میں اسے سوائے ایک بوڑھے شخص کے یا ایک بے ہوش لڑکی کے اور نوکروں کی فوج کے کوئی نہیں ملا تھا۔۔۔

مراد ٹھیک سے دیکھو یار چپا چپا چھان مارو کہیں تو ہو گی۔۔۔۔

اس نے چلاتے ہوئے مراد سے کہا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب کہیں بھی نہیں ہیں بیگم صاحبہ میں اچھی طرح دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔

مراد نے ہاتھ باندھے سر جھکائے کہا تھا۔۔۔

چل بڈھے بتا کدھر ہے وہ۔۔۔۔۔ ازہان نے منیب انکل سے کہا تھا۔۔۔

بیٹا میں خود نہیں جانتا میرے نوکر نے مجھے بتایا کہ مائدہ بیٹا بے ہوش ہے اور میں خود بھی شرمندہ ہو کے۔۔۔۔۔

انہوں نے بڑے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تم لوگوں نے اگر اسے یہاں سے کہیں اور شفٹ کیا ہے تو یاد رکھنا پاتال میں بھی اگر وہ ہوئی تو چھین لاؤ گا اسے آئی سمجھ اس نے سامنے پڑے ٹیبل پر مکا مارا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب وہ اس لڑکی کو ہوش آہ گیا ہے۔۔۔۔

مراد نے مائدہ کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔۔

پوچھو اس سے مراد اور یاد رکھنا اگلے دو گھنٹے کے اندر اندر زارا درید میرے پاس ہو نہیں تو آگ لگا دوں گا سب کو۔۔۔۔

ازہان غرایا تھا۔۔۔اس کی آواز گرجدار تھی۔۔۔ شیر کی چنگھاڑ جیسا اسکا لہجہ تھا۔۔۔۔

مراد کو وہاں چھوڑ کر وہ واپسی کے لیے نکلا تھا۔۔۔

فارم ہاؤس پہنچا تو نکاح کی سب تیاریاں مکمل تھیں۔۔۔۔

بہت تھک گیا تھا وہ ساری رات خوار ہوا تھا مارا مارا پھرا تھا اس کے لیے۔۔۔۔۔جس کی جھولی میں کانٹے اس نے خود بھرے تھے۔۔۔۔

وہ تڑپ رہی تھی تو سکون تو اسے بھی نہیں تھا وہ ہوش سے بیگانہ تھی تو خود وہ بھی کون سا ہوش میں تھا۔۔۔۔

جدائی نے پور پور جلا دیا تھا اسکا۔۔۔۔۔

بھائی بھابھی نہیں ائی کیا۔۔۔۔۔

ارحان نے ازہان کو اکیلے اتے دیکھا تو پوچھا۔۔۔۔۔

وہ وہاں نہیں ہے یار اسے وہاں سے کہیں اور غائب کروا دیا ہے انھوں نے مجھے سمجھ نہیں اہ رہا میں کیا کرو ارحان یہ پہلی بار ہے کہ میں کسی کے معاملے میں اتنا بے بس ہوا ہوں۔۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتا تھکاوٹ زدہ لہجے میں بولا تے تھا۔۔۔

پریشان ناہوں بھائی مل جائیں گی بھابھی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔اللہ بہتر کرے گا۔۔۔۔

ارحان نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب مولوی صاحب نکاح کے لیے بلا رہے ہیں۔۔۔۔اس نے نوکر نے اطلاع دی تھی۔۔۔۔

ہممم چلو ہم اتے ہیں۔۔۔۔ارحان نے کہا تھا۔۔۔۔

تم امل کو لیکر چلو میں زرا فریش ہو کر آتا ہوں ازہان نے کہا تھا اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

کاش زارا درید تم مجھے مل جاتی تو ابھی اس وقت تمہیں اپنا بنا کر اس دنیا سے چرا کر کہیں دور چھپا کر رکھ دیتا منہ پر چھینٹے مارتے اس نے اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا۔۔۔۔

اسے نہیں یاد تھا کے وہ آخری بار کب رویا تھا شاید بچپن میں۔۔۔۔

مگر ایک گھبرو اور شیر دل نوجوان کو زارا درید کی محبت نے رولا دیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں مرچیں گھل رہیں تھیں اس کے سینے میں گھٹن ہو رہی تھی

اس کا دل بند ہو رہا تھا اور اس نے جان لیا تھا کہ سانسوں کا رخ زارادرید کی

موجودگی کی طرف مڑ گیا ہے اس کے بغیر یہ کائنات خالی تھی اس کے ساتھ یہ دنیا

آباد تھی۔۔۔۔۔

اور خود ازہان حیات ملک حاصل اور لا حاصل کے چوراہے پر لٹک رہا تھا۔۔۔۔

وہ صوفے پر سر رکھے سکڑی سمٹی سوجی آنکھوں کو بند کیے سو رہی تھی۔۔۔۔بال

بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

گالوں پر خشک آنسوؤں کے نشان تھے۔۔۔۔۔

چہرہ کسی بھی میکپ کے بغیر بھی چمک رہا تھا۔۔۔۔ گال تھوڑے تھوڑے ریڈ شیڈ

دے رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کی بکھری حالت دیکھ کر ارحان کا دل الگ تال پر دھڑکا تھا۔۔۔۔۔

میری ریڈ چلی۔۔۔۔۔وہ اسے بازوؤں میں اٹھا کر کمرے میں لایا تھا۔۔۔

اجنبی لمس محسوس کر کے اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے تمہیں اتارو مجھے نیچے ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری۔۔۔۔ اس نے اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی تھی۔۔۔۔۔

یو جنگلی بلی۔۔۔۔پاگل ہو گیا۔۔۔۔۔ارحان نے اسے نیچے اتارتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ائیندہ میرے قریب آئے تو یہ تو کچھ بھی نہیں چھری مارو گی تمہارے پیٹ میں

۔۔۔۔۔

امل نے انگلی اٹھا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

واہ شیرنی۔۔۔۔یہ نکاح کے بعد بتاؤ گا کے میں تمہاری دھمکی سے ڈرا ہو یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔پانچ منٹ میں فریش ہو کر باہر آؤ نکاح ہے ہمارا۔۔۔۔۔

اس نے اس کی انگلی کو نیچے کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں کرنا تم سے نکاح بات اذہان کی ہوئی تھی اور اس کو ہی مسئلہ ہے نا زارا سے تو اگر وہ گارنٹی دیتا ہے کہ وہ زارا کو اس نکاح کے بعد کچھ نہیں۔۔۔۔۔

میں گارنٹی دیتا ہوں اگر تم ارحان سے نکاح کر لو تو میں زارا کو پھر کبھی اس سب میں نہیں لاؤ گا۔۔۔۔ اس کو اس کے حصے کی ہر خوشی ملے گی۔۔۔۔

ازہان جو باہر سے گزر رہا تھا۔۔۔۔ اس کی بات سن کر کمرے میں آیا تھا اور اس سے پہلے کے امل کی بات مکمل ہوتی اس نے اس کو گارنٹی دی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم اپنی بات سے مکرو گے تو نہیں۔۔۔۔ امل نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں کہا ناں اسے اس کے حصے کی ہر خوشی ملے گی۔۔۔۔۔

ازہان نے پھر سے تصدیق چاہی تھی۔۔۔۔۔

ارحان ازہان کی بات سن کر گہرا مسکرایا تھا وہ جانتا تھا اپنے بھائی کو اس کی عادتوں کو اس کے جملوں کے معنوں کو۔۔۔۔۔اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ کس

خوشی کی بات کر رہا ہے----

ٹھیک اگر تم اپنی بات پر قائم ہو تو میں بھی یہ قربانی دینے کے لیے تیار ہوں----

ایک بات یاد رکھنا تم سے کوئی زور زبردستی نہیں ہے اگر تم یہ سب نہیں چاہتی تو-----

ازہان نے اس کے چہرے کو کھوجتے ہوئے کہا تھا----

میرے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے اپنی بہن کی زندگی برباد کروانے سے بہتر ہے میں خود اس سلگتی آگ میں جھلس جاؤ----

کہتے وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی-----

بہت ٹف معرکہ سر انجام دینے والا ہے تو بھائی میرے اذہان نے ہنستے ہوئے کہا تھا-----

مجھے اسے بہت پولائٹلی ڈیل کرنا ہو گا جن خوش فہمیوں میں وہ جی رہی ہے وہ میرے لیے قابل قبول نہیں-----

ارحان نے گہری سوچ میں ڈوبے لہجے میں کہا تھا----

بھائی-----اس نے اسی ٹرانس کی کیفیت میں اذہان کو پکارا تھا--

ہو----کیا ہوا----

بھائی گھر کیسے بتاؤں گا----پاپا مجھے غصہ ہوں گے---- وہ کیسے قبول کریں گے یہ سب-----

ارحان کو پریشانی ہوئی تھی-----

میں ہوں نا سب سنبھال لوں گا تم اپنے سپیشل مومنٹ سپوئل مت کرو آہ جاؤ

وہ اسے تسلی دیتے لے آیا تھا---

مگر اس کا خود کا دل کسی بھی چیز میں نہیں لگ رہا تھا-----

دل بس ایک ہی راگ آلاپ رہا تھا----

زارا درید اور دھڑکنیں اس کے لمس کو محسوس کرنے کی خواہش میں باؤلی ہو رہیں تھیں-----

امل درید کیا آپ کو ارحان کبیر ملک کے ساتھ نکاح قبول ہے---- مولوی نے پوچھا تھا----

قبول ہے----

قبول ہے----

قبول ہے----

امل درید کو سونپ دیا گیا تھا ارحان کبیر ملک کی پناہوں میں----

ارحان کبیر ملک کیا آپ کو امل درید اپنے نکاح میں قبول ہیں---- مولوی نے پھر سے کہا تھا-----

قبول ہے----

قبول ہے-----

قبول ہے-----

دھڑکتے دل سے اس نے اس مومی گڑیا کو اپنی دنیا میں اپنی زندگی میں پوری شدتوں کے ساتھ قبول کیا تھا-----

اور یوں ایک لازوال محبت کی داستان شروع ہوئی تھی-----

وہ رو رہی تھی-----اتنا قیمتی لمحہ اس کی زندگی کا اسکے اپنوں کے بغیر وہ بھی ایسے وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی---- محبت ریت کے ذروں کی طرح ہاتھ سے پھسلی تھی----اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر سنان زیر لب کہا تھا----اسے وہ لمحہ یاد آیا تھا جب وہ آخری بار اسے تسلیاں دیتا چھوڑ کر اس کے لیے کچھ لینے گیا تھا----

مبارک ہو یار بہت بہت ازہان نے اسے گلے لگا کر مبارک باد تھی-----

تھینکیو بھائی----وہ اتنا خوش تھا کہ لفظوں میں بیان کرنا نا ممکن تھا----

وہ کال رسیو نہیں کر رہی تھی---- میں نے تمہارے نکاح کی ویڈیو سینڈ کر دی ہے اسے اب جب دیکھے گی تو واویلا کرے گی----

ازہان نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا اور ارحان کا قہقہ بلند ہوا تھا اسے واقعی اب اپنی کرائم پارٹنر کو بھگتنا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو ارحان ایسے ہی۔۔۔۔۔وہ اس کے منہ میں مٹھائی ڈالتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

مبارک ہو اس نے امل کے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر غیر ارادی طور پر اس کا ہاتھ اس کے سر پر گیا تھا اس نے اسے بڑا بھائی سمجھ کر مان بخشا تھا۔۔۔۔۔

خوش رہو ہمیشہ۔۔۔۔اذہان نے دل سے کہا تھا۔۔۔۔اور وہ اس کی طرف نعفرت سے دیکھتی اس کا ہاتھ جھٹکتی روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

امل کو زہر لگی تھی اذہان کی ہمدردی۔۔۔۔۔

اور اس کی اس حرکت پر ارحان کو غصہ آیا تھا۔۔۔۔

ناراض ہے۔۔۔۔۔ ہونا بھی چاہیے میری وجہ سے۔۔۔۔

آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا بھائی۔۔۔اسے اس حرکت کی معافی مانگنی ہو گی۔۔۔ ازہان کہتا کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔مراد نے اس کے سامنے آتے سر جھکا کرکہا تھا۔۔۔۔

ہاں مراد کچھ پتا چلا۔۔۔۔اذہان نے بے تاب ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں چھوٹے ملک صاحب ہوسپٹل گھر جہاں جہاں امکان تھا۔۔۔۔سب جگہ دیکھ چکا ہوں کہیں بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا وہ لوگ خود بہت پریشان ہیں۔۔۔

رکھا انھوں نے بیگم صاحبہ کو منیب کے گھر ہی تھا مگر وہاں ان کے گارڈز نے خود چار گاڑیوں کو انہیں وہاں سے کہیں لے کرجاتے دیکھا ہے۔۔۔اور بیگم صاحبہ کے گھر والوں کو شک ہے کہ ان کو آپ نے چھپایا ہے اور اس بات کو دبانے کے لیے آپ الٹا ان پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔۔مراد نے سر جھکائے کہا تھا۔۔۔

بکواس غلط بلکل غلط اگر وہ وہاں نہیں ہے تو کون لے کر جا سکتا ہے اسے اس کی کسی اور کے ساتھ تو کوئی دشمنی نہیں پھر کیسے۔۔۔۔اس نے ہاتھ کا مکا سامنے پڑی شیشے کی ٹیبل پر مارا تھا اور اسکا ہاتھ لہو لوہان ہو گیا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب مراد نے آگے بڑھ کر اس کو سہارا دینا چاہا تھا۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے سب جاو۔۔۔۔وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

ارحان کمرے میں گیا تو وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے زمین پر بیٹھی گھٹنوں کے بل رو رہی تھی۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی۔۔۔۔اس نے اس کی بازو سے پکڑ کر اسے جھٹکے سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔وہ درد کی شدت سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔۔

بولو بتاؤ اس غلطی کی وجہ جان سکتا ہوں جو تم باہر کر ائی ہو۔۔۔۔وہ غصے سے چلایا تھا اس پر۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے تمہارے شیطان بھائی کی ہمدردیاں نعفرت ہے مجھے اس سے اور تم سے ہماری زندگیوں میں زہر گھول رکھا ہے تم دونوں نے میری بہن کو رولا مجھے میری محبت سے محروم کیا وہ میرے انتظار میں بیٹھا ہو گا اور یہاں میں تمہارے ساتھ ان جھوٹے نکاح کے بولو میں۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ اس نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔۔

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری ہمارے نکاح کے پاک بندھن کو جھوٹا کہنے کی۔۔۔۔اس نے اس کو بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

مانا کہ یہ سب شاید زبردستی ہوا ہے مگر میری فیلنگز زبردستی کی نہیں تمھیں پورے دل سے تسلیم کیا ہے تمہیں تمہاری تکلیفوں سمیت۔۔۔۔۔اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا وہ بہتے آنسوؤں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارے تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے کے تمہیں اس جھوٹے اور مطلبی انسان سے بچایا ہے اور تم الٹا مجھ پر ۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں پر اس کے پیار کی بندھی پٹی اپنے ہاتھوں سے اتاروں گا میں وعدہ ہے تم سے اس کی اصلیت تمہارے سامنے لاؤ گا تب تمہیں میری محبت میری شدت اور میرے جذبوں کی قدر ہو گی مگر تب صرف تمہارے پاس پچھتاوا بچے گا میں نہیں۔۔۔۔ اس نے اس کی بازوؤں پر دباؤ بڑھاتے چیختے کہا تھا۔۔۔

لانت بھجتی ہوں تمہاری اس محبت پر اور تمہارے جذبوں پر ایسی ہے تمہاری محبت ایک بھائی زبردستی اٹھا کر لے کر آتا ہے خود سے نکاح کروانے کے لیے پھر دوسرا دیکھتا ہے اسے پسند آہ جاتی ہوں تو وہ مجھے اس کی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔۔۔کیا چیز پیٹی سمجھا ہوا ہے۔۔۔ تم کبھی بھی سنان کی جگہ نہیں لے سکتا اس دل نے اسکے نام۔۔۔

وہ اس کی باتوں سے اسکے لفظوں سے تڑپ ہی اٹھا تھا ایک جھٹکے سے اسے لے جا کر دیوار کے ساتھ پن کیا تھا اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسائی تھی اور اس کے لبوں پر لب رکھے تھے۔۔۔۔۔وہ اپنی بے قرار سانسوں کو اس کے نرم لمس کے حوالے کر رہا تھا جتنی وہ بکواس کر گئی تھی اتنا ہی اس کے لمس میں جنون تھا شدت تھی۔۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اس کو پیچھے دھکیل رہی تھی۔۔۔۔پورا جسم اس کا لرز رہا تھاوہ اس پر پورا قابض آیا ہوا تھا اپنے جنون اور شدت سے وہ اسے رہا کرنے والا نہیں تھا۔۔۔۔

پھر اس کے منہ میں خون کا زائقہ گھلا تھا اس کی ہچکیوں میں روانی ائی تھی اور ارحان کو شاید ہوش آیا تھا کیونکہ وہ تو پوری طرح گم ہو گیا تھا اس کے نرم گداز لبوں کے لمس میں۔۔۔۔۔

وہ اس کو پیچھے کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے بیڈ پر بیٹھ کر کانپتے وجود کے ساتھ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔ہونٹ سے ابھی بھی خون رس رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو ہونٹ سفید تھے وہ اب گلابی پڑ رہے تھے۔۔۔۔ارحان اس کی حالت دیکھ کر گہرا مسکرایا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو اس کے لفظوں نے دل کو گھائل کیا تھا اب اس کا لمس پانے کے بعد رگ و پے میں سر شاری ہی سر شاری تھی۔۔۔۔

آئندہ اگر سنان کا نام ان لبوں پر آیا تو اس سے زیادہ سزا دوں گا جو شاید تمہاری ننھی سی جان برداشت نا کر سکے۔۔۔اور یہ تو تم جان ہی چکی ہو کے تمہاری سانسوں تک دسترس حاصل کر چکا ہو پل میں ان کو روک سکتا ہوں سو نیکسٹ ٹائم کچھ بھی بولنے سے پہلے اس پہلے تحفے کو یاد کر لینا مسز امل ارحان کبیر ملک وہ اس کے ہونٹ سے رستے خون کی طرف اشارہ کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

اب جب بھی بھائی سے سامنا ہو تو معافی مانگنا ان سے۔۔۔ اب ریسٹ کر لو نہیں تو اگر میرا ارادہ بدل گیا تو پھر چھوڑنے والا نہیں ہو میں وہ اسے لٹاتے اس پر کمفرٹر دیتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔۔۔اب تک اسکا سانس نارمل نہیں ہوا تھا۔۔۔۔اسے ارحان کبیر ملک کی خوشبو اپنی سانسوں سے اہ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے لٹا کر باری باری اس کی آنکھوں پر جھک کر اپنا نرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر اس کے گالوں پر۔۔۔۔۔ اور پھر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

لائٹ آف کر کے وہ باہر چلے گیا تھا۔۔۔۔ جتنا کچھ وہ برداشت کر چکی تھی اور رو چکی تھی اسے واقعی اب کچھ پل سکون کی نیند کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر کام ہو گیا ہے۔۔۔۔۔اسے اطلاع ملی تھی۔۔۔۔۔

بہت خوب اب تم ایک کام کرو ایک نمبر سینڈ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔اس پر کال کرو گے اور کہو گے کہ زارا درید اس لوکیشن پر ہے۔۔۔۔۔اور یاد رکھنا صرف وہاں وہی بندے ہائر کرنا جو تھوڑی بہت مار کھا سکتے ہوں یا ایک آدھی گولی۔۔۔۔۔ایک بات یاد رکھنا مجھے اس سارے معاملے کی ایک ایک تصویر اور پوری ویڈیو چاہیے۔۔۔۔۔ کچھ بھی مس نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔اس لیے کوئی پکا فوٹوگرافر ہائر کرنا جو یہ کام بڑے طریقے سے کر سکے۔۔۔۔۔۔ سمجھ گئے ناں۔۔۔۔۔

اس نے ایک ایک بات بڑے واضح طریقے سے دوسری طرف موجود بندے کو سمجھائی تھی۔۔۔۔

جی سر سمجھ گیا۔۔۔۔۔دوسرے طرف موجود بندے نے کہہ کر رابطہ منقطع کیا تھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ازہان حیات ملک جسم تو کھیلنے کے لیے بہت سارے مل جائیں گے مگر تم سے یہ سیٹ ہتھیانے کا موقع پھر شاید کبھی نہیں

ملے-----کیا کہا تھا تم نے کہ میں تمہارا دوست ہو کر تمہارا حریف کیوں بنا تو سچ بتاؤں سیاست میں دوست کب دشمن بن جائے پتا ہی نہیں چلتا اور جس طرح تم نے میری انسلٹ کی ہے ناں آج اس کا مزہ میں تمہیں اب پارٹی کا اقتدار سنبھال کر بتاؤ گا-----پنجاب کا اگلا وزیر یاور احمد ہو گا-----اور ایک دفع میں یہ اقتدار حاصل کر لوں پھر تم سے آج کی انسلٹ کا بدلہ بھی اچھے سے لوں گا-----آج کی ویڈیوز اور ویڈیو فوٹیج الیکشن کے عین موقع پر میرے بہت کام آنے والی ہے-----

وہ خود سے خود کلامی کرتا کھلکھلا کر ہنس رہا تھا-----

زارا کا اس طرح سے رونا اور پھر ازہان حیات ملک کا اسے پروٹیکٹ کرنا یاور احمد کو کہیں نا کہیں کچھ کھٹک رہا تھا کیونکہ جب بھی اذہان کے پاس کوئی لڑکی آتی تھی تو وہ اپنی مرضی سے آتی تھی اس نے کبھی بھی کسی کے ساتھ ایسے زور زبردستی

نہیں کی تھی اور نا ہی کبھی کسی لڑکی نے ایسے رونا اور چیخنا چلانا کیا تھا۔۔۔کہ جیسے وہ ایگری نا ہو اس سب کے لیے۔۔۔۔۔

اتنا تووہ سمجھ گیا تھاکہ یہ لڑکی پیشہ ور نہیں ہے پھر اذہان کی آنکھوں میں اس کے لیے جنون دیکھ کر وہ کچھ اور سمجھنے پر مجبور ہو گیا تھا اور پھر اذہان کو اسے اور باقی دوستوں کو اس طرح سے بغیر پارٹی کے وہاں سے نکالنا۔۔۔۔

اس کے یقین پر مہر لگا گیا تھا اور پھر اس کی آنکھوں میں اس لڑکی کی پروٹیکشن کا جنون وہ سب اس کے لیے اذہان حیات ملک کی طرف سے بہت نیا تھا۔۔۔۔

وہاں سے نکلتے ہی اس نے اپنے بندے فارم ہاؤس کی چاروں طرف لگا دیئے تھے اور پھر اس کے بندے اسے ایک ایک پل کی رپورٹ دے رہے تھے کہ کب زارا اور حق نواز ا فارم ہاؤس سے نکلے کب وہ ہوسپٹل پہنچی کب وہ ماہر اور مائدہ کے ساتھ منیب انکل کے گھر گئی اور پھر اس ساری انفارمیشن میں اس نے اپنے فا

ئدہ کا پلان بنایا اور اسے پایہ تلمیل تک پہنچانے کے لیے زارا کو اپنے خاص بندوں سے اغواہ کروایا۔۔۔۔۔
وہ یہ سب کچھ کرتے ہوئے پارٹی اس کا اقتدار اپنی سیٹ اور سیاست کی شان و شوکت کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماہر اور سبحان کو کچھ سمجھ نہیں اہ رہا تھا کہ اب کیا کریں۔۔۔۔اسی دوران انہیں مائدہ کی کال ائی تھی اور جو کچھ اس نے انکو بتایا تھا وہ ان دونوں کے سروں پر باقاعدہ ایک اور بم پھوڑنے کے مترادف ثابت ہوا تھا۔۔۔۔اس نے منیب انکل کو کہہ دیا تھا کہ وہ مائدہ کو اپنے ڈرائیور کے ساتھ ہوسپٹل بھیج دیں۔۔۔۔
پہلے امل کی پریشانی کیا کم تھی جو اب زارا پھر سے غائب۔۔۔۔اف یار یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں میں نے کہا تھا مائدہ اس کا خیال رکھنا پھر تم کیسے۔۔۔۔۔

مائرہ کے آتے ہی ماہر تو جیسے پھٹ پڑا تھا۔۔۔۔

یہ اکیلی تھی وہاں اور جس طرح یہ بتا رہی تھی کہ اس طرح اٹیک ہوا ہے شکر کرو یہ محفوظ ہے۔۔۔

مائرہ کی بجائے سجان نے جواب دیا تھا کیونکہ مائرہ تو جب سے ائی تھی تب سے بس روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے ماہر اذہان اور اس کے کارندھے اتنا ٹارچر کر کے گئے ہیں منیب انکل کو بھی اور مجھے بھی مجھے تو یہ سمجھ نہیں اہ رہی اگر اذہان نہیں لے کر گیا اس کو تو پھر کون لے کر گیا ہے اسے اب یہ تیسرا کون ہے۔۔۔۔

میرا سر پھٹ جانے گا۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں اہ رہا۔۔۔۔وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

ریلیکس مائدہ ایسے کرو گی تو بی پی ہائی ہو جائے گا دیکھو کسی بھی سچویشن میں خود کو مظلوم اور کمزور ٹھہرانا ہمارے حق میں برا ہو سکتا ہے وہ بھی تب جب ہمیں یہ سمجھ نا اہ رہا ہو کہ ہمارا اگلا راستہ کیا ہے اگلا قدم کیا ہے-----

سبحان نے اسے سمجھانا چاہا تھا-----

تو پھر اب یار اب کیا کریں ایسا کہ دونوں کی زندگیاں اور عزتیں سیو ہو جائیں-----

ماہر نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا----

ایک راستہ ہے ماہر ہمیں اب بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہو گا----دیکھو اس سب میں میں اتنا تو جان چکا ہوں کہ جنگل میں رہتے ہوئے شیر سے دشمنی نہیں کی جا سکتی----اگر زارا کو اغواہ ماہر نے نہیں کیا تو وہ تیسرا کون ہے اس تک ہمیں ازہان ہی پہنچا سکتا ہے-----ایسے کھل کر دشمنی نہیں کی جا سکتی ہمیں ٹیبل ٹاک کرنی ہی ہو گی اور یہی آخری حل ہے میرے خیال سے-----

سبحان نے اپنی ذاتی رائے دی تھی----

تم پاگل ہو گئے ہو جو انسان پچھلے چوبیس گھنٹوں سے ہمیں اس قدر ٹارچر کر چکا ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیں سانس لینے کا ہوش نہیں تو ہم اس کے ساتھ ہاتھ ملا لیں کس خوشی میں۔۔۔۔۔کمزور ہیں ہم بے غیرت نہیں۔۔۔۔۔ماہر کو اس کی رائے بلکل پسند نہیں ائی تھی۔۔۔۔

ماہر یہ ہمیں کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں کہ یہ مشکل ہے اور ہم دونوں میں سے نا کوئی اتنا بے غیرت ہے پر یار وہ دونوں سروائیو کر رہی ہیں ان کی سیکیورٹی کی خاطر ہمیں یہ رسک اٹھانا ہی ہو گا۔۔۔۔۔

اذہان حیات ملک ہی ہمیں ان تک صحیح سلامت پہنچا سکتا ہے۔۔۔۔ورنہ ہم شاید ان کی خیر خبر سے بھی جائیں۔۔۔۔

اس نے پھر سے نرمی سے سمجھایا تھا۔۔۔۔۔

مگر سجان۔۔۔۔۔

سبحان ٹھیک کہہ رہا ہے ماہر---- کبھی کبھی دشمن تک پہنچنے کے لیے اس سے ہاتھ ملانا پڑتا ہے-----

مائرہ کو بھی سبحان کی سجیشن بری نہیں لگی تھی----

او کے ٹھیک ہے ماہر نے خود کہ سوچ کو حالات کے سپرد کیا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاتھ اس کا لہو لوہان ہو رہا تھا اسے فکر نہیں تھی---- وہ کمرے کی ساری چیزیں اٹھا کر کر پٹخ رہا تھا-----

یو ہیو ٹو پے دس زارا درید جتنا میں تڑپ رہا ہوں نا تمہیں بھی تڑپنا پڑے گا اپنی ایک ایک تڑپ کا حساب سود سمیت واپس لوں گا تم سے تم جانتی نہیں ہو ازہان حیات ملک کو وہ اپنی پسندیدہ چیزوں میں کمپرومائز نہیں کرتا اور تم---- تم تو دل

ہو میرا تمہیں سفر کرنا ہو گا تمہیں سفر کرنا ہو گا میری ہر تڑپ کا حساب دینے کے لیے-----

وہ چیخ رہا تھا---

اٹھیں بھائی کیا کر رہے ہیں آپ---ارحان نے کمرے میں اہ کر اسے اٹھایا تھا-----

چھوڑو ارحان جاؤ پلیز-----وہ اس کے ہاتھ جھٹکتا صوفے پر بیٹھا تھا----

نہیں جا سکتا ایسے آپ کو تڑپتا چھوڑ کر---- اس نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا تھا جسے اذہان نے ایک ہی سانس میں اپنے اندر انڈیلا تھا-----

اور اسے ایسے محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے سلگتے کوئلے بھجائے ہوں-----

کیوں دے رہے ہیں خود کو تکلیف----- وہ اب اس کے پاس ڈریسنگ بوکس لے کر بیٹھا تھا اور اس کا روئی سے بہتا خون صاف کرتا پوچھ رہا تھا---

میں نہیں جانتا ارحان بس میں جانتا ہوں تو اتنا کہ زارا کو میرے پاس ہونا چاہیے میرے بلکل پاس میری سانسوں کے پاس اس کی آواز میں نمی گھلی تھی۔۔۔۔

ارحان اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں دیکھ کر پل میں شوکڈ ہوا تھا کہ یہ اذہان حیات ملک ہی ہے جو رولانا جانتا تھا رونا نہیں اور اب خود رو رہا ہے۔۔۔۔

مل جائیں گی بھابھی بھائی آئی پرامس میں ڈھونڈو گا بس آپ خود کو تکلیف نہیں دیں گے اب۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کے یہ بہت مشکل ہے کہ جب آپ کو کسی کی طلب ہو اور وہ حاصل نا ہو تو کتنا مشکل ہوتا ہے مگر بھائی صبر کرنے سے سب مل جاتا ہے آپ کو بھی یہی کرنا ہو گا۔۔۔

وہ اب اس کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہا تھا۔۔۔۔

تم کہہ رہے ہو کہ میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہوں اور صبر کروں۔۔۔۔پھر تو مل گئی مجھے وہ۔۔۔۔

وہ تلخی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

توکل میں بڑی طاقت ہوتی ہے بھائی۔۔۔۔وہ ڈریسنگ بوکس بند کرتے کہہ رہا تھا۔۔
۔

میں یہ سب نہیں مانتا۔۔۔۔۔۔ اس نے انکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔

مانیں گے بھائی۔۔۔۔۔وہ ہنسا تھا۔۔۔۔۔

فون پر ہوتی بیل نے دونوں کو متوجہ کیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی آپ کو میسج آیا ہے شاید کسی کا ارحان نے موبائل اذہان کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

دفع کرو یار اس وقت کسی بھی رابطے کے موڈ میں نہیں ہوں پارٹی والے ہوں گے سوئچ آف کر دو۔۔۔۔ اس نے بند آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

ہو سکتا ہے بھابھی کی کوئی آپ ڈیٹ ہو۔۔۔۔۔ اس نے کہتے فون اس کی طرف دوبارہ بڑھایا تھا۔۔۔

اور اذہان نے ایک دم سے آنکھیں کھول کر چیک کیا تھا واٹس ایپ ویڈیو میسج تھا۔۔۔جس میں زارا لیٹی ہوئی تھی اور دو لڑکے شرٹ لیس اس کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے منہ پر ماسک پہنے۔۔۔۔۔زارا سیدھی کسی زندہ لاش کی طرح لیٹی تھی یا شاید بے ہوش تھی۔۔۔۔ساتھ ہی ایک وائس میسج بھی تھا۔۔۔

اذہان نے وائس میسج پلے کیا تھا۔۔۔

اگر اس کی عزت اور زندگی چاہتے ہو تو اگلے پندرہ منٹ تک اس لوکیشن پر پہنچو۔۔۔۔ورنہ پھر اس کی لاش تمہارے فارم ہاؤس کے اگے پھینک دوں گا۔۔۔ اٹھا لینا یاد سے۔۔۔۔

اذہان کا خون کھول اٹھا تھا وائس میسج اور ویڈیو کی وجہ سے اس نے موبائل دیوار پر مارا تھا۔۔۔۔۔

کون ہو سکتا ہے یہ بھائی کہیں یہ سنان تو نہیں۔۔۔۔

ارحان کو بھی شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

پتہ نہیں اگر تو یہ سنان ہے تو اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر یہ قبر میں ہو گا غصے سے کہتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

مراد۔۔۔۔۔مراد۔۔۔ گاڑیاں نکالو۔۔۔۔۔۔ چیختے ہوئے وہ پارک ہوئی گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ارحان بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ڈرائیور نے تقریباً گاڑی کو دوڑاتے ہوئے دی گئی لوکیشن تک پہنچایا تھا۔۔۔۔۔

پندرہ منٹ سے پہلے ہی وہ شہر سے تھوڑا دور ایک کھنڈر نما فلیٹ کے سامنے تھے۔۔۔۔۔جہاں آبادی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔

وہ اور ارحان اور اس کے ساتھی اپنی اپنی پسٹلز پکڑے بڑی ہوشیاری سے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

مگر اندر کسی بھی مرد کا نام و نشان تک نا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ فلیٹ صدیوں سے ہی ایسے گنجان پڑا ہو وہ اب ایک ایک کمرے کی تلاشی لے رہے تھے۔۔۔دائیں جانب کے دوسرے کمرے کو کھولتے ہی اسے وہ نازک گڑیا بیڈ پر

لیٹی نظر آئی تھی ہوش و ہواس سے بیگانہ۔۔۔۔پہلی نظر پڑتے ہی روح میں سکون اترا تھا۔۔۔ جیسے رخ یار ازلوں سے سکون کی صورت مقدر ٹھہرا ہو۔۔۔۔۔

وہ پہلی نظر جب ان پہ پڑی۔۔۔
کھو گئیے ہم ہائے کیا کہیں۔۔۔۔۔

اگے بڑھ کر اس نے اس کو باہوں میں اٹھا کر اپنی گود میں اس کا سر رکھا تھا۔۔۔۔۔پھر جھک کر اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔۔۔۔لمبی مڑی گھنی پلکوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوا تھا۔۔۔

ک۔۔۔۔ک۔۔۔کون۔۔۔ہو۔۔۔ تم۔۔۔۔اسے شاید ہوش آیا تھا وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی ۔۔۔۔۔اور پھر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اذہان کو دیکھا تھا۔۔۔۔

کہہ دو کے یہ خواب ہے حقیقت نہیں۔۔۔۔ تم دوبارہ میرے سامنے نہیں آہ سکتے پلیز کہہ دو۔۔۔۔۔

زارا کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھری تھیں۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو خود کے قریب کیا تھا۔۔۔کمر پر دباؤ بڑھا کر اسے خود کے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔۔اتنی زور سے کے زارا کو لگا تھا اب اسکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ حقیقت اتنی خوبصورت ہو گی۔۔۔۔ تم نہیں جانتی پوری رات کس کرب کس اذیت اور کس تڑپ سے گزرا ہوں میں وہ اس کے کان کی لو کے پاس ہونٹ رکھے سر گوشی کر رہا تھا۔۔۔۔

زارا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی ہوئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا کہ اب جان نکلے گی۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔۔مجھے سانس نہیں آہ رہا۔۔۔۔بڑی مشکل سے وہ یہ ٹوٹے پھوٹے لفظ بول پائی تھی۔۔۔۔

مجھے بھی نہیں آہ رہی تھی۔۔۔۔اس نے اسکی کمر پر مزید دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔۔۔

خدا کے لیے م۔۔۔۔م۔۔۔میرا پیچھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے اس نے پوری شدت سے اس کی کان کی لو پر بائیٹ کیا تھا۔۔۔۔

اور وہ پوری جان سے کانپی تھی۔۔۔۔۔اس کی سانسوں کی چھبن اس کے کانوں پر جھلستی آگ کی طرح لو دے رہیں تھیں اس کے لمس اسے دہکتے انگارے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

دوپٹہ کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔ وہ اب اسے خود سے الگ کرتے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ بس روتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر۔۔۔۔۔

ارحان۔۔۔۔اس نے اس کے پاس بیٹھے آواز لگائی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اندر اتا اس نے پھر سے اسے اپنی باہوں میں چھپایا تھا۔۔۔۔۔وہ اب اتنا بھی نہیں گوارا کر سکتا تھا کہ زارا اس کے بھائی کے سامنے بھی بغیر دوپٹے کے جائے۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔وہ جو کافی دیر سے باہر کھڑا تھا حکم ملتے ہی اندر آیا تھا۔۔۔۔

ایک گاڑی چھوڑ جاؤ اور باقی سب کو لیکر نکلو یہاں سے میرے آنے تک مراد کو کہنا گیٹ پر بڑی سی چادر لے کر کھڑا ہو۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔مگر آپ اکیلے۔۔۔۔۔ ارحان کو دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کے اس کا لا ابالی بھائی اپنے پیار کی حفاظت کے لیے کیسے ہلکان ہو رہا ہے کیسے وہ اسے کسی کے بھی سامنے بے پردہ نہیں آنے دے رہا۔۔۔۔

میں آہ جاؤ گا ڈونٹ وری۔۔۔۔۔ اس نے ارحان کو تسلی دی تھی۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔کہتے وہ جا چکا تھا۔۔۔

زارا کو خود سے الگ کرتے اس نے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑی تھی۔۔۔۔۔کچھ دیر اس کے کانپتے وجود اسکی ڈولتی سانسوں کو خود میں اتار کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے میں تمہاری رکھیل ہوں۔۔۔اس نے اپنے ماتھے سے اس کے لمس کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے نعفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

اور یہ سن کر اذہان کی رگیں تنیں تھیں۔۔۔۔۔اسے بیڈ پر دھکا دے کر اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائی تھیں۔۔۔۔۔اور پھر اپنے لب اس کے لبوں کے قریب لے کر گیا تھا۔۔۔۔

دل کر رہا ہے تمہیں زندہ ابھی اور اسی وقت زمین میں گاڑھ دوں مگر میں ایسا چاہ کر بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نقصان بھی میرا ہی ہو گا۔۔۔۔

تمہیں ہوس زدہ لمس اور محبت کے لمس میں فرق نہیں پتہ۔۔۔۔ جانتی ہو رکھیل کون ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ لال انگھار انکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے غصے سے غرا رہا تھا۔۔۔۔۔اور بولتے ہوئے اس کے لب ان نرم لبوں سے ٹچ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔اور اس کی چہرے پر پڑتیں سانسیں زارا کی جان ہلکان کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

بہت شوق ہے نا تمہیں رکھیل بننے کا تو تمہارا یہ شوق بھی جلد ہی پورا کر دوں گا۔۔۔مگر یہ جو لفظ آج تم میرے سامنے بولنے کی ہمت کر پائی ہو ناں یہ اگر کسی اور کے سامنے کہا نا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔ بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔ اس کی انگلیوں پر دباؤ بڑھاتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اور زارا کو لگا تھا کے اب اس کی انگلیاں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔۔

پھر اس نے اپنے دانت اس کی گردن میں گاڑھے تھے اتنی بری طرح کے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کی نیچے ہلکان ہوتی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔ جتنا تم مجھے تکلیف دو گی اپنے لفظوں سے اود دور جاکر اس سے زیادہ تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا کہتے اس نے اسے بازوؤں میں اٹھایا تھا

اور اس سارے منظر کو کیمرے کے کلک کلک اور ویڈیو ریکارڈنگ نے اچھے سے اپنی آنکھ میں محفوظ کیا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر اس نے اسے باہوں میں اٹھائے گاڑی میں بٹھایا تھا خود ڈرائیونگ سیٹ پر آہ کر گاڑی سنبھالی تھی۔۔۔۔اور گاڑی فارم ہاؤس کی طرف بڑھا دی تھی۔۔۔۔۔وہ سیٹ پر بیٹھی بس روئے جا رہی تھی۔۔۔

اگر تم چاہتی ہو زارا کے میں تمہیں چلتی گاڑی سے نیچے نا پھینکو تو اب تمہارا ایک بھی آنسو نا نکلے۔۔۔۔ اس نے غصے سے سٹئیرنگ پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ بیٹھی بیٹھی اس کی دھاڑ سے کانپی تھی۔۔۔۔ اور پھر اپنے آنسو اندر ہی اندر اتارنے لگی تھی مگر پلکوں کی اور آنکھوں کی نمی کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ گیٹ پر پہنچا تھا تو آگے مراد سر جھکائے بڑی سی چادر لیے کھڑا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی سے نیچے اتر کر وہ چادر پکڑی تھی پھر زارا کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے پہنائی تھی۔۔۔۔۔

اور اسے اپنی ہمنوائی میں لے کر اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ڈرائنگ روم میں بیٹھا ارحان اس کا ہی انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ کر اٹھ بیٹھا تھا

اور پھر زارا کو اسکے ساتھ لگے دیکھ اسکے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا وہ بلکل امل جیسی ہی تھی اسکی ناک انکھیں ہونٹ امل سے بہت مشابہت رکھتے تھے-----

ویلکم بھابھی-----کہتے وہ دونوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا-----

اور زارا نے گوارا بھی نہیں کیا تھا کہ نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ لے-----

ارحان تم ریسٹ کرو یار تھک گئے ہو گے میں بھی زارا کو کچھ کھلا کر دوائی دے کر----- ریسٹ کروں گا اور سنو دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے مجھے کوئی تنگ نہیں کرے گا--- کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا-----

کہتے وہ زارا کو لے کر روم کی طرف بڑھا تھا-----

اوکے بھائی۔۔۔وہ بھی کہتے اپنے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

کمرے میں جا کر اس نے اسے بڑے آرام سے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔۔

کچھ کھاؤ گی۔۔۔۔وہ اپنی جیب سے موبائل اور والٹ نکال کر ٹیبل پر رکھتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی بس چپ چاپ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

کچھ کھاؤ گی۔۔۔۔وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔۔اور وہ پھر سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔

زارا میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔اسے اب غصہ آیا تھا۔۔۔

حق نواز اور فقیراں آنٹی کہاں ہیں۔۔۔۔

اس کا سوال سن کر اس کے اندر پھر سے غصے کی لہر دوڑی تھی ۔۔۔ مگر پھر اپنے غصے کو کنٹرول کرتے اس نے انٹر کام سے کچن میں ملازمہ کو کال کی تھی اور اسے جوس اور دودھ اور کچھ سلائس لانے کو کہا تھا۔۔۔۔رسیور رکھ کر وہ پھر اس کی

طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔اس کے پاس بیٹھ کر اس کے ماتھے کو ہاتھ کی پشت سے چھوا تھا۔۔۔۔

تمہیں بخار ہو رہا ہے میڈیسن بھی نہیں لی ہو گی۔۔۔ وہ اٹھا تھا اور میڈیسن بوکس سے اسکے لیے میڈیسن نکالی تھی۔۔۔اتنی دیر میں ملازمہ ناشتے کی ٹرے لے ائی تھی۔۔۔

اب وہ ناشتہ اس کے سامنے رکھے سلائس پر جیم لگا کر اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

پکڑو اور کھاؤ۔۔۔۔ اور جوس بھی پیو۔۔۔۔

مجھے علیہا اور امل کے پاس۔۔۔

زارا میرا دماغ خراب مت کرو کے میں کچھ الٹا سیدھا کر بیٹھو۔۔۔علیہا اور امل کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو دو منٹ کے اندر یہ ختم کرو۔۔۔۔

اس نے اسے تنبیہہ کی تھی۔۔۔۔اور زارا نے دو منٹ کے اندر سلائس کھایا تھا اور جوس پیا تھا۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی اس کی دھمکی سے اور وہ جانتی تھی کے وہ اذہان حیات ملک ہے وہ جو کہتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے۔۔۔۔۔

حاجرہ۔۔۔۔۔اس نے ملازمہ کو آواز دی تھی۔۔۔۔اور ملازمہ جو دروازے کے اس پار برتن لینے کے انتظار میں تھی دو منٹ سے پہلے اندر گئی تھی اور برتن لیکر واپس ائی تھی۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔اس نے میڈیسن اور پانی اسکی طرف بڑھایا تھا۔۔۔جسے زارا نے بغیر اسکی طرف دیکھے کھا لی تھی۔۔۔

گڈ گرل ریسٹ کرو اب ۔ ۔۔۔وہ اس کو لٹاتے اس پر کمفرٹر اوڑھاتے الماری کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اپنے لیے ڈھیلا سا ٹراؤزر۔ اور ٹی شرٹ لے کر وہ واش روم گیا تھا۔۔۔۔

علیہا کا چہرہ بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے آہ رہا تھا۔۔۔بیڈ پر لیٹے جانے کتنے ہی آنسو وہ بہا چکی تھی۔۔۔۔۔وہ واش روم سے فریش ہو کر نکلا تھا۔۔۔۔ دونوں بازوؤں میں اس کے ابھی بھی ہلکی ہلکی درد تھی اور اوپر سے ہاتھ کا زخم۔۔۔

اس نے بالوں میں برش کرتے زارا کو دیکھا تھا جو انسو بہا رہی تھی۔۔۔۔غصے سے برش ڈریسنگ پر پٹخ کر وہ اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

پھر لائٹ آف کر کے اسکے ساتھ لیٹا تھا۔۔۔۔وہ جو بیڈ کے کونے میں لیٹی تھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں ہلکان کر رہی ہو خود کو۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنے تھے اس نے۔۔۔۔

کیا تم نے مار دیا حق نواز اور فقیراں انٹی کو۔۔۔۔ وہ اس کے ساتھ لگی روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں بہت تھک گیا ہوں زارا کل کا پورا دن خوار ہوا ہوں اب تم پاس ہو تو سونا چاہتا ہوں۔۔۔اب مزید کوئی فضول سوال نا سنو۔۔۔اگر اگلے دو منٹ میں تمہاری آنکھیں بند نا ہوئیں تو میں بغیر نکاح کے وہ سب کر گزروں گا جو تمہارے لیے تکلیف دے ہو گا۔۔۔

صاف لہجے میں اسے بتاتے وہ اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔۔اور اس کی بات سن کر زارا نے بھی اپنی انکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔وہ اس کی بند آنکھیں دیکھ کر مبہم سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب بس سونا چاہتا تھا سکون سے ۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

خیریت سر آپ نے کال کی۔۔۔۔

آپ کے جرنلسٹ کے کافی پر پرزے نکل ائے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔۔

حیات ملک نے طنزیہ لہجہ اختیار کیا تھا۔۔۔۔

سر میں سمجھا دوں گا سجان کو ائندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ سی او نے کہا تھا۔۔۔

میری بات سنو بات اب سمجھانے یا نا سمجھانے سے بہت آگے بڑھ چکی ہے میرے گھر میں کھڑے ہو کر وہ مجھے ہی دھمکی دے کر گیا ہے اسکا مطلب سمجھتے ہو تم۔۔۔۔

حیات ملک سی او پر غرایا تھا۔۔۔۔

سوری سر نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا وہ خود معافی مانگے گا آپ سے۔۔۔۔

سی او نے التجا کی تھی۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو الیکشن ہونے میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں اور مجھے کوئی ہنگامہ نہیں چاہیے۔۔۔۔ مجھے وہ جرنلسٹ یہاں سے دو ماہ کے لیے غائب چاہیے کسی بھی ملک بھجواو جو مرضی کرو جتنے پیسے چاہیے لو پر اس کی شکل گم کرواؤ یہاں سے۔۔۔۔
مارنے کو میں اسے مار سکتا تھا مگر الیکشن کی گہما گہمی میں میں کوئی قتل افورڈ نہیں کر سکتا سمجھے تم۔۔۔۔

حیات ملک نے غصے میں کہا تھا۔۔۔

جی سر ہو جائے گا بی بی سی نیوز کے ساتھ ایک دو ماہ کا پروجیکٹ ہے ہمارا میں اسکے لیے سبحان کو بھیج دوں گا مگر سر پلیز اسے مار لیے گا مت وہ اب اپ کے راستے میں نہیں ائے گا۔۔۔

سی او نے پھر سے التجا کی تھی۔۔۔۔اج ہی کے دن اسکو بھجواو کل وہ مجھے اس ملک میں دکھنا نہیں چاہیے سمجھے۔۔۔۔

جی سر سمجھ گیا۔۔۔

اور سی اوکی بات سنتے حیات ملک نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

اس کے لیے اب مشکل مرحلہ تھا سجان کو باہر بھیجنے کے لیے راضی کرنا وہ بھی ان حالات میں جب وہ خود یہاں اپنی بہن کے لیے پریشان ہے---

♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح ایک بجے کا ٹائم تھا جب امل کی آنکھ کھلی تھی---خود کو ارحان کے حصار میں پایا تھا----اور خود وہ اس کی کمر کو اپنے سینے کے ساتھ باندھے دنیا جہان سے بے خبر میٹھی نیند سورہا تھا----اس کا چہرہ دیکھتے ہی اسے اس کے چہرے میں پل بھر میں سنان نظر آیا تھا---
کاش تم یہاں ہوتے میرے اتنے پاس کاش ہم دونوں کی یہ صبح سب سے حسین ہوتی----میں نے اپنی زندگی میں بابا کے بعد تمہیں چاہا تھا----بابا کے بعد میری زندگی میں آنے والے تم واحد مرد تھے جس نے اپنی محبت سے میری روح پر قبضہ کیا تھا---ہم ساتھ ہوتے تو یہ دنیا یہ زندگی یہ پل کتنے حسین ہوتے----

آئی مس یو سنان میں بے وفا نہیں ہوں۔۔۔۔مجھے حالات نے بے وفائی پر مجبور کیا۔۔۔۔میں تم سے مل کر اس سارے معاملے کو حل کر لوں گی۔۔۔۔وہ بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

میں کبھی بھی اس ڈریگن کی رسائی خود تک ممکن نہیں بناؤ گی۔۔۔۔میں ختم کر دوں گی اس رشتے کو بس زرا حالات ٹھیک ہو جائیں پھر میں طلاق لے لوگی اس سے یہی صحیح رہے گا ہم دوبارہ سے ایک ہو جائیں گے انشاللہ۔۔۔۔وہ سسکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

خود کے پاس ہوتی سسکیوں کی سرگوشی پر اس نے نیند سے خمار بوجھل پلکیں کھولیں تھیں۔۔۔۔اور اس کی لال ہوتی آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھ کر پل میں اسے خود سے اور قریب کیا تھا۔۔۔۔۔

ہے کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو آریوں اوکے امل۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر آئے بال سائیڈ پر کرتے اس کی آنکھوں کو صاف کرتے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

امل بے بی ٹیل می واٹ ہیپنڈ۔۔۔۔ علیہا کو مس کر رہی ہو یا زارا کو۔۔۔۔۔۔پلیز ٹیل می میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں ان آنسوؤں سے۔۔۔۔۔اس کے رونے میں اضافہ ہوا تو وہ پل میں پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔

کل جب مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا تب تو ڈسٹرب نہیں ہوئے تھے تم بڑی ہمت دکھائی تھی ناں تو اب یہ تکلیف کیوں یا پھر یہ بھی کوئی چال ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔ تم جیسے ڈریگن سے مجھے اب خوف نہیں آتا سمجھ رہے ہو تم۔۔۔۔۔جو تم نے کرنا تھا کر لیا چھوڑو مجھے۔۔۔۔ وہ اس کا حصار توڑتے اٹھنے لگی تھی کہ وہ اسے بازو سے پکڑ کر لیٹا چکا تھا۔۔۔۔۔اس کے دونوں بازوؤں کو اوپر کی طرف فولڈ کر کے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔۔ایک ٹانگ سے اس کی دونوں ٹانگوں پر دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں۔۔۔۔۔

اب آہ رہا ہے خوف۔۔۔۔۔اس کے ماتھے پر بل آیا تھا۔۔۔۔۔

انگوٹھا اس کے لبوں پر پھیرتے وہ بڑے جان لیوا تیور لیے اس کے جواب کا منتظر تھا اس سے مزید ان جان لیوا آنکھوں میں نا دیکھا گیا تو پل میں انکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

کھولو آنکھیں اور جواب دو۔۔۔۔باری باری دونوں آنکھوں پر اپنے لب رکھتے اس نے حکم دیا۔۔۔۔

اس نے مزید سختی سے آنکھیں بند کیں تھیں ۔۔۔۔۔

اوکے دین فائن نو ایشو۔۔۔ائی ول بی ریپیٹ اٹ اگین اینڈ اگین۔۔۔۔۔کہتے ہی وہ دوبارہ اس کی انکھوں پر جھکا تھا اور پھر سر باری باری اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔ایک بار دو بار تیسری بار وہ لب رکھنے لگا تھا کے اس کی ہمت ختم ہوئی تھی۔۔۔۔

اپ ۔۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔اپنی دھونس ک۔۔۔۔۔۔ک۔۔۔۔کسی طاقت ور پر آزماؤ تو سمجھ بھی ائے مجھ جیسی کمزور لڑکی پر طاقت آزما کر کیا حاصل ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ناں نان۔۔۔۔۔۔ تم اور کمزور۔۔۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا تم تو سپر پاور گرل ہو۔۔۔۔ اتنی بکواس وہ بھی ارحان کبیر ملک کے سامنے امل کبیر ملک ہی کر سکتی ہے۔۔۔۔۔اس کی ریڈ چلی۔۔۔۔۔اس نے اپنی بئیرڈ کو اس کی گردن پر رب کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ار۔۔۔۔ار۔۔۔۔ح۔۔۔۔حا۔۔۔۔ارحان پیچھے ہٹو یہ زیادہ ہو رہا۔۔۔۔ وہ اس کے لمس سے تڑپی تھی۔۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔۔اس سے بھی زیادہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔ویسے ریڈ چلی یہ مجھے کافی دیر سے اٹریکٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ اس کے نچلے ہونٹ پر انگوٹھا پھیرتا خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

ا۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔ح۔۔۔۔ارحا۔۔۔۔۔

ششششششش------

وہ اس کی بولتی بند کرتا اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھا چکا تھا----اور وہ بے حال ہو رہی تھی----- صبح کی تشنگی تھی یا پھر ان لمحوں کا فسوں تھا----یا پھر اس کی تڑپ کی شدت تھی---- اتنا جان لیوا لمس تھا کہ وہ بے حال ہو رہی تھی اور وہ سیر------اسکی مزاحمت کی کمی نے اس کو ہوش کی دنیا سے متعارف کروایا تھا----رات کے دیئے گئے اس کے ہونٹ پر کٹ کا زخم اس کی شدت سے پھر تازہ ہوا تھا---اس پر اپنی گرفت چھوڑ کر وہ اس کی سانسوں سے خود کو مہکاتا بیڈ پر گرا تھا اور اسے خود کے سینے پر گرایا تھا---اور وہ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو نارمل کر رہی تھی جو کہ اتنی جلدی ممکن نہیں تھا---اور اس کے پنک ہوتے ہونٹ ارحان پھر سے گہرا مسکرایا تھا---

تمہیں پتہ ریڈ چلی تم دیکھنے میں بلکل چلی کی طرح ہو تیز اینگری وومن بٹ تم چھکنے میں بلکل ریڈ انار ہو میٹھا ترش---دل کرتا ہے کہ بس سیراب ہوتا

رہوں۔۔۔۔۔۔۔اس کا چہرہ ایک ہاتھ سے اوپر کرتے وہ اس کو آنکھ ونک کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا فائدہ رونے کا جب پتہ ہے ان ہی پناہوں میں سکون محسوس کرنا پھر اس سب کا مطلب۔۔۔۔۔ جتنی ضد کرو گی اتنا خود کو تھکاو گی۔۔۔۔اور ایک بات یاد رکھنا ارحان کبیر ملک گستاخیاں بخشتا نہیں ہے۔۔۔۔چلو اٹھو فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ اسے خود سے الگ کرتے بولا تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کی بازو پر دانت گاڑتی اس کے پاس سے اٹھی تھی۔۔۔۔امل درید اور بروقت بدلہ نا لے نا ملکن۔۔۔۔

اوچ۔۔۔۔۔افففففف۔۔۔۔۔امل کی بچی چوہے کے دانت فٹ کروائے ہیں کیا۔۔۔۔وہ درد سے بلبلاتا بازو کو سہلاتا اس کی طرف بھاگا تھا اور وہ واشروم میں گم ہوئی تھی۔۔۔۔

ڈریگن اس نے غصے سے بلند آواز میں کہا تھا۔۔۔

سڑی ہوئی ریڈ چلی وہ بازو مسلتا بڑبڑا رہا تھا۔۔۔۔

اور امل ارحان کبیر ملک اور ارحان کبیر ملک کی اس خوبصورت صبح کی خوبصورتی سے بھرپور نوک جھونک کو ہوا نے مسکرا کر دعا دی اور ارحان کبیر ملک کی ائندہ زندگی میں امل کبیر ملک سے بچاؤ کی دل سے دعا کی تھی جو کہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

جی سر آپ نے بلایا تھا۔۔۔ وہ سچ نیوز کے سی او کے آفس میں بیٹھا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں سبحان تمہارے لیے اس وقت آنا کافی مشکل رہا ہو گا۔۔۔اور جن حالات میں تم ہو اس کے لیے بھی کافی مشکل ہے لیکن جو میں بات تمہیں بتانے جا رہا ہوں وہ تمہارے کیریئر کی سب سے بڑی خوشی ہے۔۔۔سب سے

بڑی اپر چونٹی ہے۔۔۔۔اور تمہارے خواب کی تعبیر بھی۔۔۔۔ سی او نے خوش ہوتے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔۔

میں سمجھا نہیں کچھ سر۔۔۔۔۔ سجان نے نا سمجھی سے سر ہلاتے کہا۔۔۔۔

سجان پچھلے سال جس پراجکٹ کی تحقیق اور اس کے حقائق کے بارے میں رپورٹ بنانے کے لیے تم نے بی بی سی نیوز میں اپنی فائل سب مٹ کروائی تھی وہاں سے جوائنگ اپرول اہ گیا ہے اور تمہیں کل ہی جانا ہو گا۔۔۔۔۔ تم لکی ہو سالوں سے کتنے جرنلسٹ اس کے لیے خوار ہوتے پھر رہے ہیں اور انہوں نے تمہیں چنا تمہاری صلاحیتوں کو اٹس امپریسو۔۔۔۔۔

سی او نے اس کی تعریف کرتے کہا۔۔۔۔۔

منع کر دیں سر۔۔۔۔۔وہ دو ٹوک لہجے میں کہتا اٹھا تھا۔۔۔۔

اور آپ کو میرا ریزگنیشن بھی مل جائے گا۔۔۔۔۔ ہیو آہ بلیسڈ ڈے۔۔۔۔۔کہتے وہ باہر کی طرف مڑا تھا۔۔۔۔

سبحان لسن ڈومی تم یہ غلط کر رہے ہو خود کے ساتھ یو نو واٹ ایسے موقعے کبھی کبھی ملتے ہیں شاید سالوں میں ایک دو بار اور کئی لوگوں کو وہ بھی نہیں ملتے۔۔۔۔۔تم جوش میں ہوش گنوا رہے ہو تم بتاؤ تم آخر کیوں یہ سب ٹھکرا رہے ہو۔۔۔۔۔ہم بیٹھ کر تسلی سے بات کرتے ہیں شاید کچھ حل نکل ائے۔۔۔۔

سی او اٹھ کر اس کی طرف لپکا تھا اود اسے ہاتھ سے پکڑ کر دوبارہ آفس میں لایا تھا اور بٹھایا تھا۔۔۔۔

سر کیا آپ نہیں جانتے میں کن حالات میں ہوں اگر یہ عام حالات میں ہوتا تو میں کھلے دل سے اس کو قبول کرتا اور شاید بہت خوش بھی ہوتا مگر یہ ویسا نہیں ہے۔۔۔۔میں ان حالات میں کیسے ان سب کو چھوڑ کر جا سکتا ہوں جب وہ پل پل تکلیف میں ہیں اگر میری سگی بہنیں ہوتی تو بھی کیا میں یہی کرتا نہیں۔۔۔۔۔اور اگر قسمت میں ہوا تو مجھے میرا مقدر ضرور دوسرا موقع بھی دے گا۔۔۔۔اور تب تک میں انتظار کر لوں گا۔۔۔

اس نے کاندھے اچکاتے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔۔۔۔

دیکھو سبحان کیا ہم۔کوئی درمیان کا راستہ نہیں نکال سکتے۔۔۔۔ کچھ ایسا سوچو کے تمہارا کیرئیر بھی بن جائے اور تم اپنی بہنوں کو پروٹیکٹ بھی کر سکو۔۔۔۔۔ اگر کوئی حل نہیں نکلے گا تو ہم ان سے معذرت کر لیں گے مگر اگر اس مسئلے کا کوئی حل ہے تو تمہیں اس کو اویل کرنا چاہیے۔۔۔۔ مجھے اس سب سے کوئی فائدہ نہیں ہے مگر تم ایک بریلینٹ جرنلسٹ ہو تمہاری سوچ ایک الگ رخ پر چلتی ہے تمہیں اپنی صلاحیتوں کو منوانا چاہیے۔۔۔۔۔ تمہارے پاس رات تک کا وقت ہے سوچ لو پھر جو بھی تمہارا فیصلہ ہو مجھے منظور ہے ۔۔۔

سی او نے آخری کوشش کی تھی۔۔۔۔

ہمممم اوکے سر بٹ رات کو بھی میرا جواب نا میں ہو گا۔۔۔۔رات تک کچھ بدل تھوڑی جائے گا۔۔۔۔

اس نے حوصلہ ہارتے کہا۔۔۔۔

مایوسی گناہ ہے اور مجھے لگتا ہے تمہیں کوئی نا کوئی سرا ضرور مل جائے گا۔۔۔۔جہاں اللہ نے یہاں تک راستہ بنایا ہے وہ آگے بھی مدد کرے گا۔۔۔۔

انشاللہ

سی او نے پر عزم لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہممممم شکریہ سر۔۔۔۔۔ وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں نے پروجیکٹ کی ساری ڈیٹیلز تمہیں ای میل کر دی ہیں انشاللہ اللہ نے خیر کی تو چیک کر لینا۔۔۔۔۔

سی او نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور سبحان نے سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ جو بھر پور نیند لے کر اٹھا تھا۔۔۔۔ جانے کیسا سکون تھا اس لڑکی کی روح میں کے اسے لگا تھا بچپن کی نیندوں کے بعد شاید اسے آج ویسی نیند ائی ہے بے فکری والی۔۔۔۔۔

کروٹ بدل کر پہلو میں دیکھا تو وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔۔ آنکھیں ایک دم سے پوری کھلیں تھیں۔۔۔۔ جھٹکے سے اٹھا تھا اور خود سے کمفرٹر ہٹایا تھا۔۔۔۔ پھر پورے کمرے میں نظر دوڑائی تھی۔۔۔۔وہ زمین پر بیٹھی صوفے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے جو اس کی غیر موجودگی نا پا کر ہواس اڑے تھے وہ اب بحال ہوئے تھے۔۔۔۔اور ٹانگوں سے جو جان نکلتی محسوس ہوئی تھی وہ دوبارہ آئی تھی ۔۔۔ ہاتھ بڑھاکر لائٹ ان کی تھی۔۔۔۔اور پھر قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

وہ سکھڑی سمٹی صوفے کی سیٹ پر سر رکھے آنکھیں بند کیے سو رہی تھی۔۔۔۔

اذہان نے ہاتھ بڑھا کر ماتھے پر رکھا تھا بخار نہیں تھا اب۔۔۔۔۔۔

چہرے پر آئی چند لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا تھا۔۔۔۔

بالوں سے کیچر اتار کر دور پھینکا تھا۔۔۔۔۔اور بالوں کو اس کی کمر پر کسی آبشار کی طرح بھکیرا تھا۔۔۔۔۔ پھر اس کے بالوں کو کبھی انگلی پر لپیٹتا کبھی اکٹھے کرتا اور کبھی دوبارہ سے کمر پر بکھیر دیتا وہ بھی صوفے کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھا اس کے بالوں سے کسی بچے کی طرح کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔

دل نے پھر سے خواہش کی تھی گھنی لمبی پلکوں کو چھونے کی اور ہاتھ بے ساختہ چہرے کے خدوخال کو چھوتے چھوتے لمبی گھنی پلکوں کو چھو کر محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔ جانا پہچانا لمس محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولیں

تھیں۔۔۔۔۔ کیونکہ اب اسے وہ لمس یاد ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔

نیند سے بیدار ہوتے اس نے اس سے دوری چاہی تھی جسے اذہان نے نا ممکن بناتے اس کو بازو سے کھینچ کر خود کے قریب بٹھاتے کیا تھا۔۔۔۔

اس گستاخی کی وجہ جان ازہان۔۔۔۔۔وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے اسی پوزیشن میں بیٹھے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور کتنا ٹارچر کرو گے مجھے اذہان وہ اس کے سینے پر سر رکھے نم آنکھوں سے بولی تھی وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر پھر بھی نا چاہتے ہوئے بھی اس کی انکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

میری محبت کو تم ٹارچر کا نام دے کر میرے جذبوں کی تذلیل کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔وہ اسی کیفیت میں بیٹھا اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولا تھا۔۔۔۔

کیا ایک دن کی محبت ہوتی ہے محبت کرنے میں صدیاں لگ جاتیں ہیں اور اس کی ریاضات۔۔۔۔۔تم جیسا بے حس انسان کیا سمجھے گا محبت کو۔۔۔۔۔

اس نے پل میں اس کی محبت کی توہین کی تھی۔۔۔۔۔

ہوتی ہے ایک لمحے میں ہوتی ہے محبت۔۔۔۔۔ایک دن تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔۔۔اور اس کی ریاضات بھی پوری کی جاتی ہیں۔۔۔۔جیسے ارحان نے

کی۔۔۔کتنا مکمل ہے نا اب وہ اس کو جس دن محبت ہوئی اسی دن اس کا اس کی محبت سے نکاح ہوا۔۔۔۔۔

روح من۔۔۔۔ تم جانتی نہیں یہ کائناتی تحفہ کسی کو بغیر کسی جدوجہد اور کوشش کے خاص ساعتوں میں سونپا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اسے رشک ہوا تھا ارحان پر۔۔۔۔

وہ لوگ خاص ہوتے اذہان حیات ملک۔۔۔۔زارا نے نعفرت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں وہ لوگ عطائی ہوتے ہیں آسمانوں پر بنے جوڑے جو زمین پر اپنی کہانی بننے آتے ہیں بلکل ویسے جیسے چاند کے اندر بیٹھ کر اماں چرخہ کات کر اون بنتی ہیں۔۔۔۔۔اور زمین پر بیٹھ کر کوئی دوسری اماں اس اون سے سویٹر بناتی ہیں۔۔۔۔۔

ایسے ہی رب آسمانوں پر دو دلوں کی داستان لکھتا ہے اور ہم زمین پر اس داستان کو مکمل کرتے ہیں۔۔۔۔

دادو کہتیں تھیں کہانیاں بنتے جانیں ہلکان ہوتیں تاریخیں رقم ہوتیں ہیں اور پھر صدیوں ان کہانیوں کی سلیبوں پر اچھے برے کردار ٹنگے اپنے حصے کا خراج وصول کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ سامنے دیوار کی طرف دیکھے اس کو محبت کی کہانی کا پہلو بتا رہا تھا۔۔۔۔۔اذہان حیات ملک اپنے بچپن میں کھو رہا تھا۔۔۔۔۔

تم ایک بات یاد رکھو اذہان حیات ملک

تمہاری اور میری کہانی کبھی بھی نہیں بن جائے گی نا ہی میری محبت کسی اون کے سویٹر کی طرح تمہارے جسم میں حرارت کا باعث بنے گی۔۔۔۔ محبت کی کہانیوں میں تم ایک برے کردار ہو۔۔۔۔۔اور میری محبت اتنی بے مول نہیں کے کسی بے حس انسان کے لیے لٹا دوں۔۔۔۔۔

وہ اس سے الگ ہوتے تلخ لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنی بازو اسکے پیچھے سے نکال کر اسے خود کے قریب کرتے الگ نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔

دادو کہتیں تھیں۔۔۔۔اذہان محبت ہو جائے تو اسے کسی حاسد کی نظر سے بچا کر رکھنا سات پردوں میں۔۔۔۔ پھر چاہے اسے تمہاری بے حسی ہی کیوں نا قرار دے دیا جائے۔۔۔۔۔سب کے معاملے میں میں بے حس ہو سکتا ہوں ظالم ہو سکتا ہوں مگر تمہارے معاملے میں یہ دل ایسی گستاخی کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے بولا تھا۔۔۔۔

یہ ہے تمہاری محبت بغیر کسی رشتے کے تم ان کمزور لمحوں میں بہہ جاتے ہو۔۔۔۔۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک محرم اور نا محرم کی ڈیفینیشن کیا ہے۔۔۔۔وہ روتے ہو اس کا لمس اپنے ماتے سے رگڑ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسکو ماتھا رگڑتے دیکھ کر بولا تھا۔۔۔۔۔

کوئی فائدہ ہے اس کا یہ روح میں تحلیل کرنے کے لیے بخشا ہے----اور رہی بات رشتے کی تو وہ بھی بنا لوں گا آج ہی-----اپنی حدیں کراس نہیں کی ہیں میں نے وقتی سکون کے لیے اگر تمہیں قریب کیا تھا تو اس میں بھی میرا احترام شامل تھا---کہ جتنا تم تڑپا چکی تھی اتنا تو میرے حصے میں بھی بنتا تھا-----وہ اس کی گال کو انگلیوں سے چھوتے کہہ رہا تھا-----

اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا----

نکاح کے بعد یہ گستاخی برداشت نہیں کروں گا زارا درید تیار ہو جاؤ تھوڑی دیر میں شاپنگ کے لیے نکلیں گے----اسے غصہ آیا تھا اس کے پاس سے اٹھتا وہ اسے کہہ رہا تھا-----

مجھے شاپنگ پر نہیں جانا مجھے علیھا کے پاس جانا ہے تم سمجھتے کیوں نہیں وہ اس کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھی تھی اور اس کا گریبان پکڑے روتے اسے کہہ رہی تھی----

اوکے فائن۔۔۔پہلے علیہا کے پاس چلیں گے پھر شاپنگ پر اب یہ آنسو نا ائیں میری آنکھوں میں ہوں۔۔۔۔

وہ پھر سے اس کی آنکھیں صاف کرتا اپنا گریبان چھڑاتا نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ت۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔ وہ خوش ہوئی تھی علیہا سے ملاقات اسکی زندگی کی شاید اس وقت سب سے بڑی خوشی تھی۔۔۔۔

سنان کون ہے زارا۔۔۔۔۔وہ زارا سے جاننا چاہتا تھا اس کے بارے میں۔۔۔۔

تم کیسے جانتے ہو سنان کو۔۔۔۔اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ایسے۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا ٹیبل سے جس کی سکرین ٹوٹی ہوئی تھی مگر وہ چلنے کے قابل تھا وہاں سے کال ریکارڈنگ آن کر کے اس نے زاراکو پکڑایا تھا اور خود الماری سے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گیا تھا۔۔۔۔

جیسے جیسے وہ سنان کی کال ریکارڈنگ سنتی جا رہی تھی ویسے ویسے اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔اتنی نعفرت تھی سنان کے دل میں امل کے لیے اسکے لیے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اس نے اس کا پرپوزل ایکسیپٹ نہیں کیا تھا ٹھیک ہے وہ اسے اچھا نہیں سمجھتی تھی مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اتنا گر جائے کے وہ امل اور اس کی عزت اور دونوں کی زندگیاں داؤ پر لگانے کی بات کرے۔۔۔۔

کیسی دنیا ہے کیسے لوگ ہیں کچھ اپنے بن کر نوچتے ہیں اور کچھ پرانے بن کر بھی اپنے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ باتھ روم سے آیا تو اسے روتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ایک سرد آہ کھینچ کر اس نے ڈریسنگ کے پاس جا کر خود بال سیٹ کیے پھر خود پر پرفیوم چھڑک کر اس کے پاس گیا تھا۔۔۔۔اس کے ہاتھ سے موبائل لیکر سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

اب فائدہ آنسو بہانے کا اس ٹائم کیوں نہیں منع کیا امل کو روکا کیوں نہیں۔۔۔۔اس نے اس کا سرد ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھتی ہے کہ شاید میں سنان کی طرف واپس لوٹنا چاہتی ہوں اس لیے وہ میری بات نہیں مانتی۔۔۔۔

اس نے بھرائی انکھیں اٹھا کر اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

تو تم جانا چاہتی تھی اس کی طرف۔۔۔۔

نہیں ہرگز نہیں وہ انسان اس قابل ہی نہیں تھا۔۔۔۔وہ اس کے سوال کی نفی کرتے بولی تھی۔۔۔

تو پھر تم دونوں بہنوں میں اتنا پیار ہونے کے باوجود یہ بے اعتباری کیوں۔۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں مگر مجھے امل کو اس سے ہر حال میں بچانا ہے۔۔۔۔میں اس کو اس آگ میں نہیں جھونک سکتی میں بے بس ہوں اگر۔۔۔اگر اس نے مجھے اور امل کو مار دیا تو۔۔۔۔۔وہ آگے کا سوچ کر ہی نڈھال ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اذہان حیات ملک اور ارحان کبیر ملک کی عزت کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔۔اس نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔زارا تو ارحان کا حوالہ سن کر شوکڈ ہوئی تھی۔۔۔

امل کا نکاح ہو گیا ہے زارا وہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر دباتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا۔۔۔کیا کہہ رہے ہو تم کب کیسے۔۔۔اس کے تو سر پر گویا کسی نے بم گرایا تھا۔۔۔

ارحان سے صبح چار بجے۔۔۔۔دیکھو میں جانتا ہوں کے یہ تمہارے لیے ان پرڈیکٹ ایبل ہے۔۔۔۔ میں تمہیں ڈھونڈتے غصے میں ہوسپٹل گیا تھا۔۔۔۔وہاں تم نہیں ملی مجھے اور میں غصے میں امل کو ساتھ لے آیا اور پھر میں نے ارحان کو بلایا وہ میرا بھائی ہے مطلب چاچو کا بیٹا۔۔۔۔میں نے اسے بتایا کے میں امل سے جھوٹا نکاح کرنا چاہتا ہوں تب ہی تم واپس ملو گی مجھے تو وہ شاکڈ ہوا ۔۔۔۔۔ اور پھر جب اس نے امل کو دیکھا تو وہ اس کی محبت تھی پہلا پیار جو بھی سمجھ لو اس نے مجھے بتایا۔۔۔ پھر ابھی ہم یہ بات کر رہے تھے کہ سنان کی کال آئی اور پھر جو اس نے کہا وہ تم سن چکی ہو وہ کال سننے کے بعد ارحان نے کہا کہ وہ ابھی اور اس وقت امل سے نکاح کرنا چاہتا اور میں نے کروا دیا۔۔۔۔

وہ بڑی نرمی سے پیار سے اسے ساری صورتحال سے اگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

امل کہاں ہے وہ ٹھیک تو ہے تم دونوں بھائی کیوں پیچھے پڑ گئے ہو ہمارے وہ کیسے مان گئی۔۔۔وہ ایک بار پھر اس کا گریبان پکڑے اسے جھنجوڑتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

زارا وہ چاہتی تھی کہ تم خوش رہو تمہیں تمہارے حصے کی سب خوشیاں ملیں اس لیے اس نے اس نکاح کے لیے ہاں کر دی وہ اپنا کالر چھڑواتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اوہ خدا اوہ خدا کیا کروں میں کہاں جاؤ۔۔۔میرے مالک مجھے ہمت دے مجھے بچانے کے لیے اس نے خود کو بھیڑیے کے آگے ڈال دیا۔۔۔۔۔ وہ پھر سے چلائی تھی۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو زارا میں کسی کو صفائی نہیں دیتا اپنے کسی بھی عمل کی مگر میں نے تمہیں صفائی دی میں نہیں جانتا کیوں۔۔۔مگر تمہارے معاملے میں میرے سارے حساب الٹے ہیں۔۔۔اگر نرمی کر رہا ہوں تم سے تو اس کا مطلب

یہ نہیں کہ تم میرے بھائی کو بھیڑیا کہو۔۔۔۔یہ تو وقت بتائے گا تمہیں وہ کیسا انسان ہے پھر تمہیں میرے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہو گا۔۔۔۔

ارے تمہیں تو شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے اس غلیظ انسان سے اسے بچایا ہے۔۔۔۔اور اس پر وہ کبھی بھی کوئی سمجھوتا نہیں کرے گا۔۔۔۔ڈونٹ وری میرا بھائی ہے وہ۔۔۔۔۔اس نے بھی دھاڑتے ہوئے اس پر اپنا ایک ایک لفظ اتارا تھا۔۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ تمہارا بھائی ہے تم جیسا بے حس ہی ہو گا عزتیں نوچنے والا قتل و غارت کرنے والا خون کی ندیاں بہانے والا بے ضمیر بے حس۔۔۔۔۔

وہ بھی دھاڑی تھی۔۔۔۔

تم حد سے بڑھ رہی ہو زارا وہ اسکا جبڑا دبوچے اس پر غرایا تھا۔۔۔۔میرے کئے گئے افعال کا الزام تم ارحان پر نہیں ڈال سکتی۔۔۔۔۔اس نے تو آج تک مکھی نہیں

ماری۔۔۔۔اس کی شرافت پر شک مت کرو۔۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے اسکے جبڑے کو چھوڑا تھا۔۔۔۔

اور زارا کو لگا تھا اس کا جبڑا ہی ٹوٹ گیا ہے اتنی سخت گرفت تھی اس کی۔۔۔۔۔

تمہارے معاملے میں نرم ہوں تو مجھے مجبور نا کرو سختی پر۔۔۔املِ کو بھجوا رہا ہوں اس سے مل لینا اور اگر تم دونوں بہنوں نے کوئی چلاکی دکھانے کی یا بھاگنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں میں تم دونوں کو اور علیہا تو بچاری بے موت ماری جائے گی۔۔۔۔

کوشش بھی مت کرنا کے میں اپنا جنون تم پر اتارو۔۔۔

کہتے وہ الٹے قدموں باہر کی طرف بڑھا تھا اور وہ روتے روتے وہی بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

مسئلہ کیا ہے آخر تمہارا تمہیں پتہ بھی ہے کس سچویشن میں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔ وہ ڈیلٹن کے سامنے کافی رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

ہاں تو آہ تو گیا ہوں بولو اب تمہیں پتا ہے اگر آج بار نا گیا تو مجھے فارغ کر دیں گے وہ تمہاری طرح کسی ریاست کا شہزادہ نہیں ہوں میں بنا ماں باپ کے پیدا ہوا ہو۔۔۔۔اس نے تلخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ڈیلٹن سٹاپ اٹ میں ابھی کسی فضول بحس کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔اس کو غصہ آیا تھا اسکے خود کے لیے ایسے لفظ استعمال کرنے پر۔۔۔۔

میں بھی کسی فضول بحس کے لیے نہیں آیا بات تمہاری ہے تو بڑی مشکل سے خود کو یہاں تک کھینچ کر لایا ہوں۔۔۔۔اور اگر تم نے بینز کا یا کوئی پرانا قصہ چھیڑنے کی کوشش کی تو آئی سویر دوبارہ ہم کبھی نہیں ملیں گے۔۔۔۔

اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا اور کڑوی کافی کے گھونٹ اپنے اندر اتارے تھے۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے تم ابھی چلے جاؤ۔۔۔کیونکہ جو میں کہنے والی ہوں وہ تم سننا نہیں چاہتے۔۔۔۔وہ بھی غصے میں بولی تھی ۔۔۔۔

اوکے فائن۔۔۔وہ جانے کے لیے اٹھا تھا۔۔۔

رکو پہلے میری بات سن لو پھر تمہارا جو فیصلہ ہوا وہ مجھے منظور ہے اس نے پیچھے سے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور اسے بیٹھنے پر فورس کیا تھا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نشو تم اتنی ضدی کیوں ہو تمہارے ساتھ زندگی گزارنے والا بیچارہ مجھے اس سے ہمدردی ہے۔۔۔۔۔ وہ بیزار لہجے میں افسوس سے بولا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں وہ خوش قسمت ہو گا اسے مجھ جیسی سمجھ دار حسینا کا ساتھ ملے گا۔۔۔۔

اس نے پوری بتیسی باہر نکالتے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ ایور۔۔۔۔ ڈیلٹن کو اس کی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔

اچھا سنو اینڈ پرامس می جب تک میری بات ختم نہیں ہوگی تم درمیان میں نہیں بولو گے۔۔۔ اس نے پرامس لیا تھا ڈیلٹن سے اور وہ ہاں کہہ گیا تھا اسے اب نشو کو سننا تھا بس۔۔۔۔۔

کل جب میں لرننگ ہال سے نکل رہی تھی تو بیزنس کلاس کے ہال ٹو میں میں نے جیمنائے اور ایبک کو باتیں کرتے سنا تھا۔۔۔ جیمنائے اور ایبک بینز کو ڈھال بنا کر تم سے بدلہ لے رہا ہے ڈیلٹن وہ بینز کو بہت کڑی سزا دینے والا ہے پرسوں اور ۔۔۔۔۔۔۔ اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔۔۔ڈیلٹن نے پوچھا۔۔۔
اور ڈیلٹن پرسوں ہی بینز ایبک سے انگیجمنٹ کرنے والی ہے۔۔۔۔۔اس نے اس کے چہرے کو دیکھتے بات مکمل کی تھی۔۔۔۔۔

اور یہ بات سن کر اس کا چہرہ ایک دم مرجھا گیا تھا۔۔۔ ایک زرد سایہ لہرا کر گزرا تھا اس کے چہرے سے اور پھر چٹانوں جیسی سختی ائی تھی۔۔۔۔

تمہیں تمہاری دوست کی انگیجمنٹ مبارک ہو اینڈ تھینکس فور کافی۔۔۔۔۔

اس نے اٹھتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جبکہ نشو اس کی آنکھوں میں اتری نمی واضح دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

وہ میری دوست نہیں ہے اس نے بولا اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو وہ مجھے دوست مانے گی۔۔۔مگر میں تم دونوں کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔ نشو نے بھی اپنی نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

تم مجھے چھوڑ دو اور خوش رہو۔۔۔۔۔ گوڈ بلیس یو۔۔۔۔ اب مجھ سے رابطہ نا کرنا وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا جبکہ نشو کو اس کی مسکراہٹ میں صدیوں کی تھکاوٹ لگی تھی۔۔۔۔۔

شی نیڈز یو ڈیلٹن۔۔۔۔ورنہ وہ لوگ اس کے ساتھ بہت برا کر دیں گے۔۔۔۔۔وہ تمہارے بدلے کی بھینٹ چڑھ جائے گی۔۔۔۔۔اس بچا لو۔۔۔۔

وہ چیخی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے لیے یہ سب خود چوز کیا ہے۔۔۔۔۔میری طرف سے اسے مبارک باد دینا اور تھینکس بولنا کہ اس نے مجھے اچھے سے برباد کیا ہے ۔۔۔۔۔۔

کہتے وہ رکا نہیں تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن پلیزمت کرو ایسے بچا لو اسے ہماری دوستی کو بچا لو تم کیسے کر سکتے ہو یہ سب۔۔۔۔ہم کتنا خوش تھے ایک ساتھ پھر وہ منحوس ایبک آیا اور سب بگڑ گیا۔۔۔ہماری دوستی ہماری فیلنگز ہماری شرارتیں۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔۔۔

جیمنائے اس سے پہلے کے تم بینز کو نقصان پہنچاؤ نشرح کبیر ملک تمہیں اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارے گی آئی پرامس یو اینڈ ائی پرامس ود مائی سیلف اور ایبک گدھے کہیں کے تم اپنی اصلیت خود بتاو گے۔۔۔۔

نشرح کبیر ملک نام ہے میرا اور خود سے کیا کوئی پرامس میں توڑتی نہیں ہوں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تم نے چینج کیوں نہیں کیا۔۔۔۔شاور لے لیتی تھوڑا فریش فیل کرتی۔۔۔۔ اسے ایسے ہی منہ دھو کر باہر آتا دیکھ کر ارحان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جس غنڈہ گردی سے تمہارا بھائی مجھے اٹھا کر لایا ہے مجھے بیگ پیک کرنا یاد نہیں رہا۔۔۔۔اس نے تلخ لہجے میں اس پر چوٹ کی تھی۔۔۔۔

کیا تم یہ سب بھول نہیں سکتی۔۔۔۔اسے اسکا لہجہ بلکل پسند نہیں آیا۔۔۔۔

ایک یہی تو سب میں چاہ کر بھی نہیں بھول سکتی۔۔۔ تم دونوں بھائیوں نے میری زندگی بدل دی ہے۔۔۔ میں چاہ کر بھی اس رشتے کو اور تمہیں ایکسپٹ

نہیں کر سکتی کہتی وہ روم سے ہی واک آؤٹ کر گئی تھی بغیر اس کا جواب سنے-----

وہ کمرے سے نکلی تھی کہ سامنے سے اسے زارا اور اذہان آتے دکھائی دیئے تھے---وہ زارا کی طرف پل میں دوڑی تھی اور جا کر اسے ہگ کیا تھا---

تم ٹھیک ہو زارا تم یہاں کیسے تم تو منیب انکل کی طرف۔ تھی کیا پھر سے تمہیں یہ ڈیول اور وہ ڈریگن اغواہ کر کے لائے ہیں--- تمہیں کچھ کہا تو نہیں انہوں نے-----

تم تم نے اپنے وعدے کی لاج نہیں رکھی بے حس انسان---

زارا سے سوال کرتے وہ ایک دم اذہان کی طرف مڑی تھی-----

جاؤ زارا کمرے میں بیٹھ کر بات کر لو اس سے۔-----

اذہان نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا-------

اور اسے ایک بات اچھے سے بتا دینا میرا اور میرے بھائی کا نام---- آئندہ فضول نام استعمال کرنے سے گریز کرے-----

کہتا وہ وہاں رکا نہیں تھا-------

تم زارا پہنچی کیسے یہاں مجھے بتاؤ اس نے تمہارے ساتھ کچھ غلط تو نہیں کیا----وہ اس کے سامنے بیٹھی نم آنکھوں سے پوچھ رہی تھی-----

مجھے کچھ یاد نہیں ہے امل بس میں اتنا جانتی ہوں کے جب مجھے ہوش آیا تو میں کسی ویران فلیٹ میں تھی کسی منیب انکل کے گھر نہیں اور اذہان حیات ملک کی باہوں میں----وہ مجھے اٹھا کر یہاں لایا اور پھر ساری رات بغیر کسی وجہ کے اپنی باہوں میں قید کر رکھا----مجھے سانس نہیں آہ رہا تھا زارا میں چاہ کر بھی اس پنجرے سے آزادی نہیں حاصل کر پاہ رہی تھی---- بڑی مشکل سے جب مں خود کو چھڑوا کر اس صوفے کے پاس بیٹھ کر دو گھڑی سو پائی تو آنکھ کھلنے پر وہ پھر سے میرے سامنے تھا----میں جب جب آنکھ کھول رہی ہو میں تب تب اس

کو اپنے بے حد قریب پاتی ہوں۔۔۔۔میں چاہ کر بھی اس سے جان نہیں چھڑوا پاہ رہی میں پاگل ہو جاؤ گی زارا۔۔۔۔۔ وہ اسکے گلے لگے خود پر بیتی ساری داستان سنارہی تھی۔۔۔

زارا کچھ غلط تو نہیں کیا اس نے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ جانے کس خیال کے تحت پوچھ گئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں امل جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں کیا اس نے مگر جیسا وہ کرتا ہے چپکتا ہے بات بے بات اپنے لمس سے آشنا کرتا ہے وہ ایک محرم نا محرم کی ڈیفینیشن میں کب آتا ہے۔۔۔۔ میں نے بہت سینچ سینچ کر رکھا تھا خود کو بہت چھپا کر۔۔۔۔مجھے اب اپنے وجود سے بھی گھن آتی ہے۔۔۔۔۔۔ کیا ایک لڑکی کی پاکیزگی اتنی بے مول ہوتی ہے کے اسے کوئی بھی اپنی نام نہاد محبت اور طاقت کی دھونس جما کر پامال کر دے۔۔۔۔۔کیوں ہوتی ہیں ہم لڑکیاں اتنی بے مول کے خود پر لکھنے والی اس غلیظ محبت کے سفاکوں کو صفحہ ہستی سے نا مٹا سکیں۔۔۔

وہ ہچکیاں لیتی ہوئی بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔۔

اچھا چپ زارا بلکل چپ دیکھو میری بات ہوئی تھی ڈیول سے میرا نکاح ہوا ہے اسکے بھائی سے اس نے پرامس کیا ہے وہ اب تمہیں کچھ نہیں کہے گا چھوڑ دے گا۔۔۔ بس میں ابھی جا کر ارحان سے کہتی ہوں کے وہ تمہیں ہوسپٹل چھوڑ آئے۔۔۔تم علیہا کے پاس رہنا اس کا خیال رکھنا میں جیسے ہی حالات ٹھیک ہو جائیں گے اس سے طلاق لے لوں گی اور پھر سنان سے شادی کرلوں گی۔۔۔اورتم دیکھنا سنان کی محبت میں اتنی طاقت ہے کے وہ مجھے اس سب کے بعد بھی قبول کر لے گا۔۔۔۔

اس نے اپنا سارا پلان زارا کو بتایا تھا اسے ہمت دی تھی کے وہ روئے نا اس کی زندگی اب آسان ہے۔۔۔ مگر بے وقوف امل یہ تھوڑی جانتی تھی کہ اذہان حیات ملک نے اسکی خوشیوں کی ضمانت دی تھی یہ تھوڑی کہا تھا کہ وہ زارا درید سے دستبرداری اختیار کر لے گا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا امل تم جانتی نہیں ہو۔۔۔۔ تم اب شادی شدہ ہو تمہیں سب صرف ارحان کے بارے میں سوچنا ہے حالات جیسے بھی رہے ہوں جن حالات میں بھی تمہارا نکاح ہوا ہو تم نے اللہ کو حاضر ناضر جان کر اس کے ساتھ اس رشتے کو قبول کیا ہے اب تم کسی اور کے بارے میں سوچو گی تو یہ گناہ کے مترادف ہے جسکی معافی نہیں ہے۔۔۔۔ اب جیسے بھی کر کے تمہیں اس رشتے کو ہر حال میں نبھانا ہے۔۔۔

سنان کا نام سن کر زارا کو کچھ ٹائم پہلے والی ریکارڈنگ یاد آئی تھی ۔۔۔ اور وہ اسے سمجھا رہی تھی جو بھی تھا جیسے بھی تھا مگر اسکے لیے یہی بہت تھا کے ارحان نے اس کی بہن کو بغیر کسی غلط راستے کے پاکیزہ راستہ اپنا کر حاصل کیا تھا۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو زارا یہ نکاح صرف تمہاری خوشیوں کی ضمانت پر ہوا ہے۔۔۔۔اٹس آہ ڈیل۔۔۔۔۔ وہ اسکی باتیں سن کر شوکڈ ہوئی تھی۔۔۔۔

تم غلط ہو اصل یہ نکاح ہونا آسمانوں پر لکھا گیا تھا۔۔ تمہارا جوڑ ارحان کے ساتھ لکھا تھا تو تمہیں سونپ دیا گیا۔۔۔۔

اس نے اس کے خیال کی نفی کی تھی۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو زارا اپنی زندگی میں میں کبھی بھی اس رشتے کو اور اس انسان کو تسلیم نہیں کروں گی ایسا کرنا میرے لیے سب سے بڑی بے وقوفی ہو گی۔۔۔۔۔

فی الحال یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے اسے میں اپنے طریقے سے حاصل کروں گی۔۔۔۔ مسئلہ تمہیں یہاں سے نکالنا ہے۔۔۔۔

اس نے اس کی ساری باتیں اگنور کیں تھیں۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ سب اتنا آسان ہے ہم چاہ کر بھی ان سے چھپ نہیں سکتے مجھے زمین کی تہہ میں بھی چھپا دوں گے تم لوگ تو وہ وہاں سے بھی مجھے نکال کر لے آئے گا۔۔۔ جب تک علیہا ٹھیک نہیں ہو جاتی جیسا وہ کہتا ہے ویسا ہی کرنا پڑے گا ورنہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

زارا نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔

کیا چاہتا ہے وہ۔۔۔۔ اسکی بات سمجھتے ہوئے امل نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نکاح کرنا چاہتا ہے کہتا ہے محبت کرتا ہے اور دور نہیں ہونے دے سکتا۔۔۔۔

زارا نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں یہ نہیں ہونے دوں گی کبھی بھی۔۔۔۔۔ وہ انسان ساری زندگی تمہارے ساتھ رہا تو تمہیں پاگل کر دے گا۔۔۔۔

امل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں کے میں جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے چلی جاؤ اس لیے میں نے اس سے کہا ہے کہ وہ مجھے علیہا سے ملوانے لے جانے تبھی میں وہاں ماہر اور سبحان سے اس معاملے میں بات کر سکوں گی شاید کوئی راستہ نکل آئے مگر تب تک ہمیں ویسے ہی کرنا ہو گا جیسے وہ چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

زارا نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔۔ میں بھی ارحان سے کہتی ہوں۔۔۔۔پتہ نہیں علیہا کیسی ہو گی۔۔۔۔

ایک دن میں ان دونوں بھائیوں نے ہماری زندگی جہنم بنا دی ہے وہ اسکے گلے لگتے سسکی تھی۔۔۔۔

امل بابا کہتے تھے نا کے حالات کو کمزور بنایا کرو۔۔۔۔۔ خود کمزور نا بنا کرو۔۔۔۔۔۔اب ہم ان حالات کو انکی طرف موڑ کر ان کے لیے ہی ناقابل قبول بنا دیں گے

انشاللہ۔۔۔۔۔ زارا نے اسکو ٹائٹلی ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

انشاللہ۔۔۔۔۔امل نے بھی زیر لب کہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کدھر ہو تم اذہان کل سے تم بھی غائب ہو ارحان بھی غائب ہے کچھ اتا پتا ہے گھر کا یا نہیں۔۔۔۔۔

اذہان کی ماما نے اسے کال کی تھی۔۔۔۔۔

ماما میں پاپا کو بتا چکا تھا کہ میں فارم ہاؤس رکو گا پارٹی کی کچھ اہم میٹنگز ہیں اور کچھ لنچ اور ڈنرز بھی تھے تو کچھ دن بزی رہوں گا۔۔۔

اس نے جھوٹ بولتے ہوئے جان چھڑوانی تھی۔۔۔

کیا مطلب کچھ دن بزی رہوں گا۔۔۔۔ حریم کو بلوایا ہے میں نے آج تم اسے شاپنگ پر لے کر جاؤ گے۔۔۔۔اور اس سلسلے میں میں اور کچھ نہیں سنو گی۔۔۔۔

انہوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

ماما پلیز فور گوڈ سیک میرا جانا ضروری نہیں ہے آپ اپنی بہو کے لیے بہتر ہے خود شاپنگ کریں ویسے بھی یہ عورتوں کے معاملات ہیں ان سے مجھے دور ہی رکھیں۔۔۔۔

وہ زچ ہوا تھا۔۔۔۔سامنے سے آتی زارا نے اس کی ساری بات سنی تھی۔۔۔۔اس نے بات کرتے کرتے اشارے سے زارا کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔

اذہان حریم کے معاملے میں میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گی ۔۔۔

انھوں نے اسے وارننگ دی تھی۔۔۔۔

ماما یہ سب شادی کے بعد کے معاملات ہیں فی الحال میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔اور پلیز میں آہ جاؤ گا گھر فی الحال حریم کو آپ ہینڈل کریں۔۔۔۔اوکے بائے۔۔۔

اس نے ان کی کوئی بھی بات سنے موبائل رکھ دیا تھا۔۔۔

کیا ہوا میری جان کو اب یہ آنکھیں نم کیوں ہیں۔۔۔۔

اذہان نے زارا کو خود کو بے تاثر نظروں سے دیکھتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔۔

تم شادی کر رہے ہو۔۔۔۔ اس کے دل کو پتا نہیں کیا ہوا تھا پوچھ بیٹھی ۔۔۔

یہ تم کیا ہوتا ہے ہونے والے شوہر کو آپ کہتے ہیں۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے بولا تھا۔۔۔۔۔

تم کیوں دو لڑکیوں کی زندگی برباد کرنے پر تلے ہو۔۔۔۔ زارا کو اس کی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میں تم دونوں کو پورے حقوق دوں گا۔۔۔۔۔وہ ماما کی پسند ہے۔۔۔۔اور سیاست میں آگے بڑھنے کے لیے اس رشتے کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔

اور تم محبت ہو۔۔۔۔۔ زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے تمہارا ساتھ ضروری ہے۔۔۔۔۔

اس نے لوجیک دی تھی۔۔۔۔

تم اتنے بے حس کیوں ہو اذہان۔۔۔۔جس سے محبت کرتے ہیں نا تو پھر اس رشتے میں شراکت داری نہیں رکھتے۔۔۔۔۔کیسی ناپاک محبت ہے تمہاری جو مجھے بھی گندا کر رہی ہے۔۔۔۔۔

محبت میں تو محبوب کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے جب تک اللہ کی رضا نا شامل ہو۔۔۔۔ تم اگر اپنی سوچ کی گندگی کو محبت کا نام دیتے ہو تو شیم آن یو لانت بھیجتی ہوں میں ایسی محبت پر۔۔۔۔۔

ایسے انسان پر جو محبت محبت کا راگ تو الاپتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کے اصل میں محبت ہوتی کیا ہے۔۔۔۔

تم جیسا انسان صرف اپنی انا میں اہ کر محبت کی دھجیاں اڑانا جانتا ہے۔۔۔۔۔

وہ نعفرت سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی تھی۔۔۔۔۔

تم حد سے بڑھ رہی ہو زارا درید وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ زارا اپنی جگہ بیٹھی ہل گئی تھی۔۔۔۔۔

تم کیا چاہتی ہوں میں تمہیں چھوو نا۔۔۔۔۔ دیکھو نا جی بھر کر۔۔۔۔۔ تم سے دور رہوں پھر ہو گی تمہارے دل کو تسلی۔۔۔۔ پھر کروں گی تم میری محبت پر یقین۔۔۔۔

تو ٹھیک اذہان حیات ملک کا وعدہ ہے تم سے تمہیں دیکھے بغیر تمہیں چھوئے بغیر بھی اپنی محبت کی جوت تمہارے دل میں جگا کر رہے گا۔۔۔۔

دیوانا بن جائے گا یا بنا لے گا۔۔۔۔۔میری دیوانگی کا نشہ تمہاری رگوں میں نا اترا تو یاد رکھنا اذہان حیات ملک تمہارے سامنے اپنی سانسیں چھینے گا۔۔۔۔۔

پھر زارا درید تم اذہان حیات ملک کی زندگی سے اسکے ہر وعدے سے اس کے ہر کرب سے آزاد ہو گی۔۔۔۔۔

اور ہاں ایک بات اور اب تم یہ کہو گی کہ محبت میں چیلنجز نہیں ہوتے۔۔۔۔تم اور تم جیسے لوگوں کی قائم کردہ حدود۔۔۔۔۔

وہ تلخی سے ہنسا۔۔۔۔۔۔

تو زارا درید اذہان حیات ملک اپنی محبت کا چیلنج نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے میں ایک بے حس اکھڑ انسان ہوں۔۔۔۔بقول تمہارے سفاک بھی ہوں۔۔۔۔۔اور شاید تمہاری نظروں میں زانی بھی اور قاتل بھی۔۔۔۔

مگر اس سارے کریکٹر سرٹیفکیٹ کے باوجود اذہان حیات ملک تم سے محبت کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔۔۔۔

ایک دن یہی محبت تم پر نور بن کر برسے گی ان تمام رنجشوں اور عداوتوں کے باوجود تمہارا دل اذہان حیات ملک کے لیے دھڑکے گا۔۔۔۔۔

اور جب یہ ہوا تو وحی محبت کو خوش آمدید کہنا۔۔۔۔

وہ اس کی طرف اب دیکھنے سے بھی اجتناب کر رہا تھا۔۔۔۔مگر اس کے لفظوں میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی باتوں کا اثر اپنے دل پر نہیں لینا چاہتی تھی اس لیے اس کے سامنے سے ہٹنے کے لیے وہاں سے اٹھی تھی کسی کمرے میں چھپنے کے لیے۔۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا اس سب کے باوجود میں تمہیں اپنی نظروں سے اوجھل نہیں رکھ سکتا اس فارم ہاؤس میں تم میرے آس پاس رہنی چاہیے ہو۔۔۔۔۔

میرے ساتھ والے کمرے میں رہو گی اب تم جب تک نکاح نہیں ہو جاتا۔۔۔۔

اس نے اسے پلٹتے دیکھا تو پیچھے سے اسے سخت آواز میں کہا۔۔۔

چلو اب چادر لے کر آؤ علیہا کے پاس جانا ہے ویٹ کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔۔

کہتے ہی اس نے مراد کو آواز دی تھی۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔

مراد موبائل آہ گیا ہے تو اس کا سارا ڈیٹا انسٹال کرو اس میں اور گاڑی نکلوا دو۔۔۔۔

اذہان نے اپنا موبائل مراد کو دیتے کہا تھا۔۔۔

اتنی دیر میں زارا بھی چادر لے کر اہ گئی تھی۔۔۔۔

چلو۔۔۔ وہ اس کی طرف ایک بھی نگاہ ڈالے بغیر آگے کی طرف قدم بڑھاتے بولا تھا۔۔۔

امل کو بھی لے لیتے ساتھ۔۔۔ اس نے اسکے پیچھے چلتے کہا تھا۔۔۔

اپنی بہن کے معاملات کو مجھ سے اور خود سے دور رکھو اسکا شوہر ہے وہ جہاں کہے گی لے جائے گا۔۔۔۔

بغیر پلٹے اسکو جواب دیتا وہ گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

واہ بھئ واہ سہرہ سجانے کے دن تو اذہان کے تھے تم نے کس خوشی میں یہ اتنا دھانسو فائر مارا ہے وہ بھی گھر والوں کو بتائے بغیر۔۔۔۔۔

وہ اور امل ہوسپٹل کے لیے نکل رہے تھے جب اسے نشرح کی ویڈیو کال آئی تھی۔۔۔۔ امل کو لان میں بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود ڈرائنگ روم کی طرف آہ گیا تھا۔۔۔نشرح سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔

اچھا اب تم گھر والوں کو بتا کر اس گن فائر کو بوم بلاسٹ کی شکل نا دے دینا پلیز مہربانی ہوگی تمہاری۔۔۔۔۔

ہاہ۔۔۔ اگے میں نے اپنے کون سے سکریٹ بتائے ہیں۔۔۔

وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔۔

بٹ یہ تو میں ابھی پاپا کو کال کر کے بتاؤ گی ویسے یہ مسز ارحان کبیر ملک وہی تو نہیں جن سے تم جیلس فیل ہو رہے تھے ۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

بلکل وہی ہے پتہ ہے نشو میں اتنا خوش قسمت ہو جس سے محبت ہوئی اسے پاہ بھی لیا۔۔۔

وہ چہکا تھا۔۔۔

محبت کرتی ہے وہ بھی تم سے۔۔۔۔

نہیں وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔اس کا چہرہ پل میں مرجھایا تھا۔۔۔

پھر کیوں باندھا اسکو اپنے ساتھ۔۔۔

اس نے وجہ پوچھی تھی۔۔۔

جس کو وہ محبت کرتی تھی وہ چیٹ کر رہاتھا اسے اس نے پھر ساری بات نشرح کو بتائی اہل کی زاراکی اور اپنی کے کل سے ان تینوں کی زندگیوں میں کیا کیاہو رہا ہے----نکاح کیسے ہوا اور سب کچھ----

اوہ مائی گوڈ ارحان اتنا سب کچھ ہو گیا----

مجھے کچھ کچھ علم تھا اس لڑکی زارا کے بارے میں مجھے حق نواز چاچا نے بتایا تھا----مگر بات اس حد تک چلی جائے گی اندازہ نہیں تھا----

وہ شاکڈ ہوئی تھی------

بھائی والے معاملات کی ادھی باتیں تو ابھی میں خود بھی نہیں جانتا مراد بتا رہاتھا حق نواز اور فقیراں کو بھائی نے کمرے میں باندھ کر رکھا ہے کیونکہ انہوں نے زارا کی مدد کی تھی-----وہ ان دونوں کو سخت سے سخت سزا دینا چاہتے ہیں لیکن جب میں نے پوچھا تو بھائی نے مجھ سے چھپایا کے وہ دونوں بھائی کے کسی کام کے سلسلے میں گیئے ہیں----

اس نے پوری بات نشرح کو بتائی تھی۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔ اگر ان دونوں کو کچھ ہو گیا ارحان تم جانتے ہو ناں وہ بہت پرانے ملازم ہیں ہمارے ہم ان کی گود میں پلے بڑھے ہیں انہوں نے بچوں کی طرح ہمارا خیال رکھا ہے۔۔۔۔اگر بھائی نے انہیں مار دیا تو۔۔۔۔

اسے سوچ کر ہی خوف آہ رہا تھا۔۔۔۔

تم جانتی ہو نشرح وہ جان سے نہیں مارتے انسان کو مگر وہ زندہ رہنے کے بھی قابل نہیں چھوڑتے۔۔۔۔

اس نے صاف لہجے میں بتایا تھا۔۔۔۔

نہیں حق نواز چاچا اور فقیراں انٹی کو بھائی کو معاف کرنا ہی ہوگا۔۔۔اس نے اس کے خیال کی نفی کی تھی۔۔۔

تم جانتی ہو وہ ضدی ہیں میری کیا کسی کی بھی بات نہیں مانیں گے۔۔۔۔

ہمممم پھر میں دعا کروں گی کوئی معجزہ ہو جائے۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کر کے دل سے کہا تھا۔۔۔

ہوپ فور بیسٹ۔۔۔اتنا سب کچھ ہوچکا ہے کہ اب تو کسی طوفان کے آنے کا ہی خدشہ ہے۔۔۔ اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں جو کارنامہ تم کر چکے ہو میرے بھائی اس کے بعد گھر میں طوفان کیا سونامی آئے گا۔۔۔

وہ ہنسی تھی۔۔۔

اور اس سونامی سے تم اور بھائی مجھے بچاؤ گے۔۔۔

اس نے مدد مانگی تھی۔۔۔

کون ہو تم ارحان کبیر ملک میں تمہیں نہیں جانتی ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ اواز کٹ رہی ہے اوکے بائے۔۔۔۔

اس نے آنکھ ونک کرتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

نشرح کی بچی تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں وہ غصے سے کہتے ہنسنے لگا تھا۔۔۔

اپنی اور امل کی پک بھیجو دیکھو تو سہی میرا پاگل بھائی جس پر صدقے واری گیا ہے وہ اس قابل ہے بھی یا نہیں-----

اسے کال بند ہوتے ہی نشرح کا میسج ملا تھا----

چلیں---وہ جو لان میں بیٹھی تھی اس کے کہنے پر اٹھ کھڑی ہوئی تھی----

رکو-----سمائل----

اس نے اس کو بغیر کوئی موقع دیئے موبائل کا کیمرہ آن کر کے اپنی اور اس کی پک لی تھی----

اس فضول حرکت کا مطلب----وہ غصے سے اسکے ساتھ چلتے پوچھ رہی تھی----

میری بہن اپنی کیوٹ بھابھی کو دیکھنا چاہتی تھی---

اس نے نشرح کو پک بھیجتے ہوئے کہا تھا-----

بہتر ہے کے تم یہ رشتے اپنے تک ہی رکھو کیوں کے بہت جلد میں تمہیں چھوڑنے والی ہوں-----

اس نے نعفرت سے کہا تھا۔۔۔

میں سوچ رہا تھا آج رات ہی اس رشتے کا باقاعدہ آغاز کیا جائے۔۔۔

کیونکہ مجھے بچے بہت پسند ہیں اور مجھے لگتا ہے میرے بچے ریڈ انار کی طرح ہوں گے خوبصورت۔۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے اسکی گال کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور وہ اس کی بات سن کر غصے سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔ ہے اگر ابھی ریڈ چلی بن جاؤ گی تو اپنے جذبات پر بندھ نہیں باندھ سکوں گا۔۔۔یہی سے اٹھا کر سیدھا بیڈ روم لے جاؤ گا۔۔۔۔

اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ کر قریب کرتے کہا تھا۔۔۔

شرم کر لو تھوڑی سی نہیں ہے تو کسی سے لے لو۔۔۔۔ نکاح کا ہرگز مطلب نہیں کے تم اپنی من مانیاں کرو۔۔۔۔

اس نے اپنی کمر چھڑواتے شیشے والی سائیڈ پر چپکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں نکاح کا بلکل یہ مطلب نہیں کے من منایاں کرو بلکے نکاح کا مطلب ہے اپنی حسین بیوی کو اس کا پورا حق دو بلکہ ایکسٹرا حق دو-----

وہ اس کی طرف فلائنگ کس اچھالتے اسے مزید چڑاتے ہوئے بولا تھا----

تم ناں-----دفع تم سے بات کرنا ہی فضول ہے---- اس نے غصے سے کہتے گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھنا شروع کر دیا تھا----

امل اور اسکے گردونواح میں ارحان کبیر ملک کو دی جانے والی بد دعاؤں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ جاندار قہقہہ لگاتے بولا تھا----

مگر یاد رکھنا بیوی کی بددعائیں شوہر کو نہیں لگتیں بلکہ شوہر کو اپنی بیوی سے مزید پیار کرنے پر مجبور کرتی ہیں-----

اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کے پیٹ میں گدگدی کرتے کہا تھا-----

اہ----- ہاہاہاہا----- ہاہاہاہا---- علیہا مت کرو یار چھم چھم نہیں کرو----

ہنستے ہوئے اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا-----

اور پھر اس کی آنکھوں میں نمی بھری تھی۔۔۔۔ ارحان نے سرد آہ بھر کر سامنے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ چپ چاپ آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

ایسے صرف اسے گدگدی علیہا ہی کرتی تھی اور آج ارحان۔۔۔۔۔

وہ بے آواز آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔۔وہ تکلیف میں تھی۔۔۔۔

ارحان اس کو تسلی نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ کہیں نا کہیں اس کی اس سب تکلیفوں کا باعث وہ دونوں بھائی ہی تھے جتنا سب کچھ وہ بکھیر چکے تھے اسے سمیٹنے میں وقت چاہیے تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

میں کب سے پوچھ رہی ہوں کے زارا اور امل کہاں ہیں مجھے کیوں نہیں بتا رہے آپ پیٹر پین۔۔۔۔۔۔

علیہا نے نکاہت زدہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

بڑی مشکل سے گھر بھیجا ہے ان کو کل سے یہاں تھیں دو پل کے لیے بھی ریسٹ نہیں کیا تمہاری پریشانی میں اب جب تم ٹھیک ہو تو میں نے کہا تھوڑی دیر ریسٹ کر لیں کیوں کے ہماری سپر گرل تو اب سپرب ہو گئیں ہیں۔۔۔

سبحان نے اس کے ناک کو دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بٹ مجھے زارا درید کو دیکھنا تھا۔۔۔ آئی وانٹ ٹو سی ہر۔۔۔۔

اس نے ضد کی تھی۔۔۔۔

اور مائرہ شمس اس کا کیا۔۔۔۔ ناٹ فئیر عالی۔۔۔۔

مائرہ نے اسکی پیشانی کو چومتے کہا تھا۔۔۔۔

مائرہ شمس اگر میں مر جاتی تو تمہاری شادی پر میرا غرارہ کون پہنتا۔۔۔۔اس لیے جلد شادی کر لو ہر بار زارا درید کی دعا کام نہیں کرے گی۔۔۔۔

اس نے مائرہ کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

عالی پلیز کیوں کرتی ہو ایسی باتیں-----

ماءرہ کو اس کی بات سن کر دکھ ہوا تھا-----

توٹھیک ہے پیٹر پین جلد سے ڈی جی والے کو بلوا لیں یہاں اور مجھے ڈھولکی منگوا دیں-----میں اب سے ماءرہ شمس کی شادی کی باتیں کروں گی ----اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا-----

کیسی ہو لٹل چیمپ ماہر نے آتے ہی اس کی پیشانی سے بال ہٹاتے کہا تھا-----

ماہر بھائی زارا اور امل ٹھیک ہیں ناں-----اسے پتہ نہیں کیوں فکر ہو رہی تھی-----

بلکل ٹھیک ہیں بس انہیں لینے جارہا ہوں اور یہ تمہارے لیے-----ماہر نے جیب سے چاکلیٹ نکال کر اس کے تکیے کے نیچے چھپاکر رکھتے کہا تھا-----اور پھر علیہا کو آنکھ ونک کی تھی-----

میں دیکھ چکا ہوں ماہر ابھی کے ابھی نکالوں اسے وہاں سے-----

سجان نے ماہر کو حکم دیا تھا-----

مگر پیٹر پین-----علیہا کا منہ لٹکا تھا-----

اگر مگر کچھ نہیں دو دن اور بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر ماہر تمہیں پانچ بوکس گفٹ کرے گا چاکلیٹس کے-----سجان نے شرارت سے کہا تھا----

سجان کے بچے جب ایک سے کام چل رہا تھا تو بوکسز کی کیا خاص ضرورت تھی-----

وہ میں کہہ رہا تھا گفٹ دینے کا بھی تجھے ہی شوق تھا----سجان کھل کر مسکرایا تھا----

اور میں یہ کہہ رہی تھی کہ پانچ بوکسز ماہر بھائی کی طرف سے اور پانچ بوکسز پیٹر پین کی طرف سے----

علیہا نے پوری بتیسی نکالی تھی-----

یہ چیٹنگ ہے علیہا سبحان نے اسے گھورا تھا

بلکل نہیں یہ سزا ہے میری طرف سے آپ کو جو مجھے چاکلیٹ نہیں کھانے دی۔۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ہون ارام اے۔۔۔۔ماہر سبحان کی طرف دیکھ کر کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

عالی اتنی چاکلیٹس کا کیا کرو گی۔۔۔۔۔

مائرہ شمس اگر تم چپ نا رہی تو پانچ۔۔۔۔

اوکے اوکے میں چپ۔۔۔۔۔مائرہ نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔۔

اچھا علیہا چلو شاباش اب تھوڑی دیر سو جاؤ۔۔۔ سبحان نے اس کے تکیے کے نیچے سے چاکلیٹ نکال کر اس کی بائٹ لیتے کہا تھا۔۔۔

پیٹر پین تمہیں پتہ جو کسی کی چیز کھاتا ہے ناں اسے ہضم نہیں ہوتی۔۔۔۔ علیہا نے آنکھیں بند کرتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں میں اینٹی ڈوز لے لوں گا وہ مسکرایا تھا۔۔۔

جراثیم کو جراثیم نہیں مارتے۔۔۔۔۔ وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتے بولی تھی۔۔۔۔

اور وہ تینوں ایک ساتھ کھل کر ہنسے تھے۔۔۔۔

علیہا درید اپنی شرارتوں اور باتوں سمیت واپس لوٹی تھی۔۔۔

پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے اس کے پرائیویٹ روم سے باہر آئے تھے۔۔۔۔

ان دونوں میں سے کسی نے کال رسیو کی۔۔۔۔ سجان نے ماہر سے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نا ارحان کال رسیو کر رہا ہے نا اذہان۔۔۔ تم گئے تھے سی او سے ملنے کیا کہا اس نے۔۔۔۔

ماہر نے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار بی بی سی نیوز میں میری فائل اپرو ہو گئی ہے دو ماہ کا چانس ملا ہے ان کے ساتھ رہ کر کام کرنے اور سیکھنے کا اس دوران میرا شو بھی چلے گا بی بی سی نیوز پر-----

سبحان نے سرد آہ لیتے کہا تھا---

واہ مبارک ہو یار بہت بہت----کب کیسے اور تم اتنے افسردہ کیوں ہو تمہیں تو اس پل کا بے صبری سے انتظار تھا----

ماءرہ نے خوش ہوتے کہا تھا----

میں منع کر آیا ہوں---اس نے زمین پر نظریں گاڑتے کہا تھا---

واٹ تم پاگل ہو سبحان اتنی اچھی اپرچونٹی تم ایسے ہی چھوڑ رہے ہو کیوں----

ماہر کو اسکا جواب سن کر حیرانگی ہوئی تھی---

میں نہیں کر سکتا یہ سب وہ بھی ان حالات میں جب امل اور زارا کا کچھ پتا نہیں میں کیسے انہیں چھوڑ کر جا سکتا ہوں-----

اس نے بے تاثر لہجے میں کہا۔۔۔

میں ہوں یار میں سنبھال لوں گا۔۔۔ تم جاؤ پلیز ایسے موقعے بار بار نہیں ملتے۔۔۔۔کب بلایا ہے انہوں نے۔۔۔

ماہر نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

کل جانا ہے۔۔۔۔اور میں منع کر چکا ہوں اور اس معاملے میں میں کوئی بات نہیں کروں گا مزید ۔۔۔

اسنے مزید اس ٹاپک کو چھیڑنے سے منع کیا تھا۔۔۔

سبحان اگر تم ان تینوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ تو۔۔۔

ماہر نے آئیڈیا دیا تھا۔۔۔

کیسے ان دونوں کا تو کچھ پتا نہیں اور میری پرسوں کی جوائننگ ہے۔۔۔۔اور۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔وہ ابھی بات ہی کر رہا تھا کی زارا نے اہ کر سلام کیا تھا۔۔۔۔

زارا تم ٹھیک ہو کیسی ہو۔۔۔۔۔ماءرہ نے اسے گلے لگاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ ٹھیک پے اور خوش ہے آپ پلیز مس اسکے ساتھ زیادہ مت چپکیں اذہان کو مائرہ کااسے ہگ کرنا برا لگا تھا۔۔۔۔۔۔

ماہر اپنا پنچ بنا کر اس کو مارنے ہی والا تھا کے سبحان نے پیچھے سے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

سبحان علیہا کیسی ہے کیا میں اس سے مل سکتی ہوں۔۔۔۔۔

زارا نے سبحان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے وہ ابھی سوئی ہے تھوڑی دیر تک مل لینا۔۔۔۔ سبحان نے بے تاثر لہجے میں اسے اطلاع دی تھی۔۔۔۔۔

میں اسے دیکھ لوں۔۔۔۔۔اس نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔۔۔

یس شور۔۔۔۔۔ سبحان کہتے وہاں سے جا چکا تھا۔ ۔۔

مائرہ اور ماہر نے دوبارہ زارا کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔علیہا کو۔۔۔۔۔

اوکے آؤ چلیں۔۔۔۔۔وہ اس کے ساتھ چلتا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں چلتے علیہا کے بیڈ کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

اگر یہ تم ہو زارا درید تو چلی جاؤ علیہا درید تم سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔۔۔۔

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے بولی تھی۔۔۔۔گویا وہ اس کی چاپ سے اس کو پہچان گئی تھی۔۔۔۔

اذہان نے امپریس ہوتے بھنویں اچکائیں تھی۔۔۔۔

اگر زارا درید سوری بولے تب۔۔۔ علیہا کی آواز سن کر اس نے رب کا شکر کیا تھا۔۔۔۔

تب بھی نہیں اس نے ہاتھ ہٹائے بغیر کہا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری کان پکڑ کے۔۔۔۔۔اس نے ابھی کہا ہی تھا۔۔۔۔اور اپنے ہاتھ اس کے پیٹ کی طرف بڑھائے تھے کہ وہ اپنا ہاتھ آنکھوں سے ہٹاتے بولی تھی۔۔۔۔

نو زارا درید گدگدی نہیں۔۔۔۔۔اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔یہ ان تینوں بہنوں کا سوری بولنے کا طریقہ تھا ایک دوسرے کے پیٹ میں گدگدی کرتے ہوئے سوری بولنا۔۔۔۔

کیسا ہے میرا واٹر میلن۔۔۔۔۔اس نے اس کے گالوں کو چٹا چٹ چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان کو جیلسی ہوئی تھی۔۔۔ مجھ سے تو ہر دم بیزار رہتی ہے اود اب میرے سامنے ایسی حرکتیں کر کے مجھے زندہ جلا رہی ہے۔۔۔۔وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔

اوہو زارا درید بس کرو میری سکن ڈیمج ہو جائے گی اس نے شرارت سے خود کو چھڑاتے کہا تھا۔۔۔۔

اور زارا اس کی باتوں پر صدقے واری گئی تھی۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔۔اس نے اذہان کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میں زارا کا فرینڈ ہوں اور اب سے تمھارا بھی اذہان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر زارا درید تو دوست نہیں بناتی۔۔۔۔۔ اس کی بس ایک ہی دوست ہے مائدہ شمس اور لڑکوں کو دوست بنانے سے گناہ ملتا ہے۔۔۔۔۔ویسے بھی زارا درید کہتی ہے دوست صرف بابا ہوتے ہیں یا بھائی۔۔۔۔جو ہمارے اپنے ہوتے ہیں۔۔۔۔ باہر کی دنیا کا کوئی انجان دوست نہیں ہوتا اور نا ہی ہم ان پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔ اور نا تو آپ ہمارے بھائی ہیں اور نا ہی بابا تو دوستی کیسی۔۔۔۔ اور زارا دید اچھی لڑکی۔۔۔۔۔اور اچھی لڑکیاں لڑکوں کو دوست نہیں بناتیں۔۔۔۔۔

وہ انکھیں مٹکاتی اذہان کو زارا کا دیا ہوا درس دے رہی تھی۔۔۔۔اور اذہان کو وہ چھوٹی سی گڑیا اتنی اچھی لگ رہی تھی کہ اس کے دل نے افسوس کیا تھا کی اس چھوٹی سی جان کے لیے وہ اتنا بے حس بنا رہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو علیہا۔۔۔۔۔یہ ماہر بھائی اور سبحان بھائی کے فرینڈ ہیں آپ سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔ تو میں ساتھ لے آئی۔۔۔۔۔

زارا نے بات ختم کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میں تمہارا سگا بھائی نہیں ہوں مگر اگر میں کہوں کے میں تمہارا بھائی بننا چاہتا ہوں تو کیا تم مجھے اپنا بھائی بناؤ گی بلکل ماہر اور سجان کی طرح-----

اس نے اس کے اگے ہاتھ کرتے کہا تھا---

آپ بہت ہوٹ ہو پر آپ بہت بڑے ہو بھائی بنانے کے علاوہ اور کوئی چانس نہیں ہے------

علیہا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا زارا نے اسے گھورا تھا یہ سب باتیں اسے امل نے جو سکھائی تھیں-----

اذہان کا جاندار قہقہہ گونجا تھا----- وہ دل سے مسکرایا تھا-----اسے یہ میٹھی سی نوک جھونک مزا دے رہی تھی-----

امل کہاں ہے---اس نے زارا کی طرف دیکھتے پوچھا تھا-----

امل یہاں ہے-----امل نے سامنے سے آتے کہا تھا اور پھر اسے ہگ کرتے اس کی پیشانی چومی تھی-----

تم نے ڈرا دیا تھا چھم چھم۔۔۔۔ امل نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

بھائی یہ مجھے چھم چھم کہہ رہی ہے اس نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

بلکل ویسی ہی پکار تھی جیسی وہ درید صاحب کو دیا کرتی تھی جب جب امل اسے چھم چھم کہتی تھی امل اور زارا نے ایک دوسرے کو ایک دم دیکھا تھا۔۔۔۔۔

امل نہیں کرو آج سے علیہا کو کسی نے چھم چھم بولا نا تو میں اس کو لیز کے پیکٹ میں ڈال کر اس پیکٹ کو ڈنڈے سے ماروں گا۔۔۔ اس نے امل کو وارن کیا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا امل کچومر لیز۔۔۔۔

علیہا نے کہتے جی جان سے قہقہہ لگایا تھا اور اذہان کو ہائے فائے دی تھی۔۔۔۔۔

کیا میں علیہا ازہان گینگ میں شامل ہو سکتا ہوں۔۔۔

ارحان نے اذہان کے پاس کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کون۔۔۔۔۔علیہا نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔۔۔۔۔اذہان نے کہا تھا۔۔۔۔

ارحان کبیر ملک۔۔۔۔ارحان نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا درید۔۔۔۔اپ کمنگ فائٹر پائلٹ۔۔۔۔۔ اینڈ آل سو اپ کمنگ فٹبال

سٹار۔۔۔۔۔ برائٹ فیوچر آف پاکستان۔۔۔۔۔

علیہا نے بھی ہاتھ آگے کرتے کانفیڈنٹ سے کہا تھا۔۔۔

آئی لائک یور کانفیڈنٹ ارحان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اینڈ آئی لائک یور ڈمپلز۔۔۔۔ علیہا نے بھی مسکراتے اس کی تعریف کی تھی اور املں نے چور نظروں سے اسکی گالوں پر پڑھنے والے گڑھوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ بہت خوبصورت تھا نائنٹی پرسنٹ زیادہ خوبصورت تھا سنان سے املں کے دل نے سراہا تھا اسے۔۔۔۔

تو کیا میں یہ سمجھو کے ٹرپل اے گروپ کی ممبر شپ مجھے مل گئی ہے۔۔۔۔

ارحان نے کاندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل مل گئی ہے ویلکم اس نے اپنا ہاتھ اگے کیا تو ان دونوں نے بھی اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھے تھے۔۔۔۔

ٹرپل اے مطلب۔۔۔امل نے نا سمجھی سے پوچھ لیا۔۔۔

ارے بدھو ٹرپل اے مطلب علیھا ازہان ارحان گروپ۔۔۔۔

علیھا نے سر پر ہاتھ مارتے اسے سمجھایا تو سب اس کی باتوں پر ہنسنے لگے۔۔۔۔

باہر کھڑے سبحان ماہر اور مائدہ اس سارے منظر کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

میں واشروم سے ہو کر اتی ہوں آپ باتیں کرو تب تک۔۔۔۔زارا نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں چلوں ساتھ۔۔۔ اس نے اس کے پاس ہوتے سرگوشی کی۔۔۔

بلیو می نہیں بھاگ رہی۔۔۔اس نے اذہان سے کہا اور باہر کی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے تم سب سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ زارا نے ان تینوں سے کہا تھا اور پھر سبحان کے کیبن کی طرف مڑ گئی تھی ۔۔۔۔

وہ تینوں بھی اس کے پیچھے ائے تھے اور پھر زارا نے انہیں ساری بات بتا دی تھی۔۔۔۔امل کا نکاح اور اپنے نکاح کا بھی کے وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور پھر سنان کی اذہان کو کال سب کچھ۔۔۔۔

سبحان پلیز کوئی حل ڈھونڈو ورنہ میں مر جاؤ گی اس کی قید میں رہ رہ کر مجھے اس سے شادی نہیں کرنی پلیز۔۔۔ ۔وہ سبحان کی طرف دیکھتے کہنے لگی تھی۔۔۔۔

اور امل اس کا کیا۔۔۔۔۔شکر ہے اس سنان سے اس کی جان چھوٹی مگر اس ارحان سے اس کی جان کیسے چھڑوائیں گے۔۔۔۔۔

ماہر نے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے سنان کی بجائے ارحان بیسٹ ہے امل کے لیے ویسے بھی وہ اذہان کی طرح سنگ دل نہیں ہے اور میں نہیں چاہتی جو مقدس رشتہ ان دونوں کے درمیان جڑ چکا ہے اسے وہ بغیر موقع دیئے توڑے----

زارا نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا-----

ٹھیک کہہ رہی ہے زارا وہ اتنے بھی برے نہیں ہیں اور علیہا کو گولی بھی بائے چانس لگی تھی سوچی سمجھی سازش نہیں تھی-----اور پھر جو زارا نے کیا اذہان کے ساتھ وہ اس کا رد عمل تھا بس----جو سب زارا کے ساتھ ہوا----میں اذہان کو اچھا نہیں کہہ رہی مگر ہم ارحان کو برا بھی نہیں کہہ سکتے----اور ہمیں انہیں موقع دینا چاہیے----

مائدہ نے رائے دی تھی-----

تم بھول رہی ہو شاید مائدہ کل سے اس اذہان کی وجہ سے ہی ہم خوار ہو رہیے ہیں

ماہر نے غصے سے کہا تھا----

یہ وقت لڑنے کا نہیں ہے گائز۔۔۔ ہمیں حل ڈھونڈنا ہے۔۔۔۔زارا کو اس اذہان سے چھٹکارا دلانے کا۔۔۔ سبحان نے کہا تھا۔۔۔

ہمارے پاس کوئی حل ہی تو نہیں ہے سبحان۔۔۔

ماہر نے بے بسے سے کہا۔۔۔

حل حل تو ہے یار مل گیا راستہ سبحان گہرا مسکرایا تھا۔۔۔

زارا میری بات غور سے سنو کل تم کسی بھی طرح ہوسپٹل میں اہ سکتی ہو۔۔۔۔ سبحان نے زارا سے کہا تھا۔۔۔

ہاں میں کوشش کر سکتی ہوں۔۔۔ زارا نے ہامی بھری تھی۔۔۔

پرفیکٹ پھر ہم کل تمہاری آزادی کا جشن منائیں گے اس نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

چلیں-----ارحان نے امل سے کہا تھا-----

کہاں----- زارا اور امل تو یہی رہنے والی ہیں میرے پاس اے آر تم نے کہاں لے کر جانا ہے----

علیہا فوراً بولی تھی----

وہ علیہا سبحان نے بولا ہے کہ رات میں تم رہ لو گی----اور وہ بھی ہے یہاں تو ہم گھر چلے جائیں یہاں کسی کو زیادہ دیر رکنے کی اجازت نہیں ہے----

امل نے فوراً بات بنائی تھی----علیہا کو ابھی وہ کوئی بات نہیں بتانا چاہتے تھے----

مگر رات میں مجھے ڈر لگے گا پلیز زارا کو تو رہنے دو پلیز---

اس نے ریکوسٹ کی تھی----

اوکے فائن رات زارا رک جائے گی---- اذہان کو اس کا ریکوسٹ کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لیے فوراً اسکی بات مانی تھی----

تھینکیو اے زی۔۔۔ اس نے اس کو سمائل پاس کی تھی۔۔۔۔

ارحان بات سنو۔۔۔وہ اسے باہر کا اشارہ کرتے چلے گیا تھا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔وہ اسکے پیچھے ہی آیا تھا۔۔۔

تم لوگ جاؤ میں اور زارا کچھ دیر تک نکلیں گے جب یہ سو جائے گی۔۔۔۔اس نے سامنے سے آتی زارا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اوکے بھائی۔۔۔ بھابھی اپ امل کو بلا دیں گی ۔۔۔۔

ارحان نے زارا سے کہا تھا۔۔۔۔

لسن میرا نام زارا درید ہے میں کسی کی زبردستی کی بھابھی نہیں ہوں آئی سمجھ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے زارا نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اوکے سالی صاحبہ آپ امل کو بلا دیں گی ۔۔۔۔ ارحان نے پوری بتیسی نکالتے کہا تھا۔۔ اذہان کے منہ پر مبہم سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔زارا کا غصہ دیکھ کر۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا میری بہن کو زرا سی بھی تکلیف ملی نا تو ہڈیاں توڑ دوں گی میں تمہاری۔۔۔۔۔ پھر سے۔ غصے سے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔۔۔

اوہ میری شیرنی اپنے شیر سے الجھو ناں۔۔۔۔ پھر تمہیں ایسا الجھاؤ گا خود میں کے سانس بھی نہیں لے پاؤ گی۔۔۔۔ اس کی انگلی ہاتھ میں پکڑے ذو معنی اندازمیں کہا تھا اذہان نے۔۔۔۔۔

زارا کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔۔

بھابھی بلش کر رہی ہیں بھائی یا پھر غصے میں ہے۔۔۔۔۔

ارحان نے پھر سے بتیسی نکالتے کہا تھا۔۔۔۔

بلش کر رہی ہے یار اتنے ہوٹ لڑکے پر کوئی لڑکی غصہ کر سکتی ہے۔۔۔۔

اذہان نے ارحان کو آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

بے شرم دونوں کے دونوں وہ پاؤں پٹختی غصے سے لال پیلی ہوتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔۔۔

جانتی تھی مزید وہاں رہنا اس کو غصہ دلائے گا۔۔۔۔

پیچھے دونوں کے جاندار قہقہے بلند ہوئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

تو تمہاری پیاری دوست نے تم پر اعتبار نہیں کیا۔۔۔۔وہ لائبریری سے نکل رہی تھی۔۔۔۔جب جیمنائے نے اہ کر اس کا راستہ روکا تھا۔۔۔۔

وہ یقین کرے یا نا کرے تمہارا برا وقت شروع ہوگیا ہے۔۔۔۔بلیو می۔۔۔۔ اس نے اس کے پاس سے نکلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

رئیلی میرا یا ڈیلٹن کا۔۔۔۔۔ اس نے بلند بانگ قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

بلکل تمہارا۔۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھورتے ہوئے کہا تھا نشرح نے۔۔۔۔

تم ایشیائی لوگ ہوا میں تیر بہت مارتے ہو۔۔۔۔ اس نے اس کا رراستہ روکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

خدا کی قسم وہ تیر تمہارے سینے کے آر پار کروں گی۔۔۔۔اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں ڈر گیا ہوں بلکہ کانپ رہا ہو اینگری ایشین وومن اس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔۔ خچر کہیں کے۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے دانت پیستے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے ڈر تھا کہ ڈیلٹن تمہاری باتوں میں اہ کر کسی بھوکے شیر کی طرح مجھ پر جھپٹے گا مگر وہ بزدل نکلا۔۔۔۔۔ چچچچ۔۔۔۔اسے اپنی محبت کو بچانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

اس نے نشرح کے ہاتھ سے بکس کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم نا جیمنائے کتے کی موت مرو گی اور ادھر کے کسی کچرے کے ڈھیر میں جب تمہاری لاش ملے گی تو تب تمہیں پتہ چلے گا ڈیلٹن بزدل ہے یا با ہمت۔۔۔۔ اب ہٹو میرے سامنے سے اور شکل گم کرو اپنی۔۔۔۔۔

اس نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔۔۔

لوکر لی شکل گم۔۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ پر کوئی لیکویڈ پھینک کر گیا تھا اور وہ تڑپ اٹھی تھی ۔۔۔

اس لیکوئیڈ کی چند بوندیں اسکی کلائی کو جھلسا گئی تھیں۔۔۔۔

وہ کراہ رہی تھی۔۔۔۔ جلن اتنی شدید تھی کے اس کو لگ رہا تھا اس کا جسم مفلوج ہو گیا ہے۔۔۔۔

دوبارہ میرے راستے میں یا میرے کسی بھی کام میں ٹانگ اڑانے کی کوشش کی تو اس شکل کو کسی کے دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔ ویسے تمہاری دوست کے ساتھ اس سے بھی برا کرنے والا ہوں۔۔۔۔

وہ اس کو دھکا دے کر نیچے گراتا جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور وہ درد کی شدت سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔۔ خود کو سنبھالتے کسی طور وہ کلینک پہنچی تھی اور اپنی کلائی پر بینڈیج کروائی تھی۔۔۔۔

اس ایسڈ کی دو بوندیں اسکی کلائی پر گری تھی اور اور تین سینٹی میٹر کا حصہ جلا کر راکھ کر گئی تھیں۔۔۔۔۔ور گھر آہ گئی تھی۔۔۔ مگر جلن کی شدت اسے اب بھی تھی۔۔۔۔۔ اور آنسو وہ تو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

اسے سوچ کر ہی ہول اٹھ رہے تھے کے اگر وہ اسکے ساتھ اتنا درد ناک کھیل کھیل سکتا ہے تو بینز تو پوری کی پوری اس کے قبضے میں ہو گی۔۔۔۔ اس کو واقعی مار کر پھینک دیں گے اور اگر وہ جیمنائے کے خلاف گواہی بھی دے گی تو کون یقین کرے گا اس کی بات پر۔۔۔۔اس کے پاس کون سا کوئی پروف ہے جس سے وہ سب کو اس کے گھناونے کھیل کے بارے میں بتا سکے۔۔۔۔

اف مجھے ایک بار پھر سے بینز سے بات کرنی ہی ہو گی۔۔۔کہتے اس نے موبائل اٹھایا تھا اور اسے کال ملائی تھی مگر کوئی جواب نہیں ملا تھا وہ اس کی کال ہی رسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے اپنی کلائی کی پک لے کر ڈیلٹن کو واٹس ایپ پر سینڈ کی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں تم ٹھیک ہو یہ کیسے لگی چوٹ-----

سیکنڈوں میں اسے ڈیلٹن کا میسج ملا تھا اسے فکر ہوئی تھی اس کی----

تمہیں کیا لگے تم نے میری کون سا کسی بات پر یقین کرنا ہے تم وہ کرو جو تمہارے دل میں آتا ہے-----

غصے والی ایموجیز کے ساتھ اس نے اسے میسج سینڈ کیا تھا-----

نشو میں پوچھا رہا ہوں کٹ کیسے لگا ہاتھ پر دھیان سے تم کام نہیں کر سکتی ----

دروازہ کھولو------

ڈیلٹن نے اسے میسج سینڈ کیا تھا----

اس نے میسج پڑھ کر فوراً دروازہ کھولا تھا--- اور ڈیلٹن سامنے کھڑا تھا-----

ایسا ہی تو تھا انکا رشتہ ایک پل میں ایک دوسرے کی تکلیف پر جان فنا کرنے والا دوستوں کی دنیا کا انمول رشتہ -----

اہ گئے میری موت کا تماشہ دیکھنے۔۔۔۔اس نے دروازہ کھول کر دروازے سے ہٹتے کہا تھا۔۔۔۔۔

فضول نا بولا کرو۔۔۔۔ تمہارا میسج آیا تو میں واپسی پر جا رہا تھا تو مجھے فکر ہوئی اور تمہیں دیکھنے اہ گیا۔۔۔۔

نا نا ڈیلٹن اتنی جلدی فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے جب تمہیں میری یا بینز کی لاش ملے نا تو پھر فکر کرنا اچھا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتے بولی تھی۔۔۔۔

واٹ ربش۔۔۔۔۔ دماغ پر بھی کیا چوٹ لگی ہے۔۔۔۔

اسے اس کی باتوں سے کوفت ہوئی تھی۔۔۔۔

دیکھو اسے غور سے جیمنائے نے پھینکا ہے ایسڈ اور اس نے کہا ہے کے اگر میں نے بینزکو بچانے کی کوشش نا چھوڑی تو وہ یہ ایسڈ میرے منہ پر گرانے سے بھی

گریز نہیں کرے گا۔۔۔۔ تم سمجھ رہے ہو نا یہ کھیل کس حد تک خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

اس نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ تمہاری ہوا کو بھی نہیں چھو سکتا۔۔۔۔۔

ڈیلٹن نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

صرف مجھے ہی نہیں بینز کو بھی بچانا ہے دیکھو ڈیلٹن یہ جھگڑا پھر کسی دن کے لیے اٹھا کر رکھ لو۔۔۔۔ بینز سے جو بھی اختلافات ہیں وہ جو بھی کر رہی ہے وہ اس وقت اس کی جان سے بڑھ کر نہیں ہیں۔۔۔۔۔

پلیز فور گوڈ سیک۔۔۔۔۔

اس نے اس کے سامنے بیٹھتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے التجا کی تھی۔۔۔۔۔

نشرح میں جل رہا ہوں اور یہ تمہارے اس ایسڈ سے بھی زیادہ جان لیوا ہے میں بڑی مشکل سے اس دل کو سمجھا کر بیٹھا ہوں میری مشکلات کو مت بڑھاؤ۔۔۔۔

اس نے باقاعدہ اس کے اگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔

ڈیلٹن پلیز آئی ریکوسٹ یو اس بار تم صرف اسے ایک دوست ہونے کے ناطے سوچو اور بچاؤ۔۔۔۔ کیا ہم کسی بھی رشتے سے پہلے اچھے دوست نہیں ہے کیا۔۔۔ ہم پر یہ حق نہیں ہے کے ہم اپنے کسی بھی دوست کی سانسیں کھینچنے والے کو عبرت ناک انجام تک پہنچائیں۔۔۔

ہم نے ایک دوسرے کی حفاظت کا زمہ لیا تھا نا ایک ساتھ جینے مرنے کے وعدے لیے تھے ۔۔۔ کتنے پل ہم نے یادگار بنائے ہیں۔۔۔۔ کیا ہم اس قیمتی دوستی کی خاطر ایک نہیں ہو سکتے۔۔۔ وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ضدی لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

تم نے ہی مجھے بتایا تھا ناں کے وہ اب اس دوستی کو بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔ اس نے تھکے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں میں نے بتایا تھا مگر جن خوش فہمیوں کے جال میں اسے پھنسایا جا چکا ہے۔۔۔اس کے بعد ہم اس سے اسی قسم کی بیوقوفی کی امید کر سکتے ہیں۔۔۔ نشرح نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کیوں اس میں عقل نہیں ہے بچی ہے کھرے کھوٹے کی پہچان نہیں ہے۔۔۔یا جان بوجھ کر انجان بن رہی ہے۔۔۔۔۔ڈیلٹن کو غصہ آیا تھا۔۔۔

ہاں بن جاتے ہیں ہم بچے جب ہم اپنی عقل اور شعور کو کسی اور کے سپرد کر دیتے ہیں جب ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے اگلے کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔۔۔جب ہم اپنے کانوں سے نہیں سنتے اگلے کے کانوں سے سنتے ہیں جب ہم اپنے دماغ سے نہیں اگلے کے دماغ سے کام لیتے ہیں تو ہم بچے بن جاتے ہیں۔۔۔ مگر اس میں قصور ہمارا بھی ہے ہم نے اس کو اس کے حال پر ہی کیوں چھوڑا ہم نے اپنی دوستی کو کیوں کمزور کیا کہ کوئی بھی اہ کر ہم سے کسی ایک کو اڑا کر لے جائے۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ پر دباؤ ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

ہماری دوستی کمزور نہیں ہوئی تھی اس نے دوسروں میں اس رشتے کو ڈھونڈنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن نے اس کے سارے خیالات کی تردید کی تھی۔۔۔۔

غلط ہو تم ڈیلٹن۔۔۔۔دوستی کمزور ہوئی تھی تب کمزور ہوئی تھی جب تم نے اس پر اپنی محبت مسلط کرنی شروع کر دی تھی۔۔۔۔اس کو ٹائم دیئے بغیر بات بے بات اس سے جھگڑنے لگے تھے۔۔۔۔۔محبت مسلط نہیں کی جاتی ڈیلٹن مائیکل احساس دلایا جاتا ہے اس کا اور اگر اسکا احساس دلا دیا جائے تو اس کی ننھی ننھی کونپلیں اپنی مضبوط جڑیں بنا کر سیدھا دل پر قابض ہوتی ہیں۔۔۔۔اور پھر جب اس ہی احساس کو اسکے دل میں کسی اور نے جگایا اپنی جھوٹی محبت کی دلیل بنا کر تو تمہیں بہت برا لگا پھر تم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔۔۔۔

کبھی اس زبردستی کی کی گئی محبت کے پنجوں سے نکل کر اپنی محبت کا احساس دلا کر دیکھنا اسے۔۔۔۔ تم بینز کے احساسات اور اس کی محبت سے زیادہ حسین جزبہ کوئی نہیں پاؤ گے اس کائنات میں۔۔۔۔

اس نے اخری الفاظ ادا کرتے اسکی طرف مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔

تم سمجھ رہی ہو ساری غلطی۔۔۔۔

نہیں ڈیلٹن میں بات غلط یا صحیح ہونے کی کب کر رہی ہوں ہم۔سب اپنی اپنی جگہ کبھی غلط نہیں ہوتے دیکھنے والے کے نظریات ہمیں غلط یا صحیح تصور کرتے ہیں میں بس ان چیزوں کی نشاندھی کر رہی ہوں جو مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں کے درمیان ائیں اور تمہاری جدائی کا سبب بنیں۔۔۔۔۔

اس نے ڈیلٹن کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔۔ اس نے بات کو بدلا تھا۔۔۔

یہ میرے سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔۔۔ اس کو اس کا بات بدلنا برا لگا تھا۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں نشرح اس بار وہ خود کو خود ہی بچائے۔۔۔۔ اس نے پلا جھاڑا تھا

۔۔۔۔۔

کیا تم اسے اتنا مضبوط سمجھتے ہو۔۔۔ وہ لڑکی جو اصل اور نعقل کی سولی پر لٹکی ہوئی ہے تم چاہتے ہو وہ اپنا بچاؤ خود کرے۔۔۔۔وہ سن کر تلخی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔ تمہیں یاد ہے ڈیلٹن جب کافی شاپ میں اس نے چیلنج پورا کرنے کے لیے وہاں آئے کسٹمر پر کافی انڈیلی تھی اور پھر وہ کسٹمر اسے مارنے کے لیے لپکا تھا تو اس نے ڈر کر تمہارے پیچھے چھپتے تمہیں ڈال بناتے اپنے لیے بچاؤ کا کہا تھا۔۔۔۔۔اور تم کیسے جنونی ہو کر اس کو پروٹیکٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

والی بال میں جب اس کا میچ کارا سے تھا اور تم نے اس کو اس حد تک پل اپ کیا تھا کے وہ کارا جیسی چیمپین کو ہرا گئی تھی۔۔۔۔اور پھر اس سے دشمنی مول

لے لی تھی اس نے اور تمہیں آہ کر بڑے فخر سے بتایا تھا کے میں نے تو پنگا لے لیا ہے اب ڈیلٹن مائیکل تم سنبھالو۔۔۔۔۔

اور تم تم نے کہا تھا فکر ہی نا کرو کارا تم سے معافی مانگے گی اہ کر اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔ وہ ہنسی تھی پرانی یادیں یاد کر کے۔۔۔

ہم نہیں جانتے تھے تم نے اس سے ایسا کیا کہا تھا ہم۔بس یہ جانتے تھے کہ کارا نے سب کے سامنے بینز کو سوری بولا تھا۔۔۔

وہ پرانی یادوں کے سحر میں جکڑی جا رہی تھی۔۔۔ وہ اس فسوں میں بہہ رہی تھی وہ بھی تو ان یادوں میں جی رہا تھا۔۔۔۔

اود ان سب لمحات کو یاد کر کے ڈیلٹن کے دل نے شدت سے کہا تھا۔۔۔ بینز از مائن۔۔۔

اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اور اگر اس سب سے نکلنے کے بعد بھی اس نے یہ کہا کے یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے تو پھر وہ مجھ سے دور ہو گئ تو۔۔۔اس نے کسی خدشے کے تحت کہا تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن کیا تم اس وجہ سے اس کے لیے یہ سب کرو گے کہ وہ تمہاری طرف لوٹ آئے۔۔۔۔کیا تم کسی بھی غرض کے بغیر اسکی مدد کر سکتے ہو اپنا کوئی بھی فائدہ سوچے بغیر کسی بھی امر کے صلے کے بغیر۔۔۔۔

اپنے رشتے کو اپنے گوڈ کے سپرد کر کے بس سچے دل سے اس کی مدد کرو اپنے نصیب کو تو آزماؤ۔۔۔۔۔۔

پھر دیکھنا اسکا لوٹنا نا لوٹنا تمہیں تکلیف نہیں دے گا تم دونوں معاملات میں خود کے لیے مضبوط بن جاو گے۔۔۔۔

اس نے اسے پھر سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یو شور۔۔۔۔شاید نشرح کی باتیں اسے سمجھ آنے لگیں تھیں۔۔۔۔

ٹرائے تو کر کے دیکھو۔۔۔۔ ائی ایم شور تم مایوس نہیں ہو گے۔۔۔۔اس نے سچے دل سے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے ڈن۔۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے اسکو تمب اپ کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

وہ مسکرائی تھی اس کی جان میں جان ائی تھی۔۔۔۔

جیمنائے کیکڑے تمہارے برے دن شروع اس نے دانت پیستے کہا تھا۔۔۔۔

میں کافی بنا کر لاتا ہوں پھر تم شروع سے مجھے بتانا سب اس نے کچن کی طرف جاتے کہا تھا۔۔۔۔

تو اوپریشن کیکڑا سٹارٹ اس نے ڈیلٹن کی طرف دیکھتے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہورررررررررررررررررااااااااا۔۔۔۔۔

دونوں نے ڈیلٹن کی واپسی کی خوشی میں نعرہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

وہ دل سے خوش تھی پرانے والے ڈیلٹن کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پسند کر لو جو لینا ہے----- وہ اسے شہر کے سب سے بڑے بوتیک میں لیے کھڑا تھا-----

مجھے نہیں چاہیے کچھ----اس نے بغیر کوئی بھی اس کی طرف نظر ڈالے کہا----

تمہیں نہیں چاہیے مگر میں تمہاری سڑی ہوئی شکل ایک ہی ڈریس میں دیکھ دیکھ کر بیزار ہو گیا ہوں-----

ویسے بھی آج ہماری سپیشل نائٹ ہے تو کچھ ریڈ کے لو لانگ ریڈ ساڑھی جسٹ لانگ یور فیس کلر ریڈ چلی اینڈ یور لپس ٹیسٹ ریڈ انار ----- اس نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے اس کا دل جلاتے ہوئے کہا تھا----

شٹ اپ----یہ جو تم گھٹیا خواب سجا رہے ہو نا ان کی تکمیل کے لیے ایڑیاں رگڑتے مر جاؤ گے-----

وہ نعفرت سے کہتی آگے بڑھ گئی تھی-----

باپ کا سایہ اٹھنے کے بعد شوہر کو بھی مار کر اس سنان کی جھولی میں گرنا چاہتی ہو۔۔۔۔

اس نے اس کی پیچھے سے بازو پکڑ کے دباؤ بڑھاتے دبے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ارحان چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی ائی تھی۔۔۔۔

بند کرو ڈرامہ اپنا اور چپ چاپ اپنے لیے شاپنگ کرو ورنہ میں کس حد تک جا سکتا ہوں یہ تم جانتی نہیں ہو۔۔۔۔۔اس نے اس کی آنکھوں میں انکھیں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اگر تم نے میرا بازو نہیں چھوڑا ارحان تو میں اتنا شور ڈالوں گی کے تمہاری سوچ ہے۔۔۔۔۔ مصیبت میں آہ جاؤ گے تم۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔ ۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تمہیں لگتا ہے کے ارحان کبیر ملک کسی مصیبت میں آہ سکتا ہے یا تمہاری کسی لڑکھڑاتی دھمکی میں-----

اس نے چباتے ہوئے ایک ایک لفظ ادا کیا تھا----

تم بہت ہی گھٹیا انسان ہو-----اس کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھی-----اس کی بازو سن ہوئی تھی اس کی پکڑ میں اسے لگ رہا تھا شاید اس کی بازو میں اب خون گردش ہی نا کر سکے اتنی سخت تھی ارحان کی گرفت----

ابھی دکھایا ہی کب ہے-----میری جان----گھٹیا پن رات کو دکھاؤ گا تب تمہارا کہنا بھی بنے گا---- اس نے اسکا بازو چھوڑتے اس کی آنکھوں پر اپنی پاکٹ سے گالسز نکال کر لگاتے کہا تھا---- اور پھر بڑی نرمی سے اسکا گال تھپتھپایا تھا----

ہیلو سر مے آئی ہیلپ یو---- سیلز گرل نے ان کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا تھا----

یس شور کین یو شئیر عس سم کیجول اینڈ پارٹی وئیر ڈریسز۔۔۔۔ارحان نے مسکرا کر سیل گرل کو کہا تھا۔۔۔۔

یس شور سر کم ود می۔۔۔۔ سیل گرل نے کہا تھا اور وہ اس کی ہمنوائی میں امل کا ہاتھ پکڑے چل پڑا تھا۔۔۔۔

ارحان نے اسے بہت سارے ڈریسز پرفیومز جوتے اور اپنی پسند کی تین چار ساڑھیاں لے کر دیں تھیں۔۔۔۔۔

نا چاہتے ہوئے بھی امل اس کے ساتھ بندھی یہ سب برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔سب کچھ تو ارحان کبیر ملک کی پسند کا تھا۔۔۔۔۔۔

تم یہاں رکو میں اتا ہوں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔ وہ اسے بوتیک میں کھڑا کر کے جانے کہا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

میم یور ہسبنڈ ماشاءاللہ ڈیشنگ اینڈ یور کپل آل سو ویری پریٹی اللہ پروٹیکٹ بوتھ اف یو فرام ایول آئیز۔۔۔ ۔

سیلز گرل نے امل کو دل سے دعا دی تھی۔۔۔۔

تھینکیو سوچ۔۔۔۔ارحان نے پیچھے سے اتے کہا تھا۔۔۔

اور اپنے والٹ سے جانے کتنے ہی ہزار ہزار کے نوٹ نکال کر اس سیلز گرل کو پکڑائے تھے۔۔۔

نو سر میں نے اس لیے تو اپ کی تعریف۔۔۔۔

میں نے بھی آپ کو اس لیے نہیں دیئے یہ کے اپ نے ہماری تعریف کی۔۔۔۔یہ اس لیے دیئے کے جس ڈیوشن اور کائنڈنیس سے آپ نے ہمیں ڈیل کیا ہے یہ اس کا چھوٹا سا انعام اس نے مسکراتے ہوئے سیلز گرل کی خوش فہمی دور کی تھی۔۔۔۔

تھینکیو سر۔۔۔۔وہ کہتے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

امل نے اسکے مسکرانے پر اس کے چہرے پر پڑتے ڈمپلز کو پھر سے غیر ارادی طور پر چور نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔اسے اچھا لگا تھا ارحان کا ایسے جتائے بغیر کسی کی مدد کرنا۔۔۔۔

چلیں بیگم مجھے گھر جا کر دیکھ لینا۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے اسکی نظروں پر چوٹ کی تھی۔۔۔

اور وہ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی تھی۔۔۔۔

شاپنگ کے بعد وہ اسے ڈنر پر لے گیا تھا۔۔ اسے اپنا آپ بہت مکمل لگ رہا تھا۔۔۔۔ایک عجیب سی خوشی تھی اس کے اردگرد امل کے ساتھ۔۔۔۔اور

مخصوص دلفریب مسکراہٹ اسکے لبوں سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی-----

ارحان---وہ واپسی کے لیے گاڑی میں بیٹھے تھے جب اس نے اسے پکارا تھا---

جی جان ارحان---ارحان ہمہ تن گوش ہے اس نے مسکراتے ہوئے گاڑی کو بیک گیئر پر ڈالتے کہا تھا---

اگر ایک بار ہوسپٹل سے ہو کر علیہا کو بس دیکھ کر چلے جائیں پلیز-----

اس نے ریکوسٹ کی تھی---

اوکے۔۔۔۔مگر آج سے ایک بات یاد رکھنا امل مجھے میرے چاہنے والے مجھ سے ریکوسٹ کرتے اچھے نہیں لگتے اور تم ۔۔۔۔۔ تم تو جان ہو میری میری روح کا حصہ اپنی باتیں منوایا کرو نخرے اٹھوایا کرو۔۔۔۔ آرڈر دیا کرو ارحان یہ چاہیے ارحان ایسے پیار کرو یہاں کس کرو اینڈ میں اس نے شرارت سے مسکراتے ہوئے اس کی گال کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

تم نے یہ چھچھور پن کی ایکسٹرا کلاسز لیں ہیں کیا۔۔۔۔

اس کو غصہ آیا تھا اس کی باتوں پر۔۔۔۔

ہاں اور وہ کلاسیز ڈیٹیل میں تمہیں بھی دینے کا ارادہ رکھتا ہوں سیٹھی بجاتے ذو معنی انداز میں کہتے اس نے اسکو اور تپایا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو سبحان تو گویا تم نے فیصلہ کر ہی لیا۔۔۔ سی او نے سبحان کی کال رسیو کرتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔

ایسا ہی ہے سر میں جانے کے لیے تیاریوں۔۔۔ اس نے اپنا فیصلہ سی او کو سنایا تھا۔۔۔

ویری گڈ آئی ایم پراوڈ آف یو۔۔۔ سی او نے اسے سراہا تھا۔۔۔۔

مگر سر میری ایک شرط ہے۔۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہاں بولو کیا شرط ہے مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔۔۔۔ سی او نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔

سر سن لیں پہلے۔۔۔

ہاں یار تم۔کہو تو۔۔۔۔

سر میں پرائیویٹ ہیلی کاپٹر سے جانا چاہتا ہوں میرے ساتھ علیہا اور زارا بھی ہوں گی۔۔۔۔ آئی ہوپ آپ ان دونوں کا کسی کو نہیں بتائیں گے۔۔۔کیا آپ میری اتنی

سی ہیلپ کر سکتے ہیں۔۔۔کیونکہ میں کسی صورت بھی ان کو یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔۔

اس نے اپنے لہجے کو برقرار رکھتے کہا تھا۔۔۔

اوکے سجان ائی ول۔ارینج اٹ فور یو۔۔۔ ڈونٹ وری سب ہو جائے گا تم مجھے نکلنے کی ٹائمنگ بتا دو۔۔۔

سی او نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کل شام چار بجے سر۔۔۔ اس نے اطلاع دی تھی۔۔۔اور پھر خداحافظ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔۔۔

اب مزید نہیں اذہان حیات ملک پہلے زارا اور علیہا کو سیو کر لوں پھر تم اور تمہارے باپ کی الٹی گنتی شروع کروں گا جتنا تم نے مجھے حیات ملک بے بس کیا ہے ناں تمہیں بے بس ہوتا نا دیکھا نا تو جرنلزم کے دروازے خود پر خود ہی بند کر دوں گا۔۔۔۔

تم نے ایک جرنلسٹ کی بے بسے دیکھی تھی اب تم اس کی طاقت دیکھو گے ۔۔۔۔ قانون کے کٹہرے سے پھانسی کے پھندے تک نا لا کر کھڑا کیا میرا نام بھی سبحان جعفر نہیں۔۔۔

تمہاری بربادی کا تماشا دنیا دیکھے گی حیات ملک اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا بات ہے کچھ کہنا ہے---- وہ علیہا کو سلا کر ہوسپٹل سے نکلی تھے---امل اور ارحان تو اسے دوبارہ دیکھ کر کب سے جا چکے تھے---

وہ انگلیاں مڑوڑتے باہر دیکھ رہی تھی---جب اذہان نے فیل کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا-----

اذہان کیا تم مجھے پاکپتن لے جا سکتے ہو--- اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا---

واٹ پاکپتن کیا ادھر ہی ہے۔۔۔۔۔میڈم چار گھنٹے کا سفر ہے۔۔۔۔ چار گھنٹے آنے کے چار گھنٹے جانے کے میں بہت تھکا ہوا ہوں ابھی۔۔۔۔پھر کبھی صحیح اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

پلیز۔۔۔میرا جانا ضروری ہے۔۔۔۔یا تم مجھے اتار دو میں ماہر کے ساتھ چلی جاوگی ۔۔۔

اس نے التجا کرتے کرتے سجیشن بھی دے ڈالی تھی۔۔۔۔

اب تم میری زمہ داری ہو۔۔۔۔۔ماہر کی یا سجان کی نہیں ویسے بھی تمہارے سگے بھائی نہیں ہیں تو فاصلے پر رہا کرو ان سے۔۔۔۔۔ اس نے اسے تنبیہہ کی تھی۔۔۔۔

بہت ہی گندی سوچ ہے تمہاری۔۔۔۔اور الحمداللہ میری سوچ صحیح ہے اسلیے مجھے سگے پرائے سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

اس نے اذہان کی طرف نعفرت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اہاں یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ڈنر کریں کہیں۔۔۔۔اس نے آفر کی تھی۔۔۔۔

مجھے پاکپتن جانا ہے۔۔۔۔ اسکی ایک ہی رٹ تھی۔۔۔۔

کیوں جانا ہے۔۔۔۔کون ہے وہاں جب میں سمجھا رہا ہوں کہ رات بہت ہوگئی ہے پھر کبھی چلیں گے تو سمجھ نہیں آہ رہی۔۔۔۔ اسے اب اسکی ضد پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔

فائن۔۔۔۔گاڑی روکو ڈرائیور۔۔۔۔۔ غصے سے اس نے اذہان کو جواب دینے کی بجائے ڈرائیور کو حکم دیا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔اور جیسے وہ تمہارا حکم مان لے گا۔۔۔۔ اس کا جاندار قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا۔۔۔۔۔

نا مانے میں ایسے ہی اتر جاؤ گی۔۔۔کہتے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

پاگل ہو گیا گر جاتی تو۔۔۔۔کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔ اذہان نے ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔وہ ڈر گیا تھا اس کے اس عمل سے اگر وہ گر جاتی تو کیا ہوتا اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مراد گاڑی کے دروازے لاک کرو اس نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔اور مراد نے فوراً حکم کی تعمیل کی تھی۔۔۔اور وہ اس کے سینے کے ساتھ لگی رو رہی تھی۔۔۔

اچھا یار۔۔۔۔۔۔ نہیں رو چلتے ہیں۔۔۔۔پلیز رونا بند کرو۔۔۔ اسکو خود سے الگ کرتے اس نے اس کی گالوں سے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

مراد پاکپتن چلو-----

اس نے مراد کو حکم دیا تھا----

جی چھوٹے ملک صاحب-----

اور تم زارادرید جتنا رونا ہے نا نکاح سے پہلے رو لو---- اسکے بعد تمہاری آنکھوں میں آنسو ائے نا تو حشر بگاڑ دوں گا تمہارا میں----- نکاح کے بعد ایسی کوئی فضول حرکت برداشت کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں میں اس نے واضح الفاظ میں اسے سمجھایا تھا----

اور وہ کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر باہر دیکھ رہی تھی-----

کچھ دیر بعد وہ سیٹ سے ٹیک لگائے ہی سو گئی تھی۔۔۔۔اذہان نے اس کے سر کو پکڑ کر اپنے کاندھے پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

موبائل نکال کر اسکے اور اپنے اس حسین پل کو کیمرے کی آنکھ میں قید کیا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر مسکراتے ہوئے اس تصویر کو نشرح کو سینڈ کیا تھا۔۔۔۔نیچے یور فیوچر بھابھی لکھ کر۔۔۔۔

پھر موبائل کو سائلنٹ پر لگا کر۔۔۔۔پاکٹ میں رکھا تھا۔۔۔وہ اب بڑے غور سے اسکے چہرے کے ہر ہر نقش کو ازبر یاد کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا تھی یہ لڑکی۔۔۔۔ معصومیت کی انتہا۔۔۔۔ بہادری کی مثال۔۔۔۔ حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی۔۔۔۔ سمجھدار۔۔۔۔کمزور نا پڑنے والی۔۔۔۔

وہ ایسی ہی تو ساتھی چاہتا تھا اپنے لیے نڈر اور بہادر۔۔۔۔ شیر کی طرح جگرا رکھنے والی بے خوف و خطر۔۔۔۔

منزلیں بنانے والی۔۔۔۔ حالات کو تابع کرنے والی۔۔۔۔

اسکے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔۔

میری شیرنی۔۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔۔

کسی احساس کے تحت وہ ہلکا سا کسمسائی تھی اور پھر سے سو گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس سے پیچھے ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

چینج کر کے آؤ یہ ڈریس۔۔۔۔۔

ارحان نے بیگ سے نکال کر اس کو ڈریس تھمائی تھی۔۔۔۔

صبح کر لوں گی ابھی موڈ نہیں۔۔۔۔۔ اس نے موبائل پر بزی ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

ابھی کہہ رہا ہو تو اٹھو اور کرو چینج جب کوئی بات کہا کرو تو مان جایا کرو۔۔۔۔

اس نے اس کی گود میں ڈریس پھینکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں بھی کہہ رہی ہوں کے میرا موڈ نہیں ہے تو نہیں ہے اس نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا تھا۔۔۔

اوکے فائن۔۔۔اس نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر اس سے موبائل کھینچ کر اپنی پاکٹ میں ڈالا تھا۔۔۔۔اور لائٹ آف کر دی تھی۔۔۔

اب کمرے میں بس اندھیرا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو ارحان لائٹ ان کرو اس نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں تمہیں چینج کروانے لگا ہوں۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

د۔۔۔۔د۔۔۔۔دج۔۔۔دیکھو ارحان م۔۔۔۔مزاق نا کرو پلیز۔۔۔م۔۔۔مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ پلیز لائٹ ان کرو۔۔۔

اس نے کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جب کہہ رہا تھا شرافت سے کے امل چینج کر لو تو کیوں نہیں کیا پھر چینج۔۔۔۔۔

اس نے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کو دھکا دے کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔اور پھر اس کے بال سائیڈ پر کر کے اپنے دہکتے لب پیچھے سے اس کی گردن پر رکھے تھے۔۔۔۔

اور وہ جی جان سے کانپی تھی۔۔۔۔۔۔

سانسیں تیز ہوئیں تھیں اسکی۔۔۔۔۔

وہ اسکی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

ار۔۔۔ر۔۔۔۔ح۔۔۔۔ارحان۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔مجھے ڈر۔۔۔۔۔

اس نے اسے گھما کر اپنی طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

ڈر کے مارے امل کا جسم بھیگ رہا تھا پسینے سے ۔۔۔۔۔

میں ہوں نا پاس پھر کیوں لگ رہا ہے ڈر۔۔۔۔۔ اس نے اسکا دوپٹہ اتار کر پھینکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ار۔۔۔ح۔۔۔ا۔۔۔ن۔۔۔ ارحان۔۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔ریڈ چلی آئی وانٹ انار جوس۔۔۔کہتے اس نے اس کی سانسوں پر دسترس حاصل کی تھی۔۔۔

وہ کھڑے کھڑے کانپ رہی تھی-----

کتنے ہی لمحے اس کی سانسوں کی قید میں گزرے تھے اس کے----

پھر نرمی سے اس نے اسے خود سے الگ کیا تھا----

اب بھی ڈر لگ رہا ہے----- اس نے اسکے کان میں سرگوشی کرتے اس کے کان کی لو کو چوما تھا-----

اس کی بے اواز آنسوؤں کی ہچکیاں بندھی تھی اب---- لمبے لمبے سانس لیتی وہ اپنی غیر ہوتی حالت پر قابو پاہ رہی تھی----

ہے امل واٹ ہیپینڈ یار۔۔۔۔میں ہوں تو پاس۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے کہا تھا اور وہ اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔مج۔۔۔۔مجھے ب۔۔۔بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ ۔م۔۔۔۔م۔۔۔میرا سانس بند ہو رہا ہے پلیز ارحان۔۔۔۔مجھے ڈارکنیس فوبیا ہے۔۔۔۔۔۔پلیز لائٹ آن کر دوں۔۔۔۔میں مر جاؤ گی۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے اس کے سینے میں منہ چھپاتے کہا تھا۔۔۔

اس ٹائم ارحان ہی اسکی جائے پناہ تھی۔۔۔۔اتنی شندت سے وہ خود کو چھپاتے کانپتے ہوئے اس میں گھس رہی تھی۔۔۔۔

اچھا اوکے سٹاپ کرائنگ وہ اسے ہگ میں لیے ہی سوئچ بورڈ کے پاس گیا تھا۔۔۔۔اور لائٹ ان کی تھی۔۔۔۔

پھر نرمی سے اس کے بالوں پر ہونٹ رکھتے بالوں کی خوشبو کو اندر اتارا تھا۔۔۔۔

امل انکھیں کھولو یار کر دی لائٹ آن اس نے اسے نرمی سے خود سے الگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اس نے اس سے الگ ہوتے انکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔

کیا ہوا اتنا کوئی ڈرتا ہے کیا۔۔۔وہ اس کے زرد چہرے کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔۔ جیسے اس کا سارا خون چہرے سے کسی نے پل میں ہی نچوڑ لیا تھا اس کا وجود ابھی بھی لرز رہا تھا۔۔۔

امل یار آئی ایم سوری وہ اسے بیڈ پر لے کر لیٹا تھا اور ہگ میں لیتے اسے کہہ رہا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا کے وہ اس حد تک کیوں خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

مس یو بابا۔۔۔۔اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارحان نے اس کا سر سینے پر رکھ کر اس کی کمر سہلائی تھی۔۔۔کچھ بھی کہے بغیر وہ اسے اپنے احساس سے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کی سسکیاں کم ہوئی تھیں۔۔۔۔ اب وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔۔

اسے نہیں سمجھ آہ رہا تھا وہ اندھیرے سے خوفزدہ ہو کر اپنے بابا کو کیوں یاد کر رہی ہے۔۔۔۔وہ تو اسے اپنی روح کا مان بخشنا چاہتا تھا مگر نہیں اسکی محبت کو شاید ابھی اور سفر کرنا تھا۔۔۔۔

اسکے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں پھنسا کر اس نے اس کے بالوں پر ہونٹ رکھتے انکھیں بند کیں تھی وہ سوگئی تھی تو اب وہ بھی سونا چاہتا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کچھ دیر بعد اس کی آنکھ کھلی تھی خود کا سر اذہان کے کندھے پر رکھے دیکھا تو وہ تھوڑا سا کھسک کر اس سے پیچھے ہوئی تھی-----

اس کا ایسے پیچھے ہونا دیکھ کر اس نے اپنی بند آنکھیں کھولیں تھیں-----

کیا ہوا تم ٹھیک ہو---- اس نے زارا کا چہرہ دیکھ کر کہا تھا----

ہمممم میں ٹھیک ہوں-----پانی مل سکتا ہے کیا-----

زارا نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا----

مراد یہاں کہیں گاڑی روکو---- اس نے مراد سے کہہ کر گاڑی رکوائی تھی----

وہ اسے لیے ساہیوال کے ایک مخصوص ڈھابے پر بیٹھا تھا----منرل واٹر کی بوتل منگوا کر اس نے زارا کی طرف بڑھائی تھی---

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دو چار قدم کے فاصلے پر کھڑی ہو کر اپنے منہ پر چھینٹے مار رہی تھی-----

جس جگہ زارا درید کھڑی تھی اس جگہ چاند کی روشنی صاف اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔ دودھیا ہاتھوں پر بہتے پانی کے قطرے کسی خوبصورت جھرنے کا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔۔۔

پانی کی بوندیں سفید چہرے پر پڑتیں اور پھر اسی پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے نیچے گرتے دنیا کے کسی بھی حسین موتی کی جگہ نہیں لے سکتے تھے۔۔۔۔۔

کانوں کے آس پاس بالوں کی لٹیں دلنشین بنی معطر ہوتیں رخ جاناں پر صدقے واری جا رہی تھیں اور اذہان حیات ملک وہ بھی تو مبہوت ہوا اس سارے منظر سے سیر ہو رہا تھا۔۔۔ اس ٹائم دنیا کا حسین منظر اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر رہا تھا۔۔۔

دنیا کے سارے محبوب ایسے ہی الگ ہوتے ہیں اور دنیا کے سارے ساز اسی وقت موسیقی کی دھنیں چھیڑتے ہیں جب دھڑکنیں الگ تال پر دھڑکتیں

ہیں۔۔۔۔ ہمارے نظریات ہماری سوچ ہماری حرکات سب انہی دھنوں کی تابع ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔

کہاں کا اذہان حیات ملک کہاں کی زارا درید کہاں کا ازلان حیدر شاہ اور کہاں کی فجر ابراہیم شاہ۔۔۔۔۔

ہر دشت عشق کا سفر اور ہر من عاجزم کا سفر ایک ہی منزل پر آہ کر رکتا ہے اور اس منزل کے اختتام پر لازوال محبتوں کی انتہا ہوتی ہے جو ابد سے ازل تک قائم رہتی ہے۔۔۔۔اور ان پاک محبتوں پر چھوٹی چھوٹی پریاں سفید لباس پہنے سرخ گلابوں کی پتیاں نچھاور کرتی ہیں۔۔۔۔۔

حاصل عمرم سہ سخن بیش نیست۔۔۔۔

خام بدم "پختہ شدم "سو ختم۔۔۔۔۔۔۔

"میری عمر کا حاصل ان تین باتوں سے زائد کچھ نہیں۔۔۔۔ خام تھا "پختہ ہوگیا "اور پھر جل گیا

(مولانا رومی)

اذہان حیات ملک پختہ تو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر جلنے کا سفر ابھی باقی تھا۔۔۔۔۔اور جل کر ہی تو کندن ہونا اصل بڑائی ہے۔۔۔۔۔

وہ اب اسی بوتل کو ہونٹوں سے لگا کر پانی پی رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اور محبوب کو لگا تھا دنیا کے سارے مشروبات اس بوتل میں قید کر دئیے گئے ہیں۔۔۔اسکے دل نے شدت سے چاہا تھا اس پانی کو پینا۔۔۔۔مگر وہ پینا نہیں چاہتا تھا اپنی خواہش کے برعکس۔۔۔ محبت کی بقا ملنے کے بعد وہ یہ سارے خراج وصول کرنے کا قائل تھا اب۔۔۔

کچھ کھاؤ گی۔۔۔ وہ اس کے سامنے آہ کر بیٹھی تو اس نے پوچھا۔۔۔۔

نہیں چائے پیوں گی بس۔۔۔۔۔ اس نے اپنے دوپٹے سے اپنے گیلے چہرے کو تھپتھپاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ننھی بوندیں دو پٹے میں جزب ہوئیں تھی۔۔۔۔چہرہ ہر قسم کی رکاوٹ سے پاک اور شفاف ہوا تھا۔۔۔۔ ہلال چاند کی طرح ۔۔۔۔۔ پر نور پر کشش۔۔۔۔

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا۔۔۔

کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا۔۔۔۔۔

پاکپتن کس جگہ جانا ہے۔۔۔۔۔ چائے کا آرڈر دیتا وہ پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

بابا فرید کی درگاہ پر۔۔۔۔ اس نے سامنے دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا ہاہاہاہا ہاہاہاہا سیرئسلی تم اب مجھے ان درگاہوں پر لے کر گھوموں گی۔۔۔۔ وہ ہنسا تھا اور ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور مانگوں گی کیا وہاں پر کے پلیز بابا جی آپ میری جان چھڑوا دیں اذہان حیات ملک سے اور جیسے یہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس نے پھر سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

یاد رکھنا اذہان حیات ملک وہ سایہ ہے جس سے اب تم چاہ کر بھی چھٹکارا نہیں حاصل کر سکتی۔۔۔۔ وہ ہنستے ہنستے سیریس ہوا تھا۔۔۔

ویسے تم وہاں جاکر دعا مانگو گی یا منت۔۔۔۔ یا پھر کسی کھڑکی پر تالا باندھوں گی دھاگہ باندھوں گی یا یا یا یا ہاں یاد آیا کسی درخت پر لال کپڑا۔۔۔۔

اس نے یاد کرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے پھر سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

انسان کو بول ایسے بولنے چاہیے کے بعد میں اس کے کہے گئے لفظوں پر اس کی پکڑ نا ہو۔۔۔۔ نا تو وہ درگاہ تمہارے لیے مذاق ہے اذہان حیات ملک نا میری دعائیں یا منتیں۔۔۔۔ میرا کامل بھروسہ خدا کی ذات پر ہے۔۔۔۔۔ چھٹکارا دلا دیا تم سے تو اس میں بھی میری بہتری اگر نا دلایا تو اس میں بھی میری بہتری خود کو حالات کے سپرد کر چکی ہوں میں۔۔۔۔ اس نے تلخی سے کہا تھا۔۔۔۔

اتنا کامل بھروسہ ہے خدا پر تو وہاں کیا کرنے جارہی ہو دعا تو تم کہیں بھی مانگ سکتی ہوں۔۔۔۔ چائے کا کپ پکڑتے اس نے کہا تھا۔۔۔

بلکل کہیں بھی مانگ سکتی ہوں مگر دعا مانگتے وقت دل بے قرار نہیں ہونا چاہیے اور میرے دل کی بے قراری وہ جگہ ختم کرتی ہے۔۔۔۔ خدا نے وسیلے دینے سے

منع نہیں کیا۔۔۔ مجھے کچھ پلوں کا سکون چاہیے اور وہ سکون مجھے وہیں ملے گی۔۔۔۔ میری دعا کی قبولیت بھی شاید رب نے اسی فرش پر بیٹھ کر دعا مانگنے سے منسوب کر دی ہے۔۔۔۔۔

اس نے بھی چائے کا گھونٹ لیتے کہا تھا۔۔۔

تمہیں وہاں میں حاکم بابا سے ملواؤں گی۔۔۔۔ ان کے پاس عمر بھر کی ریاضت ہے۔۔۔۔ ریاضت سمجھتے ہو۔۔۔ نہیں تم کیسے سمجھو گے۔۔۔ جس نے کبھی کسی چیز کے لیے محنت نہیں کی پکا پکایا پھل کھایا۔۔۔

وہ پھر سے تلخی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

حاکم بابا کہتے ہیں اس دنیا میں آپ کی زندگی آپ کا بیج ہے۔۔۔وہ بیج جسے آپ نے روز اپنی روح کے نور کا پانی دے کر سینچنا ہے اور روح کا نور پتا ہے کیا ہوتا ہے اپنے نفس پر قابو کر کے اپنی خواہشات کے برعکس کرنا۔۔۔ تبھی تو روح کے نور کی چند بوندیں بنتی ہیں اور وہ چند بوندیں آپ کی زندگی کے بیج کو ایسا پانی دیتی ہیں

کے پھر آپ کی ریاضت مکمل کر دی جاتی ہے۔۔۔۔ کسی چیز کی چاہ نہیں رہتی پھر۔۔۔۔۔

"جسٹ لائک مجیکل تنکنگ خدا "بندا "روح "نور "سانسیں "زندگی "اور پھر موت کے بعد کی زندگی۔۔۔

اس نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں سارے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔۔۔

واہ تمہارے اس حاکم بابا کو کسی درگاہ پر نہیں بلکہ کسی پرائیویٹ یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر ہونا چاہیے تھا وہ اسکی اتنی گہری باتیں سن کر پھر سے ہنسا تھا۔۔۔۔۔

چلو تم یہ بات تو مانتے ہو کہ یہ فلسفہ ہے تو پھر یہ فلسفہ تمہارے اور میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا ان کے ذہن میں ہی کیوں آیا۔۔۔۔ وہ اب اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہی تھی۔۔۔

سمپل کیوں کے مجھے دنیا میں اور بھی بہت سارے کام ہیں اس فلسفے کو سوچنے کے علاوہ اس نے کاندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک کہا تم نے۔۔۔۔میرے اور تم جیسے لوگ زندگی کو دنیا کے کاموں کے سپرد کر کے ہی تو زندگی کو فنا کرتے ہیں اور جو ابد سے ازل کے وقت کو بھول جاتے ہیں۔۔۔۔ ان لوگوں کے لیے ہی حاکم بابا جیسے لوگوں کو رب یہ فلسفہ عطا کرتا ہے بات صرف پیدائش سے موت کے درمیان کاٹے جانے والے وقت کے حساب کی نہیں ہے بات روح کے نور اور سکون کی بھی جو تمہیں تو میسر نہیں۔۔۔۔اس نے انگلی اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم مل جاؤ گی تو وہ بھی مل جائے گا۔۔۔۔۔ اس نے ٹیبل پر بل رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا تم سمجھتے ہو روح کا سکون محبوب کے ساتھ مشروط ہے۔۔۔۔۔اس نے چلتے چلتے سوال کیا تھا۔۔۔۔

میں بس یہ جانتا ہوں کہ اللہ نے اس دنیا میں آپ کے لیے کسی نا کسی شے کو سکون کا زریعہ بنایا ہے اور میرے سکون کا زریعہ زارا درید کا میرے آس پاس ہونا ہے۔۔۔۔۔

اس نے لمبی سانس کھینچتے اسکی طرف کا گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا درید تمہیں نا ملی تو۔۔۔۔ وہ گاڑی سٹارٹ ہوتے پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا ایسا۔۔۔۔ وہ پختہ یقین سے بولا تھا۔۔۔۔

اتنا غرور ہے تمہیں اپنی طاقت پر۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

طاقت پر نہیں اپنی محبت پر اپنے جزبات پر اپنی دھڑکنوں پر۔۔۔۔ جو پہلی بار کسی منچلے کے سودے کی طرح با اختیار ہوتے ہوئے بھی تمہارے معاملے میں بے قرار ہی رہیں ہیں۔۔۔ کچھ دیر پہلے تم نے ہی تو کہا تھا میری بے قراری کو سکون اس درگاہ میں جا کر ملتا ہے تو میرے لیے تم کسی درگاہ سے کم نہیں ہو۔۔۔ میری بے قراری کو سکون تمہاری موجودگی سے ملتا ہے۔۔۔ اب تم خود کو درگاہ بنا لو یا زارا درید بات تو ایک ہی ہے میری تشنگی کا سد باب تم سے مخصوص ہے۔۔۔۔

تم ہی ریاضت ہو "تم ہی جنون "اور تم ہی سکون وہ بڑی نرمی سے اس کے چہرے کا طواف کرتے بے چین ہوتا کہہ رہا تھا۔۔

اور یہ پہلی بار تھا کہ جب زارا نے اس کے چہرے کو بڑی دل جمعی اور غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔

کالے رنگ کے شلوار قمیض سوٹ میں گلے میں چادر ڈالے بازوؤں کو فولڈ کیے گندمی رنگت پرکشش چہرہ مغرور کھڑی ناک بال ماتھے پر گرائے وہ کسی معصوم ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔ مغرور شہزادہ۔۔۔۔

وہ دل کا برا نہیں تھا۔۔۔ اس کی باتیں اس کے دل کی عکاسی کر رہی تھیں۔۔۔ مگر زارا درید پگھلنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ محبت کے معاملے میں اس کا دل پتھر تھا۔۔۔ محبت کی ڈیفینیشن اسکے نزدیک خدا اور بندے تک ہی تھی۔۔۔ اور اس میں کسی دنیاوی محبت کی گنجائش نہیں تھی۔۔۔۔

میں ان درگاہوں اور ان مجزوبوں کو نہیں مانتا مگر ایک بار جب میں دادو کے ساتھ داتا صاحب گیا تھا تو دادو نے کہا تھا اذہان پتر اللہ کے جو نیک ولی ہوتے ہیں نا ان کی ریاضتوں پر کبھی شک نا کرنا یہ ہم عام انسانوں سے بہت آگے ہوتے ہیں ان کو

رب کی خاص عطائیں ہوتی ہیں۔۔۔ تم مانو یا نا مانو مگر کبھی بھی اس بات سے اختلاف نا کرنا کے ان کے صدقے ہمیں کچھ مل نہیں سکتا۔۔۔۔

تو چلو پھر آج دادوں کی بات کو ہی کیوں نا آزمایا جائے اپنے مقدر کی ڈور کو زارا درید کے مقدر کی ڈور سے باندھنے کی التجا کی جائے۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایسا کبھی بھی ممکن نہیں ہو گا زارا نے دل سے سوچا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں تک پہنچے ہو ماہر۔۔۔۔ سبحان نے اسے کال کر کے کہا تھا۔۔۔

ہاں میں تو پہنچ گیا ہو مگر تم شور ہو کے یہ سب کرنا ٹھیک رہے گا۔۔۔۔

ماہر نے سبحان سے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں میں شور ہو میرے علاوہ اب اسے اس دلدل سے کوئی نہیں بچا پائے گا ہمارا پاک رشتہ ہی ہمیں پار لگائے گا۔۔۔۔ دنیا کیا کہتی ہے مجھے اسکی پرواہ نہیں مجھے اس وقت بس ایک ہی پرواہ ہے اور وہ ہے زارا درید کی زندگی اس سفاک انسان سے بچانا اور حیات ملک کو اس کی اوقات دکھانا۔۔۔۔

سبحان نے ایک ایک لفظ پر زور ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے سب انتظامات کر لیے ہیں زارا بھی آنے والی ہوگی باقی اب تم پر ہے میں دعا کروں گا کے ازہان حیات ملک کے آنے سے پہلے تم اپنے اس مضبوط رشتے کی وجہ سے اس کو بچا پاؤ۔۔۔۔۔

ماہر نے بھی پچتہ یقین سے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھو جب زارا آئے تو مجھے کال کرنا میں باقی کے انتظامات کی آپ ڈیٹ تمہیں دے دوں گا۔۔۔۔ آج اس معاملے کو ہر حال میں ختم کرنا ہے آج یا آر یا پار۔۔۔۔۔

ڈرنا نہیں ہے اب ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے میں نے تمہیں کہا تھا نا ان کے درمیان رہ کر ہی ہم ان سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں سبحان نے جوش سے کہا تھا۔۔۔

بلکل اور آج ہم۔اس سارے ڈرامے سے ازاد ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ آج دنیا میں ایک نئی مثال قائم ہو گی۔۔۔۔

جن کے بھائی نہیں ہوتے وہ بھی اس دنیا میں عزت سے رہ سکتی ہیں انہیں ماہر اور سبحان جیسے پاک رشتے والے بھائی ملتے ہیں جو اپنی بہنوں کے لیے ہر مشکل کے آگے ڈٹ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

سبحان تمہارا رشتہ واقع پاک ہے زارا سے امل سے اور علیہا سے۔۔۔۔

ماہر نے اس کے حوصلے کی تعریف کی تھی۔۔۔۔

سبحان جعفر رشتے بناتا نہیں ہے مگر جب بناتا ہے تو ان کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے عزم سے کہا تھا۔۔۔

اچھا جب تمہیں زارا ملے تو مجھے کال کرنا اوکے۔۔۔۔ پھر نیکسٹ پلان بتاؤ گا۔۔۔۔

اس نے کہتے کال بند کی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

رات کے دو بجے ان کی گاڑی درگاہ کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔
درگاہ کے ماتھے پر صاف اور واضح الفاظ میں لکھا تھا۔۔۔ درگاہ خواجان خواجگاہ حضرت بابا فرید۔۔۔۔۔
وہ جب بھی آتی تھی اس نام کو پڑھ کر مسکراتی تھی آج بھی اسکی پہلی نظر اس نام پر پڑی تھی اور اسکے لب بے ساختہ مسکرائے تھے۔۔۔۔ یہاں سے اس کے سکون کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔۔۔۔
اذہان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔ اور اس نام کو زیر لب دہرایا تھا۔۔۔۔

آج معمول سے زیادہ رونق تھی وہاں اتنی گہری رات ہونے کے باوجود گھما گھمی کا سماع الگ ہی تھا۔۔۔۔

وہ عورتوں کے لیے بنائے گئے داخلی راستے کی طرف بڑھی تھی کے اذہان نے پیچھے سے اسکی کلائی تھامی تھی۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔اس نے اسکے یوں اکیلے جانے پر پوچھا تھا۔۔۔۔

گھبراؤ نہیں بھاگنے نہیں لگی۔۔۔۔ تم اس راستے سے جاؤ گے اور میں وہاں سے جہاں سے باقی خواتین جا رہیں ہیں۔۔۔۔ اندر جا کر ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہو جائیں گے۔۔۔۔اور تم مجھے اپنے راستے سے جاتے بھی دیکھ سکو گے۔۔۔۔میں تمہیں یہاں سے نظر آہ جاؤ گی ڈونٹ وری۔۔۔۔۔ اس نے اسے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے۔۔۔۔ مراد تم یہاں رک کر انتظار کرو ہم کچھ دیر تک آتے ہیں۔۔۔۔ اذہان نے مراد کو حکم دیا تھا۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب---- مراد نے کہا تھا---

وہ اس سے الگ ہوتی پندرہ قدم کی راہداری سے گزر کر اس کے سامنے آئی تھی----- داخلی دروازے کے دائیں اور بائیں جانب پولیس کے پہرے دار آن ڈیوٹی تھے-----

پانچ قدم کی دوری پر جوتے رکھنے والے اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے تھے----

زارا نے اپنے جوتے اتارے تو ازہان نے بھی اسکی دیکھا دیکھی جوتے اتار دیئے تھے----

جوتے والے نے ٹوکری میں جوتے رکھے اور ٹوکن دیتے ہوئے کہا پچاس روپے ہو گئے باؤ----

ازہان نے والٹ نکال کر پیسے دیئے--- وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں زارا کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا-----

سامنے دس سیڑھیاں چڑھ کر دائیں جانب وضو خانہ اور بائیں جانب برامدہ تھا جہاں بہت سی عورتیں عبادت کر رہیں تھی۔۔۔۔

زارا نے وضو خانے کی طرف قدم بڑھائے تو وہ بھی اسکے ساتھ چلتا اسکے ساتھ والے پتھر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ جیسے جیسے وہ وضوکر رہی تھی وہ بھی اس کے ساتھ وضو کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے وضو کے بعد شہادت کی انگلی اٹھا کر اشھدو ان لا الہ الااللہ کہا تو وہ بھی اس کی دیکھا دیکھی اسکے کہے گئے جملے دہرا گیا۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔ وہ اپنے گیلے چہرے سے اس کی طرف دیکھتے بولی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اسے دیکھ کر بس سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ہلکی ہلکی بڑی ہوئی شیو گیلی ہوئی تھی آگے ماتھے پر گرنے والے بال بھی ہلکے ہلکے گیلے تھے پلکیں بھی نم تھیں۔۔۔۔

اذہان حیات ملک ایک عورت کی خود سپردگی میں تھا۔۔۔وضو خانے سے نکل کر دس سیڑھیاں اور اوپر چڑھیں تھی انھوں نے۔۔۔۔ سامنے درگاہ کا احاطہ تھا جس کے ایک طرف وسیع و عریض عالی شان مسجد اور دوسری طرف چند قبریں تھیں۔۔۔۔

وہ اسکے ساتھ چلتی تھوڑا آگے دائیں طرف آئی تھی۔۔۔۔ یہاں دائیں جانب بابا فرید کی زری تھی ایک جانب مردوں کا برامدہ اور دوسری جانب عورتوں کی عبادت کے لیے برامدہ بنایا گیا تھا۔۔۔۔

صحن کے ایک سائیڈ برامدے کے بلکل سامنے محفل سماع ہو رہی تھی۔۔۔۔

بہت سے حاضرین آنکھیں بند کیے ان قوال حضرات کے الفاظوں کو دل میں اتار رہے تھے۔۔۔۔

وہ اذہان کو لیے دربار کے بلکل سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔دونوں نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا تھا اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔۔۔

دونوں نے اپنے اپنے حصے کی دعائیں مانگی تھیں---- زارا درید نے اذہان حیات ملک سے ہمیشہ ہمیشہ کے چھٹکارے کی دعا-----

اور اذہان حیات ملک نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زارا درید کے ساتھ کی دعا----

تم اب دھاگہ بھی باندھو گی-----منہ پر ہاتھ پھیرتے اس نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا---

نہیں دھاگہ تو میں باندھ چکی ہوں اس نے اسکے ساتھ چلتے کہا---

اچھا کب میں نے تو نہیں دیکھا----

اس نے حیرت سے پوچھا----

ابھی تو باندھا دعا کا دھاگہ وہ کھل کر مسکرائی تھی-----سفید دانت کسی ہیرے کی طرح چمکے تھے مسکرانے سے نچلا ہونٹ پھیلا تھا----اتنے سارے ٹائم میں اسے نے پہلی بار زارا درید کی خوبصورت مسکان دیکھی تھی----اور اس کا دل چاہا تھا یہ لڑکی ہمیشہ ایسے ہی اس کو مسکراتی ملے----

اذہان تم چاہو تو وہاں بیٹھ کر سماع کی محفل سن سکتے ہو۔۔۔ میں حاکم بابا سے مل لو۔۔۔ اس نے اس کے ساتھ چلتے کہا تھا۔۔۔

نہیں میں تمہیں اکیلی کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ دیکھو وہ سامنے بیٹھے ہیں حاکم بابا اور تم یہاں سامنے بیٹھو گے۔۔۔ تو تمہاری پوری نظر ہو گی مجھ پر۔۔۔ اس نے سامنے بیٹھے مجزوب کی طرف اشارہ کیا تھا جو سفید رنگ پہنے انکھیں بند کیے گردن دائیں سے بائیں جانب ہلا رہیے تھے۔۔۔

اگر تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے تو آہ جاو۔۔۔ زارا نے آفر کی تھی۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہو مجھے نہیں جانا۔۔۔ اذہان نے صاف منع کیا تھا یہ سب اسکے لیے نیا تھا۔۔۔

تو کجا من کجا تو کجا من کجا۔۔۔۔

حق حق حق حق حق حق۔۔۔

تو امیر حرم میں فقیر عجم----

تیرے گھن اور یہ لب----

میں طلب ہی طلب-----

الہام ہے جامہ تیرا قرآن امامہ ہے تیرا

ممبر تیرا عرشِ بریں---

یا رحمتہ اللعالمین۔

تو کجا من کجا-----

سامنے بیٹھے قوال بغیر کسی مائیک کے بڑی مہارت سے فضا میں سرور گھول رہے تھے----اذہان وہیں فرش پر بیٹھ کر بڑا مبہوت ہوا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا---- یہ دوسری بار تھا جب وہ کسی بھی درگاہ پر آیا تھا--- اسکے لیے یہ سب کسی حد تک نیا تھا---

زارا قدم قدم چلتی حاکم بابا کے پاس گئی تھی اور ان کے پاس دو قدم کے فاصلے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اذہان نے اسے دیکھا تھا یوں بیٹھے وہ اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ اسکے ساتھ یہاں تک آہ گیا تھا۔۔۔۔وہ اس سے سب کروا رہی تھی۔۔۔۔اور وہ کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔عام حالات ہوتے تو وہ شاید یہاں کبھی بھی نا ہوتا۔۔۔۔۔۔

کیا ہے یہ لڑکی شاید کوئی مسٹری جتنی چھپی ہوئی ہے اتنی ہی اندر سے گہری اس نے مسکراتے ہوئے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

اس بار بہت دیر کر دی آنے میں۔۔۔۔۔ انہوں نے بند آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

آپ میرے لیے دعا نہیں کرتے نا اس لیے۔۔۔۔ اس نے ناراضگی سے کہا تھا۔۔۔۔

اور زارا درید کو کیوں لگتا ہے کے حاکم بابا اس کے حق میں کی جانے والی دعا سے غافل ہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔

اذہان دور سے بھی انکی مسکراہٹ دیکھ سکتا تھا۔۔۔ سفید داڑھی صاف ستھرا لباس ہاتھ میں پکڑی تسبیح اور آنکھوں میں عجیب سی پر اسراریت۔۔۔۔

میں بہت تکلیف میں ہوں بابا آپ اللہ سے دعاکریں کے وہ میرے لیے آسانیاں پیدا کریں اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو یہ تکلیف بھی تو تمہاری خود کی پیدا کردہ ہے۔۔۔۔ انہوں نے تسبیح کے دانے کو گراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری پیدا کردہ آپ جانتے بھی ہیں میں کس تکلیف سے گزر کر پہنچی ہوں۔۔۔۔ اس نے اپنی نم انکھیں صاف کرتے کہا۔۔۔۔

تمہیں کتنا مرتبہ سمجھایا تھا کہ غصہ حرام ہے مگر تم نے پھر بھی غصے میں آہ کر وہ سب کیا جو نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔ انہوں نے ایک اور دانا گرایا تھا۔۔۔

اس نے علیہا کو بلٹ ماری تھی مجھے غصہ آیا تھا۔۔۔۔

اس نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

گولی حق نواز سے لگی تھی زاررا درید۔۔۔۔ انھوں نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔

آور گولی غلطی سے لگی تھی۔۔۔۔مگر جو تم نے کیا وہ غصے میں تھا اور اس کی غلطی نا ہونے کے باوجود تم نے اس پر فائر کیے۔۔۔

وہ بند آنکھوں سے اس تمام واقعے کو دوبارہ دہرا رہے تھے۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کچھ بتائے بغیر بھی وہ سب جانتے ہین یہ فہمو فراست رب خاص لوگوں کو عطا کرتا ہے۔۔۔۔

چلیں میں مانتی ہوں میں نے غصے میں کیا جو کیا مگر اس کے بعد جو اس نے کیا وہ میرے لیے تکلیف دہ تھا بابا۔۔۔اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔

اس کی روح تھوڑی سی آلودہ ہے جو ایک دن ضرور صاف ہو گی مگر وہ دل کا برا نہیں ہے جبھی تو تمہارے ساتھ یہاں تک کھینچا چلا آیا۔۔۔۔

انہوں نے دور سے اذہان حیات ملک کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ دعا کریں اذہان حیات ملک مر جائے اس نے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا تھا اسے پھر سے غصہ آہ رہا تھا۔۔۔۔

میں کسی کے لیے موت کی دعا کرنے والا کون ہوتا ہوں ہاں اس کی ہدایت کی دعا کر سکتاہوں وہ سنجیدگی کے ساتھ بولے تھے۔۔۔۔۔

مگر میں کرتی ہوں اپنی ہر سانس کے ساتھ اس کی موت کی دعا۔۔۔۔ اس نے بھی اذہان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا ہاہاہاہا ہاہاہاہا مجھے وہ وقت نظر آہ رہا ہے جب تم انہی لبوں سے اسکی حیاتی کی دعا مانگو گی۔۔۔۔ انہوں نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہم انسان بھی کیا چیز ہیں نا کسی نے برا کر دیا تو اس کے لیے دن رات اسکی موت کی دعائیں کسی نے اچھا کر دیا تو اس کے لیے حیاتی کی دعائیں ہمارے جزبات کتنے

مطلبی ہیں ہم کسی کے برا کرنے پر بھی اس کے لیے خیر کی دعا کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔ اچھے سے تو کوئی اچھے پن سے ملتا ہے مزا تو تب ہے جب اس برے کو اچھا بناؤ جس کے کسی اچھے عمل سے قیامت کے روز تم بھی سرخرو ہو سکو۔۔۔ انہوں نے خلاؤں میں گھورتے کہا تھا۔۔۔۔

میں اسکی حیاتی کی دعا، کبھی نہیں مانگوں گی حاکم بابا۔۔۔۔اس نے ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اے معصوم اور پاک روح۔۔۔۔ تقدیریں کاتب تقدیر نے لکھیں ہیں اسکے کن سے سب ہو گا میرے یا تمہارے چاہنے نا چاہنے سے نہیں انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایک بات یاد دکھنا زارا درید غصہ اور دھوکا الگ الگ چیزیں ہیں تم نے غصہ کیا اسے وہ برداشت کر گیا پھر بھی وہ تمہارے ساتھ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے وہ بھی

تمہارے ساتھ غلط کر چکا ہے۔۔۔۔ مگر تمہارا دھوکا وہ برداشت نہیں کر پائے
گا۔۔۔۔
انہوں نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔
میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے حاکم بابا۔۔۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔
دھوکہ کوئی راستہ نہیں ہوتا زارا درید۔۔۔۔۔۔ ان کے چہرے کی نرمی برقرار
تھی۔۔۔۔
مجھے اس ٹائم یہی صحیح لگ رہا ہے۔۔۔۔ تو میں یہی کرو گی آپ میرے لیے دعا کرنا
اس نے التجا کی تھی۔۔۔
میں دعا کروں گا حالات تمہارے حق میں بہتر رہیں ہمیشہ۔۔۔۔ انہوں نے انکھیں
نہیں کھولیں تھیں۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا زارا کوئی بھی رشتہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتا ہر انسان کو اس جہان سے لگلے جہان سفر کرنا ہی کرنا ہے---- ان دنوں علیھا کا بہت خیال رکھنا اسے بہت لمبے سفر پر جانا ہے اب-----

انہوں نے اب بھی انکھیں نہیں کھولیں تھیں---

جانتی ہوں حاکم بابا اس حالت میں اسکا سفر کرنا ٹھیک نہیں ہے مگر میں اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتی---- اور آپ نے امل کے لیے بھی دعا کرنی ہے اس کا یہ نیا رشتہ اس کے لیے خوشیوں کا سبب بنے---اس نے ان کی باتوں کا مفہوم نا سمجھتے ہوئے اپنی ہی کہی تھی----

دعا تو تم تینوں کے لیے کرتا ہوں ہاں اب ایک اور اضافہ ہو گیا ہے---- اب کے انہوں نے انکھیں کھولی تھیں---

اذہان حیات ملک سامنے بیٹھا محفل سماع سن رہا تھا مگر تھوڑے فاصلے پر انہوں نے اسکی روح کو حالت رکوع میں دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر وہ دل سے مسکرائے تھے۔۔۔۔

اب اسکی نظر پھر سے ان پر پڑی تھی اس مجزوب کو خود کی طرف دیکھتے دیکھا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ان کے پاس چلا آیا۔۔۔۔

چلیں زارا اس نے ان کے پاس کھڑے ہوتے کہا۔۔۔۔

اللہ حافظ حاکم بابا کہتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

حاکم بابا نے بند آنکھوں سے سر ہلا کر اسے جانے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ چلتی راہداری تک آئی تھی۔۔۔۔۔جہاں ایک لڑکا نیاز بانٹ رہا تھا۔۔۔

اذہان جاؤ وہ لے کر آؤ میرے لیے اس نے چاولوں والے شاپر کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔

تم پاگل ہو میں نہیں جا رہا پتا نہیں کیسے بنایا ہو گا یہ سب۔۔۔ اس نے صاف انکاد کیا تھا۔۔۔

پلیز اذہان یہ بہت مزے کے ہوتے ہیں میں جب بھی بابا کے ساتھ اتی تھی وہ مجھے لا کر دیتے تھے پلیز لا دو اس نے ریکوسٹ کی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔اذہان کہتا اس جانب چل پڑا تھا۔۔۔

اسے کسی بھی طرح درگاہ کی پچھلی سیڑھیوں کی طرف لے کر آؤ۔۔۔ زارا کو اپنے پیچھے سے ماہر کی اواز آئی تھی۔۔۔۔۔

اوکے تم ریڈی رہنا اس نے سرگوشی میں کہا تھا۔۔۔۔

یہ لو پہلی بار تمہاری وجہ سے ایسے لائن میں لگ کر کچھ لے کر آیا ہوں اس نے اسے شاپر پکڑاتے کہا تھا۔۔۔

شکریہ تم کھاؤ گے اس نے ہاتھ سے چاول منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

نو تھینکس اس نے برا سامنہ بنایا تھا۔۔۔۔

کھا کر تو دیکھو اذہان بہت مزے کے ہیں اس نے اپنے یاتھ سے چاول اس کی منہ میں ڈالے تھے زبردستی اور نا چاہتے ہوئے بھی اسے کھانے پڑے تھے۔۔۔۔

یار یہ تو مزے کے ہیں۔۔۔۔ اس کو ٹیسٹ اچھا لگا تو اس نے تعریف کی تھی۔۔۔۔

ہیں ناں مزے کے میں اور بابا درگاہ کی اس طرف کی جو سیڑھیاں ہیں وہاں بیٹھ کر کھاتے تھے وہ اس کو اپنے ساتھ لیے پچھلی سیڑھیوں کی طرف آئی تھی۔۔۔

مگر زارا یہاں کچھ اندھیرا نہیں اور لوگ بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اس نے سیڑھی پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

اصل میں رات ہے ناں اس لیے تمہیں ایسا لگ رہا ہے دن میں یہاں بہت چہل پہل ہوتی ہے اس نے چاول منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔

تم۔کافی خوش ہو جاتی ہو یہاں آہ کر اس نے بھی چاول منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔

ہاں مجھے یہاں بہت سکون ملتا ہے اس نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

۔یں چاہتا ہوں تم ایسے ہی ہمیشہ خوش رہو اس نے اسکا بائیاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اس ٹائم بہت نارمل لگ رہے تھے بات کرتے۔۔۔۔۔ ایسے جیسے انکے درمیان کبھی کوئی خلش نا رہی ہو۔۔۔۔ اسی لمحے پیچھے سے آہ کر کسی نے اذہان کی گردن میں انجیکشن انجیکٹ کیا تھا۔۔۔۔

اور وہ بری طرح تڑپا تھا۔۔۔۔ زارا کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے دھندلا ہوتا چلا گیا تھا اور اس سے پہلے وہ لڑھک کر سیڑھیوں سے نیچے گرتا زارا نے کھینچ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔

اذہان کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔۔۔۔

اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی مگر وہ اس سب سے بھی چھٹکارا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی انگلیوں سے اس کی پلکوں کو چھوا تھا اذہان کی پلکیں بھی گھنی تھی مگر مڑی ہوئی نہیں تھیں اور ایسا زارا نے بے ساختہ کیا تھا۔۔۔۔

اٹھاؤ ماہر اسے اور گاڑی میں ڈالو ۔۔ اسے سجان کی آواز ائی تھی۔۔۔

ماہر سجان اسے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

زارا نے ان دونوں کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ماہر اور اس کے ساتھ ائے لڑکے نے ازہان کو پکڑا تھا۔۔۔ زارا کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چوٹا تھا۔۔۔۔ یہ آخری لمس تھا اس کا جو زارا نے خود میں تحلیل ہوتا محسوس کیا تھا۔۔۔۔ اور پھر اسی درگاہ پر یہ پہلی بار تھاکے اسکی روح بے قرار ہوئی تھی۔۔

ماہر میں زارا کو لے کر نکلتا ہوں تم ایسا کرو اسے کسی بیابان جگہ پر چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔

سجان نے ماہر سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اوکے دھیان سے جانا۔۔۔۔۔اس نے زارا اور سجان سے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا کہاں ہے سبحان۔۔۔۔ زارا نے پوچھا تھا۔۔۔

دیکھو زارا یہاں سے تمہیں میں ہیلی کاپٹر تک چھوڑ کر آؤں گا اور وہاں سے اگے تم اور علیہا مانچسٹر پہنچوں گی۔۔۔۔۔ تم فکر نا کرنا وہاں سے میرا دوست ہے نوفل وہ تمہیں رسیو کر کے اپارٹمنٹ تک پہنچا دے گا میں انشاللہ تم لوگوں سے کل ملو گا وہاں۔۔۔۔

اس نے ساری بات بتائی تھی زارا کو۔۔۔۔

کیا مطلب کل ملتا ہوں تم ہمارے ساتھ نہیں چل رہے۔۔۔۔ اس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دیکھو زارا اگر میں ابھی تم لوگوں کے ساتھ گیا تو یار ان لوگوں کو شک ہو جائے گا۔۔۔۔ ایسے ان کو یہی لگے گا کے تم اکیلی علیہا کو لے کر غائب ہو گئی ہو اور ہم سب انجان ہیں۔۔۔۔

سبحان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے سمجھایا تھا۔۔۔ ہمم اوکے ٹھیک ہے۔۔۔۔اس نے ہامی بھری تھی۔۔۔

کل جب وہ علیہا کے چیک اپ کے لیے اس کے روم میں گیا تھا تو اس نے زارا کو اشارہ کیا تھا، کے وہ دوبارہ اس سے ملے۔۔۔۔وہ اذہان سے علیہا کی رپورٹ لانے کا جھوٹ بول کر دوبارہ سبحان کے کیبن میں گئی تھی۔۔۔۔ اور پھر سبحان نے زارا سے کہا تھا کہ وہ کسی بھی طرح اذہان کو شہر سے دور کسی ویران جگہ پر لے جائے تو وہ اس کو بے ہوش کر کے زاراکو غائب کر سکتے ہیں اور پھر اس ملک سے دور کہیں بھیج سکتے ہیں۔۔۔۔جہاں وہ علیہا کے ساتھ سکون سے رہ سکے۔۔۔۔

بہت سوچنے کے بعد زارا نے کہا تھاکے وہ ویسے بھی بابا فرید کی درگاہ پر جانے کا اذہان کوکہنے والی ہے کیوں کے اس نے حاکم باباسے ملنا ہے تو اگر وہاں یہ پلان کامیاب ہو سکتا ہے تو وہ اسکو فولو کرے گی۔۔۔۔

سبحان ماہر مائدہ تینوں نے ہامی بھری تھی اور اس طرح وہ اسے درگاہ پر لانے اور پھر اسے بے ہوش کرنے تک کامیاب ہوگیئے تھے-----

تم ٹھیک ہو----- سبحان نے اس کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا----

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے اندازہ نہیں تھا کے ہمارا پلان اتنا سکسیس فل ہو جائے گا----- زارا نے گاڑی کے شیشے سے سامنے دیکھتے کہا تھا------

جب اللہ مدد کرتا ہے ناں تو سب کچھ ہو جاتا ہے بس اس کی مدد اور انسان کی سچائی شامل ہونی چاہیے---

اس نے خوش کن لہجے میں کہا تھا----

ہمممم زارا نے سر ہلایا تھا----

کیا بات ہے تم اس سے جان چھوٹ جانے کی وجہ سے خوش نہیں ہوں----

سبحان نے اسکے چہرے کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا-----جہاں خوشی کی بجائے پریشانی تھی-----

نہیں خوش ہوں میں ۔۔۔۔۔ اس نے آہستہ اوازمیں کہا تھا۔۔۔۔

دیکھو زارا جو بھی یہاں ہوا تمہارے ساتھ اسے بھول جاؤ اور آگے کی فکر کرو بری یادوں کو گلے سے نہیں لگاتے۔۔۔۔۔پیچھے مڑکر دیکھنا سراسر بیوقوفی ہو گی۔۔۔۔۔علیہا کا خیال رکھنا اور خود کا بھی امل کی فکر مت کرنا اس کے لیے یہاں مائرہ اور ماہر ہیں۔۔۔۔۔

سب کچھ نارمل ہو جائے گا مگر وقت لگے گا اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور ایک بات یاد رکھنا تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔۔اس نے بھی سجان کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ ۔مگر اندر ہی اندر وہ چپ سی ہو گئی تھی کچھ کھٹک رہا تھا دل میں اور سینے پر بوجھ بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہیلی کی پر پڑاہٹ کی اواز اس کے کانوں میں سنائی دی تھی۔۔۔۔وہ لوگ پہنچ گئیے تھے۔۔۔۔۔

علیہا پہلے سے ہی ہیلی میں موجود تھی۔۔۔۔۔

علیہا کو انہوں نے یہی بتایا تھا کے اس کے علاج کے لیے وہ لوگ مانچسٹر جا رہے ہیں اور امل گھر پر رہے گی۔۔۔۔امل کے گھر رہنے کی وجہ سے وہ اداس تو تھی مگر زارا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ خوش تھی۔ ۔۔

سبحان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے الودع کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

وہ علیہا کے ساتھ ہی ہیلی میں بیٹھ گئی تھی اور کچھ دیر بعد ہیلی نے فضاؤں میں اڑنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔زارا کھڑکی سے نیچے دور زمین پر کسی شناسا چہرے کی جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب ہو رہی تھی۔۔۔۔اج اس ویران آسمان کی طرح اسے اپنا دل بھی خالی خالی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اچانک اسے اپنی آنکھیں بھیگتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔وہ قریب تھا تب بھی رو رہی تھی وہ دور تھا تب بھی رو رہی تھی۔۔۔۔ اور اپنی ان فیلنگز کو زارا درید بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔

وِیران دَامن ، اُجاڑ پہلو ، وُہ تیری کھوجِیں تیرا تَصّور۔۔۔۔

اس نے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

بچھڑ جاؤں تو پھر رشتہ تیری یادوں سے جوڑوں گی۔۔۔۔

مجھے ضد ہے کہ میں جینے کا کوئی موقع نہ چھوڑوں گی۔۔۔۔۔

محبت میں طلب کیسی

وفاداری کی شرطیں کیا۔۔۔۔

وہ میرا ہو نہ ہو۔۔۔

میں تو اسی کی ہو کے چھوڑوں گی۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ماہر اسے شہر سے دور کسی ویران قبرستان کی منہدم قبر پر چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔وہ اذہان حیات ملک جو نرم گداز بستر پر شان سے سوتا تھا آج کوسی منہدم قبر پر اڑھا ترچھا ہوش و ہواس سے بیگانا پڑا تھا۔۔۔ ۔

ملگجا سا اندھیرا ہوا تھا جب اسکی حسیات بیدار ہوئی تھیں۔۔۔۔اپنے چہرے پر کسی شے کو رینگتے محسوس کیا تو اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔ نیم اندھیرے میں آس پاس نظر دوڑا کر وہ سمجھنے سے قاصر تھا کے وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔چہرے پر ہاتھ مار کر اس شے کو ہٹایا تو قمیض کے اندر کچھ چڑھتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

یا اللہ میں کہاں ہو بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

گردن کے اوپر کسی رسی کو لپٹتے دیکھا تھا ہاتھ بڑھا کر پیچھے کیا کالا سانپ پھن پھیلاتا اس کی ٹانگوں پر اہ کر گرا تھا۔۔۔۔ خوف کے مارے چیخ نکلی اور وجود کانپنے لگا تھا۔۔۔۔اسے ہمیشہ سے سانپوں سے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔سانپ ٹانگ سے لپٹنا شروع ہوا تو دوسرے ہاتھ اور کانپتے وجود کے ساتھ اسے کھینچ کر دور

پھینکا۔۔۔۔وہ پھر سے پھن پھیلائے سامنے آہ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

اب چونکہ تھوڑی تھوڑی روشنی بڑھنے لگی تو خود کو کسی گھرے قبرستان کے وسط میں پایا۔۔۔ دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔کہاں تھا کہاں آہ گیا تھا۔۔۔۔

ہیلپ می پلیز کوئی میری مدد کرو۔۔۔۔انکھوں میں نمی اور کانپتے وجود کے ساتھ گرتا پڑتا وہاں سے اٹھا تھا۔۔۔

سر بری طرح چکرا رہا تھا۔۔۔ سانسیں تیز ہو رہی تھیں آس پاس کوئی زی روح نہیں تھا۔۔۔

یہ شہر خاموشاں تھا دور دور تک وحشت کے سائے تھے۔۔۔۔

ابھی دو قدم چلا ہی تھا کے پھر سے اسی سانپ کو پھن پھیلائے سامنے بیٹھا دیکھا تھا۔۔۔

روح کا ریشہ ریشہ لرز اٹھا تھا۔۔۔

پیچھے جہاں تک نظر جا رہی تھی قبریں ہی قبریں تھیں اگے جہاں تک نظر جا رہی تھی قبریں ہی قبریں تھیں۔۔۔۔چاہ کر بھی وہ اپنے لیے راستے کا تعین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

کس سے بھاگ رہے ہو اذہان حیات ملک۔۔۔۔ سانپ نے اس کی خود کی شکل اختیار کی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔مجھے گھر جانا ہے ۔۔۔۔م۔۔۔۔مجھے زارا کے پاس۔۔۔۔۔

پہلی بار زندگی میں اذہان حیات ملک کے لفظ لڑکھڑاہٹ کا شکار ہوئے تھے۔۔۔۔

یہی تمہاری اصل ہے دیکھو اپنے اردگر نظر دوڑاو یہ سب لوگ بھی کبھی تم جیسے تھے جیتے جاگتے مٹی کے پتلے اور پھر یہ سب اپنی اصل کی طرف لوٹے تم بھی لوٹو گے۔۔۔۔۔

نہیں پلیز چپ ہو جاؤ۔۔۔۔میری زارا کہاں ہے۔۔۔۔اسے کوئی لے گیا ہو گا۔۔۔زارا۔۔۔زارا وہ کانوں پر ہاتھ رکھے بچوں کی طرح چلایا تھا۔۔

م۔۔۔م۔۔مجھے زارا کو بچانا ہے۔۔۔اسے کوئی نقصان نا پہنچ جائے۔۔۔وہ کانوں پر ہاتھ رکھے اندھا دھند دوڑا تھا ٹھوکر لگی گرا۔۔۔۔ ماتھا پتھر سے ٹکرایا ہونٹ پر بری طرح کوئی نوکیلی چیز اندر تک گھسی تھی۔۔۔۔ ہمت کر کے اٹھا تھا۔۔۔بہتے خون کی پروا کیے بغیر۔۔۔۔

درد کی پرواہ کیے بغیر یاد تھا تو بس اتنا کے زارا درید کو بچانا ہے۔۔۔۔

وہ اذہان حیات ملک جسے زندگی میں کبھی کانٹا تک نہیں چھبا تھا وہ بہتے خون کے ساتھ ویران قبرستان میں روتا ہوا زارا زارا کرتا وہاں سے نکلنے کے لیے راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

یا اللہ پلیز میری مدد فرماا تنے سالوں میں پہلی بار تھا کے اس نے رب کو پکارا تھا مدد مانگی تھی۔۔۔۔۔

اذہان پلیز مجھے جانے دو علیہا کے پاس وہ میرے بغیر مر جائے گی۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے زارا کا چہرہ لہرایا تھا وہ بھی تو ایسے ہی التجا کر رہی تھی اس سے بے شک اللہ اپنے بندے کی تکلیف کا بدلہ لے لیتا ہے۔۔۔اللہ نے بتا دیا تھا اذہان کو کے اس دن زارا کا وہ حاکم بنا بیٹھا تھا تو آج اذہان حیات ملک کا حاکم وہ خود تھا۔۔۔۔

آج اس کی بے بسی کی انتہا تھی۔۔۔۔ آج اس کے آس پاس کوئی رشتہ کوئی ناطہ نہیں تھا نا ہی نوکروں کی فوج تھی۔۔۔۔

ویران میلوں تک پھیلے قبرستان میں آج خدا نے اذہان حیات ملک کو یہ باور کروایا تھا کے وہ کس گمان میں جی رہا تھا۔۔۔۔ وہ کیوں سب کا خدا بنا بیٹھا تھا۔۔۔۔ وہ حاکمیت کے نشے میں اپنی اوقات کیوں بھول گیا تھا۔۔۔

اسے یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کے وہ خاکی ہے اسکا وجود خاکی سے بنا ہے اور اسے خاک میں ہی ملنا ہے۔۔۔۔

دوڑتے دوڑتے اس کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا جہاں سے اس نے دوڑنا شروع کیا تھا وہ پھر سے وہی پر اہ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دے میرے مالک بے ساختہ لبوں سے نکلا تھا۔۔۔

اذہان بیٹا آیت الکرسی پڑھو ڈر نہیں لگے گا۔۔۔ اس کے کانوں میں دادوں کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی تھی اور پھر سے دوڑنے لگا تھا ۔۔۔۔ اسے لگا تھا وہ اج یہاں سے نا نکلا تو وہ مر جائے گا۔۔۔۔

اتنا خوف اسے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا جتنا خوف آج اس کی نس نس میں بھر گیا تھا۔۔۔۔

پھر سے بھاگتے بھاگتے ٹھوکر لگی تھی وہ پھر سے گرا تھا۔۔۔اب تو ہاتھ بھی لہو لہان ہوے تھے چہرے کی بائیں گال پر بھی چوٹ لگی تھی۔۔۔۔۔

اذہان دائیں طرف بھاگو پل بھر میں اس کی آنکھوں کے سامنے حاکم بابا کا چہرا لہرایا تھا اور ان کی آواز کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔ اور اس نے دائیں جانب بھاگنا شروع کیا تھا۔۔۔۔

میری روح ترستی ہے تیری خوشبو کو

تُو کہیں اور جو مہکے تو، تکلیف ہوتی ہے

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ علیہا کو مسلسل خود کو گھورتے دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

کیا چیز پریشان کر رہی ہے تمہیں۔۔۔۔۔ اس نے ائبرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔ کچھ نہیں مجھے کیوں کسی بات نے پریشان کرنا ہے۔۔۔۔۔ اس نے آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زارا درید جھوٹ بولتی ہے تو اسکی زبان لڑکھڑاتی ہے ۔۔ اور چہرے سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔۔۔۔ یہ میری پچھلے چھ سال سے کی گئی تم پر ابزرویشن ہے کس سے جھوٹ بول کر آئی ہو۔۔۔۔اس نے پھر سے بھنویں اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ بس آئی مس امل۔۔۔۔ اس نے اسکو اپنے قریب کرتے اسکا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔۔۔

آئی آل سو مس امل پتہ ہے میں اے زی اور اے آر کو بھی مس کر رہی ہوں باقی سب سے مل کر آئی بٹ وہ لوگ ان سے مل کر ہی نہیں آئی۔۔۔۔۔ اور شکر ہے سنان نہیں تھا ورنہ تو مجھے وہ بلکل پسند نہیں۔۔۔۔ میں نا وہاں پہنچتے ہی ماہر بھائی سے ان دونوں کا نمبر لے کر ان سے کونٹیکٹ کروں گی۔۔۔۔

علیہا نے آگے کا پلان بتایا۔۔۔۔

نہ۔۔۔۔ن۔۔۔ن۔۔ نہیں کسی سے کوئی کونٹیکٹ نہیں وہ ہمارے لیے اجنبی ہیں۔۔۔۔

زارا نے اسے صاف منع کیا تھا۔۔۔

ایسے کیسے اجنبی ہمارا ٹرپل اے گروپ ہے اور اب ہم دوست بھی بن گئے ہیں اور پھر انھوں نے تمہارے سامنے مجھے بہن بھی تو بولا ہے۔۔۔۔

وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں نے کہا نا نہیں تو نہیں۔۔۔۔ اس بار اس نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ایساکرو اس سنان کو گولی مارو اور امل کی شادی ارحان سے کروادو پھر تو اجنبی نہیں ہوں گے نا پھر تو وہ فیملی بن جائیں گے-----

اور زارا درید میں تمہیں شئیر نہیں کر سکتی نہیں تو تمہارے لیے وہ ہوٹ ڈیشنگ اذہان بیسٹ تھا---

اس نے اپنی پوری بتیسی نکالتے کہا تھا----

علیہا اب اگر تم چپ نا ہوئی تو یہی سے دھکا دے دوں گی---- اسے غصہ آیا تھا اس کی بات سن کر اگے دل کم جل رہا تھا جو وہ اور جلا رہی تھی----

دے دو مجھے کوئی اعتراض نہیں اس نے نرمی سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تھا---

تم بہت بلیک میل کرنے لگ گئی ہو مجھے----- اس نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تھا-- -

تم اپنی بیٹی کا نام علیہا رکھنا۔۔۔اور اسے بتانا اس دنیا میں اگر کوئی تمہری جان ہلکان کرتا تھا تو وہ اس کی کیوٹ خالہ علیہا تھی۔۔۔

اس نے لبوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم نہیں علیہا۔۔۔۔ کوئی اور بھی ہے جس نے مجھے تھکا دیا ہے ہلکان کر دیا ہے ۔۔۔۔۔جس کی پریشانی میں میں دھیرے دھیرے گھل رہی ہوں۔۔۔۔ وہ اذہان حیات ملک جس کا کھانا کسی شہزادے کی طرح سجایا جاتا تھا کسی ماہر شیف کی نگرانی میں بنایا جاتا اور پھر بڑے علی شان ڈائننگ پر سجا کر اس کے شایان شان پیش کیا جاتا تھا۔۔۔ اس نے میرے لیے لائن میں لگ کر چاول لیے۔۔۔ اس نے میرے کہنے پر انہیں کھایا ایک لوکل دیگ کے چاول اسے مرچیں لگ رہیں تھی مگر وہ پھر بھی کھا رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا وہ مجھے خوشی دے وہ مجھے بتا رہا تھا کے وہ میرے ہر دنگ میں ڈھلنے کے لیے تیار ہے۔۔۔۔

کیا ہو تم اذہان حیات ملک پل میں بھیڑیے پل میں معصوم کبوتر۔۔۔۔۔جس کو چھونے کی چاہ ہو جس کو پانے کی چاہ ہو جس کی محبت کا قرض اتارنے لگوں تو صدیاں وار دوں۔۔۔۔۔

مگر میں جانتی ہوں کے یہ بس وقتی لگاؤ ہے۔۔۔۔ کچھ دن کا خمار پھر تم بھی بھول جاؤ گے اور میں بھی اپنے اندر اس پنپنے والے ننھے سے جزبے کو مار دوں گی۔۔۔۔۔ بس میری دعا ہے تم ٹھیک ہو جاو۔۔۔۔ تمہیں ہدایت نصیب ہو کہ پھر کبھی کوئی زارا تمہارے عتاب کا نشانہ نا بنے۔۔۔۔ اس نے اپنی نمی کو اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔۔

تم کھل کر رو سکتی ہو زارا درید۔۔ ۔۔ علیہا نے اس بند آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اس نے علیہا کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بس بائیں جانب اندھا دھند نھاگ رہا تھا۔۔۔ اسے نہیں پتہ اس نے حاکم بابا کی بات سن کر اس پر عمل کیوں کیا جبکہ وہ تو انکو جانتا بھی نہیں تھا محض دیکھنے سے یا کسی کے بارے میں سننے سے کیا اس پر یقین کیا جا سکتا تھا۔۔۔

اب آر لگو یا پار مگر حاکم بابا پر میری زارا کو یقین تھا تو اس لیے مجھے بھی ان پر یقین ہے اس نے دوڑتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو بہت سارے لوگ سفید لباس پہنے اس کی طرف اندھا دھند بھاگ رہے تھے وہ نہیں جانتا تھا کے اس ہجوم کی تعداد کتنی ہے وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کے اس لمحہ بہ لمحہ قریب ہوتے اس ہجوم کو کیسے روکے۔۔۔۔۔

اذہان آیت الکرسی پڑھتے رہو۔۔۔۔ دادو کی آواز مسلسل کان میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

اذہان پیچھے مت دیکھو بھاگتے رہو ۔۔۔۔ حاکم بابا کی آواز بھی مسلسل گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

اذہان خدا کا واسطہ مجھے علیہا کے پاس جانے دو۔۔۔۔ ورنہ وہ مر جائے گے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔۔ زارا کی آواز بھی کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

یا اللہ رحم کر مجھے اس مشکل سے نجات دلا پلیز اسکی خود کی آواز بھی اسکے اردگرد گونج رہی تھی۔۔۔۔۔ اور یہ ساری آوازیں مکس ہو کر اسکے دماغ پر اس کے کانوں پر ایک عجیب ارتعاش پیدا کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔اس نے دوڑتے دوڑتے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر ان آوازوں کو دبانے کی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

وہ اب دوڑتے دوڑتے ہانپنے لگا تھا۔۔۔۔۔ چہرے پر بہنے والا خون برف کی طرح چہرے پر جمنے لگا تھا۔۔۔۔ جسم یخ بستہ ہو رہا تھا اور اردگرد چلنے والی گرم لو کے تھپیڑوں نے پاؤں میں چھالے بنا دیئے تھے۔۔۔۔ اسے نہیں پتا وہ اپنی چادر کہاں بھول آیا تھا کہاں چھوڑ آیا تھا۔۔۔۔اسے نہیں پتا وہ اپنا جوتا کب کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔۔اسے بس وہ لمحہ یاد تھا کے جب اسکا ہاتھ زارا کے ہاتھ میں تھا وہ آخری لمس اسکا آشنا تھا وہ بس۔۔۔۔۔

وہ دوڑتے دوڑتے اتنا ہانپ رہا تھا کے حلق کانٹے کی طرح سوکھ گیا تھا حلق میں کوئی لکڑی پھنسی ہو جیسے-----

وہ صحرا میں نہیں تھا جہاں گرم ریت اس کے پاؤں میں چھالے بنا دے اور گرم لوئیں اسکے جسم کو جھلسا دیں---- وہ کسی بھی ٹھنڈے علاقے میں نہیں تھا جہاں مائنس ٹمپریچر ہو اور اس کی ٹھنڈ اس کی رگوں کے خون کو منجمند کر دے-----

مگر اس کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا ایک سیکنڈ میں وہ اپنی رگوں میں خون منجمند پاتا تھا اور اگلے ہی سیکنڈ میں وہ خود کو جھلستا ہوا پاتا تھا-----

پاؤں کے ہاتھوں کے ناخن ایک لمحے میں ٹھنڈ کی وجہ سے نیلے پڑتے تھے اور اگلے ہی لمحے وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پاؤں کے تلوں کو جھلستا ہوا پاتا تھا----

رحم مالک رحم مالک-----وہ بس پکار رہا تھا----

حاکم قدرت کو ''حاکم مولا کو ''حاکم سخی کو ''حاکم دو جہاں کو۔۔۔۔۔ عرش بریں کے مالک کو ''بحر و بر کے آقا کو ''مولائے کائنات کو۔۔۔۔۔ عرش کی کرسیوں کے مالک کو جو کہ الحمد سے والناس تک صرف اور صرف رحمت ہی ہے۔۔۔۔

اور یہ اسی کی تو قدرت ہے جو سیکنڈ میں تپتی لوئیں چلا دے اور سیکنڈوں میں تخ بستہ ہوائیں۔۔۔۔۔۔ بندہ گناہ کر لے کتنے ہی گناہ کر لے کرتا جائے اور پھر کرتا جائے اور پھر ایسا ہو کے وہ خود کو خدا سمجھنے لگے اپنے غرور کو اپنا لبادہ بنے لے اور پھر حاکم وحی ابد کا حکم ہو اور ایک سیکنڈ میں وہ اس بشر کو ہلا کر دکھ دے۔۔۔۔۔اپنی سلطنت کی اپنی حاکمیت کی ہلکی سی جھلک دکھائے کے وہ مغرور بندہ وہ بھی نا برداشت کر پائے۔۔۔۔۔

ہماری جانیں کمزور ہیں بہت کمزور ہم وہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے جس کو ہم روز بروز اپنے گناہوں کی صورت خود پر لاد دیتے ہیں۔۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے ہم خزاں کے موسم کے اکڑے ہوئے سوکھے پتے کی طرح ہیں جس کو ہاتھ میں پکڑ کر

ہلکا دباؤ دیا جائے تو وہ اپنی اکڑ اپنی ہیبت اپنے جاہ و جلال ہی کھو بیٹھتا ہے------

بے شک بشر اشرف المخلوقات میں سے ایک ہے مگر وہ اپنی بد اعمالیوں اور پستیوں اور گناہوں کی وجہ سے خود کو اس درجے سے خود ہی گرا لیتا ہے----

ہم کسی کے جنتی جہمنی ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دیتے اور نا ہی دے سکتے ہیں مگر ہم اندر ہی اندر اپنے آپ میں ایک گناہوں کی مسٹری ہیں جسے کسی نا کسی صورت ہدایت کی طرف بڑھنا ہے-----

ہدایت تو لازمی ہے وہ چاہے عمر کے کسی بھی حصے میں ہو ایک بار تو موقع دیا جاتاہے ہر ذی روح کو کیونکہ ہم اس نبی کی امت ہیں جس کی بخشش کے لیے ایک نیکی ہی کافی ہے-----

اچانک اسے کسی نے پیچھے سے آہ کر پکڑا تھا--- اور وہ پیچھے کی طرف دھکیلا گیا تھا----

وہاں دو قبریں کھودی گئی تھیں۔۔۔۔ ایک کے پاس زارا کھڑی تھی۔۔۔۔۔ دوسری کے پاس وہ کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ سفید پوش لوگ ان دونوں کو اس میں دھکیل رہے تھے۔۔۔۔۔
اس نے زارا کو پکڑ کر کھینچ کر اپنی پیچھے دھکیلا تھا اسے چھپایا تھا۔۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑے بھاگا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ تمہاری اصل ہے اذہان حیات ملک تم کیوں اس اصل سے بھاگ رہے ہو یہ شہر خاموشاں تو دائمی زندگی کا خوبصورت شہر ہے۔۔۔۔ پیچھے سے پکڑنے والے انسان نے بڑی ہیبت ناک اواز میں کہا تھا۔۔۔۔گویا اسکے کانوں پر کسی نے صور پھونکا ہو اتنی گرجدار کرخت آواز اسکے کانوں نے پہلی بار سنی تھی۔۔۔۔۔
وہ اب بس بھاگ رہا تھا اس نے ساتھ دیکھا تو زارا کہیں نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ سب لوگ جو سفید لباس میں تھے اسکے بے حد قریب تھے اس سے پہلے کے وہ اس پر چڑھائی کرتے اور وہ نڈھال ہوتا اپنی حسیات کو حالات کے تابع کرتا ایک چمکتا ہوا نور کا ٹھنڈا اور سفید ہالہ ان کے درمیان آیا تھا۔۔۔۔

اور وہ سب پیچھے ہٹتے چلے گیئے تھے۔۔۔۔ ٹھنڈی بوندیں پھوار بن کر اس کے چہرے پر پڑی تھیں اس نے بے ساختہ منہ کھولا تھا وہ بوندیں اسکے حلق کو تر کر رہیں تھیں اس نے سوکھے لبوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔اس پانی کا ان بوندوں کا ذائقہ اس کی اب تک کی زندگی میں پیے گیئے ہر مشروب کو مات دے گیا تھا۔۔۔۔

من عاجزم مبارک۔۔۔۔ ہدایت کی زندگی کے لمحات مبارک خدا کے دیئے گئے"

"اس ٹھنڈے آب کے قطرات کی پھوار مبارک۔۔۔۔

حاکم بابا کی آواز پھر سے کانوں میں گونجی تھی پل بھر میں اس نے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔اور اگلے ہی پل وہ آنکھیں کھولے کھڑا تھا۔۔۔۔وہاں زارا نہیں تھی وہ اسے کہیں چھوٹ گئی تھی۔۔۔۔ کل رات کی طرح۔۔۔۔

یہ ایک ٹریفک سے بھر پور سڑک تھی جہاں ٹریفک کی گہما گہمی تھی۔۔۔۔ اس نے پیچھے نظر دوڑائی تھی۔۔۔ تو درخت تھے۔۔۔۔ اور وہی دور تک پھلیں قبریں۔۔۔۔ وہ قبرستان سے نکل آیا تھا وہ ایک آباد آبادی کے دھانے پر کھڑا تھا۔۔۔۔

بے ساختہ نظریں آسمان پر اٹھیں تھیں۔۔۔۔۔اس کے لبوں نے الحمداللہ کی جنبش کی تھی۔۔۔۔ اسے پانی کی طلب نہیں رہی تھی اب مگر وہ لرزتے وجود پر قابو نہیں پاہ پا رہا تھا۔۔۔۔ آنسو تواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے پاؤں پر اتنے چھالے تھے کے چلنا دو بھر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالنے کی کوشش کی تو جیب میں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔ والٹ بھی نہیں تھا۔۔۔

کیا کروں اب۔۔۔۔ کہتے وہ لڑکھڑاتا سامنے نظر آتے پان کے چھوٹے سے ڈھابے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

بابا مجھے دو منٹ گھر کال کرنی ہے میری حالت بہت خراب ہے کیا میں کر سکتا ہوں۔۔۔۔ اس نے لرزتے لفظ منہ سے نکالے تھے۔۔۔۔

ڈھابے والا بھلا آدمی تھا اگے بڑھ کر اسے بینچ پر بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تجھے پتر کیوں ایسے پریشان ہوا ہانپ رہا ہے۔۔۔۔

اس نے پاس پڑے کولر سے پانی کا گلاس بھر کر اسے آگے کیا تھا۔۔۔۔

پانی پی چکا ہوں بابا بہت تکلیف میں ہوں کیا ایک فون کال کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ اس نے منت کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

یہ لے پتر جتنی مرضی فون کر میرا سوہنا رب مدد کرے تیری۔۔۔۔ شکل سے تو کسی ریاست کا بادشاہ لگتا ہے پھر اتنی مسافت کیوں کاٹ کر آیا ہے اتنی تکلیف میں کیوں ہے۔۔۔۔اس نے اپنا موبائل نکال کر اذہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اسکی باتیں سن کر بغیر کوئی جواب دیئے تلخی سے مسکرایا تھا۔۔۔اور موبائل پکڑ کر لرزتے ہاتھوں سے ذہن پر زور ڈالتے ارحان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔

ہیل۔۔۔۔ہی۔۔۔۔ ہیلو ار۔۔۔۔ارءا۔۔۔۔ارحان۔۔۔۔ ارحان کی آواز سن کر اس نے روتے ہوئے ٹوٹے پوٹے لفظوں میں کہا تھا۔۔۔

ہیلو بھائی کہاں ہو آپ ۔۔۔۔۔ اس نے پریشانی سے بے تاب ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

کیوں رو رہے ہیں آپ کیا ہوا ہے۔۔۔۔

اس نے کتنے سوال کر ڈالے تھے۔۔۔۔

می۔۔۔م۔۔۔۔ می۔۔۔میں۔۔۔۔ن۔۔۔ن۔۔ن۔ننہ۔۔ نہیں جانتا۔۔۔۔

مجھے لے جاؤ ارحان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں بہت دور چلا جاؤ گا۔۔۔۔۔مجھے لے جاو وہ اب ہچکیوں سے رو رہا تھا کسی اپنے کی آواز سن کر شاید اس کی برداشت کی حدیں پار ہوئیں تھیں۔۔۔۔

اچھا ریلیکس بھائی کیا آپ کے پاس کوئی ہے یہ کس کا موبائل ہے آپ میری اس سے بات کروائیں۔۔۔۔ اس نے بے تاب ہوتے کہا تھا۔۔۔ اسکا بھائی تکلیف میں تھا۔۔۔ پہلی بار اس نے اس کے روتے کی آواز سنی تھی۔۔۔۔ شیر روتے نہیں تھے مگر اذہان حیات ملک رو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے موبائل سامنے والے کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔ ادھیڑ عمر شخص نے موبائل کان کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اس نے پکارا تھا۔۔۔۔

ہیلو سر کیا میرے بھائی آپ کے پاس ہیں۔۔۔۔ کیا وہ ٹھیک ہیں۔۔۔اس نے پہلو بدلتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں تمہارا بھائی ادھر ہی ہے مگر وہ ٹھیک نہیں ہے اس کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔۔ سر پھٹا ہوا ہے چہرے پر خون جما ہوا ہے لباس بھی تار تار ہے۔۔۔۔۔

اس نے اذہان کی حالت بتائی تھی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آپ پلیز انکا دھیان رکھنا ہم ہم بس ابھی اتے ہی آپ جگہ بتا دیں بس ہم آہ رہے ہیں آپ کا بے حد شکریہ آپ نے بھائی کی بات کروائی ایک گزارش پے انھیں کہیں جانے نا دیجیئے گا۔۔۔میں بس اہ رہا ہوں۔۔۔۔ اس نے دوبارہ سے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا یہ ملکہ ہنس کا علاقہ ہے۔۔۔۔ تم اس وقت کدھر ہو۔۔۔۔۔ اس ڈھابے والے نے پوخھا تھا۔۔۔۔

میں پاکپتن ہوں ہم۔ٹھیک ایک گھنٹے تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔ ارحان نے اسے کہا تھا اور فون کاٹ دیا تھا۔۔۔۔

اذہان وہیں بینچ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

مراد نے جب دیکھا کافی دیر تک اذہان اور زارا باہر نا ائے تو پریشان ہونے لگا پھر اس نے موبائل نکال کر اذہان کو کال کی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔۔اندر جا کر اس نے درگاہ کا کونا کونا چھان مارا تھا۔۔۔۔

پچھلی سیڑھیوں کی طرف بھی جاکر دیکھا تھا۔۔۔ مگر ان کا کہیں کوئی نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔۔۔ پریشانی میں اس نے حیات ملک صاحب کا نمبر ڈائل کیا تھا مگر پھر اس کال کو کاٹ کر ارحان کانمبر ملایا تھا۔۔۔۔

بیل جا رہی تھی۔۔۔۔وہ گہری نیند سو رہا تھا امل کو حصار میں لیے۔۔۔۔۔

دو بار تین بار مسلسل فون بجتا دیکھ اسے کچھ کھٹکا تھا۔۔۔۔ہاتھ بڑھا کر کال ریسیو کی تو مراد تھا۔۔۔ جس نے اسے زارا اور اذہان کا بتایا اور یہ بھی بتایا کے وہ غائب ہیں اور بہت ڈھونڈنے پر بھی اسے نہیں مل رہے دونوں۔۔۔ وہ امل کو سوتا چھوڑ کر وہاں سے پاکپتن کے لیے نکلا تھا۔۔۔

وہاں جاکر جانے کتنی ہی دیر وہ دونوں ڈھونڈتے رہے تھے انہیں۔۔۔۔پولیس کو وہ لوگ اپنے اسرو رسوخ استعمال کر کے انوالو کر چکے تھے مگر کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔۔۔

پھر وہ سب ایسے تھک کر بیٹھ گئے تھے جیسے اذہان کو اور زارا کو زمین نگل گئی ہو یا آسمان کھا گیا ہو۔۔۔۔۔

اور پھر اذہان کی کال کا موصول ہونا اسے اندھیرے میں روشنی کی نوید سنا گیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ دونوں ہیلی سے اتر کر مانچسٹر کی سر زمین پر قدم رکھ چکیں تھیں۔۔۔نوفل ان کے آنے سے پہلے ہی موجود تھا۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

وہ سجان سے عمر میں بڑا تھا۔۔۔ شاید اسکا کوئی سینئیر تھا۔۔۔

وہ انہیں لیے گاڑی کی طرف بڑھا تھا وہ چپ چاپ اس کی ہمراہی میں چلتی ہوئیں گاڑی تک آئیں تھیں۔۔۔

کیسی ہو بیٹا تم دونوں نوفل نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

وہ دونوں پیچھے پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔

ہم ٹھیک ہیں بھائی زارا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔میرا نام نوفل ہے لاہور میں ہوسپٹل میں۔۔۔۔ میں اس کا سنئیر تھا۔۔۔۔پھر میں نے یہاں اپلائے کر لیا اور مجھے یہاں جاب مل گئی۔۔۔اور پھر بس اپنی فیملی کے ساتھ یہاں شفٹ ہو گیا۔۔۔

نوفل نے بھی مسکراتے ہوئے اپنے بارے میں بتایا تھا۔۔۔

جی بھائی سبحان بھائی بتا چکے ہیں آپ کے بارے میں۔۔۔ زارا نے خوش کن لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ابھی میں تم لوگوں کو اپنے گھر لے کر جا رہا ہوں وہاں لنچ کر لینا اور سبحان سے بات کر لینا پھر میں تم لوگوں کو تمہارے اپارٹمنٹ چھوڑ آؤں گا۔۔۔ نوفل نے ڈرائیونگ پر فوکس کرتے کہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔زارا بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔۔

علیہا اس سارے لمحے میں ایک بار بھی نہیں بولی تھی۔۔۔۔۔اسے نا تو وہ سر زمین پسند آئی تھی اور نا ہی وہاں کی آب و ہوا۔۔۔ اور نا ہی روئی کی طرح برستی برف۔۔۔۔اس کا دل پریشان ہو رہا تھا عجیب سے خدشے سے۔۔۔ اسلیے وہ بس چپ چاپ گاڑی سے گزرتے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ نوفل کے گھر تھیں۔۔۔ نوفل کی بیوی بہت سادہ اور نیک خاتون تھیں اس کے دو بچے تھے ایک بیٹی اور ایک بیٹا بیٹی پانچ سال کی تھی اور بیٹا دو سال کا ایک مکمل فیملی تھے وہ لوگ۔۔۔

زاراکو ان سے مل کر زرا بھی اکورڈ محسوس نہیں ہواتھا ان کا لہجہ بہت اپنائیت بھرا تھا اسے ایسے لگ رہا تھاجیسے وہ اپنوں میںن ہی ہے اور کچھ دیر میں تو وہ اذہان کو بھی بھول گئی تھی۔۔۔پھر نوفل کو سجان کی ویڈیو کال آئی تھی۔۔۔۔۔

نوفل نے رسمی سلام دعا اور ان کی خیریت کی اطلاع دے کر فون زارا کو پکڑایا تھا۔۔۔۔

جسے علیہا نے اچک لیا تھا۔۔۔۔

کیسا ہے ہمارا گینگسٹر۔۔۔۔ سبحان نے اسکی سکرین پر ابھرتی تصویر دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ کس برفیلے شہر میں بھیج دیا ہے پیٹر مین مجھے یہ بلکل پسند نہیں آیا۔۔۔ اس نے سبحان سے گلہ کیا تھا۔۔۔۔

پیٹر مین کی جان صدا تھوڑی رہنا ہے وہاں بس دو ماہ کی بات ہے پھر ہم واپس اہ جائیں گے یہاں اپنے ملک۔۔۔۔اس نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔

وہ ناراض تھی اور اسے چپ چاپ دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔

علیہا ناراض مت ہو یار دیکھو یہ تمہاری صحت کے لیے ہی ہے وہاں علاج ہو گا تمہارا۔۔۔اور پھر وہ جگہ وہ شہر بہت خوبصورت ہے ہم روز رائیڈ پر جایا کریں

گے۔۔۔۔ میں بھی رات تک تم لوگوں کے پاس ہوں گا۔۔۔۔۔ اس نے اسے پھر سے تسلی دی تھی۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر پیٹر مین امل کو لے کر آنا۔۔۔۔۔ اس نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

امل کو نہیں لا سکتا یار اگر امل کو لے آیا تو گھر پر کوئی نہیں ہو گا اور ایسے اکیلے گھر پر کوئی بھی قبضہ کر کے گا وہ گھر تم لوگوں کا ہے اس میں درید انکل کی یادیں ہیں ہم ایسے ہی اسے کھو نہیں سکتے اس نے اپنے۔ تئیں اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ مگر پیٹر پین جلدی آنا۔۔۔۔ اس نے دل پر پتھر رکھ کر اسکے ساتھ ایگری کیا تھا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ علیہا نے موبائل زارا کو دیا تھا اب سجان اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہے کچھ ہوا تو نہیں اسے۔۔۔۔ زارا کو اپنی کب فکر تھی اسے تو بس ازہان کے بارے میں پوچھنا تھا۔۔۔

پتہ نہیں ابھی تک تو کوئی ہنگامہ نہیں ہوا سب بہت خاموش ہیں شاید وہ گھر تک نہیں پہنچا یا پھر اسکا کسی سے کونٹیکٹ نہیں ہوا۔۔۔۔

سبحان نے عام لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ماہر سے پوچھا وہ اسے کہاں چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔ اسے سبحان کے جواب سے تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

ہاں ماہر کہہ رہا تھا وہاں سے پچاس کلو میٹر دور چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔۔

سبحان نے پھر عام سے لہجے میں جواب دیا تھا۔ ۔۔

زیادہ سنسان تو نہیں تھی جگہ۔۔۔۔ اس نے اگلا سوال کیا تھا۔۔۔

نہیں یہ میں نے نہیں پوچھا اتنی ڈیٹیل سے ۔۔۔۔ سبحان اب بیزار ہوا تھا۔۔۔

دیکھو سبحان اسے زیادہ تکلیف نہیں ہونی چاہیے وہ پھولوں کی طرح پلا ہو گا۔۔۔۔ کانٹا چھبنا بھی اس کی ذات پر بڑی تکلیف کی طرح گراں گزرتا ہو گا۔۔۔۔ وہ ظلم کرنا جانتا ہے ظلم سہنا نہیں۔۔۔۔ وہ اوپر سے سخت ہے اور دل کا نرم اسے اس کی برداشت سے زیادہ نا آزمانا اسے۔۔۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔ ۔

زارا مجھے اس سب باتوں سے غرض نہیں ہے میری طرف سے وہ مرے اٹس نن آف عس بزنس۔۔۔۔ تم سیو ہو ڈیٹس دا پوائنٹ۔۔۔۔ جو کچھ پیچھے چھوڑ کر ائی ہو اس کو بھولنے کی کوشش کرو۔۔۔ ہماری زندگیوں میں کوئی اذہان حیات ملک نہیں تھا۔۔۔۔ یہ بات یاد رکھنا۔۔۔۔ اس نے بیزار لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور فون بند کر دیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ سو کر اٹھی تھی تو اپنے اردگرد نظر دوڑائی تھی۔۔۔۔ بیڈ بھی خالی تھا۔۔۔۔اسے یاد تھا وہ ارحان کی باہوں میں سوئی تھی۔۔۔۔مگر وہ اب کہیں نہیں تھا۔۔۔۔۔

ڈریگن۔۔۔۔۔ ادھر ہی کہیں چپ کر بیٹھا ہو گا میری جان جلانے کے لیے اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی تھی وہ بھی خالی تھا۔۔۔۔۔

کہاں گیا یہ ارحان کہیں زارا اور علیہا۔۔۔۔ اس نے کسی ڈر کے تحت جلدی سے بیڈ پر بیٹھ کر موبائل ہاتھ میں پکڑا تھا کے اسے مائرہ کی کال آئی تھی۔۔۔

ہیلو مائرہ۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔۔ مائرہ کے بولنے سے پہلے ہی وہ بول اٹھی تھی۔۔۔۔۔

امل میری بات غور سے سننا زارا اورعلیھا اس ٹائم مانچسٹر ہیں اور سبحان بھی شام تک اپنے آفس کی طرف سے ملی گئی بی بی سی نیوز کی افر کے زریعے پہنچ جائے گا۔۔۔ تم پریشان مت ہونا اور اگر کوئی بھی تم سے پوچھے تو تم الٹا پڑ جانا کہنا کے وہ اذہان کے ساتھ تھی تو اب کہاں ہے۔۔۔۔اور یہی کہنا کے تمہیں کچھ پتہ نہیں میں اب تم سے یہ معاملہ ٹھنڈا ہونے کے بعد ہی بات کروں گی۔۔۔

ماءرہ نے ایک سانس میں اسے جلدی جلدی سب کہا تھا۔۔۔

یہ تم لوگ کرتے کیا پھر رہے ہو مجھے پوری بات بتاؤ اس کے پلے کچھ نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

پاس کون ہے تمہارے۔۔۔۔ اس نے رازداری سے پوچھا تھا۔۔۔

کوئی بھی نہیں ہے ارحان بھی پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے اکیلی ہوں کمرے میں اس وقت میں----

اس نے مائدہ کو بتایا تھا---

اوکے اب سنو----پھر مائدہ نے ساری پلیننگ زارا اذہان کا درگاہ جانا اور پھر وہاں سے اذہان کا اغواہ ہونا سب بتایا تھا------ اور پھر ماہر کا اسے کسی ویران جگہ چھوڑنا اور علیھا اور زارا کا ہیلی کے ذریعے مانچسٹر خیر خیریت سے پہنچنا سب کچھ-----

کیا واقعی اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے خبر ہی نہیں

وہ حیران ہوئی تھی ---

ہاں اب شکر ہے وہ سیو ہیں-----اور تم بھی اپنا خیال رکھنا زارا اور علیہا سے کسی بھی صورت کوئی کونٹیکٹ نا کرنا ورنہ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں ہیں--- مائدہ نے اسے پھر سے سمجھایا تھا----

اوکے میں خیال رکھو گی---- میری فکر مت کرنا تم اور زارا اور علیہا سے پلیز رابطے میں رہنا اس نے مائدہ کو کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی----

اف ازہان حیات ملک تمہاری اور تمہارے بھائی کی حالت دیکھنے والی ہو گی۔۔۔ مزا آنے والا ہے بہت جس طرح تم نے ہم تینوں بہنوں کو تڑپایا ہے نا بے بس کیا ہے ویسے ہی تم بھی بے بس ہو گے تڑپو گے۔۔۔۔۔

امل نے خوش ہوتے دل میں کہا تھا۔۔۔۔

اور ارحان کبیر ملک تم سے تو بہت جلد میں پیچھا چھڑوا لوں گی۔۔۔ امل درید سنان ماجد کی تھی اور ہمیشہ رہے گی۔۔۔۔ کہتے وہ واش روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اب اسے صرف اور صرف ارحان اور اذہان کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ پریزنٹیشن جمع کرواکر یونیورسٹی کا گیٹ پار کر رہی تھی۔۔۔۔ کل سے اسے بلکل ٹائم نہیں ملا تھا کے وہ موبائل ہی دیکھ لے۔۔۔۔

پہلے ڈیلٹن کے ساتھ وہ سب کچھ ڈسکس کرنے لگی تھی۔۔۔۔ پھر باتیں کرتے پتہ ہی نہیں چلا کافی لیٹ نائٹ ہو گیا۔۔۔۔ صبح پریزنٹیشن جمع کروانے کی لاسٹ ڈیٹ تھی تو پھر پریزنٹیشن بنانے لگی۔۔۔۔۔ اور پھر لیٹ سوئی اور صبح اٹھتے ہی بس بھاگم بھاگ یونیورسٹی آہ گئی۔۔۔۔ پریزنٹیشن جمع کروانے۔۔۔۔

اب تمہاری کلائی کیسی ہے۔۔۔۔ اس بار جیمنالئے کی بجائے ایبک آیا تھا اس کے سامنے۔۔۔۔۔۔

تم سے مطلب ۔۔۔۔۔ اس کا دل کیا کاش وہ ڈریکولا ہوتی اور اس خبیث انسان کے جسم کا سارا خون پی جاتی۔۔۔۔۔۔ مگر نہیں اس کا خون تو ڈریکولا بھی نہیں پینا پسند کرے گا۔۔۔۔ اس نے کراہیت سے سوچا۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ابھی بھی نہیں عقل ائی اس نے افسوس کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو ایبک میرے منہ مت لگو میں تم سب کو تمہارے حال پر چھوڑتی ہوں جو کرنا ہے کرو مگر میری جان چھوڑو اس نے اسکے سامنے با قاعدہ ہاتھ جوڑتے کہا تھا۔۔۔

اوہ تو تم اپنی دوست کو مرنے دو گی۔۔۔۔۔ اس نے گہری نظروں سے اسے کھوجتے کہا تھا۔۔۔۔ جیسے اسے اس کی باتوں پر یقین نا ہو۔۔۔

ہاں مرنے دوں گی اپنی دوست کو کون سی دوست وہ جس نے مجھ پر نہیں تم پر اعتبار کیا وہ دوست جس کے لیے میں کچھ بھی نہیں ہوں میری دوستی کچھ بھی نہیں ہے تو اب وہ جیسے یا مرے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ اگر وہ اس سب کا خود حصہ بن رہی ہے تو میں کیا کروں۔۔۔۔ کہتے وہ موبائل ان کرتے اگے بڑھی تھی۔۔۔

تم اتنی سیدھی نہیں ہو جتنی بننے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اذہان کی طرف سے ائے میسج کو کھولتی اس نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے ہٹ گئی ہوں تمہارے اور بینز کے راستے سے اب کیا مسئلہ ہے تمہیں موبائل دو میرا۔۔۔۔ اور شکل گم کرو اپنی۔۔۔۔۔وہ چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

کیا تمہیں یہ چاہیے اس نے اس کے سامنے موبائل لہراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر موبائل پکڑ کر پوری طاقت سے روڈ پر پھینکا تھا کے اس کے پرزے پل میں ادھر ادھر بکھرے تھے۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ آگے بڑھ کر ان پرزوں کو اکٹھا کرتی یونی بس ان پرزوں کے اوپر چڑھتی اس کے موبائل کی رہی سہی صحیح ہونے کی امید بھی توڑ گئی تھی۔۔۔۔

ایبک کا اسکی حالت دیکھ کر بلند بانگ قہقہہ فزا میں گھونجا تھا اور نشرح نے ایک منٹ کی دیر لگائے بغیر اپنے ہاتھ میں پکڑی کتابیں پوری شدت سے اس کے سر پر ماری تھی اور اگلے ہی لمحے بھاگتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔۔

یو بلڈی بچ ایشین گرل اس نے گھومتے سر کے ساتھ کہا تھا۔۔۔۔ حملہ پر زور تھا نشرح کا اور ایبک کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے وہ وہی پر سر پکڑے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارحان پولیس کو رشوت دے کر معاملہ دباکر اذہان کے پاس جا رہا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے بینچ پر پڑا تھا۔۔۔۔۔۔ دل دماغ بس ایک ہی لفظ کا راگ الاپ رہے تھے زارا درید۔۔۔۔

انکھیں اس کی دید کو ترس رہیں تھیں۔۔۔۔ دل کسی بے لگام گھوڑے کی طرح دھڑکے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کبھی وہ اپنی تکلیف یاد کرتا تو آنکھوں سے بے اواز آنسو بہتے۔۔۔۔۔اور جب یہ سوچتا کے زاراکس حال میں ہوگی اسکو کسی نے کوئی تکلیف تو نہیں دی ہوگی تو دل پریشان ہو جاتا اور روح بے چین وہ بس ارحان کے انتظار میں تھے۔۔۔۔

کون ہے وہ دشمن جس نے مجھے اور زارا کو پھر سے الگ کیا۔۔۔۔ کہیں وہ وہی تو نہیں جس نے اسے اس ویران فلیٹ میں بے یارو مددگار چھوڑا تھا۔۔۔۔ مگر وہ کون تھا۔۔۔۔

اور میں وہاں کیسے پہنچا۔۔۔۔۔اس ویران قبرستان میں اور اسکے نعد میں نے زاراکو بھی وہاں دیکھا جو ہوا اس نے اس کو سوچنے سے بھی انکار کیا تھا۔۔۔وہ سب جو ہوا وہ عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی اس کے ساتھ کرنا۔۔۔۔۔

کیا وہ سب ہی میری اوقات تھی۔۔۔۔ وہ پھر سے بکھر رہا تھا قبرستان کو سوچ کر۔۔۔۔

کبھی زارا کا سوچتا کبھی اپنی تکلیف کا کبھی اپنے دشمنوں کا جسم اسکا اکڑ رہا تھا۔۔۔۔ سر پر ایسے جیسے کوئی ہتھوڑے برسا رہا ہو۔۔۔۔۔ اور اندر جل رہا تھا اس کا۔۔۔۔۔ پور پور جل رہا تھا۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ ارحان نے گاڑی سے نکلتے ہی اسکے پاس پہنچتے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

وہ تو کسی اور ہی سوچ میں گم تھا ارحان کے آنے !پر کب چونکا تھا۔۔۔۔

یہ تو اس کا اذہان حیات ملک نہیں تھا۔۔۔۔ جگہ جگہ سے چھلا ہوا چہرہ پھٹے ہوئے کپڑے پاؤں میں چھالے پیلی زرد رنگت مٹی سے اٹے ہوئے بال۔۔۔۔۔ وہ کسی صحرامیں بھٹکے مجنوں کی مثال لگ رہا تھا جو بڑی مشکل سے منزل تک پہنچا ہو۔۔۔۔ ارحان نے اس کے رگڑ لگے ہوئے ہاتھ کو پکڑ کر ہونٹوں سے لگا کر چوما

تھا۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کے وہ کس تکلیف سے گزرا تھا۔۔۔۔

اس نے پھر سے اسے سینے میں بھینچا تھا وہ ارحان کا دوسری دفعہ لمس پاتے اپنے آس پاس اپنے شناسا کی خوشبو پاتے ہوش میں آیا تھا۔۔۔

ار۔۔۔ ار۔۔۔حان وہ وہ کوئی لے گیا میری زارا کو۔۔۔۔ میں قبرستان تھا ادھ۔۔۔ادھ۔۔۔ا دھر سانپ تھے۔۔۔۔ حاکم بابا نے مجھے راستہ دکھایا زارا رو رہی تھی۔۔۔۔ میں بھی رو رہا تھا۔۔۔۔وہ سفید روح تھی اس نے مجھے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔وہ لوگ مجھے دفن کرنے لگے تھے۔۔۔۔ اور پھر زارا کو بھی۔۔۔۔۔ میں نے زارا کو اپنے ساتھ کھینچا وہ لوگ پھر بھی اسے لے گیئے۔۔۔۔وہ لڑکھڑاتے لفظ ادا کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔سفید۔۔۔۔لباس والے لوگ مجھے زارا سے دور کر دیں گے ۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے زارا کے پاس لے جاؤ ۔۔۔۔۔ اس ۔۔۔۔ک۔۔۔۔کو بولو اذہان حیات ملک اس سے بہت پیار کرتا ہے اس کو بولو وہ۔۔۔۔وہ اذہان حیات ملک کی دیوانگی ہے۔۔۔سس۔ ۔۔۔اس ۔۔۔۔۔کو کہنا میں مر جاؤں گا اس کے بغیر۔۔۔۔ اس کو کہنا یار۔۔۔۔کہ۔۔۔کہ۔۔۔۔اسکو جس مٹی سے بنایا گیا نا اسی مٹی کے کچھ ۔۔۔ حصے سے مجھے بنا دیا رب نے وہ۔۔۔وہ مجھے میں رہ گئی ہے۔۔۔ میں۔۔۔۔اس میں رہ گیا ہوں۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے روتا پوری شدت سے ارحان کے گلے لگ کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔

سنو ....

چاند سے تھوڑی مٹی لانا

مٹی کے دو بت بنانا

ایک تیرے جیسا ایک میرے جیسا

پھر ان بتوں کو توڑ دینا

مٹی کو آپس میں ملانا

پھر اس مٹی سے دو بت بنانا

ایک تیرے جیسا ایک میرے جیسا

تاکہ...

تجھ میں کچھ کچھ میں رہ جاؤں

اور مجھ میں کچھ کچھ تم رہ جاؤ...

چپ کر جائیں بھائی---میرا دل پھٹ جائے گا---- یار ایسے کون ہمت ہارتا ہے---- آپ تو شیر ہو ہمارے لاڈلے شیر---- اس۔ کی آنکھوں میں بھی انسو آئے تھے----

سچ کہا تھا کسی نے یہ جو لاڈلے ہوتے ہیں نا ان کے دکھ بڑے گھرے ہوتے ہیں جتنے لاڈلے ہوتے ہیں قسمت اتنا ہی ان کو رولتی ہے۔۔۔۔۔اپنے لاڈلے بھائی کی اذیت دیکھ کر تکلیف دیکھ کر ارحان کبیر ملک کا دل چھلنی چھلنی ہوا تھا۔۔۔۔

بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔ وہ اسے آوازیں دیتا رہا تھا اور وہ جھول کو نیچے گرا تھا۔۔۔۔

اسکی انکھیں بند ہوئیں تھیں ۔۔۔

زارا۔۔۔۔۔۔ زارا۔۔۔۔ علیھا نے آگے بڑھ کر پکارا تھا۔۔۔

وہ اپارٹمنٹ کے لیے نوفل کے ساتھ جا رہی تھی جب لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی----

دو روحیں ایک ہی وقت میں ہوش سے بیگانہ ہوئی تھی---- سات سمندر پار ایک دوسرے سے دور-----

زارا دریدعلیہا کی باہوں میں اور اذہان حیات ملک ارحان کبیر ملک کی باہوں میں----

♡♡♡♡♡♡♡♡

مراد پکڑو بھائی کو گاڑی میں بٹھاؤ---- ارحان نے مراد کو آواز دی تھی-----
مراد نے اور اس نے پکڑ کر اذہان کو گاڑی میں بٹھایا تھا-----

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ارحان کی گود میں اذہان کا سر تھا۔۔۔۔۔

مراد ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔

بھائی اٹھیں نا ہوش کریں وہ اسکے نرم ہلکے ہلکے بالوں والے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر سہلا رہا تھا۔۔۔۔اور اذہان کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔۔۔۔

مراد نے چور نظروں سے اپنے چھوٹے ملک صاحب کو دیکھا تھا۔۔۔۔

کیا دنیا میں مکافات عمل کا دائرہ اتنی جلدی مکمل ہو جاتا ہے۔۔۔۔مراد نے نم آنکھوں سے سوچا تھا۔۔۔۔

بے شک اللہ اپنے بندوں کے حقوق کبھی معاف نہیں کرتا۔۔۔۔ ایسا ہی تو تھا کل تک جو ایک نہتی لڑکی پر ظلم ڈھا رہا تھا وہ آج ہوش و خرد سے بیگانہ اس کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔۔ مراد نے اپنے چھوٹے ملک صاحب کے اور اس لڑکی کے ساتھ ہر لمحہ گزارا تھا اور دیکھا تھا۔۔۔۔

حق نواز اور فقیراں بھی تو اسی ظلم کی بھینٹ چڑھ کر قید میں بند تھے۔۔۔۔ اور آج وہ لڑکی اتنی اہم ہو گئی تھی کہ وہ اس حالت تک پہنچ گیا تھا۔۔۔ بے شک دلوں کو دھڑکانے والی خدا کی ذات ہے۔۔۔۔ عام کو خاص اور خاص کو عام کرنے کا فن اس رب کی ذات کو ہے۔۔۔۔۔

و تعزو من تشاء و تزل من تشاء

وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت۔۔۔۔

اور رب نے اس لڑکی کی عزت کیا ہے اس لڑکی کی حثیت اس کے احساس کو اس کے چھوٹے ملک صاحب کے لیے دیوانگی بنا دیا تھا۔۔۔۔

اس نے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا تھا کے دھندلی ہو گئی تھیں اور ڈرائیونگ کرنے میں مسئلہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

نوفل نے اسکا بی پی چیک کیا تھا۔۔۔۔جو لو ہونے کی وجہ سے اسے چکر آیا تھا اور بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار رہا تھا۔۔۔

ارحان نے گاڑی میں پڑی پانی کی بوتل سے چند چھینٹے لے کر اسکے منہ پر پھینکے تھے ۔۔۔

بھائی ہوش کریں وہ چھینٹے مارتے ہوئے کہہ رہاتھا ۔۔۔

زارا پلیز ہوش کرو علیہا باقاعدہ رو رہی تھی۔۔۔۔

اذہان نے لمبا سانس لے کر انکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔

زارا درید۔۔۔۔۔۔ اس نے تڑپ کر پکارا تھا۔۔۔۔۔ جیسے بے چین نگاہیں بس اسے ہی ڈھونڈنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں بھائی۔۔۔۔۔اس نے اس کا ٹشو سے منہ صاف کرتے پوچھا تھا۔۔۔

اور اذہان نے اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر انکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔۔ اس وقت اسے بس ایک ہی چیز کی شدید طلب تھی اور وہ تھی زارا درید

وہ نا کسی کو سننا چاہتا اور نا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ آنکھیں بند کیے اندھیرے میں اسکی زارا کی تصویر ابھری تھی اس نے اس تصویر کو مسلسل دیکھنے کے لیے پھر پورے راستے آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔۔۔

ہم کہاں اور تم کہاں جاناں
ہیں کئی ہجر درمیاں جاناں

رائیگاں وصل میں بھی وقت ہوا
پر ہوا خوب رائیگاں جاناں

میرے اندر ہی تو کہیں گم ہے
کس سے پوچھوں ترا نشاں جاناں

عالم بیکرانِ رنگ ہے تو
تجھ میں ٹھہروں کہاں کہاں جاناں

میں ہواؤں سے کیسے پیش آؤں
یہی موسم ہے کیا وہاں جاناں؟

روشنی بھر گئی نگاہوں میں
ہو گئے خواب بے اماں جاناں

درد مندانِ کوئے دلداری
گئے غارت جہاں تہاں جاناں

اب بھی جھیلوں میں عکس پڑتے ہیں
اب بھی نیلا ہے آسماں جاناں

ہے جو پر خوں تمہارا عکس خیال
زخم آلئے کہاں کہاں جاناں

اتنی شدت سے اس نے انکھیں میچیں ہوئیں تھیں کے جیسے ان کو حرکت دی تو سارا فسوں ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

اورارحان کو لگا تھا کے وہ اب سونا چاہتا ہے۔۔۔۔ اس لیے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے سکون پہنچا رہا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے بھی لمبا سانس لیکر آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔

اذ۔۔۔اذ۔۔ اذہان۔۔۔۔۔ اس نے تڑپ کر پکارا تھا۔۔۔۔۔ زارا تم ٹھیک ہو علیھا تڑپ کر اس کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔

دو رحیں عالم ہوش بیگانہ میں ایک دوسرے کی دید پاہ کر لوٹیں تھیں۔۔۔۔ یہ ہم انسان ہیں جو خود پر بندھ باندھ کر ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں نعفرت اور انا کی سرد جنگ لیے مگر وہ اللہ ہے وہ کبھی بھی اپنی روحوں کو نہیں تڑپاتا وہ وسیلے بنا دیتا ہے۔۔۔۔جب بات پاک محبت کی ہو۔۔۔ تو وہ وسیلے بھی بناتا ہے اور راستے بھی دکھاتا اور منزلیں اپنا تعین خود کرتیں ہیں پھر۔۔۔۔

محبت اپنے اندر ملین ٹریلین مسٹریاں لیے بیٹھی ہے۔۔۔ اس عشق کے اتنے رنگ ہیں کی شاید اس احساس کو چھونے میں ہزاروں جنم لینے پڑیں۔۔۔ پھر بھی ہم اس کا ایک پرسنٹ بھی نا جان پائیں۔۔۔۔

اور پاک محبت کے احساسات میں سے ایک احساس یہ بھی ہے کہ اگر تڑپ سچی ہو تو میلوں دور ہونے سے بھی ملن پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ملنا مقدر ٹھہرتا ہے۔۔۔۔ وہ چاہے ہوش میں ہو یا بے ہوشی میں۔۔۔۔

سات سمندر کے فرق کو اس عشق نے چٹکیوں میں طے کیا تھا۔۔۔

وہ عشق ہی تھا جو آنکھ بند کی تو سات آسمانوں کی سیر کی جنت دیکھی جہنم دیکھی۔۔۔ تحفے میں نمازیں ملیں براق پر بیٹھے عرش بریں سے سدرۃ المنتہیٰ کا سفر ایک آنکھ کھلنے اور بند ہونے تک کی مسافت پر ہی تو کیا تھا۔۔۔

بے شک وہ عشق نبی اور رب کے درمیان تھا اور ہے۔۔۔۔ جس کی نا کوئی مثال تھی نا ہے۔۔۔

اور اس عشق میں عشق مجازی سے عشق حقیقی کا سفر لازوال رہنے والا تھا۔۔۔۔کھوٹے سے کھرے بننے کا سفر اور بے مول سے انمول بننے کا سفر۔۔۔۔ کندن تو بننا ہی تھا۔۔۔

ابتدا ہو چکی تھی ۔۔۔۔۔ جس کی انتہا کوئی نہیں تھی۔۔

روز ابد سے روز ازل تک قائم محبت۔۔۔۔

سینے آگ عشق دی بھلی بھلی

ہون نچنا اے اسی گلی گلی

دم مست قلندر علی علی

نت بولنا ناں تیرا لینا چپ نئ رہنا

سر لت جاوے جان مک جاوے نئ ڈھولنا

تو اے محبوب میرا جلوہ اے خوب تیرا

عرشاں تے پھیرا پاہ جا جوتیاں سمیت اہ جا

اوچی اوچی کہندا سی خدا عشق بے پروا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ہوش میں آہ گئی تو نوفل اسے اور علیھا کو چھوڑ گیا تھا اپارٹمنٹ----

یہ اپارٹمنٹ بہت زیادہ بڑا نہیں تھا---- نیچے ایک دائیں جانب کمرہ ایک بائیں جانب دونوں کمروں میں اٹیچ باتھ روم اور ان دونوں کمروں کے سامنے ایک چھوٹا سا ڈرائنگ روم اور ڈرائنگ روم کی فرنٹ پر ایک اٹلین طرز کا کچن بنا ہوا تھا کچن کے ساتھ والی راہداری سے سیڑھیاں ہو کر گزر رہیں تھیں----

ان سیڑھیوں سے اوپر والا پورشن بھی سیم ایسے ہی بنا ہوا تھا---مگر اوپر کیچن نہیں تھا---- ویل فرنشڈ اپارٹمنٹ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا----

یہ رہے تم لوگوں گے بیگز--- فریج میں کھانے پینے کا سارا سامان ہے اور کیبن میں گروسری بھی ہے اس کے علاوہ کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو تم مجھے اس لینڈ لائن سے کال کر لینا میں ڈائری پر نمبر لکھ دیتا ہوں----

نوفل نے فون کے پاس پڑھی ڈائری پر اپنا موبائل نمبر لکھتے ہوئے کہا----

شکریہ نوفل بھائی آپ نے اتنی مدد کی زارا نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔

جیسے تم سجان کی بہن ہو ویسے ہی میری بھی ہو ڈرنا یا گھبرانا بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔ کچھ بھی ہو مجھے کال کر لینا۔۔۔

انہوں نے اسے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

کافی پیئیے گے آپ ۔۔۔۔۔ زارا نے پیشکش کی تھی۔۔۔۔

نہیں ابھی نہیں رات کو سجان کو چھوڑنے آؤ گا تو لازمی پیئیو گا۔۔۔

نوفل نے پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

دانیہ کو بھی لے کر آنا نوفل بھائی۔۔۔ علیھا نے نوفل کی بیٹی کو لانے کا کہا تھا۔۔۔جو اسے بہت پیاری لگی تھی۔۔۔اور اس سے اس کی دوستی بھی ہو گئی تھی۔۔۔

ضرور لے کر آؤ گا۔۔۔چلتا ہوں اب۔۔۔ نوفل نے علیہا کے بالوں کو ہاتھوں سے بکھیرتے کہا تھا اور پھر باہر کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے اندر آئی تھی۔۔۔۔ پھر علیہا کو ٹی وی پر کارٹون لگا دیئے۔۔۔۔

علیہا ہم اوپر والے پورشن میں رہیں یا نیچے۔۔۔ اس نے علیہا سے پوچھا تھا۔۔۔۔

آئی تھنک اوپر والا پورشن ٹھیک رہے گا۔۔۔ یہاں نیچے سبحان بھائی رہ لیں گے ویسے بھی ان کے دوست وغیرہ آئیں گے تو ان کو آسانی ہو گی۔۔۔۔

علیہا نے کارٹون دیکھتے ہوئے سجیشن دی تھی۔۔۔

کچھ کھاؤں گی تم۔۔۔۔۔۔ اس نے بیگز سیڑھیوں کے پاس لے جاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں ابھی دل نہیں ۔۔۔۔ اس نے انہماک سے کارٹون دیکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ باری باری بیگز اوپر لے کر گئی تھی۔۔۔۔ پھر سارے کپڑے باری باری ہینگ کیے تھے خالی بیگز کو بیڈ کے نیچے رکھا۔۔۔ ڈریسنگ پر اپنے اور علیہا کی پرفیوم لوشن وغیرہ سجائے۔۔۔۔

ایک گھنٹے تک وہ سب کر چکی تھی۔۔۔۔ پھر الماری میں سے اپنے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے۔۔۔ کے شاور لے کر نماز پڑھ لے پرسوں سے وہ اسی سوٹ میں تھی جو اسے اذہان نے منگوا کر دیا تھا۔۔۔ ان کے بیگز بھی مائدہ نے پیک کر کے بھجوائے تھے۔۔۔۔

ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر دوپٹہ اتار کر اس نے بالوں کی چھٹیا کھولی تھی۔۔۔۔ ایک دم نظر گردن پر بنے مارک پر گئی تھی۔۔۔ شدت سے اس وقت والا ازہان کا جنون آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔۔

دو موتی ٹوٹ کر گالوں پر گرے۔۔۔۔ اسے یاد آیا تھا جب وہ اس چھوٹے ڈریس کے ڈیپ گلے سے اپنے اگے اور پیچھے سے اپنے حسن کی نمائش کو چھپانے میں نا کام ہو رہی تھی۔۔۔۔

کندھے سے تھوڑی قمیض ہٹائی تو وہاں اس کے دوست کی سفاکیت کا نشان موجود تھا پل میں اسکی ٹانگیں کانپیں تھیں وہ سب یاد کر کے۔۔۔۔ اگر اس ٹائم اذہان اسے نا بچاتا تو کیا سے کیا ہو جاتا۔۔۔اس ٹائم وہ کیسے اسکا مسیحا بنا اس کے جسم کو اپنی باہوں میں چھپاتا اسے پروٹیکٹ کر رہا تھا اس نے آگے سوچنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

چلتے چلتے وہ گلاس وال کی بنی کھڑکی کے پاس ائی تھی۔۔۔۔ پردے ہٹائے تو دیکھا روئی کے گالے آسمان سے زمین پر گرتے دنیا کا حسین منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔ میں تمہیں ایسے ہی خوش دیکھنا چاہتا ہوں ہمیشہ۔۔۔۔ اس کے کانوں میں اذہان کے لفظوں کی بازگشت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو تم اذہان پلیز کیوں یاد آہ رہے ہو تم مجھے اتنا۔۔۔ اتنا سب کچھ میرے ساتھ غلط کرنے کے باوجود میرے دل میں تمہارے لیے۔۔۔۔۔ تمہارے لیے سوفٹ کارنر کیوں پیدا ہو رہا ہے۔۔۔۔ کیوں یہ دل تمہارے لیے اتنا پریشان ہو ریا ہے اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

مگر نہیں علیہا ٹھیک ہو جائے میں تم سے تمہاری حیوانیت کا بدلہ ضرور لوں گی مجھے تم پر رحم نہیں کھانا میں تمہیں کورٹ میں گھسیٹو گی اپنی ہر تزلیل کا بدلہ سود سمیت واپس لوں گی۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔اپنے اندر پنپنے والے ہر احساس کو اکھاڑ کر پھینک دوں گی میں۔۔۔۔ یہ دل تمہاری ذات کے حوالے سے ہمیشہ قابل نعفرت رہے گا۔۔ اس دل میں تمہارے لیے صرف اور صرف ایک ہی جذبہ رہے گا اور وہ ہے نعفرت اور بس نعفرت۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو صاف کیا تھا اور پھر اپنا سوٹ لیے واش روم گھسی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارحان اسے لیکر گھر نہیں بلکہ فارم ہاؤس آیا تھا وہ جانتا تھا کے وہ گھر جائے گا تو گھر والوں کی تفتیش شروع ہو جائے گی سو سوال اور انکے سو جواب۔۔۔۔ ہر کسی کی اپنی منطق اور ہر کسی کی اپنی رائے اور اندازے ۔۔

مراد کے ساتھ اسکو سہارا دیئے وہ اسے اس کے بیڈ روم تک لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کو وہ پہلے ہی کال کر چکا تھا۔۔۔ ارحان کو اس کا جسم بہت حد تک تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اسے اب اس کے مسلسل نیم بے ہوشی میں رہنے کی وجہ سے پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر آہ گیا ہے ملک صاحب۔۔۔۔ مراد نے ارحان کو بتایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے یہی لے آؤ اس نے کہا تھا۔۔۔اور تھوڑی دیر میں ڈاکٹر کمرے میں موجود تھا۔۔۔

تفصیلی چیک اپ کے بعد اس نے دوائیاں لکھتے ہوئے بتایا تھا کے وہ کسی شدید خوف کے زیر اثر ہے اس لیے نیم بے ہوش ہے-----اور بخار بھی بہت زیادہ ہے-----

ہہ زارا کون ہیں---- نیم بے ہوشی میں بھی مسلسل زارا کا نام پکارتے اذہان کو دیکھ کر ڈاکٹر نے پوچھا تھا----

مسز ہیں ان کی ارحان نے جواب دیا تھا-----

اوکے ہو سکے تو ان سے ان کو ملوا دیں یا بات کروا دیں مے بی یہ بہتر فیل کریں اور کھانے کو کچھ دے کر ان کو میڈیسن دیں فرق پڑھ جائے گا انشاللہ----

ڈاکٹر نے آفیشل انداز میں کہا تھا---- مراد ڈاکٹر صاحب کو چھوڑ کر آؤ اور میڈیسن بھی منگواو حاجرہ سے بولو کچھ کھانے کو لیکر ائے اس نے مراد کو حکم دیا تھا----

ڈاکٹر اور مراد کو باہر آتا دیکھ دروازے کے پیچھے چھپی امل جو انکی باتیں سن رہی تھی---- دوڑ کر اپنے روم میں گھسی تھی-----

واہ تمہیں درد میں دیکھ کر یقین کرو ارحان کبیر ملک میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

اور اذہان حیات ملک تمہیں تڑپتا دیکھ کر جو روح کو سکون مل رہا ہے نا وہ بیان سے باہر ہے۔۔۔۔تمہاری تو الٹی گنتی شروع سمجھو۔۔۔۔۔

امل نے تالی بجا کر قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اذہان کو میڈیسن دے کر کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔۔کپڑے لیے اور فریش ہونے چلا گیا وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے موبائل پر بزی تھی۔۔۔۔۔

فریش ہو کر آیا تو وہ ہنوز موبائل میں بزی تھی۔۔۔۔۔

اس کے پاس پہنچ کر کھڑے ہو کر گہری نظروں سے اسے دیکھتے اس نے لمبا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔

زارا کہاں ہے۔۔۔۔۔؟۔ارحان نے اس سے پوچھا۔۔۔

مجھے کیا پتا اذہان کے ساتھ ہو گی۔۔۔۔ اس نے نگاہیں اٹھا کر جواب دیا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ اذہان کہاں ہے پھر۔۔۔۔۔ اس نے پھر سے سوال پوچھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کیا پتہ بھئی ہو گا کہیں یا ہو سپٹل گیا ہو گا زارا کو لیکر اس نے بیزار ہوتے کہا تھا۔۔۔۔۔

امل مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو میں تمہیں دروازے کے پیچھے چھپا دیکھ چکا تھا۔۔۔۔ یہ سی آئی ڈی بنی تم جو یہاں وہاں گھومتی رہتی ہو مت بھولو تمہاری ڈوریں میرے ہاتھوں میں ہیں۔۔۔۔ اس نے اس کا موبائل کھینچ کر بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔ اور غصے سے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔

ایک نکاح کے بل پر تم اتنا اترا رہے ہو ناں تمہارے منہ پر مار کر جاؤں گی اس رشتے کو۔۔۔۔۔ اس نے نعفرت سے رخ موڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ٹانگیں توڑ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا اگر یہ سوچا بھی کے اس رشتے کو ختم کر سکتی ہو یا مجھ سے دور جا سکتی ہو اس نے جھٹکے سے کھینچ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔

بڑی مردانگی سمجھتے ہو ناں تم دونوں بھائی اپنا ہاتھ اٹھا کر عورت پر۔۔۔۔۔۔ اس کو تکلیف دے کر۔۔۔۔۔

اس نے آنسو بھری آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

عورت کی اگر عقل ٹھکانے نا ہو ناں اور اپنے حلال رشتوں کی پاسداری کا اسے خیال ناہو تو اس کی اکڑ نکالنے کے لیے اتنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔ وہ دو بدو بولا تھا۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا زارا اگر علیہا ہوسپٹل میں ناہوئی نا۔۔۔۔۔ تو تمہاری بہن میرے بھائی کو دی جانے والی ہر تکلیف کا بدلہ سود سمیت چکائے گی۔۔۔۔۔

اس نے اسے بیڈ پر دھکا دیتے کہا تھا۔۔۔۔کوئی اور وقت ہوتا تو ارحان اس کے آنسوؤں سے پگھل جاتا اس کے آنسوؤں کو انگلیوں سے چنتا مگر اس وقت اسے صرف اپنے بھائی کی اذیت یاد تھی اسکی تکلیف یاد تھی۔۔۔۔

اس کا لرزتا وجود یاد تھا وہ کس کس کرب سے گزرا تھا اسے بس وہ یاد تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کب تک جاؤ گے تم۔۔۔۔۔۔ ماہر ہوسپٹل میں اس کے سامنے بیٹھے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

بس چھ بجے تک نکلوں گا سات بجے کی فلائٹ ہے۔۔۔۔ اس نے ہوسپٹل کے پیپرز پر سائن کرتے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان کیا جتنا آسانی سے ہو چکا ہے یہ سب آگے بھی اتنی اسانی رہے گی۔۔۔۔ ماہر نے کسی ڈر کے تحت پوچھا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ ماہر پر میں اتنا جانتا ہوں کے بہت کچھ برا ہونے سے بچ گیا ہے۔۔۔۔ ہم اس معصوم کو اس گہری کھائی سے نکال کر لے آئے ہیں یہ بہت بڑی بات ہے باقی آگے کیا ہونے والا ہے وہ مجھے نہیں پتا۔۔۔۔۔

اس نے لمبی سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم چلو بیسٹ آف لک فور یور فیوچر۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

شکریہ امل کا خیال رکھنا۔۔۔ اور آف کورس مائدہ کا بھی۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلکل یار تم فکر نا کرو۔۔۔ بس اپنا بیسٹ دے کر آؤ خدا تمہیں تمہارے ہر مقصد میں کامیاب کرے آمین۔۔۔۔۔

اس نے دل سے دعا دی تھی۔۔۔

فون پر آتی بیل کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔ سبحان نے کال رسیو کر کے پوچھا تھا۔۔۔

سر وہ آہ گیا ہے اور آپ کے کیبن کی طرف ہی آہ رہا ہے----- فون پر موجود بندے نے اطلاع دے کر رابطہ منقطع کیا تھا-----

وہ آہ رہا ہے---- سبحان نے ماہر کی طرف دیکھتے کہا تھا----

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں اہ رہی ماہر اخر وہ جا کہاں سکتی ہے علیہا بھی غائب ہے سمجھ سے باہر ہے-----مجھے لگتا ہے اذہان نا لے گیا ہو دونوں کو------وہ ماہر کی طرف دیکھتے انکھ مارتے بات کر رہا تھا----جب ارحان نے ان کی باتیں سنتے ہوئے دروازہ کھولا تھا----

کہاں ہے علیہا اور زارا اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا----

کیا مطلب ہے کہاں ہے اذہان لے کر گیا نا دونوں کو ماہر نے اٹھتے ہوئے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ کون سی گیم کھیلی ہے تم دونوں نے۔۔۔۔ تم لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ہے تو وہ گئ ہے ایسے اکیلی تو وہ کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔۔ اس نے انگلی اٹھا کر پھر سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بجائے اسکے کے ہم آپس میں لڑیں یہ کیوں نہیں دیکھتے کے وہ آخر گئ کہاں۔۔۔۔ سبحان نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے الجھاؤ مت تم لوگوں کے پاس نہیں ہے تو کہاں ہے۔۔۔۔ارحان نے سبحان کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھو ارحان لاسٹ ٹائم جب ہم اسے منیب انکل کے گھر چھوڑ کر آئے تھے تو وہ وہاں سے غائب ہوئی تھی جب کے نا تو تم لوگوں نے اسے غائب کروایا تھا اور نا ہی ہم لوگوں نے تو پھر وہ تیسرا کون تھا اس کے ملنے کے بعد نا ہم نے جاننے کی کوشش کی نا تم لوگوں نے----

اور مجھے لگتا ہے اس بار بھی علیہا کو اور زارا کو غائب کروانے میں اس تیسرے کا ہی ہاتھ ہے-----

سبحان نے نرمی آسانی سے اس کے دماغ میں بات ڈالتے ہوئے کہا تھا-----

ہو سکتا ہے وہ تیسرا تم میں سے ہی کوئی ہو۔۔۔ ارحان نے اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا مگر میں اتنا جانتا ہوں کے میں تمہارے ساتھ ہو ہم مل کر ڈھونڈے گے ان دونوں کو۔۔۔۔۔

سبحان نے اس کو ریلیکس کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تم کہاں تھے تمہاری سیکیورٹی میں علیہا غائب ہو گئی واہ۔۔۔۔ اس نے طنز کیا تھا۔۔۔

میں ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ جرنلسٹ بھی ہوں اور مجھے نیوز چینل والوں نے بلایا ہوا تھا میرا دو ماہ کا پروجیکٹ ہے بی بی سی نیوز والوں کے ساتھ مجھے وہاں جانا ہے اسلیے ------

سبحان نے اسے بتایا تھا---

تو تم اپنی عزیز ازجان بہن کی تلاش چھوڑ کر چلے جاؤ گے واہ----ارحان نے پھر سے چوٹ کی تھی----

اسے بڑی مشکل سے منایا ہے میں نے جانے کے لیے یہ اس کے کرئیر کا سوال ہے اور یہاں میں ہوں ہم مل کر ڈھونڈ لیں گے---- ماہر نے اس کہا تھا----

مجھے کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے میں خود ڈھونڈ سکتا ہوں دوسری بات اگر اس سب میں تم لوگوں میں سے کسی ایک کا بھی ہاتھ ہوا تو جتنا میرا بھائی تڑپا ہے نا اس سے ڈبل تڑپو گے تم---- یاد رکھنا----

وہ صاف الفاظ میں دھمکی دیتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا----

اسے جو کرنا ہے کر لے اب اس کی کسی بھی دھمکی کا اثر نہیں ہونے والا---- خالی دیوار سے سر پٹخیں گے اب یہ لوگ---- انشاللہ----

سبحان نے ہنستے ہوئے کہا-----

میں چلتا ہوں پھر ہو گی ملاقات زندگی رہی تو۔۔۔۔

ماہر نے اسکے گلے لگتے کہا تھا۔۔۔۔ اور وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حالت غنودگی میں وہ مسلسل زارا کو پکار رہا تھا۔۔۔۔

اس کے کمرے سے آتی آوازوں پر امل نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔وہ اس کے کمرے کے سامنے سے گزر رہی تھی جب اس نے اسے زارا کو پکارتے سنا تھا۔۔۔۔ وہ کمرے میں آہ گئی تھی۔۔۔۔اسے خوشی تھی کے اذہان حیات ملک تڑپ رہا ہے۔۔۔۔ مگر اندر ہی اندر اسے اس کا ضمیر ملامت کر رہا تھا۔۔۔۔

امل ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا ہم اچھے کے بدلے میں اچھا تو دل سے کرتے ہیں بغیر کسی منافقت کے اور سچے دل سے مگر میری جان اصل امتحان پتہ کب شروع ہوتا ہے جب ہم برے کے بدلے میں اچھا کریں۔۔۔۔ایک ایسا انسان جس نے ہمارے ساتھ بہت برا کیا ہو اتنا برا کے ہم نے اس برے کا کبھی خواب میں بھی تصور نا کیا ہو۔۔۔۔اور پھر کبھی آپ کے ساتھ اس برا کرنے والے کو آپ کے سامنے تکلیف پہنچے اور آپ اس کی مدد کرو خلوص دل سے بغیر کسی منافقت کے تو یہاں سے شروع ہوتا ہے آپ کے صبر کا آپ کے صدق کا اور آپ کی عاجزی کا امتحان۔۔۔۔۔

میری تربیت کو کبھی خسارے میں مت ڈالنا۔۔۔۔ اسے اپنے بابا کے کہے گئے جملے یاد آئے تھے۔۔۔۔

یہ جملے انہوں نے تب کہے تھے جب وہ پانچویں جماعت کی طالب علم تھی اور اس نے گھر آہ کر بتایا تھا کے اس کی کلاس فیلو نے اس کی کاپی کا پیج پھاڑ دیا تھا اور پھر کچھ دیر بعد اس کی کلاس فیلو گری تو امل نے اسے اٹھایا نہیں بچایا نہیں کیونکہ اس نے اس کے ساتھ برا کیا تھا۔۔۔۔

امل نے شدت سے وہ سب یاد کرتے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

میں آپ کی تربیت کو کبھی خسارے میں نہیں ڈالوں گی بابا۔۔۔کہتے اس نے اپنے قدم اذہان کے کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

وہ اس جون کی گرمی میں بھی دو دو کمفرٹر لیے کانپ رہا تھا۔۔۔۔چہرے پر جا بجا خراشیں تھیں۔۔۔ اور سر پر سفید پٹی بندھی تھی پٹی پر موجود بالوں کی

لٹیں۔۔۔اسکی معصومیت میں مزید اضافہ کر رہیں تھیں۔۔۔اس کو دیکھ کر کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کے اس نے ظالم بننے کے سفاکیت دکھانے کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے تھے۔۔۔۔اگر اس کا کوئی بھائی ہوتا تو شاید وہ اس جیسا ہی ہوتا اتنا ہی خوبصورت۔۔۔ اس نے دل سے اپنے بھائی کی خواہش کی تھی۔۔۔۔

اگر میرے سگے بھائی سے اذہان جیسی ہی غلطی سر زد ہو جاتی تو کیا میں اسے کبھی معاف نا کرتی اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔ نہیں میں اپنے بھائی کو کبھی نا کبھی تو ضرور معاف کر دیتی شاید وقتی ناراضگی کے بعد یا پھر اسے سمجھانے کے بعد۔۔۔ ہم لوگ دوسروں کے معاملے میں اتنے سخت ہر طرح کی سزا دینے کے قائل ہوتے ہیں اور ہم اپنے سگے رشتوں کے بارے میں اتنے نرم ہوتے ہیں کے وہ سات خون بھی کر دیں تو انہیں وہ بھی معاف کر دیں۔۔۔ ہمارے نام نہاد اصول اس نے اپنے خیالات کی تردید کی تھی۔۔۔

زارامت جاؤ۔۔۔میں کہہ رہا ہوں وہ لوگ تمہیں چھین لیں گے مجھ سے پلیز۔۔۔۔ وہ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔۔

مجھ۔۔۔مج۔۔۔مجھے مت دفن کرو۔۔۔ ہٹ جاؤ پیچھے۔۔۔۔ دادو۔۔۔۔۔۔۔۔مالک رحم کر۔۔۔۔ مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔۔ زارا زارا۔۔۔ وہ کبھی کوئی جملہ ادا کرتا تو کبھی کوئی کبھی کچھ کہتا تو کبھی کچھ مگر ان سب لفظوں کا حاصل اور ان سب لوگوں کا اختتام صرف ایک لفظ پر ہوتا تھا وہ تھا زارا۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر اس کی بڑبڑاتے کی ویڈیو بنائی تھی اور پھر ایک دو تصویریں لیں تھیں۔۔۔

حاجرہ آنٹی حاجرہ آنٹی وہ وہیں کھڑے کھڑے اسے بلا رہی تھی۔۔۔۔
جی بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔ حاجرہ نے آتے ہی ادب سے کہا تھا۔۔۔۔

باؤل میں پانی اور دو پٹیاں لے کر ائیں اس نے حاجرہ کو حکم دیا تھا۔۔۔۔

اور حاجرہ لگلے دو منٹ میں اس کے پاس لائی تھی سب چیزیں۔۔۔۔

بیٹھیں یہاں میں اذہان ۔۔ب۔۔۔بھ۔۔۔۔ بھائی کے سر پر پٹیاں کرتی ہوں آپ
ان کے پاؤں اور ہاتھوں پر بار بار گیلا کپڑا پھیرو۔۔۔۔

امل نے بڑی مشکل سے لڑکھڑاتی زبان سے بھائی کا لفظ ادا کیا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کے اس نے اسے بھائی کیوں کہا ہے مگر اپنے منہ سے نکلے لفظ بھائی پر اب وہ پچھتانا نہیں چاہتی تھی -----

وہ بار بار اسے پٹیاں کر رہی تھی۔۔۔۔اور اس کے بڑبڑانے میں شدت آہ رہی تھی۔۔۔۔۔جو جملے وہ ادا کر رہا تھا ان کو امل سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کے اسکے ساتھ ایسا کیا ہو گیا ہے کے وہ اس حد تک اپنا آپ چھوڑ چکا ہے ایک رات نے اسے صدیوں کا مسافر بنا دیا ہے ایسا کیا ہو گیا تھا کون سا ایسا لمبا سفر کر کے آیا ہے کے جسکی تھکاوٹ اس کے جسم کے پور پور سے واضح ڈھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔اتنا تو وہ جان چکی تھی کے وہ اسکی بہن کے عشق میں مبتلا ہو گیا ہے اس حد تک کے عالم بے ہوشی میں بھی وہ اسے ہی پکار رہا ہے-----

اس نے اب اسے کے ماتھے کو ہاتھ لگا کر دیکھا تھا تھوڑا سا فرق آیا تھا اسکے بخار میں اور اسکے بڑبڑانے میں۔۔۔۔

حاجرہ آنٹی آپ ایسا کریں یہ پانی تبدیل کر کے لا دیں۔۔۔۔۔وہ ابھی حاجرہ کو کہہ رہی تھی جب ارحان دونوں ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑے ہو کر اسے بڑے انہماک سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بغیر کچھ کہے اس کی طرف دیکھے دوبارہ سے اذہان کے ماتھے پر پٹی رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس سخاوت کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔۔ اس نے اب اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا میں بس ان کے دروازے کے سامنے سے گزر رہی تھی۔۔۔مجھے ان کے بڑبڑانے کی آواز آئی یہ تکلیف میں تڑپ رہے تھے۔۔۔۔اور میرے دل نے کہا کہ مجھے ان کی تیمارداری کرنی چاہیے اس نے بغیر کسی بھی لگی لپٹی کے سر جھکائے اذہان کو پٹیاں کرتے کہا تھا۔۔۔

ارحان نے بڑے غور سے اس پاگل لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جو نعفرت کے باوجود اس کے بھائی کی تکلیف پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

انسان ایک وقت میں ایک کام کر سکتا ہے یا محبت یا نعفرت۔۔۔۔ تم مجھے بتاؤ ایک وقت میں دونوں کام اتنی آسانی سے کیسے کر لیتی ہو۔۔۔ وہ اس کے سر پر کھڑا ہوا پوچھ رہا تھا اس سے۔۔۔۔

میرے بابا کہتے تھے اصل امتحان آپ کا تب شروع ہوتا ہے جب آپ اپنے ساتھ برا کرنے والے کے ساتھ صدق دل سے اچھا کرو۔۔۔ اور میں اپنے بابا کی تربیت خسارے میں نہیں ڈال سکتی۔۔۔ مجھے نہیں پتہ مگر اگر میرا سگا بھائی ایسا کوئی جرم کرتا تو میں اس سے وقتی ناراض ہو کر اسے معاف کر دیتی تو پھر انہیں کیوں نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے یہ اپنے حصے کی سزا کاٹ رہے ہیں۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

اور ارحان کا دل چاہا تھا اتنا معصوم دل رکھنے والی کے صدقے واری جائے اس نے اس کے قریب ہو کر جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کے پاس الفاظ نہیں تھے اسکو کچھ کہنے کے۔۔۔۔

شکریہ جان ارحان اس نے اسکے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور حاجرہ کے سامنے ارحان کی اس حرکت پر وہ کانوں تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آر یو بلشنگ ریڈ چلی۔۔۔۔۔اس نے سیدھے ہوتے آنکھ ونک کرتے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں باہر نکال کر غصے سے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

اور وہ دل سے ہنسا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم ریڈی ہو۔۔۔۔۔ اسے ڈیلٹن کی کال موصول ہوئی تھی۔۔۔

ہاں بس میں نکل رہی ہوں تم وہیں ہو۔۔۔ اس نے ڈیلٹن سے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں میں قریب ہی ہوں۔۔۔۔ تمہیں پلان یاد ہے ناں۔۔۔ ڈیلٹن نے تصدیق چاہی تھی۔۔۔

ہاں مجھے یاد ہے۔۔۔۔ میں بار کی بیک سائیڈ پر جیمنائے کا دھیان بھٹکا کر اسے کسی بھی طرح ٹاور والی سائیڈ لے جاؤ گی اور وہاں تمہارے ہائر کیے گئے غنڈے اس کی چٹنی بنا دیں گے۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل اس دوران میں ایبک کی چٹنی بناؤں گا اور بینز کے سامنے اس سے سچ اگلواوں گا۔۔۔۔۔

اس نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو اوپریشن شروع کیا جائے دونوں نے ایک ساتھ کہہ کر کال کاٹی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ رات ایک بجے کے قریب مانچسٹر ائیرپورٹ سے نکل رہا تھا جب اسے سامنے نوفل دکھائی دیا تھا۔۔۔ ہاتھ کے اشارے سے اس نے اسے اپنی طرف آنے کا کہا تھا۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔۔۔ سبحان نے اس کے گلے لگتے پوچھا تھا۔۔۔

فٹ ایز الویز۔۔۔۔ اس نے اس کے گلے سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا اور زارا نے زیادہ تنگ تو نہیں کیا آپ کو۔۔۔ سبحان گاڑی میں بیٹھتے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں بہت اچھی بچیاں ہیں اور مجھے توشک ہو رہا تھا کے کیا واقعی وہ تمہاری بہنیں ہیں اتنی سلجھی اور سمجھدار۔۔۔۔۔ نوفل نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ناٹ فئیر نوفل بھائی۔۔۔۔ میرے کون سا تھانوں میں اشتہار لگے ہیں ۔۔۔۔ سجان نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اسلیے کے تھانے والوں نے بھی تمہارے اشتہار لگا کر کہاں جانا ہے۔۔۔۔ وہ پھر سے ہنسا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے سجان کچھ کہتا نوفل کے موبائل پر ہونے والی بیل نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی۔۔۔

ہیلو ہانی بولو۔۔۔۔ اچھا اچھا تم پریشان مت ہو۔۔۔۔ ہاں ہاں میں ابھی آہ رہا ہوں۔۔۔۔

اس نے کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔

کیا ہوا نوفل بھائی سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔۔۔

سبحان نے اس کی پریشانی پر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار دانیہ گر گئی ہے اس کے سر پہ چوٹ لگی ہے ہانی بہت پریشان ہے ۔۔۔۔ اس نے سبحان کو پریشان لہجے میں بتایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر آپ مجھے یہی اتار دیں اور گھر جائیں میں چلا جاؤ گا اگے سے۔۔۔۔۔۔ میں کونسا پہلی بار آیا ہوں دو گلیاں تو رہ گئی ہیں۔۔۔۔ اس نے نوفل سے کہا تھا۔۔۔

آر یو شور۔۔۔۔ نوفل نے گاڑی روکتے کہا تھا۔۔۔۔

یس شور آپ جائیں اور مجھے کال کر کے دانیہ کے بارے میں لازمی بتانا۔۔۔۔ کہتے وہ گاڑی سے اترا تھا اور ڈکی میں سے اپنا بیگ نکال کر اسے بائے کا اشارہ کر کے پیدل چلنے لگا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بار کی پچھلی سائیڈ پر جا چکی تھی اور ڈیلٹن بار کے اندر-----

یہ ایک بڑا ساہال تھا جہاں چند مخصوص لوگ اپنی اپنی ٹیبل پر بیٹھے تھے----

ہال کے ایک سائیڈ پر میوزیشن بیٹھا مختلف دھنیں بکھیر رہا تھا---- ویٹر مہمانوں کو مشروب سرو کر رہے تھے----- ایبک وائٹ تھری پیس سوٹ پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے ہاتھ میں وسکی کا گلاس پکڑے اپنے دوستوں کے ساتھ ہلکی پھلکی گپ شپ میں مصروف تھا-----

جبکہ بینز بلیک گہرے گلے والی میکسی پہنے سموکی میک اپ کیے غضب ڈھاتی ڈانس کرتی انجوائے کر رہی تھی-----

ڈیم یو لوکنگ سپر ہوٹ بیوٹیفل ٹو نائٹ۔۔۔۔ بینزپر نظر پڑتے ہی ڈیلٹن کے ہونٹوں سے بے ساختہ یہ جملہ آدا ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین ٹو نائٹ وی آر ہیئر فور ویری بیوٹیفل انگیجمنٹ سیرمنی آف مسٹر ایبک اینڈ مس بینز چارلس سو لیٹس بیگین اٹ۔۔۔۔۔

بینز کی ایک دوست نے مائیک پر اناونس مینٹ کی تھی۔۔۔۔

اب وہ ان دونوں کو سٹیج کی طرف بلارہی تھیں۔۔۔ ایبک بینز کا ہاتھ تھامے اسے سٹیج پر لے کر گیا تھا اور ڈیلٹن کا دل کیا تھا کے اسکا ہاتھ توڑ دے۔۔۔۔۔

ایک خوبصورت پلیٹ میں دونوں کی رنگز رکھی ہوئی ان کے سامنے کی گئیں تھیں-----

ایبک نے رنگ اٹھائی تھی---- بینز نے ہاتھ آگے کیا تھا---

اور اس سے پہلے کے ایبک وہ رنگ بینزکو پہناتا کسی نے بڑی مہارت سے گولی چلائی تھی--- ایبک کے ہاتھ پر گولی لگی تھی اور رنگ اچھل کر دور گری تھی------

وہ بار کی پچھلی سائیڈ پر کھڑی تھی---- جب اسے یقین ہوا کہ اب جیمنائے یہاں سے گزرے گا تو اس نے جان بوجھ کر فون کان سے لگایا---

ہیلو ہاں ڈیلٹن ٹھیک ہے میں کسی طرح بینزکو دھوکے سے ٹاور پر لے آؤ گی۔۔۔۔ ہاں ہاں میں اسے منا لوں گی۔۔۔ پھر تم اسے یہاں سے دور لے جانا ایبک اورجیمنائے سے بہت دور اس نے اونچی آواز میں کہتے فون رکھا تھا۔۔۔۔

یو ایشین گرل تم باز نہیں آتی ناں۔۔۔۔۔ وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا اور وہ اندھا دھند وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔ اسے کسی بھی طرح جیمنائے کو اپنے پیچھے بھگاتے ہوئے ٹاور تک لے کر جانا تھا اور وہ اس ٹائم وہی کر رہی تھی۔۔۔۔

ایک بار تو وہ لڑکھڑائی نیچے گری مگر اگلے ہی لمحے سنبھل کر پھر سے بھاگی تھی۔۔۔۔۔مگر تب تک جیمنائے اسکے سر تک پہنچ چکا تھا۔۔۔ اس نے ایک ہی جست لگا کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔۔۔

اور تیز دار چاکو اسکے پیٹ کے آر پار کیا تھا۔۔ اس سے پہلے کے وہ دوسرا وارکرتا اسکو گریبان سے پکڑ کر کسی نے کھینچا تھا۔۔۔اور ایک ہاتھ سے لڑکی کو زمین پر گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

اور پھر لڑکے کی گردن پر مخصوص رگ کو دباکر اسے بے ہوش کیا تھا۔۔۔۔ اس کے ایک ہاتھ میں وہ لڑکی جھول رہی تھی جبکے دوسرے ہاتھ سے اس نے جس لڑکے کی مخصوص رگ دباکر اسے بے ہوش کیا تھا اسکا کوٹ تھا۔۔۔نیچے گرتے گرتے اسکا کوٹ اسکے ہاتھ میں اہ گیا تھا۔۔

لڑکی کے چہرے پر گرے بال اس نے سائیڈ ہر کیے تھے۔۔ اب وہ اسکا چہرہ دیکھ سکتا تھا۔۔

معصوم۔۔۔۔

اس نے زیر لب کہا تھا اور اسے کاندھے پر اٹھایا تھا۔۔۔ پولیس کو کال کر کے اس نے اس لڑکے کے بارے میں اطلاع دی تھی اور اپنا بیگ پکڑے ایک کندھے پر لڑکی کو اٹھانے وہ اب اپنے اپارٹمنٹ کی بیل بجا رہا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

وہ اسے کندھوں پر لادے اپارٹمنٹ کی بیل بجا رہا تھا جب زارا نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا یہ کون ہے اس کے کاندھوں پر سوار لہولہان ہوتی لڑکی کو دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوتے بولی تھی۔۔۔۔۔

اس پر کسی نے مرڈر اٹیک کیا ہے میں نہیں جانتا یہ کون ہے۔۔۔۔۔بس میرا دل نہیں کیا اس کو پولیس کے رحم و کرم پر چھوڑنے کا۔۔۔ سبحان نے اسے کمرے میں بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا تم اس کی شرٹ زارا سائیڈ پر کرو گی مجھے اس کے زخم کی نوعیت چیک کرنی ہے اگر یہی علاج ہو سکتا ہے تو بہتر رہے گا۔۔۔۔ سبحان نے فرسٹ ایڈ بوکس ڈھونڈتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زارا نے آگے بڑھ کر اس کا کوٹ اتارا تھا۔۔۔ نازک موم کی گڑیا دودھ کی طرح سفید رنگ تھوڑی سی اٹھی ہوئی مغرور ناک لمبے بال جن کو نیچے سے ہلکے ہلکے کرل ڈالے گئے تھے۔۔۔۔ بڑی بڑی آنکھیں اور دونوں آئی بروز کے درمیان میں چھوٹا سا تل الگ ہی جگمگا رہا تھا۔۔ اس کی شکل سے ہی اس کے نازوں پلے ہونے کا پتہ چل رہا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں پر وہ ٹھٹکی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اسے کسی کی رمق نظر آئی تھی۔۔۔۔مگر پھر چونکہ وہ بے ہوش تھی اور اس کی آنکھیں بند تھیں تو وہ زیادہ نہیں ٹھٹکی۔۔۔۔

پھر اس نے اس کا کوٹ اتارا تھا۔۔ نیچے پہنی شرٹ کو تھوڑا سا اوپر کیا تھا۔۔۔۔ ٹانگوں پر کمفرٹر اوڑایا تھا اور گردن کے نیچے سے لیکر زخم تک بھی چادر ڈالی

تھی۔۔۔اب بس اس کا زخم جہاں تھا۔۔۔پیٹ کا اتنا حصہ ہی نمایاں ہو رہا تھا اور باقی سب چھپا ہوا تھا۔۔۔۔۔

سجان دیکھو۔۔۔۔۔ہو گیا۔۔۔۔ اس نے سجان کو آواز دے کر کہا تھا۔۔۔۔

بس میں آیا۔۔۔کہتے ہی وہ فرسٹ ایڈ بوکس لیکر اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

خون تو بہت زیادہ بہہ رہا ہے۔۔۔۔ زارا نے اسے بتایا تھا۔۔

نہیں زیادہ گہرا زخم نہیں ہے ہو جائے گا ٹھیک اس نے زخم کا معائنہ کرتے بڑی مہارت سے اس کا بہتا خون صاف کیا تھا اور پھر بینڈیج کرنے لگا تھا۔۔۔ وہ بے ہوشی میں بھی درد سے کراہ رہی تھی ۔۔۔

کیا تم اس کی کمر کے پیچھے سے پٹی کو نکال کر دو گی۔۔۔۔ اس نے زارا سے کہا تھا۔۔۔ وہ اب اس کی چاندی جیسی چمکتی کمر اور پیٹ سے نظریں چرا رہا تھا۔۔۔پتہ نہیں کیوں پر اسے اس سے اٹریکشن فیل ہو رہی تھی اور یہ اس کے میڈیکل کیرئیر میں پہلی بار تھا کے وہ کھل کر اپنے ہاتھوں کا استعمال نہیں کر پا رہا تھا

اس کے اندر کوئی اور ہی جزبہ ابھر رہا تھا جس کے تحت وہ بہت احتیاط سے سب کچھ کر رہا تھا۔۔۔

ہو گیا۔۔۔ اٹس ڈن ۔۔۔ اس نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اللہ کرے جلد ہوش میں اہ جائے پتہ نہیں کون تھا جو اس کا دشمن بنا ہوا تھا اتنی پیاری تو ہے یہ دیکھو نازک سی گڑیا لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ زارا نے تعریف کی تھی دل سے اور سبحان نے چور نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

ہاں معصوم نازک گڑیا سبحان کے لبوں نے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔ واقعی وہ خوبصورتی کی مثال آپ تھی ۔۔۔۔ اور سبحان کو یہ کچھ عرصے بعد ہی معلوم ہونا تھا کے وہ کتنی معصوم ہے۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ کوئی پاکستانی ہے یا انڈین۔۔۔ زارا نے اب اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ تو جب یہ ہوش میں آئے گی تب ہی پتہ چلے گا فی الحال تم ایسا کرو اسے چینج کروا دو اس کے کپڑے بلڈ نکلنے کی وجہ سے گندے ہو رہے ہیں اس نے زارا کے ساتھ باہر نکلتے کہا تھا۔۔

اچھا میں کرواتی ہوں ویسے کتنی دیر تک اسے ہوش آہ جائے گا زارا کا پتہ نہیں کیوں دل چاہ رہا تھا کے وہ چٹکیوں میں اپنی تکلیف سے نکل آئے۔۔۔

شاید تھوڑی دیر تک۔۔۔۔ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

علیھا کہاں ہے۔۔۔۔

اوپر روم میں۔۔۔۔ سو رہی ہے۔۔۔ زارا نے بتایا تھا۔۔۔۔

میں مل لوں اس سے۔۔۔۔ تم اس میڈم کو چینج کروا دو۔۔۔۔ کہتا وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔۔۔اور ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

گولی نے ایبک کے ہاتھ کو لہو لہان کر دیا تھا۔۔۔ اس نے اگے بڑھ کر گردن سے دبوچ کر ایبک کا سر ٹیبل پر گرایا تھا اور اسے پیچھے سے گردن سے پکڑا تھا۔۔۔۔

بینز نے ڈر کے مارے چیخ ماری تھی۔۔ ۔۔۔وہ پوری کی پوری کانپ اٹھی تھی اس منظر کو دیکھ کر۔۔۔۔

خبردار جو کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تو۔۔۔۔۔ ہینڈز اپ۔۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے سب کو حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔

اور سب نے ہاتھ اوپر کو اٹھائے تھے۔۔۔۔

بینز تمہیں لکھ کر دوں پھر کرو گی ہاتھ اوپر اس نے غصے سے بینز کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ ت۔۔۔۔ت۔۔۔ تم اچ۔۔۔ اچھا نہیں کر رہے ڈیلٹن شرم کرو تمہیں کیا لگتا ہے اس سب کے بعد تمہیں میں قبول کر لوں گی اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں چاہتا بھی نہیں تم مجھے قبول کرو اتنے برے دن نہیں آئے میرے میں یہاں صرف نشرح کے کہنے پر آیا ہوں اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے جنگلی درندے ایبک نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور اسی لمحے اس نے ایک اور فائر اس کی ٹانگ پر مارا تھا ۔۔۔ اور ایبک کی بے ساختہ چیخ ہوا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو ایبک اگر تم چاہتے ہو کے اگلی گولی تمہارے دماغ میں نا گھسے تو سب کچھ سچ سچ بتاؤ گے مجھے اس نے اپنی گرفت نہیں ڈھیلی کی تھی ایبک پر۔۔۔۔۔۔

اس کو چھوڑ دو تمہارا پرابلم مجھ سے ہے تو مجھ سے بات کرو بینز نے روتے اور چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم اگرچاہتی ہو کے اپنی ٹانگوں پر کھڑی رہو تو اب تمہاری آواز نا آئے۔۔۔۔ لیبک نے اسکے پاؤں کے پاس فائر کرتے ہوئے کہا تھا اور وہ اچھل کر دس قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور ہال میں مہمانوں کی چیخیں الگ بلند ہوئیں تھیں۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ آواز نا آئے کسی کی۔۔۔۔ وہ غصے سے غرایا تھا سب پر۔۔۔۔۔

تو مسٹر لیبک میرے تین گننے تک تم شروع نا ہونے تو اپنے گناہوں کی سزا گوڈ کے پاس کاٹنا اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ون۔۔۔۔۔

ٹو۔۔۔۔وہ اب بینز کی طرف بڑے انہماک سے دیکھ رہا تھا جو آنکھیں بند کیے پتہ نہیں زیر لب کیا بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔اس کی محبت کسی اور کی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔اذیت اب اسکے رگ و پے میں بھر رہی تھی۔۔۔۔وہ کمزور پڑ رہا تھا مگر وہ کمزور نہیں پڑنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

تری۔۔۔۔۔۔اس نے بینز کی طرف دیکھتے ہوئے ٹریگر پر انگلی رکھی تھی۔۔۔۔

بتاتا ہوں۔۔۔ اس سے پہلے کے ڈیلٹن ٹریگر دباتا اسے ایبک کی اواز ائی تھی۔۔۔۔

جیم پکڑو اسے اور رسی سے باندھو سامنے والی چئیر پر اور اسکا بیان ریکارڈ کرو۔۔۔۔

اس نے اپنے دوست کی طرف ایبک کو اچھالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔اور جیم نے اگلے چند سیکنڈ میں بڑی مہارت کے ساتھ ایبک کو باندھا تھا کرسی کے ساتھ جس کی ٹانگ اور ہاتھ لہولہان تھے۔۔۔۔۔

شروع کرواپنی مکاری اور دھوکے بازی کی داستان۔۔۔۔ ڈیلٹن نے چئیر پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

بینزمیں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔بلکہ مجھے تمہارے ساتھ رہنے سے بھی بیزاریت ہوتی ہے اور تم مجھے بہت بری لگتی تھی ہو اور رہو گی۔۔۔۔ مگر تم سے پیار کا ناٹک کرنا اور تمہارے ساتھ انگیجمنٹ یہ سب مجھے جیمنائے نے کرنے کو کہا تھا اور اسکے لیے اس نے مجھے اچھی خاصی رقم بھی دی تھی۔۔۔۔

وہ بات کرتے کرتے ایک دم خاموش ہوا تھا۔۔۔۔بینز منہ پر ہاتھ رکھے بے آواز آنسوؤں سے روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

جیمنائے تم لوگوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا اسی لیے ہم نے تمہیں ڈیلٹن اور اس ایشین گرل سے بدگمان کیا۔۔ جیمنائے جانتا تھا کے وہ ڈیلٹن کو ہرا نہیں سکتا اس لیے اسنے تمہارا سہارا لیا اور تم ٹریپ ہوتی گئی۔۔۔۔ وہ بینز کی طرف دیکھتے اپنی تکلیف کو برداشت کرتے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

آگے۔۔۔۔۔ دیلٹن نے اس کے چپ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

آگے یہ کے اج اس سیریمنی کے بعد ہم تمہیں یہاں سے دور شفٹ کروانے والے تھے اور پھر روز تم پر نیا ظلم کر کے تمہاری روتی کی بلکتی کی ویڈیو بنا کر اسے ڈیلٹن کو بھیجتے اور وہ اسے دیکھ دیکھ کر تڑپتا اور پھر تماسے کہیں نا ملتی جیمنائے کا کہنا تھا کے اس سے اسے سکون ضرور ملتا اور پھر تم بھی ہماری اور ہمارے دوستوں کی راتیں روشن۔۔۔

شٹ اپ یو بلڈی باسٹرڈ۔۔۔ اس کی بات سن کر ڈیلٹن نے اٹھ کر پوری جان سے اس کے منہ پر جوتا مارا تھا اور وہ کرسی سمیت لہرا کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

اتنا بڑا دھوکا اتنی بے یقینی اس کی اپنے دوستوں پر اور پھر اس بے یقینی کا انجام اس کے سامنے تھا۔۔۔ وہ کیسے کسی پر بھی اتنا اندھا دھند اعتبار کر گئی کے اپنے دوستوں کے سچے اور خالص رشتے کی دوستی بھی اسے اس سب سے نا روک سکی۔۔۔۔ اسے نشرح کا منت سماجت کرتا چہرہ نظر اہ رہا تھا وہ روتے ہوئے اسے اس سب سے دور رہنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر اس نے کیا کیا الٹا اسے اپنی دوستی کی صلیب پر لٹکا کر کہا کے اس دوستی کے رشتے میں وہ بٹوارا چاہتی ہے۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے بے دردی سے اپنے چہرے پر موجود میک اپ کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا تھا۔۔۔۔۔

ڈیلٹن نے نشرح کو کال کی تھی۔۔۔۔

زارا اسکے کپڑے تبدیل کر کے سائیڈ پر ہوئی ہی تھی کے اسے اس کے کوٹ میں بجتے موبائل کی رنگ نے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

سبحان سبحان اس نے وہیں بیٹھے اسے اوازدی تھی اور وہ منٹوں میں اس تک پہنچا تھا۔

یہ کسی ڈیلٹن گدھے کی کال اہ رہی ہے اسے۔۔۔۔ اس نے سکرین پر جگمگاتا نام دیکھ کر سبحان کو نام بتایا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ سبحان نے کال ریسیو کرتے کہا تھا۔۔۔

ہیلو نشو کہاں ہوتم۔۔۔۔ یہاں سب انڈر کنٹرول ہے تم بتاؤ۔۔۔۔

اس نے آواز پر دھیان دیئے بغیر اپنی ہی کہی تھی۔۔۔۔

ہیلو مسٹر اپ جو کوئی بھی ہیں اور یہ لڑکی آپ کی جو بھی لگتی ہے فی الحال ان پر مرڈر اٹیک ہوا ہے اپ مانچسٹر یونی کے بیک سائیڈ کی سٹریٹ نمبر تری اپارٹمنٹ نمبر سیون پر آہ جائں۔۔۔ سبحان نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

کیا وہ ٹھیک تو ہے زندہ تو ہے۔۔۔۔ دیکھو نشو کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اس نے تڑپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ اہ جائیں پھر باقی بات بعد ہوتی ہے سبحان نے کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

جیم تم اسے پولیس کے حوالے کر دینا میں جا رہا ہوں ۔۔ نشرح پر مرڈر اٹیک ہوا ہے اس نے جیم کو اطلاع دیتے ہی قدم باہر کی طرف بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔۔ گاڑی میں جاکر بیٹھا تھا کے دوسری طرف کا دروازہ کھول کر وہ بھی آہ کر بیٹھی تھی ۔۔۔۔

بغیر اس سے کوئی بات کیے اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔۔ اس ٹائم وہ کسی بھی بات پر بینز سے الجھنا نہیں چاہتا تھا اسے فکر تھی تو صرف اور صرف نشرح کی۔۔۔۔

اگر نشرح کو کچھ ہوا تو میں تم تینوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا اس نے غصے سے بینز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ بس آنسو بہاتی باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ کیسی تھی نا اس کی دوست اور اس کی دوستی بے غرض اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس کی جان کی حفاظت کرنے والی۔۔۔۔۔اس نے دوستی کا حق ادا کیا تھا۔۔۔۔ ڈیلٹن نے بھی تو حق ادا کیا تھا اپنی محبت اپنی دوستی کا مگر وہ خود کہاں کھڑی تھی۔۔۔۔ بے یقینی کے دھانے پر۔۔۔۔کیا اس کی دوستی اتنی کمزور تھی کے کسی نے جھوٹے سبزباغ دکھائے اور وہ اسکے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔۔ حسین لمحوں کو حسین دوستی کو اپنے پیروں کے نیچے روندتے ہوئے۔۔۔۔

کسی نے کیا خوب کہا تھا کے دوستی ایسی ہونی چاہیے کے آپ میلوں دور بھی بیٹھیں ہوں تو آپ کو اپنے دوست کی پریشانی کا احساس منٹوں میں ہو جائے۔۔۔ دوستی ایسی ہونی چاہیے کے آپ کے سامنے بیٹھا دوست ہنستے ہوئے اپنا درد اپنی تکلیف چھپانے کی کوشش کر رہا ہو تو آپ اسے گلے سے لگا کر کہو۔۔۔۔گدھے ہنس مت یہ بتا کیوں پریشان ہے۔۔۔۔۔

دوستی تو اس احساس کا نام ہے جس میں جان کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی یاری پر لٹانے کے لیے۔۔۔۔

اس نے روتے روتے ڈیلٹن کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ اس کی گرین آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں براؤن بال بکھرے تھے۔۔۔۔ آنکھوں میں ایک سرد لہر تھی درد کی۔۔۔۔ اور چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔۔۔

اس کا دل کیا تھا کے آگے بڑھ کر اسے گلے لگائے اسکا شکریہ ادا کرے اس کی محبت کا تمغہ اپنے سر پر سجائے کے وہ دنیا کی سب سے زیادہ خوش قسمت لڑکی ہے جس کی جھولی میں اتنا خوبصورت ہمسفر ڈال دیا گیا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے گوڈ کا شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ڈیلٹن نے آنکھ اٹھا کر اسکی طرف نہیں دیکھا تھا جانتا تھا کے دیکھا تو پھر بہک جانے گا اسکے آنسوؤں سے کمزور پڑھ جائے گا وہ اب اسے خود کو فیصلہ کرنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا اب کی بار وہ جو بھی فیصلہ کرے بغیر کسی دباؤ کے کرے نشرح کی بات مانتے ہوئے اس نے اپنی محبت کا احساس اس کے ارد گرد چھوڑ دیا تھا بغیر کچھ کہے۔۔۔۔۔ وہ اپنا کام کر چکا تھا اب بس اسے اپنی محبت ازمانی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مجھے اس نمبر پر پچھلے تین دن کی آئی گئی ساری کالز کا ریکارڈ نمبر سمیت چاہیے اس نے کسی کو کال کر کے کہا تھا۔۔۔۔

جی سر ہو جائے گا۔۔۔۔ فون پر موجود بندے نے ہامی بھری تھی۔۔۔۔

کب تک ہوگا۔۔۔۔۔ اس نے فائنل ٹائم پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے تک میں ان سب کالز کی ریکارڈنگ ود نمبر سینڈ کرتا ہوں آپ کو۔۔۔۔۔

او کے گڈ۔۔۔۔

کہاں ہے اذہان۔۔۔۔ حیات ملک نے آتے ہی چلا کر کہا تھا۔۔۔

بڑے پاپا آپ---- ارحان کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا----

ارحان میں پوچھ رہا ہو اذہان کہا ہے کل سے وہ کسی میٹنگ میں نہیں گیا کسی کی کال رسیو نہیں کر رہا موبائل اس کا بند ہے--- چاہ کیا رہا ہے وہ اب----

اس فارم ہاؤس کو تو تم لوگوں نے عیاشی کا اڈا ہی بنا لیا ہے ------ حیات ملک چنگھاڑا تھا----

ایسا کچھ نہیں ہے بڑے پاپا--- بھائی کی طبیعت خراب ہے میں بس ان کے پاس اس لیے رکا ہوا ہوں----

اس نے بات سنبھالتے ہوئے کہا تھا-----

کیا ہوا ہے اسے سب ٹھیک ہے حیات ملک کے چہرے کا رنگ اڑا تھا--- اس کی طبیعت خراب کا سن کر-----

بخار بہت تیز ہے میڈیسن دی ہے چیک اپ بھی کروایا ہے مگر---- اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی-----

کس روم میں ہے وہ۔۔۔ حیات ملک باری باری سارے روم کھول رہے تھے۔۔۔۔

بڑے پاپا وہ اس روم میں۔۔۔ابھی اسکے منہ میں الفاظ تھے ہی کے حیات ملک نے امل والے روم کا دروازہ کھولا تھا اور امل بیڈ پر بیٹھی مزے سے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔جب اس نے ارحان کے ساتھ حیات ملک کو دیکھا تو بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

امل یہ بڑے پاپا ہیں ازہان بھائی کے فادر اس نے امل کی طرف دیکھ کر ہلکا سامسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ وہی لڑکی ہے نا جس کی وجہ سے وہ جرنلسٹ سجان اور اسکا دوست اور انکل گھر ائے تھے۔۔۔ تم لوگوں کا دل نہیں بھرا اس سے کیا ابھی۔۔۔۔۔ فارغ کرواوں اسے کیوں لے کر بیٹھے ہو۔۔۔۔۔

انھوں نے نعفرت سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اور ارحان کو غصہ آیا تھا ان کی بات پر۔۔۔۔

یہ وہ لڑکی نہیں ہے بڑے پاپا دوسری بات یہ لڑکی اب آپ کی بہو ہے اور بیوی ہے میری۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اپنے غصے پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

واٹ دماغ سیٹ ہے تمہارا اگلی بارجب میں آؤ تو اس کو دفع کر چکے ہو تم۔۔۔۔۔

میں مخمل میں کسی ٹاٹ کا پیوند نہیں چاہتا۔۔۔۔۔

ملکوں کا نسلی خون ہو تم میں نہیں چاہتا کے کوئی گندے خون کی آمیزش ہو نسلی خون میں۔۔۔۔۔۔۔

انھوں نے چبا چبا کر ہر لفظ ادا کیا تھا امل نے ڈبڈباتی نظروں سے ارحان کی طرف دیکھا تھا اتنی ذلت اتنی رسوائی۔۔۔

انکل آپ میرے خاندان کی توہین کر رہے ہیں اللہ کا شکر ہے نسلی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں اس نے آنسوؤں کا گلا گھونٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم چپ رہو لڑکی تم سے بات نہیں کر رہا اپنی حثیت دیکھو اور پھر حیات ملک سے بات کرنا۔۔۔ انھوں نے اسے حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بس بڑے پاپا ان اف اس سے زیادہ نہیں یہ لڑکی محبت ہے میری۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈبل آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔۔

اتار لوں اس محبت کے خمار کو دو دن کے اندر اندر یہ لڑکی مجھے اپنے گھر میں کسی صورت نہیں قبول وہ نعفرت سے کہتے باہر آئے تھے۔

مراد۔۔۔۔ مراد۔۔۔۔وہ دھاڑے تھے کسی پاگل کتے کی طرح بوکھلا گئے تھے وہ ارحان کے نکاح کا سن کر انہیں تو اس کی شادی بھی کسی سٹرونگ سیاسی پارٹی میں کرنی تھی۔۔۔ اور وہ یہ کیا نیا چاند چڑھا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ انہیں اپنا سیاسی کیرئیر ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا جس طرح وہ اس لڑکی کو پروٹیکٹ کر رہا تھا اور ان کے سامنے آہ کر بول رہا تھا۔۔۔

مراد دو منٹ کے اندر اندر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔۔۔

اگلے دو گھنٹے تک مجھے ارحان اور اذہان ملک ویلا میں چاہیے اور دو گھنٹے کا مطلب دو گھنٹے وہ ارحان کی طرف غصے سے دیکھتے مراد کو بولے----

اور ارحان وہ لڑکی مجھے گھر نہیں چاہیے سمجھ آہ رہی ہے تمہیں -----وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پھر سے چلائے----

سوری بڑے پاپا میں یہ نہیں کر سکتا ارحان بھائی کو گھر بھیج دوں گا---- اس نے دو بدو جواب دیا تھا----

مجھے تم اور ارحان دونوں گھر پر چاہیے ہو اینڈ دیٹس فائنل وہ کہہ کر رکے نہیں تھے----

بڑے پاپا میں امل کے ساتھ ہی آؤں گا پھر------- اس نے اونچی آواز میں کہا تھا اور وہ اس کی سنی ان سنی کر کے جا چکے تھے-----

وہ کمرے میں گیا تھا----اور وہ بیڈ پر بیٹھی سوں سوں کر رہی تھی وہ چلتا ہوا اسکے قریب بیٹھ گیا تھا-----

ایک بات یاد رکھنا ریڈ چلی---- ارحان کبیر ملک نے تمہیں پورے دل سے اپنایا ہے---- یہ دل تمہاری دوری برداشت نہیں کر سکتا تو رونے کا مطلب------- کسی کے بھی کہنے پر تمہیں نہیں چھوڑ سکتا گوٹ اٹ----

اس نے بڑے نرم لہجے میں کہا تھا----

مجھے پرواہ نہیں ہے نا تمہاری محبت کی اور نا اس بات کی کے تم مجھے اپناتے ہو یا چھوڑتے ہو مجھے پرواہ ہے تو اس بات کی کے اس شخص نے میرے پاپا کے خون کو گالی دی ہے وہ ہوتا کون ہے یہ کہنے والا اور یہ صرف تم سے جڑے رشتے کی وجہ سے ہوا------

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی-----

یار بڑے پاپا تھوڑے سخت مزاج ہیں وہ کبھی کبھی غصے میں بہت کچھ برا بول جاتے ہیں--- جب میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم کسی بھی بات کی کیوں ٹینشن لے رہی ہو----

اس نے اسے پھر سے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔۔

تم ساتھ ہو اس بات کی ہی تو فکر ہے۔۔۔ تم ایسا کرو اپنے بڑے پاپا کی بات مانو اور مجھے طلاق دو اور۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی اس نے اسے بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔اتنا قریب کی اس کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

شرم نہیں آتی اتنی گندی اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں منہ سے نکالتے ہوئے خدا کا خوف ہے یا نہیں کیا سمجھا کیا ہوا ہے تم نے اس رشتے کو۔۔۔۔ الحمداللہ جائز اور حلال رشتہ ہے تمسے جسے تم بات بے بات ختم کرنے پر تلی ہو۔۔۔۔۔ میری نرمی کا تم نا جائز فائدہ اٹھاتی ہوں کتنی بار سمجھاؤں تمہیں ہاں بولو۔۔۔ اس نے اسکی بازو پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے ہرٹ ہو رہا ہے چھوڑو مجھے ارحان۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آئندہ فضول زبان چلانے سے گریز کرنا۔۔۔ نہیں تو رشتہ کیا تمہیں اپنے ہاتھوں سے خود ختم کروں گا۔۔۔ اور یہ جو تم راگ الاپتی رہتی ہو ناں سیپریشن کا اس کا بھی بندوبست کرتا ہوں ۔۔۔ اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اٹھو اور تیار ہو جاؤ گھر جانا ہے ہمیں وہ اسکے پاس سے اٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔ اس نے اسی ٹون میں جواب دیا۔ تھا۔۔۔

دس منٹ بعد جب میں اس کمرے میں آؤ تو امل مجھے تم اور سامان پیک ملے وہ اسے انگلی اٹھاتا وارن کرتا کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اور بینز اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے بیل بجا رہے تھے جب ایک اچھے خاصے قد کاٹ خوبصورت وجاہت اور ہینڈسم پرسنیلٹی والے بندے نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

ہیلو آئی ایم ڈیلٹن اینڈ شی ازمائی فرینڈ بینز---- وئیر از نشرح---- اس نے سجان کو اپنا تعارف کراتے ہوئے ہاتھ ملایا تھا اور نشرح کا پوچھا تھا---

نائس ٹو میٹ یو کم ہئیر----- آپ کیا لگتے ہیں اس کے---- سجان نے ان کے ساتھ اندر آتے ہوئے پوچھا تھا----

ایکچوئیلی وی آر فرینڈز----وہ پاکستانی ہے اور یہاں سٹڈی کے سلسلے میں رہتی ہے----یہی آپ کے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں----- اس نے تفصیلی بتایا تھا----

اوکے گڈ اصل میں کوئی لڑکا ان پر حملہ کر رہا تھا تو میں نے ان کو بچایا بٹ میرے بچاتے بچاتے بھی وہ کافی زیادہ انجرڈ ہوگئی تھیں----لیکن اب میں نے ان کا ٹریٹمنٹ کر دیا ہے---- جلد ٹھیک ہو جائیں گی سجان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

تھینک یو سو مچ---- زیادہ پریشانی کی بات تو نہیں اس بار بینز نے پوچھا تھا----

جی جی کوئی زیادہ پریشانی کی بات نہیں کچھ دیر تک ان کو ہوش آہ جائے

گا۔۔۔پھر چاہے تو آپ انہیں ساتھ لے جائیں اپنے۔۔۔۔۔۔

سبحان نے تجویز دی تھی۔۔۔

بلکل نہیں مجھے نہیں لگتا اس حالت میں اسکا دو قدم بھی چلنا ٹھیک رہے

گا۔۔۔فی الحال تو وہ یہی رہے گی جب تک اسکا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا اور چونکہ

وہ پاکستان سے ہے تو ایک پاکستانی کا فرض بنتا ہے پرائے ملک میں دوسرے

پاکستانی کی خدمت کرے۔۔۔۔۔

زارا نے کافی کے کپ سب کو تھماتے ہوئے کہا۔۔۔

بیوٹیفل۔۔۔۔ یو آر سو پریٹی گرل۔۔۔۔ بینز نے اسے دیکھتے ہی کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہیں یہ اپ کی۔۔۔۔ ڈیلٹن نے پوچھا تھا۔۔۔

شی ازمائی سسٹر۔۔۔۔ سبحان نے بتایا تھا۔۔۔۔

آپ چاہیں تو اپنی فرینڈ سے مل سکتے ہیں مگر اس سے پہلے آپ کو مجھے یہ لازمی بتانا پڑے گا کے آخر ان کی جان کو کس سے خطرہ ہے کیا کوئی دشمنی وغیرہ ہے----- سبحان نے ان کو کھوجتے ہوئے کہا----

زیادہ کچھ نہیں بڑی وہی کلاس فیلوز کی چیپ لڑائیاں جھگڑے اینڈ یو نو یونی کی لڑائیاں میں پروفیسر کو اطلاع کر چکا ہوں اور ان میں سے ایک کو جیل بھی بھجوا چکا ہوں اب بس جس نے نشرح پر حملہ کیا اسکو جیل پہنچانا باقی ہے----- اس نے غصے سے کہا تھس----

اس کو میں جیل پہنچا چکا ہوں میں اس واقعے کا ویٹنس ہوں اگر کسی بھی ہیلپ کی ضرورت ہوئی تو لازمی بتائیے گا-----

سبحان نے کھلے دل سے آفر کی تھی----

سبحان اسے ہوش آہ گیا ہے ------ زارا نے آواز لگائی تو وہ تینوں اٹھ کر اس کمرے کی جانب بڑھے جہاں نشرح تھی----

کیسی ہو ڈیلٹن نے اس کے ہاتھ کے اگے اپنے ہاتھ کا پنچ بناتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔اس نے بھی اپنے ہاتھ کا پنچ اسکے پنچ سے ٹچ کیا تھا۔۔۔

بینز تم ٹھیک ہو ناں اسے اپنی نہیں ابھی بھی بینز کی فکر تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہو نشو اینڈ آئی ایم سوری میں نے تم لوگوں کی سچائی پر یقین نہیں کیا میں نہیں جانتی میں کیسے شکریہ ادا کرو تمہارا رئیلی اگر دوستی کی کوئی مثال پوچھے تو نشرح وہ تم ہو وہ روتے ہوئے اسکے ہاتھ چوم رہی تھی۔۔۔۔۔

سبحان نے اس معصوم لڑکی کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا جس نے دوستی کے لیے جان کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔۔

ڈیلٹن۔۔۔۔۔ ایبک اور جیمنائے۔۔۔ اس نے اب ڈیلٹن سے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں جیل میں ہیں اور شاید ان کی چٹنی بھی بن رہی ہوں ڈیلٹن نے خالص اردو لہجے میں چٹنی بولا تو زارا بھی مسکرا دی تھی۔۔۔اس کی اتنی شائستہ اردو پر۔۔۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے ہرااااا بولے ہم تینوں اپنی جیت پر------

مگر میرے پیٹ میں بہت درد ہے----- اس نے چہرہ لٹکا کر بولا تھا-----

کوئی بات نہیں تمہارے حصے کا ہرا ہمارے ساتھ زارا اور سبحان بولیں گے----

ڈیلٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور پھر نشرح کی بجائے سب نے ہراا کیا تھا اونچی آواز میں -----

کیا میں سڑک پر سو رہی تھی اتنا شور----- علیہا آنکھیں ملتی ہوئی نیچے آئی تھی----

آہ----میرا بچہ----سوری-----سبحان نے اسکی دونوں گال کھینچتے ہوئے کہا تھا----

پیٹر مین علیہا کی نیند خراب کرنے کی سزا جانتے ہیں ناں آپ----وہ ابھی بھی انکھیں مل رہی تھی-----

میں جانتا ہوں اور یہ رہی چاکلیٹ۔۔۔۔ ڈیلٹن کو اس پر اتنا پیار آیا تھا کے اپنی جیب سے چاکلیٹ نکال کر اسے آفر کی تھی۔۔۔۔

اور آئی ایم سوری۔۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔۔ مائی سیلف علیہا۔ درید۔۔۔۔فیوچر فائٹر پائلٹ ال سو اہ فٹ بال چیمپین ان فیچر۔۔۔۔ برائٹ فیوچر آف پاکستان۔۔۔۔۔۔۔

اس نے باری باری سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

نشرح نے غور سے فیوچر فائٹر پائلٹ کو دیکھا تھا۔۔۔۔ سر پر اون کی گرم ٹوپی لیے لمبے کرلی بالوں کو کمر پر گرائے ریڈ سلیپنگ سوٹ جس پر جگہ جگہ سٹابریز بنی ہوئی تھیں اور خرگوش کی شکل کے سافٹ سے سلیپر پہنے وہ اسے چھوٹی سی چلتی پھرتی سٹابری لگی تھی۔۔۔۔

آپ کو کیا ہوا کیوٹ گرل۔۔۔۔۔ نشرح کو بیڈ پر کمفرٹر لیے بیٹھا دیکھ اس نے اس کے پاس کمفرٹر میں بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔وہ ایسی ہی تھی جو پسند آہ جاتا تھا پھر وہ

اس کے لیے اجنبی نہیں رہتا تھا اور وہ تینوں اسے بہت پسند آئے تھے سپیشلی نشرح۔۔۔۔۔

وہ اسے چوٹ لگ گئی تھی گر گئی تھی راستے میں تو علیہا تمہارے پیٹر مین نے بچایا اس کیوٹ سی گرل کو زارا نے بتایا تھا علیہا کو۔۔۔۔

پھر اس حساب سے تو وہ کیوٹ گرل کے بھی پیٹر مین ہوئے علیہا نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور اسی دوران نشرح اور سجان کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں تھیں ۔۔۔۔

ویسے نشرح میں زارا ہوں یہ علیہا اور یہ سجان اور ہم تینوں بہن بھائی ہیں زارا نے مزید تعارف کروایا تھا۔۔۔۔

زارا آپ بہت خوبصورت ہیں سپیشلی آپ کی انکھیں۔۔۔۔ نشرح نے دل سے تعریف کی تھی۔۔۔۔ اور زارا نے اس کی طرف پر اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔ اس بار اسے پھر سے نشرح کی انکھیں دیکھی دیکھی لگیں تھیں۔۔۔۔

ویل اپ کا بے حد شکریہ مسٹر سبحان آپ نے مجھے بچایا آپ کا بہت بڑا احسان ہے مجھ پر اب آئی تھنک ہمیں چلنا چاہیے نشرح نے سبحان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خود سے کنفرٹر ہٹاتے کہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں جا رہی تم کہیں ابھی تمہارا زخم اس قابل نہیں ہے کے تم دو قدم بھی چل سکو اسلیے بیٹھی رہو بس۔۔۔۔ زارا نے اسے صاف منع کیا تھا۔۔۔

ہان ٹھیک کہہ رہی ہے زارا تم یہی رک جاؤ اور ویسے بھی یہاں تمہارا خیال رکھنے کے لیے زارا ہے وہاں تمہارا اکیلی کا کون خیال رکھے گا بینز اور ڈیلٹن نے اسے سمجھایا تھا اور پھر تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد وہ دونوں بھی چلے گئے تھے۔۔۔۔ بینز نے رکنے کا کہا تھا مگر نشرح نے اسے یہ کہہ کر بھیج دیا کے وہ جا کر ریسٹ کرے اور اپنے دماغ کو ریلیکس رکھے جس سب سے وہ گزر کر آئی ہے وہ اس کے لیے آسان نہیں ہے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

میں کبھی کسی چیز کے لیے اتنا نہیں تڑپا جتنا تمہاری تڑپ مجھے مار رہی ہے زارا۔۔۔ میں نہیں جانتا تم اسوقت کہاں ہو کس حال میں ہو مگر میں تمہیں ڈھونڈنے کے لیے زمین آسمان ایک کر دونگا تمہیں میرا ہی ہونا ہے میرے پاس ہی رہنا ہے۔۔۔۔۔

سنا ہوگا بہت تم نے ۔ ۔
کہیں آنکھوں کی رم جھم کا ۔ ۔
کہیں پلکوں کی شبنم کا ۔ ۔
پڑھا ہوگا کہیں تم نے ۔ ۔
کہیں لہجے کی بارش کا ۔ ۔
کہیں ساگر کے آنسو کا ۔ ۔ ...
!مگر تم نے، کبھی ہمدم

کہیں دیکھے؟ کہیں پرکھے؟

کسی تحریر کے آنسو۔۔؟

مجھے تیری جدائی نے،

یہی معراج بخشی ہے۔۔

کہ میں جو لفظ لکھتا ہوں،

وہ سارے لفظ روتے ہیں۔۔

کہ میں جو حرف بنتا ہوں،

وہ سارے بین کرتے ہیں۔۔

میرے سنگ اس جدائی میں،

میرے الفاظ مرتے ہیں۔۔

سبھی تعریف کرتے ہیں،

میری تحریر کی لیکن!!

،کبھی کوئی نہیں سنتا

میرے الفاظ کی سِسکی۔۔

،فلک بھی جو ہلا ڈالے

،میرے لفظوں میں ہیں شامل

اسی تاثیر کے آنسو۔۔۔

!!کبھی دیکھو میرے ہمدم

"میری تحریر کے آنسو۔

نا تو تمہیں حاکم بابا مجھ سے چھین سکتے ہیں اور نا ہی وہ وہ سانپ اور ناہی وہ سفید لباس والے لوگ۔۔۔۔۔ تمہیں مر کر بھی میرا ہونا ہو گا اور جیتے جی بھی میرا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کون سا جنون تھا اسکے اندر جس سے وہ جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں ساتھ رہناہے اور خوش رہنا ہے مجھے تمہارے ہاتھ سے ویسے ہی کھانا کھانا ہے۔۔۔۔۔۔

سوچتے ہوئے اذہان کی انکھ سے موتی نکل کر تکیے میں جزب ہوا تھا۔۔۔وہ ہوش میں اہ گیا تھا مگر۔۔۔۔ وہ اب بھی تکلیف میں تھا کے اس کی زارا اسکے آس پاس نہیں تھی۔۔۔۔۔

بھائی اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔۔۔ارحان نے کمرے میں آتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

زارا کا کچھ پتا چلا وہ چھت کو گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

نہیں بھائی اصل میں وہ۔۔۔۔ اس نے کہتے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔

کیا ارحان پلیز بولو بتاؤ مجھے کچھ ورنہ میری جان نکل جائے گی۔۔۔ اسکے دل کو ٹھیس پہنچی تھی یہ سن کر کے زارا نہیں ملی تھی۔۔۔

بھائی میں ہوسپٹل بھی گیا تھا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھیں اور تو اور علیہا بھی غائب ہے اور نا ہی سجان لوگوں کو پتا ہے وہ کہاں ہے اور نا ہی امل کچھ جانتی ہے میں بہت کوشش کر چکا ہوں مگر مجھے کوئی کلو نہیں مل رہا۔۔۔

ارحان نے افسردگی سے کہا تھا۔۔۔۔

آگ لگا دوں گا اس دنیا کو اگر وہ نا ملی تو۔۔۔۔ کون ہے جو میرے اندر کے جنون سے ٹکرا ٹکرا کر پاش ہونا چاہتا ہے وہ چکراتے سر کے ساتھ اٹھا تھا۔۔۔

اور پھر لڑکھڑایا تھا۔۔۔

بھائی پلیز بیٹھ جائیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ ارحان نے اسے پکڑ کر بٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہونے دو یار اگر وہ نا ملی نا تو مزید خراب ہو جائے گی طبیعت اورپھر تم لوگ چاہ کر بھی مجھے ہوش میں واپس نہیں لا سکو گے۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے پھر اٹھا تھا۔۔۔

بھائی فی الحال تو ہم گھر جا رہے ہیں بڑے پاپا کے سخت اڈرز ہیں۔۔۔۔۔وہ آئے تھے یہاں اور امل کو بھی دیکھ چکے ہیں اور وہ امل کو زارا سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔

ارحان نے اسے بٹھاتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔۔

پھر-----اذہان نے پوچھا تھا-----

پھر کیا میں نے انہیں بتایا کے امل بیوی ہے میری کہتے گھر نا لے کر آنا اسے اور اس سے رشتہ ختم کر----- ارحان نے گہری سوچ میں ڈوبتے ہوئے کہا تھا- --

ارحان امل کو لیکر گھر جاؤ کسی سے بھی ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں وہ بیوی ہے تمہاری اسکی پروٹیکشن تمہاری زمہ داری ہے-----

اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

جی بھائی---- آپ بھی ساتھ چلیں گے-----

ارحان نے پوچھا تھا---

نہیں مجھے فی الحال بہت ضروری کام ہے وہ کر لوں پہلے کہتے وہ مراد کو آوازیں دیتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا---- چہرے پر تکلیف کے اثرات صاف واضح تھے----- قدم لڑکھڑا رہے تھے---- سر چکرا رہا تھا مگر اب بھی اسکے لیے بس ایک

وجود کا ڈھونڈنا اسکو آنکھوں کے سامنے دیکھنا اور اسکی فکر میں جان ہلکان کرنا لازم ہو گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

وہ مراد کے ساتھ سب سے پہلے ہوسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔ ہوسپٹل جا کر اسے پتا چلا کے علیہا تو اس رات ہی غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔جس رات وہ اور زارا درگاہ پر تھے۔۔۔۔۔

اور ڈاکٹر سبحان نے بہت کوشش کی تھی اسے ڈھونڈنے کی مگر وہ چاہ کر بھی ڈھونڈ نہیں سکے تھے۔۔۔۔۔پھر ان کو ملک سے باہر کسی کورس کے لیے جانا پڑا تو وہ ہوسپٹل سے دو ماہ کی آفیشل لیو پر ہیں۔۔۔۔۔ اذہان کو یہ سب باتیں ہضم نہیں ہو رہیں تھیں کہیں نا کہیں اس کا شک سبحان پر ہی جا رہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ زارا اکیلی اتنی بہادر تو تھی نہیں کے بیمار علیہا کو لے کر چل پڑے کہیں بھی۔۔۔۔

مراد زرا ائیرپورٹ کی طرف گاڑی موڑو۔۔۔۔ ہوسپٹل سے نکلتے ہی اس نے مراد کو حکم دیا تھا۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔ مراد نے حکم کی تعمیل کی تھی۔۔۔۔

ائیرپورٹ پہنچ کر اس نے پچھلے دن کے پیسینجرز کی ڈیٹیلز نکلوائی تھی مگر سبحان کے نام سے ایک ہی سیٹ کنفرم تھی۔۔۔اسکے علاوہ زارا اور علیہا نام کی پیسنجر سیٹ ریزرو نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے ڈیٹیلز دیکھ کر غصے سے ہاتھ کا پنچ بنا کر ٹیبل پر مارا تھا۔۔۔۔

تو تم ان دونوں کو کسی محفوظ جگہ پہنچا کر ہی وہاں گئے ہو۔۔۔۔ وہ شدید تپش کے عالم میں تھا۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اب اس نے مراد کو حکم دیا تھا کے وہ ماہر کی طرف چلے

۔۔۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب مجھے لگتا ہے ہمیں گھر چلنا چاہیے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کو جو بھی معلومات چاہیے میں لاکر دوں گا مگر پلیز گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

مراد نے اس کے لرزتے وجود اور لال سرخ چہرے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔اسے اس کی حالت سے خوف آہ رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں یار اس ٹائم سب سے زیادہ ضروری تمہاری چھوٹی ملکانی کی تلاش ہے۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ ضروری نہیں ہے۔۔۔۔ بولتے ہوئے اس کی آواز بھی کانپ رہی تھی اب۔۔۔

مراد نے مرر میں سے اسکے عشق کی انتہا دیکھی تھی جسے نا تو اپنی ہوش تھی نا اپنی درد کی تکلیف تھی۔۔۔۔ یاد تھی تو زارا۔۔۔۔

اوکھے پینڈھے لمیاں نے راواں عشق دیاں۔۔۔۔

وکھری کلی دن تے راواں عشق دیاں۔۔۔۔

عشق نے اسکا خون نچوڑ دیا تھا۔۔۔اسکا غرور چھین لیا تھا۔۔۔ اس کے جسم پر رشہ طاری کر دیا تھا۔۔۔

جاؤ بلا کر لاؤ اسے۔۔۔۔ماہر کے گھر کے سامنے گاڑی رکتے ہی اس نے مراد سے کہا تھا۔۔۔

ماہر باہر آیا تو اس نے پیچھے سے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔اور وہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

زارا کہاں ہے۔۔۔۔اس نے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

ماہر تو اس کی حالت دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔۔۔ وہ تو کہیں سے بھی پرانا والا اذہان نہیں لگ رہا تھا وہ غرور وہ روب وہ دبدبا وہ آنکھوں کی چمک سب ماند پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ اس نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

یہ م۔۔۔۔م۔۔میرے سوال کا جواب نہیں ہے ۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کی لالگی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔جیسے کسی نے گندمی رنگت پر لال رنگ ملا ہو جیسے سورج پر لالگی آتی ہے غروب آفتاب کے وقت۔۔۔۔۔

میں ارحان کو بتا چکا ہوں ہم خود اسے ڈھونڈ رہے ہیں سجان وہاں جاکر بھی سکون سے نہیں رہ پا رہا اسے وہاں میں نے بھیج تو دیا ہے مگر اس کا ایک پرسنٹ بھی دل نہیں لگ رہا وہاں۔۔۔۔ہم کیا کریں کچھ سمجھ نہیں آہ رہا یہ تیسرا کون سا ایسا دشمن ہے جو چھپ کر وار کر رہا ہے اور ہم سب زارا کی عافیت کے لیے تڑپ رہے ہیں۔۔۔۔۔ ماہر نے چہرے پر پریشانی سجائے بڑے اچھے سے اذہان حیات ملک کو ڈیل کیا تھا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ت۔۔تم میرے ساتھ چال بازیاں نہیں کھیل سکتے وہ دوسرے اور تیسرے بھی تم ہو۔۔۔ اذہان نے طیش کے عالم میں کہا تھا۔۔۔۔۔

کاش اذہان تم اسی دن جب زارا کو اس ویران اپارٹمنٹ سے لے کر آئے تھے اسی دن پتا کروا لیتے کے وہ تیسرا کون ہے تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا۔۔۔۔

ماہر نے اسے دیکھتے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

تم اب جا سکتے ہو۔۔ لیکن اگر سچائی کھلنے پر تم دونوں اس سب میں کسی بھی طرح انوالو ہوئے تو میں تم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھ سے اسے گاڑی سے نیچے اترنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

مراد نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔اب وہ منتظر تھا اپنے چھوٹے ملک کے اگلے حکم کا۔۔۔

ماہر صحیح تو کہہ رہا تھا زارا کے ملنے کی خوشی میں اسکے آس پاس ہونے کی خوشی میں۔۔۔۔ میں یہ بھی بھول گیا کے اس نمبر سے میسج کس نے کیا تھا۔۔۔ کون تھا وہ اور کون لوگ تھے وہ جو اسے ایسے اٹھا کر لے گئیے۔۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا اور اسے خود پر بے حد غصہ آیا تھا۔۔۔۔

مراد میرا موبائل۔۔۔۔۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔۔۔

مگر موبائل نہیں تھا۔۔۔۔

اوہ ہاں مجھے یاد آیا وہ تو اس رات کھو گیا تھا۔۔۔۔ اس نے اپنی کنپٹی سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مراد۔۔۔۔۔ اس نے اسے پھر سے آواز دی تھی۔۔۔۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔۔ اس نے ڈرائیونگ پر فوکس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یار ارحان کا نمبر ڈائل کر کے دو۔۔۔۔ اس نے حکم دیا تھا۔۔۔۔

مراد نے ارحان کا نمبر ڈائل کر کے اپنے چھوٹے ملک صاحب کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔۔

ہی۔۔۔ ہیل۔۔۔ ہیلو ار۔۔۔ ارءا۔۔۔ ارحان۔۔۔۔ اس کا لہجہ مزید لڑکھڑاہٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔۔

جی بھائی بولیں کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں ۔۔۔۔۔۔ اس کو فکر ہوئی تھی اس کی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔م۔۔۔۔میں ۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔۔ ایس۔۔۔۔ایسا کرو اپنے دست سے کہہ کر میرے نمبر کی ری۔۔۔۔ریک۔۔ ۔ریکارڈنگز نکلوا دو۔۔۔ اس نے بڑی مشکل سے کہا تھا۔۔۔۔

میں نکلوا چکا ہوں بھائی آپ واپس آئیں گھر چلتے ہیں۔۔۔۔ہم۔مل کر بھابھی۔۔۔۔۔

ار ۔۔۔ ار۔۔۔۔۔حان۔۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر تک۔۔۔۔ نمبر سینڈ کرتا ہوں اس پر ساری ریکارڈنگز مجھ ۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔

آپ کہاں پر ہیں مجھے بتائیں میں وہاں آتا ہوں مل کر بتاتا ہوں آپ کو سارا کچھ۔۔۔
اس نے بھی اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔ ت۔۔۔۔ت۔۔۔۔م ایسے بتاؤ میں ویٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔ اس نے اپنی بات پر زور دیا تھا۔۔۔۔

بھائی جس نمبر سے آپ کو میسج ملا تھا اور ویڈیو بھابھی کے اپارٹمنٹ ہونے کی اطلاع بھی وہ نمبر کسی گاؤں کے بندے کا اود وہ بہت ہی بزرگ ہے ۔۔۔ اسکے شناختی کارڈ پر کسی نے سم نکلوا کر وہ کام کیا آپ کو اطلاع دی اور سم توڑ دی۔۔۔۔۔ میں اس بزرگ کا بھی پتہ کروا چکا ہوں اسے فالج ہوا ہے اور وہ پچھلے تین سال سے اس مرض میں مبتلا ہے نا کچھ بول سکتا ہے اور نا ہی اٹھ کر بیٹھ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ ارحان نے تفصیل دی تھی۔۔۔۔۔

اور دوسرا نمبر سنان کا ہے اس سے تو آپ کی تفصیلی بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا اس جیسا کمزور انسان کچھ کر سکتا ہے ۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

پھ۔۔۔۔۔پنر۔۔۔۔پھر کہاں گئی زارا۔۔۔۔ اس نے اپنے آنسوؤں کو اندر ہی اتارا تھا۔۔۔۔

بھائی آپ گھر آہ جائیں۔۔۔۔ بڑے پاپا کی کال آہ رہی ہے بار بار۔۔۔ہم انشاللہ اس بات کا کوئی نا کوئی حل ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔ اس نے پھر سے منت کی تھی۔۔۔۔

اچ۔۔۔اچ۔۔۔اچھا تم گھر پہنچو میں آتا ہوں۔۔۔۔ اس نے کہتے موبائل مراد کو پکڑایا تھا۔۔۔۔

مراد ماہر کا نمبر ہے ناں تمہارے پاس اس کو کال کر کے سنان کا ایڈریس لو ہمیں وہاں جانا ہے۔۔۔۔۔

اذہان نے انکھیں بند کرتے سیٹ سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہمارے بابا نہیں ہے ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے پلیز ہم پر رحم کرو ہمیں چھوڑ دو۔۔۔۔ وہ ہاتھ باندھے اسکے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں تم جو کہو گے میں وہی کروں گی مگر خدا کے لیے مجھے علیہا سے ملوا دو وہ اپنی تکلیف اکیلے برداشت نہیں کر سکتی ۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ خبردار جو اپنے گندے منہ سے میری بہن کا نام۔لیا نوچ لوں گی تمہارا منہ۔۔۔

اذہان نے بے تحاشہ اپنی گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی گال پر اسکے نرم گداز ہاتھ کے لمس کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر وہ لمس تو کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔ اسکے سینے میں ہوک اٹھی تھی آنکھوں سے موتی نکل۔کر گرے تھے۔۔۔۔

دل "وجود "سانسیں "سب کپکپا رہے تھے۔۔۔ وہ مٹی ہو رہا تھا وہ مٹی ہونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

پھول تو کھلتے ہیں مگر ویرانی نہیں جاتی
بچھڑ کر تجھ سے دل کی پریشانی نہیں جاتی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

بھول جاتے ہیں لوگ تو صدیوں کی رفاقت
مرے ذہن پہ نقش تیری نشانی نہیں جاتی

رو رو کے ہوئیں مانند مری آنکھیں
اب تصویر تیری مجھ سے پہچانی نہیں جاتی

محفل میں مرے ذکر پہ ذرا بھی نہیں چونکا
تو بھول گیا مجھ کو یہ حیرانی نہیں جاتی

بے شک بہاؤں اشک میں لاکھ دوں دلیلیں
مسند کوئی بھی بات مری مانی نہیں جاتی

ممکن ہے کتابوں سے مٹ جائے
ذہنوں سے مگر تیری کہانی نہیں جاتی

میں نے تمہیں درد دیا تھا نا تمہیں تڑپایا تھا نا دیکھو میں بھی تڑپ رہاہوں مجھے تمہارے بغیر اک پل بھی سکون نہیں آہ رہا----- میرا یہ کپکپاتا وجود بھی میرے درد کو نہیں اپنے اندر جذب کر پاہ رہا-- --- اس نے کرب سے سوچا تھا-----
کیا فرق پڑتا ہے اذہان حیات ملک تم نوچو یا تمہارا کوئی دوست بات تو ایک ہی ہے-----
پلیز اذہان نہیں کرو اچھے بننے کا ڈرامہ تم شیطان ہو اور شیطان کبھی فرشتہ نہیں بنتا-----
تم نے بنا دیا مجھے فرشتہ اس نے تڑپ کر انکھیں بند کیں تھیں تم نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا زارا میری دعا ہے تمہاری عزت تم سمیت حفاظت میں ہو میں نے

کبھی کچھ نہیں مانگا رب سے مگر میں آج اپنے ٹوٹے ہوئے دل کے ٹکڑے لے کر اس سے تمہاری سلامتی کی دعا مانگتا ہوں اس نے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

اس کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ اسے کسی ناگ کی طرح ڈس رہا تھا۔۔۔۔ اسکی ہڈیوں میں سنسناہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ اسکا وجود پھر سے جھلس رہا تھا۔۔۔۔

اسے نہیں پتہ مراد نے کب ماہر سے سنان کے گھر کا ایڈریس لیا کب وہ سنان کے گھر کے آگے کھڑے ہوئے۔۔۔۔وہ تو خود سے ہی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب اندر چلیں گے یا یہی بلوا دوں۔۔۔ مراد نے سیٹ بیلٹ اتارتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں یار ٹانگوں میں جان نہیں ہے بے جان پڑی ہیں ادھر بلوا دو۔۔۔۔ ڈر ہے اٹھ کر کھڑا ہوا تو گر جاؤ گا۔۔۔۔

اس نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے مراد کے ساتھ سنان آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔۔

اوہ اذہان آپ۔۔۔۔ مجھے بلوا لیتے میں خود آہ جاتا۔۔۔ سنان نے اسکے پاس پیسنجر سیٹ پر بیٹھتے چہچاتے کوئے کہا تھا۔۔۔۔

زاراکو تم نے اٹھوایا ہے۔۔۔۔ اس نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر اس سے سوال پوچھا تھا۔۔۔۔

میں نے کیوں اٹھوانا ہے آپ کے ہوتے ہوئے میں اتنی ہمت کر سکتا

ہوں۔۔۔۔ کیا ہوا وہ مری نہیں کیا۔۔۔ سنان نے نفرت سے پوچھا تھا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ اذہان نے لرزتے ہاتھ سے مکا بنا کر اس کے منہ پر مارا تھا۔ ۔۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔اس نے اپنے ہونٹ سے نکلتے خون کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ائندہ زارا کے بارے میں کوئی بھی فضول بکواس کرنے سے گریز کرنا۔۔۔ اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے کہا تھا۔۔۔

سچی اذہان برو مجھے نہیں پتا زارا کا میں تو اس دن سے ریلیکس پڑا ہوا ہوں کے وہ دونوں بہنیں آپ کے پاس ہیں۔۔۔۔ اس نے چاپلوسی کی انتہا کی تھی۔۔۔۔ وہ جانتا تھا اذہان سے دشمنی لینے کا مطلب مگر وہ دل ہی دل میں اس پنچ کا بدلہ لینے کا بھی ارادہ کر چکا تھا۔۔

اگر تمہارا کوئی لنک ہوا نا اس سب سے تو اگلی سانس نہیں لینے دوں گا۔۔۔۔ مراد باہر پھینکو اسے گاڑی سے۔۔۔۔۔

اذہان نے مراد کو حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

اور مراد نے دو منٹ کے اندر اندر اسے وہاں سے دفع کر کے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔۔

مراد دو دو بندے لگواو اس ماہر اور اس سنان پر۔۔۔۔ مجھے ان کی پل پل کی رپورٹ چاہیے اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔ اس نے حکم کی تعمیل کی تھی۔۔۔

پانی پی لیں ملک صاحب اسے اس کی حالت سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
گھر چلو مراد اس نے انکھیں بند کرتے اسے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر درد کی شدت اتنی تھی کے اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔
سبحان جو کافی بنانے کے لیے جا رہا تھا دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے اسے اٹھتا دیکھ کر اسکے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔
کیا ہوا آپ ایسے کیوں کھڑی ہو رہی ہے زخم کچا ہے آپ کا کہاں جانا ہے۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف بڑھتے کہا تھا۔۔۔۔
وہ مجھے واش روم جانا تھا اس نے درد کو برداشت کرتے اپنی آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔۔

رکیں میں زارا کو۔۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز وہ ابھی گئی ہیں فجر پڑھنے میں نے ہی انہیں بولا تھا تھوڑی دیر ریسٹ کر لیں۔۔۔ نشرح نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا پھر۔۔۔۔ اس نے اس کی حالت دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں چلی جاؤ گی۔۔۔۔ اس نے قدم آگے بڑھایا تھا کے گرنے لگی تھی جب سبحان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔۔۔

نشرح کے لیے یہ سبحان کا پہلا لمس تھا۔۔۔ اور سبحان کے لیے اس کا دوسرا لمس۔۔۔۔ دونوں اتنے قریب تھے کے ایک دوسرے کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر محسوس ہو رہیں تھیں انہیں۔۔۔۔ کچھ دیر ایک دوسرے کی آنکھوں میں انکھیں ڈالے کھڑے رہے تھے جیسے اس لمس سے آشنائی چاہ رہے

ہوں۔۔۔ سبحان اس کی آئی بروز کے درمیان جگمگاتے تل پر اٹک گیا تھا۔۔۔نشرح نے نظریں چراتے ہوئے خود کو کمپوز کیا تھا۔۔

چلیں میں چھوڑ دوں۔۔۔۔ سبحان نے انتہائی نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر ایسے ہی اسے سہارا دیئے وہ واش روم تک لایا تھا اسے اندر تک چھوڑ کر وہ باہر آیا تھا۔۔۔ اور پھر کچھ دیر بعد جب وہ واش روم کے دروازے تک خود کو گھسیٹتے ہوئے لائی تھی۔۔۔ تو سبحان نے آگے بڑھ کر اسی طرح اسے پکڑ کر سہارا دیتے بیڈ تک لایا تھا۔۔۔ اور بڑی نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔ اس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔

کافی پیئیں گی۔۔۔۔ وہ شاید اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا اس لیے پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

ہاں اگر آپ بنا رہے ہیں اپنے لیے تو ضرور پیوں گی۔۔۔ مگر اگر سپیشل میرے لیے بنا رہے ہیں تو تکلف نا کریں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں میں اپنے لیے بنانے جا رہا تھا ایکچولی مجھے عادت ہے فجر کے بعد کافی پینے کی۔۔۔ سجان نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔اور پھر کافی بنانے چلے گیا تھا۔۔۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ کافی کے دو کپ ہاتھ میں پکڑے اس کے کمرے میں آیا تھا اور اس کے بیڈ کے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گیا تھا نشرح کو اس کی کافی پکڑا کر۔۔۔۔۔

ناٹ بیڈ۔۔۔ نشرح نے سپ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو آپ نے اتنا بڑا رسک اپنی دوست کو بچانے کے لیے لیا۔۔۔ سجان نے کافی کی تعریف پر اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

بات صرف دوستی کی نہیں بینز کی زندگی کی تھی۔۔۔ اور جب زندگی کی بات ہو اور بینز کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو میں اسے ایسے ہی پروٹیکٹ کرتی اس نے پھر سے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو آپ اپنی زندگی انسانیت کی خدمت کے لیے سرو کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ سبحان نے اس کے جواب کو دل سے سراہا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے ابھی کھوجنا چاہتا تھا۔۔۔

بلکل نہیں میں یا آپ کون ہوتے ہیں اپنی زندگیوں کو انسانیت کے لیے سرو کرنے والے۔۔۔ انسان اشرف المخلوقات میں سے ایک ہے اور جس نے اسے بنایا ہے وہ حاکم ہے حاکم انسانیت۔۔۔ تو پھر وہ کیوں چاہے گا کہ کوئی بھی ایرا غیرا اٹھ کر اسکی اشراف المخلوق کی خدمت کرے۔۔۔ اس لیے وہ اس کام کے لیے مخصوص لوگوں کو چنتا ہے جو اہل ہوں۔۔۔ جو بیچ راستے میں ڈگمگائیں نا۔۔۔ جو آخر تک ڈٹے رہیں کسی مضبوط چٹان کی طرح۔۔۔۔ چاہے کتنے بھی طوفان آئیں راستے میں۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ اس دنیا میں عبدالستار ایدھی ایک ہی تھے۔۔۔ جنہیں انسانیت کی خدمت کے لیے چنا گیا تھا۔۔۔ میں یا آپ کیوں نہیں ہو گئے عبدالستار ایدھی۔۔۔ اس نے بڑے پر سکون لہجے میں اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔۔

آچھا فلسفہ ہے۔۔۔۔ سبحان نے پھر سے دل میں اس کے جواب کو سراہا تھا۔۔۔

مگر اس کے سامنے اسے بیان نہیں کیا تھا اسے سراہا نہیں تھا۔۔۔

یہ تو اگلے بندے کے اوپر ڈیپینڈ کرتا ہے وہ اسے فلسفہ کہتا ہے یا پوزیٹیو سوچ نشرح نے کہاں ادھار رکھا تھا۔۔۔

میں اتنی جلدی کسی کی بھی سوچ سے ایگری نہیں کرتا۔۔۔۔ میری سوچ کا اپنا ایک معیار ہے۔۔۔۔ سبحان نے کافی کا گھونٹ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

گریٹ لیکن مجھے لگتا ہے آپ کی سوچ بہت پیچھے کی بات ہے۔۔۔۔ پہلے بات ہے آپ کے دل کی صفائی دل جتنا پاک ہو گا۔۔۔۔ سوچ بھی پاک ہو گی اور مثبت سوچ رکھنے والوں سے ایگری ہونے میں بھی دقت نہیں ہو گی۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ مجھے لگتا ہے یہ بحث کافی طویل جا سکتی ہے۔۔۔۔ خیر پاکستان کہاں سے ہیں آپ۔۔۔ وہ جانتا تھا کے اس کے سامنے بیٹھی لڑکی کی سوچ بھی اس کے دل کی طرح پاک ہے مگر وہ اس پر واضح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لاہور سے اس نے کافی کا آخری گھونٹ بھرتے کہا تھا۔۔۔

گریٹ ہم بھی لاہور سے ہی ہیں۔۔۔ یہاں کیا پڑھ رہیں ہیں آپ۔۔۔ سجان نے خالی کپ میز پر رکھتے پوچھا تھا۔۔۔

میس کمیونیکیشن۔۔۔ ایکچولی آئی وانٹ ٹو بی کم آہ جرنلسٹ۔۔۔ نشرح نے خالی کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

گریٹ۔۔۔ یہ تو اچھی بات ہے پھر کہیں اپلائے بھی کیا یا نہیں۔۔۔ اس نے اس سے کپ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی بی بی سی نیوز میں فائل سبمٹ کروائی ہے اسی ہفتے انٹرویو ہے۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ ڈاکٹر ہیں۔۔۔۔ نشرح نے فوراً سے پوچھا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ اگلا سوال پوچھتا اس سے۔۔۔۔

جی میں ڈاکٹر بھی ہوں اور جرنلسٹ بھی بی بی سی نیوز کے ہی ایک پروجیکٹ کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں۔۔۔یہ کہہ لیں انکا افیشل جرنلسٹ۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہاتھا۔۔۔

گڈ پھر توآپ سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔۔۔ اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

بلکل آلویز دئیر فور یو۔۔۔ اس نے کھلے دل سے پیشکش کی تھی۔۔۔

آپ کی دوست کچھ زیادہ ہی ڈسٹرب تھی کیا یہ واقعی یونی کی چھوٹی سے لڑائی تھی یا کچھ اوربات ہے۔۔۔۔ اس نے جانے کس خیال کے تحت بات گھما پھرا کر پھر سے جوڑی تھی۔۔۔

بات تو چھوٹی موٹی یونی کی لڑائیوں سے ہی سٹارٹ ہوئی تھی ۔۔۔۔ مگر اب بہت بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ اصل میں ڈیلٹن بینز سے محبت کرتا تھا اور جیمنا لئے جو ہر قدم پر ڈیلٹن سے مات کھاتا رہا ہے اس نے ڈیلٹن کو ہرانے کے لیے بینز کے پیچھے ایک کرائے کا جھوٹی محبت کا دعوہ کرنے والا لڑکا لگا دیا جس نے پوری طرح سے بینز کو اپنے جال میں پھنسایا۔۔۔ اور پھر اسے انگیجمنٹ کی بھی آفر کی۔۔۔۔

اس نے دکھ سے کہا تھا۔۔۔۔

تو آپ کو یہ سب کیسے پتا چلا ۔۔۔۔۔ سجان کو انٹرسٹ ہوا تھا اس سٹوری میں۔۔۔۔

میں نے لرننگ ہال کی طرف جاتے ہوئے جیمنا لئے اور ایبک کی باتیں سن لیں تھی کے وہ بینز کو اغواہ کر کے اسے روز ٹارچر کریں گے اور ویڈیوز ڈیلٹن کو بھیج کر اسے تڑپائیں گے۔۔۔۔ مجھے اندازہ تو پہلے ہی تھا کے ایبک اس سے محبت نہیں کرتا اس دن میرے یقین کو مہر لگی تھی۔۔۔ پھر میں نے ڈیلٹن کو سمجھایا اور ہم

نے اس کی لائف سیو کرنے کی کوشش کی اور ہم کامیاب بھی ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

واہ سپر پاور گرل ۔۔۔

مگر آپ کو کیسے پتا چلا کے وہ اس سے سچی محبت نہیں کرتا۔۔۔۔ سجان نے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔

محبت جب ہوتی ہے نا انسان بدل جاتا ہے وہ اپنے اور اپنے محبوب کے حق میں ہی نہیں دنیا کے حق میں بھی نرم پڑھ جاتا ہے۔۔۔۔۔ محبت میں جو سب سے "پہلی چیز خاک میں ملتی ہے وہ انسان کا غرور ہوتا ہے ۔۔۔۔ پھر اسکے اندر "میں نہیں ہوتی وہ ہم ہو جاتا ہے اپنے محبوب کے لیے سوتا جاگتا اٹھتا بیٹھتا۔۔۔۔۔ دو جسم ایک جان روحیں تحلیل ہونے کا امر سر انجام دیتیں ہیں اور جو دوسری بات محبت میں سونپی جاتی ہے وہ احساس کی شناسائی اور خود سپردگی کا عمل ہے۔۔۔۔ خیر بہت لمبی بات ہے آپ بور ہو جائیں گے اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

واہ آپ نے تو لگتا پی ایچ ڈی کی ہے۔۔۔۔ یا پھر کسی سے جان لیوا محبت سجان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے بس دوسروں کی محبت پر ریسرچ کر کے اپنا پوائنٹ آف ویو شئیر کیا ہے آپ سے۔۔۔۔۔۔ رہی بات میری محبت کی تو جس سے ہوگی وہ بلکل جان لیوا ہی ہوگی خالص کھری کسی بھی کھوٹ کے بغیر اور وہ اس دنیا کا خوش قسمت ترین مرد ہو گا۔۔۔جسے میں اپنی ریاضتیں سونپوں گی اس نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا مگر وہ غیر ارادی طور پر یہ کر چکا تھا۔۔۔ اتنی چھوٹی عمر میں وہ لڑکی کسی کو بھی قائل کرنے کا فن رکھتی تھی۔۔۔اس کے مچلتے دل نے اس کے ساتھ کی شدید خواہش کی تھی۔۔۔۔۔وہ جذبوں کے بھنور میں نہیں بہنا چاہتا تھا۔۔۔ یہ اس کی زندگی میں پہلی بار تھا کے اس نے اپنی فطرت کے برعکس کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھ کر اتنی لمبی بات کی تھی

اور یہ پہلی بار تھا اسے وہ لڑکی اپنی دل کی گہرائیوں میں کھستی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

آئی تھنک اب تمہیں ریسٹ کرنا چاہیے اس نے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ بھی پیچھے کو کھسک کر لیٹنے کی کوشش کرنے لگی تھی جب سبحان نے اس کے قریب آہ کر جھک کر اسے لیٹنے میں مدد کی تھی۔۔۔۔ اسکے سر کے نیچے تکیہ رکھا تھا اور ایک بار پھر وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے بے حد قریب ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کو لٹاتے اس کے بال اس کی آنکھوں کے آگے ائے تھے جسے سبحان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کان کی پیچھے کیے تھے۔۔۔۔

نشرح کو اس کے لمس سے کرنٹ لگا تھا۔۔۔ اس نے لمحے میں انکھیں بند کی تھیں۔۔۔ سبحان کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔۔ وہ اس کے پاس سے اٹھا تھا مبہم۔سا مسکراتا۔۔۔۔

ہیو اہ سویٹ ڈریمز۔۔۔۔ لائٹ آف کرتے کپ اٹھاتے اس کا دروازہ لاک کرتے وہ چلا گیا تھا۔۔۔۔

نشرح نے فوراً انکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔

بہت بری بات ہے نشرح سنبھالو اپنے دل کو کسی کی ہمدردی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھاتے۔۔۔۔ اس نے بری طرح خود کو ڈانٹا تھا اور پھر انکھیں بند کر لیں تھیں مگر اب نیند کسے آنی تھی۔۔۔۔

ادھر سبحان بھی کمرے میں جاکر لیٹا تھا مگر اس کے خیالوں نے ایک لمحہ بھی اسے سکون کی نیند نہیں لینے دیا تھا وہ اسکے ہر خیال کی تردید کر رہا تھا مگر محبت

کی تردید وہ کب تک اور کہاں تک کر سکتا تھا یہ منہ زور جزبے ہیں جناب بندھ باندھ بھی لو تو اپنا راستہ خود بنا کر بہتے ہیں۔۔۔۔

دور کھڑی محبت نے مسکراتے ہوئے دونوں کو خوش امدید کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کون ہے یہ ارحان۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کر کے پوچھا تھا انہوں نے۔۔۔۔

بڑی ماما یہ امل کبیر خان ہے۔۔۔۔ اس نے بغیر ڈرے بغیر لڑکھڑائے بتایا تھا۔۔۔۔۔

تم اتنے بڑے کب ہو گئے کے اپنی زندگی کا فیصلہ خود کر لو۔۔۔۔ وہ اس کی بات سمجھتے ہوئے دھاڑی تھیں۔۔۔۔

محبت کرتا ہوں میں اس سے اور میں نے جائز طریقے سے اپنایا ہے اسے۔۔۔۔ اس نے امل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا ناں کہ اس لڑکی کو گھر مت لانا پھر تم نے کیسے جرات کی۔۔۔۔۔ اس بار حیات ملک دھاڑے تھے۔۔۔۔۔

کیا کمی رہ گئی تھی ارحان میری تربیت میں جو تم نے یہ گھل کھلایا ہے۔۔۔۔ تمہاری ماں کے جانے کے بعد میں نے کہاں کوئی جھول رکھا تمہاری تربیت میں جو تم یہ چھپ چھپا کر نکاح کر آئے۔۔۔۔ مجھے ایک بار کہتے تو۔۔۔۔

مسز حیات کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔

بڑی ماما حالات ایسے نہیں تھے کہ میں کچھ بتا پاتا آپ کو ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ اس نے منت کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

چلو لڑکی نکلو یہاں سے ڈائیورس پیپرز تمہیں تمہارے گھر پر مل جائیں گے حیات ملک نے امل کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کی طرف دھکا دیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اذہان کے ساتھ ٹکرائی تھی۔۔۔۔بری طرح۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں یہ آپ اذہان کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔۔

کیا بھوؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے اس گھر میں اس نے غصے سے حیات ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں اسے بہو نہیں مانتا۔۔۔۔ انہوں نے امل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وجہ جان سکتا ہوں کیوں نہیں مان سکتے اسے آپ بہو۔۔۔۔ کیا کمی ہے اس میں۔۔۔۔ اس کا اب وجود بھی لرز رہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کس کا خون ہے کس کا نہیں خاندانی ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

حیات ملک کے لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی۔۔۔۔

پاپا آپ حد سے بڑھ رہے ہیں اب۔۔۔۔۔ اسے سانس چڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا پے تمہیں اذہان تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے اس کی طرف بڑھتے فکر سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں میں سمجائیں انہیں کے اگر یہ آج کسی کے خون پر انگلی اٹھا رہے ہیں تو کل کو کوئی ان کے خون پر بھی انگلی اٹھا سکتا ہے ----

اس نے افسوس سے کہا تھا-----

امل اذہان کیطرف دیکھتے ہوئے بے اواز آنسوؤں سے رو رہی تھی----- اسے خؤشی تھی کے وہ اذہان حیات ملک جسے کل تک ان کی فکر نہیں تھی آج بھائی بن کر اسے پروٹیکٹ کر رہا تھا----

چٹاخ---- ایک تھپڑ پڑا تھا اس کے منہ----

اذہان تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہمارے نسلی خون کو اس لڑکی کے گندے خون کے ساتھ ملانے کی---- وہ کسی بپھرے شیر کی طرح لگ رہے تھے----

جیسے آپ کی ہمت ہوئی کسی باکردار اور مہذب خاندان کے خون کو گالی دینے کی---- زندگی ارحان نے گزارنی ہے تو اسے اپنا لائف پارٹنر پسند کرنے کا بھی پورا حق ہے-----

اس نے گال پر ہاتھ رکھے بے یقین نظروں سے باپ کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔
اگر وہ پسند کرتا تھا اسے تو اسے چاہیے تھا کے ہم سے بات تو کرتا اجازت تو لیتا۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے ارحان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
وہ لے چکا تھا اجازت میں نے دی تھی اسے اجازت اور کچھ پوچھنا ہے آپ کو اس نے بے تاثر لہجے میں لرزتے وجود کو سنبھالتے کہا تھا۔۔۔۔
بھائی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔ ارحان نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
جاؤ ارحان امل کو لے کر روم میں جاؤ۔۔۔۔ اس نے ارحان کو حکم دیا تھس۔۔۔۔
یہ لڑکی کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔ یہ وہی لڑکی ہے ناں جس کو دو دن پہلے تم نے اپنی عیاشی کے لیے اٹھوایا تھا۔۔۔۔ تمہارا دل بھرگیا تھا اسے دے دی۔۔۔۔
حیات ملک نے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
پاپا آپ کو زرا شرم ہے یا نہیں۔۔۔۔ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ یہ کے میں اپنے بھائی کی عزت۔۔۔۔میرا دل کر رہا ہے دفن کر لوں زمین میں خود کو۔۔۔۔ وہ زارا

تھی اس کی بڑی بہن اور یہ اصل ہے---- میں اب آپ کو صاف لفظوں میں بتارہا ہوں میں زارا سے محبت کرتا ہوں اور آپ حریم کی فیملی کو انکار کر دیں اس نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا تھا---

تمہارا دماغ تو نہیں خراب اذہان----- سب سے پہلے اذہان کی بات سن کر تاشہ بیگم کو ہارٹ اٹیک آیا تھا----

کیا ہورہا ہے یہاں کس چیز کا اتنا شور مچا رہے ہیں آپ سب---- کبیر ملک کوئی سیاسی میٹنگ اٹینڈ کر کے ائے تھے---- ڈرائینگ روم میں اتنا شور سنا تو اسی طرف چلے ائے----

آ ئیے آ ئیے آپ بھی آ ئیے اپ کے یہ دونوں لاڈلے نیا چاند چڑھا کر آ ئے ہیں---- ایک نکاح کر کے آیا ہے اور دوسرا اپنی شادی کو ختم کرنے کی بات کر رہا ہے---- تمہارے بے جا لاڈ پیار کی وجہ سے مجھے یہ دن دیکھنا پڑھ رہا ہے---- حیات ملک نے چباتے ہوئے لفظ ادا کیے تھے----

محبت ہونا فطری عمل ہے اگر ان کو ہو گئی ہے تو اتنا واویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے بھائی صاحب میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا کے اذہان پر اپنی مرضی مسلط مت کریں۔۔۔۔ کبیر ملک نے بڑے نرم لہجے میں کہتے ہوئے امل کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم نے اسے ایکسیپٹ کر لیا ہے مگر میں کبھی نہیں کروں گا۔۔۔۔

حیات ملک نے کبیر ملک کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

بڑے پاپا پلیز امل میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔۔۔۔ ارحان نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں اسے ایک شرط پر اس گھر میں قبول کروں گا۔۔۔ اگر اذہان حریم سے شادی کرنے سے انکار نہیں کرے گا۔۔۔ انھوں نے تاش کا اخری پتہ پھینکا تھا۔۔۔ اور وہ چال چلی تھی جس کی مات ان کے حصے میں نہیں انکے بیٹے کے حصے میں آنی تھی۔۔۔۔ وہ جانتے تھے کے ان کا بیٹا بہت ضدی ہے اب جو وہ

فیصلہ کر چکا ہے اس سے پیچھے ایک قدم نہیں ہٹے گا۔۔۔ مگر بات اگر نشرح یا ارحان کی خوشیوں کی آئے گی تو وہ اپنی جان بھی قربان کر دے گا۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بڑے پاپا ایسا مت کریں اس نے پھر سے منت کی تھی۔۔۔۔

اذہان کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی آئی تھی۔۔۔ اس نے پل بھر کے لیے باپ کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جنہیں اپنے فیصلے پر کوئی ملال نہیں تھا۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔ اس نے اٹھ کر لڑکھڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان کیا ہوا ہے تمہیں تاشہ بیگم ارحان کبیر ملک تینوں اسکی طرف لپکے تھے جس کا وجود لرزے جا رہا تھا۔۔۔ ۔

ٹھیک ہوں میں چاچو۔۔۔۔ اس نے ان سے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ارحان روم میں لے کر جاؤ امل کو ایک بات سب کان کھول کر سن لیں اس گھر میں امل کا بھائی میں ہوں اسکو زرا سی بھی خراش ائی نا تو اذہان حیات ملک نقشہ بگاڑ کر رکھ دے گا اس گھر کا۔۔۔۔

اس نے امل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور آپ پاپا نیکسٹ ٹائم اسکے خون کو گالی دینے سے پہلے یہ سوچ لینا کے اس کا بھائی اذہان حیات ملک ہے۔۔۔۔ اس نے اپنے لا پرواہ اور بے حس باپ کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں بھائی آپ۔۔۔۔ آپ کو پھر سے بخار ہو رہا ہے۔۔۔ ارحان اس کو باہر جاتا دیکھ اسکی طرف لپکا تھا۔۔۔

امل کا دھیان رکھو ارحان اس کا کندھا تھتپاتے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

مراد دور لے جاؤ کہیں جہاں سکون ہو۔۔۔۔۔ میرے اندر کی آگ بجھ جائے جہاں۔۔۔۔۔گاڑی میں بیٹھ کر اس نے مراد کو حکم دیا تھا۔۔۔۔

پاپا کو تو کہہ آیا تھا حریم سے شادی کا مگر اندر جو آگ جل رہی تھی۔۔۔اسکو نہیں بجھا پا رہا تھا۔۔۔۔۔

مراد نے کوسوں دور بہتے راوی کے کنارے پر گاڑی کھڑی کی تھی۔۔۔۔۔وہ گاڑی سے اتر کر گیلی مٹی پر ننگے پاؤں چلتا اپنے اندر کی تشنگی بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔جو کے کم ہونے کی بجائے بڑھتی جارہی تھی۔۔۔۔

آرزِو قرب بھی بخشی دلوں کو عشق نے

فاصلہ بھی میرے ان کے درمیاں رہنے دیا

اپنے اپنے حوصلے اپنی طلب کی بات ہے

چن لیا ہم نے تمہیں سارا جہاں رہنے دیا

کیوں آخر کیوں۔۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے گیلی مٹی پر بیٹھتے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا تھا۔۔۔

کیوں جلا رہے ہیں آپ مجھے کیا بگاڑا ہے میں نے کیوں ڈالی میرے دل میں اسکی محبت۔۔۔۔۔ ڈالی بھی تو چھینا کیوں مجھ سے ۔۔۔۔ کیا چاہتے ہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں۔۔۔۔

اسکے دل پر بھی کڑی عشق میں گزری ہو گی۔۔۔
نام جس نے بھی محبت کا سزا رکھا ہے۔۔۔۔
پتھروں آج میرے سر پہ برستے کیوں ہوں۔۔۔
میں نے تم کو بھی کبھی اپنا خدا رکھا ہے۔۔۔۔

اس نے چیختے ہوئے اپنے سینے کے درد کو دبانے کی کوشش کی تھی-----

مراد جاؤ کوئی ایسا نشہ لاؤ کے میں دنیا بھول جاؤ اس نے مراد کو حکم دیا تھا----

چھوٹے ملک صاحب گھر چلیں آپ کی طبیعت-----

مراد دفع ہو جاؤ----- جاؤ ----- وہ غصے سے چیخا تھا-----

میں تمہیں بھولنا چاہتا ہوں اب----- میں اس رات کو بھولنا چاہتا ہوں اب---جس رات تم میری سانسوں سے بھی زیادہ قریب تھی---- اس نے شدت سے انکھیں بند کیں تھیں-----

کیوں لڑ رہے ہیں اپنے ساتھ آپ۔۔۔۔۔ اس کے پاس کسی لڑکی کی اواز گونجی تھی۔۔۔

میں نہیں جانتا۔۔۔۔۔ مگر میں اتنا جانتا ہوں میری حسیات مفلوج ہوتی جا رہیں ہیں میں اس کے بغیر اس دنیا کو نہیں دیکھنا چاہتا مجھے وہ چاہیے۔۔۔۔۔ اس نے اس معصوم لڑکی کی طرف دیکھتے کہا تھا جو چشمہ لگائے پونی ٹیل بنائے شلوار سوٹ پہنے اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی اس کے درد میں اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

خود سے لڑیں گے تو ٹکرا ٹکرا کر تھک جائیں گے جیسے دیوار کے ساتھ یا پتھروں کے ساتھ انسان سر ٹکراتے تھکتا ہے۔۔۔۔ وہاں سے کیوں نہیں مانگتے جو کن کی مہریں لگاتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے اسکی نم آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون لگاتا ہے۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کبھی دل کے بنانے والے کے تابع ہو کر اس دل کو دھڑکانا سیکھیں۔۔۔۔ جس دل پر اس حاکم کی حکومت ہے اسی کے رہے تو وہ سب کچھ لوٹا دیتا ہے۔۔۔۔۔ پہلی محبت تو اس دل میں اس کن کہنے والے کی ہی ہونی چاہیے ناں۔۔۔۔ پھر کسی ذی روح کی۔۔۔۔ آپ کی محبت اعتدال کا شکار ہے۔۔۔۔ اس کے بارے میں سوچیے گا۔۔۔

اس نے اپنا موٹے موٹے گلاسز والا چشمہ صحیح کرتے ہوئے اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔ اذہان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ثمن غفور۔۔۔۔ اس نے پلٹ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ ۔ اور پلک جھپکتے اسکا وجود غائب ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ بس ہیولا تھا خدا کی طرف سے شاید اذہان کو سمجھانے کا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔ اس نے وسکی کا گلاس اذہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بوتل دو یار۔۔۔ ۔ اس نے اس کے یاتھ سے بوتل کھینچی تھی اور آنکھیں بند کر کے اس ناپاک محلول کو اپنے اندر انڈیلنے لگا تھا۔۔

ایک دو تین چار۔۔ چار بوتلیں وہ ختم کر چکا تھا۔۔۔

پھر بھی اسے نشہ نہیں ہوا تھا۔۔ ۔ وہ دنیا بھولانے میں ناکام ہوا تھا۔۔۔۔۔

مراد یہ کن کون کہتا ہے۔۔۔۔ اس نے نشے والی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

وہ جو سات جہانوں کا رب ہے چھوٹے ملک جی ۔۔۔۔۔ اسنے اذہان کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ زارا کو دے دے گا نا مجھے۔۔۔۔ وہ اٹھا تھا اور پھر گرا تھا۔۔۔۔۔

مانگ کر تو دیکھیں ضرور دے گا۔۔۔۔

اس نے اسے اٹھاتے ہوئے کیا تھا۔۔۔۔

نہیں دے گا یار وہ کہتی تھی کہ وہ دعا مانگے گی وہ مجھے کبھی نا ملے۔۔۔۔ وہ لڑکی سب کے معاملے میں رحمدل ہے تو میرے معاملے میں سخت دل کیوں ہے ۔۔۔ مراد تم۔۔۔۔ تم کہو اسے جاکر وہ وہ ۔۔۔ یہاں رہتی ہے ۔۔۔ اذہان حیات ملک کے دل کی حکمران ہے وہ وہ رگوں میں بستی ہے وہ وہ زندگی ہے۔۔۔۔ اس نے اپنے سینے پر پھر نبض پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔

وہ اسے اٹھا کر گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔۔

میں تھک گیا ہوں مراد اب اسکا درد مجھے تھکا رہا ہے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

زندگی ابھی بہت پڑی ہے چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔

راستے نکلیں گے۔۔۔۔ اور بہت سارے دروازے بھی کھل جائیں گے وقت کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔ دیکھنا میرا دل کہتا ہے آپ کو منزلیں بھی ملیں گیں اور معجزے بھی ہونگے۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ جو عشق کا ٹھاٹھیں مارتا آپ کے اندر سمندر ہے ناں اس کی داستان بھی مکمل ہو گی اور آپ کے اور چھوٹی ملکانی کے ملنے کی دعائیں بھی قبول ہوں گی۔۔۔۔

وہ سب ملے گا جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔

اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو تھوڑا اور صبرو تحمل سے کام لیں اس فیصلے کو رب پر چھوڑ دیں۔۔۔۔ کچھ بھی بے مقصد نہیں ہو گا۔۔۔اس کا صلہ ضرور ملے گا اور اس طرح کا ملے گا کہ رب بھی راضی ہو گا اور آپ بھی راضی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ اس نے کہتے ہوئے اسے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے کہا وہ بخار سے تپ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ کیا تم مجھے زارا کے پاس لے کر جا رہے ہو۔۔ ۔ اس نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب۔۔ مراد کی انکھیں آنسوؤں سے بھری تھی اذہان کی حالت دیکھ کر ۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مراد مجھے گھر نا لے کر جانا۔۔۔۔مجھے فارم ہاؤس لے جاؤ وہاں یادیں ہیں میری زارا کی وہاں ہی تو میری سانسیں اٹھکی ہیں۔۔۔۔۔وہ نشے میں ہو کر بھی نشے میں نہیں تھا۔۔۔

جی چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔۔ اس نے گاڑی فارم ہاؤس کی طرف موڑ دی۔۔۔۔۔

وہ ناپاک محلول بھی اسے زارا کو بلانے نہیں دے دہا تھا اور تو اور اس کی یادیں اب اور زیادہ حاوی ہونے لگی تھیں اس پر۔۔۔۔۔ مراد اسے فارم ہاؤس کے اندر لے آیا تھا اس کے کمرے میں۔۔۔۔

مراد نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب آپ آرام کریں۔۔۔۔ اس نے اس کے اوپر کمفرٹر دیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں چاہیے ی۔۔۔۔ہ کہہ رہا ہوں نا وہ چاہیے ادھر چاہیئے۔۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

ادھر چاہیے۔۔۔۔ اس نے دونوں بازوؤں کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ادھر چاہیے۔۔۔۔ اس نے دماغ کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میرے چہرے سے رنگ اُس کا اُترتا کیسے

میری مٹی میں فرشتوں نے گوندھا تھا اُسے

ہاں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ مراد وہ مجھے یاد آیا وہ جو حق نواز اور فقیراں ہیں ناں انھوں نے اغواہ کیا ہو گا میری زارا کو۔۔۔۔ جاؤ انہیں بلا کر لاؤ وہ لائیں گے میری زارا کو جاو تم جاؤ۔۔۔۔ وہ شروع میں نرم لہجہ رکھتے ہوئے آخر میں چلایا تھا۔۔۔۔

وہ کیسے بھگا سکتے ہیں چھوٹے ملک صاحب ملکانی جی کو وہ تو خود اس دن سے قید میں ہیں۔۔۔۔ مراد کو کچھ شک نہیں ہوا تھا کے عنقریب اسکے چھوٹے ملک صاحب کو اگر زارا نا ملی تو وہ پاگل ہو جائے گا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ جاؤ بلاؤ انہیں حق نواز بلا دے گا اسے وہ آہ جائے گی وہ ناں حق نواز اور فقیراں جو ہیں انہوں نے ناں میری زارا کو۔۔۔۔۔میری زارا درید کو بیٹی بنایا تھا تو وہ تو انکی بات ضرور مانے گی۔۔۔۔وہ اپنے اذہان کے پاس دوڑی ہوئی ائے گی پھر میرے دل پر ہاتھ رکھے گی۔۔۔۔اور پھر میں مرجاؤ گا س۔۔۔۔سکون سے۔۔۔۔۔ اذہان نے بیڈ پر اڑھا ترچھا لیٹے مراد کو حکم دیا تھا۔۔۔۔

مگر چھوٹے ملک۔۔۔۔

جاؤ مراد جاؤ۔۔۔۔ کیوں مجھے تڑپا رہے ہو انکے کہنے پر وہ آہ جائے گی تم اپنے چھوٹے ملک کو اس کی دید کیے بغیر مرنے دو گے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

اللہ نا کرے حیاتیاں مانو آپ۔۔۔۔۔ میرا سونا رب آپ کو ہر خوشی دے مراد نے اس کو دل سے دعا تھی۔۔۔۔ اور باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے چھوٹے ملک صاحب آپ کو۔۔۔۔۔ حق نواز نے آگے بڑھ کر اس کے بیڈ سے نیچے لٹکتے پاؤں کو اٹھا کر اوپر کیا تھا۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔ مجھگ۔۔۔۔مجھے معاف کر دو حق نواز فقیراں

م۔۔۔۔م۔۔میں۔۔۔۔نے بہت ظلم کیا ہے تم دونوں پر تم ایسا کرو تم زارا سے کہو واپس آہ جائے وہ ناں تم دونوں کی بات مانتی ہے۔۔۔۔ وہ تم دونوں کو ماں باپ مانتی ہے تم دونوں کہو کے اذہان حیات ملک کا غرور خاک ہو گیا ہے اسکا ظلم پاش پاش ہو گیا ہے وہ تڑپ رہا ہے اس کی زندگی کا چراغ منہدم ہو رہا ہے وہ لوٹ آئے۔۔۔۔ ایک بار بس اپنا چہرہ دکھا دے اس اس کے بعد م۔۔۔۔م۔۔۔ موت بھی قبول ہے۔۔۔۔۔کہتے اس نے بیڈ پر ہی الٹی کر دی تھی۔۔۔۔۔۔

نا چھوٹے ملک صاحب ناں ایسے مت کہیں میں میں لاؤں گا زارا دھی کو آپ کے پاس آپ تو وڈھے شیر ہیں گھبرو جوان آپ کو رب حیاتی دے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ مراد نے حق نواز کی طرف ٹشو بوکس بڑھایا تھا جسے حق نواز نے لیتے ہوئے اسکا منہ صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا ہو گیا ہے حق نواز چھوٹے ملک صاحب کو ہمارے پتر کو یہ تو وہ ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ فقیراں نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ چھلیے ڈونگی سٹ لگ جاوے تے بندہ رول دیتی ہے۔۔۔۔ لکھ تو کھکھ کر دیتی ہے۔۔۔۔کدے سنیا ای عشق ہووے تے رولے ناں وہ اب اس کی قمیض اتار رہا تھا۔۔۔۔۔

!!!!!۔۔۔۔۔اتر گیا مرے دل کا غبار پیا

ہنسا ہوں رو کے میں زار و قطار پیا

میں جب سے ذات کے عشرت کدے میں آیا ہوں

!!!!---نہار و لیل ہیں، لیل و نہار پیا

علاج ہجر کا دیوانگی سے ممکن ہے

!!---ان آنسوؤں پہ فقط ایک بار پیا

مجھے قبول ہے جو بھی کہے، کہے دنیا

!!!---ذلیل، مسخرہ، جاہل، گنوار پیا

نہ جذب و کیف پہ ہے مجھ کو دسترس یا ہو

!!!----نہ قہقہوں پہ مرا اختیار پیا

ہر اک طرف سے مجھے گھورتی محبت !سن

!!!---نکال لوں گا میں راہ- فرار پیا

پہنچ گیا ہوں بالآخر میں پانچویں جانب

خبر ملی تھی کہ سمتیں ہیں چار پیا

ذرا سی بات پہ یوں دل برا نہیں کرتے

میں ٹھیک ٹھاک ہوں، چل چھوڑ یار پیا

اے ویکھ تے سئی مراد اے کتنے وڈے وڈے چھالے نے پیراں وچ۔---- ماں صدقے جائے کنا کا درد برداشت کر لیا اے میرے لاڈلے چھوٹے ملک صاحب

نے فقیراں نے اپنے دوپٹے سے اذہان کے پاؤں کے تلوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

بڑی وڈی پی کٹ کے ائے ہیں چھوٹے ملک صاحب خورے کتنے امتحان اور باقی ہیں ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔ مراد نے نم آنکھوں کو پونچھتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔

زارا آہ جاؤ۔۔۔۔۔ وہ نیم بے ہوشی میں بڑ بڑا رہا تھا اب۔۔۔۔۔الٹیاں کر کے ادھ موا ہو گیا تھا۔۔۔۔

روح پاک ہوئی تھی تو اس نے کہاں برداشت کرنا تھا کوئی بھی حرام مشروب اپنے اندر تحلیل ہوتا۔۔۔۔۔ روح کا پاک ہونا بھی کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے ہر کسی کو نہیں۔۔۔۔

اور جب روح پاک ہو جائے تو کب پھر کسی غلط فعل کو اپنے اردگرد برداشت کرتی ہے۔۔۔۔ کب کسی حرام چیز کو تحلیل کرتی ہے اپنے اندر۔۔۔۔ وہ لکنت کا شکار ہو

جاتی ہے۔۔۔۔ بلکل ویسے ہی جیسے ہم قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہوں اور کوئی غلط لفظ پڑھ لیں تو زبان لکنت کا شکار ہو جاتی ہے ہم وہیں اٹک جاتے ہیں جب تک وہ لفظ ٹھیک طرح سے ادا نا کر لیں ہم آگے نہیں بڑھ پاتے بلکل ویسے ہی ہماری روح اگر پاک ہو تو وہ بھی سگنلز دے دیتی ہے حرام حلال کے اور پھر وہ کسی صورت برداشت نہیں کرتی ان خرافات کو اپنے اردگرد بھی۔۔۔۔۔

جب تک اسکو اگاہی کا نور ملتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ اور اگاہی کا نور وراثت میں نہیں ملتا۔۔۔۔ اس کے لیے ہلکان ہونا پڑتا ہے۔۔۔۔ اس مزدور کی طرح جو رات دن ہاتھوں کی مہارت سے تنکا تنکا خود کی جان ہلکان کر کے حلال رزق کے نوالے سے پیٹ کو سیراب کرتا ہے۔۔۔۔ اور شکم سیر ہو کر سوتا ہے۔۔۔۔۔

اسی طرح اگاہی کے نور سے ہم اپنی روح کو سیراب کرتے ہیں اور پھر روح شکم سیر ہو کر اپنی پرواز کے وقت رب کے حضور حاضر ہونے سے شرم سار نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

دنیا کا کوئی بھی نشہ محبوب کے نشے سے زیادہ جان لیوا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اور بات جب رخ یار کی ہو تو سکون رگوں میں سرایت کرتا ہے۔۔۔

اور وہ سکون ٹھنڈا میٹھا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔وہ سکون شبنمی لہر کی طرح ہوتا ہے جس کا احساس صرف عشق والے ہی سمجھ سکتے ہیں ہر کسی کے بس کی بات تھوڑی ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی اس گندے نشے کے باعث نہیں بلکہ اپنی جان لبوں پر آنے کی وجہ سے نیم بے ہوشی میں جا رہا تھا۔۔۔ اس میں اب خودکو مزید ہلکان مرنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

حق نواز نے اسکے کپڑے بدلوائے تھے۔۔۔ فقیراں باؤل میں پانی لائی تھی اور گیلے ٹاول سے اسکی گردن اور منہ کے ایک ایک نقش کو صاف کر رہی تھی اور روتے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کبھی ہاتھوں پر گیلا کپڑا مار کر صاف کرتی اور کبھی پاؤں پر مار کر صاف کرتی۔۔۔۔

حق نوازا اس کا سر گود میں لیے ہلکا ہلکا دبا رہا تھا۔۔۔۔ مراد ٹانگیں دبا رہا تھا کے اسے دو گھڑی سکون آئے اور سو جائے۔۔۔۔۔

فقیراں پاس بیٹھی کبھی درود تنجینا پڑھ کر اس کی مشکل حل ہونے کی دعا کرتی اور کبھی سورت رحمن پڑھ کر اور کبھی آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونکیں مارتی۔۔۔۔۔

مگر اس سب کے باوجود اس کی روح میں خلا تھا۔۔۔۔ جسے اب نے شک وہ خود ہی بھر سکتا تھا۔۔۔

میں نے ہی تجھے کہا تھا زارا دھی کے جا چلی جا ادھر سے دور پر اب میں ہی تیرے آگے ہاتھ جوڑ کر کہوں گی میرے چھوٹے ملک صاحب سے دور مت جا دھی۔۔۔۔

میکوں بہت تکلیف ہو رہی ان کی تڑپ دیکھ کر میرے سوہنیا ربا ملا دے دونا کی روح کو۔۔۔۔ فقیراں نے دل سے دعا کی تھی وہ ہر پانچ منٹ بعد بھی حالت

غنودگی میں اسے پکارتا تھا۔۔۔اور ہر اگلے سیکنڈ میں اسکا وجود بری طرح کانپتا تھا۔۔ اس کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی اور مرہم میسر نہیں تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیسی طبیعت ہے اب تمہاری بینز اور ڈیلن اسکے سامنے بیٹھے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔

میں تو اب کافی بہتر ہوں زارا نے بہت خیال رکھا ہے میرا مجھے لگتا ہے اب مجھے اپنے اپارٹمنٹ چلے جانا چاہیے اس نے بینز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں بلکل ہم تمہیں لینے ہی ائے ہیں اور میں چاہ رہی تھی تم ایک بار ہوسپٹل بھی چیک کروا لوں اپنے زخم کو۔۔۔ بینز نے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ نشرح نے بینز کی بات پر ہامی بھری تھی ۔۔۔

میں تو چاہ رہی تھی تم کچھ دن ادھر ہی رک جاتی زارا نے کہا تھا۔۔

نہیں میں اب کافی بہتر ہوں زارا اور ویسے بھی مجھے دور تھوڑی جانا ہے ساتھ والا اپارٹمنٹ تو میرا ہے جب تمہاری ضرورت ہو گی بلوا لوں گی ---- اس نے مسکراتے ہوئے کہا ہے----

میرا کیا ہو گا---- مجھے کیوٹ گرل میں امل ملی تھی--- اور اب یہ بھی جا رہی ہیں---- علیہا نے افسردہ ہوتے کہا تھا-----

امل کون----- نشرح امل کا نام سن کر ٹھٹکی تھی----

ک---ک---کوئی نہیں وہ بس علیہا کی فرینڈ ہے---- علیہا تمہارے لیے پیٹر مین گفٹ رکھ کر گئے ہیں تمہارے کمرے میں جاؤ دیکھو جاکر زارا نے بات سنبھالتے ہوئے کہا تھا---اور علیہا بھاگتی ہوئی روم کی طرف بڑھی تھی----

وہ کسی کو بھی یہاں اپنے پر گزری داستان اور اپنے رشتوں کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی وہ اس سب کو خود سے بھی چھپا کر رکھنا چاہتی تھی---- اس لیے اس نے بات بدل دی----

اوہ اچھا۔۔۔ ویسے میری بھابھی ہیں ان کا نام بھی امل ہے۔۔۔ خیر ایک نام کی ہزاروں لڑکیاں ہوتی ہیں اس دنیا میں۔۔۔ نشرح نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ویسے زارا میری بھابی سے آپ کی شکل کافی زیادہ ملتی ہے۔۔۔ خیر بڑی ماما بتاتی تھی کے ایک شکل کے سات انسان ہوتے ہیں دنیامیں اس نے اپنی آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور زارا ایک بار پھر اسکی آنکھوں پر ٹھٹھکی تھی۔۔۔

میں توگوڈ سے دعا کروں گا تمہاری شکل کی ایک ہی مخلوق ہو ورنہ تم جیسی سات اور دیکھ کر تو دنیا سے دفع ہونے کا ہی دل کرے گا۔۔۔ ڈیلٹن نے بتیسی نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بتاؤ تمہیں میں گدھے ڈیلٹن مائیکل اس نے اسکی طرف کشن اچھالا تھا جسے ڈیلٹن نے بری مہارت سے کیچ کر لیا تھا۔۔۔۔

بہت شکریہ تم نے اتنی مدد کی زارا وہ اب بینز کا سہارا لیے باہر کی طرف جاتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں نشرح جیسے میرے لیے علیہا ہے ویسے ہی تم اپنا خیال رکھنا کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے لازمی بتانا اور کھانا وانا بنانے کی ضرورت نہیں میں دے جایا کرو گی۔۔۔۔ اس نے اس کی گال کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بہت شکریہ رئیلی یو آر سوسویٹ اگر میرے لومڑ بھائی نے اپنے لیے لڑکی نا پسند کی ہوتی تو میں ضرور تمہیں بھابھی بناتی۔۔۔۔ سجان تو گھر پر ہیں نہیں تو آپ انہیں بھی میرا تھینکس بولنا۔۔۔۔ آپ آؤ نا میں آپ کو اپ اپنا اپارٹمنٹ دکھاؤ اس نے بھی اس کی گال کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں میں کھانا بنا کر لگاؤں گی چکر سجان بھائی آہ جائیں گے تو علیہا کے ساتھ آؤ گی ۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور بینز کے گلے ملی تھی۔۔۔۔

اوکے بائے اینڈ اگین تھینکیو۔۔۔ ڈیلٹن نے بھی مسکراتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا تھا اور پھر وہ نشرح کو لے کر اسکے اپارٹمنٹ میں آہ گئے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارحان امل کو روم میں چھوڑ کر میرے کمرے میں پہنچو۔۔۔ کبیر ملک نے ارحان کو حکم دیا تھا اور اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔۔۔

حیات ملک نے نفرت سے امل کی طرف دیکھا تھا اور پھر آگے کا کوئی لائحہ عمل سوچ کر دل سے مسکرائے تھے۔۔۔۔۔۔

تم بیٹھو۔۔۔ اور پلیز رونا بند کرو۔۔۔ میں پاپا کی بات سن کر آتا ہوں اور سامان بھی بھجواتا ہوں کمرے میں۔۔۔

وہ امل کونرم لہجے میں کہتا باہر چلے گیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔ آج سے پہلے کبھی اس کی اتنی تذلیل نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ پھر روتے روتے اسکے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

اذہان بھائی اس نے زیر لب سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

دیکھا امل میں نے کہا تھا نا صدق دل سے کی گئی نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی اور عفو درگزر تو میرے نبی کی صفات میں سے ایک ہے پھر اس صفت کو اپنانے سے کیوں نا صلہ ملتا۔۔۔۔

اسے سامنے صوفے پر بیٹھے درید صاحب مسکراتے ہوئے بولتے نظر آئے تھے۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔ وہ دیوانا وار صوفے کی طرف بھاگی تھی مگر وہاں تو کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ وہی بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔ جب ہلکی سی دروازے پر دستک دیتیں تاشہ بیگم اندر داخل ہوئیں تھیں۔۔۔

اس نے سر اٹھاکر نہیں دیکھا تھا وہ جانتی تھی کے ارحان ہو گا اور اس ٹائم وہ اسکی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔یہ سب اسی کی وجہ سے ہی تو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی اسکے پاس آئیں تھیں اور پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔اس نے سر اوپر اٹھاکر دیکھا تھا۔۔۔

اٹھو یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔ انھوں نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔اور پھر اسکے ساتھ چلتی بیڈ تک آئی تھیں اسے بیڈ پر بٹھا کر خود بھی اسکے پاس اہ کر بیٹھی تھیں۔۔۔۔

کیا بہت برا لگا سب کا بی ہیوئیر۔۔۔۔ انھوں نے ہاتھ بڑھا کر اسکے بہتے انسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

نہیں آپ سب لوگ اپنی جگہ ٹھیک ہیں مجھے بس برا لگا تو وہ جو انھوں نے ہمارے خاندان کو خون کی گالی دی۔۔۔ وہ سامنے دیوار پر دیکھتے کہہ رہی تھی۔۔۔

امل۔۔۔۔ میں معافی مانگتی ہوں ان کی طرف سے۔۔۔۔ انہوں نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کیا فائدہ معافی مانگنے سے جو میرا دل دکھا ہے جو مجھے ہرٹ ہوا ہے وہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ آپ فکر نا کریں میں بہت جلد یہاں سے۔۔۔

سوچنا بھی مت ارحان کبھی بھی ایسا ہونے نہیں دے گا۔۔۔میں جانتی یوں اپنے دونوں بیٹوں کو جو چیز پسند آہ جائے اس سے پھر کنارہ کشی نہیں کرتے اور تم تو پھر اس کی محبت ہو۔۔۔۔ انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں میرا لہجہ بھی بہت تلخ تھا۔۔۔ مگر مجھے دکھ ہوا تھا کے اس نے اتنا بڑا فیصلہ اپنی بڑی ماما کو بتائے بغیر کر لیا۔۔۔۔ مجھے ایک بار بتاتا تو میں خود بڑے لاڈوں اور چاؤ سے لیکر آتی اتنی خوبصورت گڑیا کو اپنے گھر انہوں نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا تھا۔۔۔۔

فیصلہ دینے کا اختیار دیتے ہی کب ہیں آپ کے بیٹے اس کی آنکھوں سے موتی گرے تھے اپنے نکاح کا یادکر کے جن حالات میں ہوا تھا۔۔۔

جو بھی ہے امل اب وہ تمہارا شوہر ہے بیٹا جن حالات میں بھی یہ سب ہوا اب تم لوگوں کو ان حالات کو خود ہی نارمل کرنا ہے۔۔۔۔ جیسے میں ارحان کی بڑی ماما ہوں ویسے ہی تمہاری۔۔۔۔کبیر نے تمہیں کوئی بھی سوال پوچھے بغیر کھلے دل سے قبول کیا ہے کیونکہ وہ رشتوں میں کبھی بھی زبردستی کا قائل نہیں رہا اور نا ہی اسے یہ سٹیٹس اور اعلی عہدے کبھی اٹریکٹ کیے ہیں۔۔۔مگر حیات کی عادات اور نیچر اس سے بہت الگ ہے۔۔۔۔ تمہیں بس ان کی پسند نا پسند کا خیال رکھنا ہو گا۔۔۔باقی تمہاری بڑی ماما ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی اب۔۔۔کوئی بھی پریشانی ہو مجھے بتا سکتی ہو تم ۔۔۔ انہوں نے بڑی نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔

یہ تمہاری ساس کے کنگن ہیں تو یہ تمہاری امانت ہے اسے ہمیشہ پہنے رکھنا انہوں نے اسکی دونوں بازوؤں میں ایک ایک کنگن پہناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔ خوش رہو ہمیشہ۔۔۔ سکینہ کے ہاتھ سامان بھجواتی ہوں نہا کر چینج کر لوں ارحان کے ولیمے کے ساتھ ہی تمہارا ولیمہ بھی ارینج کرواتی ہوں۔۔۔ یہ بھی اچھا ہوا اب اپنے بھائی کی دلہن کے لیے تم خود ہی شاپنگ کرنا نشرح کی کمی بھی پوری ہو جائے گی۔۔۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور پھر باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

بڑی ماما۔۔۔ وہ جب باہر کی طرف بڑھی تھی تو اس نے پیچھے سے انہیں پکارا تھا۔۔۔

تھینکیو۔۔۔ اتنا پیارا بھائی دینے کے لیے۔۔۔ میرا کوئی بھائی نہیں تھا۔۔۔ مگر اب لگتا ہے اللہ نے اسی لیے نہیں دیا تھا کے اس نے شاید اس موڑ پر آپ کے زریعے ملنا تھا۔۔۔ اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

خوش رہو جیتی رہو آباد رہو۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چومی تھی۔۔۔۔اور پھر وہاں سے چلی گئیں تھیں۔۔۔۔۔

اس نے بیڈ پر بیٹھ کر لمبا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔

یہ میں کیا کرتی پھر رہی ہوں اگر میں ان سب کی محبتوں کو دل میں بٹھا لوں گی تو میرا یہاں سے جانا مشکل ہو جائے گا۔۔۔ میں سنان کے پاس کیسے جاؤ گی پھر۔۔۔۔ مگر خیر میں سنان کے پاس جا کر بھی ان سب کو نہیں چھوڑوں گی یہ میری بڑی ماما اور اذہان میرا بھائی ہمیشہ رہے گا۔۔۔۔ وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کے اسکے موبائل پر بجتی بیل نے اس کی سوچوں کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔اس نے کال رسیو کی تھی۔۔۔

امل کہاں ہو تم تمہیں پتا کتنا پریشان ہو میں تمہارا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ سنان نے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

میں نے خود نمبر بند کیا تھا سنان میں تم سے بہت شرمندہ ہوں میں نے تم سے بے وفائی کی میں تمہاری محبت کو سنبھال نا سکی۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مجھے سب معلوم ہو گیا ہے امل میں جانتا ہوں تم نے کن حالات میں مجبور ہو کر وہ نکاح کیا ہے میں اس نکاح کو نہیں مانتا تم۔میری تھی اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔ میں تمہیں اس سب سے نکال کر بہت دور لے جاؤ گا۔۔۔ اس نے اسے ٹریپ کیا تھا۔۔۔

میں خود بھی یہاں نہیں رہنا چاہتی مجھے پلیز لے جاؤ سنان۔۔۔۔تمہاری محبت کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔۔۔ اس نے منت کی تھی۔۔۔۔

بہت جلد نکالوں گا میں تمہیں اس عذاب سے پھر ہم ایک نئی زندگی کا آغاز کریں گے جہاں میں اور تم ہو گے اور ہمارے خواب اور ڈھیر ساری خوشیاں۔۔۔۔ سنان نے اسے سبز باغ دکھایا تھا۔۔۔۔

سچی تم سچ کہہ رہے ہو تم دو گے میرا ساتھ ---- اس نے تصدیق چاہی تھی-----

بلکل دوں گا تمہارا ساتھ بس ارحان کو ناپتہ لگنے دینا کے تمہاری مجھ سے بات ہوتی ہے باقی تم مجھ پر چھوڑ دو----- رکھتا ہو فون پھر جب ارحان تمہارے آس پاس نا ہو تو مجھے میسج کرنا میں کال کروں گا تمہیں------- ٹھیک ہے سمجھ گئی ناں تم---- اس نے تصدیق کی تھی---

ہاں ٹھیک ہے اوکے بائے---- اس نے کہتے فون بیڈ پر رکھا تھا---

خوشی اس کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی---- تھوڑی دیر پہلے بہنے والے آنسو کہیں دور جا سوئے تھے----- کاش زارا تم یہاں ہوتی تو میں تمہیں بتاتی کے اس سب کے باوجود بھی سنان مجھے اپنانا چاہتا ہے تم نے ہمیشہ اس کی محبت پر شک کیا مگر دیکھو کتنی پاک ہے اس کی محبت----- وہ خوش ہوتے خود سے ہی ہمکلامی کر رہی تھی----

محبت۔۔۔۔۔ محبت تو کوئی تم سے بھی بہت کرتا ہے۔۔۔۔۔ نہیں وہ تو عشق ہے

زارا۔۔۔۔۔۔

مگر تم نہیں سمجھو گی اس محبت کو عام حالات ہوتے تو میں شاید تمہیں کسی بھی طرح ان کے لیے کنوینس کر لیتی مگر اب جبکہ وہ تمہارے ساتھ اتنا کچھ برا کر گئے ہیں تم کبھی بھی ان کو نہیں اپناؤ گی۔۔۔۔ اس نے دکھ سے کہتے دوبارہ موبائل پکڑا تھا۔۔۔۔

اور پھر پتا نہیں اسے کیا سوجھی اس نے اذہان کی بنائی ہوئی ویڈیوز اور تصویریں زارا کے نمبر پر سینڈ کر دی تھیں۔۔۔۔ اور ایسا اس نے لاشعوری طور پر کیا تھا۔۔۔۔

موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب ارحان اندر آیا تھا۔۔۔۔

بڑی ماما بتا رہی تھی کے وہ تم سے مل کر گئیں ہیں دیکھو امل حالات نارمل ہو جائیں گے۔۔۔۔ تم بس ہمت مت ہارنا اس نے اس کے پاس بیٹھتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور رہی بات بڑے پاپا کی تو وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جائیں گے---
آئی پرامس----- اس نے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑتے کہا تھا----اس کی سانسوں کو اپنے نتھنوں میں گھستا محسوس کرتی وہ اپنا ہاتھ چھڑواکر اس سے دور ہوئی تھی----

کتنی بار سمجھاؤں خود کو دور مت کیا کرو مجھ سے تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی مسئلہ کیا ہے تمہارا----

اس کو اس کا دور جانا غصہ دلا گیا تھا----

میرے ساتھ یہ چھچھوری حرکتیں مت کیا کرو---- اس نے اسکے پاس سے اٹھتے کہا تھا---

یہ چھچھوری حرکتیں ہیں شوہر ہوں تمہارا حق ہے تم پر---- اس نے اسے کلائی سے پکڑ کر دوبارہ اپنے پاس بٹھاتے کہا تھا---

زبردستی کے شوہر ہو تم بس---- اس نے نفرت سے کہا تھا---

چلو شوہر تو مانتی ہو ناں زبردستی کا ہی صحیح اس نے اس کی کلائی نہیں چھوڑی تھی----

تم جو کرتے پھر رہے ہو ناں اس میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں اس نے کلائی چھڑواتے ہوئے کہا تھا----

تو انٹرسٹ پیدا کرو میں یہ سب تمہارے لیے ہی کر رہا ہوں---- اس نے اس کی طرف دیکھتے غراتے ہوئے کہا تھا-----

مت کرو میں تمہارے پاؤں نہیں پڑھ رہی کے جی پلیز ڈئیر ارحان کبیر ملک میں تمہارے بغیر مر جاؤگی تو میرے لیے یہ سب کرو---- اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا----

تم نہیں مر رہی نا تو نا مرو---- مگر ایک بات اپنے یہ خالی دماغ میں بٹھا لو امل ارحان کبیر ملک------- ارحان کبیر ملک تم پر مرتا تھا ہے اور رہے گا--- تو بدلو

خود کے ایٹیٹیوڈ کو جس کی مجھے زرا برابر پرواہ نہیں اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں بدل رہی۔۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔۔ اس نے بھی دوبدو جواب دیا تھا۔۔۔۔

نو ارگیومنٹ۔۔۔۔ ناؤ آئی وانٹ انار جوس۔۔۔۔۔ اس نے اس کو

بیڈ پر گراتے کہا تھا اور پھر اسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

ارحان میرے قریب آئے تو میں تمہارا سر۔۔۔۔۔ اس کے لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے جب وہ اس کے لبوں پر دسترس حاصل کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ خود کو چھڑواتے اپنا آپ ہلکان کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کتنی دیر اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے رکھنے کے بعد اس نے اسے اپنی گرفت سے آزادی دی تھی۔۔۔۔۔

یمممممی۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اس کے کان کی لو کو چومتے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

بڑی ماما کہہ رہی تھیں انہیں ٹوئنز پوتے چاہیے ایسے اجتناب برتو گی تو کیسے ان کی خواہش پوری کر سکوں گا وہ اسکی گردن پر لب رکھتے کہہ رہا تھا اب-----

اور وہ آنسو بہارہی تھی ہچکیوں سے رو رہی تھی--- اور سانس ایسے چل رہے تھے جیسے کسی میرتھن ریس میں حصہ لے کر ائی ہو-----

ابھی محبت نہیں ہے توسانسوں کا یہ حال ہے جب ہو جائے گی تم تو پور پور میری محبت کے نشے میں ڈوبو گی اس اس کے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے کہا تھا-----

میں اب اس رشتے کا جلد باقاعدہ آغاز چاہتا ہوں امل خود کو تیار کرو-----

یہ رو کر مجھے اس بات کا احساس مت دلایا کرو کے میں تم پر زبردستی کر رہا ہوں------

اسے اٹھا کر بٹھاتے اس نے کہا تھا اور وہ روتے ہوئے اسے دھکا دے کر باتھ روم میں گھسی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

زارا یہ تو اے زی ہے---- یہ یہ ان کو کیا ہوا ہے---- اور یہ تمہیں کیوں پکار رہے ہیں -----

علیہا کارٹون دیکھنے میں مگن تھی جب زارا کے موبائل پر ہوتی میسج بیپ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا-----

امل کا میسج دیکھ کر اس نے خوش ہوتے اس کا کونٹیکٹ اون کیا تھا---- مگر آگے ازہان کی ویڈیو اور اس کی پکس دیکھ کر اسے شدید حیرت ہوئی تھی اور وہیں بیٹھے بیٹھے اس نے زارا کو آواز دی تھی----

وہ جو کچن میں کھانا بنا رہی تھی---- اے ذی کا نام سنتے ہی دوڑی چلی آئی تھی----

ک---ک---کیا ہوا---- اس نے علیہا کے ہاتھ سے موبائل پکڑتے ہوئے کہا تھا-----

دیکھو اے زی ہیں یار اور دیکھو کتنی تکلیف میں ہیں بس بار بار تمہارا نام لے رہے ہیں مجھے نہیں پتا تھا میرے علاوہ بھی تم کسی کو جلدی ٹھیک ہونے میں مدد کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ اس نے زارا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ای۔۔۔ایس۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے علیہا۔۔۔ اور وہ شاید کسی اور کو بھیج رہی ہو تو غلطی سے مجھے سینڈ کر دیا ہو تم ایسے ہی فکر کر رہی ہو۔۔۔۔

اس نے بات سنبھالنی چاہی تھی۔۔۔

امل اور کوئی غلطی امپوسبل اس نے زارا کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں تو وہ بھی تو انسان ہے۔۔۔۔۔اس نے موبائل میز پر دوبارہ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں یہ ویڈیو دیکھنی چاہیے اور ہمیں اے ذی کو کال کر کے ان کا حال پوچھنا چاہیے۔۔۔۔ علیہا نے دوبارہ سے موبائل پکڑ کر اسے پکڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا اجنبی کبھی اپنے نہیں ہوتے یہ بات یاد رکھنا ہم کیوں پوچھیں کسی کا حال اور ایک اور بات تم کسی کے بھی سامنے اپنی فیملی کا زکر نہیں کروں گی یہاں جتنے بھی لوگ ہیں جو اب ہمارے دوست بنے ہیں اور جو بنے گیں وہ سب دوست تو ہو گے مگر ہمیں اپنے فیملی سیکرٹس کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرنے سنا تم نے ---- اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

تو تمہارے کہنے پر میں جیتی جاتی اپنی بہن کو مار دوں میں کوشش کروں گی مگر سچ بولنا تم نے ہی مجھے سکھایا ہے---- وہ ناک چڑھاتی غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی-----

اس کے جانے کے بعد زارا نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کی تصویریں دیکھیں تھیں زوم کر کر کے---- بے اختیار انسو نکل کر سکرین پر ٹپکے تھے---- آنکھوں کے آگے دھند آئی تو جلدی سے اسے صاف کیا کے اس دھند کا اسے اپنے اور

اذہان کے درمیان آنا اس وقت سب سے زیادہ زہر لگا تھا۔۔۔وہ اس سے محبت کے سچ کو خود سے بھی چھپانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ وہی دل تھا اس کا جو کسی نہ کسی وجہ سے اس سے خائف رہنے کا بہانہ ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے دل میں بہت شکوے تھے اس کے لیے مگر وہ انکو نفرت میں تبدیل کرنا چاہ رہی تھی اور نہیں کر پاہ رہی تھی، اس کے دل میں اپنی اس پنپتی محبت کو لے کر بہت سوال تھے، مگر وہ خود سے بھی ان سوالوں کو چھپا رہی تھی۔۔۔۔۔اس دل کی بے چینی کی صرف ایک ہی وجہ تھی اذہان حیات ملک ۔۔۔۔۔اے میرے آللہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں۔۔۔۔۔ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔؟

وہ شخص جس نے میری روح کو جنجھوڑ کے رکھ دیا اس کے لیے میرے دل میں محبت کیسے پیداکر سکتے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ میں کیوں اس تکلیف سے گزر رہی ہوں۔

اس کے ساتھ تھی تب بھی روح بے سکون تھی اس سے دور ہو تب بھی بے سکون ہوں۔۔۔۔مجھے سکون کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔

عشق وہم وگماں نہیں ہوتا

اس میں دوجا جہاں نہیں ہوتا

لوگ آنسو کہاں سے لاتے ہیں ؟

سانس میں جب دھواں نہیں ہوتا

اس میں بس احتیاط لازم ھے

عشق کارِ زیاں نہیں ہوتا

ہر کسی پہ تُو اعتبار نہ کر

ہر کوئی رازداں نہیں ہوتا

! اپنا لہجہ سنبھالیے صاحب

ہر کوئی بے زباں نہیں ہوتا

عشق کا اختتام اس کو سمجھ
جب کوئی بدگماں نہیں ھوتا
مہربانی جناب کی ھے مگر
یوں کوئی مہرباں نہیں ہوتا
لوگ دھرتی کو اوڑ ھ لیتے ہیں
سر پہ جب آسماں نہیں ہوتا
آسمانوں کا کھیل ھے یہ بتول
دل کا سودا یہاں نہیں ہوتا

یہ دل ہی ہے جو جس بھی حال میں ہو جب یہ محبت کے پنجرے میں جھکڑا جاتاہے ناں تو سانسیں اور دھڑکنیں جسم کی نہیں بلکہ محبوب کی تابع ہو جاتی ہیں-----

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ ویڈیو اون کی تھی-----

ویڈیو میں موجود اذہان تو اس اذہان جیسا تھاہی نہیں جسے وہ درگاہ پر چھوڑ کر آئی تھی---- جس کے ساتھ اس نے دعاکی تھی جس کے ساتھ اس نے اس دنیا کاسب سے خوبصورت رزق کھایا تھا-----

جس کی دلفریب آنکھوں نے اس کی مزید دید کے لیے زارا کے دل کو لبھایا تھا----جس کا اس کے ساتھ قدم قدم چلنا زارا کے لیے دنیا کا حسین سفر تھا--- اسکی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ کر اس نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو دبایا تھا----اس دنیا میں اگر اپنے باپ کے بعد اسے کسی مرد کی تکلیف سے فرق پڑ رہا تھا تو وہ اذہان حیات ملک تھا---

کیوں اذہان کیوں؟ پہلے تم نے مجھے تم سے نفرت کرنے پر مجبور کیا اب تم مجھے تم سے محبت کرنے پر مجبور کر رہے ہو کیوں تم نے اپنی یہ حالت بنا لی ہے----

کیوں کر رہے ہو اپنے ساتھ ایسا۔۔۔۔

لوٹ جاؤ اپنی دنیا میں جس دنیا کے تم تھے۔۔۔۔۔ یہ دنیا تم جیسے لاڈلوں کے لیے نہیں بنائی گئی۔۔۔۔ اس نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اور پاگل زارا کو کون سمجھائے کے ہم کون ہوتے ہیں اپنے لیے دنیا چننے والے۔۔۔۔ہم کون ہوتے ہیں اپنے لیے اسی شخص کی محبت چننے والے جسکا ملن یا تو تقدیر میں ہوتا نہیں اور اگر ہوتا بھی ہے تو اس کے راستے میں اتنے کانٹے ہوتے ہیں کے محبت لہو لہان ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔یہ تو مالک کے فیصلے ہیں جس کے ہاتھ میں نصیب کی ڈوریں ہیں۔۔۔۔۔۔ جو دھاگے ہلانے جانتا ہے۔۔۔۔۔ اور ایسے دھاگے ہلاتا ہے کے عام سے خاص اور خاص سے عام کر دیتا ہے۔۔۔۔
کبھی کبھی تو وہ اتنا مہربان ہوتا ہے کے پل میں ملا دیتا ہے بغیر کسی بھی آزمائش کے جیسے حضرت موسیٰ کو ملا دیا ان کی ماں سے۔۔۔۔ اور کبھی کبھی تو دعا کی

قبولیت اور جدائی میں سالوں کے فاصلے آہ جاتے ہیں جیسے حضرت یوسف کو اتنے کٹھن مراحل میں سے گزار کر ان کے والد سے ملوایا------

اور کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کے دعائیں قبولیت کا درجہ ہی نہیں حاصل کر پاتیں جیسے حضرت نوح کی کی جانے والی دعا ان کے بیٹے کے حق میں----

یہ تو دو جہانوں کے والی کے فیصلے ہیں وہ ہی قلب کو دھڑکاتا ہے کسی زی روح کے لیے نہیں تو اتنا ساکت کر دیتا ہے جذبات سے عاری کے وہ کسی بہت اچھے کے لیے بھی نہیں دھڑکتا-----

پتہ ہے جو لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں نا ہمیں ان کی محبتوں کی قدر کرنی چاہیے ان کی محبت کو اپنے دل میں زندہ رکھنا چاہیے----- کیونکہ اگر تمہارے لیے کسی کے دل میں اللہ نے تمہاری محبت ڈالی ہے تو شکر کرو اس محبت پر کیونکہ اگر وہ تمہارے لیے کسی کے دل میں محبت ڈال سکتا ہے تو اسی دل میں اس محبت کے نا ملنے پر صبر بھی ڈال سکتا ہے----

میرے پیارے اللہ پلیز میں نے ہی دعا کی تھی اذہان کی موت کی میں ہی آپ سے دعا کرتی ہوں اس کی سلامتی کی اسے ٹھیک کر دیں اسے اس کی پرانی دنیا سونپ دیں وہ ان اذیتوں کا عادی نہیں ہے---

... میرے پیارے اللہ

آپ کے لیے میں نے اذہان کی طرف سے دی جانی والی ہر اذیت کو اسے معاف کیا--- اس کی حالت کو دیکھ کر سوچ کر ہی دل تھکنے لگا ہے میرا---

اسکی تکلیف نے میرے اندر کرب برپا کر دیا ہے-----اسکی یادیں باتیں تکلیف میری ذات پہ بوجھ بنتی جارہی ہے-----

میرے پیارے اللہ !!... میں نے آپ کے لیے اس کی طرف سے دی جانے والی ہر اذیت پر صبر کرلیا

اللہ میں غم سے بھری بیٹھی ہوں ... مجھے نہیں پتا ایک نا محرم کی محبت دل میں ڈال کر میں کس گناہ کی طرف جا رہی ہوں میں کون سے تباہی کے دھانے پر

کھڑی ہوں۔۔۔۔ خود کو رسوا کرنے والی کس منزل کی طرف جا رہی ہوں۔۔۔۔مگر میں اب اس سچ کو خود سے بھی چھپاتے چھپاتے تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔میرے اندر صبر انڈیل دے میرے مالک۔۔۔۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں ا

... آپ کے علاوہ کہیں سے سکون نہیں ملنا مجھے۔۔۔

میرے پیارے دوست۔۔۔۔۔ میرے مالک میری مدد فرما۔۔۔ اس کی مشکل آسان کر دے۔۔۔۔ اسکے دل میں میری محبت کی بجائے مجھ سے دوری کا صبر ڈال دے وہ سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔اور اسکے بلکل پیچھے کھڑی علیھا نے اس کے ہر لفظ کو ازبر یاد کیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اسے روتا چھوڑ کر وہ اوپر کی طرف دبے قدموں بڑھی تھی۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا جو اس کے کانوں نے اور آنکھوں نے دیکھا یا سنا وہ ٹھیک تھا یا پھر جو کچھ زارا اس کو سمجھا رہی تھی وہ ٹھیک تھا۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کے اسکی بہن کس لیے تڑپ رہی ہے اتنا۔۔۔۔ اگر وہ اے زے سے محبت کرتی ہے تو اسے چاہیے کے اس سے شادی کر لے اس میں اتنا رونے اور تڑپنے والی کیا بات ہے اور ویسے بھی اے زی بیماری میں بھی تو اسے ہی پکار رہا تھا۔۔۔یعنی اسے زارا کی فکر تھی تو اس میں اتنا بڑا مسئلہ تو تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

وہ خود کے دماغ میں تانے بانے بن رہی تھی۔۔۔۔

ہو سکتا ہے زارا گھبرا رہی ہو یہ سب۔۔۔۔سب کے سامنے قبول کرنے سے کیونکہ وہ ہمیشہ محبت کے خلاف رہی ہے۔۔۔ جیسے سنان اور امل کی محبت کے جیسے ماہر بھائی اور مائدہ شمس کی محبت کے۔۔۔۔ تو لوگ اسے اب باتیں کریں گے کے جو لڑکی ہمیشہ محبت کے خلاف رہی ہے وہ کیسے محبت کر سکتی ہے۔۔۔۔اس نے کسی نقطے پر پہنچتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر وہ یہ سب نہیں کر سکتی تو اے زی تو کر سکتا ہے۔۔۔۔ اگر وہ یہ سب کے سامنے کہہ دے کے وہ زارا کو پسند کرتا ہے تو مسئلہ ہی حل۔۔۔۔ ''اب وہ ایگزیکٹ پوائنٹ پر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔تو پھر ''اوپریشن اے زی لو زی شروع کیا جائے اس نے خود کو سراہتے ہوئے مسکراتے کہا تھا۔۔۔۔۔
چلو زارا مجھے اپنے جیجا بہت پسند اب بس تمہیں ان تک پہچانا ہے آئی مین ملانا ہے۔۔۔۔ جھومتے ہوئے وہ بیڈ پر گری تھی۔۔۔۔۔اور خوشی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

حق نواز دیکھو یہاں نیند کی گولیاں ہوں گی مجھے وہ لا کر دو۔۔۔۔تقریبا ادھے گھنٹے بعد وہ اٹھ بیٹھا تھا اسے سینے پر دباؤ محسوس ہو رہا تھا اور کانوں سے دھواں نکلتا جسم اس کا کسی بھٹی کی طرح پھنک رہا تھا۔۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب ڈاکٹر کو بلا لیتا ہوں۔۔۔ حق نواز نے میڈیسن بوکس لا کر دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں پانی دو۔۔۔ میڈیسن بوکس میں سے نیند کی دو گولیاں لے کر اس نے منہ میں رکھتے کہا تھا۔۔۔

یہ لیں۔۔۔ حق نواز نے اس کی طرف پانی بڑھایا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب ارحان صاحب کا فون آ رہا تھا پوچھ رہے تھےآپ کا۔۔۔۔۔

مراد نے اطلاع دی تھی۔۔۔۔

اسے کہنامیں بلکل ٹھیک ہوں اور سو رہا ہوں اسے پریشان مت کرنا میں نہیں چاہتا ہوں میری وجہ سے پریشان ہوکر اپنے اور امل کے ساتھ شروع ہوئی زندگی کے دن نا خراب کرے۔۔۔۔۔اب تم لوگ جاؤ سب یہاں سے۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔۔

حق نواز نے مراد اور فقیراں کو جانے کا کہا تھا خود وہ وہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا-----

اذہان نے دوبارہ آنکھیں نہیں کھولیں تھیں-----وہ اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کیے لیٹا رہا تھا----وہ سکون چاہتا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کے یہ سکون اسے نا تو اس گندے محلول سے ملنا تھا اور نا ہی ان نیند کی گولیوں سے----سکون عطا کرنے والی ذات تو کوئی اور ہے----ہم غافل لوگ دنیا کی چیزوں میں سکون ڈھونڈتے تھک جاتے ہیں اور پھر آخر میں وہیں پہنچتے جہاں ہمیں سب سے پہلے پہنچنا چاہیے-----

تقریباً آدھا گھنٹہ وہ بغیر حس و حرکت کیے آنکھیں زبردستی میچے لیٹا رہا تھا----اس کوشش میں کے ابھی سکون میسر ہوتا ہے ابھی نیند آتی ہے----مگر ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کی برداشت ختم ہوتی جا رہی تھی----چاہ کر بھی کوشش

کے باوجود بھی۔۔۔۔۔۔ ان نیند کی گولیوں کے باوجود بھی۔۔۔۔۔ نا تو نیند اس پر مہربان ہو رہی تھی اور نا ہی وہ سو پاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

مرحوم جنید جمشید صاحب نے کہا تھا میں بہت فیمس ہو گیا تھا دنیا کی ہر آسائش میرے پاس تھی۔۔۔۔مگر مجھے پھر بھی ایک چیز کی کمی تھی اور وہ تھا سکون۔۔۔ میں خوار ہوگیا تھا وہ سکون ڈھونڈتے ڈھونڈتے۔۔۔۔۔ اور پھر وہ سکون مجھے امریکہ کے فائیو سٹار ہوٹل میں بھی نہیں ملا جو مجھے ایک مٹی کی بنی ہوئی مسجد میں کھجور کی بنی ہوئی چٹائی پر سونے سے ملا۔۔۔۔۔ اس وقت مجھے اتنے سکون کی نیند آئی کے میں کبھی پہلے اتنے سکون سے نہیں سو سکا۔۔۔۔پس ثابت ہوا یہ دھن دولت آسائشیں یہ سب اسی دنیا کی سوغاتیں ہیں اور یہی رہ جانی ہیں سکون دائمی ہے جو صرف اور صرف خشیت الہی سے ہی ملتا ہے ان لوگوں کو جنہیں چن لیا جاتا ہے جنہیں راہ مستقیم دکھا دی جاتی ہے۔۔۔۔اور جن پر ہدایت فرض کر دی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔اسے سکون نہیں تھا۔۔۔۔تڑپ تھی بس۔۔۔۔۔کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا آتی محسوس ہوئی تو رخ کھڑکی کی طرف کر لیا۔۔۔

اذہان درگاہ پر چلیں۔۔۔۔۔اسے کھڑکی کے پاس کھڑی سفید آنچل لیے زارا بولتی نظر آئی۔۔۔

زارا۔۔۔۔زارا ۔۔۔۔۔ کمفرٹر اتار کر دیوانا وار بھاگا تھا۔۔۔۔۔ مگر کھڑکی کی آس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

کیا ہوا چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔ حق نواز نے اسے کھڑکی کے پاس گرتے کو اٹھایا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ یہاں تھی حق نواز۔۔۔۔ وہ تیز تیز سانس لیتے کہہ رہا تھا۔ ۔۔۔

کوئی نہیں ہے یہاں چھوٹے ملک صاحب۔۔۔۔ حق نواز نے اسے اٹھاتے ہوئے بیڈ پر بٹھاتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

پانی۔۔۔اس نے پانی کا گلاس بھر کر اس کے لبوں کے ساتھ لگایا

تھا۔۔۔۔اس کے لب تھر تھرا رہے تھے دانت کچکپا رہے تھے۔۔۔۔

حق نواز نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تھی اس کے وجود پر۔۔۔۔

چلو چلیں۔۔۔ اس نے کانپتے وجود کے ساتھ اٹھتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔اور باہر کی

طرف بڑھا تھا۔۔۔

کہاں ۔۔۔ ۔ حق نواز پیچھے ہی لپکا تھا۔۔۔ اس کو سنبھالتے سہارا دیتے اسکے ساتھ

چلا تھا۔۔۔

مراد سے کہو گاڑی نکالے درگاہ جانا ہے مراد۔۔۔۔ مراد۔۔۔ وہ اونچی آواز میں

اسے آوازیں دیتا بولا تھا۔۔۔

مراد سنتے ہی گاڑی نکال کر اسکی طرف آیا تھا اور وہ بغیر کچھ بھی کہے گاڑی میں

بیٹھا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب رات کا ایک بج رہا ہے مجھے لگتا ہے ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے۔۔۔۔ درگاہ صبح چلیں گے۔۔۔۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

درگاہ چلو۔۔۔۔ اس نے لال انگارہ آنکھیں لیے اسے گھورتے کہا تھا۔۔۔۔۔

لے چل مراد درگاہ۔۔۔۔۔۔ ہو سکتا وہاں سکون مل جائے ہمارے شیر کو۔۔۔۔

حق نواز نے بھی گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

شیشے کھول دو سارے گاڑی کے ۔۔۔۔ اس نے بند آنکھوں سے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگاتے حکم دیا تھا۔۔۔

اور مراد نے حکم کی تعمیل کی تھی۔۔۔ ۔

میں آہ رہا ہوں تم سے ملنے درگاہ پر زارا میرا انتظار کرنا تم بس۔۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھتے زیر لب سرگوشی کی تھی۔۔۔۔ اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا تھا۔۔۔۔اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تم دونوں گھر چلی جاؤ گی مجھے کچھ کام ہے۔۔۔۔ ڈیلٹن نے کیب رکوا کر ان سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تھینکیو۔۔۔۔ بینز اور نشرح نے کیب میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ تینوں ہوسپٹل سے چیک اپ کروا کر نکلے تھے ہوسپٹل سے ڈیلٹن کو کچھ کام تھا تو وہاں دونوں کو کیب کروا کے دے کر وہ چلا گیا تھا۔۔۔۔

یار پلیز پیزا آرڈر کر دو۔۔۔۔ نشرح نے گھر پہنچتے ہی صوفے پر گرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پیزا سپائسی ہے اور ابھی ڈاکٹر نے کیا کہا تمہارا زخم ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تو تم کچھ بھی سپائسی نہیں کھاؤ گی۔۔۔۔

بینز نے کچن کی طرف جاتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا یار اب تم میری ڈاکٹر مت بنو۔۔۔ اس نے ناک پھلاتے ہوئے کہا تھا اور اس کے پیچھے ہی کچن میں آہ گئی تھی۔۔۔۔

فی الحال یہ کھاؤ میں تب تک تمہارے لیے سوپ بناتی ہوں۔۔۔۔اس نے فریج میں سے سٹابریز نکال کر بوکس اس کے سامنے رکھا تھا۔۔۔۔

جسے وہ شدید بھوک ہونے کے باعث نا چاہتے ہوئے بھی کھا رہی تھی۔۔۔

کیا ڈیسائڈ کیا ہے اب تم نے۔۔۔ نشرح نے بینز کے اتنے نارمل بی ہیو پر اس سے پوچھا۔۔۔

کس بارے میں۔۔۔ اس نے فریج میں سے چکن نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیلٹن کے بارے میں۔۔۔۔ نشرح نے سٹابری منہ میں رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن کے بارے میں کیا وہ ہمارا اچھا دوست ہے اور اس نے میری زندگی بچائی ہے میرے لیے وہ میرا مسیحا بھی ہے۔۔۔۔ بینز نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ ساری زندگی تمہیں ہر مشکل سے بچا سکتا ہے کیا تمہیں اب بھی اس کی محبت پر شک ہے۔۔۔۔ اس نے اسے ٹٹولتے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مگر میں چاہتی ہوں کے اسے وہ ملے جسے وہ ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔۔ میرے جیسی لڑکی اس کے قابل نہیں ہے وہ بہت خاص ہے اور اسے کوئی خاص ہی ملنی چاہیے اپنے لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے اس نے سوپ کے لیے سبزیاں کاٹتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ بات تم اور میں اچھے سے جانتے ہیں کے اس دنیا میں اگر کوئی ڈیلٹن کے لیے خاص ہے تو وہ بینزچارلس ہے۔۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

پہلے کی بات اور تھی نشو۔۔۔۔ اس نے چولہا جلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں پہلے کی بات اور تھی۔۔۔اب اسے جنون ہو گیا ہے تمہارا جس جنون سے اس نے تمہیں بچایا ہے وہ کوئی جنونی ہی کر سکتا ہے۔۔۔ اس نے اپنے لیے گلاس میں پانی نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں اس سے نظریں نہیں ملا پاتی نشو۔۔۔ میں جب سوچتی ہوں کے میں نے اس کی محبت کو کیسے جوتی کی نوک پر رکھ کر اس کو دکھی کیا تھا۔۔۔ میری ہمت ہی نہیں ہوتی اس سے معافی بھی مانگنے کی میں کیسے اس سب کو ٹھیک کروں۔۔۔۔
اس نے کرسی پر بیٹھتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
دیکھو بینز بعض دفع بہت مشکل ہوتا ہے ان چیزوں کو سنبھالنا جو ہم نے خود بگاڑی ہوں جن کو اپنے ہاتھوں سے جگہ جگہ بکھیرا ہو۔۔۔۔ اور ہمیں یہ بھی لگتا ہے کے ہم شاید یہ سب ٹھیک نہیں کر پائیں گے۔۔۔۔ مگر تھوڑی سی ہمت لانے کی دیر ہوتی ہے سچے دل سے عزم کرنے کی دیر ہوتی ہے اور پہلا قدم بڑھائے کی دیر ہوتی ہے پھر جو بکھرا ہوتا ہے وہ خود بخود سمٹ جاتا ہے۔۔۔۔
میں جانتی ہوں تمہیں ڈر ہے کے وہ اب شاید تمہاری طرف نا لوٹے یا اس کے دل میں تمہیں لے کر بہت سارے شکوک ہوں بہت سارے سوالات ہوں۔۔۔ مگر تم صرف اس بنا پر پیچھے نہیں ہٹ سکتی ہو سکتا ہے تمہارا اندازہ غلط ہو اور وہ اس

امید پر بیٹھا ہو کے کب تم اس کی طرف ایک قدم بڑھاؤ اور وہ تمہاری طرف سو قدم بڑھے-----

اس نے اس کے آنسو صاف کرتے بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

وہی تو نہیں ہو رہا وہ ایک قدم ہی تو نہیں بڑھا پا رہی اس کی طرف---- اس نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا تھا----

بینز اس نے تمہارے لیے اتنا کچھ کیا بغیر کسی خوف بغیر کسی ڈر کے پتہ ہے کیوں---- اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے نشرح نے کہا تھا---

کیوں----- اس نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تھا----

اس لیے کے اسے تمہیں کھونے کا ڈر تھا--- اس ڈر نے اسے اتنا جنونی بنا دیا تھا----کیا تمہیں یہ ڈر نہیں ہے کے تم اگر اس سے یہ سب نا کلئیر کر سکی تو

تم اسے کھو دو گی۔۔۔ کیا یہ ڈر تمہیں اسکی طرف بڑھنے کی طاقت نہیں دے سکتا۔۔۔

اس نے سوالیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میں اسے اب کبھی کھونا نہیں چاہتی ۔۔۔ بینز نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپاتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو بس پھر ہمت کرو انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ تم اس کی طرف ایک قدم بڑھاؤ وہ تمہاری طرف سو قدم بڑھائے گا میں اچھے سے جانتی ہوں اسے۔۔۔ بس اب جب اسکی طرف بڑھو تو پورے دل سے اسکی محبت کو اور اسے قبول کرنا۔۔۔

نشرح نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔۔۔

مگر یہ سب کیسے ہو گا۔۔۔ اس نے سینک کے پاس کھڑے ہو کر اپنی آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارتے کہا تھا۔۔۔

وہ تم مجھ پر چھوڑ دو آئی ہیو آہ پلین بس تم مجھے کچھ کھانے کو دے دو بہت بھوک لگ رہی ہے یار-----

اس نے خوش کن لہجے میں کہا تھا----

تم نے گھر بتایا اپنے زخم کے بارے میں بینز نے پوچھا تھا----

بلکل بھی نہیں یار-----ان کو نہیں بتا سکتی بہت پریشان ہوں گے----اور نیا نمبر بھی نہیں دے سکی ان کو تھوڑی ٹھیک ہو جاؤ پھر کال کروں گی ایسے کی تو ارحان بھائی اور اذہان بھائی اڑتے ہوئے آہ ٹپکے گے---اور بڑی ماما فضول کا بی پی بڑھوا لیں گی----

اس نے پریشان ہوتے کہا----

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے----ویسے تمہارا انٹرویو کب ہے----اس نے سبزیوں کو پین میں ڈالتے ہوئے پوچھا تھا---

کل----اس نے سرسری جواب دیا-----

کیا لگتا ہے سلیکشن ہو جائے گی---- بینز نے سوپ میں چمچ ہلاتے ہوئے کہا---
پتہ نہیں یار بٹ ٹرائے تو کر سکتی ہوں اور تمہیں پتا ہے وہ جو ڈاکٹر سبحان ہیں وہ بھی وہاں کے آفیشل جرنلسٹ ہیں اس نے اس کو اطلاع دی تھی---
کیا واقعی وہ دو دو کام ایک ساتھ کیسے کر لیتے ہیں--- اس نے چولہا بند کرتے کہا تھا---
پتہ نہیں بٹ دعا کرو میرا انٹرویو کہیں وہ نا لے لے ویسے تو اچھا ہے مگر اسکی اور میری سوچ میں تھوڑا فرق ہے اور وہ مجھے تھوڑا اکھڑو بھی لگتا ہے ڈسپلن مین---- اس نے بیزار لہجے میں کہا تھا---
کچھ بھی کہہ لو ہے ویسے وہ ہینڈسم--- آئی ایم امپریسڈ--- بینز نے پیالے میں سوپ نکالتے ہوئے کہا---
کوئی ہینڈسم نہیں اور تم نا ڈیلٹن پر ہی دھیان دو--- تو زیادہ بہتر ہے اس نے اس سے سوپ کا پیالہ لیتے ہوئے کہا---

کیوں سبحان پر تم دھیان دینے والی ہو۔۔۔ بینز نے آنکھ مارتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔۔۔

استغفرُاللہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم کچھ بھی بولتی ہو۔۔۔ اس نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ویسے برا نہیں ہے تم ٹرائے کر سکتی ہو۔۔۔۔ ایک ہی ملک سے ہو۔۔۔ ایک جیسے شوق ہیں دونوں کے۔۔۔ بینز نے اسے پھر سے چھیڑا تھا۔۔۔

بینز گدھی اس نے اس کی طرف سامنے پڑی فروٹ کی ٹوکری سے سیب پکڑ کر پھینکا تھا جسے اس نے ہنستے ہوئے کیچ کیا تھا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ درگاہ کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔۔۔۔ اذہان سارے راستے کھڑکی کے ساتھ لگا کسی چھوٹے بچے کی طرح آتے جاتے مناظر دیکھ رہا تھا لمبے لمبے سانس لیتے۔۔۔۔

پھر گاڑی سے اتر کر وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ غیر ارادی طور پر نظر سامنے پڑھی تھی۔۔۔۔

تم وہاں سے بھی مجھے دیکھ سکتے ہو مجھ پر نظر رکھ سکتے ہوں۔۔۔۔ زارا کا ہیولا اسے نظر آیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔۔

ایک قدم بڑھا کر سیڑھی پر رکھا تھا۔۔۔ جوتے اتارے تو اس کی آنکھوں کے سامنے وہ مخملی پاوں لہرائے تھے جب اس نے اور زارا نے اکھٹے جوتے اتارے تھے۔۔۔۔ درگاہ میں جوتے پہن کر نہیں جاتے اس نے جوتے اتارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔اسکے ہونٹوں پر پھر سے مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔۔۔

اسے اب زارا کو یاد کر کے سکون مل رہا تھا۔۔۔۔ قدم بری طرح لڑکھڑایا تھا ازہان حیات ملک کا۔۔۔۔اب جسم بھی کانپ رہا تھا۔۔۔۔چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔۔۔۔ اور رگوں میں موجود خون گردش کرنے کی بجائے منجمند ہو گیا

تھا۔۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہی سامنے درگاہ کا احاطہ تھا۔۔۔جس کا صحن وسیع و عریض تھا۔۔۔ ایک سائیڈ پر بنی مسجد اور دوسری سائیڈ پر بنی چند قبریں۔۔۔ اور اس سائیڈ پر ان قبروں کے تھوڑا آگے ایک اور کسی اللہ کے نیک بندے کی قبر تھی۔۔۔ وہ شاید اس دربار کے گدی نشین کی قبر تھی۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ چلتا اس قبر تک آیا تھا۔۔۔قریب ہی کوئی بندہ بشر حالت وجد میں زور شور سے اللہ اللہ کرتے گردن دائیں سے بائیں ہلاتے اپنے واجدان کی منزل میں کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

ازہان حیات ملک کیا لینے آیا ہے یہاں۔۔۔۔

اسے اپنے قریب پسینے سے شرابور کھڑے دیکھ اس بندہ خدا نے آنکھیں کھولیں۔۔۔اور بڑے کرخت لہجے میں گویا ہواتھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زا۔۔۔۔ز۔۔۔۔زارا۔۔۔ دری۔۔۔ درید۔۔۔ وہ بے بسی کی انتہا پر تھا کانپتے جسم سے کانپتے لفظ منہ سے نکال رہا تھا۔۔۔ حلق سوکھے کانٹے کی طرح چھب رہا تھا۔۔۔۔

جا چلا جا یہاں سے۔۔۔۔ عشق اتش سے مل کر خود کو خاکی تو کر۔۔۔الست بن پھر مست۔۔۔۔وجدان کی روح کو تو جان۔۔۔

می۔۔۔ می۔۔۔میں نے اسے یہاں دیکھا۔۔۔۔وہ کانپتے ہاتھوں سے اگے کی طرف بنے مزار کے احاطے کی طرف عورتوں کے لیے بنائے گئے برانڈے کی طرف اشارہ کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔

تو جانتا ہے کہ تو کس کی بات کر رہا ہے۔۔۔ زارا درید پاک روح ہے تیری طرح غلاظت کا ڈھیر نہیں۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے پھر سے کرخت لہجے میں گویا ہوئے تھے۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

-----م----م---میں---بدل لو----اس کے لفظ ابھی منہ میں ہی تھے---

ہاہاہا-----ہاہاہا-----کس خوش فہمی میں ہے تو ازہان حیات ملک- -- بندہ خدا استہزائیہ ہنسی ہنستے پھر سے اپنے وجد میں گم ہو گئے تھے-----

اس سے پہلے ازہان حیات ملک کچھ کہتا------سفید انچل میں لپٹا نازک وجود اس کے سامنے سے گزرا تھا-----وہ خوشبو اس نے اپنے آس پاس محسوس کی تھی---ہاں یہ وہی خوشبو تو تھی جس کو سونگھنے اور محسوس کرنے کے بعد ازہان حیات ملک نے ہر خوشبو کے ہونے سے انکاری کیا تھا---وہ لڑکھڑاتے قدموں بے جان ٹانگوں کو گھسیٹتا---اللہ کے ولی کے مزار کے سامنے موجود تھا----اندر موجود چند لوگ اس ولی اللہ کی زری کے پاس بیٹھے---اونچی آواز میں پکار رہے تھے----

حق فرید یا فرید---

اللہ محمد چار یار ----

حاجی خواجہ قطب فرید۔ ----

حق فرید یا فرید----

وہ آوازیں اس کے جسم و روح کو تار تار کر رہی تھی--- جنجھوڑ رہیں تھیں----وہ وہی نڈھال ہو کر گرا تھا--- اس سے پہلے کے وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتا---اسی مہربان سفید انچل نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا---

ازہان حیات ملک کے سوکھے سفید لب تھر تھرائے تھے-----

ز----زا--- زرا-----اور بند ہوتی آنکھوں کو زبردستی کھولنے کی کوشش کی تھی-----

من عاجزم-- ازہان حیات ملک----

اندھیروں سے روشنیوں کے سفر کا پہلا قدم مبارک--- اس سفید انچل والے نازک وجود نے ہلکی سی مسکان لیے کہا تھا---

اور پھر اس کے دل کے مقام پر اللہ لکھ کر مہر ثبت کی تھی۔۔۔۔اور اس بار بھی ازہان حیات ملک اس کا چہرہ دیکھتے ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوا تھا۔۔۔۔

دل پہ حیرت نے عجب رنگ جما رکھا ہے۔۔۔۔

ایک الجھی ہوئی تصویر بنا رکھا ہے۔۔۔۔

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ چکر کیا ہے۔۔۔۔

کھیل کیا تم نے ازل سے یہ رچا رکھا ہے۔۔۔۔۔

روح کو جسم کے پنجرے کا بنا کر قیدی۔۔۔۔

پھر موت کا پہرا بھی بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔

ایک تدبیر کے پنچھی کو اڑانے کے لیے تم نے۔۔۔۔۔

دام تقدیر بھی ہر سمت بچھا رکھا ہے۔۔۔۔

کر کے آرائشیں کونین کی برسوں تم نے۔۔۔۔۔

ختم کرنے کا بھی منصوبہ بنا رکھا ہے۔۔۔۔

لامکانی کا بہرحال ہے دعوہ بھی تمہیں۔۔۔

نحن و عقرب کا بھی پیغام سنا رکھا ہے۔۔۔۔

یہ برائی وہ بھلائی یہ جہنم وہ بہشت۔۔۔۔

اس الٹ پھیر میں فرماؤ تو کیا رکھا ہے۔۔۔۔۔

جرم آدم نے کیا اور سزا بیٹوں کو۔۔۔۔۔

عدل و انصاف کا معیار بھی کیا رکھا ہے۔۔۔

حاکم بابا نے سلام پھیرا تو ایک بھیڑ کھڑی تھی تھوڑی دور کسی گرے ہوئے شخص کے اردگرد۔۔۔۔ انھوں نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں پھر جاندار مسکراہٹ لبوں پر آئی تھی۔۔۔۔ "خوش آمدید۔۔ روح جنان"

سلطان اسے میرے حجرے میں پہنچا دو۔۔۔ انھوں نے اپنے حجرے کی طرف جاتے ہوئے اسی مجذوب سے کہا جو اذہان کو یہ کہہ رہا تھا کے زارا درید اسے کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔

دو لوگ اسے حجرے میں بچھی چٹائی پر لٹا گئے تھے۔۔۔۔ سلطان بابا اور حاکم بابا اسکے پاس بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

حق نواز دوڑتا ہوا اندر آیا تھا اسے ڈھونڈنے۔۔۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتے بھٹکتے پھر اسے کسی نے بتایا کے ایک گھبرو جوان گرا ہوا تھا یہاں کچھ لوگ اٹھا کر اسے حاکم بابا کے حجرے کی طرف لے گئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ میرے چھوٹے ملک صاحب اندر ہیں۔۔۔ حق نواز کو کسی نے اندر جانے سے روکا تو اس نے التجا کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے حاکم بابا اسے ٹھیک کر دیں گے ان کے دم میں بڑی طاقت ہے تو ادھر کھڑا ہو کر انتظار کر۔۔۔۔

اس راستہ روکنے والے نے کہا تھا اور حق نواز وہیں چوکٹ پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔مراد نے بجھے ہوئے چہرے کے ساتھ حق نواز کو دیکھا تھا اور پھر اندر نظر دوڑائی تھی جہاں اذہان سیدھا لیٹا خوش و خرد سے بیگانہ تھا۔۔۔۔

تم نے کیا کہا اس سے۔۔۔۔ حاکم بابا نے سلطان بانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے تو بس وہی کہا جو مجھے نظر آہ رہا ہے۔۔۔ وہ اسے نہیں ملے گی کبھی بھی چاہیے یہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر کیوں نا مر جائے۔۔۔۔

سلطان بابا نے اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے کہا تھا۔۔۔۔

جب عشق والہانہ اور سچا ہو۔۔۔۔ پانے کی جستجو ہر جستجو سے اگے ہو کٹھن راستوں کی پرواہ نا ہو اور عشق حقیقی منزل ہو۔۔۔۔ تو ہر عشق ملتا ہے وہ چاہے یہ جہان ہو یا چاہے وہ جہان۔۔۔۔انعام تو ملتا ہے۔۔۔۔

کبھی پتھر کے اندر تسبیح حمد کرنے والے کیڑے سے اس کے اور مالک کے درمیان موجود عشق کی داستان سننا وہ کہتا ہے میں تو بس عشق کرتا ہو یہ نہیں سوچتا کے اس پتھر کے اندر گھٹ گھٹ کے مر جاؤ گا یا رزق نا ملنے کی وجہ سے ۔۔۔۔مجھے بس یاد ہوتا ہے تو محبوب اور اسکی پاکی بیان کرنا۔۔۔۔ اور پھر محبوب ان سات پردوں میں بھی مجھے رزق فراہم کرتا ہے کیونکہ یہ اسکا وعدہ ہے۔۔۔۔۔بس یہ ایک یقین میرا عشق ڈگمگانے نہیں دیتا۔۔۔۔۔

اسکا بھی یہی یقین ہے کے اس کو اسکی زارا ضرور ملے گی اس یقین پر ہی یہ تپتی بھٹی بنا جل رہا ہے شاہ سے خاک ہو رہا ہے۔۔۔۔

انھوں نے سلطان بابا کو اس کے اوپر پانی کے چھینٹے مارنے سے منع کرتے کہا تھا۔۔۔۔کیونکہ اسے ہوش نہیں آہ رہا تھا۔۔۔۔

ناتنگ کر اسے ابھی اس کی روح کسی اور منزل پر گامزن ہے خود ہی ہوش میں آہ جائے گا تو جایہاں سے سب جاؤ---- انہوں نے سلطان بابا کو حکم دیا تھا جو حاکم بابا کی بات سن کر چلے گئے تھے----

اب حجرے میں سلطان بابا اور اذہان تھے بس-----

وہ اس کے قریب بیٹھے تسبیح کے ہر گرتے دانے کے ساتھ کچھ پڑھتے اور پھر اس کے اوپر پھونک مارتے اور مسکراتے-----

زارا----زارا---- کچھ دیربعد وہ خود ہی اٹھ گیا تھا اور پھر سے زارا کی گردان کرتے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا----

پانی پیو گے---- انہوں نے اٹھ کر مٹی کی صراحی سے پانی کا پیالہ بھر کر اسکی جانب بڑھایا تھا----

جسے اس نے بغیر منع کیے ایک ہی سانس میں پی لیا تھا----

حاکم بابا کیا زارا-----

کیا چاہتے ہو میاں۔۔۔۔۔انھوں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا سے ملوا دیں میں آپ کے پاؤں پڑتا ہو خدا کا واسطہ ہے میری آخری امید ہیں آپ اس نے حاکم بابا کے پاؤں کوہاتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہم خاک نشیں تو شاہ پیا
!!ہمیں تیری دید کی چاہ پیا
اک شام پلٹ کر دیکھ ہمیں
!!ہم بیٹھ گئے تیری راہ پیا
چل آکر مل اک بار ہمیں
!!پھر دیکھ بھی مت تو خواہ پیا
ہم اشک بہائیں مجلس میں
!!مسجد مسجد، درگاہ پیا

پڑھ شعر ہمارے،داد بھی دے

!!چل "آہ "نہ کر، کر واہ پیا

ہم آپ تماشا بن بیٹھے

!!یوں بیٹھ کے تیری راہ پیا

تیرے ہجر میں سارے رنگ جلے

!!بس رہ گیا رنگ سیاہ پیا

کہ خاک میں پلنے والے ہم

!!کہ شاہ جہاں، تم شاہ پیا

تیرا عشق عبادت جیسا ہے

!!چل چھوڑ ثواب گناہ پیا

اس سارے عرصے میں ایک تبدیلی آئی تھی وہ یہ کے اب اسکا کانپنا ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے اذہان کے تمہیں زارا میں دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنے پاؤں پیچھے کرتے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔اپ دے سکتے ہیں آپ میرے لیے دعا کر دیں کے وہ مل جائے مجھے بس۔۔۔۔ میں مرجاؤں گا اس کے بغیر۔۔۔۔میں مر رہا ہوں میں مرنے سے پہلے اسے ایک بار دیکھنا چاہتا ہوں وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا اب۔۔۔۔۔

اچھا تو یہ تم خود بھی کر سکتے ہو تم خود بھی بلا سکتے ہو اس کو اپنے پاس۔۔۔۔ یہ کوئی مشکل کام تھوڑی ہے۔۔۔۔ انہوں نے بڑے نرم لہجے میں اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں تو کب سے بلا رہا ہوں تڑپ رہا ہوں پر وہ نہیں ملتی وہ کھو گئی ہے۔۔۔۔۔ اس نے نا سمجھی کے اندازمیں سلطان بابا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ اذہان جب حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدا ہوئے تھے نا تو وہ برسوں روئے تھے انکی جدائی میں اتنی گریا و زاری کی کے ان کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی اتنی دعائیں مانگتے تھے رات دن عبادت میں لگے رہتے تھے۔۔۔ اتنی محبت کرتے تھے اپنے بیٹے سے کے اس ساری محبت میں جو ان کی رب سے محبت تھی وہ ماند پڑ گئی پھر ان پر وحی نازل کی گئی کے اے یعقوب جس دن تمہارے دل میں رب کی محبت یوسف کی محبت سے زیادہ ہوئی اور جس دن تم نے اس ملن کو اس یقین پر چھوڑ دیا کے رب نے جدائی ڈالی ہے تو ملائے گا بھی وہی اس دن تمہاری آنکھوں کو تمہارے بیٹے کی دید سے خیرا کیا جائے گا۔۔۔

اذہان نم آنکھوں سے بڑے انہماک سے ان کی بات سنرہا تھا۔۔۔

میرے بچے میری جان۔۔۔۔ایسے مت دیکھو مجھے۔۔۔۔اس سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔۔۔

ایک۔۔۔۔۔کامل یقین ہو اس رب کی ذات پر تو سمندر کے بھنور میں بھی پھنسے ہو گے تو کنارے آہ لگو گے۔۔۔۔

دوسرا۔۔۔۔ کبھی بھی اپنے دل پر اس وحدہ لا شریک کی حکمرانی کی جگہ کو کسی ذی روح کے عشق سے بھرو گے تو ایسے ہی تپتی بھٹی میں جلو گے۔۔۔ اپنی چاہت کو اسکے سپرد کر کے دیکھو۔۔۔۔دیکھنا وہ تمہیں اپنے عشق کے ساتھ ساتھ تمہارا عشق بھی لٹا دے گا۔۔۔۔

یقین تو کر کے دیکھو میری جان۔۔۔۔

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ ۔۔۔

وہ بہت ناراض ہیں مجھ سے میں نے کبھی بھی ایسا کچھ نہیں کیا کے وہ میری بات سنیں گے۔۔۔۔۔ میرے کبھی بھی انکے ساتھ تعلقات اچھے نہیں رہے۔۔۔۔

آپ دعا کر دیں حاکم بابا۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے گرتے آنسوؤں سے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان میں دعاکر دوں گا پر وہ کامل یقین کہاں سے لاؤ گا جو تمہارے دل میں ہے

زارا کی محبت کے لیے وہ تڑپ کہاں سے لاؤں گا جو تمہارے دل میں ہے----

ایک بار میرے کہنے پر ہاتھ اٹھاکر تو دیکھو-----

انہوں نے پھر سے سمجھانا چاہا تھا---

ایک بار ہاتھ اٹھاکر اسی درگاہ میں کھڑے ہو کر اس کے ساتھ کی دعا مانگ کر اسے

خود سے بہت دور کر چکا ہوں----اب کی بار اس کے ساتھ کی دعامانگی تو ڈرتا ہو

کے کہیں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناکھو دوں---

اس نے کرب سے آنکھیں میچیں تھیں----

ہو سکتا ہے اس کا دور جانا عشق حقیقی کی طرف جانے والی تمہاری پہلی آزمائش

ہو-----

انہوں نے بڑے نرم لہجے میں کہا تھا----

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

آپ نہیں جانتے حاکم بابا میں کس کس اذیت سے گزرا ہوں میں سوچتا ہو تو میری روح لرز اٹھتی ہے--- وہ قبرستان وہ وہاں سانپ وہ قبریں وہ سفید لوگ ----اس کا پھر سے جسم کانپنے لگا تھا یہ سب بتاتے ہوئے----

جانتا ہو بیٹا----ہم نے تو تمہیں وہاں بھی اکیلے نہیں چھوڑا تھا--- میرا رب میں اور زارا تو تب بھی تمہارے ساتھ تھے وہاں----

انہوں نے بڑی شفیق مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا تھا-----

ہاں آپ----- آپ نے مجھ---مجھے راستہ دکھایا اگر آپ نا بتاتے تو میں وہاں سے نا نکل پاتا اس نے ان کے ہاتھ چومے تھے----

میں نے تو کچھ نہیں کیا وہ تو میرے رب کا حکم تھا میں نے بس تعمیل کی----اب بھی تمہیں آگاہی کا نور اس نے بخشا میں تو بس ذریعہ ہو اس تک پہنچانے کا انہوں نے اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا تھا-----

آپ دیکھیں ادھر دیکھیں یہ نہیں مانتا یہ کسی بے لگام گھوڑے کی طرح دھڑکتا ہے اس کے نام پر اور جب اس کی جدائی کا سوچتا ہوں تو یہ کسی پتھر کی طرح ساکت ہو جاتا ہے----

اس نے اپنے دل پر ان کا ہاتھ پکڑ کر رکھتے کہا تھا----

اب نہیں ہو گا ایسا--- انہوں نے کہتے اس کے دل پر شہادت کی انگلی سے اللہ کنندہ کیا تھا-----

اور اذہان کو لگا تھا اس کے پورے وجود سے ایک جھٹکے میں روح نکلی ہے دوسرے جھٹکے میں وہی روح اسکے جسم میں پیوست ہو کر اسے جھنجوڑ گئی ہے----چہرے کا خون نچڑ گیا تھا--- رنگ ایک دم لٹھے کی مانند سفید پڑا تھا-----

اس نے تکلیف سے حاکم بابا کی طرف دیکھا تھا-----

زارا چاہیے اذہان۔۔۔۔ انھوں نے اس کی اڑی رنگت اسکی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر کہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ہاں میں گردن ہلائی تھی اس بار لب لفظ ادا کرنے سے انکاری ہوئے تھے۔۔۔۔

تو اٹھو وضو کرو اور فجر پڑھو اور صدقے دل سے دعا کرو رب سے کیوں کے اس دل پر اس کی حکمرانی ہے۔۔۔ اور اس حکمرانی کو تا قیامت ایسے ہی اس دل میں آباد رکھے رب۔۔۔۔ پھر دعا کرنا کے تیری اس خوبصورت دنیا میں مالک تیری بنائی ہوئی ذی روح کے لیے تڑپ رہا ہوں۔۔۔۔ مجھے اس کو عطا کر دے اور میری آزمائش کم کر دے مجھے سکون دے دے۔۔۔۔۔ سچے دل سے مانگ کر دیکھو۔۔۔۔ انشاللہ خسارہ نہیں ہو گا جھولی بھر دے گا وہ۔۔۔۔۔انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اور اذہان کو لگا تھا ان کے ہاتھ رکھنے سے پاؤں کے انگوٹھے تک سکون پہنچا ہے۔۔۔۔۔حاکم بابا اس کے پاس سے اٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا ان کے جانے کے بعد وہ کتنی دیر اسی جگہ پتھر بنا بیٹھا رہا تھا۔۔۔۔ کب وہ اٹھا کب اس نے وضو کیا کب اس نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی تھی۔۔۔۔ پیدا ہونے کے بعد یہ پہلی نماز تھی جو اس نے ادا کی تھی۔۔۔۔اس نے تو کبھی عید کی بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔۔۔۔اور یہ نماز بھی بس فقط نماز ہی تھی اسے نہیں پتہ تھا کے نماز کیسے پڑھتے ہیں اس نے تو بس دوسروں کی دیکھا دیکھی رکوع سجود اور قیام ہی کیا تھا۔۔۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو لبوں سے لفظ ہی ادا نہیں ہوئے وہ زارا کو مانگنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں مانگ سکا تھا۔۔۔اس کے دل میں اس وقت زارا سے زیادہ اس بات کی پشیمانی تھی کے ایک ریاست پاکستان کے صوبہ پنجاب کے حکمران کا یہ حال تھا کے اسے نماز نہیں آتی تھی۔۔۔۔ وہ ملک جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا جو مملکت اسلامیہ کے نام سے دنیا کے نقشے پر ابھر رہا ہے اس کے حکمران ایسے ہیں کے مسلمان تو ہیں مگر ایک مسلم کے کیا تقاضے ہیں ان

سے بے خبر ہیں ۔۔۔۔۔۔ وہ پشیمانیوں کے گھڑوں میں خود کو گرتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ خالی ہاتھ اٹھ کر حاکم بابا کے پاس گیا تھا۔۔۔۔ بابا مجھے نماز سکھا دیں گے اس نے انکے پاس بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

حاکم بابا نے مسکرا کر دیکھا تھا اور پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

اور یہ ان گزرے دنوں میں پہلی بار تھا کے وہ زارا کو بھول کر اپنے رب کی طرف سے اپنے نبی کو دیئے گئے تحفے کو یاد کرنے کے لیے پریشان ہوا تھا تڑپ پیدا ہوئی تھی اسکے دل میں۔۔۔۔

خدا نے تمہیں اپنی جانب موڑ لیا ہے تو وہ تمہاری ریاضت کے بدلے میں تمہیں تمہاری زندگی کا سب سے حسین تحفہ بھی دیں گے میری جان۔۔۔۔۔

انھوں نے دل میں سوچا تھا۔۔۔ اور اسے نماز یاد کروانے لگے تھے۔۔۔۔۔ دور بیٹھے حق نواز اور مراد اپنے چھوٹے ملک کی ہر حرکت کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ وہ سکون میں تھے کے اب ان کا چھوٹا ملک سکون میں تھا۔۔۔

اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کوئی تڑپتی روح رب کے حضور جھکے اور وہ اسے سکون نا دے۔۔۔ دنیا کی کوئی آسائش اس سکون کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو رب کی طرف سے تحفے میں ملتا ہے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

نروس ہو۔۔۔۔۔

ڈیلٹن اور بینز نے ایک ساتھ پوچھا تھا۔۔۔

تھوڑی سی۔۔۔ اس نے اندر جانے سے پہلے کہا تھا۔۔۔اپنا بیسٹ دینا اور ڈرنا نہیں۔۔۔ ڈیلٹن نے اسے ہمت دی تھی۔۔۔

دعا کرنا۔ --۔ اس نے دونوں کی طرف دیکھتے کہا تھا۔--

وش یو ویری بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔

دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔ اس نے اندد کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔ جانتی تھی کے جب تک وہ باہر نہیں آئے گی وہ اس کا انتظار کریں گے۔۔۔۔۔

اس نے ہال کا دروازہ کھولا تھا سامنے سجان اور دو اور لوگ اس کا انٹرویو لینے کے لیے بیٹھے تھے۔۔۔۔

مے آئی کم ان سر ۔۔۔ اس نے اندر انے کی اجازت مانگی تھی۔۔۔۔

یس ۔۔۔اجازت دے دی گئی تھی۔۔۔۔

سر یہ میری فائل اس نے کرسی پر بیٹھتے اپنی فائل آگے بڑھائی تھی جسے سجان نے پکڑ کر کھولا تھا۔۔۔

تو مس نشرح کبیر ملک ۔۔۔۔ سبحان نے اس کا نام دوہراتے ہوئے کہا تھا اور پھر اس نام پر اٹکا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

مس نشرح کبیر ملک یہی پورا نام ہے آپ کا۔۔۔
سبحان نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔۔
جی سر ۔۔۔۔ اس نے تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
کیا کرتی ہے آپ کہ فیملی۔۔۔۔ سبحان پوری طرح انٹرسٹ لے رہا تھا اب۔۔۔۔۔
وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ سر میری فیملی زمیندار ہے۔۔۔۔ ہم وڈیرے ہیں ملک وڈیرا فیملی

اس نے صاف جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔ اسے نہیں پسند تھا کے کوئی اس کے خاندان کو سیاسی طور پر جانے اور پھر اس کی دھن اور دولت کو لیکر اس کے پیچھے دم ہلاتا پھرے بچپن سے اس کے ساتھ یہی کچھ ہو رہا تھا۔۔۔۔ پہلے لوگ اس سے بات

کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے اور جب پتہ چلتا تھا کے ایک سٹرونگ سیاسی فیملی سے اس کا تعلق ہے تو ہر کوئی اسکی چاپلوسی کرتا جس سے اسے سخت نفرت تھی۔۔۔ اپنی الگ پہچان بنانے کے لیے ہی تو وہ ایک جرنلسٹ بن رہی تھی کے لوگ اسے اسکی پہچان سے جانیں۔۔۔۔۔یہی وجہ تھی کے جب ڈیلٹن بھی اسے امیر ریاست کی شہزادی کہتا تو اسے غصہ آتا تھا۔۔۔۔۔

اوہ اچھا زیبندار۔۔۔۔ سبحان نے اسکی فائل کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے وہ اسکی فائل سٹڈی کرتا انٹر کام پر ہونے والی بیل نے تینوں کواپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

یسسس ۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے کال رسیو کی تھی۔۔۔

سبحان آپ کو نیولڈ ڈاکرڈ کے انٹرویو کے لیے جانا ہو گا۔۔۔ارجنٹلی ۔۔۔۔ اس کے کولیگ نے اسے اطلاع دی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔وہ فائل چھوڑ کر اٹھا تھا جانے کے لیے ۔۔۔۔

وش یو بیسٹ آف لک مس نشرح۔۔۔۔ سبحان اسکی طرف دیکھتے مسکرا کر کہتے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔ اور نشرح نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔ وہ پتہ نہیں اس کے سامنے نروس ہو رہی تھی اتنا کانفیڈنٹ ہونے کے باوجود بھی۔۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ اسکا انٹرویو چلا تھا ہر طریقے سے وہ ان دونوں کو مطمئن کر کے انٹرویو ہال سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔ سامنے وہ دونوں بے صبری سے ٹہلتے ہوئے اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا کیا کہا۔۔۔ بینز نے اس کے پاس رکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بولو بھی کچھ۔۔۔۔ اب کے ڈیلٹن نے اس کی خاموشی پر پوچھا۔۔۔۔

یار میں نے اپنا بیسٹ دیا ہے بٹ وہ کہہ رہے ہیں کل تک کال کر کے بتا دیں گے۔۔۔۔

اس نے رونی شکل بناتے کہا۔۔۔۔

تو ضروری تو نہیں وہ انکار کریں۔۔۔۔ بینز نے لمبی سانس کھینچتے کہا۔۔۔۔

اوراگر انکار ہوگیا تو میرا تو سپنا ٹوٹ جائے گے ہائے میرے خواب ورلڈ بیسٹ جرنلسٹ بننے کے۔۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر دہائی دی تھی۔۔۔۔

اوہ نوٹنکی بس کر دے۔۔۔۔ جیسے ہم تجھے جانتے نہیں نشرح کبیر ملک ہوں اور کسی میدان میں پیچھے رہ جائیں۔۔۔۔ ناممکن۔۔۔۔ ڈیلٹن نے اسکے سر پر چپت لگاتے کہا تھا۔۔۔

چلو اب ٹریٹ دو۔۔۔۔ اس نے اس کی بازو پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ ہیلو کس بات کی ٹریٹ میں کونسا ناسا میں انٹرویو دے کر آئی ہوں۔۔۔۔ اس نے ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔

بیٹا سب سمجھتا ہوں یہ جو ٹریٹ سے بچنے کے لیے تو پچھلے پانچ سیکنڈ سے نوٹنکی کر رہی ہے ناں تو اگر ٹریٹ نا دی نا تو یاد رکھنا تیرا ناسا بنا دوں گا۔۔۔ چلو اب شرافت سے۔۔۔۔۔ ڈیلٹن نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اوہ رئیلی۔۔۔۔ اس نے ساتھ چلتے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

جی رئیلی اب چلو اور کچھ کھلا دو آدھے گھنٹے سے چل چل کر مجھے تو خود بھوک سے چکر آہ رہے ہیں۔۔۔۔ بینز نے بھی اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔۔

چلو جی یک نا شد دو شد۔۔۔۔ اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ریسٹورنٹ میری مرضی کا ہو گا۔۔۔۔ بینز نے بھی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جی نہیں میری مرضی کا۔۔۔۔۔۔۔ڈیلٹن نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے پہلے اس کی مرضی کے ریسٹورنٹ سے کچھ کھا لیتے ہیں پھر میری مرضی کے۔۔۔۔۔

بینز نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں بھئی خیر ہے۔۔۔۔ میں کیا یہاں کی وزیرا عظم لگ گئی ہوں یا ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی کرسی مجھے دان کر دی ہے۔۔۔۔ تم لوگوں کے باپ کا پیسا ہے ناں۔۔۔۔۔

زیادہ نا فری ہونے کی ضرورت نہیں چپ چاپ گھر چلو وہاں آرڈر کرتے ہیں کچھ۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کہاں لے کر جانا ہے اتنا پیسا تم نے نشو۔۔۔۔ ڈیلٹن کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا۔۔۔

قبر میں۔۔۔۔۔ اب جلدی کرو گھر چلو ورنہ ٹریٹ سے بھی جاؤ گے۔۔۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کنجوس چپکلی دونوں نے یک زبان کہا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ آپ کی دوست کافی ڈھیٹ ہے اتنی سی بیستی سے نا مجھے کوئی خاصا فرق نہیں پڑنے والا اس نے بتیسی نکالتے دونوں کو اور تپایا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں آہ جاؤ گی ملنے۔۔۔۔۔ امل نے سرگوشی نما انداز میں فون پر بات کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر تم نکلو گی کس بہانے گھر سے۔۔۔۔ سنان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ تم مجھ پر چھوڑ دو اذہان بھائی کی شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں گھر پر تو میں شاپنگ کے بہانے آہ جاؤ گی۔۔۔۔پھر مل کر پلین کر لیں گے۔۔۔۔۔ اس نے پھر سے سرگوشی نما انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے ڈن۔۔۔۔ پھر کل ملتے ہیں شادی کب ہے ویسے۔۔۔۔ سنان نے پوچھا۔۔۔۔

پرسوں ہے بارات کل مہندی ہے۔۔۔۔تو اتنے رش میں کسی کو کچھ یاد کب ہونا ہے۔۔۔۔۔ اسنے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک پھر ہم کل ایسا کریں گے پلین بنائیں گے اور پرسوں ہم اس پر عمل کریں گے۔۔۔۔ سنان نے اپنا لائحہ عمل بتایا تھا اسے۔۔۔۔۔

پرفیکٹ پھر ملتے ہیں کل وہ تو اس سے ملنے کے چکر میں ہی ایکسائیڈ ہو رہی تھی-----

امل ایک بات پوچھوں---- سنان نے مدھم لہجے میں کہا تھا----

تمہارے اور ارحان کے درمیان کچھ ایسا ویسا---- اس نے درمیان میں بات چھوڑ دی تھی-----

تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کے تمہاری امانت میں یا محبت میں کسی کو خیانت کرنے دوں گی میں---- میری محبت تمہاری امانت ہے سنان اور یہ ہمیشہ تمہاری رہے گی--- اس نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا تھا----

امل آئی لو یو تم سوچ بھی نہیں سکتی تم۔نے میرے دل سے کتنا بڑا بوجھ ہلکا کر دیا ہے-----

سنان نے مکاری سے کہا تھا-----

اوکے پھر کل ملتے ہیں جگہ اور ٹائم۔میں تمہیں میسج کر دوں گی بائے------

اس نے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

اور پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔۔ جہاں حیات ملک کھڑے تھے۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔۔پ۔۔۔۔۔ آپ کب ائے۔۔۔۔۔۔ اس کا ان کی شکل دیکھ کر سانس سوکھا تھا۔۔۔۔۔

میں تو ابھی آیا لان کی طرف ایک ضروری کال کرنی تھی۔۔ تمہیں تمہاری بڑی ماما بلا رہی ہیں۔۔۔۔ انہوں نے خود کو موبائل پر بزی کرتے کہا تھا اور نمبر ملا کر فون کان کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

نہیں انہوں نے کچھ نہیں سنا ہو گا۔۔۔۔ ان کو اپنے غرور سے فرصت ملے تو نا۔۔۔۔ امل نے دل میں سوچتے ہوئے بڑی ماما کے کمرے کی راہ لی تھی۔۔۔۔

انہوں نے کان سے موبائل ہٹا کر اندر جاتی امل کو غور سے دیکھا تھا اور پھر ایک فلک شگاف قہقہہ ہوا کے سپرد کیا تھا

مزا آنے والا ہے بہت زیادہ مزہ انے والا ہے کل آئی ایم سپر ایکسائیٹڈ میرے بھتیجے کو ٹریپ تو کر لیا تم نے اب اپنی عزت کی خیر منانا۔۔۔ وہ پھر سے ہنسے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

زارا ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔۔ علیہا نے اس کے بازو پر سر رکھتے اس کے ساتھ لیٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب کیوں آئے ہیں۔۔۔تمہارے علاج کے سلسلے میں۔۔۔ زارا نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر میرا تو جیسے پہلے علاج چل رہا تھا ویسا ہی اب بھی چل رہا ہے یہ سب تو ہم لاہور میں بھی رہ کر کروا سکتے تھے۔۔۔۔ اس نے چھت کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں واٹر میلن وہاں کی میڈیسنز علاج اور یہاں کے علاج میں بہت فرق ہے۔۔۔۔ وہ بھی اب چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

کبھی کبھی ایسے حالات کیوں ہو جاتے ہیں کے ہمیں اپنوں سے بھی باتیں چھپانی پڑتے ہیں۔۔۔۔ وہ بلکل الگ ٹریک پر لے آئی تھی بات کو۔۔۔۔۔

ایسا تو کوئی نہیں کرتا۔۔۔۔ زارا نے اس کی بات کی نفی کی تھی ۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے زارا بات چھپانے کے ساتھ ساتھ جھوٹ بھی بولتے ہیں لوگ اس بات کو چھپانے کے لیے۔۔۔۔ اس نے اس کی بات کو خاطر میں ہی نہیں لیا تھا۔۔۔۔

تمہارا دماغ سیٹ ہے کیا بولتی جا رہی ہو۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف رخ کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے امل بہت یاد آہ رہی ہے اپنا گھر بہت یاد آہ رہا ہے وہاں پاپا ہر روز میرے خواب میں آتے تھے۔۔۔۔ وہ اب بھی چھت کو گھورتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کوئی بات ہے علیہا جو تمہیں پریشان کر رہی ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔ وہ اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔ اسے علیہا کی بات سن کر کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

یہی بات اگر میں تم سے کہوں کے کوئی بات ہے زارا جو تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔۔ اس نے لیٹے لیٹے ہی کہا تھا۔۔۔۔

اور میں کہوں گی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں بھی یہی کہتی ہوں کے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ علیہا نے رخ موڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں تمہاری امل سے بات کروا دوں۔۔۔۔ اس نے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ تم۔کس سے بات کرنا چاہتی ہو میں تمہاری اس سے بات کروا دیتی ہوں۔۔۔۔ اس بار اس نے زارا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کسی سے نہیں۔۔۔۔ اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں علیہا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ دل نے شدت سے اذہان سے بات کرنے کی خواہش کی تھی۔۔۔۔۔

آنسو۔۔۔۔۔ علیہا نے اسکی آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو گرنے سے پہلے اپنی انگلیوں کے پوروں پر چنتے اس کے سامنے کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

زارا کو خوف آیا تو اس کے اس بی ہیوئیر سے۔۔۔۔ وہ سچ جو وہ خود سے بھی چھپانا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ چادر جو اذہان کی محبت نے اس پر چڑھا دی تھی جانے ان جانے میں اور اس نے اس میں خود کو چھپا لیا تھا۔۔۔۔ اسے ڈر تھا کے اس کا عکس کہیں کسی کو نظر نا آہ جائے وہ اس چادر میں چھپے رہنے کے باوجود بھی کسی کو نظر نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اور سب سے زیادہ ڈر اسے علیہا کا تھا۔۔۔ وہ سولہ سال کی بچی اس کے من کا عکس تھی۔۔۔۔ اس کا سایہ تھی۔۔۔۔ اور

اوبزرویشن اور دماغ اس کا بہت زیادہ تھا۔۔۔ منٹوں میں بات کی تہہ تک پہنچنا اس کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔یہ اب تم مجھے ایسی عجیب باتیں کر کے پریشان کرو گی تو مجھے ٹینشن تو ہو گی ناں۔۔۔۔۔ اس نے اپنی ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کسی کا دل توڑنا بہت بری بات ہے زارا درید۔۔۔۔۔ اور کسی کو تکلیف پہچانے سے زیادہ برا فعل ہے یہ۔۔۔۔ کیونکہ زخم تو بھر جاتے ہیں مگر کسی کی دل آزاری کی جائے تو وہ پھر نا تو دوبارہ جڑتا ہے اور نا ہی اس قابل رہتا ہے کے خوش رہ سکے اور زارا درید دل ازاری کی معافی تو اللہ بھی نہیں دیتا ایسا کچھ تم نے ہی مجھے بتایا تھا۔۔۔۔۔

اس نے پھر سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تم کس کا دل دکھانے کی بات کر رہی ہو علیہا۔۔۔ اسے اب یقین ہو رہا تھا کے وہ کوئی بھی بات بنا مقصد کے نہیں کر رہی۔۔۔۔۔وہ علیہا درید تھی۔۔۔۔۔

احساسات کو سمجھنے میں ماہر۔۔۔۔۔۔۔

جنرل بات کر رہی ہوں۔۔۔ اس نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا کسی کو تکلیف دینے سے رب معاف نہیں کرتا یا کسی کی دل آزاری کرنے سے۔۔۔ اس کی سوئی وہیں تھی۔۔۔۔۔

کسی کی دل آزاری کرنے کی معافی نہیں ہے کیونکہ اللہ اپنے حقوق معاف کر دیتا ہے بندوں کے نہیں ۔۔۔۔ زارا نے اس کی طرف دیکھتے اور اسے کھوجتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مطلب اگر کوئی انسان نماز نہیں پڑھتا اور کسی انسان کی بہت زیادہ دل آزاری بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اگر ان دونوں میں سے کسی ایک عمل کی اس بندے کو سزا

دینی ہو تو وہ اس کو دل ازاری کی سزا دیں گے۔۔۔ آئی ایم رائٹ۔۔۔۔ علیہا نے سمجھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔ اس نے بھی اس کی بات کی تردید نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اچھا اور اگر کوئی آپ کو تکلیف پہنچائے اور پھر اس تکلیف کی آپ سے معافی مانگے تو کیا کرنا چاہیے اس نے اگلا سوال کیا تھا۔۔۔۔

معاف کر دینا چاہیے۔۔۔۔ اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔ حالانکہ یہ بات وہ خود بھی جانتی تھی کے وہ کس دل۔سے کہہ رہی ہے یہ۔۔۔۔

لوگوں کے سامنے۔۔۔،؟؟؟؟؟؟؟؟علیہا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ بلکل غلط زارا درید۔۔۔۔ تم نے مجھے بتایا تھا پردہ پوشی کا۔۔۔کہ اللہ پردہ پوشی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔ تو بجائے اسکے کے ہم تکلیف پہنچانے والے کو دنیا کے سامنے نشر کریں ڈھنڈورا پیٹیں ہمیں چاہیے اس کے اس برے فعل کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے معاف کر دیں تب ہی تو قیامت کے دن ہمارے

عیبوں کی پردہ پوشی ہو گی۔۔۔۔ دل آزاری "پردہ پوشی "عفودرگز "ان کے بارے میں سوچنا ضرور۔۔۔۔۔ مگر میرے نظریے سے ایک بار۔۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔۔ اس نے اسکی گال چوم کر کروٹ لے کر لیٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

زارا اس کے پاس سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آہ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔ آنسو آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

اتنا آسان نہیں ہوتا علیھا درید معاف کرنا۔۔۔۔ کاش تمہارے لفظوں کی طرح ہی آسان ہوتا یہ سب جس پر گزرتی ہے نا وہی جانتا ہے اس کرب اس تکلیف کو باقی تو سب بڑی بڑی باتیں کرنا جانتے ہیں ۔۔۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو اب تک اذہان حیات ملک کو پھانسی کی سزا سنا چکا ہوتا۔۔۔۔

اس نے انسو صاف کیے تھے اپنے۔۔۔۔۔ جب اسے پھر سے علیھا کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

یہ بھی سوچنا زارا درید کے جو ہوتا ہے اس میں کوئی نا کوئی بہتری ہوتی ہے یا تو آپ کے حق میں یا پھر جس نے آپ کو تکلیف دی ہوتی ہے اس کے حق میں اس دنیا میں ہونے والا کوئی بھی عمل بیکار نہیں ہوتا۔۔۔۔ جلدی سو جانا۔۔۔ علیہا نے بند آنکھوں سے لیمپ لائٹ آف کرتے کہا تھا۔۔۔

بہتری تو ہوئی ہے۔۔۔ دیکھو کتنی بہتری ہوئی ہے میں اپنے گھر سے در بدر ہو گئی ہوں۔۔۔۔ اپنی خوشیوں سے دربدر ہو گئی ہوں۔۔۔ اپنی بہن کو غیروں کے سپرد کر آئی ہوں۔۔۔ اپنی شناخت چھپاتی پھرتی ہوں۔۔۔۔ تمہیں کس کس بات کے لیے معاف کرو میں اذہان حیات ملک کس کس بات پر تمہاری پردہ ڈالوں۔۔۔۔ کیا میں تمہارے عیبوں پر پردہ ڈال سکتی ہوں جسے تم نے بے پردہ کیا تھا۔۔۔۔ کیا میں تم سے تمہاری دل آزاری کی معافی مانگ سکتی ہوں جو میں نے تمہیں دھوکہ دے کر پہچائی۔۔۔۔ نہیں اذہان حیات ملک میں فرشتہ نہیں ہوں۔۔۔ میرے سینے میں بھی دل ہے جذبات ہیں احساسات ہیں جن کو تم نے بہت بری طرح

مجروح کیا ہے اب تم تڑپو گے ہمیشہ---- اس نے اپنی سسکیوں کو دباتے ہوئے کہا تھا--

کیسی بات ہے نا میں تمہیں معاف کر کے بھی معاف نہیں کر پا رہی میں تمہارے حق میں برا بھی چاہتی ہوں اور خیر بھی پل بھر میں تم میرے لیے ظالم بھی ہو اور مظلوم بھی---- اپنی یادوں کو اپنے احساس کو مجھ سے دور رکھو خدا کا واسطہ ہے وہ اپنے دونوں ہاتھ جوڑے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی----

اسے روتا دیکھ کر علیہا کی آنکھوں سے بھی آنسو نکلے تھے وہ جانتی تھی کے وہ کبھی بھی اس احساس کو قبول نہیں کرے گی بلکہ ایسے ہی خود کو اذیت دیتی رہے گی----

امل----اللہ کرے امل ٹھیک ہو مجھے اس سے بات کرنی چاہیے اس نے ایسی حرکت کیوں کی کیوں مجھے اذہان کی تصویریں اور ویڈیو سینڈ کی------ اس نے آنسو

پونچھتے ہوئے دل میں کہا تھا اور پھر اپنا موبائل لیکر روم کا دروازہ بند کر کے باہر اہ گئی تھی۔۔۔

علیہا نے اسے جاتا دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری تھی اور پھر آنکھیں بند کر لیں تھیں سونے کے لیے۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔امل کیسی ہو۔۔۔۔ اس نے فون ملا کر امل کی آواز سنتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں چھم چھم کیسی ہے۔۔۔۔ تم لوگوں کو میری یاد نہیں آتی اس نے شکوہ کیا تھا۔ ۔۔

اتنا شور کیوں ہے پیچھے۔۔۔۔ زارا نے کہا تھا۔۔۔گھر پر اذہان بھائی کی شادی ہے تو ڈھولک بج رہی ہے۔۔۔ اس نے اس کی تڑپ میں مزید اضافہ کیا تھا یہ بات بتا کر۔۔۔۔

حسابِ عمر کا اتنا سا گوشوارا ہے
تمہیں نکال کے دیکھا تو سب خسارا ہے

کسی چراغ میں ہم ہیں کسی کنول میں ہو تم
کہیں جمال ہمارا کہیں تمہارا ہے

وہ کیا وصال کا لمحہ تھا جس کے نشے میں
تمام عمر کی فرقت ہمیں گوارا ہے

ہر اک صدا جو ہمیں بازگشت لگتی ہے
نجانے ہم ہیں دوبارہ کہ یہ دوبارہ ہے

وہ منکشف مری آنکھوں میں ہو کہ جلوے میں
ہر ایک حُسن کسی حُسن کا اشارہ ہے

عجب اصول ہیں اس کاروبارِ دُنیا کے
کسی کا قرض کسی اور نے اُتارا ہے

کہیں پہ ہے کوئی خُوشبو کہ جس کے ہونے کا
تمام عالِم موجود استعارا ہے

نجانے کب تھا !کہاں تھا مگر یہ لگتا ہے
یہ وقت پہلے بھی ہم نے کبھی گزارا ہے

!یہ دو کنارے تو دریا کے ہو گئے ، ہم تم
مگر وہ کون ہے جو تیسرا کنارا ہے

اچھا صحیح۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔

تم ان کے گھر چلی گئی ہو فارم ہاؤس پر نہیں ہو کیا۔۔۔ زارا نے نم آواز سے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں ارحان لے آیا تھا گھر یہاں۔ سب بہت اچھے ہیں بڑی ماما کبیر انکل۔۔۔۔۔ ارحان کے پاپا بس حیات ملک تھوڑے نہیں بہت زیادہ کھڑوس ہیں۔۔۔ اس نے زارا کو بتایا تھا۔۔۔

انہوں نے تمہیں ایکسپٹ کر لیا۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں سب نے کر لیا تھا مگر اذہان بھائی کے پاپا انھوں نے بہت سنائی تھیں مگر جس طرح پھر اذہان بھائی نے مجھے پروٹیکٹ کیا اور سب کے سامنے بہن کہا سچی میرا سگا بھائی بھی ہوتا تو شاید میرے لیے اتنا نا کر پاتا۔۔۔

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔

تو تم نے اسے بھائی مان لیا۔۔۔ اس نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

میرے پاس دو راستے تھے زارا۔۔۔۔۔۔ بدلہ اور عفودرگزر اور میں نے اپنے نبی پاک کے راستے کو اپنایا میں نے انھیں معاف کر دیا۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہمممم۔۔ تم نے مجھے وہ ویڈیوز اور پکس کیوں بھیجی۔۔۔اس نے ٹوٹے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

یہ بتانے کے لیے کے بابا کی تربیت کو خسارے میں مت ڈالو۔۔۔اگر کوئی آپ کے لیے مر رہا ہو تو اسے مار نہیں دیتے۔۔۔بلکہ اسے جینے کی نوید سناتے

ہیں۔۔۔۔ تمہاری چنددن کی جدائی نے اس شیر کو پچھاڑ دیا ہے۔۔۔۔ اسکی تڑپ کا عالم دیکھو تو تم جانو کے انسان محبت کے معاملے میں کتنا بے بس۔۔۔۔

اس نے زارا کو حقیقت بتائی تھی۔۔۔۔

دو دن کا خمار ہے اتر جائے گا۔۔۔۔ زارا نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی یہی لگا تھا مگر جب انسان ہوش و خرد سے بیگانہ ہو اور دیوانگی کے عالم میں پہنچا ہو تب بھی وہ اس دنیا میں رہنے والی کسی ذی روح کے نام کی مالا جپے تو اسے دیوانگی نہیں۔۔۔۔ محبت کی تلاوت کہتے ہیں۔۔۔۔ تلاوت جانتی ہو کیا ہوتی ہے۔۔۔۔ ایسی کتاب کی ترتیل جو مقدس ہو ہر لحاظ سے۔۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے محبت کی کتاب بھی مقدس ہے جس کی تلاوت ہر کوئی نہیں کر پاتا۔۔۔ یہ تو چند مقدس لوگوں پر ہی اترتی ہے۔۔۔امل نے یہ بات کہہ کر اس کی روح کو جنجوڑا تھا۔۔۔۔

جن کی بنیادیں کمزور ہو ان پر ایسی مقدس چیزیں نہیں اترتیں۔۔۔ اس نے بھی دو بدو جواب دیا تھا۔۔۔۔

ہدایت کی رہنمائی اسی دنیا کے لیے بنائی گئی ہے۔۔۔ حضرت عمر فاروق اسلام لانے سے پہلے ایک بہت بڑے کافر تھے ایک دن بہن کو تلاوت قرآن پڑھتے سنا تو طیش میں اہ گئے کہا مجھے بھی سناؤ بہن نے جب سنایا تو دل پر پڑی گمراہی کی گرد چھٹ گئی۔۔۔۔ہدایت نصیب ہوئی نبی پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے عالم اسلام کی ایسی طاقت بنے کے پھر صدیوں تک ان کی ہدایت ہمارے لیے مثالی نمونہ بنی۔۔۔۔۔

وہ صحابہ رسول تھے۔۔۔ اذہان ایک عام انسان کیا اس ہدایت کی طرح ایک پرسنٹ بھی ہدایت نہیں اسکو مل سکتی ان کے دل میں بھی محبت رب نے ڈالی ہدایت ڈالی۔۔۔۔تو اس کے دل میں بھی ہدایت اور محبت رب نہیں ڈال سکتے کیا۔۔۔۔

ہم برے کو ہمیشہ برا ہی تسلیم کیوں کر لیتے ہیں--- چاہے وہ کتنا بھی اچھا کیوں نا ہو جائے ہم کیوں اپنے فتوے دینے سے بعض نہیں آتے کیوں ہم۔اسے اس کی پچھلی زندگی گنوا گنوا کر اس دھانے پر لے آتے ہیں کے وہ نا پھر زندوں میں رہتا ہے نا مردوں میں--- اس کی عقل مفلوج کر دیتے ہیں اور اس کا ذہن کند-----

ہم۔کسی انسان کی ہدایت کو کھلے دل سے تسلیم کیوں نہیں کرتے کیوں ہم اس کی بنیادیں گنوانے کی کھوکھلی دلیلیں ڈھونڈتے ہیں کیوں ہم اس میں دوبارہ برائی آنے کی امید پر بیٹھے رہتے ہیں----

اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تھا----

امل تم میری بات-----

تم میری بات سنو زارا اس کے حق میں تھوڑی نرمی اختیار کر لو----کیونکہ یہ رب کا فرمان ہے----

اس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا اور فون بند کر دیا تھا۔۔۔

صحیح ہی تو کہہ رہی تھی وہ اس میں غلط کیا تھا۔۔۔ نرمی ہی تو نہیں کر رہی تھی وہ نا اپنے حق میں نا اسکے حق میں کیا پتہ رب کو اس کی کون سی ادا پسندائی ہو کے اس نے اسے ہدایت دی رہنمائی سے نوازا اس کے حق میں نرم ہوا۔۔

سورہ کہف "کی انیسویں آیت کا ایک لفظ ہے ○

" والیتلطف"

"یہ تھوڑا بڑا کر کے لکھا ہوتا ہے

کیونکہ یہاں قرآن پاک کا درمیان آ جاتا ہے، کہتے ہیں یہ لفظ پورے قرآن کا خلاصہ "ہے، اور اس کا ترجمہ ہے "نرمی سے بات کرنا

جب اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا، تو بھی یہی کہا کہ تم اس "سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ مان جائے

کون مان جائے ؟؟ وہ انسان جس سے زیادہ متکبر اور گھمنڈ والا شخص دنیا میں اور کوئی نہیں آیا زندگی کتنی بدل جائے اگر ہم اس بات کو مان جائیں کہ نرمی سے بات کرنے کا مطلب بے وقوفی اور کمزوری نہیں بلکہ عاجزی اور اعلی ظرفی ہے"

کاش زارا درید بھی اسکے حق میں نرم پڑ جائے کاش وہ بھی اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتی اس کی ہدایت کی ڈور کو اسے مضبوطی سے تھامنے میں مدد کرے----

مگر ہم انسان ہماری انا اور بدلے کے برج اتنے اونچے ہیں جو نا جھکتے ہیں نا گرتے ہیں---- بڑی عالی شان جگہ بنائے ایسے کھڑے ہوتے ہیں جیسے حاکم سلطان کی سلطنت کی طرف لوٹنا نہیں نا ہی اسکے دربار میں حاضر ہونا ہے----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

وہ دو دن سے گھر نہیں گیا تھا۔۔۔۔ یہی درگاہ پر پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ نماز اس نے سیکھ لی تھی۔۔۔۔ اب بس نماز پڑھتا اور ان ان جگہوں پر بیٹھتا جہاں جہاں زارا اس کے ساتھ بیٹھی تھی گھومی تھی پھری تھی۔۔۔۔۔

حق نواز تو اسکے ساتھ ہی تھا مگر مراد فارم ہاؤس واپس چلے گیا تھا۔۔۔۔ ارحان کی کال آتی تو حق نواز کو یہ کہہ دیتا کے اس سے کہو کچھ دن میں اکیلے رہنا چاہتا ہوں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا اس لیے گھر سنبھال لے ۔۔۔۔۔۔

اب وہ عصر پڑھ کر درگاہ کی پچھلی سیڑھیوں پر بیٹھا تھا کہ خوشبو کا جھونکا نتھنوں سے ہو کر گزرا تھا۔۔۔۔۔وہی خوشبو جو مخصوص تھی اس کی زارا کی خوشبو۔۔۔۔۔

تو آہ گئی تم۔۔۔۔۔ اسے بھی لے آتی اس کی خوشبو کی طرح ساتھ مجھ پر ترس نہیں آتا تمہیں جو مجھے ایسے تڑپا تڑپا کر مار رہی ہو۔۔۔۔۔

اس نے اس ہوا کو سینے کے اندر اتارتے خوشبو کو روح میں تحلیل کرتے ہوئے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ کھا لیتے تو بہتر محسوس کرتے۔۔۔۔۔ حاکم بابا کو پتہ تھا کے وہ کہاں ہو گا تو درگاہ کی پچھلی سیڑھیوں کی طرف ہی چلے آئے اور اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

آپ کے کہنے پر صبح ناشتہ بھی کیا تھا اور دوا بھی لی تھی۔۔۔۔ اب آپ ایک ہی بات کیوں کرتے ہیں بار بار۔۔۔۔ اس نے بیزاری سے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے یہ بتاؤ کس سے رازو نیاز ہو رہے ہیں وہ اسکا دھیان بھٹکانا چاہتے تھے۔۔۔۔ نمازیں اداکرنے سے یہ ہوا تھا کے اس کے دل کو سکون آہ گیا تھا ٹھہرگیا تھا۔۔۔مگر جستجو اور تڑپ کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سلگتے شعلے ٹھنڈے ہوئے تھے بجھے نہیں تھے۔۔۔۔

یہ دیکھیں بابا یہ جو ہوا ہے نا بڑا تڑپاتی ہے اس کی خوشبو لاتی ہے پر اسے نہیں اس نے تھکے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

پہلے کبھی خوشبو آئی تھی اس کے بچھڑنے کے بعد۔۔۔۔۔ انہوں نے جانے کیوں پوچھا تھا جبکہ جواب تو وہ جانتے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

یہ پتہ ہے کس لیے ہوا ہے کیوں کے تم نے بندگی شروع کی ہے رب کی اس کے اگے جھکنے لگے ہو۔۔۔ اسلیے۔۔۔ اب جب تمہیں خوشبو میسر آہ گئی ہے تو وہ بھی مل جائے گی یقین کامل رکھو اور خشوع خضوع سے نمازادا کرو۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں نا اس کے لیے ہی تو میں نے نماز سیکھی ہے کے اگر نماز غلط پڑھو گا۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ میری دعا رجیکٹ کر دیں گے اسلیے میں نے پورے دل سے نماز پڑھی اور دعامانگی کے میری دعا رجیکٹ ناہو۔۔۔ اس نے پھر سے تھکے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

حاکم بابا اسکی بات سن کر مسکرا دیئے تھے ۔۔۔۔ کے چلو اسی بہانے ہی صحیح حاضری تو دی اس نے اور کیا پتہ رب کو اس کی اتنی ہی مشقت پسند آہ جائے۔۔۔۔۔۔

باقی رہی بات اس کی منزل کی تو ابھی تو ابتدا تھی بڑا کٹھن سفر طے کرنا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔دو دن میں کایا نہیں پلٹتی۔۔۔۔۔

اپ ہنس رہے ہیں اس کا مطلب میری نماز ریجیکٹ ہو جائے گی۔۔۔۔اس نے حاکم بابا کی طرف نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ارے میرے بچے میں کون ہوتا ہو یہ کہنے والا نماز قبول ہو گی یا نہیں مجھے تو اپنا بھی نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔ میں تو خود ایک لرزتا ہوا پتہ ہوں جو اتنی سی کوتاہی سے پستیوں میں گر جائے گا۔۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

بابا کیا وہ میری سن لیں گے کیا وہ میری پچھلی ساری غلطیوں کو معاف کر کے میری دعاکو قبول کریں گے کیا وہ مجھے زارا سونپ دیں گے۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میں بہت گنہگار ہوں خطا کار ہو سیاہ کار ہوں مگر اگر وہ مجھے زارا دے دیں گے تو میں سب کچھ چھوڑ دوں گا میں ویسا بن جاؤ گا جیسا وہ چاہتے ہیں۔۔۔۔ بس ایک بار ایک بار اسے میرے نصیب میں لکھ دیں وہ۔۔۔۔ ایک بار

اسے میری تقدیر میں لکھ دیں میرے درد کو کم کر دیں میری تڑپ کو میری سسکیوں کو دیکھتے ہوئے مجھے میری زارا دے دیں------

بابا مجھے سکون کی اشد ضرورت ہے جو مجھے صرف اور صرف اس کی موجودگی میں ہی مل سکتا ہے---- اس بے قرار دل کو قرار اس کی وجہ سے ہی آہ سکتا ہے-----اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا جب کے آنسو پھر سے اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے-----

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے تھے-----
بابا میں جب جب اس کا نام لیتا ہوں نا تو سانس سینے میں اٹک جاتا ہے پھر ایسے لگتا ہے سینا بھاری ہونے لگا ہے دل بے لگام گھوڑے کی طرح دھڑکنے لگتا ہے اور سانس لینا بھول جاتا ہوں---- مجھے نہیں پتہ یہ محبت ہے یا عشق مگر جو

بھی ہے جان لیوا ہے جس نے میری رگوں میں سے خون نچوڑ دیا ہے---- مجھے میں تو میں رہا ہی نہیں ہوں وہ بن گیا ہے----- اس نے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا---وہ بندھ نہیں باندھ سکتا تھا بندھ باندھتا تو پھر یہ درد اس کے اندر ہی اندر ایک نا سور بن جاتا-----

میرے بچے وہ کیوں نہیں سنے گا تیری تڑپ کو وہ تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اپنے بندوں سے تو وہ کیسے تجھے درد میں رہنے دے سکتا ہے----

...وہ جس کا نام ہی الخبیر ہے

''یعنی''خبر رکھنے والا

پھر وہ کیسے

تمہاری سسکیوں سے بے خبر ہو سکتا ہے؟

وہ جس کا نام ہی الودود ہے یعنی

"محبت کرنے والا"

پھر وہ کیسے اس محبت کی

جو تمہیں اس سے ہے لاج نہیں رکھے گا؟

وہ جس کا نام ہی الوکیل ہے یعنی

کام بنانے والا ''پھر وہ کیسے"

تمہاری کہانی کو ادھورا رہنے دے سکتا ہے ؟

وہ جس کا نام ہی المتین ہے یعنی

طاقت والا ''پھر وہ تمہیں کیسے"

کمزور رہنے دے سکتا ہے ؟

وہ تو تمہاری شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔۔۔۔ وہ خبر رکھتا ہے تمہاری آتی جاتی سانس کی۔۔۔۔ کبھی تنہائی میں بیٹھ کر اس سے باتیں کرنا سارے دکھ درد اسکے سپرد کرنا۔۔۔ پھر دیکھنا تم اس سے بہتر راز دار کسی کو نہیں پاؤ گے اس سے بہتر دوست کسی کو نہیں پاؤ گے۔۔۔ دوستی کر کے تو دیکھو اس سے۔۔۔۔

اتنی محبتیں لوٹائے گا وہ تم پر کے تم اس کی محبتیں اور رحمتیں سمیٹتے سمیٹتے تھک جاؤ گے۔۔۔ پھر تم کبھی کسی معاملے میں خود کو کمزور نہیں پاؤ گے وہ تمہاری طاقت بنے گا۔۔۔۔ تمہاری اس ادھوری کہانی کو خود مکمل کرے گا۔۔۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ میرے دوست بن جائیں گے۔۔۔اس نے انکی طرف نا سمجھی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اذہان وہ تمہارے دوست بن چکے ہیں۔۔۔۔اگر وہ تمہارے دوست نا بنے ہوتے تو تمہیں سجدے کی توفیق کیسے دیتے وہ جسے اپنا محبوب چن لیتا ہے تو پھر وہ اسے سجدے کی توفیق بخش دیتا ہے۔۔۔۔۔

انہوں نے منڈیر پر اڑتے کبوتر کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مطلب جتنے بھی لوگ نمازپڑھتے ہیں سجدہ کرتے ہیں وہ سب اللہ کے دوست ہیں۔۔۔ اس نے بھی ان کی نظروں کے تعاقب میں کبوتر کو خلاؤں میں اڑتا دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بلکل وہ سب اللہ کے دوست ہیں اور تمہیں پتہ ہے اللہ کا دوست تو پر کوئی ہے اس کا خاص دوست بننے کا بھی بہت آسان طریقہ ہے ------

انھوں اب اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا---- جہاں اب عجیب سی چمک تھی----

مجھے بتائیں حاکم بابا کیسے بنتے ہیں خاص دوست اگر اللہ میرے خاص دوست بن گئے تو مجھے زارا اور جلدی مل جائے گی-----

اس نے بے تابی سے پوچھا تھا---

آدھی رات اللہ سے باتیں کرنے آس کا قرب حاصل کرنے اور اس کے بے حد قریب ہونے کا آسان طریقہ ہے--- وقت تہجد جب سب میٹھی نیند سورہے ہوتے ہیں تب اس ٹائم آللہ کے خاص دوست جاگ رہے ہوتے ہیں جو رو رو کر اس سے اپنی باتیں منواتے ہیں اس سے باتیں کرتے ہیں اسکا قرب حاصل کرتے ہیں یہ وہ وقت ہوتا ہے اذہان جب بندہ رب کے بے حدقریب ہوتا ہے---- قبولیت کا وقت ہوتا ہے یہ اور رب اپنے بندے کی ساری فرمائشیں بڑے غور سے سنتا ہے اور ان پر کن کی مہر لگاتا ہے--- کیونکہ ایک تہجد ہی وہ لاڈلی عبادت ہے جو آللہ سے ساری باتیں منوا لیتی ہے------

انہوں نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا---

اس نے بڑے غور سے سامنے بیٹھی اس شفیق ہستی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جن کا چہرہ چاندنی کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔۔ سفید داڑھی ماتھے پر مہراب آنکھوں میں پر اسراریت اور سینہ رازوں کا سمندر لہجہ بے حد شیریں۔۔۔۔

زارا ٹھیک کہتی تھی۔۔۔۔۔اپ پر واقعی رب کا خاص کرم ہے۔۔۔میرے لیے دعا کرنا کے وہ مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ بنا لے۔۔۔۔ اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

انشاللہ۔۔۔ انھوں نے اسکے ہاتھ کو تپکتے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان بھائی۔۔۔۔۔اسے اپنے عقب سے ارحان کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔

دونوں نے ایک ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

مجھے درگاہ میں کچھ کام ہے میں وہ کر لوں۔۔۔۔ حاکم بابا نے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی یہ کیا حالت بنا لی ہے۔۔۔۔ پچھلے دو دن سے اپ کی نا نا برداشت کر رہا ہوں اب بس بہت ہو گیا گھر چلیں۔۔۔۔

اس نے اذہان کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ بڑی ہوئی شیو آنکھوں کے نیچے کالے حلقے پیلی رنگت بکھرے بال۔۔۔۔ میلے کپڑے۔۔۔۔۔وہ کہیں سے بھی اذہان حیات ملک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

یہاں سکون ہے ارحان گھر جا کر بے سکون ہو جاؤ گا اس نے آسمان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان بھائی۔۔۔۔۔ بڑے پاپا خود انا چاہ رہے تھے مگر میں نے منع کر دیا آج اپ کی مہندی ہے اور کل بارات مجھے سختی سے آرڈرز ہیں کے میں آپ کو ساتھ ہی لے کر آؤ۔۔۔۔ اس نے اذہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جسکا چہرہ یہ سب سن کر لٹھے کی طرح سفید پڑا تھا۔۔۔۔ ہاتھ کپکپائے تھے۔۔۔۔۔

مگر میں نہیں چاہتا اپ یہ زبردستی کے رشتے کو اپنائیں میں یہ پاسپورٹ اور ٹکٹ لایا ہوں آپ نشرح کے پاس چلے جائیں۔۔۔۔ فی الحال یہی بہتر رہے گا اس نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اود وہ اسکی بات سن کے بے حس و حرکت اس کے ساتھ اٹھا تھا اور وہ اسے لے کر باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

اذہان کو اس وقت یاد تھا تو بسوہ وعدہ جو وہ اپنے باپ سے کر آیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی خوشیوں کو جسے اس نے بہن بنایا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

لاڈلوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے۔۔۔۔

کہ وہ حادثوں کے لیے تیار نہیں ہوتے۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو ارحان۔۔۔۔۔ وہ اس کے ساتھ کھینچتا چلا گیا تھا ہوش تو تب آیا جب وہ اسے حاکم بابا کے حجرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

بے فکر رہیں بھائی جو بھی کر رہا ہوں وہ آپ کے لیے بہتر ہے کوئی ضرورت نہیں نے قربانی دینے کی اہل اور اپنے رشتے کو بڑے پاپا کے سامنے میں بچا بھی خود لوں گا اور منوا بھی لوں گا۔۔۔ چلیں اب۔۔۔۔۔

اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیوں کر رہے ہو ارحان۔۔۔۔ میں یہ نہیں چاہتا۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کیوں کر رہا ہوں میں حالت دیکھی ہے آپ نے اپنی جانتا ہوں زارا بھابھی آپ کی زندگی ہیں۔۔۔۔ چند دن کی جدائی سے ڈھے گیئے ہیں آپ پوری زندگی گزارنے کا حوصلہ کہاں سے لائیں گے۔۔۔۔ یہ دیکھیں میرے جڑے ہوئے ہاتھ خود کو دو کشتیوں کا مسافر مت بنائیں۔۔۔۔

اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔

میں امل سے وعدہ کر چکا ہوں۔۔۔ اس نے اس کی کسی بھی بات کو خاطر میں نہیں رکھا تھا۔۔۔

میں بھی وعدہ کر چکا ہوں خود سے کے آپ کو کسی بھی دوہرے رستے پر چلنے نہیں دوں گا یہ کیا بات ہوئی دوسروں کی خوشی کے لیے خود کا اندر مار دو---- اس نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا-----

میں کسی زارا کو نہیں جانتا ارحان---- اس نے ہاتھ چھڑوایا تھا----

خدا کا خوف کریں بھائی اتنی پاک جگہ پر کھڑے ہو کو خود سے اور مجھ سے بھی جھوٹ بول رہے ہیں----

اس نے افسوس سے کہا تھا----

ماما اور پاپا کی خوشی کے لیے کر رہا ہوں میں حریم سے نکاح---- اس نے بے بسی سے کہا تھا---

اور آپ آپ کی خوشی کہاں ہے---- اس نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا----

میری خوشی میرے نصیب میں نہیں ہے ہوتی تو اب تک مل جاتی۔۔۔۔ اس نے تھکے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

بھائی آپ نشرح کے پاس چلے جائیں آج یا کل ہم زارا کو ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔۔ اس نے سجیشن دی تھی۔۔۔۔۔

نہیں ارحان میں گھر سے فیصلہ کر کے آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے فیصلہ سنا دیا تھا آپنا۔۔۔۔۔

اچھا مثال کے طور پر آج آپ شادی کر لیتے ہیں اور کل کو وہ مل جاتی ہیں تو تو تب کیا کریں گے آپ۔۔۔۔۔ اس نے کھوجتی نظروں سے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں مجھے لگتا ہے تب تک وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہو گی۔۔۔۔

وہ پھر سے بے بس ہوا تھا۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں اس لیے نا کے امل کے پاؤں اس گھر میں مضبوط ہو جائیں۔۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

نہیں میں یہ اپنے لیے کر رہا ہوں جتنا میں ان بہنوں کے ساتھ برا کر چکا ہو اس میں سے اگر ایک پرسنٹ ان کے ساتھ آچھا کر دوں گا تو مجھے دلی سکون ملے گا۔۔۔۔

اس نے تھکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

آپ بہت غلط کر رہے ہیں بھائی خود کے ساتھ اس نے آخری بار کوشش کرنی چاہی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں یار میں پہلے غلط کر رہا تھا خود کے ساتھ یا اب۔۔۔۔ تم چلو گاڑی میں بیٹھو میں حاکم بابا سے مل کر آتا ہوں۔۔۔۔

اس نے اسے جانے کا کہا تھا۔۔۔۔

وہ کون ہیں۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

رہنما۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا اور حاکم بابا کی طرف چل دیا تھا جو درگاہ کے احاطے میں کبوتروں کو دانہ ڈال رہے تھے۔۔۔۔ وہ ان کی پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

تو وقت رخصت آن پہنچا اذہان میاں۔۔۔۔ انہوں نے پلٹے بغیر جواب دیا تھا۔۔۔۔ پاپا بہت ضدی ہیں وہ کبھی بھی گھاٹے کا سودا نہیں کریں گے۔۔۔ دونوں جگہ سے وہ خسارا کبھی بھی قبول نہیں کریں گے امل کے حق میں کچھ نا کچھ ایسا براکر دیں گے کے وہ باقی زندگی شاید سسکیوں میں ہی گزار دے۔۔۔۔میں چاہتا ہوں کے وہ خوش رہے اسلیے نہیں کے میں اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کے لیے ایک نیک عمل کر کے اچھا ثابت ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ میں ایسا اسلیے چاہتا ہوں کے میری زارا اپنی بہنوں سے بہت محبت کرتی تھی اتنی کے وہ کسی کی جان لے بھی سکتی تھی اور جان دے بھی سکتی تھی۔۔۔۔ اور شاید وہ امل کو میرے بھروسے یہاں چھوڑ کر گئی ہے کے میں اس کی حفاظت کروں۔۔۔۔۔ اور پھر وہ ارحان کی خوشی بھی ہے۔۔۔۔

اس نے تھکے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

بہت خوب خوشی ہوئی جان کر کے صراط مستقیم کی ایک اور واضح تبدیلی تم میں آئی ہے اپنے سے پہلے کسی کی خوشی دیکھنا اور اسے آنے والی تکلیف سے بچانا۔۔۔ تم کر پاؤ گے یہ سب۔۔۔۔ انہوں نے مٹھی بھر کر دانہ پھر سے ڈالا تھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتا یہ سفر کتنا بھاری ہونے والا ہے مجھ پر مگر میں اتنا جانتا ہوں کے بہن کہنے میں اور بھائی بننے کے عمل میں ایسی قربانیاں دینی پڑتیں ہے۔۔۔۔ آج اگر نشرح بھی ہوتی تو میں اس کے لیے بھی یہی کرتا۔۔۔۔ اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اور محبت اسکا کیا۔۔۔۔ وہ اب اس کی طرف مڑے تھے۔۔۔۔

میں نہیں جانتا یہ تو شاید ساری زندگی کا روگ ہے اب سینے میں سلگے گا جب تک آخری وقت نہیں آتا میں یہ سب چھوڑ کر بھاگ بھی تو نہیں سکتا۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

ایک کام کر سکتے ہو خدا پر کامل یقین رکھ کر خود کو اسکی مرضی کے تابع کر لو اور وقت پر چھوڑ دو سب۔۔۔۔اور صبر کرو کیونکہ انسان کو زیب نہیں دیتا۔کہ اس کا رب کمال کا مہربان خبر گیر ہو اور پھر بھی بندہ بےآس اور بے یقین رہے۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم۔۔ اس نے محض سر ہلایا تھا وہ جانتا تھا کے یہ کتنا کٹھن ہے۔۔۔۔۔

خدا تمہاری مدد کرے اور تمہاری رہنمائی فرمائے۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔ انہوں نے اس کا کاندھا تپتپایا تھا اور چلے گئیے تھے۔۔۔۔۔

کاش میں کبوتر ہوتا اور وہ کبوتری دور آسمانوں کے پار جنگلوں میں بیلوں میں ندیوں میں جھرنوں میں درختوں پر پھولوں پر منڈلاتے اپنی محبت کی داستان زمین والوں کو آسمان والوں کو غٹرغوں غٹرغوں کرتے سناتے اور پھر رات کو کسی سہانے درخت پر بنے چھوٹے سے گھونسلے میں اس کو میں اپنے پروں میں چھپاکر سلاتا۔۔۔۔اس کے لمس کو اس کے وجود کی خوشبو کو گھنٹوں اپنی رگوں میں اتارتا۔۔۔۔

دور اڑتے دو کبوتروں کے جوڑے کو اٹھکیلاں کرتے دیکھ اس کے دل نے شدت سے انسان سے جانور بننے کی خواہش کی تھی۔۔۔۔اور یہ سب سوچتے ہوئے اس کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔

ہم انسان بھی کیا خوب ہیں نا محبت میں اتنے پاگل ہو جاتے ہیں کے کبھی اپنے درجے سے ہی گر جاتے ہیں اپنی محبت کو پانے کے لیے اور کبھی خود کو اپنے درجے سے بھی آگے بڑھا لیتے ہیں بات صرف جستجو کی ہوتی ہے کوئی سنور جاتا ہے تو کوئی بگڑ جاتا۔۔۔۔

کبوتروں کا جوڑا اب سامنے والی منڈیر پر بیٹھ کر غٹرغوں غٹرغوں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ زارا اور اذہان ہی تھے دنیا کا من چلا خوش کن اور خوبصورت جوڑا ۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے اس جوڑے کو دیکھ کر۔۔۔۔وہ وہیں سے داخلی دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

زارا میری بات ہو گئی ہے طلال آفندی اچھا لڑکا ہے اسکی بوتیک ہے اور وہ ماڈل فوٹو شوٹ بھی کرتا ہے تم اس کے ساتھ کام کرو گی ایز آہ پرسنل اسسٹنٹ تو تمہیں اس کی سوچ کا بھی اندازہ ہو جائے گا----

سجان نے اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تھا-----

شکریہ سجان ویسے بھی میں گھر رہ رہ کر بور ہو جاتی ہوں جاب بھی ضروری ہے علیھا کی میڈیسن کے لیے اور پھر سو خرچے ہیں---- اس نے خوش ہوتے کہا تھا---

زارا میرے پیسوں پر بھی حق ہے تم لوگوں کا بھائی مانتی ہو تو میرے دیئے پیسوں سے خرچ کیوں نہیں کرتی---- اس نے ہر بار کی طرح بحث کی تھی اور ہر بار کی طرح وہ جانتا تھا کے وہ کبھی بھی نہیں مانے گی----

یہ بے حس فضول ہے سجان تمہارے پیسے تمہارے فیوچر کے لیے تمہارے کام آئیں گے ویسے بھی مدد کرنے میں اور زمہ داری اٹھانے میں فرق ہے--- میں

تمہاری مدد تو لے سکتی ہوں مگر تمہیں اپنی یا علیہا کی زمہ داری اٹھانے نہیں دوں گی کیونکہ علیہا میری ذمہ داری ہے---- اس نے دلیل دی تھی----

مگر زارا مجھے خوشی---

مجھے خوشی ہے تم اتنا سوچتے ہو اور تمہیں پتہ ہے اس معاملے میں کبھی بھی میں تمہاری بات نہیں مانوگی پھر بحس کرنے کا فائدہ اسنے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہاتھا----

یہ جو تمہارے رولز ہیں نا---- اس نے ہار مانی تھی----

نشرح کا انٹرویو کیسا رہا سلیکشن ہوئی اسکی ----- اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا---

تمہیں پتہ ہے زارا اسکا پورا نام نشرح کبیر ملک ہے ایک پل کو تو مجھے وہ ارحان کی بہن لگی پھر جب اس نے اپنا بیک گراؤنڈ بتایا کے وہ زیندار فیملی سے تعلق رکھتی

ہے تو میری اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔۔۔ سجان نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں نا فوبیا ہو گیا ہے اس خاندان کا اس لیے تمہیں ہر جگہ وہ ہی دکھتے ہیں۔۔۔۔ اس نے چہرے پر پھیکی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس خاندان کو تو کسی صورت بھی چھوڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں میں یہاں سے بھی ان لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں سپیشلی وہ حیات ملک اسکو تختہ دار پر نا لٹکایا میں نے تو میرا نام بھی سجان جعفر نہیں۔۔۔ اس نے عزم سے کہا تھا۔۔۔

یہ سب تم میری وجہ سے کر رہے ہو تو میں نے ان کو معاف کیا تم بھی اپنی جان کی پرواہ کرو اور انکی جان چھوڑ دو وہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔۔۔

اس نے باقاعدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں تمہاری وجہ سے نہیں کر رہا ان مجبور ماں باپ کے لیے کر رہا ہو جن کی بیٹیوں کی عزت نوچی گئی جن کے بھائی بے موت مرے جن کے بیٹے بے موت

مرے اور جانے جب تک اس کا اقتدار رہے گا کتنی عصمتیں داغدار ہوں گی اور کتنے خون اور بہیں گے۔۔۔۔ اس نے نعفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

تو کیا اس سب میں اذہان بھی شامل تھا۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں مل رہا مجھے لگتا ہے اسے اس کے باپ نے بگاڑا ہے بس بہت کوشش کے باوجود نا تو میں کوئی بھی اس کے خلاف ریپ کیس ڈھونڈ پایا ہوں اور نا ہی مرڈر۔۔۔۔ مگر میں اتنا تو جانتا ہوں وہ دودھ کا دھلا نہیں ہے اپنے باپ کی طرح ہی ہوگا۔۔۔ ویمپائر۔۔۔۔ اس نے غصے سے کہا تھا۔۔

اللہ کرے سجان تمہیں اذہان کے خلاف کبھی کوئی ثبوت نا ملے اللہ کرے وہ ان تمام چیزوں سے دور ہو وہ ظالم تو ہو سکتا ہے مگر خونی نہیں ذانی نہیں اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ سبحان نے اسے گم سم بیٹھے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

ک۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں تم نے بتایا نہیں کے نشرح سلیکٹ۔ ہوئی یا نہیں۔۔۔
اس نے گڑبڑاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہو گئی ہے یار اور جو فرسٹ پروجیکٹ اسے ملا ہے اس پر اسے میرے ساتھ ہی کام کرنا ہے۔۔۔۔ سبحان نے بیزار لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تو اس میں اتنا بیزار ہونے والی کیا بات ہے یہ تو اچھی بات ہے وہ لائق ہے سمجھدار ہے تمہیں اس سے نہت کچھ سیکھنے کو ملے گا اور اس کو بھی تم سے۔۔۔
اس نے اس کی تعریف کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاں نو ڈاوٹ اس میں یہ ساری کوالٹیز ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک انتہائی جذباتی لڑکی ہے جبکہ اس فیلڈ میں اسے ہر قدم بہت سوچ سمجھ کر رکھنا ہو گا۔۔۔اس نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں تو وہ سیکھ لے گی ایک دم سے تو انسان کچھ نہیں سیکھتا کام کرے گی تو تجربہ بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہوپ فور بیسٹ۔۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ویسے مجھے تو وہ بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔۔ خوبصورت بھی ہے اور تم دونوں کی چوائسز بھی بہت ملتی ہیں کیا ارادہ ہے پھر۔۔۔

زارا نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری لائف میں شادی کی کوئی اہمیت نہیں ہے بچپن سے لے کر اب تک ہر تکلیف کو اکیلے جھیلتا آیا ہوں تو اب بھی جھیل لوں گا۔۔۔۔ اب بھی مجھے کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔۔ اس نے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ضروری نہیں ہے سجان ہر شادی کا انجام سیپریشن ہو انکل آنٹی کی تو ہمیشہ سے ہی نہیں بنی تھی تو پھر انھوں نے بہتر فیصلہ کیا الگ ہونے کا بجائے اس کے کہ گھر کو روز میدان جنگ بناتے۔۔۔۔۔

اس نے اسے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

میرا کیا قصور تھا اس میں ان دونوں کی نہیں بنی وہ الگ ہوئے انہوں نے اپنے اپنے بارے میں سوچا تو میں کہاں تھا ان دونوں کی زندگی میں میری خوشی میری ضروریات کہاں تھیں۔۔۔۔ میری خواہش تھی میں ان دونوں کو ہمیشہ ساتھ دیکھو ہماری فیملی مکمل ہو مگر ان کے لیے اپنی خواہشات علیحدگی یہ سب ضروری تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتے وہاں سے چلے گیا تھا اور زارا کی نظروں نے اس کی پشت اوجھل ہونے تک اس کا تعاقب کیا تھا۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں سبحان ایسی لڑکی تمہاری زندگی میں آئے جو تمہاری زندگی کی ہر محرومی کو مٹا دے اپنے پیار سے اپنی محبت سے اپنی چاہت سے ۔۔۔۔ زارا نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔

ہم سب ہی اپنی اپنی جگہ اپنے کسی نا کسی سمجھوتے سے جنگ لڑ رہے ہوتے ہیں نعض دفعہ اتنے مجبور ہو جاتے ہیں زندہ رہنا بھی ضروری ہوتا ہے اور ان سمجھوتوں کے ساتھ آگے بڑھنا بھی۔۔۔۔ مگر پھر ایک لمحہ ایسا آتا ہے کے ہم ان سمجھوتوں کے ساتھ جینا سیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔کہ پھر کسی کو پانے کی جستجو رہتی ہے نہ کسی کو کھو دینے کا ملال یہ صبر کی وہ آخری حد ہوتی ہے جہاں پر انسانیت اپنی تکمیل کو پہنچتی ہے۔۔

سبحان بھی ایسی ہی سچویشن کا شکار تھا۔۔۔۔۔۔ اسے صبر آہ گیا تھا اپنی زندگی کی اس محرومی پر۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذہان کیوں ماں کو ستاتے ہو بچے کیا ہے تمہارے دل میں کیوں جان ہلکان کرتے ہو میری پچھلے دو دن سے ایک لمحہ بھی سکون سے نہیں گزار سکی میں۔۔۔۔۔ تاشہ بیگم اس کے کمرے میں آتے ہی بولی تھیں۔۔۔۔

وہ گھر آہ گیا تھا اور بغیر کسی سے بات کیے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔ ارحان نے بہت کوشش کی تھی سمجھانے کی مگر وہ کسی طور بھی نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔۔

ماما اہ تو گیا ہوں آپ کی خواہش کی تکمیل کے لیے اب اور کیا چاہتی ہیں آپ اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

حالت دیکھی ہے تم نے اپنی یہ کیا مجنوں جیسا حال بنایا ہوا ہے کل تک تو تم بہت خوش تھے اس شادی سے حریم کے ساتھ سے پھر اب کیا ہوا چار دن کی محبت نے تمہیں اتنا کمزور بنا دیا۔۔۔ انہوں نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

آپ بھول رہی ہیں ماما کل تک بھی میں صرف اور صرف آپ کی خوشی میں خوش تھا آج بھی میں صرف آپ سب کی خوشی کے لیے یہاں تک اہ گیا ہوں مگر فرق صرف اتنا ہے کے آج میں خود میں چاہ کر بھی ہمت نہیں پیدا کر پاہ رہا اس رشتے کے لیے-----

اس نے بے بس ہوتے کہا تھا----

ازہان نکال دو اسکو دل سے اور صرف حریم کو سوچو---- انہوں نے اس کو پیار کرتے کہا تھا---

کاش ماما جتنی آسانی سے آپ کہہ رہی ہیں یہ اتنا آسان ہوتا---- کسی کو پسند کرنا یا بھلانا ہمارے اختیار میں نہیں ہوتا---- صرف ایک یہی تو جزبہ ہے جس میں ہم بے اختیار بیں بے بس ہوتے ہیں---- اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی----اسے یہ سوچ کر تکلیف ہو رہی تھی کہ اس کی ماں اس کا دکھ نہں سمجھ رہی تھی----وہ اس محبت کے بھنور میں اتنی بری طرح پھنس چکا تھا کے

کوئی بھی تو نہیں تھا اس کے پاس خود اس کی محبت بھی نہیں کے اس کا ساتھ ہوتا تو وہ پہاڑوں سے ٹکڑا جاتا یہ دنیا تو بہت دور کی بات ہے-----

یہ بے بسی بھی تمہاری خود کی خریدی ہوئی ہے تم ایک دل رکھنے کے لیے دوسرا دل توڑ نہیں سکتے بہت محبت کرتی ہے حریم تم سے----- خود کو سمجھا لو اگر میں نے اسے تمہارے نام سے منسوب نا کیا ہوتا تو میں تمہاری خاطر تمہارے باپ سے بھی لڑ جاتی مگر میں۔ مجبور ہوں اپنے خاندان کی عزت مجھے بہت پیاری ہے--- انہوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا---

میری زندگی سے بھی پیاری ہے---اس کی آنکھوں سے موتی گرے تھے--- وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر وہ رو رہا تھا---ماں کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے ہم چاہ کر بھی اپنا دکھ نہیں چھپا سکتے---

اذہان ایک بار حریم تمہاری زندگی میں آہ گئی تو تم بھول جاؤ گے اسے وہ تمہیں اتنا پیار اور اتنی چاہت دے گی----- انہوں نے پھر سے سمجھایا تھا---

ماما یہ پیار یہ چاہت یہ محبت ہمیں اپنے من پسند انسان سے چاہیے ہوتی ہے نا کے مجبوری اور سمجھوتے کے رشتوں سے آپ کو اپنے خاندان کی عزت حیات ملک کی زبان اپنے بیٹے کی زندگی سے زیادہ ضروری ہے تو ٹھیک ہے---- کر لیں اپنے شوق پورے لیکن ایک بات یاد رکھیئے گا یہ سب کچھ مکمل تو ہو جائے گا مگر آپ کے بیٹے کا دل بند ہو جائے گا اس کی جینے کی خواہش ختم ہو جائے گی------ اس نے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا تھا----

اذہان میری بات کو----

ماما پلیز جائیں مجھے اکیلا چھوڑ دیں فنکشن کے ٹائم پہنچ جاؤ گا میں-- کہتے وہ واشروم میں گھسا تھا---- آنکھوں سے گرم سیال پانی کے نمکین قطروں کو اب اس نے کوئی بھی بند باندھے بغیر بہنے دیا تھا-----

اس کا دل آنسوؤں کے قطرے جمع کرتے کرتے تھک گیا تھا اور وہ خود ان آنسوؤں کے پانی کو روک پانے میں نڈھال ہو رہا تھا-----وہ اپنے سینے سے اس

سارے بوجھ کو نکال کر پھینک دینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر محبت کا ذہر اس کی رگوں میں بجلی کی تیزی کی طرح دوڑ رہا تھا۔۔۔

ہم نے غزلوں میں تمہیں ایسے پکارا
جیسے تم ہو کوئی قسمت کا ستارا
اب تو خود کو بھی نکھارا نہیں جاتا ہم سے
وہ بھی کیا دن تھے کہ تجھ کو بھی سنوارا
اپنے خوابوں کو اندھیروں کے حوالے کر کے
ہم نے صدقہ تیری آنکھوں کا اتارا
ہم کو معلوم ہے اب لوٹ کے آنا تیرا
نہیں ممکن یہ مگر پھر بھی خدارا
ہم تو رخصت کی گھڑی کو بھی نہ سمجھے

سانس دیتی رہی ہجرت کا اشارہ

اس نے جب جب بھی مجھے دل سے پکارا

میں نے تب تب یہ بتایا کے تمہارا

لوگ صدیوں کے خطائوں پہ بھی خوش بستے ہیں

ہم کو لمحوں کی وفاؤں نے اجاڑا

ہو گیا جب یہ یقین اب وہ نہیں آئے گا

آنسو اور غم نے دیا دل کو سہارا

وہ تھا جب پاس تو جینے کو بھی دل کرتا تھا

اب تو پل بھر بھی نہیں ہوتا گزارا

اسکو پانا تو مقدر کی لکیروں میں نہیں

اسکو کھونا بھی کریں کیسے گوارہ-----

وہ اپنے اپ پر ظلم کر رہا تھا۔۔۔۔ اس کو سزائے موت سنا دی گئی تھی۔۔۔۔ اب تو بس اس پر عمل کی دیر تھی۔۔۔۔ وہ خود کو ایسا قیدی محسوس کر رہا تھا جس کو آخری وقت میں بھی کسی ضمانت کسی فرار کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

کیا اسے احساس ہو گا کوئی اس کے لیے اتنا تڑپ رہا ہے کیا اس کا دل بھی پریشان ہوا ہو گا کیا اس کی رگوں کا خون پل بھر میں منجمند ہوا ہو گا کوئی اسکو بتائے اذہان حیات ملک مر جائے گا زارا درید کے بغیر کوئی اسکو بتائے میری تڑپ کیا ہے اس کو لے کر جاؤ کوئی تو جاؤ میرے رب کوئی قاصد بھیج دے مجھ بے بس کی سنوائی کے لیے۔۔۔۔

زارا درید مر گیا اذہان حیات ملک تم پر اس نے لمبے لمبے سانس لیتے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پھر آنکھوں میں پانی کے چھینٹے مارنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

میں نکل رہی ہوں مونال شاپنگ مال میں ملتے ہیں آدھے گھنٹے تک۔۔۔۔ امل نے اسے میسج کر کے فون بیگ میں ڈالا تھا۔۔۔۔

بڑی ماما مجھے شاپنگ مال جانا تھا میری ایک ڈریس کی جیولری رہ گئی ہے وہ لینے کیا آپ میرے ساتھ چلیں گی۔۔۔۔ اس نے ڈرائینگ روم۔ میں آہ کر کہا تھا۔۔۔۔

بیٹا میں کیسے جا سکتی ہوں میں نے گھر پر ارینجمینٹس دیکھنی ہیں حریم کی چیزیں بھی بھجوانی ہیں۔۔۔۔ تم ایسا کرو ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔۔ انہوں نے مشورہ دیا تھا۔۔۔۔

اوکے بڑی ماما میں بس ایک گھنٹے تک آتی ہوں وہ ان کو بائے کہہ کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

پرفیکٹ یہاں تک تو سب اچھے سے ہو گیا امل نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ کہاں گئی ہے۔۔۔۔حیات ملک جو ڈرائینگ روم میں اہ رہے تھے امل کو جاتا دیکھا تو تاشہ بیگم سے پوچھا۔۔۔۔

وہ شاپنگ مال گئی ہے اس کے کسی ڈریس کی جیولری رہ گئی ہے وہی لینے گئی ہے ایک تو آج کل کی لڑکیاں ان کی شاپنگ این ٹائم پر بھی ختم نہیں ہوتی کاش میری نشرح یہاں ہوتی تو اس کی الگ ہی رونق ہونی تھی مگر ایک وہ اور ایک اس کے ایگزامز۔۔۔۔۔۔ انھوں نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آہ جائے گی تو ہم گرینڈ پارٹی آرگنائز کریں گے پھر سے۔۔۔۔کہتے وہ باہر لان کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

امل کو کون لے کر گیا ہے ۔۔۔۔۔ حیات ملک نے حق نواز کو آواز دے کر پوچھا تھا۔۔۔

مراد ملک صاحب۔۔۔۔ حق نواز نے بتایا تھا۔۔

ہیلو مراد کہاں ہو تم۔۔۔۔۔ حیات ملک نے مراد کو فون کر کے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ملک صاحب میں مونال شاپنگ مال ہوں چھوٹی بی بی کو لیکر آیا ہوں کوئی حکم ملک جی۔۔۔۔

مراد نے آدب سے کہا تھا۔۔۔۔

آہ نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

ہیلو وہ مونال شاپنگ مال ہے کسی بھی طرح ان کی ویڈیو مجھے بھیجو جس میں ان کی باتوں کی اواز بھی کلئیر ائے۔۔۔۔ لڑکی کی تصویر میں تمہیں بھیج چکا ہوں ہو جائے گا نا۔۔۔۔ انہوں نے یقین دہانی چاہی تھی۔۔۔۔

جی ملک صاحب ہو جائے گا بے فکر رہیں۔۔۔۔ اس نے کہتے فون بند کیا تھا۔۔۔

تو امل بی بی تمہاری الٹی گنتی شروع میں تمہیں اپنی پارٹی اور اپنی کلاس میں ایز آہ بہو انٹرڈیوز کرواوں گا امپوسبل۔۔۔۔۔ ٹاٹ کا ٹکڑا مخمل میں۔۔۔۔ تم جیسی شکلیں جھونپڑیوں میں رہنے کے قابل ہیں۔۔۔نفرت سے کہتے انہوں نے قدم اندر کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے تم کب سے انتظار کر رہی ہوں امل نے سنان کے آتے ہی کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو امل تمہیں پتہ کتنے دن بعد دیکھ رہا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔سنان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے کے کوئی مجھے یہاں دیکھ نا لے بڑی مشکل سے چھپتے چھپاتے ائی ہوں۔۔۔۔۔

امل نے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کوئی نہیں دیکھتا اس نے ویٹر کو اشارہ کر کے جوس لانے کا کہا تھا۔۔۔۔۔۔

بولو سنان کیا کرنا ہے میں اس رشتے سے جلد از جلد چھٹکارا چاہتی ہوں اب پلیز کچھ ایسا کرو کے ہم۔ جلد ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔ اس نے منت کی تھی۔۔۔۔

سر جوس۔۔۔۔۔ ویٹر نے جوس کے گلاس رکھتے والز کے پاس چھوٹا سا کیمرہ بھی رکھا تھا۔۔۔۔ان کی نظر سے بچا کر اور چلے گیا تھا۔۔۔۔

میری جان کیوں پریشان ہو رہی ہو تمہارے لیے ہی تو آیا ہوں یہاں---- میرے پاس فل پروف پلین ہے تم بس کل کسی بھی طرح فرنٹ گیٹ پر آہ جانا---

سنان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔ ---

مجھے بہت ڈر لگ دہا ہے سنان---- پلیز میں اب مزید اس جہنم میں نہیں رہ سکتی اس نے بھی اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑتے کہا تھا----

بس آج کے دن کی تو بات ہیں کل تم میرے پاس ہو گی اور پھر ہم اپنی الگ دنیا بنائیں گے---- تم بس کسی بھی طرح ان پیپرز پر سائن کروا لینا ارحان سے کیسے بھی کر کے-----

سنان نے پیپر اس کی طرف بڑھاتے کہا تھا-----

یہ یہ کس قسم کے پیپرز ہیں امل نے پکڑنے سے پہلے پوچھا تھا----

ڈائیورس پیپرز ہیں تمہارے اور ارحان کے---- اسنے بتایا تھااور امل کے ایک پل میں ہاتھ لرزے تھے------

کروا لو گی نا سائن سنان نے اس کے لرزتے ہاتھ دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

ہاں ہاں کروالوں گی ۔۔ ڈونٹ وری اس نے پیپرز پکڑتے کہا تھا۔ ۔

تو ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں اس نے خوش کن لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

اوکے میں چلتی ہوں اس سے پہلے کوئی دیکھ لے مجھے۔۔۔۔امل نے پیپرز بیگ میں رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

گھر جا کر کال کرنا مجھے وہ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا تھا۔۔۔ ۔

اوکے بائے۔۔۔۔ وہ کہتی وہاں سے چلی گئی تھی ۔۔۔

چچچچچچ ۔۔۔۔۔۔ چچچچ۔ ۔۔۔۔ امل کتنی بھولی ہو نا تم مجھے تو تمہارا فیوچر دیکھ کر ہی برا لگ رہا ہے۔۔۔ سنان نے دل میں سوچا تھا پھر ہونٹوں پر مکارانہ ہنسی سجاتے اپنا موبائل والٹ گاڑی کی کیز اٹھاتے وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔

اور دونوں کے جانے کی تسلی ہونے کے بعد کسی نے بڑی مہارت سے وہ چھوٹا سامائک کیمرہ اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو ملک صاحب کام ہو گیا ہے میں ویڈیو سینڈ کر رہا ہوں آپ کو۔۔۔۔

اس بندے نے حیات ملک کو کال کر کے کہا تھا۔۔۔۔۔

شاباش۔۔۔۔۔ فوراً بھیجو۔۔۔۔ کہتے انہوں نے کال کٹ کی تھی اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

سامنے ارحان لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرنے میں مگن تھا۔۔۔۔ کبیر ملک بھی فون پر بزی تھے اور تاشہ بیگم حریم کے کپڑے پیک کروانے میں مصروف تھی۔۔۔

وہ بھی جا کر صوفے پر ٹک گئے تھے۔۔۔۔ کچھ دیر بعد ان کے موبائل پر بیپ ہوئی تھی۔۔۔۔ فون اٹھا کر میسج اون کیا ویڈیو ڈاون لوڈ کیپ ھر شریر مسکراہٹ لیے سب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ امل کہاں ہے۔۔۔۔ انہوں نے کبیر ملک سے پوچھا تھا۔۔

بھابھی بتا رہی تھی اس کی کوئی چیز رہ گئی تھی وہ لینے گئی ہے۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ اتنی دیر میں امل نے ڈرائنگ روم میں اینٹر ہوتے ہی سب کو سلام کیا تھا۔ ۔

ہاں لے ائی تم ہو گیا سامان پورا۔۔۔۔ تاشہ بیگم بھی اسی طرف آہ رہی تھیں تو اس کو دیکھ کر اس سے پوچھا۔۔۔

جی بڑی ماما کہتے وہ اپنے روم میں جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔

سنو لڑکی یہ سب میرے گھر میں نہیں چلے گا۔۔۔ حیات ملک نے اسکے پلٹتے ہی دھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔ امل کی ایک دم سے سیٹی گم۔ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے بڑے پاپا اب۔۔۔۔ ارحان لیپ ٹاپ میز پر رکھ کر ان کی طرف پلٹا تھا۔۔۔

یہ دیکھو یہ ہوا ہے۔۔۔ انھوں نے اپنے موبائل کی سکرین پر ویڈیو آن کرتے سب کو دکھائی تھی باری باری۔۔۔۔۔ امل کے چہرے کا رنگ ایک دم فق ہوا تھا۔۔۔۔

حاجرہ جاؤ بلا کر لاؤ اسکے بھائی کو وہ بھی تو کرتوت دیکھے اس کے جس کے لیے وہ اپنے باپ سے بدتمیزی کرتا پھرتا ہے اور قربانیاں دیتا پھرتا ہے -----

کہاں تھا کے گندے خون کی پیدوار ہے یہ لڑکی نسلی عورتیں اپنے شوہر کو چھوڑ کر باہر نہیں منہ مارتیں----

انہوں نے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا---- اور امل کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے---

یہ ڈائیورس پیپرز ہیں تم کسی بھی طرح سائن کروا لینا---

میری جان فکر کیوں کرتی ہوں۔۔۔۔

ارحان نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں تھیں غصے سے اپنی بیوی کے ہاتھ کسی دوسرے کے ہاتھ میں دیکھ کر اس کی رگیں تنیں تھیں اتنا مان بخشنے کے باوجود وہ اس کا بھروسہ توڑ گئی تھی اس کے گھر والوں کے سامنے اسے اور اس کی محبت کو ذلیل کر گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کس بات کا شور مچا رہے ہیں آپ سب۔۔۔۔

اذہان ملازمہ کے کہنے پر نیچے آیا تھا۔۔۔

لو تم بھی دیکھو اپنی پارسا اور شریف بہن کے کرتوت۔۔۔۔۔ابھی تو صرف ایک یار منظر عام پر آیا ہے پتہ نہیں کتنے ہوں گے۔۔۔۔ انہوں نے پھر سے نفرت سے کہتے موبائل اذہان کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

وہ ویڈیو دیکھتے دیکھتے اذہان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔ امل نے کیا بے وقوفی کر دی یہ اس نے سوچتے ہوئے ارحان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو لال انگارہ آنکھیں لیے امل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور وہ بس بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

کبیر ملک اور تاشہ بیگم کو تو جیسے سانپ ہی سونگھ گیا تھا۔۔۔ کچھ بولنے کے قابل تو وہ رہے ہی نہیں تھے۔۔۔۔

نہیں ہے نا کسی کے پاس کچھ بھی بولنے کو میں تو شروع دن سے کہہ رہا تھا یہ لڑکی فراڈ ہے اس کو نکالو میرے گھر سے باہر ارحان ابھی کے ابھی طلاق دو اسے انہوں نے امل کی طرف انگلی کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جو اپنی چوری پکڑے جانے پر رو رہی تھی۔۔۔۔

بڑے پاپا طلاق۔۔۔۔ ارحان نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

ہاں طلاق فارغ کرو اسے ابھی کے ابھی تمہارے لیے لڑکیوں کی کمی نہیں ہے نکالو اس گندگی کو میرے گھر سے باہر۔۔۔۔ وہ غصے سے پھنکارے تھے۔۔۔۔

پاپا بس کریں۔۔۔۔ اذہان کو غصہ اہ رہا تھا ایسے الفاظ سن کر امل کے لیے وہ جانتا تھا کے سنان نے اسے ٹریپ کیا ہے مگر غلطی اس کی بھی تو تھی وہ کیوں اس کی باتوں میں آئی۔۔۔۔۔

تم چپ رہو اذہان۔۔۔ ارحان تم دو اسے طلاق۔۔۔۔ انہوں نے ارحان کو متوجہ کیا تھا۔۔۔

طلاق مگر کیوں بڑے پاپا۔۔۔۔ اس نے ان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تاشہ بیگم حیات ملک امل کبیر ملک سب نے اسے ایک دم۔حیران نظروں سے دیکھا تھا اس کی بات سن کر۔۔۔۔ جیسے ان سب کو اس کی دماغی حالت پر شک

ہوا ہو۔۔۔مگر اذہان نے اسے ایسے نہیں دیکھا تھا وہ سمجھ گیا تھا ارحان کو اخر کرائم پارٹنر رہے تھے۔۔۔

کیا مطلب کیوں یہ سب دیکھنے کے بعد بھی کسی شک کی گنجائش ہے کسی سوال کی گنجائش ہے۔۔۔۔۔ تم اتنے بے غیرت کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔۔ انھوں نے اسکی غیرت کو جھنجھوڑا تھا۔۔۔

بڑے پاپا اس میں امل کا کوئی قصور نہیں یہ سب میں نے ہی اسے کرنے کو کہا تھا۔۔۔ اصل میں وہ لڑکا کافی عرصے سے امل کے پیچھے پڑا ہوا تھا تو میں نے ہی امل کو کہا تھا کے اس کے خلاف ہمیں ثبوت چاہیے تو جیسا وہ کہہ رہا ہے ویسا کرو بس امل میرے کہنے پر ہی یہ سب کچھ کر رہی تھی اور اس بات کا تو اذہان بھائی کو بھی پتہ ہے اس نے اذہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں پاپا بلکہ میں تھوڑی دیر تک اس کے پیچھے نکلنے والا تھا یہ ہمارا ہی پلین تھا اذہان نے ارحان کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو تم دونوں حیات ملک نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں۔ بڑے پاپا میں آپ کو بتاتا تو آپ اسے مروا دیتے مگر میں اسے اپنے طریقے سے سزا دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ ارحان نے امل کی طرف دیکھتے کہا تھا جو بے یقینی سے آنسو بہاتی کبھی اذہان کو دیکھ رہی تھی تو کبھی ارحان کو۔۔۔ جو اسے دوسروں کے آگے ذلیل ہونے سے بچا رہے تھے۔۔۔۔ خود اس نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

ازہان کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ کبیر ملک نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا

۔۔۔۔۔

جی چاچو وہ تو اس کے پیچھے کافی عرصے سے ہے امل کافی پریشان تھی اس لڑکے کی وجہ سے مگر ہمارے پاس ثبوت نہیں تھے۔۔۔ اذہان نے کبیر ملک کو تسلی دیتے ہوئے امل کے پاس آتے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔ حلانکہ اس ٹائم اس کا دل تھا کے اس کی آنکھیں کھولے۔۔۔۔

اور بڑے پاپا پلیز آج میں آپ سے پہلی اور آخری بار کہہ رہا ہوں یہ بیوی ہے میری میری شریک حیات میرا لباس آج میں نے آپ کے منہ سے اسکے خون کو گالی سن لی ہے ائندہ نہیں سنوں گا یہ بات یاد رکھیے گا۔۔۔۔ آپ کہتے ہیں تو میں اسے

لیے کر دوسرے گھر شفٹ یو جاتا ہوں اگر یہ آپ کو نہیں قبول تو مگر اسکے خلاف میں ایک لفظ غلط نہیں سنوں گا۔۔۔ اس نے دبے دبے غصے میں کہا تھا۔۔۔۔

کہیں نہیں جاؤ گے تم اس میں اسکا کیا قصور یہ تو خود ہراس ہوئی اس لڑکے کے ہاتھوں۔۔۔ دیکھو زرا کیسے پیلا پھٹک رنگ ہو گیا ہے رو رو کر ہلکان ہو رہی ہے اسے روم میں لے کر جاؤ ارحان ۔۔۔تاشہ بیگم نے امل کو گلے سے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ خود کو گھڑوں میں گرتا تصور کر رہی تھی۔۔۔

پاپا آپ کو ایک ریکارڈنگ سینڈ کر رہا ہوں آپ بڑے پاپا کو سنوانا اور خود بھی سننا۔۔۔ اس نے اپنے موبائل پرہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا اور کبیر ملک کے موبائل پر بیپ ہوئی تھی۔۔۔وہ امل کاہاتھ پکڑے روم میں آیا تھا۔۔۔

کبیر ملک نے ریکارڈنگ اون کی تو وہ اس دن والی سنان کی اور اذہان کی کال کی ریکارڈنگ تھی -----

جسے سن کر حیات ملک نے پہلو بدلہ تھا جبکہ تاشہ بیگم اور کبیر ملک کو اپنے بیٹے کی سچائی پر جو تھوڑا شک تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا--- اذہان نے تینوں کو دیکھ کر نفی میں گردن ہلائی تھی اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا---

کیوں گئی تھی تم اس سے ملنے--- اس نے امل کا بازو کمرے میں لاکر جھنجوڑ کر چھوڑا تھا---

میں محبت کرتی ہوں اس سے تم ہمارے بیچ میں ائے ہو کیوں بچایا تم نے مجھے وہاں وہ چلائی تھی----

تم محبت کرتی ہو وہ نہیں اس نے بھی چلاتے ہوئے کہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے امل کو شوٹ کر دے----اور کون سی کسر رہ گئی تھی اسے ذلیل کروانے والی----

کرتا ہے وہ مجھ سے محبت---- اس نے پختہ لہجے میں کہا تھا-----

میں نے غلطی کی بہت بڑی غلطی کی جو تمہیں اس کی اصلیت پہلے نہیں بتائی میں نہیں چاہتا تھا کے تمہارا یہ جو محبت کا برج ہے وہ کسی ریت کی طرح ڈھ جائے مگر نہیں تم جیسیوں کے لیے اگر خود کو ہلال بھی کر لونا تو تمہیں وہ جو دھوکہ

دیتا ہے نا وہی صحیح لگے گا۔۔۔۔ اس نے اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر زوع دیتے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے بہت بار چاہا کے تمہارے ساتھ اپنے رشتے کو آگے بڑھاؤ مگر ہر بار میں نے خود کو روکا کے نہیں جس دن میں تمہارا دل جیت لوں گا اس دن تمہیں تمہاری پوری رضامندی سے اپنا بناؤ گا مگر میں غلط تھامیں کبھی بھی تمہارادل نہیں جیت سکتا۔۔۔۔ اور نامیں اب ایسا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

ایک نکاح میں ہوتے ہوئے اپنے شوہر کو دھوکا دے کر تم کسی غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اپنے شوہر سے چھٹکارے کی باتیں کر رہی ہو تف ہے مجھ پر جو اب تک تمہیں سامنے لیے کھڑا ہوں۔۔۔۔

اس نے نفرت سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا تھا۔۔۔

ایک بار زارا مل جائے تو تمہیں طلاق دے کر اس بوجھ سے آزار کر دوں گا۔۔۔

مگر پہلے یہ سن لو اور اپنی انکھیں کھول لو۔۔۔ اس نے اپنے موبائل کی ریکارڈنگ ان کر کے بیڈ پر رکھا تھا اور خود واش روم میں گھسا تھا اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے اپنے غصے کو اپنے اشتعال کو دباتے اس کی آنکھوں میں نمی بھری تھی وہ نم آنکھوں کو چھپانا چاہ رہا تھا۔۔۔ وہ ٹوٹ چکا تھا اس کی محبت میں اتنی طاقت نہیں تھی کے وہ امل کو خود سے محبت کرنے پر خود پر اعتبار کرنے پر مجبور کر سکے۔۔۔۔

وہ جیسے جیسے ریکارڈنگ سنتی جا رہی تھی اس کی انکھیں برستی جا رہی تھیں ہاں وہ سنان ہی تو تھا۔۔۔

سر جب آپ کا دل بھر جائے تو مجھے دے دینا وہ کیا ہے نا کے میں نے بھی کچھ عرصہ دل لگی کی ہے۔۔۔ سنان کے لفظ تھے یا تیر جو اسکا سینہ گائل کر رہے تھے۔۔۔۔

سر آپ زاراکو جان سے مار دینا بڑا پرانا حساب ہے میرا اس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ پستیوں میں گھرتی جا رہی تھی۔۔۔۔ اتنا بڑا دھوکا اتنابڑا فراڈ دل پر ہاتھ رکھے وہ خود سے جان نکلتی محسوس کر رہی تھی وہ شخص جس پر وہ اپنا سب کچھ وار رہی تھی وہ اس کی عزت کا دشمن بنا بیٹھا اسے ڈسنے کے لیے تیار تھا اور وہ سخص جس کی

محبت کو وہ جوتے کی نوک پر بھی نہیں جانتی تھی وہ اپنا سب کچھ اس پر وار بیٹھا تھا کیسے اسے رسوا ہونے سے بچایا تھا کیسے اسے پروٹیکٹ کیا تھااپنوں سے لڑا تھا۔

اد۔۔۔ ار۔۔۔۔ارحان۔۔۔۔۔وہ واش روم سے باہر نکلا تو وہ کھڑی ہوتی اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔اور اسے بازو سے پکڑا تھا۔۔۔

آئندہ مجھ سے دور رہنا بہت دور آئی سمجھ نفرت سے اس سے اپنا بازو چھڑواتے اس نے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر اپنا موبائل لیکر باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

امل کو اس کی آنکھوں سے خوف آیا تھا روئی روئی انکھیں سینے میں اٹھتا غصہ اور اشتعال امل کی روح کو جھنجوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔وہ گھر والوں کے سامنے تو سر خرو ہو

گئی تھی وہ سنان سے بھی بچ گئی تھی مگر وہ کسی کے لیے بہت عام ہو گئی تھی اب۔۔۔۔ اس نے اپنے شوہر کی محبت کو اپنے پیروں تلے خود روندا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

امل تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک مہمان اہ گئے ہیں ہمیں ہال پہنچنا ہے۔۔۔ تاشہ بیگم اس کے کمرے میں ائی تھیں اس کو پوچھنے۔۔۔۔

جہاں اس نے رو روکر انکھیں سجائی ہوئیں تھیں۔۔۔ پچھلے تین گھنٹوں سے وہ بس روئے ہی تو جا رہی تھی۔۔۔۔۔

میری جان بس کر دو۔۔۔ تمہارے بڑے پاپا کو غلطی ہوئی تھی تم دل چھوٹا مت کرو ارحان ہے نا تمہارے ساتھ چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ میں چلتی ہوں جلدی آنا۔۔۔۔

انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے کہا تھا اور چلی گئی تھی۔۔۔۔

ارحان ہی تو نہیں ہے ساتھ۔۔۔ اس نے آنسو پونچھتے ہوئے دل میں کہا تھا۔۔۔ اور تیار ہونے کے لیے کھڑی یوئی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ شاور لے کے ڈریس چینج کر کے لائٹ سے میک اپ کے ساتھ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی جیولری پہن رہی تھی۔۔۔ جب ہی ارحان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ سائیڈ ٹیبل پر اپنی چیزیں رکھے وہ الماری میں سے کپڑے لیکر واشروم میں

گھسا تھا بغیر اسکی طرف دیکھے کچھ کہے۔۔۔ امل نے چور نظروں سے اسے دیکھا تھا اور پھر خود کے حلیے کو اورنج اور ڈارک گرین کلر کے لہنگے پر ہلکا سامیک اپ اور لائٹ سی جیولری پہنے بال کھولے وہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔ اور کوئی وقت ہوتا تو ارحان اسکے صدقے واری جاتا مگر ابھی وہ اس سے سخت ناراض تھا۔۔۔

امل نے سوچتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آنے والے پانی کو انگلی کی پوروں سے صاف کیا تھا۔۔۔

وہ نیچے آہ گئی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ارحان بھی اہ گیا تھا۔۔۔۔

وائٹ سوٹ پر گولڈن واسکٹ پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے اذہان بھی سست قدم چلتے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا۔۔۔

ماشااللہ تاشہ بیگم نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما تھا۔۔۔۔

چلو سب گاڑیوں میں بیٹھو بہت دیر ہو گئی ہے تاشہ بیگم سب کو اپنے ہمراہ لیے گاڑیوں کی طرف بڑھی تھی اور پھر سب ہال پہنچے تھے۔۔۔۔

پورا ہال مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔ آج اذہان کی مہندی تھی اور نکاح بھی۔۔۔۔ ایلیٹ کلاس کی فیملیز اس فنکشن میں موجود تھیں ملک کی ادھی سے زیادہ سیاسی پارٹیز بھی اس فنکشن کا حصہ تھیں۔۔۔۔اذہان کو سٹیج پر بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد لائٹ گرین کلر کا لہنگا پہنے حریم بھی دلہن بنی اس کے پہلو میں آہ بیٹھی تھی۔۔۔اذہان کا دل کبھی زور زور سے دھڑکتا اور کبھی بلکل ساکت ہو جاتا

ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں پسینہ اہ رہا تھا اس کا سینہ بھاری ہو رہا تھا اور سانس نہیں آہ رہی تھی۔۔۔

چلو بھئی نکاح شروع کرتے ہیں۔۔ مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔۔۔۔ حریم کے والد نے کہا تھا۔۔۔

جی بسم اللہ۔۔۔۔ مولوی صاحب نے کہتے نکاح شروع کیا تھا۔۔۔

اذہان حیات ملک ولد حیات ملک کیا آپ کو حریم فاروقی اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔ مولوی صاحب نے چند آیتیں پڑھنے کے بعد اذہان سے پوچھا تھا۔۔۔

اذہان کو لگا تھا اس کا دل بند ہو رہا ہے اس نے ایک نظر سامنے کھڑے باپ کو دیکھا تھا پھر ماں کو چاچو کو ارحان کو۔۔۔۔ اسکا جسم پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

دل کو جیسے کسی مٹھی میں کسی نے جھکڑ لیا ہو۔۔۔ اس نے منہ کھولا تھا سانس لینے کے لیے۔۔۔

اذہان حیات ملک ولد حیات ملک کیا آپ کو حریم فاروقی اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔ مولوی نے جواب نا ملنے پر دوبارہ پوچھا تھا۔۔۔۔

اس نے سامنے کھڑی زارا کو دلہن کے لباس میں دیکھا تھا لبوں نے جنبش کی تھی ز۔۔۔۔ز۔۔ زارا۔۔۔۔

سینے میں پڑا دل ایک دم ساکت ہوا تھا۔۔۔۔ مردہ انکھیں بند ہوئیں تھیں۔۔۔ اور وہ کسی لرزے ہوئے پتے کی طرح زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

محبت الوداع-----

تیرے بن جینا ہو ایسے دل دھڑکا نا ہو جیسے---

یہ عشق ہے کیا دنیا کو ہم بتلائیں کیسے--

آہ دلوں کی راہوں میں ہم کچھ ایسا کر جائیں----

اک دوجے سے بچھڑیں تو سانس لیے بن مر جائیں-----

اے خدا بتا دے کیا لکیروں میں لکھا---

ہم نے تو کیا ہے بس عشق ہی کیا۔۔۔۔

سب اس کی طرف لپکے تھے اس کا ساکت وجود اب کسی بھی حرکت سے بالا تر تھا۔۔۔۔

میرے رب کسی قاصد کو بھیج دے میری اس تک سنوائی پہنچا دے۔۔۔۔ زارا درید اذہان حیات ملک مر گیا تم پر۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ بھائی ارحان نے باہوں میں بھرتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کبیر ملک نے نبض ٹٹولتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ تاشہ بیگم نے فلق شگاف چیخ ماری تھی۔۔۔

محبت نے دور کھڑے ہوکر اس ظالم دنیا کے باسیوں کو الوداع کہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آج صبح سے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ دل کو عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔۔۔ اور دل عجیب ہی بے چینی کا شکار تھا۔۔۔۔۔ علیہا کے کمرے سے آتے ہی وہ ڈرائنگ روم میں آتے آتے صوفے پر گری تھی۔۔۔۔
کیا ہوا ہے زارا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔ اس کی اڑی پیلی رنگت اور کانپتے وجود کو دیکھ کر علیہا نے پوچھا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کچھ سمجھ نہیں اہ رہا حلق خشک ہو رہا ہے اور دل بند ہو رہا ہے سانس نہیں آہ رہی۔۔۔۔ اس نے لمبے لمبے سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا یہ اتارو دوپٹہ تمہیں تو بہت پسینہ آہ رہا ہے۔۔۔۔ علیہا نے باہر پڑتی برف کو دیکھا پھر زارا کے جسم پر پسینے کی بوندوں کو یعنی اسے مائنس ٹمپریچر میں بھی پسینہ آہ رہا تھا۔۔۔

وہ اسکا دوپٹہ اتارکر کچن سے پانی لینے گئی تھی ۔۔۔۔۔۔

یہ لو یہ پیو۔۔۔۔ اس نے گلاس زارا کی طرف بڑھایا تھا جو صوفے پر آڑی ترچھی گری ہوئی تھی ۔۔۔

نہیں پکڑا جائے گا علیہا ایسا کرو کچھ پڑھ کر پھونکوں۔۔۔۔ اس نے آدھے ادھورے لفظ بولتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بولتے ہوئے اسے ایسالگ رہا تھا جیسے سانس اور لفظ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چپک گئے ہیں۔۔۔۔

علیہا نے زیر لب کچھ پڑھتے اس کے ہونٹوں کے ساتھ گلاس لگایا تھا۔۔۔۔ جس میں سے چند گھونٹ اسنے حلق میں اتارے تھے۔۔۔۔

مجھے لگ رہا تمہارا بی پی لو ہو رہا ہے۔۔۔۔ علیہا بی پی اوپریٹر لینے بھاگی تھی سجان کے کمرے میں۔۔۔۔

علیہا کہیں مت جاؤ یہی رہو میرے پاس۔۔۔۔ اسنے علیہا کو اواز دی تھی۔۔۔۔۔

وہ بی پی اوپریٹر لے آئی تھی۔۔۔۔ اس کی بازو پر باندھ کر کانپتے ہاتھوں سے اس کا بی پی چیک کر رہی تھی۔۔۔۔

زارا تمہارا بی پی نارمل ہے مجھے بتاؤ تمہیں آخر ہو کیا رہا ہے وہ اس کے دوپٹے سے اسکا پسینے سے شرابور چہرہ صاف کرتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

یہ آخری آواز تھی جو اس نے علیہا کی سنی تھی اور اسکی انکھیں بند ہوتی چلی گئیں تھیں۔۔۔۔۔

زارا زارا اٹھو۔۔۔۔ وہ اب خود بھی پریشان ہو رہی تھی وہ بہادر تھی فیوچر پائلٹ تھی مگر زارا کے معاملے میں بہادر نہیں تھی زارا کی آنکھوں کے پپوٹے انگلیوں سے پکڑ پکڑ کر کھول رہی تھی جیسے چھوٹے بچے کھولتے ہیں کسی سوئے ہوئے کو دیکھ کر اسکے ساتھ کھیلتے ہوئے۔۔۔۔۔

زاراخدا کا واسطہ مت کرو ایسے ائی ایم آل سوگوئنگ ٹو ڈائے۔۔۔۔پلیز اوپن یور آئیز۔۔۔ اس نے روتے ہوئے اب اسے جھنجوڑا تھا اور زارا کے ساکت وجود نے حرکت بھی کرنے سے انکار کیا تھا۔۔۔۔

اسی دوران بیل کی آواز پر وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

س۔۔۔س۔۔۔ سبحان بھائی پ۔۔۔پیٹر مین اس نے دوڑ لگاتے ہوئے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

کیا ہواہے علیہا کیوں پریشان ہو از ایوری تنگ اوکے۔۔۔ نشرح نے اسکو روتی کو ہگ کرتے پوچھا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔زذرا۔۔۔۔زارا درید نہیں بول رہی وہ آنکھیں نہیں کھول رہی اسکو سانس نہیں آہ رہا وہ ایسے کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔ علیہا نے نشرح کو زور سے ہگ کرتے کہا تھا۔۔

اچھا آؤ دیکھیں اس نے اس کو ہگ میں لیتے ہوئے ہی چلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان سر کو کال کی اس نے زارا کو ہلاتے جھنجوڑتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔ مگر وہ کسی بھی حرکت سے بالا تر تھی۔۔۔۔۔

کیوٹ گرل پلیز میری زارا کو اٹھاؤ۔۔۔۔ علیہا نے تو باقاعدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس کو روتا دیکھ نشرح کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

تم علیہا اسکو سہارا دے کرپکڑو وہاں سے ہم ہوسپٹل چلتے ہیں سر کو راستے میں کال کریں گے اس نے سہارادے کر زاراکو کھڑا کیا تھا ایک سائیڈ سے علیہا نے سہارا دیا تھا۔۔۔۔ دونوں اس نازک وجود کو سہارا دیتیں گاڑی تک لائی تھیں۔۔۔۔ گاڑی

میں بیٹھ کر اس نے سجان کو کال کی تھی علیھا سے نمبر پوچھ کر مگر وہ کال رسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

علیھا زارا کا سر اپنی گود میں رکھے بار بار اس کے ماتھے کو چوم رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پھر کال کی تھی پھر سے کال رسیو نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

ڈیم اٹ اکھڑو کھڑوس۔۔۔۔اس نے زیر لب کہتے سجان کو دفع کیا تھا۔۔۔۔اور ڈیلٹن کو کال ملائی تھی۔۔۔۔

ہیلو ڈیلٹن تم جہاں بھی ہو ہوسپٹل پہنچو دس منٹ میں اس نے اسکی سنے بغیر اسے حکم دیا تھا اور موبائل ڈیش بورڈ پر پٹخا تھا۔۔۔۔کچھ دیر بعد وہ اسے ہوسپٹل میں ایمرجنسی کی طرف لے جا چکی تھی۔۔۔۔

علیھا اور وہ باہر کھڑے بس اس کے انتظار میں تھے۔۔۔۔ اس نے علیھا کو گلے سے لگایا ہوا تھا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔ ڈیلٹن نے آتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔۔

زارا کے لیے دعا کرو اسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ نشرح نے روتے ہوئے ڈیلٹن سے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ ڈیلٹن کو بھی فکر ہوئی تھی ۔۔۔۔۔

اندر۔۔۔۔ نشرح نے ایمرجنسی کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔ جہاں سے اب تک کوئی بھی ڈاکٹر باہر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ڈیلٹن نے علیہا کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

اسے وہ چھوٹی سی روتی ہوئی گڑیا بے چین کر گئی تھی۔۔۔۔

علیہا پرنسز میک پرے ڈونٹ بی کرائے۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی اس نے علیہا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ڈیلٹن یہ نمبر لو اور سر سجان کو بار بار کال کرو دیکھو کب ریسیو کرتے ہیں بتاؤ ان کو زارا کے بارے میں۔۔۔۔ نشرح نے اپنا موبائل اون کر کے کال لوگو ڈیلٹن کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

ہیلو سبحان۔۔۔۔ اس بار پہلی کال پر ہی اس نے فون رسیو کر لیا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

میں ڈیلٹن بات کر رہا ہوں اس ٹائم ہم ہوسپٹل میں ہیں زارا کی طبیعت خراب ہے تم جلدی اہ جاؤ اس نے سبحان کو بتایا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا اسے اوکے میں آہ رہا ہوں اس نے پریشان ہوتے کال بند کی تھی ۔۔۔۔۔

وہ سیدھی لیٹی بے حس و حرکت پڑی تھی سٹریچر پر اردگر بہت سے ڈاکٹر سر جوڑے کھڑے اس کے ہارٹ کو پمپ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ مسجد نبوی کا صحن تھا۔۔۔۔۔وہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وعلی وسلم کی سنہری جالیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ قریب جاتی جا رہی تھی۔۔۔۔ مگر وہاں اس نے ایک اونچے لمبے سفید رنگت والے شخص کو سفید لباس پہنے جالیوں کو ہاتھ میں پکڑے زارو قطار ہچکیوں سے روتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ان کے انداز کرم ان پے وہ آنا دل کا۔۔۔۔۔

ہائے وہ وقت وہ زمانہ دل کا۔۔۔۔

مجھے یاد ہے زرا زرا ان کو یاد ہو کے نا یاد ہو۔۔۔۔

نا سنا اس نے توجہ سے فسانہ دل کا۔۔۔۔

عمر گزری ہے مگر درد نا جانا دل کا۔۔۔۔

دل جلوں سے دل لگی اچھی نہیں رونے والوں سے ہنسی اچھی نہیں۔۔۔

دل لگا کر پتہ چلا دل کو دل لگی عاشقی نہیں ہوتی۔۔۔

کیا خبر تھی عشق کے ہاتھوں زندگی تباہ ہوتی ہے بات کرتا ہوں دم الجھتا ہے

سانس لیتا ہو آہ ہوتی ہے۔۔۔۔

زخم پے زخم کھا کے جی اہ نا کر لبوں کو سی عشق ہے یہ دل لگی نہیں۔۔۔۔

دل لگی دل کی لگی بن کے مٹا دیتی ہے۔۔۔۔۔

روگ دشمن کو بھی یا رب نا لگانا دل کا۔۔۔۔

وہ بھی اپنے نا ہوئے دل بھی گیا ہاتھوں سے۔۔۔۔

ایسے آنے سے تو بہتر تھانا آنا دل کا۔۔۔۔

نقش بر اب نہیں وہم نہیں خواب نہیں۔۔۔۔

آپ کیوں کھیل سمجھتے ہیں مٹانا دل کا۔۔۔

ان کی محفل میں نصیر ان کے تبسم کی قسم ۔۔۔۔

دیکھتے رہ گئے ہم۔ہاتھ سے جانا دل کا۔۔۔۔

ڈاکٹر اسکے ہارٹ کو پمپ کر رہے تھے اس کی اکھڑی سانسیں چل رہیں تھیں مگر اسکا دل ساکت تھا بلکل ساکت۔۔۔۔ اور وہ شاید کسی اور ہی سفر پر تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بھائی پلیز اٹھیں۔۔۔وہ اسے جھنجوڑ رہا تھا۔۔۔۔

اذہان بھائی۔۔۔ اذہان بھائی۔۔۔ امل نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کو مسلا تھا۔۔۔۔

کوئی پکڑو ہوسپٹل لے کر چلو میرے بچے کو تاشہ بیگم نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔ حریم مولوی صاحب اور باقی سب احباب پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ حریم کی اپنے ہونے والے ساتھی کی حالت دیکھ کر آنکھوں سے موتی برسے تھے۔۔۔۔ آج وہ اسے پہلے والا اذہان لگا ہی نہیں تھا روڈ اکھڑو سڑیل ڈراؤنا۔۔۔ آج اس کو وہ زمین پر بے ہوش وجود تھکا ہوا لگا تھا صدیوں کا مسافر لگا تھا۔۔۔۔

اذہان اسے باہوں میں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ تاشہ بیگم اپنے گھبرو جوان کی حالت دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھے روتی جارہی تھیں۔۔۔۔۔

اذہان کو گاڑی میں پچھلی سیٹ پر لٹا کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔ کبیر ملک نے اندر بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔ امل اگے بڑھ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔ اور سر پر دوپٹہ لیے پیچھے مڑ مڑ کر پتہ نہیں کون کونسی آیتیں پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی۔۔۔

وہ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔ اسے نہیں خبر تھی اردگرد کتنی ٹریفک ہے کون کچلا جائے گا کون نہیں۔۔۔ اسے بس ایک فکر تھی اور وہ تھی اذہان حیات ملک کی زندگی کی۔۔۔۔وہ رو رہا تھا امل نے چور نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس نے پہلی بار کسی مرد کو خود کے سامنے روتے دیکھا تھا ارحان کبیر ملک ایٹیٹیوڈ کنگ اپنے بھائی کے غم میں نڈھال ہو رہا تھا اسکے دل نے شدت سے دعاکی تھی کسی معجزے کی۔۔۔۔

کبیر ملک کی بھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی انتہائی ضبط کر رکھاتھا انھوں نے اپنے آنسوؤں پر۔۔۔۔

گاڑی ہوسپٹل کے سامنے رکی تو وہ دیوانا وار بھاگا تھا اسے پھر سے بازوؤں میں اٹھائے ایمرجنسی کی طرف اور ڈاکٹر اسے لے گئے اور پھر ایمرجنسی کا دروازہ بند ہوا تھا۔۔۔ اور ارحان کے دل کی دھڑکنیں برق رفتار ہوئیں تھیں۔۔۔۔

حیات ملک اور تاشہ بیگم بھی دوڑتے ہوئے آئی سی یو کے سامنے ائے تھے۔۔۔

بڑے پاپا اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو میں کسی کو بھی نہیں بخشوں گا اس نے حیات ملک کے سامنے کھڑے ہو کر چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مزاق لگ رہا تھا نا آپ کو یہ سب وہ زندگی ہے اس کی۔۔۔ وہ لڑکی نہیں ہے سانسیں ہیں میرے بھائی کی۔۔جب آپ اس کو اس کی سانسوں سے جدا کریں گے تو یہی ہو گا۔۔۔

وہ پھر سے چلایا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ بی پی لو ہوا ہو گا شیر ہے میرا بیٹا۔۔۔ حیات ملک نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دل بند ہوا ہے اس کا سنا اپ نے آپ کو پتا بھی ہے کے دل بند ہونا کسی کہتے ہیں کیسے پتہ ہو گا وہ جذبات وہ احساسات آپ میں کہاں ہیں محبت کی ہو گی تو پتہ چلے گا نا آپ جیسا بے حس انسان جس کا ضمیر ہی مرگیا ہو جس کو صرف پیسے سے دولت سے سٹیٹس سے عیش و عشرت سے پیار ہو وہ کیا جانے۔۔۔

وہ پھر سے چلایا تھا۔۔۔

ارحان سٹاپ اٹ بڑے پاپا ہیں تمہارے وہ۔۔۔ کبیر ملک نے اسے چپ ہونے کا کہا تھا۔۔۔

کاش رتبے میں بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ دل کے بھی بڑے ہوتے کاش سمجھتے دل والوں کو دل کی دنیا کو۔۔۔

ابھی تو کچھ نہیں کہہ رہا لیکن اگر اذہان حیات ملک کی ایک بھی سانس اکھڑی تو اس دنیا سے اکھاڑ دوں گا اس کو تکلیف دینے والوں کو۔۔۔۔ پھر کسی رشتے کا پاس نہیں رکھے گا ارحان کبیر ملک۔۔۔ وہ پھر سے چلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے تاشہ اذہان کو کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر حریم اسکی ماما اور باپ آئے تھے اور انہوں نے آتے ہی پوچھا تھا۔۔۔

آہ گئے آپ۔۔۔ یہ دیکھیں میرے جڑے ہوئے ہاتھ ارحان کبیر ملک ہاتھ جوڑتا ہے آپ لوگوں کے اگے جان چھوڑ دیں میرے بھائی کی نہیں خوش ہے وہ اس رشتے

سے یہ جو زبردستی کی حریم کے نام کی گھنٹی اسکے گلے باندھی جارہی ہے ناں خدا کاواسط ہے آزادکر دیں اسے اس سے محبت کرتا ہے وہ کسی سے عشق ہے اسکاکوئی اور۔۔۔۔ اس نے حریم کے ماں باپ کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھو حریم چلی جاؤ یہاں سے آزاد کر دو میرے بھائی کو اس درد سے تمہیں اللہ کا واسطہ ہے بخش دو اسے اسکی خوشیوں کو اب اسنے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے حریم کے سامنے بھی۔۔۔۔

وہ ارحان کو بے یقینی سے دیکھتی روتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

حریم حریم بیٹا۔۔۔۔ اس کے ماما اور پاپا بھی اس کی طرف بھاگے تھے۔۔۔۔۔ باقی سب ارحان کو اس جنونی انداز میں بوکھلائے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔

آئے اب کوئی بھی ایک انچ بھی میرے بھائی کی خوشیوں کے قریب مٹا دوں گا اسے اس کی ذات کو وہ زارو قطار رو رہا تھا۔۔۔ وہ بے بس ہو رہا تھا۔۔۔ اس کا بس

نہیں چل رہا تھا کہیں سے سانسیں کھینچ کر لائے اور ڈال دے اس کے جسم میں۔۔۔۔

ار۔۔۔۔ار۔۔۔ارحان۔۔۔امل کو اس کی حالت دیکھ کر رونا آہ رہا تھا۔۔۔۔۔اس نے اگے بڑھ کراسکے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

امل بھائی کو کچھ نا ہو دعاکرو وہ ٹھیک ہو جائیں میں لے کر آؤ گا انکے لیے زارا درید کو زمین کے نیچے سے آسمان کے اوپر سے۔۔۔ اللہ جی پلیز میرے بھائی کی زندگی بخش دیں پلیز۔۔۔ وہ امل کی طرف مڑا تھا اور پھر اس کے گلے لگے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ارحان۔۔۔۔ بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔امل نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

انہیں ٹھیک ہونا ہو گا امل وہ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے وہ نہیں کر سکتے یہ سب وہ اس درد سے خود کو ختم نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ رو رو کر خود کو ہلکان کر رہا

تھا۔۔۔ اس ٹائم وہ اپنے اور امل کے درمیان آنی والی رنجش کو بھی بھلا چکا تھا اس ٹائم وہ اس سے اپنا دکھ بانٹ رہا تھا۔۔۔ وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔ امل کو رشک ہو رہا تھا کے کیسے وہ ہلکان ہو رہا ہے۔۔۔ اب وہ اسے بغیر کچھ کہے اس کی کمر سہلا رہی تھی۔۔۔

پھر اسے خود سے الگ کر کے اس کے ہاتھ پکڑے تھے۔۔۔

ٹرسٹ می ارحان اذہان بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں انکھیں ڈال کر کہا تھا۔۔۔

وہ ایمرجنسی وارڈ کے بیڈ پر بے حس وحرکت پڑا تھا ڈاکٹر اردگرد جمع تھے۔۔۔کوئی اس کے ہارٹ کو پمپ کر رہا تھا اور کوئی اسکا بی پی چیک کر رہا تھا۔۔۔

اس کی واسکٹ اتار کر شرٹ اتار کو اس کے ہارٹ کی ای سی جی کی جا رہی تھی۔۔۔

اس کا دل ساکت تھا بلکل ساکت۔۔۔

یہ مسجد نبوی کا صحن تھا اور وہ روضہ رسول صلیٰ اللہ علیہ وعلی وسلم کی سنہری جالیوں کو وہ تھامے کھڑا تھا اور زارو قطار رو رہا تھا۔۔۔۔

اے میرے مالک میرے خدا تو اپنے محبوب سے بہت محبت کرتا ہے اتنی محبت کے دنیا کی تخلیق ان کے لیے کی ان کے نور سے زمین آسمان بحر و بر بنائے میرے مالک اس پاک ہستی کے صدقے میں مجھے میرے عشق سے ملا دے۔۔۔۔ تجھے تیرے محبوب کا واسطہ سرور کونین کے صدقے میں ۔میرے عشق کو میراث عطا کر دے زندہ رہوں گا تو اس عاشقی کے وار سہتے سہتے جھلس کر مر جاؤ گا۔۔۔۔ مانتا ہوں یہ میری پستی اور ذلت کی انتہا ہے کے جہاں اتنے لوگ اہ کر اللہ اور اس کے رسول کا قرب مانگتے ہیں اسکی محبت مانگتے ہیں میں تجھ سے یہ سب مانگنے کی بجائے اسے مانگ رہا ہوں مگر میں کیاکروں میرے مالک میرا دل نہیں ٹھہرتا کسی بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔ مجھے ذلت اور پستیوں سے نکال دے میرے دل کوسکون دے مجھے اپنے اور اپنے محبوب کے

قرب کے ساتھ ساتھ زارا درید کا ساتھ بخش دے اسکے بغیر میں جی نہیں پاؤ گا مجھے اسکو عطا کر دے یا پھر مجھے موت دے دے مجھے اسکے بغیر یہ زندگی نہیں

چاہیے---- میری جھولی میں زارا درید ڈال دے میرے مالک---مجھے زارادرید دے دے----

وہ ہچکیوں سے رورہا تھا جب کسی نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر لرزتی آواز میں پکارا تھا---

اذ--اذ--- ہان----- وہ زارا درید ہی تو تھی----

اج کی بات پھر نہیں ہو گی یہ ملاقات پھر نہیں ہو گی

ایسے بادل تو پھر بھی آئیں گے ایسی برسات پھر نہیں ہوگی---

رات ان کو بھی یوں ہوا محسوس

جیسے یہ رات پھر نہیں ہو گی---

اک نظر مڑ کے دیکھنے والے

کیا یہ خیرات پھر نہیں ہو گی۔۔۔۔

شب غم کی سحر نہیں ہوتی

ہو بھی تو میرے گھر نہیں ہوتی۔۔۔۔

زندگی تو ہی مختصر ہو جا

شب غم مختصر نہیں ہوتی۔۔۔۔

میں نے معصوم بہاروں میں تمہیں دیکھا ہے۔۔۔

میں نے پر نور ستاروں میں تمہیں دیکھا ہے۔۔۔۔

میرے محبوب تیری پردہ نشینی کی قسم

میں نے اشکوں کی قطاروں میں تمہیں دیکھا ہے ۔۔۔

ہم بتوں سے جو پیار کرتے ہیں

نعقل پروردگار کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اتنی قسمیں نا کھاو گھبرا کر جاو ہم اعتبار کرتے ہیں۔۔۔

اب بھی آہ جاؤ کچھ نہیں بگڑا----

اب بھی ہم انتظار کرتے ہیں----

ساز ہستی بجا رہا ہوں میں---

جشن مستی منا رہا ہوں میں----

کیا ادا ہے نثار ہونے کی ان سے پہلو بچا رہا ہوں میں----

کتنی پختہ میری نادانی تجھ کو تجھ سے چھپا رہاہوں میں---

دل ڈبوتا ہوں میں چشم ساقی میں

میں کو میں میں ملا رہا ہوں میں---

نا ہم سمجھے نا تم آئے کہیں سے---

پسینہ پونچھیے اپنی جبین سے----

ہے کہاں کاارادہ تمہارا صنم----

کس کے دل کو اداوں سے بہلاؤ گے----

سچ بتاؤ کے اس چاندنی رات میں کس سے وعدہ کیا ہے کہاں جاو گے۔۔۔۔

ڈاکٹر اس کا ہرٹ پمپ کر رہے تھے اس کی اکھڑی سانسیں چل رہیں تھی مگر اسکا دل ساکت تھا بلکل ساکت۔۔۔۔۔ اور وہ شاید کسی اور ہی سفر پر تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ عشاء کی نماز پڑ کر فارغ ہوئے تھے ابھی تسبیحات اور نوافل رہتے تھے کے نیند کی جھپکیاں آنی شروع ہو گئیں تھی۔۔۔۔۔ اٹھ کر دوبارہ وضو کیا پھر نیند نے غلبہ طاری کر دیا۔۔۔

خدا خیر کرے آج یہ نیند کیوں عبادت کے آڑے اہ رہی ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے پھر سے پانی کے چھینٹے منہ پرمارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ ۔۔۔

درود شریف با آواز بلند پڑھ رہے تھے کے انکھیں پھر سے بند ہوئیں آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر سے کوئی اشارہ تھا۔۔۔۔ گہرا اشارہ۔۔۔۔۔ اٹھے پانی پیا۔۔۔۔ دعا کی اور پھر سجدے میں سر رکھا حمد و ثناہ کرتے کرتے کب نیند کی آغوش میں چلے گئے۔۔۔ پتہ ہی نا چلا۔۔۔۔۔

دیکھتے کیا ہیں خود۔ کو مسجد نبوی میں بیٹھے ہیں اور با آواز بلند درود پاک پڑھ رہے ہیں اپنے محبوب پر درود بھیج رہے ہیں۔۔۔۔

وہی شفیق چہرہ وہی مسکراہٹ سفید داڑھی سفید لباس ماتھے پر چمکتا مہراب اور درود پاک اتنی میٹھی آواز میں پڑھ رہے تھے کے دل و جان نثار ہو جائے۔۔۔۔۔۔

حاکم سنبھالو جا کر اسے۔۔۔۔۔ اسے کہو کے اپنے دل میں صرف اپنے رب کی محبت رکھے۔۔۔۔ جو اس کا اصل حق دار ہے کسی انسان کی محبت کو اور خاص طور پر کسی نا محرم کی محبت کو دل میں جگہ دے گا تو رسوا ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

ابھی انکھیں بند کیں تھی تو کانوں میں آواز گونجی تھی۔۔۔۔

حق اللہ باواز بلند کہتے ہاتھ اٹھائے تھے بارگاہ رسالت میں۔۔۔۔

میرے رب آپ کے نبی کے در پر بیٹھا ہوں۔۔۔۔ تیرے نبی کا منگتا ہوں۔۔۔۔ان کو منگتا ہوں جو منگتا کسی کا ہونے نہیں دیتے۔۔۔۔ جن کے ٹکڑوں پر کل بھی پلتا تھا اور آج بھی پلتا ہوں۔۔۔۔ جن کے تلوؤں کا دھون ہے آب حیات اس جان مسیحا کے صدقے۔۔۔۔۔۔کے جن کا وعدہ ہے کے ان کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ان کے صدقے میں اس کے لیے آسانیاں پیدا کر دے میرے مالک۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں اللہ پاک اپ جسے چن لیتے ہیں تو اسکو کندن کرنے کے لیے حالات کی بھٹی سے گزارتے ہیں .اسے صبر کے روزے رکھوا کر شکر کی ترغیب دیتے ہے اور پھر عطا کی افطار سے اس میں زندگی بھر دیتے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن اس سارے عمل میں انسان کئی بار ٹوٹتا ہے کئی بار مایوس ہوتا در بدر کی . ٹھوکریں کھاتا ہے اسے لگتا ہے کہ اسکا مالک اس سے ناراض ہے تبھی تو حالات کی مگر حقیقت کچھ اور ہوتی ...تپتی دھوپ میں سستانے کو خیال یار تک میسر نہیں ہے پوری کائنات تو اس محبوب تک پہنچانے کی جدوجہد میں لگی رہتی ہے بظاہر ہر ...طرف سیاہی چھائی رہتی ہے انسان سمجھ ہی نہیں پاتا

وہ بھی سمجھ نہیں پاہ رہا وہ اہستہ آہستہ سمجھ جائے گا-----اس جفا میں چھپی وفا ____کو____اس سختی میں لپٹی آسانی کو ____اس تاخیر میں بندھی جلدی کو اس پل صراط کے نیچے بہتی کوثر کو____مگر جب سمجھ لے گا تو شکر کے سجدے طویل ہو جائیں گے اس کے لیے بھی----

پھر سیاہی میں چھپے ساتوں رنگ ...صبر کا مفہوم بدلنے لگے گا اس کے لیے بھی ادراک کے رستے وجدان کی منزلوں تک آہ . ...اس پہ عیاں ہونے لگیں گے

جائے گا وہ اور پھر میرے خالق تیرے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہے
سب روز روشن کی طرح اس پر عیاں ہو جائے گا۔۔۔ گا

بس ایک بار میرے ملک دو جہانوں کے آقا کے صدقے اس کی جولی میں اسکی خوشی ڈال دے اسکی تڑپ سچی ہے وہ اپنے گناہوں سے معافی مانگ چکا ہے وہ توبہ کا خواستگار ہے میرے رب اسکے لیے آسانیاں فرما وہ تیرے نبی کے در کا منگتا ہے اس کی داد رسی فرما بے شک تو بہتر داد رسی کرنے والا ہے۔۔۔

وہ تیرے دیئے گئے اس دکھ پر صبر کر رہا ہے اسکا صبر مت ازما میری دعا قبول فرما آمین ثم آمین۔۔۔۔

انھوں نے ہاتھ چہرے پر پھیرے تھے۔۔۔۔اپنی ہتھیلیوں سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔

اور پھر گنبد خضرا کو جی بھر کر دیکھا آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچی تھی کے کسی نے پکارا تھا۔۔۔۔

حاکم بابا آپ ہیں۔۔۔۔ پاس کھڑے نوجوان لڑکے نے پوچھا تھا۔۔۔

آپ کو صحن حرم میں بلایا گیا ہے تشریف لے چلیں۔۔۔۔

نوجوان کہہ کر رخصت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اچھا کہہ کر اٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔ اشارہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذہان کیوں رو رہے ہو۔۔۔۔۔ اس نے کندھے پر ہاتھ رکھے ہی پکارا تھا۔۔۔۔

زارا۔۔۔۔زارا۔۔۔ تم اہ گئی کہاں تھی تم۔۔۔۔ دیکھو میری پکار سن لی آقا دو جہان نے مجھے معلوم تھا ان کے وسیلے سے ان کے صدقے سے تم مجھ تک ضرور پہنچو گی۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے خوشی میں اپنے نبی پر درور پڑھا تھا۔۔۔زارا بھی اس کے ساتھ درود پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

تصور کریں دو تڑپے ہوئے ٹوٹے ہوئے دل اپنے نبی کے حضور ہچکیوں سے روتے ہوئے درود پڑھ رہے تھے اور اپنے رب کا شکر ادا کر رہے تھے---

انہوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا---

صدیوں کی تشنگی صدیوں کا سفر صدیوں کی مسافت دور ہوئی تھی---- بے شک عشق کی منزل کٹھن تھی مگر مل گئی تھی-----

وہ اسے دیکھ بھی رہا تھا تو بہت احتیاط سے نظریں جھکا کر اسے دل بھر کر دیکھنے سے بھی گریزا تھا-----

اور زارا درید اس کی اس حرکت پر صدقے واری جا رہی تھی----

تمہاری تڑپ سچی تھی اذہان حیات ملک دیکھو میں لوٹ آئی---- تم نے مجھے خود کا رہنے ہی نہیں دیا وہ اب اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہی تھی----

تم پریشان مت ہو زارا میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا اذہان نے چلتے ہوئے نظریں زمین پر گاڑے کہا تھا-----

تم نے کیا حال بنا لیا ہے اپنا تم بہت بدل گئے ہو تم نے تو عشق حقیقی کے سفر میں مجھے بھی پیچھے چھوڑ دیا میں تمہارے لیے پریشان ہو تمہیں ایسے تڑپتا دیکھ کر میرا دل بند ہوتا ہے میری روح مچلتی ہے----

وہ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے چلتے کہہ رہی تھی----

میں ٹھیک ہوں مجھے میرا یہ حال بہت پسند ہے دعا کرو میری ریاضت بھی رب کو پسند آہ جائے----

اس نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا---- وہ اب صحن حرم میں داخل ہو چکے تھے------

اذہان دیکھو حاکم بابا------

زارا نے سامنے دیکھتے کہا تھا جہاں حاکم بابا بیٹھے تھے----

آہ گئے تم دونوں---- انہوں نے ان دونوں کو سامنے کھڑے ہوتے دیکھ پوچھا تھا-----

حاکم بابا میرا بہت دل تھا آپ سے ملنے کو آپ سے باتیں کرنے کو-----

اس نے پاس بیٹھتے کہا تھا---

اذہان تمہری ریاضت پسند آہ گئی ہے شاید رب کو----- انہوں نے اذہان کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

زارا وہ سامنے جو دو خواتین ہیں ان کے پاس چلی جاؤ بچے---- انہوں نے اسے سامنے کھڑی خواتین کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا----

کیوں بابا---- اس نے پوچھا تھا----

بس یہ سمجھنا جو ہو رہا ہے رب کی رضا سے ہو رہا ہے--- انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا---

اگر میرے رب کی رضا ہے تو پھر ٹھیک ہے -- اس نے مسکراتے ہوئے اٹھتے کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی-----

بابا ابھی تو ملی تھی اور ابھی آپ نے اسے مجھ سے جدا کر دیا۔۔۔ یہ تو نا انصافی ہے۔۔۔۔ اس نے اسے جاتے دور تک دیکھا تھا۔۔۔۔

فکر نا کرو یہ بس تھوڑی دیر کی جدائی ہے ملن دائمی ہے اب۔۔۔۔۔ مبارک ہو رب نے تمہاری مراد سن لی ہے۔۔۔ سجدہ شکر بجا لاؤ۔۔۔۔ کہتے وہ اسے لیے چند دور کری مہذب اور شفیق بزرگ ہستیوں کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔

وہ نا سمجھی سے ان کے ساتھ چل دیا تھا۔۔۔۔

زارا یہ اوڑھ لو۔۔۔ ایک خاتون نے اسکی طرف لال دوپٹہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

سفید گھیر دار فراک سفید چوڑی دار پاجامے پر سفید دوپٹہ لیے وہ کوئی حور لگ رہی تھی۔۔۔۔

مگر یہ کس لیے۔۔۔۔۔اس نے دوپٹہ پکڑتے پوچھا تھا۔۔۔۔

اوڑھ لو پھر بتاتے ہیں۔۔۔۔انھوں نے کہا تھا۔۔۔۔

اس نے لال دوپٹہ سر پر اوڑھا تھا اور سفید چادر کو کاندھوں پر لے کر خودکو اچھی طرح ڈھانپ لیا تھا۔۔۔

چلو آہ جاؤ وہ اب اسکو ساتھ لیے صحن حرم میں بنے برآمدے کی طرف اہ گئی تھیں جہاں بہت ساری بزرگ ہستیاں تھیں۔۔۔۔۔

وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ان میں سے ایک بزرگ ہستی نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر پیار دیا تھا۔۔۔ حاکم بابا بھی تو موجود تھے وہاں پر اس نے مسکرا کر حاکم بابا کو دیکھا تھا۔ ۔۔۔

ایک طرف چپ چاپ نظریں جھکائے اذہان بیٹھا تھا اس نے اسے بھی دیکھا تھا۔۔۔

جن بزرگ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ اب اس کے پاس بیٹھے چند آیتیں پڑھ رہے تھے پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

زارا درید ولد درید حسین کیا آپ کو اذہان حیات ملک اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔

ان کی اواز سن کر پل بھر میں دونوں کے جسم لرزے تھے۔۔۔۔

جو بھی ہو رہا ہے اللہ کی رضا سے ہو رہا ہے۔۔۔۔ زارا کے کانوں میں حاکم بابا کے الفاظ گونجے تھے۔۔۔۔

ق۔۔۔۔قبول ہے۔۔۔۔

تینوں بار پوچھنے پر اس نے اللہ کو حاضر ناظر مان کر ایجاب و اقرار کیا تھا۔۔۔

اب وہ بزرگ ہستی اذہان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

اذہان حیات ملک کیا تمہیں زرا درید اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

انہوں نے اذہان سے پوچھا تھا۔۔۔

یہ جدائی صرف وقتی ہے ملن دائمی ہے اس کے کانوں میں حاکم بابا کے لفظ گونجے تھے۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ اس نے بھی تین بار ایجاب و اقرار کیا تھا۔۔۔۔

دعا ہوئی اور ان دونوں کے سر پر پیار دے کر وہ سب بزرگ ہستیاں چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔

نیا سفر مبارک ہو اذہان حیات ملک زارا اذہان حیات ملک حاکم بابا نے سر پر پیار دیا تھا دونوں کے ۔۔۔۔۔

فلک کے پار پریوں نے حوروں نے فرشتوں نے اس نئے جوڑے کو مبارکباد تھی رب کی رضا سے ملن مکمل ہوا تھا دو روحوں کا۔۔۔۔۔ رب چاہے تو سب ہو سکتا ہے اس کی مرضی سے ڈوبتا بھی کنارے لگ جاتا ہے۔۔۔۔ وحی محبت نے پورا ہونے پر جھومتے ہوئے شکر کیا تھارب کا۔۔۔۔

ہوائیں گھٹائیں زمیں اسمان پہاڑ سب اس پاک رشتے پر جھوم رہے تھے تڑپ مکمل ہوئی تھی دو ساکت دلوں کی۔۔۔ من عاجزم مکمل ہوا تھا۔۔۔۔

سب جا چکے تھے ۔۔۔۔ وہ دونوں نظریں جھکائے بیٹھے تھے دونوں نے ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پھر اذہان نے نظر اٹھاکر رخ یار کو دیکھا تھا۔۔۔۔

الرحمن علم القرآن۔۔۔۔۔ اس نے تلاوت شروع کر دی تھی اور وہ بیٹھی انسو بہاتی سورت۔ رحمن کی تلات سن رہی تھی۔۔۔۔۔

اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔۔۔۔۔ اذہان کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔۔ کتنا مہربان ہے اسکا رب اسکے گنا ہوں کو فراموش کر کے اسے اپنی رحمت کی چادر تلے چھپا لیا اسے یہ نہیں بولا کے جاؤ تم تو گناہ گار ہو سیاہ کارہو بد کار ہو۔۔۔ اسکے عیب نہیں دیکھے بلکہ پردہ پوشی کی۔۔۔

کہا کے آؤ اذہان حیات ملک تمہاری توبہ کے عوض تمہیں تمہاری چاہت لوٹا دی میں نے تمہاری جھولی بھر دی تمہیں اتنا نواز دیا کے سنبھالتے سنبھالتے تھک جاؤ گے۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے زارا کا ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے اس پر اللہ لکھا تھا اور پھر پاس ہی محمد۔۔۔

اچانک اسکے دل کی دھڑکن واپس لوٹی تھی۔۔۔۔ ڈاکٹرز نے پھر سے پمپ کیا تھا اب سانسیں بھی نارمل ہونے لگیں تھی تھیں جو وقفے وقفے سے اکھڑ رہیں تھیں۔۔۔۔۔ پچھلے دس منٹ سے جس مریض کے ساتھ وہ سر کھپا رہے تھی جان ہلکان کر رہے تھے وہ ایک سیکنڈ میں اپنی دھڑکن کو نارمل کرتے دل کی رفتار نارمل ہوتے سانس نارمل ہوتے کیسے لوٹ سکتی ہے واپس جبکہ سب کو یقین تھا کے وہ اب نہیں بچے گی ۔۔۔۔۔

میریکل۔۔۔۔۔ ان میں سی ایک ڈاکٹر نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا اور باہر چل دیا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے اس لکھے گیئے نام والے ہاتھ کو اپنے لبوں کے پاس لا کر اس حرف اللہ اور محمد کو چوما تھا۔۔۔۔۔

پھر اس نے اپنے اسی ہاتھ کو اذہان کے دل کے پاس لاتے اپنی شہادت کی انگلی سے اس کے دل پر اللہ لکھا تھا اور پھر محمد اذہان نے آنسو بھری انکھوں سے اسے دیکھا تھا دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔۔ بے حد تیز۔۔۔

ہارٹ پمپ کرنے والا ڈاکٹر یک دم پیچھے یوا تھا مونیٹر سکرین پر ہارٹ بیٹ ایک دم نارمل شو ہوئی تھی۔۔۔۔ اکھڑتی سانسیں بھی نارمل ہوئی تھیں اور دھڑکنیں بھی۔۔۔۔

امپاسبل۔۔۔۔ سنئیر ڈاکٹر نے حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے ساتھی کولیگز کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ یہ تو معجزہ ہے ایسے کیسے ممکن ہے۔۔۔ وہ بھی تب جب یہ بلکل ڈیڈ ہو گیا تھا۔۔۔

ان میں سے ایک ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

بے شک جو وہ جانتا وہ ہم نہیں جانتے وہ تو بس اسکو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

زارا اور اذہان کے ڈاکٹرز کیا جانیں کے وہ کس سفر سے واپس لوٹے تھے۔۔ رب نے دونوں کی روحوں کو کس عظیم اور پاک رشتے میں جوڑ کر انکی محبت کو جاودانی بخشی تھی۔۔۔۔۔

بے شک وہ مسبب الاسباب ہے۔۔۔۔۔ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا۔۔۔

۔بے بسوں کی داد پرسی کرنے والا ہدایتوں سے نوازنے والا۔۔۔اپنی راہ پر چلانے والا۔۔۔۔ لامتناہی خوشیاں دینے والا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حاکم بابا کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔ خود کو صحن حرم کی بجائے درگاہ کے احاطے میں پایا تو لبوں پر نرم سی مسکراہٹ۔۔۔۔

من عاجزم مبارک۔۔۔۔۔

نکاح مبارک۔۔۔۔ آسمانی جوڑے۔۔۔۔۔۔

زیر لب کہتے وہ وضو کرنے چلے گئے تھے ۔۔

کیسی طبیعت ہے بھائی کی ارحان نے ڈاکٹر کے نکلتے ہی آگے بڑھ کر پوچھا تھا ۔۔۔

ہی از آؤٹ آف دینجر۔۔۔ آپ میرے کیبن میں ائیں۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اس کا کندھا تپتپاتے اسے خوشی کی نوید سنائی تھی۔۔۔۔

کیسی ہے زارا۔۔۔۔۔ سبحان ڈاکٹر کی طرف لپکا تھا اس کے باہر آتے ہی۔۔۔۔۔

شی از آؤٹ آف ڈینجر کم ود می ڈاکٹر نے اس کا کاندھا تھپتھپاتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ایسا کبھی پہلے بھی ہوا ہے ان کے ساتھ؟؟؟؟

ڈاکٹر نے ارحان سے اور کبیر ملک سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کیسا؟؟؟؟؟ ارحان نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

دل کا ساکت ہونا اور پھر خود ہی اس کا نارمل ہو کر دھڑکنا شروع ہو جانا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے حیرانگی سے کہا تھا۔۔۔

کیا بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔۔۔

ارحان نے پریشانی سے پوچھا تھا جبکہ آنکھیں اب بھی نم تھی۔۔۔۔

میں اسے ہارٹ اٹیک نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔ اس بار کبیر ملک نے پوچھا تھا۔۔۔۔

پھر یہ کے مجھے معجزات پر یقین ہے۔۔۔۔ ایک ڈاکٹر ہونے کی حثیت سے میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔۔۔۔ انھوں نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ کبیر ملک نے پھر سے پوچھا تھا۔۔۔۔

دیکھیں ہارٹ اٹیک ہونا اور دل کا ساکت ہونا الگ الگ باتیں ہیں۔۔۔۔ اور آپ کے پیشنٹ کا دل ساکت رہا ہے کچھ منٹس اور پھر اسکے فوراً بعد اس نے ایک گہرا سانس لیا اور سب کچھ نارمل ہارٹ بیٹ ہارٹ پلز بی پی ایوری تنگ شڈ بی نارمل اینڈ مائی مائنڈ سٹک۔۔۔۔ ایک انسان جو چند منٹ پہلے موت کے منہ میں تھا جس کو ڈیڈ قرار دینے والے تھے ہم اس کا اچانک سے واپس آنا اور سب کچھ نارمل ہونا یس اٹس آہ مریکل ائی مسٹ سے۔۔۔۔ یا تو ان کو کسی کی دعائیں کھینچ لائی ہیں یا

رب کی خاص عنایت ہے ان پر----- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے ساری تفصیل بتائی تھی----

اینی ہاو ہم چاہتے ہیں ہم انہیں مزید ایک دن انڈر ابزرویشن رکھیں آپ چاہیں تو مل سکتے ہیں ہی ازنارمل وہ پھر سے ہنسے تھے-----

تھینکیو ڈاکٹر------ ارحان نے کہا تھا-----

شکریہ میرا نہیں رب کا ادا کریں بائے گوڈ میں نے کچھ نہیں کیا بے شک زندگی اور موت اسکے ہاتھ میں---- میں تو کوشش بھی چھوڑنے والا تھا-----

ڈاکٹر نے صاف لفظوں میں کہا تھا---

بے شک بے شک------ کبیر ملک نے کہا تھا اور اس کی رپورٹس لے کر دونوں باہر کی طرف آئے تھے----

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے تاشہ بیگم نے ارحان کے قریب جاتے ہوئے کہا تھا----

ڈاکٹر نے کہا ہے کے خدا کا واسطہ ہے اسکی جان چھوڑ دیں اسے مزید اذیت مت دیں ورنہ وہ مر جائے گا----

ارحان نے اونچی اواز میں حیات ملک کی طرف دیکھتے کہا تھا-----

یا اللہ---- تاشہ بیگم نے سنتے ہی دل پر ہاتھ رکھا تھا اور آنسو بھری آنکھوں سے ارحان کو دیکھا تھا-----

شادی تو اس کی حریم سے ہی ہو گی میں دیکھتا ہوں کے کیسے نہیں کرتا یہ شادی یہ سب ڈرامے ہیں---- انہوں نے ارحان کے سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا---

سیریسلی بڑے پاپا---- یہاں تکلیف نہیں ہو رہی آپ کو---- اس نے ان کے دل پر ہاتھ رکھتے کہا تھا---

اس دل میں احساسات جذبات ہیں آپ کا دل نہیں لرزا یہ کہتے ہوئے کے سب ڈرامے ہیں---- آپ کا اپنا بیٹا آپ کا خون تڑپ رہا ہے بستر مرگ پر ہے اور آپ

کو ابھی بھی پارٹی کے ٹکٹ کی پڑی ہے اس کھوکھلی نام نہاد دولت اور اس سے ملنے والی جھوٹی محبت کی فکر ہے آپ کو۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

تم حد سے بڑھ رہے ہو ارحان۔۔۔۔ یہ سب خاندان کی عزت کے لیے ضروری ہے۔۔۔۔

انھوں نے گرجدار آواز میں کہا تھا اور امل اپنی جگہ کھڑی کھڑی پوری ہلی تھی۔۔۔۔ نا تو انھیں ہوسپٹل کا خیال تھا اور نا ہی کسی کے جذبات کا۔۔۔۔

خاندان کی عزت کیا خوب کہی آپ نے۔۔۔۔ خاندان کی عزت آپ کے اپنے بیٹے کی خوشیوں سے بڑھ کر ہے۔۔۔۔ چلیں مجھے بتائیں کب تک یہ رہے گا سب کچھ۔۔۔ کبھی نا کبھی تو ختم ہو گا نا آپ نے کیا آب حیات پیا ہوا ہے۔۔۔۔ اس نے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ اپنی اور میری حثیت مت بھولو۔۔۔۔ ارحان۔۔۔۔۔

تمہاری اتنی بکواس سن رہا ہوں تو اس لیے کے تم میرے جگر کا ٹکڑا ہو خون ہو ہمارا ورنہ ٹانگوں پر نا کھڑے ہوتے تم۔۔۔۔ بتا دینا اپنے بھائی کو کے جلد یا بدیر جب بھی ٹھیک ہوا حریم کو اسے اپنانا ہی ہو گا۔۔۔

ایک لفظ لفظ پر سخت لہجہ اختیار کرتے وہ جانے کے لیے مڑے تھے۔۔۔۔

آپ بھی ایک بات اچھے سے یاد رکھ لیں مسٹر حیات ملک ارحان کبیر ملک یہ ہونے نہیں دے گا۔۔۔۔ کہہ کر وہ ائی سی یو کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

دیکھا تم نے ایک گندگی گھر میں رکھ کر اب وہ دوسری گندگی لانے کی کوشش کر رہے ہیں ہمارے گھر۔۔۔۔۔ ملک حیات کے گھر میں جس کو دنیا جانتی ہے۔۔۔۔ اس کی ہی بہن ہے وہ۔۔۔۔ پتہ نہیں کس منحوس گھڑی میں ان بد روحوں نے ہمارے معصوم بیٹوں پر نازل ہو کر ہماری خوشیاں برباد کی ہیں۔۔۔۔

انہوں نے امل کا بازو پکڑ کر جھنجوڑ کر کبیر ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی چھوڑیں اس کو آپ ایسا کریں گھر جائیں ہم گھر پر بات کریں گے کبیر ملک نے امل کا بازو چھڑواتے ہوئے کہا تھا جو زارا قطار رو رہی تھی۔۔۔

چھوڑو گا تو میں اب ان بہنوں کو کسی صورت بھی نہیں آج ان دونوں کی وجہ سے

میں نے اپنے بیٹے پر ہاتھ اٹھایا اور دوسرا تکلیف میں ہے صرف اور صرف ان دونوں کی وجہ سے جنہوں نے کبھی کوئی مشکل نہیں دیکھی جن کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آئے سب کچھ ان کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔

وہ اب غصے میں لمبے لمبے سانس لیتے امل کو لال انگارہ آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بھائی جان پلیز ریلیکس آئی پرامس سب ٹھیک ہو جائے گا کیوں بی پی ہائی کر رہے ہیں اپنا گھر جائیں پلیز۔۔۔ امل تم ارحان کو دیکھو بیٹا انہوں نے امل کو وہاں سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں دفع کر دو اسکو میری نظروں کے سامنے سے ورنہ جان سے مار دوں گا اسے۔۔۔۔

انہوں نے غراتے ہوئے کہا تھا اور امل وہاں سے روتے ہوئے نیچے ہوسپٹل کے گارڈن میں گئی تھی ۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو ایک کمزور سی لڑکی سے کس قسم کی انسیکیورٹی ہے آپ کو بیٹیاں تو سب کی سانجھی ہوتی ہیں اور اب وہ اس گھر کی بہو ہی نہیں بیٹی بھی ہے۔۔۔۔ جیسے نشرح اس گھر کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔

تاشہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم سب لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ اچھوت کمی کمین کم حثیت حیات ہاؤس کی بیٹی تف ہے تم لوگوں پر۔۔۔۔۔ انہوں نے کبیر ملک اور تاشہ بیگم کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا تھا اور وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں بھائی جان آپ کا غرور کب ختم ہو گا کب آپ یہ سمجھیں گے کے آپ جو کچھ یہ کر رہے ہیں کل کو آپ کے حق میں ہی بہت برا ہونے والا ہے۔۔۔۔

کبیر ملک نے ان کی پشت دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

سچ کہا تھا میرے نبی نے اپنے آخری خطبہ حجتہ الوداع میں کے۔۔۔۔

کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔۔۔۔ فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقوی ہے۔۔۔۔۔

حیات ملک کے پاس سب کچھ تھا۔۔۔۔ دھن دولت عزت غرور تکبر۔۔۔۔ مگر جو چیز سب سے زیادہ اہم اور قیمتی تھی اس دنیا میں جو وہ شاید کبھی حاصل ہی نا کر سکیں اور کرنے کی کوشش بھی کریں تو تب تک دیر ہو جائے وہ تھی تقوی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈاکٹر کے بتانے کے بعد علیہا نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا تھا اس کی اکھڑی ہوئی سانسیں بحال ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کے پیچھے ہی ان کے کیبن میں گیا تھا۔۔۔۔ اور اس کے پیچھے ہی علیہا بھی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ جبکہ ڈیلٹن اور نشرح باہر ہی کھڑے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر از ایوری تنگ اوکے۔۔۔۔۔ سبحان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یس سب ٹھیک ہے مگر ہم ابھی تک یہ اندازہ نہیں لگا پائے کے اصل میں آپ کی پیشنٹ کو ہوا کیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے سبحان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مطلب ان کو ہارٹ اٹیک نہیں ہوا تھا مگر آن کا دل ساکت ہو گیا تھا۔۔۔۔ ڈاکٹر نے حیرانگی سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ میں خود ایک ڈاکٹر ہو آپ اتنی غیر متوقع بات کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔

سبحان نے بھی حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں میں نہیں جانتا میں اتنی غیر متوقع بات کیسے کر سکتا ہوں مگر جو میں نے دیکھا میں وہی بتا سکتا ہوں۔۔۔۔ ان کی سانسیں ٹوٹی پھوٹی چل رہی تھیں مگر انکا دل نا خون پمپ کر رہا تھا اورنا چل رہا تھا نو مومنٹ مگر کچھ ہی منٹس بعد سب کچھ نارمل ہو جاتا ہے ایسے جیسے انہیں کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔۔۔۔ یہ سب ان پرڈکٹ ایبل ہے۔۔۔۔ یا پھر معجزہ۔۔۔۔ انھوں نے سبحان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اٹ از میریکل۔۔۔۔ اللہ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔ اگر وہ اپنے کسی نبی کو یہ گھن دے سکتا ہے کے وہ مردوں میں جان ڈال دے انکے حکم سے تو پھر میرا

خدا خود کیا نہیں کر سکتا۔۔۔ کچھ چیزیں انپرڈیکٹ ایبل ہوتی ہیں نا ممکن نہیں۔۔۔۔ اس بار علیہا نے ڈاکٹر کو جواب دیا تھا۔۔۔

میں یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہو مگر مجھے یہ پھر بھی نا ممکن لگ رہا ہے نہیں یقین آہ رہا ایک مریض بلکل ڈیڈ ہو گیا ہو وینٹی لیٹر پر ہو اور کچھ منٹس میں وہ ایسے ہو جیسے اسے کوئی بیماری نہیں۔۔۔ میرے لیے یہ ناممکن ہے ائی مین ہاؤ از دس پوسبل۔۔۔۔ ڈاکٹر نے علیہا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

مطلب وہ اب بلکل۔۔۔۔

نا ممکنات کو ممکن کرنا ہی تو میرے رب کا کمال ہے۔۔۔ سبحان کی بات کاٹتے ہوئے علیہا بولی تھی۔۔۔۔

ہماری ہولی بک ہے قرآن پاک اس میں ایک سورۃ ہے سورۃ بقرا جس میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔۔

اللہ وہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں---- زندہ ہے" سب کو تھامنے والا ہے---- اسے نا اونگھ آتی ہے نا نیند---جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے---- کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کر سکے----جو کچھ لوگوں کے رو برو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے--- اسے سب معلوم ہے---- اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر بھی دسترس حاصل نہیں کر سکتے---- ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے اسی قدر معلوم کروا دیتا ہے----- اس کی بادشاہی اور علم آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے--- اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں--- وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے----"

اس لیے ہم مسلمانوں کا ماننا ہے بلکہ پکا یقین ہے جو ہم۔انسانوں کی عقل سے بھی مخفی ہے جہاں ہماری نا سوچ جاتی ہے نا وہم نا گمان اللہ پاک کی رسائی وہاں تک ہے وہ سات پردوں میں چھپی ہوئی چیزوں پر اور ظاہری چیزوں سب پر

دسترس رکھتا ہے--- ہاں وہ کبھی دکھاتا بھی ہے ظاہر بھی کرواتا ہے اپنی قدرت اپنی بادشاہی اپنی شہنشاہی مگر جتنا وہ چاہتا ہے دکھا سکے جتنا وہ چاہتا ہے کے ہمیں معلوم ہو بس اتنا ہی --- جیسے آج اس نے اپنی بادشاہت دکھائی بے شک وہ جلیل القدر ہے سب سے بڑی عظمت اور شان والا علیہا نے مسکراتے ہوئے بڑے واضح طریقے سے سامنے بیٹھے ڈاکٹر کو کہا تھا----

آہ یو مسلم--- اینی ہاؤ لٹل پرنسس آئی ایگری ود یو اینڈ ائی وانٹ ٹو ریڈ یور ہولی بک----- ائینڈ آئی ریڈ اٹ ویری سون اٹس امپریسو--- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے علیہا کی طرف دیکھتے کہا تھا---

یس یو مسٹ ریڈ اٹ آپ کو بہت نالج ملے گا اور آپ کی زندگی میں بہت زیادہ آسانیاں آئیں گی اللہ آپ کو بھی اپنی رحمت میں لے لے آمین علیہا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

ڈیفینیٹلی آئی ول۔۔۔ آپ چاہیں تو اپنے پیشنٹ سے مل سکتے ہیں کچھ گھنٹوں کی مزید ابزرویشن کے بعد آپ انہیں گھر بھی لے جا سکتے ہیں ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تھینکیو ڈاکٹر۔۔۔ دونوں نے یک زبان ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا تھا اور جانے کے لیے اٹھے تھے۔۔۔۔

لٹل فیری فور یو۔۔۔۔ ڈاکٹر نے علیہا کو پکارتے ہوئے اپنے دراز میں سے چاکلیٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔۔

جزاک اللہ۔۔۔۔ آئی مین تھینکیو۔۔۔۔ علیہا نے خوش ہوتے ہوئے چاکلیٹ لی تھی اور باہر کی طرف دونوں بڑھے تھے۔۔۔۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے ان دونوں کے آتے ہی نشرح اور ڈیلٹن نے آگے بڑھ کر پوچھا تھا ۔۔۔

مائنر سا ہارٹ اٹیک تھا بٹ اب وہ ٹھیک ہے سبحان نے کہا تھا۔۔۔

واٹ ہارٹ اٹیک کیسے کیا اس نے کسی بات کا سٹریس لیا ہے آپ نے کچھ کہا کیا اسے۔۔۔۔

اس نے سبحان کو گھورتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں میں کیوں کہوں گا اسے کچھ۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔ سبحان نے نشرح کے سوال پر گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اسے ہوش آنے دیں یہ تو وہی بتائے گی سب سچ۔۔۔۔ ویٹ ویٹ۔۔۔۔۔۔ کیا آپ اس کی زبردستی شادی کروا رہے ہیں۔۔۔ اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے اسے پھر سے گھورتے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ دماغ سیٹ ہے تمہارا کچھ بھی بول رہی ہو۔۔۔ سبحان کو اب اسکی بات پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔

پیٹر مین۔۔۔۔ علیہا نے اسے اشارہ کرتے ہوئے تھوڑا نیچے ہونے کا کہا تھا اور اپنا کان قریب لانے کا۔۔۔۔۔

شی از بیسٹ فور یو۔۔۔۔ ائی مین فور فیوچر وائف۔۔۔۔ اس نے اس کے کان کو قریب لاتے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور ڈیلٹن کا ہاتھ پکڑے آئی سی یو کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

میں نا سب سمجھتی ہوں یہ علیھا بھی آپ کے کان میں یہی کہہ کر گئی ہے ناں کے دیکھو ہمارے بتائے بغیر کیسے پتہ چل گیا کیوٹ گرل کو کتنی سمجھدار ہے کیوٹ گرل۔۔۔۔۔ نشرح نے خود کو داد دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں نا بس خوش فہمیاں ہیں اور کچھ نہیں اپنی سمجھداری کی دکان نا خود تک ہی محدود رکھو۔۔۔۔۔ بیوقوف۔۔۔۔ سبحان نے آگے کی طرف قدم بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

مسٹر سبحان اگر آپ نے زارا اور اس کے پیار کے درمیان آنے کی کوشش کی یا پھر اسکی زبردستی شادی کرنے کی کوشش کی تو میں آپ کا وہ حال کرو گی کے ساری زندگی یاد رکھیں گے۔۔۔۔ جیمنائے والی سٹوری تو آپ کو یاد ہی ہو گی۔۔۔ اس نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کرتے اسے کہا تھا۔۔

رئیلی تم نے کیا دو دلوں کو ملانے کا ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے۔۔۔۔ یا تم پیار کی شادیاں کروانے والی ماسی ہو۔۔۔۔۔۔ چھوڑو میرا بازو۔۔۔۔

سبحان نے غصے سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ ہیلو کہاں سے ماسی لگتی ہوں میں اور ایک اور بات اگر ایسی ویسی کوئی بات مجھے زارا نے بتائی نا تو آپ۔ کی سفاکیت پر لکھے گئے مضمون کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بچے ہل ہل کر یاد کرینگے ائی سمجھ وہ بھی اس کا بازو چھوڑتے غصے سے کہتی آئی سی یو کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

پاگل نون سینس سٹوپڑ اسے کوئی سمجھائے زارا درید ان خرافات سے کتنی دور ہے وہ عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے۔۔۔۔ اس نے غصے سے لمبے لمبے سانس لیتے کہا تھا۔۔۔۔

اف۔۔۔۔ میں کیسے اسے معصوم سمجھ گیا۔۔۔۔ یہ اور معصوم۔۔۔۔ سب میری غلطی ہے ۔۔۔ اس نے اپنے غصے کو اندر دباتے کہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں اس کے دوست کیسے اس کی بک بک برداشت کرتے ہیں۔۔۔۔
کہتے ہوئے وہ خود کو نارمل کرتے ان تینوں کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اسے ہوش آہ گیا تھا۔۔۔۔ ہلکی ہلکی انکھیں کھولے وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کے وہ آخر ہے کہاں پر وہ تو ہال میں تھا اور نکاح ہو رہا تھا اور پھر۔۔۔۔۔۔
اس کے آگے اسے کچھ یاد نہیں آہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔
انکھیں کھولی تھی تو پتہ چلا کے ہوسپٹل میں ہے۔۔۔۔۔۔ اسے سے پہلے اسے یاد تھا کے وہ اپنی مہندی اور نکاح کی تقریب میں تھا۔۔۔۔
یا اللہ وہ نکاح نا ہوا ہو۔۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کر کے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔ میں حریم کے ساتھ زیادتی کر جاؤں گا اسے اس کے حصے کی خوشیاں نہیں دے پاؤں گا۔۔۔۔ میرا پیار میری چاہت میری محبت میرا عشق میرا جنون میرا ہوش صرف اور صرف زارا درید ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔۔ کاش میں تمہارے

معاملے میں ہر اختیار رکھتا اس نے نم آنکھیں شدت سے بند کیں تھیں--- اور پھر اس پر نیند حاوی ہونے لگی تھی-----تقریبا دس منٹ ہی مشکل سے انکھ لگی ہو گی کے پسینے سے شرابور ہوتے انکھیں یک دم کھولی تھی اور لمبے لمبے سانس لینے لگا تھا----

یہ یہ کیا دیکھا میں نے آف میرے مالک مجھے معاف فرما-----میں ایسے کیسے کر سکتا ہوں---- رحم کر مجھ پر---- آنکھوں سے انسو بہہ رہے تھے-----

انکھیں شدت سے بند کر کے خواب کو دہرایا----

دیکھتا کیا ہے کے روضہ رسول کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جالیوں کو ہاتھ میں تھامے ہچکیوں سے رورہا ہے---- اور زبان پر یہ لفظ ہیں کے میرے مالک میرے آقا اپنے محبوب کے صدقے میری داد رسی فرما میری جھولی میں زارا درید ڈال دے---- ہچکیوں سے روتے بس یہی کہے جاتا ہے ----

پھر منظر دھندلاتا ہے اور خود کو صحن حرم میں کھڑے پاتا ہے---- درود شریف کی آوازیں کانوں میں مسلسل گونجتی ہیں جب ہی ایک شفیق اور رحمدل آواز کانوں میں پڑتی ہے-----

جدائی وقتی ہے اذہان بیٹا اور ملن دائمی----- پھر سرخ دوپٹے کا آنکھوں کے سامنے سے اچانک گزر جانا----

وہ جھٹکے سے آنکھیں کھولتا سر میں درد کی شدید ٹھیس اٹھتی ہے-----

میں یہ کیسے کر سکتا ہوں روضہ رسول پر حاضری مجھ گناہگار کی اور بجائے اپنے محبوب کی قربت اسکی محبت مانگنے کے میں اس سے------ اف میرے خدامیں پشیمان ہوں بے حد پشیمان بے شک وہ میری محبت ہے مگر---- حاکم بابا نے ٹھیک کہا تھا---- دل پر پہلی حکومت اللہ اور اس کے نبی کی ہی ہونی چاہیے پھر کسی ذی روح کی-----

وہ بے آواز آنسو بہا رہا تھا----

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اوہ اسی لیے تو مجھے زارا نہیں مل رہی اف میرے خدا میں کس گمراہی میں بھٹک گیا۔۔۔ مجھے وہ چاہیے مگر مگر مجھے اللہ اور اسکے محبوب کا قرب بھی چاہیے میرے دل میں محبت ربی اور محبت محمدی پہلے ہونا چاہیے کسی بھی محبت سے پہلے۔۔۔۔۔ اف

کیا میری اب توبہ قبول ہو گی۔۔۔۔ میں کتنے بڑے خسارے میں تھا میں گناہ پر گناہ کرتا چلا گیا۔۔۔۔ میں شرمسار ہوں محمد عربی۔۔۔۔ مجھے معاف فرمائیے۔۔۔۔۔

وہ اب ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔۔ کیا وہ توبہ کے قریب تھا یا پھر قرب الہی کے۔۔۔۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا خواب میں ہی سہی مگر وہ اپنے نبی آخری نبی کے روضہ کی جالیاں ہاتھ میں لیے ان کی پناہوں میں ان کی رحمت کے سائے تلے زاراقطار رو رہا تھا وہ بھی کسی اور کی محبت کے لیے چاہ کے لیے۔۔۔۔۔

کیا میں واقعی توبہ کے قابل ہوں۔۔۔۔ کیا میری توبہ منظور ہو جائے گی ایسے کے پھر کبھی گناہ دوبارہ سرزد نا ہو مجھ سے ایسے کے جب گناہ معاف ہو جائے تو گناہ

کی یاد بھی نا ائے ۔اگر اللہ اِحسان فرما دے تو مجھ کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں داخل کر دے میری سابقہ بُرائیوں کو اچھائیوں میں تبدیل کر دے۔وہ رو رہا تھا۔۔۔ زارو قطار۔۔۔۔

"لا تَرجُ اِلاّ رَبّکَ"

۔۔۔اپنے رب کے علاوہ کسی سے اُمید مت رکھو

اور میرا مالک تو بے حد غمگسار ہے توبہ قبول کرنے والا ہے اور پھر ایسی توبہ قبول کرتا ہے کے بندہ دھنگ رہ جاتا ہے۔۔۔۔

میرا اللہ توبہ کرنے والوں پر بڑا مہربان ہوتا ہے۔ آدم نے توبہ کی اُنھیں خلافتِ ارضی کا تاج پہنا دیا گیا۔

یونس نے توبہ کی اُنھیں نجات ملی۔ ہر توبہ کرنے والے کو اللہ نے اپنا قُرب عطا فرمایا ۔ شرط صرف یہ ہے کہ توبہ صدقِ دل سے کی جائے۔ اور اپنے آپ کو اُس راستے سے الگ کر دیا جائے جس راستے پر غلطی کے دوبارہ ہونے کا اِمکان ہو۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

توبہ کرنے والے کی زندگی تبدیل ہو جاتی ہے۔ اللہ سے توفیق مانگنی چاہیے کہ توبہ سلامت رہے ۔ توبہ شکن اِنسان کہیں کا نہیں رہتا در در بھٹکنا اسکا مقدر بن جاتا ہے۔۔۔بشرط یہ کے توبہ دل سے کی گئی ہو۔۔۔۔ اور رب اور اس کے محبوب کی رضا کے لیے کی ہو۔۔۔۔ محمد کی محبت کے بغیر جینے کا کیامزہ زندگی کا کیا مزہ۔۔۔۔۔۔ اور بات پھر وہی اہ جاتی۔۔۔

اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا

ہر سہاراگلے لگائے گا۔۔۔

ہم نے خود کو گرا لیاہے وہاں۔۔۔

گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں۔۔

اور کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے۔۔۔

اپنی اوقات صرف اتنی ہے۔۔۔

کل بھی ٹکڑوں پے ان کی پلتے تھے

اب بھی ٹکڑوں پے ان کے پلتے ہیں----

اغرس یدک فی یدی واعطنی الحیاۃ

اپنا ھاتھ میرے ھاتھ میں دیجیے اور مجھے زندگی بخش دیجیے------)

میرے محبوب میرے اوپر رحمت کریں مجھے بھی نوازیں اپنی محبت اپنی قربت سے-----

صحن حرم-----وہ زیر لب پھر سے بڑبڑایا تھا----- اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا----

کیا ہوا بھائی آپ ٹھیک ہیں اسی لمحے ارحان نے اندر آتے پوچھا تھا----

بدل گئے میرے موسم تو یار اب آئے---

غموں نے چاٹ لیا غمگسار اب ائے --

یہ وقت اس طرح رونے کا تو نہیں لیکن---

میں کیا کروں میرے غمگسار اب ائے۔۔۔۔

ارحان کیا میرا نکاح ہو گیا تھا۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔۔ آپ کے نکاح سے پہلے ہی آپ کی طبیعت۔۔۔۔۔۔ مگر آپ پلیز مت سوچیں انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا آپ مت روئیں آپ ریسٹ کریں۔۔۔۔

اس نے اسکا منہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیا تھا۔۔۔۔

اور اذہان کے دل نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔۔۔۔۔ واقعی اس کا رب اس پر ہی تو مہربان تھا۔۔۔۔

آپ کچھ کھائیں گے کچھ لاؤ آپ کے لیے جوس اس نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

پانی اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔اور ارحان اسکے لیے پانی لینے چلے گیا تھا۔۔۔

جدائی وقتی یے ملن دائمی ہے۔۔۔ اس نے ذہن پر زور دیا تھا ان لفظوں کو یاد کر کے۔۔۔

یہ آواز تو بلکل حاکم باباکی آواز سے ملتی ہے۔۔۔ کیا میرے علاوہ وہاں حاکم بابا بھی تھے اور وہ سرخ دوپٹہ۔۔۔۔ اس نے اپنی کنپٹی کو سہلایا تھا اس کا سر پھٹ رہا تھا۔۔۔۔اس نے پھر سے انکھیں بند کیں تھی جب اپنے ماتھے پر نرم لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

ماما کی جان کیوں تکلیف دے رہے ہو مجھے بھی خود کو بھی۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے ماتھے پر بھوسا دیتے کہا تھا۔۔۔

ماما میں ٹھیک ہوں اسے اپنی ماں کی بکھری حالت پر ترس آیا تھا جن کی آنکھیں رو رو کر سوجھی ہوئی تھیں۔۔۔ کتنا خوار کر رہا تھا وہ خود کے ساتھ ان کو بھی ۔۔۔۔۔

کیسا ہے میرا شیر۔۔۔۔ کبیر ملک نے آگے بڑھ کر بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چاچو میں ٹھیک ہوں پاپا کہاں ہیں۔۔۔۔۔ اور امل۔۔۔۔

سب تو تھے وہاں مگر وہ اپنے باپ کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

امل ارحان کے ساتھ ہے اور یار تمہارے پاپا یہی تھے بس ابھی ضروری کال آئی تو میں نے ہی بھیجا ہے ایمرجنسی تھی----

انہوں نے صاف جھوٹ بولا تھا---- اور اذہان کو یقین نہیں آیا تھا اس جھوٹ پر وہ جانتا تھا کے انہیں اس کی بیماری سے زیادہ اس کے سسرال کی ناراضگی کی فکر تھی----

پاپا ناراض ہو----

واہ یار اتنا ڈوب کر عشق کون کرتا ہے اپنے چاچو سے کہا ہوتا نا اس سے ملواتا تو تم کہتے----

کبیر ملک نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا----

چاچو آپ ماما کے سامنے کہہ رہے ہیں یہ نا ہو یہ یہیں پر مولوی کو بلوا لیں----- اس نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا----

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

بلکل نہیں اب جہاں میرا بچہ کہے گا اسکی ماں بھی وہیں راضی ہو گی مجھے اذہان تم چاہیے ہو تمہاری خوشیاں چاہیے۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔ انہوں نے پھر سے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

واہ بھابھی یعنی اب ہم سب مل کر ڈھونڈ سکتے ہیں اذہان کی زارا کو انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بڑے پاپا آپ کی ساری پلیننگز منٹوں میں اڑا دیں گے۔۔۔۔ ارحان نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ان کو چھوڑو نہیں مانتے تو نامانیں مجھے اب بس اپنے بیٹے کی خوشیوں کی پرواہ ہے انہوں نے اذہان کو دیکھتے کہا تھا جو اب تکیے سے ٹیک لگائے ارحان کا لایا ہوا جوس پی رہا تھا۔۔۔۔

تو بتاؤ ارحان کہاں ہے وہ۔۔۔۔ کبیر ملک نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں جانتا چاچو خود ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا ہوں بے بس ہو گیا ہوں۔۔۔۔کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی جسے سب نے باقاعدہ نوٹ کیا تھا۔۔۔

مل جائے گی چاچو کی جان۔۔۔۔ انہوں نے اس کا کاندھا تپتپایا تھا۔۔۔ تاشہ بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی تھی اور اسی لمحے امل آئی تھی اندر۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اذہان بھائی آپ کی۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔

تم اتنا سارا میری وجہ سے روئی ہو اس نے اسکی سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اب وہ اذہان کو کیا بتاتی کے وہ حیات ملک کے ڈانٹنے کے بعد کب سے ہوسپٹل کے لان میں بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔

ادھر آؤ امل بیٹا کہاں تھی تم۔۔۔ کبیر ملک نے اسے اپنے پاس بلوایا تھا۔۔۔

وہ انکل میں۔۔۔

یہ تو زیادتی ہے امل انہوں نے فوراً اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔

کیا ہوا انکل۔۔۔ امل نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔

اذہان بھائی۔۔۔۔ بھابھی۔۔۔۔۔ بڑی ماما۔۔۔ اور میں انکل ناٹ فئیر یار نشرح تو وہاں بیٹھی ہوئی ہے اور جو بیٹی یہاں ہے وہ مجھے انکل کہتی ہے یہ کہاں کا انصاف ہے بھئی مجھے بھی پاپا بولا کرو ناں پریشیس پرل۔۔۔۔

کہتے انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جی پاپا۔۔۔۔ اس نے ارحان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

دیٹس ساؤنڈ گڈ۔۔۔۔۔ میں کتنا خوش قسمت ہوں میری دو دو بیٹیاں ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ ہنسے تھے۔۔۔۔۔

اور میں بھی تو خوش قسمت ہوں میری دو دو بہنیں ہیں۔۔۔۔ اذہان نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور میں بھی خوش قسمت ہوں میری بھی دو بیٹیاں ہیں تاشہ بیگم نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ارے بھئی مجھے بھی خوش قسمت کر دو مجھے بھی دو بیویاں چاہیے ارحان نے معصوم منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔۔

کیوں ہڈیاں تڑوانی ہیں مجھ سے کبیر ملک نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا تو سب ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

نیند سے مجھ کو جگاتا ہے چلا جاتا ہے۔۔۔۔

وہ میرے خواب میں آتا ہے چلا جاتا ہے۔۔۔

اور میں ٹیک ہٹاتا نہیں دروازے سے۔۔۔

عشق آتا ہے آواز لگاتا ہے چلا جاتا ہے ۔۔

میرا کردار کہانی میں فقط اتنا ہے۔۔۔

کوئی روتا ہوا اتا ہے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی جالیوں کے پاس کوئی اچھا خاصا لمبے قد کا لڑکا گندمی رنگت سفید سوٹ پہنے جالیوں کا دیوانا وار بوسا لیتے ہوئے زارو قطار رو رہا ہے---- ہچکیوں سے----

وہ چلتے چلتے اسکے پاس جاتی ہے اور اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتی ہے---- مگر اسکی صورت دیکھنے سے پہلے ہی منظر دھندلاتا ہے وہ اب صحن حرم میں ہے سرخ دوپٹہ اوڑھ رہی ہوتی ہے---- اچانک درود پاک کی صدا بلند ہوتی ہے---- اور پھر ایک نہایت نرم اور شفیق آواز کانوں میں پڑتی ہے----

زارا یاد رکھنا جو کچھ بھی ہو رہا ہے رب کی رضا سے ہو رہا ہے---اور پھر منظر دھندلا جاتا ہے درود پاک کی صدا اور بلند ہوتی ہے اور وہ جھٹکے سے آنکھیں کھولتی ہے-----

یہ میں کہاں ہوں میرے مالک یہ کیسا خواب تھا وہ کون تھا۔۔۔۔جو اس قدر رو رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنا پورا وجود لرزتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔ یا میرے مالک میں نے ہمیشہ سے ہی خواہش کی تھی اس خواب کی تیرے محبوب کا روضہ دیکھنے کی مگر اس طرح سے۔۔۔۔۔ کوئی میرے خواب میں اتنا اور اس قدر پریشان کیوں ہے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے انسو نکلے تھے۔۔۔۔۔اسے یاد تھا کے لاسٹ ٹائم وہ گھر پر تھی علیھا اسے پانی پلا رہی تھی اور پھر اسکے بعد اسے کچھ یاد نہیں تھا اور پھر اس طرح خواب میں روضہ رسول دیکھنا اور پھر کسی کو روتے دیکھنا وہ سرخ دوپٹہ صحن حرم اور وہ آواز سب کچھ اللہ کی رضا سے ہو رہا ہے۔۔۔۔ آواز بلکل حاکم بابا جیسی تھی۔۔۔۔۔ اس نے ذہن پر زور دیتے سوچا تھا یہ کون سا نیا اشارہ ہے میرے مالک۔۔۔۔۔

پھر اسے برسوں سے کی جانے والی دعا شدت سے یاد آئی وہ روز اپنے رب سے یہی دعا تو کرتی تھی کے اے

میرے مالک میں نے زندگی کی تمام خواہشات کو ترک کر دیا ہے۔۔۔۔۔ ایک خواہش باقی ہے۔۔۔۔۔۔ کعبہ کو دیکھنے کی خواہش۔۔۔۔۔۔ اس جبین کی خاک کو پلکوں سے چننے کی خواہش۔۔۔۔۔ مجھے کعبے کے غلاف اس سیاہ رنگ سے عشق ہے انتہا کی حد کا عشق۔۔۔۔۔

میرا دل چاہتا ہے میری آنکھ کھُلے تو سامنے کعبہ ہو

وہ حرم کا صحن وہاں کا حسن۔۔۔۔۔ حجرے اسود۔۔۔۔۔۔

وہ کعبے کا غلاف۔۔۔۔۔۔۔وہ حوض کوثر۔۔۔۔۔۔۔ وہ مقام جبرائیل۔۔۔۔۔۔وہ رُوح پرور مناظر۔۔۔۔اور تیز بارش برسے میں سجدہ کر رہی ہوں۔۔۔۔۔اور سجدے سے تب تک نہ اُٹھوں جب تک میرے سارے گُناہ دُھل نہ جائیں۔۔۔۔۔ مجھے آپ کا اور آپ کے نبی کا قرب نا حاصل ہو جائے۔۔۔۔۔۔ جب تک میری سوئی ہوئی قسمت نا جاگ جائے۔۔۔۔ میرے دل کی دھڑکنیں آپ کی تسبیح و تکریم کے لیے

جھوم نا جائیں---اور مجھے وہ سکون حاصل ہو جو صحنِ حرم میں مِلتا ہے، میری خزاں جیسی رُوح بہار میں بدل جائے------

میرا دِل چاہتا ہے میں غفلتوں کا انبار لے کر آپ کے در پر جاؤں----- اور آپ مُجھے معاف کر دیں، میری تمام اُلجھنیں سُلجھا دیں----- میں عمرے کرو-----

میں اُس رحیم کی رحمت سے مایوس نہیں----

اے دِلوں کو پھیرنے والے،،،، میرے دِل کو پھیر دے اور اپنے نُور سے بھر دے----

اور مجھے اپنے در پر بلوا لے-----

وہ ہر روز ہر نماز کے بعد یہ دعا روتے ہوئے مانگتی تھی----

تو کیا میری دعا اتنی جلدی قبول ہو گئی کیا مجھے خواب میں رب نے اپنی رحمت دے دی----

میرے مالک تیرا شکر کیسے ادا کرو مجھ عاجز کی روح کو تو نے اس قابل سمجھا۔۔۔۔

وہ آنسو بہا رہی تھی تشکر کے۔۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو زارا درید۔۔۔ علیہا نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔۔اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں علیہا۔۔۔۔ اس نے کمزور سی آواز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں تم ٹھیک ہو کیونکہ تم امانت ہو کسی کی۔۔۔اس لیے تم ٹھیک ہو۔۔۔ اس نے اس کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

زارا نے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں وہ آج بھی اس کی بات سمجھ نہیں پائی تھی یا سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

زارا سس آر یو او کے اس بار ڈیلٹن نے پوچھا تھا جبکہ علیہا اس کی بند آنکھوں کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہو برو۔۔۔۔ اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں ڈر گئی تھی بہت۔۔۔۔ علیہا نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا جبکہ آنکھوں سے انسو نکل کر اسکی گالوں پر بہے تھے۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تمہیں چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہوں۔۔۔۔ اس نے اس کے گالوں سے موتی صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن نے علیہا کے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تھی جیسے کہہ رہا ہو ہم سب ساتھ ہیں نا تمہارے۔۔

تم نے ان سب کو بھی پریشان کیا علیہا۔۔۔۔ وہ اب ڈیلٹن کی طرف دیکھتے ہوئے علیہا سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

بلکل نہیں میں تو خود آئی تھی تم لوگوں کی طرف تو پھر یہ بہت پریشان تھی تو میں نے تمہیں دیکھا اور بس ہوسپٹل لے ائے کیسی ہو اب تم۔۔۔۔۔

نشرح نے روم میں داخل ہوتے ہی کہا تھا۔۔۔۔

بہتر ہوں اینڈ تھینکیو سو مچ تمہیں خوامخواہ اتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔۔۔۔ اس نے نشرح کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارے میری جان تکلیف کیسی تمہیں بہن کہا نہیں مانتی بھی ہوں تو تمہیں تکلیف ہو گی یا علیہا کو ہو گی تو مجھے ہرٹ تو ہو گا پریشان بھی ہوں گی۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔ ۔۔

سبحان بھائی کہاں ہیں ۔۔ انہیں نہیں بتایا کیا۔۔۔ زارا نے نرم لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

باہر ہے تمہارا سڑا ہوا اکھڑو اور عقل سے پیدل بھائی تم ٹھیک ہو جاؤ پھر میں تم سے پوچھو گی اس بیماری کی وجہ اس نے منہ بناتے اونچی آواز میں کہا تھا اور تینوں کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ سبحان کے اندر کی طرف آتے قدم دو پل کے لیے رکے تھے چہرے پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔

بدتمیز جاہل بات کرنے کی تمیز نہیں ہے کہاں کی معصوم اف۔۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا اور اندر آیا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو اس نے اتے ہی زارا سے پوچھا تھا اور اس نے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔

اوکے زارا ہم۔چلتے ہیں۔۔۔۔ سڑی مرچ سے باتیں کرنا تمہیں مبارک ہو۔۔۔۔

نشرح نے اسکے گلے لگتے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن نے آگے بڑھ کر سجان سے جانے کے لیے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔ یو بوتھ اف یو فور گیونگ می دس فیور سجان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اٹس اوکے سر آخر ہمسائیوں کے بھی حقوق ہوتے ہیں منہ بناتے کہتے وہ ڈیلٹن کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اور علیہا کا فلق شگاف قہقہ گونجا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے کا رونا وہ اب بھول چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔ سبحان نے آئی برو اچکاتے ہوئے علیہا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اور جواباً اس نے اپنے دونوں کندھے اچکاتے ہوئے نہیں کا سگنل دیا تھا۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی یہ میرے بارے میں۔۔۔۔ وہ اب ان دونوں سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

تعریفیں کر رہیں تھیں بہت زیادہ آف آپ کی سوچ ہے۔۔۔۔ علیہا نے سیریس ہوتے کہا تھا۔۔۔

تم چلاکو ماسی مجھے سب پتا ہے۔۔۔ سبحان نے اس کے سر پر چپت لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

اور زارا اور وہ اس بار دل کھول کر ہنسی تھیں

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ کبیر ملک کے ساتھ گھر آگئی تھی اور تھوڑی دیر پہلے اسے تاشہ بیگم کی کال آئی تھی کے ارحان آہ رہا ہے گھر تو اسکے ہاتھ ہوسپٹل کے لیے کھانا بھجوا دے----

ملازموں کو کھانے کا کہہ کر وہ شاور لینے چلی گئی تھی---- زارا کی طرف سے پتہ نہیں کیوں اسکا دل پریشان ہو رہا تھا-----

گیلے بالوں کو کمر پر بکھیرے وہ ٹاول کو ٹیرس پر ہینگ کر کے کمرے میں آئی تو ارحان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا---

الماری سے کپڑے نکال کر وہ موبائل چارج پر لگا رہا تھا جب وہ اس کے سامنے آہ کر کھڑی ہوئی تھی----

اذہان بھائی کیسے ہیں---- اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تھا----

ہمممم ٹھیک ہیں---- اس نے موبائل میں چارجر پن لگاتے کہا تھا---

ارحان مجھے تم سے بات کرنی -----

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی امل ہوسپٹل میں تھوڑا اموشنل ہوگیا تھا تو تمہیں ہگ کر کیا جبکہ میں جانتا ہو تم اس قابل بھی اس سنان کو ہی سمجھتی ہو۔۔۔۔

ارحان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آئی ایم۔سوری ارحان۔۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔ اس نے ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔۔

تم ایسے کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔ وہ بے بس ہوئی تھی۔۔۔

ہٹو سامنے سے مجھے بہت کام ہے۔۔۔ اس نے اسے سامنے سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔

دیکھو ارحان میں مانتی یوں کے مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں یہ بھی مانتی ہوں کے تم۔ہرٹ ہوئے ہو مگر دھوکہ تو میرے ساتھ بھی ہوا ہے وہ شخص جسے میں نے اپنی زندگی سے بڑھ کر چاہا وہ مجھے اور میری بہن کو ذلیل کرنا چاہتا تھا مجھے بھی تو اس بات نے ہرٹ کیا ہے میں بھی تو ٹوٹی ہوں۔۔۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے میں چاہ کر بھی نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ میری زندگی میں آنے والا شخص سنان تھا ہے اور رہے گا چاہے اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے مگر میں اس کی محبت کے سہارے زندگی گزار لوں گی اس کے دھوکے کے سہارے تم سمجھو میری تکلیف کو بھی۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم امل جانتی بھی ہو تم اپنے شوہر کے سامنے کھڑی ہو کر کسی غیر مرد کی محبت کا اعتراف کر رہی ہو اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اس وقت وہ یہ سب سن کر جس تکلیف سے گزر رہا تھا امل کو شاید اندازہ بھی نا ہو۔۔۔۔

ہاں جانتی ہوں کے تمہیں یہ سب سن کر تکلیف ہو رہی ہے مگر میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔ تم ایسا کرو مجھے ابھی کے ابھی طلاق دے دو فارغ کر دو میں کہیں بھی چلی جاؤ گی۔۔۔۔ اس نے اپنے انسو پونچھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کر دوں گا تمہارا یہ شوق بھی پورا لیکن تب جب زارا مل جائے گی مگر اس سے پہلے اگر تم نے اس سنان کی محبت کی مالا جپی میرے سامنے یا اس سے ملنے گئی تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔

دونوں بازوؤں سے اسے زور سے پکڑے خود کے قریب کرتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے کہا تھا۔۔۔۔

اس کے بھیگے بالوں کی خوشبو گیلا وجود اور اتنی قریب کی قربت نے پل بھر میں ارحان کے دل کی دنیا ہلا دی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے گہری نظروں سے دیکھتے اسے جھٹکے سے چھوڑتے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔

اور وہ روتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

جاؤں گی ضرور جاؤں گی ۔۔۔۔۔ تم مجھے روک نہیں سکتے روتے ہوئے بس وہ یہی کہے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ ٹائم بعد جب یقین ہو گیا کے وہ چلے گیا ہے تو اس نے اپنا ہینڈ بیگ اور موبائل پکڑا تھا۔۔۔

ایک کاغذ اور پین لیکر اس پر تحریر درج کی تھی۔۔۔

میں جا رہی ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔

میں اپنے کسی بھی جاننے والے کے پاس نہیں جاؤ گی۔۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا کیونکہ میں اس گلٹ میں نہیں جی سکتی کے میں نے تمہارے نکاح میں ہو کر تمہاری محبت کا جواب نفرت سے دیا میں تم سے کبھی محبت نہیں کر سکوں گی۔۔۔

کچھ دنوں بعد ڈائیورس پیپرز بھجواوں گی سائن کر دینا۔۔۔۔۔۔

Amal-------

پیپر ٹیبل پر رکھے وہ بڑی خاموشی سے ملک ہاؤس سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔ روتے ہوئے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یار میرا پتا نہیں کیوں دل پریشان ہو رہا ہے اذہان بھائی کی طرف سے اتنے دنوں سے گھر کال بھی تو نہیں کی میں نے-----

نشرح نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے کہا تھا----

اف یہ فائل ابھی اس کے تمام پوائنٹس کلیئر کر کے رپورٹ بنانی ہے ورنہ وہ اکھڑو میری رپورٹ بنا دے گا---- نشرح نے ٹیبل پر پڑی فائل کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تھا----

خیر اسے بعد میں کرتی ہوں پہلے اذہان بھائی کو کال کرتی ہوں --- اس نے اپنے موبائل پر اذہان کا نمبر ڈائل کیا تھا---

یہ کیا سوچ آف---- ہوں----- خود تو کال کرنی نہیں ہوتی کوئی دوسرا کر لے تو نمبر بند---- اس نے غصے سے ناک پھلاتے ہوئے کہا تھا----

چلو جی یہ بھی کال ریسیو نہیں کر رہا حد ہے۔۔۔۔ اس نے ارحان کا نمبر ڈائل کیا تھا اور اسے کے کال نا اٹھانے پر اسے مزید غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

بڑی ماما کو کرتی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے انکا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہو کیا گیا ہے سب کو کسی کا نمبر بند جا رہا کوئی اٹھا نہیں رہا مانا کے شادی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کے سب مجھے ہی بھول جائیں اس کا غصہ اب ایکسٹریم لیول کراس کر گیا تھا۔۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔۔ اس نے گھر کے لینڈ لائن پر کال کی تھی ۔۔۔

میں بول رہی نشرح تم حاجرہ بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔

نشرح نے غصہ کنٹرول کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی نشو بی بی۔۔۔۔ حاجرہ نے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں ہیں سب کوئی کال۔کیوں نہیں رسیو کر رہا بڑی ماما سے بات کرواؤ میری۔۔۔۔ نشرح نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

گھر پر کوئی نہیں ہے نشو بی بی سب ہسپتال ہیں چھوٹے ملک صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے---- اس نے اسے اطلاع دی تھی---

واٹ کیا ہوا اذہان بھائی کو ان کا تو آج نکاح تھا----- اس کے دل کو کچھ ہوا تھا حاجرہ کی بات سن کر----

پتہ نہیں جی عین نکاح کے ٹیم ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے اور جی نبض بھی نہیں چل رہی تھی---- اس نے دوسری اطلاع دی تھی----

تم---- تم دیکھو حق نواز ہے تو اسے کہو فوراً ہسپتال جائے اور میری بڑی ماما سے بات کروائے فوراً کا مطلب فوراً اس نے حاجرہ کو کہتے کال بند کی تھی----

کیا ہو گیا ہے اذہان کو---- اس لیے میرا دل اتنا پریشان تھا---- نہیں کچھ نہیں ہو گا میرے بھائی کو ٹھیک ہو جائیں گے وہ----کہیں انہوں نے اس بات کی تو ٹینشن نہیں لی کے ان کی شادی زبردستی-----

مگر ان کے لیے اس لڑکی سے شادی کرنا کون سا مشکل کام ہے وہ تو کر سکتے تھے۔۔۔۔ اف پتہ نہیں کیا بات ہے میں کیوں ایسے سوچ رہی ہوں۔۔۔۔ کیا واقعی وہ اس لڑکی سے محبت کرتے تھے یا پھر وقتی دل لگی تھی۔۔۔۔

نہیں نہیں اذہان بھائی جیسا شخص اور محبت الگ باتیں ہیں نشو۔۔۔ اس نے پریشانی سے ٹہلتے ہوئے سوچا تھا اور پھر اسی دوران اس کے موبائل پر بڑی ماما کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

ہیلو بڑی ماما اذہان بھائی کیسے ہیں اس نے فون اٹھاتے ہی روتے ہوئے پوچھا تھا

۔۔

نشو وہ ٹھیک ہے اب تم کیوں رو رہی ہو کیوں پریشان ہو رہی ہو یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے بس بی پی کا مسئلہ تھا۔۔۔۔۔۔ اب ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔

انہوں نے جھوٹ بولتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔

ہاؤ کین یو ڈو دس ود می ماما آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔ اس نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ماما کی جان تمہارا بھائی بلکل ٹھیک ہے اب لو۔ بات کرو انہوں نے موبائل اذہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں بھنڈی کیسی ہو۔۔۔۔ ازہان نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

سچ میں بی پی لو ہوا تھا۔۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں کی نمی اندر اتارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ اس نے تھکے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے جب عشق میں کوئی تیسرا قدم رکھنے لگتا ہے تو بی پی نہیں سیدھا دل بند ہوتا ہے۔۔۔اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہو اب۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

یہ شاہی فوجیں ادھر ادھر ہو اور اکیلے ہو تو مجھے کال کرنا مجھے سننا ہے سب کچھ۔۔۔۔ لیکن سب سچ۔۔۔ اس نے الگ فرمائش کی تھی۔۔۔۔

مجھ سے نہیں ہو پائے گا۔۔۔۔ اس نے ہار مانی تھی۔۔۔۔۔

سنا تھا عشق والوں کا جگرا بڑا ہوتا ہے۔۔۔ پہلے میں نے سوچا تھا اذہان حیات ملک اور محبت اور عشق دو الگ باتیں ہیں مگر یہ اواز اور یہ نقاہت زدہ لہجہ تو کچھ اور ہی پیشین گوئی کر رہے ہیں۔۔۔۔ اس نے کھوجتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جن کے لیے یہ نا ممکن ہوتا ہے انہیں ہی تو یہ اپنی بھٹی میں جلاتا ہے۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہائے یہ عشق نہیں آسان بس اتنا سمجھ لیجیے

اک اگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے۔۔۔۔

خیر ٹھیک دو گھنٹے بعد کال کروں گی۔۔۔ نمبر اون ہو اور آس پاس بھی کوئی ناہو ورنہ مجھے تو جانتے ہی ہو کافی جاسوس ہیں میرے وہاں اس نے اخر میں دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اوکے میری ماں اور کچھ۔۔۔ وہ اب ہنسنے لگا تھا۔۔۔

نتھنگ لو یو بھائی اینڈ بائے کہتے اسنے کال کاٹی تھی۔۔۔

اف یہ اکھڑو کی مجھے کیوں کال اہ رہی ہے اس نے موبائل میز پر رکھا ہی تھا کے دوبارہ بج اٹھا تھا۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔ اس نے کال رسیو کرتے کہا تھا۔۔۔

مس نشرح جو پرسوں آپ کو فائل دی تھی رپورٹ بنانے کے لیے کیا وہ بن گئی ہے۔۔۔۔ سبحان نے صاف لفظوں میں پوچھا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ن۔ نہیں۔۔۔۔اس کا لہجہ اٹکا تھا۔۔۔

کیا مطلب نہیں۔۔۔ اس نے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔

ائ۔۔۔ائی۔۔۔ائی مین یس سر ہوگئی ریڈی۔۔۔ اس نے پریشانی میں جھوٹ بولا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے آپ پھر مجھے گھر پر دے جائیں ابھی میں نے اس میں کچھ اور پوائنٹس ایڈ کرنے ہیں اس نے حکم دیا تھا۔۔

ا۔۔۔ب۔۔۔ابھی سر۔۔۔ اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

یہ آپ کی زبان کیا چلتے چلتے تھک گئی ہے جو بریکیں مار رہی ہیں۔۔۔ اف کورس ابھی۔۔۔ اس نے اسکے اٹکتے لہجے پر چوٹ کھاتے کہا تھا۔۔

گدھا۔۔۔ اسنے زیر لب کہا تھا اسکی بات سن کر۔۔۔۔

کیا۔۔۔ سبحان کو صاف سنائی دیا تھا۔۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں سر ائی مین میں اس ٹائم کیسے آ سکتی ہوں اس نے انکار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مس نشرح میرا گھر مریخ پر نہیں ہے ساتھ والا اپارٹمنٹ ہے---- اب دے کر جائیں فوراً کہتے اس نے کال کاٹ دی تھی غصے سے---

نان سیریس ایڈیٹ جرنلزم کرنا ہے میڈیم نے اس نے بڑبڑاتے اسے صلاواتیں سنائیں تھیں-----

اب کیا ہو گا کیسے کرو گی--- رپورٹ تو میں نے بنائی ہی نہیں اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے----

♡♡♡♡♡♡♡

وہ گھر سے مین گیٹ کی طرف آئی تھی----

جی بی بی جی کہیں جانا ہے آپ کو گاڑی نکلوا دوں -- چوکیدار نے امل سے پوچھا تھا---

نہیں زیادہ دور نہیں جانا ادھر پاس ہی جانا ہے تو گاڑی کی ضروت نہیں اس نے چوکیدار کو کہا تھا۔۔۔۔

چلیں پھر میں کسی ملازمہ کو بھیج دیتا ہو ساتھ ارحان صاحب کو پتہ چلا کے آپ ایسے اکیلی گئی ہیں تو غصہ کریں گے جی۔۔۔۔

چوکیدار نے کہا تھا۔۔۔۔۔

تمہارے ارحان صاحب سے اجازت لے لی ہے اور کچھ اب ہٹو سائیڈ پر وہ اسے سائیڈ پر کرتی اس کے پاس سے نکلی تھی اور مین روڈ تک پیدل چل کر گئی تھی۔۔۔۔

پھر ٹیکسی کو اشارہ کیا اور ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

کہاں جانا ہے میڈم آپ کو ٹیکسی والے نے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ میں وہ مجھے۔۔۔۔۔ اس نے تو ڈیسائیڈ ہی نہیں کیا تھاکہاں جانا ہے۔۔۔۔

پہلے اس سنان کی طبیعت سیٹ کر کے آتی ہوں ایسے کیسے وہ مجھے دھوکہ دے سکتا ہے --- اس نے دل میں سوچتے ہوئے کہا تھا اور ٹیکسی والے کو سنان کے گھر کا ایڈریس بتایا تھا----

سنان کے گھر کے بعد کہاں جاؤں گی----- مائدہ یا ماہر کے پاس نہیں جا سکتی اپنے گھر---- ہاں میں وہاں تھوڑی دیر کے لیے جا سکتی ہوں وہاں بہت ساری یادیں ہیں میری بابا چھم چھم زارا---- وہ سب یاد کر کے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے----

پتہ نہیں دل اتنا بھاری ہو رہا ہے اللہ چھم چھم ٹھیک ہو اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا-----

پھر موبائل نکال کر زارا کا نمبر ڈائل کیا تھا-----

ہیلو----- کال رسیو ہونے پر اس نے کہا تھا----

ہیلو امل---- علیہا نے اس کی آواز سنتے اچھلتے ہوئے کہا تھا-----

چھم چھم کیسی ہو۔۔۔ امل نے بھی خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔

تمیز سیکھ لو تھوڑی یاد داشت کمزور ہے تمہاری تو میں بتا دوں تمہیں کے میرا نام علیہا درید ہے اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اوہ میرا بچہ سوری سوری علیہا درید کیسی ہو۔۔۔

اس نے ہنسی دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ویسے تو میرا موڈ کافی خراب ہو گیا ہے تمہاری بکواس سن کر مگر پھر بھی اب تم نے کال کر دی ہے تو میرا جواب نا دینا مینرز کے خلاف ہو گا۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ اس نے مصنوعی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا ناں سوری کی تو ہے اب یہ بتاؤ مجھے مس کیا۔۔۔

پوچھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں پھر سے نمی آئی تھی یہ پہلی بار تھا کے وہ ایک دوسرے سے اتنا ٹائم دور رہی تھیں۔۔۔

نہت زیادہ یو نو واٹ امل آئی مس یو نیڈلی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں بھی نمی ائی تھی۔۔۔۔۔

جلدی سے ٹھیک ہو کر آہ جاؤ پھر بہت سارا مزا کرہں گے۔۔۔۔ اس نے جوش سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا میں زندہ واپس آؤں گی۔۔۔۔ اس نے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

علیھا پلیز یار کیوں ایسی باتیں کرتی ہو بی بریو بابا نے ہمیں مایوسی تو کبھی بھی نہیں سکھائی تھی۔۔۔۔ بس جلدی سے آؤ اور میرا جینا حرام کرو۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر لڈو میں بیڈمنٹن میں اور کرکٹ میں ہمیشہ پہلی باری میری اس نے بھی چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں اس نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں نہیں آہ رہی اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے میری نا ڈن ہو گیا اب بس جلدی سے ٹھیک ہونا ہے تم نے۔۔۔ اس نے دل سے دعا دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں نا ضرور تم ہو کہاں ویسے ٹریفک کی آواز اہ رہی ہے گھر پر نہیں ہو کیا۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں یار گھر پر نہیں ہوں۔۔۔ ایک فرینڈ کی طرف جا رہی ہوں زارا سے بات کرواؤ وہ کدھر ہے۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

زارا پتہ نہیں جاگ بھی رہی ہے یا نہیں ایکچولی آج اس کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔ اج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر۔۔۔۔۔۔

اس نے پورے دن کا واقع اسے بتایا تھا۔۔۔۔۔

جو جو زارا کے ساتھ ہوا جو ڈاکٹر نے کہا سب کچھ۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے سیم ٹائم پر دونوں۔۔۔۔۔ وہ تو اسکی بات سن کر ہی شاکڈ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ کیسی محبت ہے۔۔۔۔ اس کا دل کانپا تھا یہ سب سوچ کر۔۔۔۔۔

کیا سیم ٹائم پر علیہا نے پوچھا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔چھ کچھ نہیں تم زارا سے بات کرواو پلیز اب جب تک میں بات نہیں کر لوں گی میرے دل کو سکون نہیں ملے گا اس نے علیہا سے ریکوسٹ کی تھی۔۔۔۔

اوکے ہولڈ کرو میں روم میں جاتی ہوں۔۔۔ اس نے اسے ہولڈ کا کہہ کر اس کے روم کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

زارا۔۔۔۔ اس نے اس کے پاس کھڑے ہو کر آہستگی سے کہا تھا۔۔۔۔

ہمم ہاں۔۔۔۔ اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جاگ رہی ہو۔۔۔ تو امل سے بات کر لو۔۔۔ اس نے فون اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔ جسے اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے تھاما تھا۔۔۔اور علیہا کو پانی لانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ اس نے فون کان سے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کیسی ہو کیاہوا تھا اب کیسی طبیعت ہے۔۔ امل نے اس کی اواز سنتے ایک ساتھ نا جانے کتنے سوال کر دیئے تھے۔۔۔۔

حوصلہ یار میں ٹھیک ہوں بس مجھے خود سمجھ نہیں آیا ہوا کیا ہے۔۔ اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

زارا جو تمہیں ہوا وہ اذہان۔۔۔

پلیز امل میں ہاتھ جوڑتی ہوں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے خدا کا واسطہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

مگر مجھے تمہیں کچھ بتانا۔۔۔

امل تم۔ کیسی ہو سسرال کیسا ہے شوہر سے بنی یا نہیں اس نے پھر سے اسکی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔

چھوڑ آئی ہوں سب کو اس نے ساری باتوں کا ایک ہی جواب دیا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔ اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔۔

زارا سنان نے مجھے ڈچ کیا میں نے وہ ریکارڈنگ سنی اس نے ہی تمہارے منیب انکل کے گھر ہونے کا بتایا تھا اذہان بھائی کو۔۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چلو شکر ہے سچ تمہارے سامنے تو آیا کیسے بھی دیکھو میں وہ ریکارڈنگ پہلے ہی سن چکی تھی مگر میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا کے تم نے پھر یہی سمجھنا تھا کے یہ میری تمہیں سنان سے دور کرنے کی کوئی پلیننگ ہے۔۔۔۔ دیکھو وہ انسان تمہیں ڈیزرو ہی نہیں کرتا تھا ۔۔۔۔ تمہیں کیا وہ کسی بھی لڑکی کو ڈیزرو نہیں کرتا جسے عزتوں کا خیال ہی نا ہو۔۔۔۔ اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب تم پہلے سے جانتی تھی اس ریکارڈنگ کے بارے میں اس بات کے بارے میں اورتم نے مجھے بتایا تک نہیں کیسی بہن ہو تم اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔

پہلے کبھی تم نے میری بات پر یقین کیا تھا جو اب کرتی تمہیں تو میں ہی غلط لگتی نا۔۔۔ دیکھو اصل میں اسی لیے تمہیں وہاں چھوڑ کر ائی ہوں کے ارحان نے جیسے بھی تم سے زبردستی نکاح کیا جو بھی کیا مگر یار وہ دھوکے باز نہیں مجھے اس میں کچھ قابل بھروسہ لگا تھا تو میں تمہیں اس کے سپرد کر کے آئی ہوں۔۔۔۔ اس نے پھر سے سمجھایا تھا۔۔۔۔

مگر مجھے اس سے محبت نہیں ہے میں نے اپنی زندگی میں صرف اور صرف سنان سے محبت کی ہے۔۔۔ اس نے اپنے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا۔۔۔

دیکھو اصل غلطیوں کو سینے سے لگا کر بیٹھے رہنے والے کبھی بھی آگے نہیں بڑھتے غلطیوں سے سیکھنا چاہیئے اور آگے بڑھنا چاہیے۔۔۔۔ ارحان تمہارا شوہر ہے ایک بار

اس رشتے کی خاطر جس میں تم نے اللہ کو گواہ بناکر اسے اپنے حق میں قبول کیا تھا اس رب کی خاطر ایک بار اس رشتے کو موقع تو دے کر دیکھو۔۔۔۔ سب بھول کر آگے بڑھو اس کا ہاتھ تھام کر دیکھنا سب کچھ آسان ہو جائے گا۔۔۔۔

اس نے نرم لہجے میں اپنی بات کہی تھی۔۔۔۔

اب ممکن نہیں ہے ایسا میں پیچھے نہیں مڑ سکتی میں سب چھوڑ آئی ہوں ۔۔۔

اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب کوئی جھگڑا ہوا ہے ارحان سے مجھے بتاؤ کوئی حل ڈھونڈ لیتے ہیں اس نے اسے اعتماد میں لیتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

زارا وہ۔۔۔۔۔

ہاں امل بولو میری جان اور رونا بند کرو۔۔۔۔ اس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا میں گھر چھوڑ ائی ہوں میں نے ارحان کے سامنے کہا کے میں اس کو محبت نہیں کر سکتی اور میں ہمیشہ سنان سے۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ساری بات زارا کو بتائی تھی۔۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ امل تم پاگل ہو تم سنان سے ملنے گئی کسی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر تم۔اس سے ملنے گئی یہ تمہاری پہلی غلطی۔۔۔۔۔

اب تم گھر چھوڑ ائی ہو اپنے ہی شوہر کے سامنے کسی نا محرم کی محبت کا اعتراف کر کے یہ تمہاری دوسری غلطی۔۔۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔۔ تم کیسے کر سکتی ہو یہ سب ماشاءاللہ سمجھدار ہو مجھے سمجھاتی ہو پھر اتنی بڑی بیوقوفی کی مجھے تم سے توقع نہیں تھی۔۔۔۔

اوہ وہ دیکھو اس کو ارے تم تو اس کی شکر گزار ہونا چاہیے تھا اس سے معافی مانگنی چاہیے تھی اسکے رنگ میں رنگنا چاہیئے تھا جس نے سب کے سامنے تمہیں پروٹیکٹ

کیا تمہاری سائیڈ لی ---- امل مجھے تمہاری سوچ سے بھی زیادہ غصہ آہ رہا ہے تم

پر ---- تم کیسے اسکا دل کچل کر آہ گئی ترس نہیں آیا تمہیں اس معصوم پر ----

بابا کی عزت کا خیال کر لیتی ان کی تربیت کا خیال کر لیتی وہ کیا سوچے گا کے

ہمارے باپ نے ہمیں غیر مردوں کے ساتھ تعلقات بنانا سکھایا ہے ---- امل

تم نے تو اپنے ساتھ ساتھ میرا اور علیہا کا کردار بھی مشکوک کر دیا اس کے

سامنے -----

زارا نے غصے سے کہا تھا ---

ائی ایم سوری زارا مجھے جو سمجھ آیا میں نے کر دیا مجھے لگا ہم دونوں کا الگ ہونا ہی

بہتر رہے گا ---- اس نے پھر سے روتے ہوئے کہا تھا ---

فوراً سے پہلے گھر جاؤ امل اور کوشش کرو اسے مناؤ اگر مجھے کچھ سمجھتی ہو

تو ------ ایک بات یاد رکھنا ارحان سے بہتر تمہیں کوئی نہیں مل سکتا نا تمہیں

اس سے بڑھ کر کوئی چاہ سکتا ہے اس رشتے کو ایک موقع دو اس سنان کو بھول کو

اپنی پچھلی زندگی بھول کو بس یہ سوچنا تمہارا شوہر ہی تمہاری زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہے جس سے تمہیں محبت ہونی چاہیے-----دیکھنا تم رب کا شکر ادا کرتی نہیں تھکو گی--- اور جب کبھی بھی سنان کی یاد آئے تو اعوذباللہ پڑھنا کیوں کے نا محرم کی یاد کا آنا شیطان کا بہکاوا ہوتا ہے---- اس ٹائم خدا سے اس کی پناہ مانگنی چاہیے----

گھر پہنچ کر مجھے کال کرو---

اس نے بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا-----

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا-----

میں اس خاموشی کو کیا سمجھو---- زارا نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا---

میں کیا کہو گی گھر جاکر میں وہ نوٹ بھی-----

اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی----

گھر پہنچو گی تو راستہ بھی بن جائے گا بعض دفعہ راستہ دیکھنے میں دور کھڑے ہو کر مشکل لگتا ہے مگر جب سفر کرو تو بہت آسانی سے منزل مل جاتی ہے رب کا نام لو اور سفر شروع کرو۔۔۔۔ اس نے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے شکریہ زارا میری زندگی برباد ہونے سے بچانے کے لیے۔۔۔۔ اس نے دل سے کہا تھا۔۔۔۔

زارا کی جان ایک بات یاد رکھنا ہمارے باپ نے اپنی عزت بڑی سینچ سینچ کر بڑی سنبھال کر رکھی تھی ہمیں اس کی عزت پر حرف نہیں آنے دینا اور نا ہی اس کی تربیت پر۔۔۔۔ ہو سکے تو ارحان کو منا لو اور اسکے ساتھ نئی زندگی کا سفر شروع کرو تھوڑا مشکل ہو گا نا ممکن نہیں ۔۔۔۔ اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

انشاللہ میں اب کی بار پورے دل سے اور سچے جذبوں سے اس کی طرف قدم بڑھاؤ گی۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔۔

کہہ کر اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

ایک بار سنان تمہارے منہ پر تھپڑ مار کر اپنے کلیجے کو ٹھنڈا کر لوں پھر اس ایٹیٹوڈ کنگ کو بھی منانا ہے-----

ڈفر محبت بھی کرتا ہے اور چھوڑنے کی بات بھی اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا--- اور پھر اپنا چہرہ صاف کیا تھا---

بس بھائی ادھر اتار دیں--- اس نے سنان کے گھر کے قریب ٹیکسی رکواتے ہوئے کہا تھا--- اور بیل بجائی تھی---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا کروں کیا کروں--- وہ ٹہلے جا رہی تھی سوچے جا رہی تھی---اور خوف کے مارے ٹانگیں کانپ رہیں تھی اچھے سے جانتی تھی کے رپورٹ نا دینے جانے کا مطلب ہے موت کو دعوت دینا اور اگر یہ بتا دیا کے رپورٹ نہیں بنی تو ڈبل موت----

میں جاتی ہی نہیں ہوں میں سو جاتی ہوں کھو گی مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں سو گئی اور اور رات میں بیٹھ کر بنا لوں گی اس نے خود ساختہ پلین بنایا تھا۔۔۔۔

اوہو سٹوپڈ نشو وہ ناں سڑیل گدھا ہے اگر بتا دیا کے سو گئی تھی تو تمہیں لگلے دس دن تک سونے نہیں دے گا نیندیں حرام کر دے گا تمہاری۔۔۔۔

اس نے لمبی لمبی سانس لیتے ریلیکس ہوتے کہا تھا۔۔۔

دس منٹ ہو گئے ہیں یہ لڑکی ابھی تک نہیں آئی اتنی لا پرواہی اسے غصہ آیا تھا۔۔۔

میں یہاں اس کے لیے فارغ بیٹھا ہوں نا جو جیسے اور جب میڈم کا دل کرے گا ویسے ہی وہ آئیں گی ۔۔۔۔ صبح افس جا کر اس کی تو ٹیوننگ کرواتا ہے باندھتا ہوں اس گھنٹی کو کسی اور کے گلے میں۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں سے نکلتا ہوا بڑ بڑا رہا تھا۔۔۔

آج اس کا قتل میں خود کروں گا اپنے ہاتھوں سے مزید پانچ منٹ اور ویٹ کرنے کے بعد وہ اب اس کے اپارٹمنٹ کی گھنٹی بجاتے ہوئے غصے سے غرا رہا تھا۔۔۔

نہیں کہیں وہ خود تو نہیں آہ گیا۔۔۔۔ میں نہیں کھولو گی دروازہ بلکل نہیں اس نے صوفے کے پیچھے چھپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ میں اس اکھڑو کے سامنے اتنی بزدل کیسے ہو جاتی ہوں ڈر کے مارے وہ اب رونے کو تھی۔۔۔

بجاتے رہو میں نہیں کھولوں گی۔۔۔۔۔ چاہے زمین ادھر کی ادھر ہو جائے۔۔۔۔

اس نے اب پردے کے پیچھے خود کو چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مسلسل بیل بجانے پر بھی دروازہ نا کھلنے پر وہ اپنے اپارٹمنٹ دوبارہ گیا تھا۔۔۔

زارا کیا نشرح کے اپارٹمنٹ کی چابی ہے تمہارے پاس۔۔۔۔ اس نے زارا کے روم میں جا کر پوچھا تھا۔۔۔

ہاں مگر خیریت۔۔۔۔ اس نے اسے حیرانگی سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں خیریت ہی ہے اصل میں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہے اور مجھے ایک فائل چاہیے تھی تو اس نے بولا کے میں اس کے روم سے لے لو جا کر۔۔۔۔

سبحان نے صاف جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

مگر تمہیں کیسے پتہ کے اسکے اپارٹمنٹ کی ایک چابی میرے پاس ہوتی ہے۔۔۔۔ اس نے حیرت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ جب اس دن وہ تمہیں کیز دے رہی تھی کے کچھ بھی کبھی چاہیے ہو اور وہ گھر پر نا ہو تو تم وہاں جا کر لے سکتی ہو تو میں نے سن لیا تھا۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بہت بری بات ہے کسی کی باتیں سننا چھپ چھپ کر۔۔۔۔ اس ڈرار سے لے لیں۔۔۔ اس نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔ سبحان کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ڈرار سے چابی لے کر باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

مس نشرح آج تو تمہاری موت پکی ہے۔۔۔۔

اس نے کی ہول میں چابی گھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ا۔۔۔۔ا۔۔۔اب۔۔۔ کون آہ گیا۔۔۔۔ وہ ابھی پردے کے پیچھے سے نکل کر صوفے پر بیٹھی تھی کے اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی وہ پھر سے بھاگ کر پردے کے پیچھے چھپی تھی۔۔۔۔۔

نشرح۔۔۔ نشرح ۔۔۔۔ اس نے غصے سے چلاتے ہوئے اسے آوازیں دیں تھیں۔۔۔۔

یا اللہ زارا کی بچی بڑے غلط ٹائم پر چابی کا استعمال کر دیا تو نے۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔۔۔

نشرح اس نے سارے کمروں میں دیکھتے ہوئے آواز دی تھی۔۔۔ مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔ اب اسکا دل پریشان ہوا تھا کے کہیں اسے کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔

یا اللہ پلیز دفعہ کر دے اس ہٹلر کی بد روح کو یہاں سے پکا میں بینز اور ڈیلٹن دونوں فقیروں کو ایک وقت کا کھانا کھلاؤں گی۔۔۔۔

اس نے لرزتے وجود کے ساتھ سرگوشی میں کہتے دعا کی تھی۔۔۔۔

اچانک سبحان کو ڈرائنگ روم کے پردے کے پیچھے ہلتے وجود کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

نیچے دیکھا تو پاؤں پرنظر پڑی۔۔۔۔ سفید پاؤں نیلز پر پنک نیل پینٹ لگی انگلیاں آگے پیچھے ہو رہیں تھیں۔۔۔۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔۔

بیوقوف۔۔۔۔ زیرلب کہتا وہ اپنے قدم پردے کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ آل تو جلال تو اس ہٹلر کی بد روح کو ٹال تو۔۔۔ اس نے پردے کی اوٹ سے سبحان کو اپنے قریب اتے دیکھا تو ممناتے ہوئے آنکھیں بند کر کے ورد کرنے لگی۔۔۔۔

اس نے پردہ جھٹکے سے ہٹا کر پیچھے کیا تھا نشرح نے شدت سے آنکھیں بند کر کے وہاں سے بھاگنا چاہا تھا کے پردے میں پاؤں پھنسا گرنے لگی تھی کے سجان نے سہارا دیتے اپنی باہوں میں بھراتھا اسے اور گرنے سے بچایا تھا-----

آئی پرامس میں نے کچھ جان بوجھ کر نہیں کیا کل آفس سے لیٹ آئی تھی اتے سو گئی اور اور آج پورا دن ہوسپٹل لگ گیا آپ مجھے کچھ مت کہیں میں بنا دوں گی پکا پرامس بنادوں گی جلدی بنا دوں گی میں سوؤں گی نہیں پوری رات جاگوں گی مجھے کچھ مت کہیں دوبارہ ایسا نہیں ہوگا---- آنکھیں شدت سے بند کیے وہ بس بولتی چلی جا رہی تھی ---

اس سے پہلے کے اسکی نان سٹاپ بولنے کی گاڑی مزید چلتی سجان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی بولتی بند کی تھی----

چپ ایک دم چپ۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس پر تھوڑا جھکے ہوا بولا تھا ایک ہاتھ اس کا اسکی کمر کے پیچھے تھا جس سے اس نے اسے سہارا دیا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کا اس کے منہ پر تھا اور وہ تقریباً اسکی بازو پر گری ہوئی تھی۔۔۔۔

سبحان نے اتنی مضبوطی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا ہوا تھا کے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا نشرح تم ٹھیک ہو اس کے آنسو دیکھ کر اس نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا کر اسے سیدھا کھڑا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔میں نے رپورٹ نہیں بنائی اس نے زمین پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔ اس نے اسکی توڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔انسو ابھی بھی بہہ رہے تھے۔۔۔

سٹاپ کرائنگ نشو۔۔۔۔ اس کے رونے سے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔

اور نشو اس کے ہاتھ کا لمس پاہ کر پھر سے لرزی تھی۔۔۔۔

ائی ایم سوری میری وجہ سے تمہیں ہرٹ ہوا اس کی نظر اس کے ہونٹوں اور آس پاس کی جگہ پر اب گئی تھی جو اتنے مضبوطی سے پکڑنے پر ریڈ ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اب بھی کچھ نہیں بولی تھی پل بھر میں تو مسٹر ہٹلر کا موڈ بدل جاتا تھا وہ اس سے مزید ڈانٹ ایکسپیکٹ کر رہی تھی اور وہ اسے چپ کروا رہا تھا اس کے دل کو انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر۔۔۔۔

کوئی بات نہیں مجھے دو میں خود بنا لوں گا تم ریسٹ کرو۔۔۔۔ اسے احساس تھا آج پورا دن تو وہ زارا کے پیچھے خوار ہوئی تھی اور اب جب اس کے سونے کا ٹائم تھا تو وہ اسے مزید الجھانا نہیں چاہ رہا تھا اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کے وہ سکون کی نیند سوئے۔۔۔۔ اسکے ہوتے ہوئے وہ اپنی جان ہلکان نہیں کر سکتی ۔۔۔ یہ ایک غیر ارادی فعل تھا جو وہ جانے انجانے میں کر گیا تھا۔۔۔۔۔

سچی آپ بنا لیں گے آپ مجھے ڈانٹیں گے تو نہیں اس نے خوش ہوتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور سبحان کے دل نے خواہش کی تھی کے یہ پل یہ لمحے یہ وقت یہی رک جائے۔۔۔۔

بس اب جاو فائل لا کر دو بہت کام ہے اس نے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور اس نے اگلے سیکنڈ میں اس کے ہاتھ میں فائل لا کر تھمائی تھی۔۔۔

وہ فائل لیکر آگے کی طرف بڑھا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے پیچھے مڑا تھا۔۔۔

دوبارہ ان آنکھوں میں انسو نا دیکھو۔۔۔ اس نے پلٹ کر اسے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کی بات سن کر بس مسکرائی تھی۔۔۔۔۔ وہ جا چکا تھا۔۔۔۔۔

یہ آج مسٹر ہٹلر کو کیا ہو گیا کتنے اچھے بن گئے نا اور اور مجھے اچھے بھی لگے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر شرماتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ پھر موبائل اٹھا کر میسج ٹائپ کیا۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔۔ اور سبحان کے نمبر پر سینڈ کیا تھا۔۔۔ پھر سونے چلی گئی تھی۔۔۔۔

سبحان نے میسج پڑھ کر آنکھیں بند کیں تھیں سب سے پہلے اس کی آنکھوں کے سامنے پہلی ملاقات کا منظر لہرایا تھا پھر اسے سونے کے لیے لٹانا پھر اس کا فرسٹ ٹائم انٹرویو کے لیے انا پھر افس میں اس کے ساتھ کام کرنا بے وجہ بولنا

پھر ہوسپٹل میں اس سے لڑنا سفید پاؤں اس کی باہوں میں گرنا پھر ان خوبصورت آنکھوں میں آنسو۔۔۔۔۔

بے وقوف۔۔۔۔ معصوم۔۔۔ ریڈ روز۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسے اتنے نام دے ڈالے تھے۔۔۔

بغیر کوئی میسج بھیجے اسے۔۔۔۔۔ وہ اب اس کے حصے کا کام بھی کرنے لگا تھا۔۔۔

چل بیٹا سجان دل کی بات مانی ہے تو خوار بھی کر خود کو۔۔۔۔ خود کلامی کرتے اس نے فائل کھولی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اس سے جھگڑا کر کے اسے روم میں چھوڑ کر اذہان کے کمرے میں آیا تھا خود کو نارمل کرنے کے لیے اس نے لمبے لمبے سانس لیے تھے۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

کیوں ہم دونوں بھائیوں کے نصیب میں محبت نہیں ہے کیا ہماری زندگیوں میں خواری ہی لکھی ہے کتنا اور امتحان باقی ہے یا اللہ۔۔۔

میں نے تو اس سے سچے دل سے محبت کی تھی میں تو بس یہ چاہتا تھا کے جیسے میرے جذبے پاک ہیں صاف ویسے وہ بھی اسے بھلا کر اپنی سچی محبت اور سچے جذبوں کے ساتھ مجھ تک پہنچے مجھے پیار کرے میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے۔۔۔ پھر وہ کیوں اس سب کا قصور وار بھی مجھے ہی سمجھ رہی ہے اس نے دھوکہ دیا مگر اس نے اس دھوکہ کو تو مان لیا لیکن اپنے دل سے اس کی محبت نہیں نکال پائی ایک نا محرم کے لیے اس کے دل میں جذبات ہیں مگر میرے لیے نہیں۔۔۔ میں تو محرم ہو اس کا۔۔۔۔

میری غلطی یہ ہے کے اس سے نے انتہا محبت کی۔۔۔۔

اس نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

میں میں تو اسے وقت دے رہا تھا مجھے سمجھنے کا میری محبت کو سمجھنے کا میری سچائی کو سمجھنے کا مگر وہ تو یہ رشتہ ہی نہیں چاہتی میں اس سے دور نہیں ہو سکتا ایک لمحے کے لیے بھی نہیں --- اب کے اس نے کھل کر روتے ہوئے کہا تھا---- کس کس روپ میں سینہ گھائل کرنے کے لیے ڈسنے کو بیٹھی ہے محبت کیسے کر پاؤں گا میں اب اپنی ٹوٹی پھوٹی اپنے اندر دم توڑتی محبت کا سامنا کیسے----

اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال پکڑتے کہا تھا---

اسے بری طرح ہرٹ کیا تھا امل کے رویے نے اسکے لفظوں نے اس کے منہ سے ادا کی گئی محبت سنان کے لیے اس کی رگوں میں زہر بھر رہی تھی---- وہ بری طرح ٹوٹ چکا تھا-----

اگر میں تم سے کچھ مانگوں

اگر میں تم سے یوں بولوں

اگر میری تمنا ہو

میرے دل کی خواہش ہو ...کہ

زندگی میں کبھی تم کو پکاروں میں

تمہارا ساتھ چاہوں میں

تمہارے پیار کی تھوڑی سی جو

خیرات مانگوں میں

تو وصل کے ان خوابیدہ لمحوں میں

تم میری چھوٹی چھوٹی

خواہشوں کو بانٹ لو گے ناں

میرا ساتھ دو گے ناں-- ؟؟؟

بجائے اس کے وہ شکر ادا کرتی رب کا کے اس دھوکے سے برباد ہونے سے بچ گئی وہ الٹا مجھ سے----- یہ کیسی سزا ہے میرے مالک وہ بے بس ہوا تھا---- کیوں ہوتی ہے یہ محبت یہ کیوں ناسور بن کر زندگی کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہے --

میں لوگوں کو چیخ چیخ کر بتانا چاہتا ہوں کہ محبت مت کرو ہو جائے تو بھاگ جاؤ --- خاص کر ایسی محبت جس میں دوسرا تمہارا نہ ہو--- محبت ایسا درد ہے کہ آپ کو گھنٹوں ایک جگہ ساکت کر جائے --- آپکو آپکی پہچان بھلا دے-آپکی ساری انا نکال کے باہر پھینک دے-

آپکو ہنسنے سے ڈر لگتا ہے مگر آپ مصنوعی ہنسی ہنستے ہیں ------

اول تو آپکو نیند نہیں آتی اگر تھک ہار کے سو بھی جائیں تو آپ رات میں کئی بار نیند سے جاگتے ہیں تو درد سے سانس لینا مشکل ہوتا ہے- شدت بڑھ جائے تو اندر سب دفن ہونے لگتا ہے اس دن ہمارا اپنا آپ بکھر جاتا ہے--- ہم لڑ لڑ کر بھی

تھک جاتے ہیں ---۔ خدارا محبت کے نام پہ خود کو برباد مت کریں محبت بڑی تکلیف دیتی ہے بڑا جگرا چاہیے اس درد کی انتہا سہنے کو۔۔

۔ شاید پاگل کا علاج ہو جائے مگر محبت کے پاگل پن میں کوئی ایک اپنے اندر کہیں مر جاتا ہے دفن ہو جاتا ہے۔۔اندر قبرستان بن جاتا ہے اسکے اندر سناٹے چیختے ہیں ویرانیاں ہائیں ہائیں کرتی ہیں اور ہم محبت کرنے والے ایک آسیب جیسے ہو جاتے ہیں جس کے پاس پھر کوئی نہیں ٹھہرتا ۔۔ ہر کسی کو بس اپنی پڑی ہے پتا نہیں کیسا زمانہ آگیا ہے۔کوئی نہی سمجھتا لوگ آپ پر ہستے ہیں------ اپ کی محبت تسلیم نہیں کرتے-----

جس تن لاگے وہی تن جانے ----

کون جانے پیر پرائی-----

ہم کتنے بھی سچے کیوں نہ ہوں جھوٹے ہو جاتے ہیں۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا ایک الگ ہی شہر ہونا چاہیے جیسے شہر خاموشاں کیوں کہ ان کے لیے بھی ایک الگ جگہ مختص کی جاتی ہے وہاں بھی تو وہ سب دفن ہیں جو مر جاتے ہیں----

وہ خود سے ہم کلامی کرتے ہچکیوں سے روتے ہوئے خود کو فنا کر رہا تھی اپنی محبت کے ہاتھوں زلیل ہو رہا تھا---- تھک گیا تھا بہت------

ارحان بیٹے---- کھانا گاڑی میں رکھوا دیا ہے---- حاجرہ نے اسکا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا تھا---اور اس نے اٹھ کر منہ پر چھینٹے مار کر خود کو نارمل کرتے اپنے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے تھے ---تھوڑی دور جاکر اسے احساس ہوا کے وہ اپنا موبائل گھر بھول گیا ہے---- اس نے گاڑی دوبارہ موڑی تھی------

میں روم-میں نہیں جاؤ گا میں حاجرہ سے بولو گا وہ لا دے گی میرا موبائل---- اس نے غصے سے کہا تھا تبھی اس کی نظر سامنے پڑی تھی جہاں امل ٹیکسی میں بیٹھ رہی تھی کنفیوز ہوتی-----

اب یہ بیوقوف کہاں جا رہی ہے۔۔۔۔ غصے سے کہتے اس نے نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی اسکی ٹیکسی کے پیچھے لگا دیں تھی۔۔۔۔

غصے سے اس کی رگیں تنی تھی جب اس نے دیکھا تھا کے وہ سنان کے گھر کے سامنے اتری تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بیل بجا کر وہ ابھی ویٹ کر رہی تھی کے سنان نے آہ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

امل تم واٹ آہ سرپرائز ہم تو رات میں ملنے والے تھے اس نے پرجوش لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہاں مجھ سے رہا نہیں گیا تو سوچا ابھی مل لوں۔۔۔۔ امل نے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے کہا۔۔۔۔

اچھا کیا اس سے جان چھڑوا ائی تم آؤ اندر آؤ خوشی سے کہتے وہ ایک سائیڈ پر ہوکر اسے اندر لے آیا تھا۔۔۔

اور وہ اس کے ساتھ اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تم بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں اسے بٹھاتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔

میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی۔۔۔۔ اس نے بیٹھنے سے انکار کیا تھا۔۔۔

مطلب۔۔۔۔ اس نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

مطلب مسٹر سنان مجھے دھوکہ دے کر تمہیں کتنی نعفلوں کا ثواب ملا ہے۔۔۔۔

میری بے اعتباری کو روند کر تمہیں کہاں کہاں ٹھنڈ پڑی ہے۔۔۔۔

اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آر یو ان یور سینسیں دماغ سیٹ ہے میں کیوں دوں گا تمہیں دھوکہ تم میری محبت ہو۔۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ اور آئندہ کے بعد مجھے ہاتھ لگایا نا تو منہ نوچ لوں گی تمہارا۔۔۔۔

تم ڈیزرو ہی نہیں کرتے میری محبت کو اذہان بھائی کو تم نے کال کر کے بتایا تھا زارا کا منیب انکل کے گھر ہونا۔۔۔ ہمیں برباد کر کے ہماری عزتیں داغ دار کر کے تمہاری نام نہاد انا کو تسکین مل جائے گی۔۔۔۔ اسلیے پیچھے پڑے ہو میرے کے زارا نے تمہیں تمہارے دوستوں کے سامنے ذلیل کیا تھا۔۔۔ اس لیے تم نے میری پاک محبت کو استعمال کیا۔۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے غصے اور نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے امل اذہان جھوٹ بول رہا ہو گا تم سے میں کیوں بتاؤ گا اسے۔۔۔۔۔ مجھے تو وہ جانتے بھی نہیں ہوں گے۔۔۔۔

اس نے اپنی صفائی دینی چاہی تھی۔۔۔۔

لیکن مجھے تو اذہان بھائی نے کچھ نہیں بتایا۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھر کس نے بتایا میری بات تو اذہان۔۔۔۔کہتے کہتے وہ رک گیا تھا۔۔۔۔

واہ سنان واہ۔۔۔۔۔ اب بھی تم کہو گے کے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔

اس نے بہتی آنکھوں کے ساتھ اس کے جھوٹ کو داد دیتے ہوئے تالیاں بجائیں تھیں۔۔۔۔

تم جیسے نیچ اور گھٹیا انسان کسی کے بھی نہیں ہوتے مجھے افسوس ہو رہا ہے میں نے تم جیسے کمینے انسان پر بھروسہ کیا اور ہر بار اپنی بہن کو غلط کہا مجھے افسوس ہے میں نے اپنے محرم رشتے کو دھوکا دے کر تم جیسے انسان کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تو نا ملاتی ہاں میں ہاں تم۔کون سا دودھ کی دھلی ہوئی ہو تمہیں خود کو تو پہلے دیکھنا چاہیے ایک نا محرم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر تم نے ہی محبت کی پینگیں بڑھائی تھی۔۔۔ اور اپنے شوہر کو دھوکا بھی تم خود ہی دینے کا کہہ رہی تھی۔۔۔ تم نے ہی مجھے کہا تھا کے مجھے لے جاؤ مجھے نہیں رہنا۔۔۔۔

اس نے اس کے دونوں بازو دبوچتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں میں نے کہا تھا مگر تب مجھے تمہاری اصلیت کا نہیں پتہ تھا تمہارے چہرے سے تب یہ شیطانیت کا مکھوٹا نہیں اترا تھا نا۔۔۔۔ اس نے اپنے بازو اس کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چلو اب تو پتہ چل گیا ناں اب سب کلئیر بھی ہو گیا ہے تو اب ویسے بھی مجھے تمہیں حاصل کرنے کے لیے کسی نکاح کی ضروت بھی نہیں تو چلیں اس جھوٹی محبت میں دو جسم ایک جان ہونے ۔۔۔

اس نے آنکھ ونک کرتے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کے لبوں پر انگوٹھا رکھ کر دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے زلیل انسان ۔۔۔ اس نے خود کو چھڑواتے پوری شدت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

یو بلڈی بچ۔۔۔۔ اس کا تھپڑ منہ پر پڑتے ہی اس کی قمیض کو اس کے گلے سے پکڑ کر کھینچا تھا اور اسے صوفے پر دھکا دیا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اس پر گرتا اس کے پیٹ پر کسی نے زور سے آہ کر پوری شدت سے ٹانگ ماری تھی۔۔۔

اور وہ کراہ کر نیچے گرا تھا۔۔۔۔

امل نے حیران نظروں سے ارحان کو دیکھا تھا کے جیسے یقین کر رہی ہو کے وہ ارحان ہی ہے ناں۔۔۔۔

ارحان نے نفرت سے امل کو دیکھا تھا اور پھر اس کے پھٹے ہوئے گلے والی قمیض کو۔۔۔۔۔ دوپٹہ اٹھا کر اسکا غصے سے اس کی طرف پھینکا تھا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ تو تم اپنے شوہر کو ساتھ لے کر آئی تھی۔۔۔۔ ویسے یہ بہت زیادہ ٹائٹ مال ہے ارحان ۔۔۔۔۔ اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھے درد سے کہا تھا۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ خبردار جو میری بیوی پر آئندہ کے بعد گندی نظر بھی ڈالی۔۔۔۔ انکھیں نکال کر پھینک دوں گا۔۔۔۔ ارحان نے پے در پے اس کے پیٹ پر گھونسے مارے تھے اب۔۔۔۔۔

امل تمہارا فیگر میری ہر روز جان نکالتا تھا۔۔۔۔ اس نے امل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

اور تمہارے ہونٹ آہ۔۔۔۔۔۔ جان لیوا۔۔۔۔۔۔ ریڈ۔۔۔۔۔۔ اس نے کمینگی سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اٹھو اور دفعہ ہو جاؤ جاکر گاڑی میں بیٹھو ارحان نے غصے سے امل کو گرجدار آواز میں کہا تھا اور وہ روتی ہوئی اٹھی تھی---

میں تمہاری جگہ ہوتا تو ہونٹوں کے بعد فیگر سے---- سنان کے منہ میں ہی لفظ تھے جب ارحان نے ٹیبل پر پڑا والز بڑی شدت سے اٹھاکر اس کے سر پر مارا تھا--- وہ جانتا تھا کے وہ ایسا بول کر اس کے غصے کو ہوا دے رہا ہے---- اور اسے غصہ اہ رہا تھا اس کے منہ سے یہ گندگی سن کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے اسے کسی بھٹی میں ڈال کر بھسم کر دے-----

اس کا سر لہو لہان ہو گیا تھا لمبے لمبے سانس لیتے اس نے اپنے غصے کو قابو نا کرتے اس کے پیٹ پر اس کے منہ پر بری طرح سے گھونسوں کے وار کیے تھے اور وہ بے ہوش ہوا پڑا تھا اسے کوئی ہوش ہی نہیں تھی----

اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بعد اس نے اسے ٹھوکر مار کر دیوار کے پاس دھکا دیا تھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر کی جانب بڑھا تھا----

موبائل دو اپنا--- گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے غصے سے چلاتے ہوئے امل کو کہا تھا---

اور اس نے بیگ میں سے موبائل نکال کر کانپتے ہاتھوں سے اس کی طرف بڑھایا تھا---

ہیلو واجد ---- ایک نمبر ملا کر اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا تھا---

سنو ایک ایڈریس سینڈ کررہا ہوں اس گھر میں ایک شخص ہے پتہ نہیں مر گیا یا زندہ ہے چیک کرکو اہ کر اگر بچ جائے تو وہ مجھے پوری زندگی جیل کی سلاخوں کے پیچھے چاہیے---- سمجھ رہے ہو تم ---- اس نے اپنی کنپٹی سہلاتے ہوئے کہا تھا---

اوکے تھینک یو کہتے اس نے موبائل امل کو دینے کی بجائے پوری شدت سے گاڑی سے باہر پھینکا تھا اور موبائل ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا----

اور امل نے اسے ہونقوں کی طرح دیکھا تھا۔۔۔ بغیر اسے کچھ کہے اس نے گاڑی چلائی تھی۔۔۔ اور گاڑی کی سپیڈ اتنی تیز تھی کے امل کو لگ رہا تھا کے وہ اج کسی بھی ٹریفک حادثے کا شکار ہوجائے گی۔۔۔۔

ارحان گاڑی کی سپیڈ۔۔۔ اس نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔ اس نے اسے دیکھے بغیر دھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جتنی دیر وہ ریش ڈرائیونگ کرتا رہا امل کی سانسیں سوکھی رہی تھیں۔۔۔۔

پھر اچانک گاڑی فارم ہاؤس کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔

اور وہ گاڑی سے نیچے اتر کر دوسری سائیڈ سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے کر گیا تھا اور بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔

اور پھر کمرے کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر پھینکی تھی اور امل نے خوف سے لرزتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے تھے دوپٹہ تو اسکا کمرے سے باہر ہی گر گیا تھا خود کو خود میں سمیٹتے وہ بری طرح سے اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے اس نے پہلے کبھی ارحان کو غصے میں نہیں دیکھا تھا مگر یہ والا جنون وہ اسکا پہلی بار دیکھ رہی تھی-----

سب چیزیں جب پٹخ پٹخ کر وہ تھک گیا تھا لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اپنے پاؤں سے جوتے اتار کر پھینکے تھے پھر سامنے سے شرٹ کے دو بٹن کھولے---- خود کو نارمل وہ چاہ کر بھی نہیں کرپاہ رہا تھا----

میں تمہاری جگہ ہوتا تو ہونٹوں کے بعد فگر--- اس کے کانوں میں سنان کے جملوں کی بار بار بازگشت ہو رہی تھی-----

اہہہہہہہہلگہ------ اس نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے چیختے ہوئے سامنے پڑی ٹیبل کو ہوا میں اڑیا تھا اور ٹھوکر مارنے سے اس کا پاؤں بری طرح لہو لہان ہوا تھا-----

ارحان وہ روتے ہوئے اٹھی تھی اسکے پاؤں سے ٹپکتا خون دیکھ کر----

مت لو میرا نام دفع ہو جاؤ یہاں سے جاؤ۔۔۔ وہ اب گرے ہوئے کانچ کے والز

پرفیوم کی بوتلوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں پر چلتے ہوئے خود کو اس سے پیچھے کرتا ہوا

کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ارحان تمہارے پاؤں سے خون نکل رہا ہے پلیز ہٹو وہاں سے وہ روتے ہوئے التجا کر

رہی تھی اس سے۔۔۔۔۔

ہونے دو زخم تمہیں کیا اس سے جو زخم تم مجھے اور میری روح کو دے چکی ہو اس

کے وار سہہ گیا ہوں تو یہ تو بہت معمولی ہیں۔۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں سے

آنسوؤں کو بہنے دیا تھا۔۔۔۔

ارحان مجھے معاف کر دو میں وہاں۔ اس سے بس اپنی محبت کی رسوائی کا

جواب۔۔۔۔

چلی جاؤ امل یہاں سے اس سے پہلے کے میں خود کے ساتھ کچھ برا کر دو جاؤ یہاں

سے وہ امل کی بات کاٹتے روتے ہوئے دھاڑا تھا۔۔۔

اب بھی وہ اسے بس تکلیف ہی دیتی جا رہی تھی۔۔۔۔ اپنے لفظوں سے۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ پلیز میری بات تو سنو ارحان۔۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اب سننے کو کیا رہ گیا ہے اپنی ہی بیوی کے حسن کے قصیدے اس بیغیرت انسان سے سن کر آہ تو رہا ہو اب اور کیا سنانا چاہ رہی ہو۔۔۔ تمہرے ہونٹوں پر اس کے ناپاک ہاتھ تھے۔۔۔۔۔پتہ نہیں میں کیسے برداشت کر رہا ہوں یہ سب۔۔۔۔۔اس نے تلخ لہجے میں اس کی قمیض کے پھٹے ہوئے گلے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور امل شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کراس کر کے اپنے سینے پر باندھ کر اپنے سینے کو چھپایا تھا۔۔۔۔

اور اس کی اس حرکت پر ارحان نے زور دار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے دوبارہ پھر کبھی میرے سامنے نا آنا اس نے نفرت سے کہتے منہ دوسری طرف موڑا تھا۔۔۔۔۔

میں مانتی یوں ارحان میں نے بہت برا کیا ہے میں نے تمہاری محبت کو نہیں سمجھا تمہارے ہوتے ہوئے بھی میں نے سنان جیسے خود غرض انسان پر بھروسہ کیا مگر میں نے کبھی اس سے کوئی نا جائز حرکت نہیں کی وہ بکواس کر رہا تھا۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔وہ انہی شیشوں پر اپنی تکلیف برداشت کرتی چلتی ہوئی اس تک پہنچی تھی اور اس کے قدموں کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔

میں گناہگار ہو تمہاری ارحان میں تم سے معافی کس منہ سے مانگو مجھے سمجھ نہیں آہ رہا مگر میں تمہیں اتنا کہوں گی کے اس بار میں پورے دل سے تمہاری طرف لوٹی ہوں پلیز میری پچھلی ساری غلطیوں کو میری بے وقوفی سمجھ کر ایک بار میرا ہاتھ تھام لو۔۔۔ وہ اس کے پاؤں پکڑ کر روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں امل اب ایسا ممکن نہیں میں چاہ کر بھی خود کو اب اس رشتے کے لیے تیار نہیں کرسکوں گا تم میری محبت نہیں تھی میرا جنون تھی تم۔۔۔۔ مگر تم نے کیا کیا اگر میں نا آتا وہاں تم سوچ بھی سکتی ہو کے کیا ہو جاتا میں تمہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیتا کیا جواب دیتا میں زارا کو اس نے اپنے لہو لہان پاؤں چھڑواتے اس سے دو قدم دور ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

میں مانتی ہوں ارحان ساری غلطی مانتی ہوں مگر جس جھوٹ کے ساتھ میں نے اپنی زندگی کے سال گزارے ہیں اس سے میں پوچھنے بھی نا جاتی کیا کے وہ کیوں کر رہا ہے میرے ساتھ ایسا ۔۔۔۔۔ دھوکہ ہوا تھا میرے ساتھ میں اس کا جواب بھی نا طلب کرنے جاتی۔۔۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کے پاؤں کا خون پاگلوں کی طرح صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں مرگیا تھا۔۔۔۔ مجھے بتاتی مجھ سے کہتی ارحان میں نے اس سے جواب لینا ہے اپنی نام نہاد محبت کے دھوکے کا تمہاری قسم امل اسکو قبر بھی نا نصیب ہوتی اس

نے اس کے ہاتھوں کے پاس سے پاؤں پیچھے کرتے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

مت کرو ارحان کیوں اذیت دے رہے ہو خود کو مت چلو زخم گہرے ہو جائیں گے۔۔۔۔ وہ پھر سے اس کے قدموں کے پاس ہوئی تھی۔۔۔۔

ہونے دو گہرے تمہاری دی گئی اذیت سے زیادہ گہرے نہیں ہے۔۔۔۔ شرم اہ رہی ہے مجھے وہ جملے سوچتے ہوئے بھی جو اس نے تم سے کہے جب جب تم۔اس کے پاس رہی اس نے کس کس گندی نظر سے تمہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔ خون کھول رہا ہے میرا وہ ہگ یاد کر کے جو تم نے اسے ہوسپٹل میں دی تھی۔۔۔۔ نعفرت ہو رہی ہے مجھے خود کے وجود سے۔۔۔۔ ارحان کبیر ملک کی بیوی کسی کی ہوس زدہ نظروں کا سامان بنتی رہی ہے۔۔۔۔۔ دل کر رہا ہے خود کو شوٹ کر دوں۔۔۔۔۔

اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ دوہری اذیت میں تھا محبت تو رسوا ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کی پاکیزگی بھی کھوتے کھوتے بچی تھی۔۔۔۔ پتہ نہیں کیوں ہم محبت کے معاملے میں اتنے بے وقوف بن جاتے ہیں کے والدین کی برسوں پرانی عزت بھائیوں کی شوہروں کی عزتوں کو اس ڈھکوسلے کے بل بوتے پر داؤ پر لگاتے ہیں اور بدلے میں اس ساری قربانی کے بعد اس کا صلہ سنان جیسے لوگوں کی صورت میں ملتا ہے۔۔۔۔۔ جن کے لیے صرف ہوس انا اور پیسہ سب کچھ ہو جن کے ضمیر بک چکے ہوتے ہیں۔۔۔۔ اور جن کے دلوں پر مہریں لگ چکی ہوتی ہیں۔۔۔۔

پھر ہم خود بھی تکلیف میں رہتے ہیں اور اپنے چاہنے والوں کو بھی تکلیف میں رکھتے ہیں۔۔۔۔

امل خود تو تکلیف میں تھی اور ساتھ ساتھ اس نے خود سے بے لوث محبت کرنے والے کو بھی تکلیف کی بھٹی میں جلایا تھا۔۔۔۔ دھوکہ اسے ہوا تھا تو دھوکہ تو اس نے خود بھی دیا تھا ارحان کو۔۔۔۔۔

ہم کسی کے ساتھ برا کرتے وقت یہ کیوں بھول جاتے ہیں کے جو گھڑا ہم کھود رہے ہیں اس میں ہم خود بھی گر سکتے ہیں۔۔۔۔ اس نے ارحان کو دھوکہ دیا تو بدلے میں اسے بھی دھوکہ ملا جیسی کرنی ویسے بھرنی۔۔۔۔۔

کر بھلا ہو بھلا۔۔۔۔

ارحان میں نہیں جانتی تھی تب کے وہ مجھے ڈچ کر رہا ہے ورنہ میں خود کو بہت سنبھال کر رکھتی جیسے سب سے سنبھال کر رکھ رہی تھی۔۔۔۔ اس نے اس کے پاؤں پر روتے ہوئے پھونکیں مارتے کہا تھا۔۔۔۔ اسے اس کے لہو لہان پاؤں دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

بند کرو یہ ڈرامے امل جاؤ یہاں سے فور گوڈ سیک۔۔۔

جب بھائی تمہیں یہاں لے کر ائے اور پھر انہوں نے مجھے بتایا کے تم ان کی محبت کی بہن ہو تو میں بہت خوش ہوا تھا کے وہ تم نہیں ہو جس سے بھائی محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ پھر مجھے بھائی نے کہا کے میں تم۔سے نکاح کر لوں میں

نے سوچا کے نہیں میں پہلے تمہیں اپنی محبت کا یقین دلاؤ گا پھر شادی کروں گا تم سے۔۔۔۔۔ مگر جب بھائی نے مجھے سنان کی کال سنائی تو میں ڈر گیا مجھے تمہاری حفاظت کی فکر ہوئی تھی تم سے بغیر کوئی رشتہ بنانے میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اس لیے میں نے تم سے نکاح کیا کیونکہ اس وقت میرے لیے محبت سے بھی زیادہ تمہاری عزت اور تمہاری حفاظت ضروری تھی مگر میں غلط تھا بلکل غلط۔۔۔ کیونکہ تمہیں تو خود ہی اپنی عزت کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔ تمہارے لیے محبت زیادہ ضروری ہے۔۔۔ کسی کی عزت جائے بھاڑ میں دو کوڑیوں کے مول بیچ دی تم نے میری عزت میرا اعتبار۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بے بسی سے چلایا تھا۔۔۔۔۔ پھر اس نے لینڈ لائن پکڑ کر ڈریسنگ کے شیشے پر مارا تھا غصے سے اور کرچیاں دور تک پھیلیں تھیں۔۔۔۔۔

جاؤ۔۔۔۔۔ وہ غصے سے اتنی زور سے دھاڑا تھا کے وہ اپنی جگہ پر خوف کے مارے لرزی تھی۔۔۔۔۔

ارحان کی آنکھیں لال انگھارہ ہو رہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ اٹھی تھی باہر جانے کے لیے۔۔۔

رکو۔۔۔۔ اس نے کہتے اپنے درد کی شدت برداشت کرتے الماری کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔ اور سوٹ نکال کر اسکے منہ پر پھینکا تھا۔۔۔

پکڑو اور چینج کرو میں نہیں چاہتا جب تک تم میرے نکاح میں ہو تمہیں کوئی بے آبرو دیکھے۔۔۔۔۔ اس کی پھٹی قمیض کو ایک نظر دیکھتے نفی میں سر ہلاتے کہتے وہ کمرے سے باہر چلاگیا تھا۔۔۔۔

اور امل نے شدت سے انکھیں بند کیں تھی جو اسے کرنا تھاوہ کر چکی ایک معصوم دل توڑ چکی تھی۔۔۔ وہ معصوم دل جو اس سے بے حد محبت کرتا جس نے اسے سنان سے بچانے کے لیے اس سے نکاح کیا اس کی زندگی برباد ہونے سے بچائی اور اس نے کیا کیا۔۔۔۔ اس نے توڑ دیا وہ دل جس نے ہمیشہ اس کا اچھا چاہ تھا۔۔۔۔

وہ کپڑے لے کر باتھ روم کی طرف بڑھی تھی----

وہ اب دوسرے کمرے میں اہ گیا تھا خود کو بیڈ پر گرا کر وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا---- اس کا دماغ اس کا دل اس کے جسم کا رواں رواں اس محبت کے ٹوٹنے پر اس کے ساتھ روتے ہوئے لرز رہے تھے-----

کیوں امل کیوں---- میری محبت اتنی بے مول تھی کے وہ زلیل انسان مجھے بتا رہا تھا کے تم میں کیا خاص ہے کیا نہیں---- اپنی دونوں ٹانگوں کو موڑ کر اس نے پیٹ کے ساتھ لگا لیا تھا وہ شدت سے بچوں کی طرح ہچکیوں سے رو رہا تھا-----

کہاں جوڑ پائیں گے ہم دھڑکنوں کو
کے دل کی طرح یہ بھی ٹوٹے ہوئی ہے---

بس اتنا بتا دو امل کے کہاں میں نے کمی چھوڑی تھی۔۔۔کہاں میں نے تمہارے ساتھ یا اپنی محبت کے ساتھ کچھ ناجائز کیا تھا۔۔۔ میں نے تو حلال طریقے سے تمہیں ہر حق دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

میں نے تمہیں عزت دی محبت دی۔۔۔۔ زبردستی کیے بغیر تمہیں وقت دیا اپنی محبت سمجھنے کا۔۔۔۔

تم سے اظہار محبت کیا بدلے میں تمہاری محبت تو مانگی ہی نہیں مجھے لگا وہ وقت کے ساتھ تم پر خود ہی اثر انداز ہو جائے گی۔۔۔۔

کیونکہ اصل میں تو میں تم سے محبت کرتا تھا۔۔۔ میرا تو کوئی بھی جزبہ وقتی نہیں تھا۔۔۔۔

اور پاکیزہ رشتے ہی مضبوط رشتے ہوتے ہیں اور عورت کی اصل پہچان اس کی پاکیزگی سے ہی ہوتی ہے اور عزت کا مطلب نکاح ہوتا ہے۔۔۔۔ میرے مطابق محبت حرام نہیں ہے

اگر اس کو جائز طریقے سے کیا جائے جس سے محبت ہو اُس سے نکاح کیا

جائے .. .اور میں نے نکاح کیا تم سے اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر------

وہ پاؤں سے نکلتی درد کی ٹھیسیں برداشت کرتے خود سے ہمکلامی کرتے کہہ رہا

تھا--

لیکن افسوس تم نے میرے دل کو میری روح کو لہولہان کر دیا ہے----- نفرت

ہوگئی ہے مجھے محبت سے اب----- وہ بس بچوں کی طرح روئے جا رہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

برائن سی یہ ٹھیک ہے ناں نشرح نے فائنل پریزنٹیشن برائن کو لیپ ٹاپ میں

دکھاتے ہوئے کہا تھا---

ہاں مگر مجھے لگتا ہے کے اس کو تم اس جگہ پر فکس کرتی تو زیادہ بہتر رہتا برائن نے

اس کے اوپر جھکتے ہوئے لیپ ٹاپ کی سکرین کو ہاتھ لگاتے کہا تھا---

کہاں ادھر ---- ہمممم یو شور اس نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا تھا----

یس ہنڈرڈ پرسنٹ شور اس نے ایسے ہی جھکے ہوئے کہا تھا---- اور نشرح کے کیبن کے پاس سے گزرتے سجان نے یہ منظر دیکھ کر غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں----

کیا ہو رہا ہے یہاں------ اس نے زور دار اواز میں کہا تھا اور وہ دونوں اچانک سے سجان کی گرج دار اواز پر ہلے تھے---- برائن تو نشرح سے دو میل دور جا کر کھڑا ہوا تھا----

چلو جی اہ گئی ہٹلر کی بد روح----- نشرح نے زیر لب کہا تھا----

کچھ نہیں سر وہ جو آپ نے پریزنٹیشن دی تھی وہ ریڈی ہو گئی ہے بس برائن سے تھوڑی ہیلپ لے رہی تھی---- اس نے نرم لہجے میں کہا تھا----

یہ کون سا طریقہ ہے ہیلپ لینے کا انسانوں کی طرح بیٹھ کر بھی ہیلپ لی جا سکتی ہے۔۔۔ اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

مس نشرح دس منٹ کے اندر اسکو کمپلیٹ کر کے میرے آفس بھجوائیں اور برائن آپ نیکسٹ ٹائم میں نے یہ حرکت دیکھی تو یہاں کے ہیڈ کو میں صاف لفظوں میں آپ کے کریکٹر کا نوٹس لکھوں گا۔۔۔۔

اس نے آنکھیں دکھاتے ہوئے برائن سے کہا تھا اور پھر غصے سے نشرح کو دیکھتے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

انھیں کیا ہوا کبھی کبھی کتنا عجیب بی ہیو کرتے ہیں اور تمہیں کیوں ایسے کہہ کر گئے۔۔۔ اس نے برائن کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا تھا۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔مجھے کیا پتہ۔۔۔۔میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔ ویسے بھی یہ آج کل بہت ہواؤں میں اڑ رہے ہیں بی بی سی والوں نے کچھ زیادہ ہی پروٹوکول دے

دیا ہے اب لگتا عزت ہضم نہیں ہو رہی ان کو برائن کو بھی غصہ آیا تھا سجان کے ایسے کہنے پر ----

تم غلط ہو برائن انہیں اگر یہاں عزت مل رہی ہے تو اسلیے کے وہ اپنے کام سے لویل ہیں ان کا کام ان کو دی جانے والی عزت کا منہ بولتا ثبوت ہے نہیں تو اتنی جلدی کوئی اتنے اہم اور مشہور ادارے کا حصہ نہیں بنتا کچھ تو خاص ہے نا جس کی بنا پر انہیں پاکستان کے ٹاپ جرنلسٹ میں سے چنا گیا ہے---- اینڈآئی ایم۔ پراوڈ اف ہم---- نشرح نے داد دیتے ہوئے کہا تھا----

ہاں تم تو پراوڈ کرو گی تمہاری کنٹری کا جو ہے -- برائن نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے کہا تھا---

ہاں کیونکہ ہم پاکستانی کسی سے بھی کم نہیں ہیں---- ہمارا عزم ہماری ہمت ہماری ذہنیت اور ہماری لگن ہمیں سب سے منفرد بناتی ہے ---- خیر چھوڑو تم یہ

بتاؤ باقی سب اوکے تھانان۔۔۔ اس نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں باقی سب ٹھیک ہے تم چیک کروا آؤ میں بھی ان پیپرز کو کمپلیٹ کر لوں اس نے نشرح کو دیکھتے کہا تھا جو لیپ ٹاپ پر موجود اپنے کام میں بزی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ اس نے سر اٹھائے بغیر کہا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے قسم کھائی ہوئی ہے میرے غصے کو بڑھانے کی اس نے اپنے کیبن میں آتے ہی دھڑا دھڑ دو گلاس انڈیلے تھے پانی کے اپنے اندر۔۔۔

پتہ نہیں مجھے کیوں غصہ اہ رہا ہو سکتا ہے انکے درمیان کچھ ہو اور وہ اس کی مرضی سے۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ ایسی لڑکی نہیں ہے دل نے فوراً خیال کی تردید کی تھی۔۔۔۔

ہو گی بہت سی پاکستانی لڑکیوں کو یہاں آہ کر گورے پسند اہ جاتے ہیں اس کے ذہن نے دل کے خیال کی نفی کی تھی۔۔۔

ہوسکتا ہے وہ اس پر بس لائن مار رہا ہو اور اس کے کام میں بزی ہونے کا فائدہ اٹھا رہا ہو۔۔۔۔۔ اس کے دل نے کہا تھا۔۔۔۔۔

اتنی پیاری تو ہے ہو گا کوئی بوائے فرینڈ دماغ نے کہا تھا۔۔۔

نہیں میں کیوں سوچ رہا ہو میری طرف سے اسکے ساتھ کوئی بھی کچھ کرے مجھے اس سب میں نہیں پڑنا اگے زندگی میں بہت کمپلیکیشنز ہیں اس نے لمبا سانس لیتے سوچا تھا۔۔۔

یس کم ان دروازہ ناک ہونے کی آواز پر اس نے کہا تھا۔۔۔

سر اٹس ڈن نشرح نے اندر آتے ہیچھ پیپرز اسکی ٹیبل پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہمم اوکے اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سر تو میں جاؤ۔۔۔ نشرح نے پوچھا تھا۔

نہیں ائی مین مجھے کچھ پوچھنا ہے----- اس نے لہجے کو نارمل رکھتے کہا تھا---

جی سر پوچھیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

کیا تم انگیجڈ ہو---- ائی مین کمیٹڈ ہو---- ائی مین کوئی بوائے فرینڈ---- اسے خود نہیں سمجھ آیا تھا کے وہ کیسے یہ سوال کر گیا ہے -----

واٹ---- اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا---

سبحان نے کندھے اچکائے تھے جیسے کہہ رہا ہو مجھے خود نہیں پتہ مجھ سے کیا ہو گیا ہے---- کیا کہہ گیا ہو میں----

آئی تنک اٹس مائی پرسنل میٹر میں کیوں بتاؤ آپ کو اس نے غصے سے کہا تھا-----

اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی----

اف سبحان تمہیں بھی سارے جہان میں یہ ہی ملی تھی اتنی کمپلیکیٹڈ ہے یہ----

اس نے خود سے بڑبڑاتے پیپرز کو دیکھا تھا----

ہیٹلر عجیب حرکتیں کرتا ہے کبھی کبھی بد روح۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔ اس نے کیبن سے نکلتے اسے صلواتیں سنائی تھی ۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ کپڑے بدل کد باہر ائی تھی۔۔۔۔ فرش پر جگہ جگہ کانچ کے ٹوٹے بکھرے ٹکڑوں پر ارحان کے خون کے نشان جم چکے تھے اب۔۔۔۔۔ اس نے اس خون پر ہاتھ لگا کر اس کے درد کو اندر تک محسوس کیا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی کے وہ بہت ٹوٹ چکا ہے۔۔۔۔ ائی ایم۔ سوری ارحان میں نے تمہارے معصوم دل کو توڑا۔۔۔۔ اللہ جی پلیز میری مدد کریں۔۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

شاباش بیٹا میں نے کبھی بھی تمہیں کسی کی دل آزاری نہیں سکھائی تھی۔۔۔۔ میں نے تو ہمیشہ یہی سکھایا کے محبت کا جواب محبت سے دو۔۔۔۔ اسکے کانوں میں اپنے باپ کی اوازگونجی۔۔۔۔۔

امل تم نے زیادتی کی ہے ارحان کے ساتھ اسے مناؤ اسکی طرف قدم بڑھاو اللہ راستہ بنا دے گا۔۔۔۔

زاراکی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔۔

میں مناؤں گی ارحان کو ہر حال میں اللہ جی پلیز راستہ بنا دینا پلیز۔۔۔۔ اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھاپھر کمرے میں سے فرسٹ ایڈ بوکس ڈھونڈ کر اس کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

وہ چپ چاپ گم صم سیدھا لیٹا چھت کو گھور رہا تھا وہ اب رو نہیں رہا تھا مگر اسے چپ لگ گئی تھی کچھ بھی سوچنے سمجھنے یا محسوس کرنے کی کیفیت سے وہ شاید اگے نکل گیا تھا۔۔۔

اس لیے بغیر کسی بھی مقصد کے چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔۔پتہ نہیں کیا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ دونوں پاؤں کے تلوؤں میں ابھی بھی کانچ کے ٹکڑے پھنسے ہوئے تھے۔۔۔۔ خون نکل نکل کر جم گیا تھا۔۔۔۔اور وہ تو محسوس بھی نہیں کرنا چاہ رہاتھا اس درد کو۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھول کر امل اندر داخل ہوئی تھی فرسٹ ایڈ بوکس لیکر۔۔۔۔ اسے نہیں ہوش تھا کے کون آیا کون نہیں وہ تو پتہ نہیں کس دھیان میں گم تھا۔۔۔۔

وہ اسکے بیڈ کے پاس پاؤں والی سائیڈ زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔۔ اور پھر تھوڑا سا جھک کر اس کے زخموں پر لب رکھے تھے ۔۔۔

ارحان نے شدت سے انکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔۔ اسے کسی ٹھنڈے میٹھے سکون نے اہ گھیراتھا۔۔۔۔۔ پاؤں پیچھے نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔۔

وہ اب دوسرے پاؤں کے زخموں پر لب رکھنے لگی تھی۔۔۔ جب اس نے ایک دم ہوش میں آتے پاؤں پیچھے کھینچا تھا۔۔۔۔۔ اور اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

ارحان پلیز اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے اس کے سامنے۔۔۔

امل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔ اس نے بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا جب وہ پوری شدت سے اسکے گلے لگی تھی اسکی کمر پر اپنے بازوؤں کا دباؤ بڑھاتے اس میں تقریباً گھستے ہوئے اسے زور سے پکڑا تھا۔۔۔ اور پھر ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

امل چھوڑو۔۔۔ وہ اسے پیچھے ہٹا رہا تھا۔۔۔۔

بابا کے مرنے کے بعد میں پہلی دفعہ ان کے قلوں پر سنان سے ملی تھی۔۔۔۔ وہ زارا کا کلاس فیلو تھا اور اسکی یونی کے فرینڈز کے ساتھ افسوس کے لیے آیا تھا میں کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی اکیلی جب اس نے اندر اہ کر مجھے تسلی دی تھی سمجھایا تھا۔۔۔ زارا کو اس بات کا نہیں پتہ تھا۔۔۔ اسے تو ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔۔

پھر اس طرح سنان نے آہستہ آہستہ مجھے پروٹیکٹ کرنا شروع کر دیا اور میرا خیال رکھنا شروع کر دیا مجھے اس میں بابا کی جھلک دکھنے لگی۔۔۔۔ وہ اسکے سینے کے ساتھ لگی ہچکیوں سے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ میرا خیال رکھتا مجھے ہر جگہ پر سپورٹ کرتا میری ساری مشکلیں دور کرتا مجھے اس سے محبت ہونے لگی بے حد۔۔۔۔ مجھے لگا بابا کے بعد وہ میری زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہے جس نے مجھے ان کی طرح سپورٹ کیا ان کی طرح میرے لاڈ اٹھائے مجھے اس کی عادت ہونے لگی تھی۔۔۔ اور میں اس پر اندھا دھند اعتبار کرنے لگی عشق ہو گیا اس سے۔۔۔۔۔۔ زارا ماہر سجان مائدہ سب کو وہ برا لگتا تھا سب کو لگتا تھا وہ جھوٹی محبت کر رہا مجھ سے زارا نے مجھے بتایا تھا کے اس نے اسے بھی پرپوز کیا تھا اور اس نے اسے تھپڑ مارا اس پر سنان نے بولا کے وہ اپنی تزلیل کا بدلہ لے گا۔۔۔۔ اور وہ میرے ذریعے یہ بدلہ پورا کرے گا مگر میری آنکھوں پر اس

کی محبت کی پٹی بندھی تھی مجھے وہ سب نظر نہیں آہ رہا تھا جو سب کو اہ رہا تھا۔۔۔۔۔

ارحان میری غلطی نہیں ہے وہ میرے انتہائی کمزور لمحے میں مجھ پر حاوی ہوا تھا۔۔۔ وہ تب آیا میری زندگی میں جب مجھ پر بابا کا دکھ حاوی تھا اور ان کمزور لمحوں میں ہمیں دی گئی تسلی کے دوبول ہمیں ہماری ہمت بڑھانے والے انسان ہمیں دکھ سے نکالنے والے انسان ہمارے دل میں الگ جگہ بنا لیتے ہیں اور سنان کی جگہ میرے دل میں جو بنی وہ میں چاہ کر بھی سب کی اتنی مخالفت کے ختم نہیں کر سکی۔۔۔۔

وہ اس کو مضبوطی سے ہگ کیے روتے ہوئے اکھڑتے سانسوں کے ساتھ کہہ رہی تھی اور وہ وہ تو خود اس کی باتیں سن کر بے آواز آنسو بہا رہا تھا۔۔۔۔

میں مانتی ہوں میں نے تمہارے دل کو بری طرح سے توڑا ہے جس پر مجھے اللہ بھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔ مگر میں وعدہ کرتی ہوں کے آج کے بعد ہم دونوں میں

کبھی سنان نہیں ائے گا میں پورے دل سے اس رشتے کو نبھاؤ گی کیا تم مجھے ایک چانس دے سکتے ہوں تمہیں اس محبت کا واسطہ جو تم مجھ سے کرتے ہو۔۔۔۔ وہ اس سے الگ ہوتے اب ہاتھ جوڑے کہہ رہی تھی۔۔۔

ارحان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ بس اسے روتی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ بھی کسی کمزور لمحے کی محبت کا شکار ہوئی تھی جیسے ارحان اس کی محبت میں ہوا تھا۔۔۔۔ اس نے بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اور پھر اس کے جڑے ہوئے ہاتھ نیچے کر کے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔ وہ اپنی قیمتی محبت کو کسی بھی غیر کی بکواس کی وجہ سے ختم نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔ اگر وہ محبت کرتا تھا تو اسے دل بھی بڑا کرنا تھا اپنا اس معاملے میں وہ خود کے اور امل کے لیے اور اذیتیں نہیں بڑھا سکتا تھا۔۔۔۔۔

تھینکیو ارحان اس نے بھی اس کے انسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر اسکے پاؤں کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔

اٹھو امل میں کروا لوں گا ڈاکٹر سے ڈریسنگ ۔۔۔۔ اسنے پاؤں پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں میں خود کروں گی آپ لیٹے رہیں چپ کر کے امل نے اس کے پاؤں اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر بڑے احتیاط سے کانچ نکال کر اس کے پاؤں پر ڈریسنگ کی تھی۔۔۔۔

وہ بڑی مشکل سے درد برداشت کر رہا تھا۔۔۔۔۔ پٹی کرتے کرتے امل کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

امل نو مور ٹئیرز اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

میری وجہ سے آپ کو اتنے گہرے زخم ائے ہیں میں جب سے آپ کی لائف میں آئی ہوں تب سے بس آپ کو تکلیف ہی دے رہی ہوں۔۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

سششششش۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ جو تھا وہ گزر گیا ہے جو آنے والا ہے وہ بہت حسین ہے۔۔۔۔ اس کے لبوں پر نظریں جمائے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا کتنی دیر خود کو سراب کرنے کے بعد اسکے اکھڑتے سانس اسے ہوش کی دنیا میں لائے تھے۔۔۔۔ اس کے آزادی دیتے ہی وہ اس کے سینے پر سر رکھے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔۔۔۔اور وہ اس کے بالوں پر لب رکھے اس کی کمر سہلا رہا تھا۔۔۔۔

پھر اس کی گردن سے بال سائیڈ پر کر کے کاندھے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔وہ پوری طرح لرزی تھی۔۔۔۔ اور اس کی شرٹ کو زور سے مٹھی میں پکڑا تھا۔۔۔۔

جان ارحان۔۔۔۔ بہت ظلم۔کیا ہے تم نے خود پر اور مجھ پر اب یہ دوریاں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔ کچھ دن دے رہا ہوں خود کو اچھے سے تیار کر لو میری ہونے کے لیے۔۔۔۔ وہ اس کے کان کی لو کو چوم کر اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔ پھر بیڈ پر لیٹ کر اسے خود پر گرایا تھا کمر میں ہاتھ ڈال کر ٹائٹلی ہگ

کیا تھا اسے۔۔۔۔ پھر اس کا چہرہ اپنے پاس کرتے اس کے چہرے کے ہر ہر نقش کو چومنے لگا تھا انکھیں ناک گال کان سب جگہ اپنی محبت کی مہریں ثبت کر رہا تھا۔۔۔۔ جیسے سکون محسوس کر رہا ہوں اپنی روح تک۔۔۔۔

ارحان گ۔۔۔۔گ۔۔۔گھر چلیں اس نے اسکی شدتوں کو برداشت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہمممممم ہاں۔۔۔۔۔۔ وہ مدہوش لہجے میں کہتے اس کے چہرے پر جھکا مسلسل اسکے چہرے کے ہر نقش کو چوم رہا تھا۔۔۔۔

ارحان گھر۔۔۔۔۔ اب کے وہ اس کے سینے سے لگتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

اچھا چلو۔۔۔ورنہ روک نہیں پاؤں گا خود کو۔۔۔۔ وہ اس سے دور ہوتے ہوئے سرد آہ لیتے بولا تھا۔۔۔۔ اور اس نے شرم سے لال ہوتے دوپٹہ اٹھاکر گلے میں لیا تھا جو نا جانے کب سے بیڈ کے پاس گرا تھا۔۔۔۔

چلو وہ اس کا ہاتھ پکڑے روم سے باہر ایا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ اچھا مزاق ہے جب میں نے کہا تھا کے مجھے کل کال کرنا پھر کی کیوں نہیں۔۔۔۔ وہ اذہان سے ویڈیو کال پر بات کرتے برس رہی تھی۔۔۔

بھنڈی میڈیسن لی تھی نیند اہ گئی تھی تو سوگیا تھا۔۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ کون سا نوا کٹا کھول لیا بیٹھے بٹھائے عشق کر بیٹھے ہو۔۔۔۔ وہ بھی اتنا جان لیوا۔ اس نے فریج میں سے پانی نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے خود سمجھ نہیں آیا اور جب سمجھ آیا تب وہ بہت دور جا چکی تھی پہلے تو اس پر ظلم کے پہاڑ ہی توڑتا رہا اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کیوٹ گرل۔۔۔۔ کیوٹ گرل۔۔۔۔ علیھا آواز دیتے اندر ائی تھی۔۔۔۔

ہاں میں یہاں ہوں۔۔۔۔ اس نے کچن سے آواز لگائی تھی۔۔۔۔

کوئی آیا ہے کیا نشو ۔۔ اذہان نے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں وہ نیبرز میں رہتی ہے بچی بہت کیوٹ ہے میری بیسٹی بن گئی ہے رکیں میں بات کرواتی ہوں آپ سے۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور کچن سے باہر نکلی تھی۔۔۔جہاں سامنے سے علیہا اسکی طرف آہ رہی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ لیں کیوٹ گرل یہ پکڑیں مجھے جانا ہے۔۔۔ اس نے باول ٹیبل پر رکھتے جلدی جلدی میں پلٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارے یار دو منٹ رکو میرے بھائی سے بات کر لو۔۔۔ اس نے اسے آواز دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں کیوٹ گرل ابھی سب میرا ویٹ کر رہے ہیں میں نے اپنا چیک اپ کروانے جانا ہے پھر بات ہو گی۔۔۔۔ اس نے داخلی دروازہ عبور کرتے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔

یار مجھے اس سے بات کروانی تھی تمہاری لومڑ۔۔۔ نشرح نے سیڈ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں نیکسٹ ٹائم کروا دینا۔۔ ۔ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر سیڈ نہیں ہوتے۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان تم بات کرتے نا اس سے تمہیں بہت اچھا لگتا وہ نہت بہت زیادہ کیوٹ ہے اسکی باتیں اس کے کرلی بال آف شی از پریٹیسٹ بی بی گرل۔۔۔۔ اس نے خوش ہوتے دل سے اس کی تعریف کی تھی۔۔۔۔

خیر چھوڑو یہ بتاؤ اب کیا سوچا ہے۔۔۔۔ اس نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں جانتا بس اتنا جانتا ہوں کے دعاکر سکتا ہوں ہمیشہ ساتھ کی اس کے ملن کی ہو سکتا نصیب کی دیوی مہربان ہو جائے اور کاتب تقدیر تقدیر بدل دے اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ اذہان یہ تم ہو اللہ کی باتیں کرنے والے اس سے دعا مانگنے والے۔۔۔۔ میں تو جس اذہان کو جانتی تھی وہ تو اپنی تقدیر خود بناتا تھا۔۔۔۔

اس نے حیرت سے کہا تھا اس کی تبدیلی پر۔۔۔۔

ہاں کیونکہ میں جان گیا ہوں کے ہم چاہ کر بھی وہ حاصل نہیں کر سکتے جو ہمارے لیے رب نے نا چاہا ہو۔۔۔۔ مگر اسکی کمی ہوک بن کر دل کو گائل کرتی ہے۔۔۔۔

اس کی جدائی راتوں کی نیند اڑاتی ہے اور اس کے ساتھ گزرے لمحے جب پھوار بن کر دل پر پڑتے ہیں تبھی اس کے نا ملنے کا غم روح کو گہرائیوں تک جھنجوڑ ڈالتا ہے۔۔۔۔ اس نے سرد اہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

کسی کے معاملے میں اتنے بے بس نہیں ہوتے اذہان۔۔۔۔

نشرح کو اس کی باتوں سے خوف آیا تھا۔۔۔

میں ہو گیا ہو اس کے معاملے میں بے بس مجھے وہ نا ملی تو میں مر جاؤ گا۔۔۔

اس نے اپنی کیفیت بیان کی تھی۔۔

تمہارے لیے مشکل تو نہیں ہے اسے ڈھونڈنا تمہارے پاس ہر طرح کی پاور ہے جو چاہے کر سکتے ہو۔۔۔ اس نے حقیقت بیان کرتے کہا تھا۔۔۔

نہیں نشو میرے پاس اس کے معاملے میں ہی تو پاور نہیں ہے اس کے معاملے میں میری ساری پاور سارا غرور سارا جاہو جلال سارا اشتعال ختم ہو جاتا ہے اور تمہیں پتہ ہے ایسا کیوں ہے۔۔۔۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے یہ سزا ہے میرے لیے میرے ان گناہوں کی سزا جو میں نے کیے جو میں نے ہر مظلوم کے ساتھ کیے بلکہ اس کے ساتھ تو حد سے زیادہ کیے اس لیے اللہ نے میرے لیے اس کی محبت کو سزا بنا دیا۔۔۔ اس کی جدائی کو میری لیے پل پل مرتی موت بنا دیا۔۔۔۔ اس کی محبت اس قدر میرے وجود میں

بھر چکی ہے نشو کے میں اب کسی اور کا سوچتا ہوں تو مجھے گناہ لگتا ہے کے اب میری زندگی میں کوئی زبردستی شامل ہونے لگتا ہے تو تب بھی میرا دل بند ہونے لگتا ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی ائی تھی۔۔۔۔

تم جانتی ہو اس نے مجھے میرا رہنے ہی نہیں دیا یہ جسم یہ دل یہ روح اسکی ایک جھلک پانے کے لیے کسی زخمی پرندے کی طرح پڑپڑاتی ہے اس کی یاد میرے لیے کسی موت کی تکلیف سے بڑھ کر نہیں ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا بہت ضبط کے باوجود وہ رونا نہیں چاہتا تھا نشرح کے سامنے وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا نشرح کے سامنے مگر وہ خود پر ضبط نہیں رکھ پایا۔۔۔۔

اذہان پلیز اب تم ایسی باتیں کر کے مجھے بھی پریشان کر رہے ہو اس کی باتیں سن کر اسکی آنکھوں میں بھی تو نمی آئی تھی۔۔۔۔

میں جان بوجھ کر نہیں کر رہا نشو یہ سب مجھ سے ہوتا جا رہا ہے میں چاہ کر اس منہ زور طوفان کو روک نہیں سکتا میں چاہ کر بھی خود کو اس عشق سے بری زمہ قرار نہیں دے سکتا۔۔۔۔ میں اس سب سے بہت آگے نکل چکا ہوں۔۔۔۔۔

کبھی کبھی تو اس کو خود کے اتنا قریب محسوس کرتا ہوں کے سانسیں تک اس کے عشق کی خوشبو سے معطر ہو جاتی ہیں اور کبھی کبھی وہ اتنی دور ہوتی ہے کے دل کسی سخت چٹان پتھر کی طرح ساکت ہو جاتا ہے ۔۔۔۔ اس نے بے بس ہوتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اذہان کیا تمہیں اس کے حسن نے متاثر۔۔۔

نہیں نشو بات جسموں کی ہوتی تو اس معاملے میرے پاس ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت جسم تھا کسی کو بھی اپنی ایک نظر سے گھائل کر سکتا تھا خرید سکتا تھا۔۔۔۔ بات جسم کی رہی کب ہے۔۔۔ میرا عشق تو روح سے جڑ چکا ہے اس کی اب سوچتا ہوں کے اس کو جی بھر کر دیکھ بھی پاؤ گا یا اس کے سامنے آنے سے

نظریں جھک جائیں گی اسکے احترام میں اور پلکیں اٹھنا بھول جائیں گی اور شاید سانس بھی تھم جائے------

وہ بے بسی سے ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا-----

میرا مشورہ ہے تم خدا سے اس کی جدائی پر صبر مانگو اس نے سجیشن دی تھی ---

یہ نہیں کر سکتا---- پتہ ہے نشرح مجھ گناہگار کو سیاہ کارکو بدکار کو میرے گندے وجود سمیت رب نے چنا---- اپنے محبوب کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اس گناہگار کو جسے دوسرا کلمہ تک یاد نہیں جس نے نماز بھی اسلیے یاد کی کے اگر اس کی نماز غلط ہوئی تو نماز کے بعد کی دعا نہیں قبول ہو گی---- اور اگر دعا قبول نا ہوئی تو اس دعا میں کی جانے والی زارا کے ملن کی دعا بھی قبول نہیں ہو گی---

میں وہ شخص ہوں جس نے رب سے رجوع بھی کیا تو اسلیے کے اس سے مجھے اپنا پیار واپس پانے کی غرض تھی----- مجھے اس مالک نے اس قابل سمجھا کے اپنے محبوب کے روضہ پر کھڑا کیا----

اور پتہ میری ذلت اور پستی کی انتہا کیا تھی۔۔۔ میں نے تب بھی وہاں کھڑے ہو کر اس پاک ہستی سے اس دوجہان کے والی سے۔۔۔۔۔ وہ دو جہانوں کے والی جنھوں نے واضح فرمایا:

میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد، احمد اور ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ" کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا میرے بعد حشر ہو گا اور میں عاقب ہوں یعنی خاتم النبین ہوں۔ میرے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آئے گا۔"

(صحیح بخاری، ۳۵۳۲)

میں نے تب بھی وہاں کھڑے ہو کر بھی۔۔۔۔رو رو کر گڑ گڑا کر اسکا قرب حاصل کرنے کی بجائے زارا کا ساتھ مانگا اس کے ملن کی دعا کی میرے لیے محبت کسی کبیرہ گناہ سے بھی بڑھ کر ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ میں ایک نا محرم کے ساتھ کے

لیے اس در پر بھی اپنی ذات کی بے بسی کی انتہا پر تھا میں اپنی محبت کی بے بسی کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

اس بار اس نے خود کو ہچکیوں سے رونے دیا تھا۔۔۔۔ خود پر کوئی بھی بند نہیں باندھا تھا وہ جانتا تھا کے وہ نا رویا تو اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔

اذہان سنبھالو خود کو ہو سکتا ہے وہ رب کے لیے بہت خاص ہو اور رب بھی یہ چاہتا ہو کے اس کی خاص اور پاک روح کی طلب تم اس کی سب سے پاک ہستی کی پاک جگہ پر کرو جن کے وسیلے سے سب کو ملتا ہے۔۔۔۔

تمہارا دل بہت پریشان ہے تم بھی پریشان ہو میری بات مانو تم جب تمہارا دل تنگ ہو یا گھبرائے تو "الم نشرح "کو یاد کر لیا کرو۔۔۔۔ اور اس کو پڑھا کرو۔۔۔۔

بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے، مشکل دو آسانیوں کے درمیان ہے۔۔۔۔۔

اس نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔

آللہ اکبر اللہ اکبر۔۔۔ اسکے کانوں میں آذان کی صدا گونجی تھی۔۔۔۔

میں تم سے بعد میں بات کرو گا نشو۔۔۔۔۔۔کہتے اس نے فون بند کیا تھا اورنماز کے لیے اٹھا تھا وہ بدل گیا تھا اس نے خود کو بدل دیا تھا۔۔۔ اس کے عشق نے اسے منزلیں اچھے سے سمجھا دی تھیں اب۔۔۔ اور وہ راستے بنانا جانتا تھا۔۔۔۔

یا اللہ میرے بھائی کے دل کو صبر دے مجھے لگتا تھا اس کو کوئی ہرا نہیں سکتا مگر وہ ہار گیا ہے بری طرح ہارگیا ہے اپنی محبت کے ہاتھوں کسی لٹے ہوئے جواری کی طرح بے بس ہے۔۔۔

مجھ سے نہیں دیکھی جا رہی ہے میرے مالک اس کی بے بسی۔۔۔ اس پر رحم کر میرے رب۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے دل سے دعا مانگی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا کہہ رہے ہو تم دماغ سیٹ ہے کیا واقع اس کو ہارٹ اٹیک ہوا۔۔۔
یاور احمد نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔
بلکل صاحب میں نے تو ساری تیاری کر لی تھی مگر جب وہاں پہنچا تو پتہ چلا کے رات مہندی اور ولیمے کی تقریب کے دوران ہی اسے اٹیک ہوا تھا۔۔۔
اس کے کارندھے نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میرے لگلے حکم کا انتظار کرنا اس نے اپنے کارندھے کو کہا تھا۔۔۔

یار ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ تو کبھی بیمار نہیں ہوا کبھی اسے دل کا مسئلہ پہلے نہیں ہوا میں اس کا بچپن کا دوست ہو تو ایسے کیسے اس کو اچانک سے ہارٹ اٹیک اس نے خود کلامی کی تھی۔۔۔۔

اف اذہان تم نے میری ساری پلیننگ بگاڑ دی سوچا تھا ایک تیر سے دو نشانے ماروں گا تمہاری شادی بھی رکواوں گا اور پھر تمہیں پارٹی کا ٹکٹ بھی ہروا دوں گا مگر یہ کیا کیا تم۔نے میری جیت کا مزاہی کراکر کر دیا ہربار تم میری چال سے بچ نکلتے ہو۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

مگر مگر کوئی بات نہیں ابھی الیکشن باقی ہیں پارٹی کا اقتدار باقی ہے رات باقی ہے برسوں کی رنجشوں کا بدلہ تم۔سے نا لیا تو میرا نام بھی یاور احمد نہیں۔۔۔۔

جشن تو مناؤں گا تمہاری ہار کا زیادہ اور اپنی جیت کا کم--- ہائے کتنا حسین ہو گا تمہاری ہار کا غم اور میری جیت کا نشا----

وہ قہقہے لگانے لگا تھا-----

یس ائی ایم فیوچر پنجاب منسٹر----کہتے اس نے پھر سے بلند بانگ قہقہہ لگایا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بے سدھ وجود بغیر حس و حرکت کے زمین پر سیدھا پڑا تھا اور اس وجود پر سفید چادر پڑھی ہوئی تھی----

پاس ہی کچھ لوگ بیٹھے حق اللہ حق اللہ کہہ رہے تھے کسی ایک کے بھی چہرے پر افسردگی نہیں تھی کسی ایک کی بھی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے---- سب بہت نارمل بی ہیو کرتے رب کی ثناء بیان کر رہے تھے-----

اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تھی۔۔۔۔وہ درگاہ کا احاطہ ہی تھا۔۔۔ پھر اس نے آسمان کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔دور سے اڑتا کبوتر اس سفید چادر والے وجود کے اوپر سے پڑپڑاتا ہوا گزرا تھا۔۔۔ جیسے کسی چیز سے آزادی ملی ہو۔۔۔۔ اس نے اپنی نظروں کا تعاقب اس کبوتر کی اڑان کی طرف پھیرا تو دیکھا وہ کبوتر لمحوں میں حاکم بابا کی شکل بن گیا۔۔۔۔

حاکم بابا۔۔۔اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔ اسکا جسم ایک دم سے کانپا تھا۔۔۔۔اور بھاگتے ہوئے اس سفید چادر والے وجود کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون ہیں یہ۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے بہتے ہوئے آنسوؤں سے پوچھا تھا۔۔ ۔۔۔ اردگرد موجود لوگوں سے۔۔۔۔ مگر کوئی جواب دینے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے سب کو دیکھتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔ اور کانپتے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چادر کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔ ۔

وہ چادر ہٹانا نہیں چاہتی تھی مگر اسے اپنے اندر پنپنے والے خیال کی نفی کرنی تھی۔۔۔۔ یہ سوچ بھی اسکے وجودکو تار تار کر رہی تھی کے اتنی مہربان اور شفیق ہستی اس سے جدا تو نہیں ہو گئی اس نے بہتے آنسوؤں پر قابو پاتے چادر کا کونا پکڑ کر سرکانا شروع کیا تھا۔۔۔۔ انکھیں بند کیے وہ یہ عمل کر رہی تھی اس میں ہمت نہیں تھی آنکھیں کھولنے کی وہ انکھیں نہیں کھولنا چاہتی تھی۔۔۔۔

چلو چلو لے چلو۔۔۔۔ کچھ لوگوں کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔

اس نے پہلے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں اور پھر انہی آنکھوں کو بہتے آنسوؤں سے کھول کر اپنے خیال کی تردید کرنی چاہی تھی مگر وہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

وہ وہی تو تھے وہی مہربان شفیق چہرہ ماتھے پر مہراب سفید لباس۔۔۔۔ ہونٹوں کی ہلکی سی مسکان جیسے کوئی گہری نیند سو رہا ہو۔۔۔۔

حاکم بابا۔۔۔۔ اس نے روتی آنکھوں کو ان کا چہرہ دیکھتے پتھر کر لیا تھا۔۔۔

کلمہ شہادت کوئی بڑے زور سے پکارا تھا۔۔۔۔۔

نہیں کہا لے کر جا رہے ہو چھوڑو بابا کو اس نے روتے ہوئے ان کی چادر کا کونا پکڑے کہا تھا۔۔۔۔

کلمہ شہادت پھر سے اواز بلند ہوئی تھی۔۔۔۔ نہیں لے کر جاو چھوڑو کہاں لے کر جا رہے ہو اب کے اس نے چادر کو مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔۔

وہیں جو سب کی اصل ہے وہیں جہاں سب نے لوٹ کر جانا ہے ہم نے تم نے سب نے۔۔۔۔۔ کسی نے اس کا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ دور لے کر جا رہے تھے ان کو اس سے وہ پیچھے بھاگی تھی مگر وہ ان تک نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔۔

حاکم بابا۔۔۔۔۔۔اس نے دوڑتے ہوئے پکارا تھا وہ دوڑ رہی تھی یکایک جگہ تبدیل ہوئی تھی اور اسنے خود کو قبرستان میں پایا تھا۔۔۔۔

گیلی مٹی کی قبر۔۔۔۔ اس نے قبر کی طرف دیکھتے کہا تھا اور اسی لمحے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

یا اللہ خیر اس نے پسینے سے تربتر وجود کے ساتھ کانپتے ہاتھوں سے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

یہ کیسے خواب دیکھ رہی ہوں میں آج کل ان دنوں۔۔۔۔۔ روضہ رسول کی جالیوں کے پاس کھڑا روتا ہوا شخص۔۔۔۔ آج حاکم بابا۔۔۔۔۔۔ نہیں حاکم بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا وہ لرزتے وجود کے ساتھ آٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ساتھ لیٹی علیہا کو دیکھا جو مزے کی نیند سو رہی تھی جھک کر اس کے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔۔۔

تہجد کا وقت تھا۔۔۔۔ وضو کرنے چلے گئی۔۔۔۔ مگر وہ خواب اسکے اعصاب پر طاری رہا تھا۔۔۔۔۔

تہجد پڑھی اور پھربارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔۔۔ دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

یا آللہ میرے اپنوں کو اپنی حفاظت میں رکھنا زبان پر دعا مچلی-----

میرے سے جو بھی گناہ ہوئے میرے مالک جانے انجانے میں انکومعاف فرما دے-----

میرے گناہوں کی سزامیرے مالک مجھ سے میرا کوئی اپنا چھین کر نا دینامیں بہت گناہگار اور سیاہ کار ہوں میرے گناہ معاف فرما بخش دے میرے گناہوں کو-----

حاکم۔باباکو لمبی زندگی دے میرے مالک انکا سایہ سلامت رکھنا مجھ پر میرے مالک میں نہیں جانتی اس خواب کامقصد کیا ہے کوئی اشارہ ہے یا پھر کسی اپنے کی

جدائی۔۔۔ مگر میں اب یہ سب نہیں برداشت کر پاؤں گی مجھ پر کرم کر میرے رب کرم۔۔۔۔۔

اذہان پر اپنی رحمت کرنا اس کی عمر دراز کرنا اسے راہ حق دے میرے مالک۔۔۔۔ میں جانتی ہو وہ میرے لیے نا محرم ہے مگر میرے رب میں اس کا کوئی بھی دکھ نہیں برداشت کر سکوں گی ۔۔۔۔ میرے مالک رحم فرمانا اس پر۔۔۔۔ میرے معاملے میں کی جانے والی کسی بھی کوتاہی کی باز پرس نا کرنا میرے مالک اس سے۔۔۔۔۔

یہ دل اس کی تکلیف سے کٹ جائے گا۔۔۔ یہ روح تڑپ اٹھے گی مالک۔۔۔۔

حاکم بابا علیہا امل اذہان سبحان ان میں سے کسی کو کچھ نا کرنا میرے مالک وہ روتے ہوئے گڑگڑا کر دعا کر رہی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اوئے پٹاخہ کدھر---- ارحان اذہان کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر آیا تھا روم میں تو وہ باہر جانے لگی تھی----

ماما نے بلایا ہے---- اس کی طرف دیکھے بغیر اس نے کہا تھا----

کہیں نہیں جا رہی تم ادھر آؤ میرے پاس اس نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا تھا---

ارحان ماما کو کام ہے ضروری---- اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے----

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

امل واپس آؤ۔۔۔ اس نے اس بار تھوڑا غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

بولو۔۔۔ وہ منہ پھلاتی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

کل تمہیں چھوڑ کر گھر پھر میں کل سے ہوسپٹل تھا۔۔۔۔

تھا یا نہیں۔۔۔ اس نے پوچھا تھا اسکی طرف دیکھ کر۔۔

تھے۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔

پھر میں ہوسپٹل سے چار بجے آیا اور آتے ہی پاپا کے کام سے چلا گیا رائٹ اس نے یقین دہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اب کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔ اس نے ائبرو اچکاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

دس بج رہے ہیں ۔۔۔۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

چوبیس گھنٹے تمہارا ہینڈسم شوہر تم سے دور رہا ہے اور تم اسے یہ پوچھنے کی بجائے کے اسے کچھ چاہیے تو نہیں اس نے کچھ کھایا یا نہیں تم باہر جا رہی ہو کیوں۔۔۔۔؟

اس بار وہ تھوڑا سا غصے سے بولا تھا۔۔۔

سوری ارحان وہ ماما نے بلوایا مجھے لگا کچھ چاہیے ہو گا۔۔۔۔ اس نے اس کے غصے سے ڈرتے ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ماما نے تو نہیں بلوایا۔۔۔۔ اس نے کڑے تیوروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر مجھے جانا ہے ان سے پوچھنے کے انہیں کچھ چاہیے تو نہیں۔۔۔۔ اس نے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے ہی جواب دیا تھا۔۔۔۔

اچھا جاؤ میرے لیے کھانا لاؤ اور ماما سے بھی پوچھ آؤ اس نے اس کی مشکل آسان کی تھی۔۔۔۔

ارحان اذہان بھائی۔۔۔۔ اس نے اٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

ان کو میڈیسن کھلا کر لٹا کر آیا ہوں فارم ہاؤس جانے کی ضد کر رہے تھے کہہ کر آیا ہوں کے صبح چلے جانا۔۔۔۔ اچھا تم یار کھانا لا دو بہت بھوک لگ رہی ہے میں فریش ہو جاؤ اس نے بیڈ سے اٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور اس نے اپنے قدم بڑی ماما کے کمرے کی طرف بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔ تھوڑی دیر رک کر دروازہ ناک کیا تھا اس نے۔۔۔۔

یس کم ان اندر سے آواز ائی تھی۔۔۔۔

ماما آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں۔۔۔۔ اس نے کمرے میں جا کر جھجکتے ہوئے پوچھا تھا کیونکہ سامنے حیات ملک بیڈ پر بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے اور تاشہ بیگم ڈریسنگ کے پاس بیٹھی ہاتھوں کو لوشن لگا رہی تھیں۔۔۔۔

نہیں میری جان کچھ نہیں چاہیئے جاو تم ریسٹ کرو انہوں نے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔

سنو لڑکی۔۔۔۔ وہ جانے کے لیے پلٹی تھی تب حیات ملک نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔۔ج۔۔۔جی۔۔۔ اس نے اٹکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایک بات میری کان کھول کر سن لو دوبارہ اس کمرے میں آنے کی جرآت نا کرنا۔۔۔۔ اور نا ہی تمہیں ہمارا نوکر بننے کی ضرورت ہے۔۔۔ تمہارے ہاتھ سے تو میں پانی نا پیو کبھی۔۔۔۔ تمہارے سے بہتر اور اچھے ہمارے نوکر ہیں جو نسلی ہیں۔۔۔ اور تم نالی کی گندگی۔۔۔ انھوں نے نفرت سے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور امل کی انکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔۔۔

چلو نکلو اب دوبارہ اپنی منحوس شکل لے کر میرے سامنے نا آنا انھوں نے گرجدار اواز میں کہتے دوبارہ کتاب پر نظر گاڑی تھی۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہے آپ کو حیات صاحب کیوں پیچھے پڑھ گئے ہیں بچی کے۔۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے روتی امل کو دیکھتے کہا تھا کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

فقیراں انٹی ارحان کو کھانا بھجوا دیں کمرے میں روتے ہوئے اس نے راستے سے گزرتی فقیراں سے کہا تھا اور خود لان کی سائیڈ چلی گئی تھی۔۔۔۔

کیوں ہیں آپ ایسے بڑے پاپا کیوں آپ میں تھوڑی سی بھی انسانیت نہیں ہے کیوں آپ خود کو معتبر اور دوسروں کو نیچ سمجھتے ہیں اس نے جھولے پر بیٹھتے اپنے بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے گالوں پر سے رگڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بابا کاش آپ زندہ ہوتے آپ بتاتے بڑے پاپا کو کے میرا خون بھی نسلی ہے ہم نسلی لوگ ہیں بس تھوڑے کم حثیت ہیں مگر عزت دار ہیں وہ ہچکیوں سے روتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

بعض لوگوں کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے امل خود کو ہلکان نہیں کرتے ایسے لوگوں کی باتوں کو دل پر لیکر۔۔۔۔ کبیر ملک نا جانے کب اس کے پیچھے آہ کر کھڑے ہوئے تھے اور کب انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

پاپا آپ کب ائے۔۔۔۔ اس نے پیچھے مڑتے کہا تھا۔۔۔۔

جب میرے دل نے مجھ سے کہا میری بیٹی رو رہی ہے ہرٹ ہو کر تو میں تمہیں ڈھونڈتے ہوئے آہ گیا۔۔۔۔

انہوں نے اسکے پاس بیٹھتے کہا تھا---

وہ ایسے کیوں ہیں پاپا--- میں یہاں رہنا چاہتی ہوں سب کے ساتھ مل کر خوش ہو کر--- سب کی خوشیوں میں خوش مگر وہ----

اس نے آنسو بہاتے بات ادھوری چھوڑی تھی---

امل مجھے پتہ ہے وہ غلط ہیں میں انہیں سمجھا سکتا ہوں مگر ان کے خلاف کھڑا نہیں ہو سکتا مجھے ان کی عزت کا پاس ہے اور اپنی تربیت کا بھی انہیں سمجھ آئے گی--- بہت جلد مگر تب تک تمہیں بیٹا صبر سے کام لینا ہو گا ثابت قدم رہنا ہو گا

ائی پرامس سب ٹھیک ہو جائے گا انھوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے انسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

پاپا میں نہیں کر پاؤ گی مجھے ایسے لہجے برداشت کرنے کی عادت نہیں میں تو ہمیشہ لاڈو میں رہی ہوں کبھی بھی ایسا رویہ نہیں دیکھا زندگی میں۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

کر لو گی پاپا کی جان مجھے یقین ہے تم پر۔۔۔۔ اور کچھ چیزیں لائف میں ہوتی ہی فرسٹ ٹائم ہے۔۔۔ کچھ لوگوں کو ان کے برے رویے کے ساتھ ہی اچھائی کی طرف لایا جاتا ہے وہ تم سے جیسا بھی بی ہیوکریں تم ان کی رسپیکٹ میں کبھی کمی نا آنے دینا دیکھنا سنب ٹھیک ہو جائے گا برائی کبھی بھی اچھائی سے جیت نہیں سکتی انھوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

انشاللہ پاپا اس نے عزم سے کہا تھا۔۔۔۔

میرا بہادر بچہ کبیر ملک نے اس کی ناک کھینچی تھی۔۔۔۔

آہ پاپا ناٹ فئیر اس نے ہنستے ہوئے اپنی ناک سہلاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور کھڑکی کے پردے ہٹاتے ارحان نے اس منظر کو دل میں اترتا محسوس کیا تھا وہ دل سے اب سب نبھا رہی تھی آسے دیکھ کر اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔

دروازے پر ہوتی دستک نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

آہ جاؤ اس نے کہا تھا۔۔۔۔ اور فقیراں نے کھانا لا کر اندر رکھا تھا۔۔۔۔

امل نے کھانا کھا لیا۔۔۔۔ اس نے فقیراں سے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں۔ جی کہہ رہی تھیں کے آپ کے ساتھ کھائیں گی۔۔۔۔ فقیراں نے کھانے کی ٹرے میز پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

بھیجو اسے لان میں ہے پاپا کے ساتھ۔۔۔۔ اس نے کہتے کھانے کی ٹرے کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا کھا کیوں نہیں رہے ۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ روم میں آہ گئی تھی۔۔۔۔

کسی نے مجھے بتایا کے میری بیوی بھوکی ہے میرے انتظار میں تو سوچا اسکے ساتھ ہی کھانا کھا لوں اس نے انکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں کوئی نہیں ویٹ کر رہی تھی ہاں ساتھ دینے کے لیے کھا لیتی ہوں اس نے چوری پکڑے جانے پر صاف لہجے میں کہا تھا اور پھر اسکے ساتھ آہ کر نیٹھی تھی۔۔۔۔ دونوں نے کھانا کھایا تھا۔۔۔۔

پھر وہ برتن کچن میں چھوڑنے گئی تھی ارحان کے کیے کافی بنوا کر روم میں آئی تو وہ میچ دیکھنے میں بزی تھا۔۔۔

کافی۔۔۔۔ اس نے اس کے سامنے کافی کا کپ کیا تھا۔۔۔۔

تھینکیو بہت تھک گیا ہوں آج اس نے کافی کا سپ لیتے کہا تھا۔۔۔

وہ اب فرسٹ ایڈ لے کر اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

امل ٹھیک ہیں اب زخم مجھے اچھا نہیں لگتا تم پاؤں کو ہاتھ لگاؤ اس نے اسے اپنے پاؤں کو گود میں رکھتے اور فرسٹ ایڈ بوکس کھولتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

کل سے جوگرز میں گھوم رہے ہیں میں جانتی ہوں کتنا تکلیف دہ ہو گا ایسے چلنا۔۔۔ اور یہ بھی جانتی ہو ہوسپٹل میں ڈریسنگ نہیں کروائی ہو گی۔۔۔۔ اس نے اس کے پاؤں کے تلوؤں پر اںٔٹمنٹ لگاتے کہا تھا۔۔۔

اب تم مجھے مجبور کر رہی ہو خود سے پیار کرنے پر۔۔۔ اس نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے کافی کا آخری سپ لیتے کہا تھا۔۔۔

بلکل ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا چپ کر کے سو جائیں تھکے ہوئے ہیں۔۔۔ ریسٹ کریں۔۔۔ اس نے بوکس کو اسکی جگہ پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

امل ٹائم دیا ہے تمہیں اس رشتے کی شروعات کیلئے چھوٹی موٹی گستاخیوں کے لیے ارحان کبیر ملک اجازت نہیں لیتا اس نے صاف لفظوں میں کہا تھا۔۔۔

اور کھینچ کر اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔۔۔

ارحان۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جان ارحان تھکاوٹ دور کر دو ناں ۔۔۔ اسنے ذو معنی انداز میں کہا تھا۔۔۔

میں خود بہت تھک گئی ہوں ارحان ائی نیڈ ریسٹ اس نے التجا کی تھی۔۔۔۔

اوکے بابا سو جاؤ ۔۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔کہتے وہ اپنی بیڈ سائیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔

ارحان نے بھی لائٹ آف کر کے لیمپ لائٹ آن کی تھی اور سونے کے لیے لیٹا تھا۔۔۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔ اس کی پشت کو سینے سے لگائے اس کی کلائی کو سامنے کرتے اس میں گجرا پہنایا تھا۔۔۔

ارحان یہ کیا امل نے اس کی طرف رخ موڑتے ہوئے اپنے ہاتھ کو سامنے کرتے پوچھا تھا۔۔۔ اتنی دیر میں وہ اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجا گجرا پہنا چکا تھا۔۔۔۔

واؤ ارحان آپ کو کیسے پتہ گجرے میرے فیورٹ ہیں مجھے بہت پسند ہیں یہ اس نے اپنے گجرے والی کلائی کو ناک کے پاس لاتے اس کی سمیل سونگھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیونکہ یہ مجھے بھی بہت پسند ہیں پتہ میں جب بھی گجرے دیکھتا تھا میری خواہش ہوتی تھی کے میری بیوی بھی میرے ہاتھوں سے روز گجرے پہنے اس نے اس کے گجرے پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

ائی لو یو امل اس کو خود کے ساتھ بھینچے اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

ار۔۔ار۔۔۔ ح۔۔۔ اس نے اس کی پناہوں میں مچلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ششششش۔۔۔ پلیز کچھ مت بولو۔۔۔ اس نے اس کے لبوں پر جھکتے کہا تھا۔۔۔۔اور امل بے حال ہوئی تھی اس کی شدت سے اس کے جنون سے۔۔۔۔جب لگا کے اب سانس نہیں لے پائے گی تو اس کے سینے پر ہاتھ رکھ

کر دباؤ بڑھایا اسے ہوش میں لانے کے لیے۔۔۔ اور اس نے اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اسے اور بے بس کیا تھا۔۔۔۔پھر اس کی کوشش ترک کرنے پر اس سے تھوڑا پیچھا ہوا تھا اور اس نے اس کے سینے پر پنچ مارتے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو ریلیکس کرنا چاہا تھا۔۔۔

واؤ ریڈ چلی انار جوس تو بہت مزے کا تھا۔۔۔ ائی وانٹ ون مور ٹائم اس نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی تو اسکی دبی ہوئی سسکی پر دھیان گیا۔۔۔۔

امل کیا ہوا۔۔۔ وہ پریشان ہوا تھا اس کے آنسوؤں سے۔۔۔

مجھے سانس نہیں آہ رہا اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بے بی ڈونٹ سے اٹ۔۔۔۔ عادت ڈالو خود کو اب۔۔۔ اس کو خود کے ساتھ لگاتے اس نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تھا۔۔۔

اور پھر اپنی آنکھیں بھی بند کر لیں تھیں۔۔۔۔

مجھے سونا ہے ارحان اس نے اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

سوجاؤ روندو کچھ نہیں کہتا اب اتنی جلدی میری محبت کا امتحان ختم ہونے دو گی تم۔۔۔ اسنے مصنوعی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔ اور اس کی کمر میں بازو ڈالے اس کو اور قریب کیا تھا۔۔۔ اس نے اس کی یقین دھانی پر آنکھیں بند کیں تھیں اور دونوں ایک دوسرے میں سکون ڈھونڈتے سوگئیے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مجھے فٹ بال کھیلنا ہے آج سے----

وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب علیہا نے کہا تھا----

کھیل لینا پہلے ٹھیک ہو جاؤ---- سبحان نے نرم لہجے میں کہا تھا-----

یہ کیا بات ہوئی ٹھیک تو میں نے پتہ نہیں کب ہونا ہے تو کیا تب تک میں اپنی خواہشیں مار لوں---- علیہا نے روٹھے لہجے میں کہا تھا---

اچھا نا بس ایک مہینہ انتظار کر لو پھر کھیل لینا پلیز۔۔۔ سبحان نے التجا کرتے کہا تھا۔۔۔

اوکے بس ون منتھ۔۔۔۔ علیہا نے ایگری کیا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ سبحان نے گم صم بیٹھی زارا کو دیکھتے کہا تھا اور علیہا سے بھی اشارے سے پوچھا تھا جس نے کندھے اچکا کر صاف کہا تھا کے اس کو کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔

سبحان مجھے لاہور جانا ہے۔۔۔۔۔ اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہتے علیہا کو خوشی دی تھی اور سبحان کے تو سر پر بم۔پھوڑا تھا۔۔۔

واٹ طبیعت ٹھیک ہے نا تمہاری---- اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا---

ہاں بلکل ٹھیک ہے بس دو دن کے لیے جاؤں گی میں نے خواب میں حاکم بابا کو بہت عجیب حالت میں دیکھا ہے میرا دل بیٹھ رہا ہے ان کے لیے پلیز سجان علیہا ادھر ہی ہو گی میں بس چوبیس گھنٹوں میں آہ جاؤ گی---اس نے ریکوسٹ کی تھی----

کیوں میں کیوں آدھر مجھے بھی جانا ہے وہاں ---- علیہا نے غصے سے کہا تھا---

علیہا ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ ایک دن کی تو بات ہے میں بس حاکم-بابا کے لیے جا رہی ہوں اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے منت کی تھی---

کہیں نہیں جارہا کوئی علیہا جاؤ تم میرا بیگ اور فائلز لا دو میرے کمرے سے پلیز---
سبحان نے علیہا کو وہاں سے ہٹایا تھا----

سبحان تم سمجھ نہیں رہے ہو میرا جانا ضروری ہے پلیز مجھے جانے دو---- خدا کا واسطہ اس نے تقریباً ہاتھ جوڑے تھے اسکے سامنے----
تم جانتی بھئ ہو تم کیا کہہ رہی ہو تم مجھ سے یہ کہہ رہی ہو تمہیں لاہور جانا ہے وہاں جہاں سے کتنی مشکلوں کے بعد میں تمہیں نکال پایا ہوں---- دیکھو میں رسک نہیں لے سکتا فور گاڈ سیک---- اس نے غصے سے کہا تھا----
نہیں ہو گا مجھے کچھ میں سنبھال لوگی سب میں نا گئی تو میں یہاں رہ کر مر جاؤں گی ایک دن کی تو بات ہے آج شام وہاں پہنچوں گی کل شام وہاں سے آہ جاؤں گی چوبیس گھنٹے ہی تو رہنا ہے مجھے وہاں---- تم ایسا کرنا ریٹرن ٹکٹ بھی کروا دینا---- تم سمجھو پلیز-----

وہ رو رہی تھی باقاعدہ۔۔۔۔۔

دیکھو زارا تم وہاں سے نہیں سوچ رہی جہاں سے میں دیکھ اور سوچ رہا ہوں وہ اذہان کسی بھوکے شیر کی طرح تمہیں ڈھونڈنے کے لیے بیٹھا ہے تم سمجھو بات کو۔۔۔ اگر اسے تمہارے وہاں ہونے کی بھنک بھی لگ گئی تو میں بھی کچھ نہیں کر پاؤں گا۔۔۔ دیکھو کچھ دن رک جاؤ میرا پروجیکٹ تیار ہو جائے میں خود تمہیں لے کر جاؤں گا اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم سمجھ نہیں رہے سبحان میرا جانا ضروری ہے مجھے اذہان کی فکر نہیں ہے کون بتائے گا اسے۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

اذہان نے ماہر کے پیچھے بندے لگائے ہوئے ہیں وہ اسکی پل پل کی حرکت پر نظر رکھتے ہیں تم جاوگی تو اسے پتہ چل جائے گا۔۔۔

اس نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو تم مت بتانا ماہر کو کسی کو بھی مت بتاؤ میں ائیر پورٹ اتر کر سیدھا ٹیکسی سے درگاہ چلی جاؤ گی۔۔۔ اس نے سجیشن دی تھی۔۔۔۔

واہ تم نے اتنا گہرا صدمہ لے لیا ہے کے تمہارا دماغ کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔۔۔۔ اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

سبحان میری بات۔۔۔۔

بس زارا سٹاپ اٹ۔۔۔۔اس نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔

میں جاکر رہوں گی اس نے اس کے پلٹتے ہی پختہ لہجے میں کہا تھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

تم نہیں جاؤ گی زارا میں نہیں رسک لے سکتا تمہیں لے کر اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

سبحان پلیز ایک بار مان جاؤ میں جب تک حاکم۔بابا سے نہیں مل لوگی مجھے سکون نہیں ملے گا پلیز تم میرا ساتھ دو تم مجھ سے فون پر رابطے میں رہنا میں انشاللہ سیو واپس آؤ گی۔۔۔۔پلیز اس نے اب کے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ میں ٹکٹ کروا دیتا ہو جو بھی پہلی ملی۔۔۔۔ اس نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔۔ اس نے خوش ہوتے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

پیٹر مین بیگ ۔۔۔۔۔۔ علیہا نے اسکی طرف بیگ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔اور وہ بیگ اور فائلز لیے چلا گیا تھا۔۔۔

تو منا لیا تم نے پیٹر مین کو اس نے صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

کس کو منا لیا۔۔۔ نشرح نے اتے ہی ان کی بات سنتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا پاکستان جا رہی ہے۔۔۔ علیہا نے نشرح کے بیٹھتے ہی اسے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ وہ کیوں۔۔۔ اس نے حیران ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

وہ ہمارے بہت عزیز انکل ہیں تو ان کی طبیعت خراب ہے ان کی خیریت دریافت کرنے زارا نے بتایا تھا۔۔۔

اوہ اللہ صحت دیں ان کو۔۔۔۔۔ ویسے میرا بھی بڑا دل چاہ رہا ہے گھر جانے کو بھائی کی وجہ سے کافی پریشان بھی ہوں مگر کیا کروں۔۔ اگزیمز اور پھر یہ جرنلزم۔۔۔۔ اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیوں کیا ہوا بھائی کو زارا نے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار ہارٹ اٹیک ہوا پرسوں جب تمہیں نہیں ہوا اسی دن بہت پریشان ہیں وہ محبت کرتے ہیں کسی سے محبت کیا یار عشق کرتے ہیں اس لیے تو اپنے نکاح کے عین موقعے پر جب برے پالٹا ان کی زندگی میں کسی اور کو شامل کر رہے تھے
زبردستی۔۔۔۔ بھائی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا دیکھو کیسا عشق ہے نا خدا بھی انہیں کسی اور کا نہیں ہونے دے رہا۔۔۔ بہت خوش قسمت ہے وہ لڑکی جس سے بھائی عشق کرتے ہیں۔۔۔۔ نشرح نے رشک سے کہا تھا۔۔۔۔

تو تمہارے بھائی نے اس لڑکی کو بتایا نہیں۔۔۔۔ کے وہ اس سے۔۔۔۔اس نے تجبس کے مارے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار وہ لڑکی غائب ہو گئی ہے نہیں مل رہی بہت ڈھونڈ رہے ہیں سب دعا کرو مل جائے۔۔۔۔ نشرح نے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ زارا کو اسکی باتوں سے کچھ عجیب محسوس ہوا تھا۔۔۔

اللہ کرے مل جائے آمین علیہا نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔

ہاں یار بھائی بہت تڑپتے ہیں بہت یاد کرتے ہیں اس کو پہلے اس پر اتنا ظلم کیا اور اب اس کی خاطر خود کو اتنا بدل لیا نمازیں پڑھتے ہیں اور مجھے بتا رہے تھے کے

خواب میں بھی وہ رب سے اس کے نبی کا وسیلہ دے کر اس کے نبی کے روضہ کی جالیوں کو پکڑے روتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے اسے ہی مانگتے ہیں اسے۔۔۔۔۔ نشرح نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور زارا کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی تھی ۔۔۔ نہیں وہ نشو کا بھائی کیسے ہو سکتا ہے دنیامیں ایک ہی بندے کو تو عشق نہیں ہوتا ایک ہی بندے کو تو ایک جیسے خواب نہیں آتے ہر کسی کا معاملہ الگ ہوتا ہے اس نے اپنے دل کے خیال کی نفی کی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا کہاں کھو گئی نشرح نے اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ک۔۔۔ک۔۔۔کہیں نہیں۔۔۔ اچھا نشرح میں چلی جاؤگی تو علیہا کا خیال رکھنا پلیز۔۔۔ اس نے اس سے فیور مانگی تھی۔۔۔

فلکرناٹ ڈئیر بڑی ہم۔دونوں خوب سارا ہلا گلا کریں گے اس نے علیہا کے اگے پنچ کرتے کہا تھا اور اس نے بھی اسکے پنچ کے ساتھ پنچ مارا تھا۔۔۔

تھینکیو اچھا میں کافی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔ زارا نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
نہیں یار کافی نہیں پینی میں یہ کہنے آئی تھی کے رات کو باہر کا پلان ہے تو تیار رہنا۔۔۔ اس نے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔

مگر مجھے شاید جانا پڑ جائے آج ہی اس نے بتایا تھا۔۔۔

اوکے نو پرابلم میں علیہا کو لے جاؤ گی ۔۔۔۔ چلتی ہوں اب اس نے کہتے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے ۔۔۔۔

بائے ۔۔۔۔ علیہا نے اسے بائے کرتے دروازہ بند کیا تھا ۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو سر کام ہو گیا ہے ۔۔۔۔ ان کو فون پر کسی نے بتایا تھا ۔۔۔

گڈ کیا معلوماتِ ہیں حیات ملک نے پوچھا تھا ۔۔۔

سر یہ سب چھیڑ چھاڑ وہ جرنلسٹ ادھر بیٹھا کر رہا ہے اس نے کافی ڈیٹا آپ کے خلاف اکٹھا کر لیا ہے ۔۔۔۔

اور وہ جو دوسری معلومات آپ نے مانگی تھی اسکا بھی اسی جرنلسٹ سے لنک ہے---- ادمی نے اطلاع دی تھی---

ہاں بولو میں سن رہا ہوں---- حیات ملک نے غصہ کنٹرول کرتے کہا تھا---

سر زارا درید اور اسکی بہن علیہا درید جو کہ ارحان صاحب کی بیوی ائی مین امل درید کی بہنیں ہیں ان کو وہ پرائیویٹ جیٹ سے مانچسٹر لے کر گیا ہے اذہان صاحب سے بچا کر اور آپ کے خلاف ثبوت بھی وہ سجان ہی اکھٹے کر رہا ہے ہر طرح سے---- اس نے گویا ساری انفارمیشن حیات ملک کے سپرد کی تھی----

وہ جتنے مرضی ہاتھ پاؤں مار لے کچھ نہیں کر سکتا اور رہی بات ان بہنوں کی ان کو ہر بار کر کے رہوں گا میں اب۔۔۔۔ تم ایسا کرو ائیر پورٹ انتظامیہ سے رابطے میں رہو ان سے کہو ان ناموں میں سے کسی بھی نام کی کوئی بھی بکنگ ہو تو ہمیں فورا اطلاع دیں حکم دیتے انہوں نے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

سبحان تم اور تمہاری ان منہ بولی بہنوں کی الٹی گنتی شروع جنہوں نے میرے گھر میں میرے بچوں کو مجھ سے دور کر دیا۔۔۔۔

انہوں نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔

ہیلو زارا۔۔۔۔ سبحان نے کہا تھا۔۔۔

ہاں بولو سبحان۔۔۔۔۔۔۔ اس نے مصروف انداز میں کہا تھا۔۔۔

پیکنگ کر لو دو گھنٹے بعد فلائیٹ ہے تمہاری باقی باتیں اہ کر کرتے ہیں کہتے اس نے فون بند کیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا کہہ رہے تھے پیٹر مین۔۔۔۔ علیھا نے اس کے خوش ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔
ٹکٹ کنفرم ہوگئی ہے دو گھنٹے بعد کی اس نے روم کی طرف جاتے کہا تھا۔۔۔۔
تم ایسے کیسے کر سکتی ہو زارا درید مجھے یہاں چھوڑ کر تم وہاں جا رہی ہو امل کے پاس۔۔۔۔ وہ بھی اسکے پیچھے ہی روم میں آئی تھی۔۔۔

علیھا وہاں صرف میں حاکم بابا کے لیے جا رہی ہوں میں نے انہیں خواب میں بہت بری حالت میں دیکھا ہے میں اب جب تک انہیں دیکھ نہیں لوں گی صحیح سلامت مجھے سکون نہیں ملے گا۔۔۔۔

اس نے ایک سوٹ نکالا تھا اپنا اور ہینڈ بیگ بھی۔۔۔۔

تم اے زی سے کیوں چھپتی پھر رہی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے بیڈ پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

علیھا تم ہماری باتیں سن رہی تھی جب کے تم جانتی ہو یہ گناہ ہے۔۔۔۔ میں نے انجانے میں سنا سب مگر تم جو کر رہی ہو وہ انجانے مییں نہیں ہے۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں اصل بات کا نہیں پتہ۔۔۔ اس نے اپنا پاسپورٹ الماری سے نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم نہیں بتاؤ گی تو کیا مجھے پتہ نہیں چلے گا۔۔۔ اس نے تکیے پر سر رکھتے کہا تھا۔۔۔

تم اپنی انویسٹیگیشن روک لو علیہا کیونکہ میں نہیں چاہتی تمہیں کچھ پتہ چلے۔۔۔۔

زارا نے ہینڈ بیگ کی زپ بند کرتے کہا تھا۔۔۔

تمہارے معاملے میں مجھے یہ کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔ کیونکہ کبھی کبھی تمہارا دماغ کچھ معاملوں میں سٹک جاتا ہے۔۔۔۔۔ علیہا نے آئی برو اچکاتے کہا تھا۔۔۔

اے زی سے یونی میں جھگڑا ہوا تھا۔۔۔۔ اس نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔۔۔

اگلا جھوٹ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

علیہا وہ میرا بیسٹ فرینڈ تھا اور پھر نوٹس کو لے کر ہمارے درمیان جھگڑا ہوا تھا پھر دشمنی ہو گئی اس لیے وہ اب اپنا بدلہ پورا کرنے کے لیے مجھے ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔۔۔۔

اس نے پھر سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

تمہارے آنے تک میں تمہیں پورا سچ بتاؤ گی۔۔۔ اس نے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے کیا تھا۔۔۔۔

علیہا تم ایسی کیوں ہو۔۔۔۔ وہ بے بس ہوئی تھی۔۔۔۔

بابا نے کہا تھا کے علیہا زارا کچھ معاملوں میں اپنی آنکھیں بلکل بند کر لیتی ہے اپنے نام نہاد اصولوں کی خاطر اس لیے تم اس کو ہمیشہ گائیڈ کرنا کبھی کبھی ہماری خوشیوں سے بڑھ کر ہمارے اصول نہیں ہوتے۔۔۔۔

اس نے ڈریسنگ سے کیچر پکڑ کر اپنے بالوں پر لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم فکر نا کرو میرے اصول بابا کی عزت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔۔۔ اس نے اس کے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔۔

تم چاہو گی کے وہ ایک ایسی بیٹی کے باپ کہلائے جائیں جس نے کسی کا سچا پاک اور معصوم دل توڑا ہو۔۔۔۔اس نے اس کے سامنے سے ہٹتے کہا تھا۔۔۔

تمھیں یہ باتیں ذیب نہیں دیتی تم چھوٹی ہو یہ سب نہیں سمجھتی۔۔۔۔ اس نے اس کی کلائی تھام کر اسے دوبارہ خود کے سامنے کرتے کہا تھا۔۔۔۔

پیار کی زبان نا دو سال کا بچہ بھی سمجھ جاتا ہے اور میں تو پھر سولہ سال کی ہوں۔۔۔ میں نے ان گناہگار آنکھوں سے دیکھا ہے تمھیں کسی کے ہجر میں انسو بہاتے تہجد میں کسی کی سلامتی کی دعائیں مانگتے کتنا اور کب تک چھپاؤ گی۔۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سچ بتاؤ تم وہاں اسلیے جا رہی ہو نا کے اے زی سے مل سکو اسے دیکھ سکو۔۔۔۔

اس نے سینے پر ہاتھ باندھتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو وہ شخص ہماری زندگی میں نا کبھی تھا نا ہے اور نا ہو گا۔۔۔۔ اس نے الماری سے چینج کرنے کے لیے سوٹ نکالا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے زارا درید دو دن بعد ملتے ہیں---۔ میں تمہیں پہلے دن سے لیکر آخر تک سب بتاؤ گی اور دو دن بعد اے زی تمہارے سامنے ہو گا اٹس علیہا چیلنج اس نے ٹھوس لہجے میں کہتے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے----

علیہا تم ایسا کچھ---۔وہ اسکے پیچھے لپکی تھی---

نو مور ڈسکشن---۔ اس نے کہتے ہی سیڑھیاں پھلانگیں تھیں----

اور زارا کے کندھے لمحے میں ڈھلکے تھے وہ جانتی تھی وہ خاموش تھی اتنے دنوں سے کے اسے امید تھی زارا درید اسے کچھ بتائے گی---۔مگر اب اس کا صبر ختم ہو گیا تھا اس کے پوچھنے پر بھی زارا درید نے اسے کچھ نہیں بتایا تو وہ اس کی غلطی تھی---

اور اب علیہا جو کرے گی وہ بھی زارا درید کو ہی بھگتنا پڑے گا کیوں کے نا تو وہ لڑکی چیلنجیز ہارنا جانتی تھی اور نا ہی بات کی تہہ تک پہنچنا اسکے بس سے باہر تھا---

زارا نے ٹھنڈا سانس بھر کر آنے والے وقت کے لیے دل سے دعا کی تھی---۔اگر

وہ بتا دیتی تو یہ سب نا ہوتا وہ یہ بھی جانتی تھی کے وہ اب بتا بھی دے گی تب بھی وہ نہیں سنے گی اب جو بھی کرے گی خود کرے گی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ سرخ لباس پہنے سجی سنوری کھڑی تھی خوش تھی بہت خوش ہنس رہی تھی چہچہا رہی تھی۔۔۔۔ وہ چلتا ہوا اندر آیا تھا اس کے کمرے میں ڈور لوک کیا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم دروازہ کھولو وہ غصے سے چلائی تھی۔۔۔۔

میری بات سنو زارا وہ التجا کر رہا تھا۔۔۔۔

بات تمہاری بات سنوں تم جیسے بے حس انسان کی بات تم نے مجھے کیا سمجھا ہوا ہے میرے ساتھ اتنا کچھ کر جاؤ گے اور میں تمہیں معاف کر دوں گی تمہارے ساتھ کو اپنی زندگی کا طوق بنالوں گی گلے سے لٹکا لوں گی تم جیسے بے حس انسان کی قربت کو۔۔۔۔۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے گم کرو اپنی شکل۔۔۔۔

وہ دھاڑی تھی غصے میں۔۔۔۔ مگر اندر سے وہ خود پر ضبط کیے ہوئے تھی وہ ڈھیلی نہیں پڑنا چاہتی تھی اس کے جذبوں کے آگے۔۔۔۔

اس نے اس کو خود کی طرف کھینچ کر اس کی پشت کو سینے سے لگایا تھا اس کے کان کے پاس لب کیے تھے۔۔۔۔

زارا میں یہ نہیں ہونے دوں گا تم سمجھ کیوں نہیں رہی عشق کرتا ہوں تم سے تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا میں۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں پورا یقین دلاؤں گا اپنی محبت کا پھر ہم اس رشتے کو لے کر اگے بڑھیں گے پلیز۔۔۔۔۔نکاح کر لو انشاللہ۔۔۔۔ اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں میں موجود نمی کو پیچھے دھکیلتے بولا تھا۔۔۔۔ زارا درید کو اس کی لال آنکھوں سے خوف آہ رہا تھا۔۔۔۔وہ خود کو خوفزدہ اور کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس کے کان میں ہوتی ازہان حیات ملک کی سرگوشیاں اس کے جسم میں سنسنی پیدا کر رہیں تھیں۔۔۔۔

تمہاری عادت نہیں چھوٹ رہی زارا درید---زیادہ نہیں مانگ رہا تم سے------
کچھ-----کچھ زیادہ نہیں مانگ رہا تم سے----- ہو سکے تو نا چھوڑنے والی عادت
بنا لو پلیز---اب وہ اس کی ناک کے ساتھ ناک رب کر رہا تھا-----اسکے لفظ لرز
رہے تھے وہ خوفزدہ تھا بلکل ویسے ہی جیسے کوئی ڈوبتا ہوا شخص جس کو تیرنا نا آتا ہو
وہ لہروں کے سپرد اپنے سانس کرتے خوفزدہ ہوتا ہے---

د----د-----د----یکھو ازہان حیات ملک تم سمجھنے کی کوشش کرو---وہ
بے بس ہو رہی تھی-----انکھوں سے موٹے موٹے آنسو ٹپ ٹپ برس رہے
تھے----
تم سمجھ جاؤ ناں---اپنی سانسیں وار دو ناں---اپنی روح کی ملکیت دے دو
ناں---بدلے میں میری جان لکھوا لینا اپنے حق مہر میں-----اسکی آواز میں
نرمی گھلی تھی-----

می۔۔۔۔میں نہیں کر سکتی ایسا۔۔۔۔زارا درید کا دل نہیں پتھر تھا۔۔۔۔جس پر کوئی بھی ضرب وار نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

زارا میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر اسنے اسے خود سے دور کرتے کہا تھا۔۔۔۔آنسو اسکی آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

مر جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا ویسے بھی جس انسان کا ضمیر مرچکا ہو وہ مرے یا جیے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

میں ہاتھ جوڑتا ہوں زارا میرا دل بند مت کرو میں زندگی کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں جیسا کہو گی ویسا کروں گا۔۔۔۔ تم دھڑکنوں کا شور ہو میری۔۔۔۔

اس نے اب باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا تم کیا کہتے ہو کیا نہیں تم اور تمہاری محبت میری جوتی کی نوک پر۔۔۔ اگر زرا سا بھی ضمیر باقی ہے تو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ کبھی میرے سامنے نا

آنا میں تمہیں معاف کر سکتی ہو اپنی زندگی میں شامل نہیں۔۔۔۔ نفرت سے کہتے اسنے اپنے قدم اس سے بہت دور بڑھادیئے تھے۔۔۔۔

وہ دیکھ رہا تھا وہ اس سے دور ہوتی جا رہی تھی دور دور دور اور بہت دور۔۔۔۔

زارا۔۔۔۔ زارا۔۔۔۔ زارا مت جاؤ رحم کرو زارا وہ رو رہاتھا۔۔۔۔ روتے روتے چلاتے وہ اٹھ بیٹھاتھا۔۔۔۔ خوف سے اس نے لمبے لمبے سانس لیے تھے۔۔۔۔۔ اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا ایک الگ رفتار پکڑے۔۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا تھا وہ رورہاتھا۔۔۔۔

یا اللہ یہ کیسا خواب تھا وہ خواب دیکھ رہا تھامگر وہ حقیقت میں رورہا تھا۔۔۔۔ اس کو سانس نہیں آہ رہاتھا وہ منہ کھول کر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔۔۔۔ اسے فضامیں آکسیجن کی کمی لگ رہی تھی۔۔۔

نہیں وہی تو اسکی آکسیجن تھی وہ دور ہوئی تھی تو وہ کیسے سانس لے سکتا تھا۔۔۔

گویا زارادرید اذہان حیات ملک کی سانسیں تھی اور اسکے بغیر اسے ہوا بھی کم لگ رہی تھی سانس لینے کے لیے----

یا اللہ یہ کیسے امتحان میں ڈال دیا کیامیں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دوں گا کیا وہ مجھ سے دور ہوجائے گی---کیا وہ مجھے کبھی بھی معاف نہیں کرے گی میری محبت کو دھتکار دے گی----

اس نے اٹھ کر کھڑکی کھولتے آنسو بہاتے آسمان کی طرف دیکھتے کہا تھا---

میں نے سچ کہا تھا تم سے نشو اسکی محبت کا نا ملنا میرے کسی کبیرہ گناہ کی سزاہے-----اور دیکھو رب نے مجھے اشارہ بھی دے دیا اس کے نا ملنے کا وہ بہت ناراض ہے مجھ سے ----

مجھ پر میرے مالک رحم فرما میں اتنا بوجھ سہنے کے قابل نہیں ہو میں تیرا ناچیز عاجزسا بندہ ہو----

یہ پہاڑ مجھ پر مت توڑنا اگر وہ مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور ہوئی تو میں نا زندوں میں رہوں گا نا مردوں میں تو تو بڑا رحیم ہے بڑا کریم ہے-----

نوازنے پر آتا ہے تو حد کر دیتا ہے تیری اتنی بڑی کائنات

میں سے اتنے سارے انسانوں میں سے صرف اور صرف ایک زارا درید کو ہی تو مانگا ہے ---- اسکا ساتھ ہی تو مانگا ہے---اور اس کی محبت---

میرے مالک میری محبت کو میری آزمائش مت بنا---- اس نے بہتے آنسوؤں سے دل پرہاتھ رکھے آسمان کو دیکھتے التجاکی تھی رب سے اس مٹی کی گڑیا کے ہمیشہ ساتھ کی عرض کی تھی----دور سے آتی تہجد کی اذان کی آواز پر اس نے قدم واش روم کی طرف بڑھائے تھے---- اور پھر اس نے وضو کیا تھا---

کمرے میں آہ کر جائے نماز بچھائی تھی کانپتے ہاتھوں کے ساتھ وہ خواب اسکے ذہن سے محو نہیں ہو رہا تھا اس خواب میں کی جانے والی زارا کی باتیں اس کے کانوں

میں سرگوشیاں کر رہی تھیں--- اور اس کی ہر سرگوشی پر اس کا جسم کانپ اٹھتا تھا اس کی جدائی کے خوف سے----- وہ لرز رہا تھا-----

نیت کر کے تہجد کی اس نے نماز شروع کی تھی----

اللہ اکبر) اللہ سب سے بڑا ہے (ہاتھ کانوں تک لے جاکر حمدو ثناہ کے لیے باندھے تھے-----

سبحانک الھمہ-----) اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں (

اس کی زبان کی لرزش اور بہتے آنسو اسے بتا رہے تھے اسکا لرزتا وجود اس بات کا گواہ تھا کے وہ اپنے رب کے ایک کن کا محتاج ہے-----

الحمداللہ رب العالمین---------

(تمام خوبیاں تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)

ہر ہر لفظ کے ساتھ اسکے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

قل ہو الہ احد۔۔۔۔)وہ اللہ ہے جو یکتا ہے (

اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

سبحن ربی العظیم۔۔)پاک ہے میرا پرودگار عظمت والا(

وہ رکوع میں گیا تھا ٹانگوں میں لرزا طاری ہوا تھا۔۔۔

سمع اللہ لمن حمیدہ۔۔۔۔

(اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اسکی پاکی بیان کی)

قیام میں کھڑے ہونا اس کو اچھے سے سمجھا گیا تھا کے اللہ ہی ہے جو گرنے کے بعد سنبھالتا ہے۔۔۔۔

سبحن ربی العلی۔۔۔۔۔)اے ہمارے پرودگار تمام تعریفیں آپ کے لیے ہیں(۔۔۔۔

سجدہ میں جاتے وہ ہچکیوں سے رو پڑا تھا وہ جانتا تھاکے اس کے در پر جھکے بغیر اسے کچھ نہیں مل سکتا وہ جانتا تھا ابلیس نے سجدہ نہیں کیا تھا تو وہ رسوا ہو گیاتھا۔۔۔۔ اتنا بلند و برتر اور سب سے زیادہ رب کی پاکی اور حمد و ثناء کرنے والا اگر رب کی حکم عدولی پر رسوا ہوا تھا۔۔۔

اور اس نے تو کبھی بھی اس کا کوئی ایک حکم بھی نہیں مانا تھا۔۔۔۔ وہ یہ سوچ کر ہی ہچکیوں سے روتے نڈھال ہو رہا تھاکے اس کے رب نے اسے معاف نا کیا تووہ بھی زلیل اور رسوا ہو جائے گا اس کے رب نے اگر اسے معاف ناکیا تووہ اس کی خواہش پر کن بھی نہیں کہے گا۔۔۔۔ وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔ پھر خیال آیا دل میں کے میں اسے منا لوں گا اپنے رب سے معافی مانگ لو گا۔۔۔۔ وہ مجھے معاف کر دے گا انشاللہ۔۔۔۔پھر سجدے سے سر اٹھایا

اور پھر رب کے حضور سجدہ کیا تھااپنی چاہ کی مقبولیت کے لیے۔۔۔ پھر

....التحیات للہ واصلوت------)تمام قولی فعلی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں(

ایک ایک لفظ پر زور دیتے وہ خود کو اپنے رب کے آگے ذلت اور پستیوں کی گہرائیوں میں گرتا محسوس کر رہا تھا----

الھمہ صلی علی محمد-----)اے اللہ تو رحمتیں نازل فرما حضرت محمد صلیٰ علیٰ علیہ ....(وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر

ہچکیاں تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں ہر آیت پر اس کا دل دھڑک رہا تھا یہ یاد کر کے وہ روضہ رسول پر بھی کھڑے ہو کر اپنی دعا میں اس کے ساتھ کا ہی طلبگار تھا-----

رب اجعلنی مقیم الصلواۃ۔۔۔۔۔۔)اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کونماز قائم رکھنے والابنا دے(

اس نے اشکوں کی بہتی قطاروں میں ہی یہ لفظ بھی ادا کیے تھے۔۔۔۔۔ وہ اس ٹائم رب کے بہت قریب تھا اتنا کے اس کی تڑپ اس کی سچائی اس کی عبادت سب کچھ رب بہت قریب سے سن رہا تھا۔۔۔۔بے شک وہ اس کی لاڈلی عبادت بڑی تڑپ سے ادا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اور ایسے کیسے ہو سکتا تھا کے کوئی اپنی پوری سچائی تڑپ اور لگن کے ساتھ سچے دل سے توبہ کا خواستگار ہو اور رحمت ربی اسے اپنی پناہوں میں نا لے۔۔۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ایک بار اٹھے ہوئے ہاتھوں کو غور سے دیکھتا رو پڑا۔۔۔۔ دل تھا کے ملامت زدہ تھا روح تھی کے کسی خار دار جھاڑی پر رقص کناں ہو اور زخم تھے کے چھبن بھرے تھے۔۔۔۔۔

مجھے معاف فرما دے مالک۔۔۔ تو معاف نہیں کرے گا تو نا اس دنیا میں سرخروئی ممکن ہے اور نا آخرت میں۔۔۔۔ اس گناہ گار پر رحمت خداوندی کر دے۔۔۔۔۔ یہ تڑپ تجھ سے معافی کی ہے جو ہر تڑپ پر حاوی ہے۔۔۔۔ میرا سکون تیرے پاس ہے میرا دل تیرے ایک اشارے کی طلب پر ہے۔۔۔ میرے بے جان وجود کی تڑپ کو مٹا دے۔۔۔۔۔

لڑکھڑاتے لفظوں کی یہی ادائیگی تھی۔۔۔۔ پور پور معافی کا طلبگار تھا۔۔۔ وہ دعا کرنا سیکھ رہا تھا وہ دعا کرنا سیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ بہت آگے نکل چکا تھا۔۔۔ سنو لوگوں۔۔۔۔

اس مٹی کے گڈے اذہان حیات ملک کے بے جان وجود کو اب۔۔۔وہ مٹی کی گڑیا زارا درید ہی جاندار کر سکتی تھی اپنی محبت سے۔۔۔۔

اور اذہان حیات ملک کی تڑپ اس محبت کو پانے کے لیے بڑھتی جارہی تھی اتنی کے وہ فنا ہو رہا تھا۔۔۔۔ اس کی جدائی اسے مار رہی تھی۔۔۔۔ رفتہ رفتہ اس کی سانسیں کھینچ رہی تھی۔۔۔۔اور کوئی اسے یہ بھی تو سمجھائے کے رب نے اذہان حیات ملک کو دوری اس لیے دی زارا درید کی کے وہ اسے دعا کرنا سکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔اور یہ ہورہا تھا وہ لوٹ رہا تھا رب کی طرف رفتہ رفتہ۔۔۔۔

رب تمہاری من پسند چیز کو تم سے
دور کر کے تمھیں دعا کرنا سکھاتا ہے.

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بلیک گھیر دار فراک اتنی لمبی تھی کے ٹخنوں سے زرا اونچی تھی۔۔۔۔ لمبے بالوں کو ہلکے سے کیچر سے ایسے باندھا تھا کے کچھ ہی بال اس کیچر میں مقید تھے باقی تو کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔ چہرہ کسی بھی میک اپ سے پاک تھا گلابی ہونٹ کسی بھی لپ اسٹک یا لپ گلوز کے بغیر بھی چمک رہے تھے۔۔۔۔ لمبے لمبے پتلے پتلے سفید ہاتھوں پر کالے چوڑی دار فل آستین کے بازو دیکھنے والوں کو پل بھر میں میسمرائز کر سکتے تھے۔۔۔ لمبی گھنی پلکیں مڑی ہوئی اتنی حسین لگ رہیں تھی کے کوئی پل بھر میں ڈوب کے ابھرے اپنے دل پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔ نیلی آنکھوں کی روشنی تھوڑی مدھم تھی پریشان تھی وہ بہت۔۔۔۔ چوڑی دار پاجامے کے نیچے سینڈل پہنے اس نے دوپٹہ سلیقے سے سر پر جماتے ہینڈ بیگ پکڑے نیچے کا رخ کیا تھا۔۔۔۔ زارا ایک بار پھر سوچ لو خطرے سے خالی نہیں ہے یہ سب تمہیں کچھ ہوا تو میں علیہا کو نہیں سنبھال پاؤں گا۔۔۔۔ اسکے نیچے آتے ہی اس نے آخری کوشش کرتے اسے پھر سے اپنے فیصلے سے ہٹنے کا کہا تھا۔۔۔۔

دو دن کی تو بات ہے سبحان پہلے بھی تو میرے بغیر تم نے اسے رکھا تھا ناں اس نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

تب وہ بیمار تھی بے ہوش تھی تب کی نات اور تھی۔۔۔ اس نے صلح جو انداز میں کہا تھا۔۔

میں فیصلہ کر چکی ہو سبحان خود کو رب کے سپرد کر دیا ہے میں نے ان سے ملے بغیر میں ساری زندگی خود کو کسی پچھتاوے کے پیچھے نہیں دھکیل سکتی چلیں اب۔۔۔

اس نے آگے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

علیہا آہ جاؤ سبحان نے اس کے پیچھے قدم بڑھاتے علیہا کو آواز دی تھی۔۔۔۔ اور وہ بھی سیڑھیاں اترتی ان کے ساتھ آہ کر گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

سب کچھ لے لیا تم نے اس نے گاڑی میں بیٹھتے اسے سٹارٹ کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں سب لے لیا زارا نے کہا تھا۔۔۔

تم گھر بھی جاؤ گی زارا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علیہا نے پوچھا تھا۔۔

نہیں میں بس درگاہ جاؤں گی اور پھر واپس۔۔۔۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔

میں تمہاری جگہ ہوتی تو ضرور جاتی کیوں کے اس گھر میں بابا کی روح مجھے مس کر رہی ہو گی اس نے نرم۔لہجے میں کہا تھا۔۔

میں تمہارے بغیر کیسے جا سکتی ہوں بابا کہیں گے زارا علیہا کیوں نہیں آئی تو کیا کہوں گی۔۔۔ اس نے بات بنائی تھی۔۔

اس لیے تو کہہ رہی ہوں کے جاؤ تا کے ایک بار تمہیں بابا پھر سے سچ بولنے کا سبق پڑھا کر بھیجیں جو تم بھول گئی ہو۔۔۔۔۔ اس نے شیشے کے اس پار دیکھتے کہا تھا اور ایک لمحے کے لیے سجان اور زارا نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا ۔۔۔

پھر ائیر پورٹ پہنچنے تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی ان لوگوں کے درمیان۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا پلیز۔۔۔۔ اور یہ پیسے رکھ لو۔۔۔ اس نے اسکی طرف پیسے بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

یہ کیوں۔۔۔ اس نے پیسے پکڑنے سے پہلے پوچھا تھا۔۔۔

یہ پاکستانی کرنسی ہے ایئر پورٹ سے نکلتے ہی تم کہیں بھی کھڑے ہوئے بغیر ٹیکسی لے کر درگاہ پہنچو گی اور ایک اور بات یہ موبائل ہے اس میں میں نے سم ڈال دی ہے جب تم وہاں پہنچو گی تو یہ اون ہوجائے اور نیٹ ورک بھی چلنے لگا گافون سائلنٹ پر مت لگانا اپنی لوکیشن اون رکھنا اوروہاں پہنچ کر میری حاکم بابا سے بات کروانا۔۔۔

سبحان نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے اسے اچھی طرح سمجھایا تھا۔۔۔

اوکے تم پریشان مت ہونا علیھا کا خیال رکھنا اناونسمنٹ ہو رہی ہے میں جاتی ہوں----

اس نے علیھا کے دونوں گالوں کو چٹا چٹ چومتے ہوئے کہا تھا----

اللہ کی سپرد سبحان نے دل پر پتھر رکھ کر اس کے سر پر پیار دیا تھا اور جب تک وہ اندر داخل نہیں ہوگئی تھی وہ لوگ وہیں کھڑے اسے دیکھتے رہے تھے-----

پھر اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی اس نے علیھا کا ہاتھ پکڑے ائیر پورٹ سے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

امل بھائی ابھی پھر ضد کر رہے ہیں فارم ہاؤس رہنے کی میں ایسے انہیں وہاں اکیلا نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔۔

اس نے بے بس ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے ہم چلے جاتے ہیں ان کے ساتھ۔۔۔۔ اس نے ارحان کا سوٹ ہینگر میں ہینگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

دیٹس اہ گریٹ ائیڈیا یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔ ارحان نے اس کے پاس کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

اس لیے کے ڈریگن جلدی بس پریشان ہوتے ہیں سوچتے کم ہیں اس نے زیر لب سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

کیا کچھ کہا تم نے۔۔۔ اس نے ائی برو اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں میں کچھ کہہ سکتی ہوں بھلا۔۔۔ اس نے الماری کو بند کرتے کہا تھا۔۔۔۔

امل ایک بات پوچھوں۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بیڈ پر بٹھاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم ہاں۔۔۔ اس نے اجازت دی تھی۔۔۔

امل کیا تمہیں سچ میں نہیں پتہ زارا اور علیہا کہاں ہیں۔۔۔۔ پلیز اگر تمہیں کچھ بھی آئیڈیا ہے تو بتا دو پلیز میں پرامس کرتا ہوں تم سے بھائی بہت خوش رکھیں گے زارا کو تم نے دیکھا نہیں وہ کتنی محبت کرتے ہیں ان سے۔۔۔۔ پلیز اگر کچھ پتہ ہے تو بتا دو پلیز۔۔۔۔۔۔ اس نے منت والے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔ ارحان م۔۔۔مجھے پتہ نہیں ہے میں تو خود اس دن سے پریشان ہوں ان کو لیکر اگر مجھے پتہ چل جاتا تو میں لازمی بتاتی۔۔۔۔۔ اس نے لڑکھڑاتے لہجے سے صاف جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

پکا نا تم مجھ سے کچھ چھپا تو نہیں رہی نا۔۔۔۔ ارحان نے اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔جی۔۔۔۔پکا۔۔۔ اس نے اسکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں ہے وہ جہاں بھی ہو اللہ کرے دونوں محفوظ ہوں اور وہ علیہا کتنی کیوٹ ہے نا فائٹر پائلٹ بریو پریٹی گرل۔۔۔ خیر میں نے بندے لگوائے ہوئے ہیں اس کام پر وہ جلد ہی ڈھونڈ نکالیں گے انہیں اور جس دن مجھے پتہ چل گیا یہ کس کی حرکت تھی یا کون کون اس میں شامل تھا اس دن میں چھوڑو گا نہیں کسی کو بھی۔۔۔۔۔اپنے بھائی کی لمحہ لمحہ تڑپ کا بدلہ لوں گا۔۔۔۔

اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اور امل نے اس کے غصے سے پناہ مانگی تھی۔۔۔۔۔

نہیں زارا میں تمہیں بڑے پاپا کا رویہ دیکھتے ہوئے کبھی بھی اس آگ میں نہیں جھونکھوں گی۔۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔۔ ارحان کو اپنے بالوں کا جوڑا کھولتے دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

کھول کے رکھا کرو کھلے بال سوٹ کرتے ہیں تم پر ارحان نے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

واپس کریں اس نے غصے سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

لے لو۔۔۔۔ اس نے اپنے دونوں بازو پیچھے فولڈ کرتے کیچر کو چھپاتے ہوئے کہاتھا۔۔۔۔

واپس کریں وہ اس کے سینے کے سامنے اہ کر آپنا ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر کیچر پکڑنے لگی تھی جب ارحان نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیاتھا۔۔۔۔۔ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے اس کی گال کے ساتھ اپنی بئیرڈ رب کی تھی۔۔۔۔

اور وہ اس لمس سے جی جان سے لرزی تھی۔۔۔۔ اوپر سے چہرے پر پڑتی اسکی گرم سانسوں کی پھوار اس کا دل زورو سے دھڑکنے لگا تھا اور دھڑکنیں وہ تو الگ ہی رقص کر رہی تھی۔۔۔۔

ار۔۔۔۔حان چ۔۔۔چھوڑیں۔۔۔ اس نے بڑی مشکل سے کہا تھا۔۔۔۔

میری طرف دیکھو ریڈ چلی۔۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔نہیں اس نے پلکیں گرائے کہا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اس کی گری پلکوں پر باری باری لب رکھے تھے اور اس نے شدت سے انکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

پھر اس کی گال پر پر حدت لمس چھوڑا تھا پھر دوسری گال پر۔۔۔۔ اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی اب اور وہ اس کی شدتیں نہیں برداشت کر سکتی تھی اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اب اس کی چھوٹی سی ناک پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ اب وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا۔۔

اوچ اوہ۔۔۔۔۔ امل نے زور سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا امل ارحان نے پریشان ہوتے گرفت ڈھیلی کی تھی ۔۔۔۔

یہ ہوا۔۔۔۔ وہ اس کی گرفت سے نکل کر باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

ریڈ چلی ---- ناٹ فیئر---- اس نے اونچی آواز میں کہا تھا---- پھر بیڈ پر گرا تھا----

پاگل----- مجھے بھی پاگل کر کے چھوڑے گی اس نے تکیے کو زور سے ہگ کرتے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہائے----- سبحان اور علیھا نشرح کے گھر گیئے تھے اور وہاں موجود ڈیلٹن بینز برائن اور نشرح کو ہائے بولا تھا---- آج ڈیلٹن نے بینز کو افیشلی انگیجمنٹ رنگ ڈالنی تھی اس کا اپنا تو کوئی تھا نہیں اس لیے وہ اپنی خوشی ان سب کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا

چاہتا تھا پہلے ان کا باہر کا پلان تھا مگر پھر انھوں نے گھر پر ہی اریجنج کر لیا تھا سب۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ ڈیلٹن نے اٹھ کر سجان کے گلے ملتے کہا تھا۔۔۔

کونگریجولیشن اس نے بینز کی طرف دیکھے بغیر نظریں جھکا کر کہا تھا۔۔۔

تھینکیو بینز اور ڈیلٹن دونوں نے یک زبان ہو کر کہا تھا۔۔۔

یہ ہیٹلر نا ہوتا تو اس کی ریسپیکٹ پر دل اہ جاتا کیسے یہ کسی لڑکی کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتا۔۔۔ نشرح نے دل میں اسکو سراہا تھا۔۔۔۔

واؤ یو لک گورجیس---- بینز نے علیہا کو دیکھتے کہا تھا----

جو وائٹ فراک پہنے کرلی بال کھولے باربی لگ رہی تھی---- بینز نے اس کی تعریف کی تھی تو وہ واقع تعریف کے قابل بھی تھی----

چلو یار سٹارٹ کرو اب سب آہ تو گئے ہیں---- برائن نے جوش سے کہا تھا---

بلکل لیٹس سٹارٹ نشرح نے دونوں کو رنگزپکڑاتے کہا تھا----

ایک خوبصورت ٹیبل کے ارگرد وہ جمع تھے ڈرائنگ روم کو مختلف بیلونز ڈیکوریٹڈ فلاورز اور کینڈلز سے سجایا ہوا تھا---- ٹیبل پر شاندار کیک پڑا تھاجس پر ایک لو کپل ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالے کھڑا تھا---

نشرح نے تمبس آپ کا اشارہ کیا تو برائن نے پارٹی پروپر پھوڑتے ہوئے ہوٹنگ کی تھی۔۔۔

بینز نے ڈیلٹن کو اور ڈیلٹن نے بینز کو رنگز پہنائیں تھیں۔۔۔۔ علیھا نے ڈھیروں تصویریں کھینچیں تھیں۔۔۔ سب بہت خوش تھے منظر حسین تھے دو دل ملے تھے اتنی ساری مشکلوں کے بعد آخر کار ایک دوسرے کے ہو چکے تھے۔۔۔۔

بینز اور ڈیلٹن نے کیک کاٹا تو سب نے یاہو اور ہیپی ہیپی کے نعرے لگائے تھے۔۔۔۔ باری باری دونوں نے سب کو کیک کھلایا تھا۔۔۔

اوکے تو میں کھانا سیٹ کرتی ہوں ٹیبل پر تم لوگ باتیں کرو نشرح نے کچن کی طرف جاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں بھی آتی ہوں بینز نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں آج تمہارا سپیشل ڈے ہے نشرح نے اسے سختی سے کہہ کر واپس بٹھایا تھا۔۔۔۔

میرا تو نہیں ہے نا میں تو ہیلپ کروا سکتا ہوں برائن نے نشرح کے پیچھے کچن میں جاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور سبحان نے غصے سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔۔

پھر جتنی دیر وہ اور برائن کچن میں رہے تھے نا چاہتے ہوئے بھی سجان کا دھیان کچن میں ہی الجھا رہا تھا۔۔۔۔

اوففففف۔۔۔۔ نشرح باؤل میں چکن ڈالتے ایک دم چلائی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا برائن ایک منٹ میں اس تک پہنچا تھا اتنی دیر میں سجان بینز اور ڈیلٹن بھی کچن کی طرف بھاگے تھے اسکی بات سن کر۔۔۔۔

آنکھ میں چلی گئی چھینٹ۔۔۔۔۔۔ اس نے آنکھ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

دکھاؤ مجھے کچھ نہیں ہوا آنکھ مت ملو۔۔۔ برائن نے اس کے قریب ہوتے اس کی انکھ کو کھولتے پھونک مارتے کہا تھا اور سبحان نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا دونوں کو منٹوں میں دور کر دے۔۔۔۔۔

ایسے نہیں ٹھیک ہو گا۔۔۔ چھینٹا مارو پانی کا۔۔۔۔۔۔ اس نے خود پر کنٹرول کرتے کہا تھا۔۔۔یہ تو وہی جانتا تھا وہ ان دونوں کی نزدیکی کیسے برداشت کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اور تھوڑی دیر میں وہ چینٹے مارنے کی وجہ سے اب آنکھ کی طرف سے سکون میں آئی تھی۔۔۔

سب نے خوشگوار ماحول میں ہنستے مسکراتے کھانا کھایا تھا۔۔۔

میں چلتا ہوں مجھے زرا کہیں جانا ہے برائن نے کہا تھا۔۔۔۔

رکو کافی پی کر جانا۔۔۔ نشرح نے برتن سمیٹتے آفر کی تھی۔۔۔۔

نہیں پھر کبھی اس نے بائے کا سگنل دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ہم بھی چلتے ہیں آئی وانٹ ٹو گو لانگ والک ود ہر ڈیلٹن نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں بھئی جاؤ جاؤ سدا سہاگن رہو دودھو نہاؤ پوتوں پھلوں اس نے مسکراتے ہوئے دعا دی تھی۔۔۔۔

اور وہ بھی کھل کر ہنسے تھے پھر اسکو بائے بولتے چلے گئے تھے ----

میں آپ کے لیے کافی لاتی ہوں اس نے ان کے جانے کے بعد سبحان سے کہا تھا---

نہیں ہم جائیں گے اب -----چلو علیہا اس نے علیہا کو اوازدی تھی جو آڑھی ترچھی صوفے پر لیٹی گیم کھیلتے کھیلتے سو گئی تھی -----

وہ سوگئی ہے میں کافی بناتی ہوں شاید تب تک اٹھ جائے اس نے کہتے ہی کچن کا رخ کیا تھا----

کہا نا نہیں پینی وہ کچن میں اس کے پیچھے گیا تھا اور غصے سے بولا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے اتنا غصہ کس بات کا ہے۔۔۔ اس نے اسکے رویے کو نوٹ کرتے کہا تھا۔۔۔

کیا کررہا تھا وہ یہاں تمہارے اتنے پاس۔۔۔ اس کے منہ سے غصے کا لفظ اس کو اور طیش دلا گیا تھا اس کی بازو دبوچے اسے خود کے قریب کرتے اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون۔۔۔ کیا کررہا تھا لیومائی آرم اس نے خود کو چھڑواتے اسکی لال انگارا آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

آئندہ کے بعد برائن تمہارے دس انچ بھی قریب ہوا ناتو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ اس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا اور جھٹکے سے اسکی بازو چھوڑی تھی ۔۔۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھے منع کرنے والے یہ میری لائف ہے آئی سمجھ۔۔۔۔ اس نے انگلی اٹھاتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

تھی مس نشرح سبحان جعفر اب نہیں رہے گی یہ لائف تمہاری اپنی۔ اس نے اس کی انگلی کو ہاتھ سے نیچے کرتے اس کے بازو کو پھر سے دبوچتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

میرا نام نشرح کبیر۔۔۔۔۔۔

تمہارا نام جو بھی تھا مجھے نہیں جاننا۔۔۔ اب تمہارا نام مجھ سے جڑ کے کیا ہو جائے گا مجھے بس اس سے کنسرن ہے سمجھی اس کے بازو پر دباؤ مزید بڑھاتے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا اس نے اور نشرح کو لگا تھا کے اسکی انگلیاں اس کے گوشت میں ہی دھنس جائیں گی ۔۔۔۔

میری بات کان کھول کر سن لو جیلسی ہوتی ہے مجھے تمہیں کسی کے ساتھ دیکھ کر مجھے نہیں پتہ یہ محبت ہے یا کچھ اور مگر نہیں شئیر کر سکتا تمہیں میں نفرت تھی مجھے اس شادی کے رشتے سے مگر تمہیں دیکھ کر اس رشتے کو قائم کرنے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے اس نے اس کے چہرے سے بالوں کو پیچھے کرتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

گڈ نائٹ فیوچر وائفی۔۔۔ آنکھ ونک کرتے اس کے چہرے پر پھونک مارتے وہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

نشرح کو اس کی گرم سانسوں سے اپنا چہرہ جھکستا محسوس ہوا تھا۔۔۔

علیہا کو بازوؤں میں اٹھا کر اس کی طرف ایک بھی نگاہ غلط ڈالے وہ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اور وہ وہیں چیئر پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

فیوچر وائف مائی فٹ ایسا سبق سکھاؤگی کے یاد رکھے گا ہٹلر کھڑوس اکھڑو اسنے غصے سے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

آہ میرا بازو جلاد۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں درد کی وجہ سے پھر سے آنسو ائے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ لاہور ائیر پورٹ پہنچ چکی تھی۔۔۔۔ باہر نکل کر اس نے سبحان کو کال کی تھی اپنی خیریت کی اطلاع دے کر اب وہ ٹیکسی کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

بھائی مجھے پاکپتن جانا ہے بابا فرید کی درگاہ پر اس نے ٹیکسی کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں اتنی دور نہیں جائے گا ہم۔۔۔ ٹیکسی والا پٹھان تھا صاف منع کیا تھا اس نے اپنے لہجے میں۔۔۔۔

دو تین ٹیکسی والوں سے پوچھ پوچھ کر جب وہ تھک گئی تو ایک ٹیکسی خود ہی اسکے قریب آہ کر رکی تھی وہ کوئی تیس پینتیس سال کا آدمی تھا۔۔۔ رنگ پکا تھا اور چہرے پر جگہ جگہ کٹ کے نشان تھے۔۔۔۔

کہاں جانا ہے دانتوں میں تیلی دبائے اس نے ٹیکسی زارا کے قریب کھڑی کرتے پوچھا تھا۔۔۔

بابا فرید کی درگاہ پر پاکپتن اس نے اس کو دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔۔۔۔

چلو آہ جاو میں لے چلتا ہو جو مناسب ہو دے دینا اس نے منہ سے تیلی باہر پھینکتے کہا تھا۔۔۔۔

اور زارا خوشی خوشی آہ کر جانے کے لیے ٹیکسی میں بیٹھی تھی ۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارحان یار کیا ہو گیا ہے کچھ نہیں ہو گا مجھے جلدی اہ جاؤ گا مجھے کچھ لمحوں کا سکون چاہیے اور وہ مجھے وہاں ہی ملے گا۔۔۔۔۔

اس نے باقاعدہ منت کرتے ہوئے کہا تھا ارحان سے۔۔۔۔۔

مگر بھائی ابھی آپ کی طبیعت پراپر سیٹ نہیں۔۔۔۔

ارحان پلیز میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ اسنے یقین سے کہا تھا۔۔۔

اوکے میں چلو ساتھ اس نے ہار مانتے پوچھا تھا۔۔۔

حق نوازکو بھیج دو اس نے دوٹوک کہا تھا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔کہتے وہ دونوں گاڑی کے پاس آئے تھے اور وہ حق نواز کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

بھائی رات نا رکیے گا وہاں ارحان نے کہا تھا۔۔۔۔

آہ جاو گا نہیں رکتا ارحان کو کہتے اس نے حق نواز کو چلنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر ابھی کچھ دیر پہلے جو فلائٹ ائی ہے اس میں زارا درید کی بوکنگ تھی۔۔۔ وہ ادھے گھنٹے سے پاکستان میں موجود ہے۔۔۔۔

اس نے حیات ملک کو کہا تھا۔۔۔

تو وہ میرے پاس کیوں نہیں ہے یا تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی ہے۔۔۔ حیات ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

سر وہ جس ٹیکسی میں ہے ہم اسی ٹیکسی کے پیچھے ہی ہیں ہم اسے فولو کر رہے ہیں وہ لڑکی ایک گھنٹے تک آپ کے پاس ہو گی۔۔۔۔ اس آدمی نے یقین دہانی کرواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

گڈ مجھے خوش کر دو میں تمہیں خوش کر دوں گا۔۔۔۔

انہوں نے کہاتھا۔۔۔

جی سر فکر نا کریں اس آدمی نے کہتے فون کاٹا تھا۔۔۔۔

کیسے کرو گے تم اس سے شادی اذہان جب وہ تمہاری ماں کے رتبے پر فائز ہو جائے گی ---- تمہاری ضد اور تمہاری اناکو ایک بار توڑ کر ان دونوں بہنوں کو اپنے ہاتھوں سے گولی مارو گا انہوں نے۔ قہقہہ لگایا تھا----

ہاں ہاں یہی ہے اور ٹیک کرو اسکے آگے لاکر گاڑی کھڑی کرو جلدی چلاؤ فون پر بات کرنے والے آدمی نے ڈرائیور سے کہا تھا----اور ان کی گاڑی نے ٹیکسی کو اور ٹیک کیا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡،

ہاں ہاں یہی ہے ادھر سے ہی اور ٹیک کرو اس کو----- اس نے ڈرائیور کو خوش ہوتے ہوئے پھر سے حکم دیا تھا-----

مگر سر یہ ٹیکسی نہیں ہے وہ ٹیکسی دائیں طرف مڑی ہے۔۔۔ ڈرائیور نے کہا تھا۔۔۔

میں کہہ رہا ہوں یہی ہے تم اور ٹیک کرو اس بار اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔ ڈرائیور نے گاڑی ٹیکسی کے سامنے لا کر کھڑی کی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے اترا تھا اور جا کر دروازہ کھولا ٹیکسی کا مگر اندر ایک ادھیڑ عمر عورت تین بچوں اور ایک بزرگ کے ساتھ بیٹھی تھی ۔۔۔ وہ دیکھ کر شوکڈ رہ گیا تھا۔۔۔۔

یہ کیا۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔

معزرت چاہتا ہوں ہم کسی کو ڈھونڈ رہے تھے تو غلطی ہوگئی اس نے ٹیکسی کا دروازہ بند کرتے کہا تھا اور واپس اپنی ٹیکسی میں آہ کر بیٹھا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا آپ سے اب وہ ٹیکسی پتہ نہیں کتنی دور چلی گئی ہو گی۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا تھا۔۔۔

بھکو مت وہ لڑکی ہاتھ سے نکلنی نہیں چاہیے ہر حال میں ہمیں اس تک پہنچنا ہے

اس نے ڈرائیور کو غصے سے کہا تھا۔۔۔

میں کوشش کر سکتا ہوں کہتے اس نے ڈرائیونگ پر فوکس کیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ مسلسل اسے ٹیکسی کے شیشے میں سے گھورے جا رہا تھا۔۔۔۔ اور ٹیکسی کی رفتار بھی بہت کم تھی۔۔۔۔

زارا کو اب اس کے چہرے سے پتا نہیں کیوں کراہیت ہو رہی تھی۔۔۔۔ایک انجانا سا خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اسے کس سے بات کرو کیا کروں۔۔۔۔۔ اس نے سوچا تھا۔۔۔

نہیں میں نہیں ڈر سکتی۔۔۔ سجان کو تو بلکل کال نہیں کر سکتی اسنے مزید پریشان ہونا ہے۔۔۔۔۔ اس نے انگلیاں مڑوڑتے پریشانی سے سوچا تھا۔۔۔

بھائی آپ پلیز گاڑی تیز چلائیں مجھے جلدی پہنچنا ہے۔۔۔۔۔ اندھیرا پھیلتے دیکھ اور پھر بادلوں کا گھیرا اسمان۔ پر اور پھر زور دار ہواوں کو دیکھ اس نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

جی میڈم جی جلدی ہی پہنچا دیں گے فکر ناٹ۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے آنکھوں میں کمینگی بھرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اس نے ڈر کے مارے درود پاک کا ورد شروع کر دیا تھا اس کا دل ڈر رہا تھا کچھ تو برا ہونے والا تھا وہ آہ تو گئی تھی مگر اب اسے بہت برا ہونے کی فیل اہ رہی تھی۔۔۔

یا اللہ پلیز میری حفاظت فرمانا اس نے ورد کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اندھیرا پوری آب و تاب کے ساتھ نیلے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا بادل پورے آسمان پر چھائے ہوئے تھے کچھ کالی گھٹائیں اٹکھیلیاں کر رہی تھی آسمان پر اور وقفے وقفے سے چلتی زور دار ہوائیں جسم۔میں ٹھنڈک بھر رہی تھیں۔۔۔۔

آج تو موسم بھی کسی کے استقبال میں مغرور حسینا کی طرح بس جھومے جا رہا تھا۔۔۔۔کسے خبر تھی کوئی لاہور کو اس کے چھینے سارے رنگ لوٹانے آہ رہا ہے۔۔۔۔ لاہور کی بے قرار فضاؤں میں اپنی سانسوں کے رنگ بھر کر اس کو معطر کر رہا ہے۔۔۔۔۔

حق نوازا آج کی ہوایں کچھ انجانی سی مہک نہیں کچھ پر اسراریت کسی کے آنے کی نوید اس نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوا کو اپنے اندر اتارتے کہا تھا حق نواز سے۔۔۔۔

حق نواز نے اپنے چھوٹے ملک صاحب کو دیکھا تھا جو بلیک شلوار قمیض پہنے ماتھے پر بال بکھرائے آستینوں کو فولڈ کیے چمکتے چہرے کے ساتھ کاندھوں پر شال ڈالے پچھلے سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

کھڑی ناک پر کشش آنکھیں اور ان آنکھوں میں چھپی کسی کے دیدار کی بھوک۔۔۔۔

حق نواز جس اذہان کو جانتا تھا وہ تو کب کا مر چکا تھا۔۔۔۔ اور جس کے ساتھ وہ اب تھا اس اذہان نے ہمیشہ زندہ رہنا تھا۔۔۔۔

تم بھی کہتے ہو گے چھوٹے ملک صاحب آپ کیا پگلوں والے سوال کرتے رہتے ہیں مجھ سے اسنے حق نواز کا کوئی جواب نا پاہ کر کہا۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں چھوٹے ملک صاحب ایسا کچھ نہیں ہے میں تو بس یہ سوچ رہا تھا بڑے ملک صاحب کو پتا چل گیا کے ہم درگاہ جا رہے ہیں تو وہ پتہ نہیں کون سا طوفان اٹھا دیں۔۔۔۔

حق نواز نے جو سوچا تھا وہ کہا نہیں اور جو کہاوہ سوچا نہیں۔۔۔۔

اٹھانے دو یار اب ان معمولی طوفانوں سے ڈر نہیں لگتا جو طوفان جھیل چکا ہوں یا جھیل رہا ہوں ان کا سامنا کر کے زندہ ہوں تو یہ معمولی طوفان کیا بگاڑیں گے میرا۔۔۔۔

اس نے تلخی سے کہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔۔ چھوٹے ملک صاحب اس نے ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں تم سے حق نواز۔۔۔۔ اذہان نے کہا تھا۔۔۔۔

سو بار پوچھیں حکم کریں آپ حق نواز نے نرم۔لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تم دونوں نے زارا کی مدد کیوں کی تھی ۔۔۔۔ کچھ تو ہو گا دل میں مجھے جاننا ہے اس ٹائم تم لوگوں نے کیا محسوس کر کے اس کی مدد کی تھی۔۔۔۔

اذہان نے گاڑی سے باہر دیکھتے ایک ٹرانس کی کیفیت میں پوچھا تھا اس سے۔۔۔

سب سے پہلے تو ملک صاحب انہوں نے جب مجھے بابا کہا نا میری تو وہاں ہی بس ہو گئی تھی جب چھوٹی ملکانی کہہ رہی تھیں کے میرا باپ نہیں ہے میرا بھائی بھی نہیں ہے پلیز رحم کرو مجھ پر تم میرے باپ جیسے ہو مجھے جانے دو میں نا گئی تو میری بہن مر جائے گی اسے میرالمس زندگی کی طرف لا سکتا ہے وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ رہیں تھیں تو میری بھی ہمت ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔ میں نے کہا حق نواز زندگی میں

اتنے برے کام۔کیسے ہیں آج اس معصوم کی فریاد سن لے انسانیت کے ناطے اس معصوم کے دل کو قرار دلا دے اور پھر میں نے جو کیا اس پر مجھے اب بھی پچھتاوا نہیں حق نواز نے آتی جاتی گاڑیوں میں سے اپنی گاڑی کو سڑک پر دوڑاتے کہا تھا-----

تمہیں اس بات سے ڈر نہیں لگا کے میں تمہیں جان سے مار دوں گا اذہان نے اس کی بات سن کر اگلا سوال کیا تھا---

نہیں چھوٹے ملک صاحب زرا ڈر نہیں لگا مجھے لگا نیکی کر کے دنیا سے بھی چلا جاؤ گا تو کوئی غم نہیں روز محشرِ جب سوال کرے گا رب کے---

اے حق نواز تیرے پاس اختیار تھا میری بندی کی مدد کا اور میں نے تیرے پاس اسے بھیجا بھی تھا تو تو نے کیوں اس کی مدد نہیں کی----

تو میں کیا جواب دیتا رب کو بس اسی سوچ کے تحت میں نے ان کی مدد کی مجھے اس ٹائم بس صرف اور صرف اپنے رب کا ڈر تھا اس کی عدالت کا ڈر تھا----

حق نواز نے خوشی سے بتایا تھا۔۔۔

اور اذہان کا اس کی بات سن کر ایک دم دل تڑپا تھا۔۔۔ اختیار تو اس کے پاس بھی تھا اسے چھوڑنے کا اسے اذیت نا دینے کا مگر اس نے تو اس پر ظلم۔کے پہاڑ توڑے تھے تو ایسے میں کیا مالک اس سے کیا سوال نہیں کرے گا۔۔۔

اس سے نہیں پوچھے گا کے اذہان حیات ملک تم نے اس پر ظلم کے پہاڑ کیوں توڑے میں نے تو تمہیں سونے کا معصوم دل دے کر بھیجا تھا تو پھر تم۔نے اس دل کو اتنا پتھر کیسے کر لیا کے تمہیں کسی کی تڑپ نظر ہی نا ائی اس نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا اور اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے

۔۔۔۔

وہ کس کس بات پر معافی مانگے رب سے۔۔۔۔

ایک بات کہوں چھوٹے ملک صاحب چھوٹی ملکانی کی روح بڑی پاک ہے۔۔۔

ایسے پاک لوگ ایسی پاک روحیں بڑی کم ہوتیں ہیں۔۔۔ ان کی تربیت بڑی سونی

کی گئی ہے--- ان کے والدین نے بڑے پیار سے سینچا ہے ان کے اخلاق ان کے کردار کو ورنہ آج کل تو کڑیاں ماں باپ کے بغیر ہاتھوں سے ہی نکل جاتی ہیں---- میں بڑی دعا کرتا ہوں کے آپ کو وہ جلد ہی مل جائیں اور ہم آپ کے سہرے کے سجے ہوئے پھول دیکھیں حق نواز نے دل سے دعا دیتے کہا تھا----

پاک روح------ ہاں پاک روح تو وہ تھی---- جس کی سچائی کا نور اس کے چہرے سے ڈھلکتا تھا---- اذہان نے آنکھیں بند کر کے اس کے معصوم چہرے کو دل میں اتارا تھا محبت کی پھوار نے اس کے جسم کو ایک لمحے میں تازگی بخشی تھی-----

سہرے کے پھول----- یہ لفظ اس کے کان میں گھونجتے ہی اس نے شدت سے انکھیں کھولیں تھیں--

اسے وہ رات والا خواب یاد آیا تھا---

وہ سجی سنوری دلہن بنی اس کی محبت کو روند رہی تھی۔۔۔وہ اسے معاف کر سکتی تھی اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔۔ اس کی محبت کو وہ جوتے کی نوک پر رکھتی تھی۔۔۔۔۔

اور کیوں نا رکھے اس نے اسکے ساتھ ظلم ہی اتنا کیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا ظلم جو کوئی اپنے جانوار کے ساتھ بھی نا کرے پھر اس کو معافی کیسے مل سکتی تھی اسکا ساتھ کیسے مل سکتا تھا۔۔۔۔

میں بہت بد قسمت ہوں زارا جس نے تمہیں پایا تم پر ظلم کی انتہا کی اور پھر تمہیں کھو دیا اس نے آنکھوں کے کنارے صاف کیے تھے۔۔۔۔۔

اب تو بس ایک ہی دعا ہے تمہیں محسوس کروں اور تمہیں ایک جھلک جی بھر کر دیکھو پھر چاہے مر بھی

جاؤ۔۔۔ کوئی غم نہیں۔۔۔۔ اس نے نم آنکھوں کو بند کرتے سیٹ کی پشت پر سر ٹکایا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کالا رنگ کافی جچتا ہے آپ کے چیٹے رنگ پر----

ٹیکسی ڈرائیور نے کمینگی سے کہا تھا --

ک---ک--کیا مطلب آپ حد میں رہیں اپنی ٹیکسی روکیں---- زارا نے اسکی بات سن کر غصے میں کہا تھا----

کیا میڈم جی اتنا بھاؤ کس بات پر کھا رہی ہو میں نے تو تعریف کی ہے---- اس نے اپنے کٹ لگے چہرے کو پیچھے موڑتے اسے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا----

میں کہہ رہی ہو گاڑی روکو---- اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا----

روکوں گا روکوں گا لیکن کوئی ویرانہ تو آنے دو پھر کھل کر مزے لیں گے دونوں---- اس نے اپنا ایک ہاتھ پیچھے کی طرف کرتے اس کے نرم گداز سفید ہاتھوں پر اپنا کالا ہاتھ رکھتے کہا تھا----

زاراکو ایک دم کرنٹ لگا تھا۔۔۔ جھٹکے سے اسکا ہاتھ خود کے ہاتھوں سے چھڑایا تھا۔۔۔ موٹی موٹی آنکھوں سے انسو بہے تھے خوف کے مارے وہ بری طرح لرزی تھی۔۔۔۔بادل گرجا تھا ہوا تیز چلی تھی۔۔۔۔۔

د۔۔۔۔د۔۔۔۔دیکھو میرا بھائی پیچھے آہ رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ تمہیں جان سے مار دے گا۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کمزور سی دھمکی دی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں کے تیرے پیچھے کوئی نہیں اہ رہا۔۔۔ کوئی ہوتا تو تو اس کے ساتھ آتی ایسے اکیلی دھکے نا کھا رہی ہوتی چپ کر کے بیٹھ جا ورنہ اپنا مقصد تو میں تجھے مار کر بھی پورا کر لوں گا ٹیکسی ڈرائیور نے غصے سے اسے شیشے سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

دیکھو خدا کا واسطہ ایسا مت کرو چھوڑ دو مجھے گاڑی روکو اب کے وہ باقاعدہ ہچکیوں سے روتے ہوئے اس سے منت کر رہی تھی۔۔۔۔ موسم مزید بگڑ رہا تھا آسمانی بجلی کی گرگراہٹ اس کا دل بند کر رہی تھی۔۔۔۔

ابے چپ بیٹھ نفرت ہے مجھے لڑکیوں کے آنسوؤں سے اس نے ڈیش بورڈ پر غصے سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں خود سے چھلانگ لگا دوں گی اس گاڑی سے باہر اس نے ٹیکسی کا دروازہ کھولتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی کو چلاتے ہوئے ہی پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیٹ پر پھینکا تھا۔۔۔تجھے سمجھ نہیں اہ رہی بے غیرت۔۔۔۔ اور جانے کتنی گالیاں ٹیکسی ڈرائیور نے اسے دی تھیں۔۔۔

اب اس نے اس کی گالیوں کی پروا نا کرتے ہوئے دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔اور کودنے لگی تھی کے اس نے پھر سے اسکا دوپٹہ کھینچ کر اتارا تھا اور اسکا ہاتھ اپنے قابو میں کر کے زور سے مڑوڑا تھا اس کی دلخراش چیخ نکلی تھی ۔۔۔

راجو چونے سے تو بچ کر نہیں جا سکتی زمینی حور۔۔۔۔۔

تیرا تو حسن ہی مجھے اندر تک جھنجوڑ رہا ہے اس نے اسکا ہاتھ مزید مڑوڑتے کہا تھا اور زارا کی پھر سے چیخ نکلی تھی اب اس نے ٹانگ سے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیوں شور سنائی دے رہا ہے تمہاری موجودگی کا مجھے کیوں یہ دل اس قدر دھڑک رہا ہے کیوں دھڑکنیں اپنی من مانی پر اتر ائی ہیں۔۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھا تھا اسے قابو کرنے کے لیے مگر وہ تھوڑی نا اس کے اشارے سے چلنا تھا دل نے تو تب ہی چلنا تھا جب اس نے کسی کی موجودگی کی گواہی کا رقص کرنا تھا۔۔۔

گاڑی کی سپیڈ کم ہونے پر اذہان نے آنکھیں کھولیں تھیں ویران سڑک تھی اوپر سے بادلوں کی گرج اور ہوا کا تیز بہاؤ۔۔۔۔

کیا ہوا حق نواز اذہان نے پوچھا تھا ۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے چھوٹے ملک صاحب وہ آگے والی ٹیکسی میں کچھ ہے کوئی پریشان کر رہا ہے اس لڑکی کو دیکھیں کتنی بار دروازہ کھل اور بند ہو رہا دیکھیں پھر سے کھلا ہے خداخیر کرے کہیں کسی لڑکی کے ساتھ کوئی کچھ غلط-----

حق نواز نے بات ادھوری چھوڑی تھی-----

دیکھو تم اور ٹیک کرو اسے ابھی پتہ چل جاتا ہے اذہان نے کہا تھا----

حق نواز نے حیرت سے اپنے چھوٹے ملک صاحب کو دیکھا تھا کے ایک بار پہلے بھی ایسے ہی اس نے اسے کہا تھا کے کوئی لڑکی پریشانی میں ہے تو اس نے کہا تھا دفع کرو یار ہم کیوں پرائی لڑائی میں پڑیں کسی کو مال ملا ہے تو اڑا نے دو قہقہہ لگاتے اذہان نے بات ہوا میں اڑا دی تھی---

اور آج وہی اذہان اسے کہہ رہا تھا کے دیکھو بچاؤ اسے ہاں شاید حق نواز یہ سوچتے ہوئے بھول گیا تھا کے اب اس کا چھوٹا ملک بدل گیا تھا پہلے والا تو رہا ہی نہیں تھا----

زارا مسلسل ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس نے بہت مضبوطی سے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ایک ہاتھ سے ہی دباؤ ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔ اس نے جھک کر اس کے ہاتھ پر دانت گاڑے تھے ٹیکسی ڈرائیور نے تڑپ کر ہاتھ پیچھے کیا تھا اور لگلے ہی لمحے گھوم کر ایک زناٹے دار تھپڑ اسکو مارا تھا۔۔۔۔

اس نے مڑ کر جوابی کاروائی کرنے کا اس کا موقع ہی نہیں دیا تھا کے اس کو سیٹ پر دھکا دے کر اس کی فراک کے پچھلے گلے پر لگی ڈوری کو زور سے کھینچا تھا ۔۔۔ اسی لمحے بادل زور سے گرجا تھا اور ان کی گاڑی کے سامنے ایک چمچماتی بلیک پراڈو پوری آب و تاب کے ساتھ رکی تھی۔۔۔۔۔

حق نواز نے باہر نکل کر ٹیکسی ڈرائیور کو باہر نکال کر اس کے منہ پر مکا مارا تھا اور زارا اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے زارو قطار رو رہی تھی۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

کیا کر رہا تو کمینے انسان شرم نہیں آتی تجھے بے غیرت۔۔۔۔ حق نواز پے در پے مکوں کے وار کر رہا تھا ٹیکسی ڈرائیور پر۔۔۔۔

پھر اس نے اپنی پسٹل نکال کر اس کی دونوں ٹانگوں پر گولی ماری تھی۔۔۔۔۔

اور وہ وہیں ڈھیر ہوا تھا۔۔۔۔

آپ فکر نا کریں باہر آہ جائیں کچھ نہیں ہو گا اب اپ محفوظ ہیں اذہان نے گاڑی کا دروازہ کھول کر نظریں جھکائے کہا تھا۔۔۔

اسکی پھٹی فراک اور بغیر دوپٹے کے حلیے کی وجہ سے وہ اسے دیکھنے سے بھی پرہیز کر رہا تھا۔۔۔

پہلے والا اذہان ہوتا تو فٹ سے پہچان لیتا اس کو اور زور زبردستی ہی صحیح ساتھ لے جاتا مگر اس ازہان حیات ملک نے تو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا اسے جس کے لیے وہ خوار ہوا تھا مارا مارا پھرا تھا۔۔۔۔

اپنی ذات اپنی ہستی مٹا دی تھی جس کی ایک جھلک کے لیے اس کے آگے ہی ادب سے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

اصلاح ہوچکی تھی ہدایت مل چکی تھی ۔۔۔

اور روح وہ تو پاک ہو کر اب معتبر ہونے کا سفر شروع کر چکی تھی۔

اس نے شناسا اواز سن کر ہاتھ آنکھوں سے تھوڑے نیچے کیے تھے۔۔۔ اس طرح کے بس اس کی انکھیں نظر ائیں۔۔۔

ہاں وہ وہی تو تھا اس کے سامنے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ زاراکو لگا اسکا دل تھم گیا ہے وہ اذہان حیات ملک ہی تو تھا ٹوٹی بکھری حالت نظریں نیچے کیے اسے دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا اس کے دل نے گواہی دی تھی کے محبت نے سنوار دیا ہے اسے اس کا دل چاہا وقت یہی تھم جائے۔۔۔۔۔اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے رخ یار کو دیکھا تھا ۔۔۔

کیا حسین منظر تھا۔۔۔ ہوائیں جھک جھک کر سلام کر رہیں تھیں اس کے چہرے کو چھوتیں تو کبھی اذہان کے چہرے کو اور دور کھڑی وحی محبت کی انکھیں نم ہوئیں تھیں اس ادھورے ملن پر۔۔۔۔

سنو تم میری دنیا ہو

اور میں تمہاری دنیا میں

تاروں کی طرح ہوں

بہت ہی مدہم

اور تارے تو ٹھنڈک

اور سکون بخشنے والے ہوتے ہیں نا

جو آپ کے ساتھ

!!بہت خاموشی سے سفر کرتے ہیں

آپ کو احساس بھی نہیں ہونے

!!دیتے کہ وہ آپ کی توجہ چاہتے ہیں

نا ہی آپ کو کسی بات پہ مجبور کرتے ہیں

وہ تو بس آپ کی راہ کو

!!روشن کر رہے ہوتے ہیں

اور آپ سے میرا تعلق بھی

ایسا ہی ہے ہاں یہی انداز ہے

!!میری محبت کا

ہاں مجھے محبت ہے تم سے

بے شمار بے پناہ بے لوث

!!فقط محبت

آپ باہر اہ جائیں----

اس نے تھوڑا پیچھے ہوتے کہا تھا وہ گاڑی سے باہر نکلی تھی احتیاط سے چہرہ کے آگے ہاتھ رکھے مگر وہ ہاتھ نا بھی رکھتی تو بھی وہ اسکا چہرہ نا دیکھتا اسکے لیے تو اب ہر لڑکی ہی نا محرم ہو گئی تھی---

اس نے بہتی اشکوں کی قطاروں میں اس کے چہرے کی نظر اتاری تھی کتنا تھکی تھی نا وہ اس ایک جھلک کے لیے کتنا تڑپی تھی وہ اس وجیہہ مرد کی موجودگی کے لیے--- وہ اذیت میں تھی----

تکلیف میں تھی تو رب نے تب بھی اسکی حفاظت کے لیے اسے ہی فرشتہ بنا کر بھیجا تھا جس سے وہ نفرت کرتی تھی مگر اس کی محبت اس نفرت سے کہیں زیادہ تھی--- تو گویا اس سونے کی گڑیا کے لیے اس چاندی کے گڈے کو حفاظت کے لیے مقرر کیا گیا تھا----

اسے سونپ دیئے گئیے تھے زار درید کے دکھ اور غم---

اچانک بادل زور سے گرجا تھا۔۔۔ اور اسی لمحے اسنے آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچا تھا اس کے سینے سے وہ اتنی شدت سے لگی تھی کے کائنات کا عمل رک گیا تھا وہ انسو بہاتی اس کے سینے میں خود کی پناہ تلاش کیے خود میں سکون اتار رہی تھی وہ بس اس وقت اسے محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اذہان کی دھڑکنوں کا ارتعاش بڑھا تھا تو اس کی موجودگی میں۔۔۔ اس کی خوشبو اس کا لمس اس کی روح کو سکون ملا تھا۔۔۔

تب ہی اس نے اسے خود سے الگ کیا تھا دیکھنے کے لیے کے وہ اس کی دھڑکن تو نہیں مگر اگلے ہی لمحے زارا نے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اسے اپنا چہرہ نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔

آپ آپ ک۔۔۔کون۔۔۔ اذہان نے اس سے دو قدم پیچھے ہوتے دل پر ہاتھ رکھے اس سے پوچھا تھا جو اتنی رفتار سے دھڑک رہا تھا کے جیسے ابھی سینے سے باہر آہ جائے گا۔۔۔

اغ۔۔۔۔عو۔۔۔۔ا۔۔۔ا۔۔۔۔۔ا۔۔۔اہ۔۔۔غوں۔۔اغ۔۔۔۔ زارا نے یہ اوازیں نکالیں تھیں۔۔۔اپنی پشت اسکی طرف موڑے۔۔۔

مجھے لگتاہے چھوٹے ملک صاحب کے یہ لڑکی گونگی ہے تب ہی تو ٹیکسی میں بھی شور نہیں مچارہی تھی۔۔۔۔ حق نواز نے کہا تھا۔۔۔

اذہان کے دل کو سکون نہیں ملاتھا اسے وہ شناسا خوشبو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔۔جب ہی اس نے آگے بڑھ کر اپنے کاندھوں سے شال اتار جکر اس کے کاندھوں پر ڈالی تھی۔۔۔۔

آپ یہ پہن لیں۔۔۔کہتے وہ پیچھے ہٹاتھا۔۔۔

زارا نے اسکی شال کو ناک کے پاس کر کے بہتی آنکھوں سے اس کے کلون کی خوشبو کو دھڑکنوں میں اتارا تھا۔۔۔۔۔

آہ اذہان یہ کیا بنا دیا ہے تم نے مجھے مکمل مار دیا تمہارے رویے نے مجھے اس نے شال اپنے اردگرد لپیٹتے سوچا تھااور اسی شال سے اس نے اپنا منہ بھی چھپا لیا تھااس طرح کے آنکھیں بھی بامشکل نظر اہ رہی تھیں۔۔۔۔۔وہ پیچھے مڑی تھی اذہان اب بھی نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

آپ اپنی چیزیں لے کر آہ جائیں جہاں جانا ہے ہم چھوڑ دیتے ہیں کہتے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا اور فرنٹ سیٹ پر جاکر بیٹھا تھا وہ بھی ٹیکسی سے اپنا بیگ اور دوپٹہ لیے اس کی گاڑی کی طرف آئی تھی اور پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔

اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھاکے وہ زارا ہو۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کے دل نے اس خیال کی تردیدکی تھی زارا ہوتی تو وہ کچھ بولتی کچھ کہتی مجھے نہیں تو حق نواز سے ہی بات کرتی۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے یہ کوئی پردہ دار خاتون ہو۔۔۔۔ اس نے دماغ سے سوچا تھا دل نہیں مان رہا تھا یہ سب۔۔۔

پھر بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ایک لمحے کے لیے مڑ میں دیکھا تھا کے شاید اس کی انکھیں شناسا ہوں مگر جھکی ہوئی انکھیں کسی شناسائی کی تجدید کیسے کرتیں وہ تو مکمل چھپائے ہوئی تھی خود کو۔۔۔۔

زارا نے اپنی نظروں کا رخ ایسا رکھا ہوا تھا کے وہ اس کو تو دیکھ سکتی تھی مگر وہ چاہ کر بھی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ اسکے چہرے کے نقوش کو ازبر یاد کر رہی تھی۔۔۔۔ دل چاہ رہا تھا اس کی آنکھوں کو ہاتھوں سے چھوئے محسوس کرے۔۔۔۔ وہ اسے اپنے عشق کے حصار میں باندھ رہا تھا دور رہ کر بھی اور اب پاس ہو کر بھی۔۔۔۔۔۔

اور یہ پہلی بار تھا اسکے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کے وہ اس کی آغوش میں جاکر اسے اپنے لمس سے سکون دے کتنی ویرانی تھی اس کی انکھوں میں کتنی تھکن تھی اسکے چہرے پر----

!ہم تیرے شہر میں آئے ہیں مسافر کی طرح

صرف اک بار ملاقات کا موقع دے دے----

میری منزل ہے کہاں میرا ٹھکانہ ہے کہاں---

صبح تک تجھ سے بچھڑ کر مجھے جانا ہے کہاں-----

سوچنے کے لیے اک رات کا موقع دے----

اپنی آنکھوں میں چھپا رکھے ہیں جگنو میں نے---

اپنی پلکوں پے سجا رکھے ہیں آنسو میں نے-----

میری آنکھوں کو برسات کا موقع دے دے-----

آج کی رات میرا درد محبت سن لے----

کپکپاتے ہونٹوں کی شکایت سن لے۔۔۔۔

آج اظہار خیالات کا موقع دے دے۔۔۔

بھولنا تھا تو یہ اقرار کیا ہی کیوں تھا۔۔۔۔

بے وفا تو نے مجھے پیار کیا ہی کیوں تھا۔۔

صرف دو چار سوالات کا موقع دے دے۔۔۔

اس کے آنسوؤں میں اب ہچکیاں شامل ہوئیں تھیں۔۔۔۔ اذہان اور حق نواز دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ وہ سر جھکائے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ پلیز روئیں مت آپ آپ اس پر لکھ دیں آپ کو کہاں جانا ہے۔۔۔ اذہان نے پیپر پین اس کی طرف بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

جسے اس نے کانپتے ہاتھوں سے پکڑا تھا۔۔۔۔

پھر اس پر ''ساہیوال ''لکھ کر اذہان کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

یہ یہ آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا اس نے اس کا سفید ہاتھ لال سرخ اور اس پر خون رستا دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

جسے زارا نے منٹ سے پہلے چادر میں چھپایا تھا۔۔۔ اور وہ اپنی بے تکلفی پر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

ساہیوال اس نے نام زیر لب دہرایا تھا۔۔۔۔

اذہان کو جو یہ امید تھی کے وہ شاید اس کی زارا ہو شاید وہ اس پر پاکپتن لکھ دے شاید وہ بابا فرید کی درگاہ کا کہہ دے وہ پڑھتے ہی دم توڑ گئی تھی ۔ ۔۔۔

میں کیسے اس کا نعقاب ہٹا سکتا ہوں صرف اپنے دل کی ہلچل کی بنا پر میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔ نہیں اگر وہ کوئی اور لڑکی ہوئی تو اس کا پردہ میرے ایسے کرنے سے۔۔ ۔

یا اللہ یہ کیسی مشکل ہے اگر وہ پاس ہے تو کوئی راستہ تو دکھا دے اس نے دل سے دعا کی تھی ۔۔۔

گاڑی کچھ دیر بعد ساہیوال کی مین روڈ پر آہ کر رکی تھی۔۔۔

حق نواز نے اتر کو گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔ اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

بیٹا خیر سے جانا جہاں بھی جانا۔۔۔

وہ سر ہلاتی اذہان پر آخری نظر ڈالے مڑی تھی۔۔۔ اس نے چادر واپس نہیں کی تھی۔۔۔۔۔نعقاب ویسے ہی چہرے کے گرد لپٹا تھا۔۔۔

میں نے معصوم بہاروں میں تمہیں دیکھا ہے۔۔۔

میں نے پر نور ستاروں میں تمہیں دیکھا ہے۔۔۔

میرے محبوب تیری پردہ نشینی کی قسم۔۔۔۔

میں نے اشکوں کی قطاروں میں تمہیں دیکھا ہے-----

وہ ان سے دور ہوتی چلی گئی تھی خود کو چھپائے خود کو ڈھانپے------

ازہان کی نظر نے اسکے اوجھل ہونے تک اس کو دیکھا تھا-----

حق نوازا نے گاڑی چلائی تھی-----

وہ دور ہوئی تو اذہان کو لگا اس سے خوشبو دور ہو گئی اس کی------ اسکا دل ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگا تھا---

وہ جو انجانا احساس اس کے پاس ہونے سے تھا وہ دور ہو رہا تھا اس نے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں-----

نہیں اسے سکون نہیں ملا تھا---

اس نے اس کاغذ کو اس پن کو ناک کے پاس لے جاکر لمبی سانس لی تھی---

زارا--- اس نے زیر لب کہا تھا---

"کاغذ کو غور سے دیکھا تھا الٹ کر جس کے پیچھے واضح الفاظ میں لکھا تھا "اے زی

زارا درید وہ زارا تھی میری زارا حق نواز گاڑی موڑو خدا کا واسطہ ہے گاڑی موڑو وہ روتے ہوئے چلا رہا تھا۔۔۔۔۔وہ بے بس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جلدی چلاؤ یار گاڑی وہ و۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ میری زارا تھی۔۔۔۔ اذہان کی زارا۔۔۔۔ وہ وہ مجھ سے ناراض ہے اسلیے مجھ سے بچنے کے لیے اس نے اف میرے خدا میں۔ جسے تحفظ دینا چاہتا ہوں وہی مجھ سے اس نے اپنے بال جھنجوڑ ڈالے تھے۔۔۔۔۔

وہیں جہاں زاراکو اتارا تھا حق نواز نے ادھر ہی گاڑی روکی تھی۔۔۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح نیچے اترا تھا۔۔۔۔

اس کے دور جانے کا خوف اسکا جسم لرزا رہا تھا۔۔۔ کیا آپ نے ایک لڑکی ہو دیکھا نعقاب میں بلیک چادر کے ۔۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح ہر ایک سے روتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

زارا تم نہیں جا سکتی کہیں۔۔۔۔ تم نے مجھے ہگ کیا تھا اپنے اذہان کو میں کیوں نہیں پہچان پایا۔۔۔۔ وہ دیوانا وار گھوم رہا تھا گھن چکر بنا کبھی کسی راہ گیر کے پاس جاتا تو کبھی کسی راہ گیر کے پاس اس کو چین ایک پل کے لیے بھی نہیں آہ رہا تھا۔۔۔۔

چین اک پل نہیں۔۔۔۔۔

اور کوئی حل نہیں۔۔۔۔

سیوں نی سیوں نی۔۔۔۔

کون موڑے مہار۔۔۔۔۔

کون موڑے مہار۔۔۔۔

کوئی سانول نہیں۔۔۔۔

چین اک پل نہیں۔۔۔

اور کوئی حل نہیں۔۔۔

سیوں نی سیوں نی۔۔۔۔

کیا بشر کی بساط۔۔۔۔

کیا بشر کی بساط۔۔۔۔

آج ہے کل نہیں۔۔۔۔

چین اک پل نہیں۔۔۔۔

اور کوئی حل نہیں۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سیوں نی سیوں نی۔۔۔۔

چھوڑ میری خطا۔۔۔۔

چھوڑ میری خطا۔۔۔

تو تو پاگل نہیں۔۔۔

چین اک پل نہیں۔۔۔

اور کوئی حل نہیں۔۔۔

سیوں نی سیوں نی۔۔۔

حق نواز الگ گھن چکر بنا پھر رہا تھا۔۔۔ سب سے پوچھ پوچھ تھک گئے تھے وہ لوگ۔۔۔۔۔

وہ تھک کر فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔ بلک بلک کر رو رہا تھا آسمان کو دیکھ کر۔۔۔۔

کیوں آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں میرے اتنے قریب لا کر آپ کیسے اسے مجھ سے محروم کر سکتے ہیں مجھ پر ترس نہیں آتا کیا آپ کو کیوں کر رہے ہیں ایسے کیوں۔۔۔۔۔

آسمان کی طرف دیکھ کر وہ چلایا تھا۔۔۔۔

اردگرد کتنے لوگ اسے دیکھ کر اسے دیوانا یا پاگل کہہ رہے تھے کچھ تو اس کی بے بسی پر ہنس رہے تھے۔۔۔۔

وہ بادشاہوں جیسا ٹھاٹ باٹ رکھنے والا شہزادہ فقیروں کی طرح فٹ پاتھ پر بیٹھا اپنے لیے زرا درید کو مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔

تو یہ ہے بشر کی اوقات جس کا غرور جسکا گھمنڈ ساری زندگی ختم نہیں ہوتا جو اپنے ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا وہ بشر اتنا بے بس ہے کے اسکے اشارے کے بغیر

وہ سانس بھی نہیں لے سکتا ایک قدم نہیں چل سکتا۔۔۔ ہر لمحہ ہر معاملے میں وہ اس کے کن کا محتاج رہتا ہے۔۔۔۔

اس کا حکم نہیں تھا تو وہ زارا درید کے پاس ہوتے ہوئے بھی اسے پہچان نہیں سکا تھا۔۔۔

چھوٹے ملک صاحب ائیں گاڑی میں بیٹھیں مجھے لگتا چھوٹی ملکانی درگاہ گئی ہوگی ۔۔۔ حق نواز نے اذہان کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور وہ اس کی بات سن کر پاگلوں کی طرح گاڑی کی طرف بھاگا تھا

جلدی چلو حق نواز وہ وہاں سے چلی نا جائے خدا کا واسطہ ہے جلدی چلاؤ وہ حاکم بابا کے پاس گئی ہو گی۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے اسے حکم دیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو ریڈ چلی بھائی آ گئے کیا۔۔۔۔ ارحان نے امل کو کال کر کے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں ارحان ابھی تک نہیں آئے میں تو خود پریشان ہو رہی ہوں موسم بھی اتنا خراب ہوا ہے۔۔۔۔ اس نے اپنی پریشانی ظاہر کی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا تم پریشان نا ہو میں دوبارہ کال ٹرائی کرتا ہوں اچھا سنو آج موسم رومینٹک ہے تو اپنے شوہر کے بارے میں ہی کچھ سوچ لو اچھا سا تیار ہونا کے بس آج تمہارے علاوہ کچھ نظر نا ائے۔۔۔۔

اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔

ارحان جلدی آنا رات ہو رہی ہے اور شاید بارش بھی ہو جائے مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے اگر لائٹ چلی گئی تو۔۔۔ اسنے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا ایسا میں بس نکل رہا ہو تم ریڈی رہنا مائے لو۔۔۔۔ کہیں باہر چلیں گے ڈنر پر۔۔۔۔۔ لو یو الوٹ۔۔۔

کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

اور اس نے کھڑکی کھولتکر اسمان کی لالگی اور خراب موسم کا جائزہ لیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

بول جلدی یہ تیری ٹیکسی کو نمبر ہے تو وہ لڑکی کہاں گئی ہے۔۔۔۔۔

حیات ملک کے بندے نے ٹیکسی ڈرائیور کوہوش میں لاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ وہ بھاگ گئی میں اس سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ کچھ لوگوں نے مجھے مارا اور وہ اسے ساتھ لے گئے وہ ان کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں جانے کا اس نے تجھ سے بولا تھا وہ یقیناً وہاں ہی گئی ہو گی جلدی بتا۔۔۔۔

اس نے ٹھوکر مارتے پوچھا تھا۔۔۔۔

پاکپتن ب۔۔۔۔ب۔۔۔بابا فر۔۔۔۔فرید کی درگاہ پر۔۔۔ ڈرائیور نے ٹوٹے ہوئے لفظوں میں کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ اسے وہیں چھوڑ کر پاکپتن کے لیے بھاگے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بس سٹینڈ پر بس چلنے کو تیار کھڑی تھی جب اس نے ہاتھ کے اشارے سے بس کو رکنے کا کہا تھا اور بس میں جا کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

لیڈیز سواری کے ساتھ بیٹھ کر اس نے درگاہ تک پہنچنے تک درود پاک کا ورد جاری رکھا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کس خیال کے تحت وہ اس کاغذ کی پشت پر "اے ذی "لکھ ائی تھی۔۔۔۔ کیاوہ اسے اور تڑپانا چاہتی تھی کیا وہ اسے یہ احساس دلانا چاہتی تھی کے وہ اس کے احساس کے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔۔

اسکو ہگ کیے لمحے یاد ائے تو انکھیں پھر سے چھلکنے لگی کسی ٹوٹی ڈالی کی طرح پھر سے بکھرنے لگی تھی۔۔۔۔

عشق تو ہو گیا تھا زارا درید کو اب اپنے اصول اپناتی یا چھوڑتی رہا اذہان حیات ملک "کہیں کا نہیں تھا تو وہ بھی کہیں کی نہیں رہی تھی-----

ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ درگاہ کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی-----پھر وضو خانے والی سائیڈ جاکر وضو کیا آنکھوں میں منظر لہرایا تھا اذہان کے ساتھ وضو کا تو آنکھیں پھر سے چھلکنے لگی تھی-----

اندر جاکر نعفل پڑھے دربار کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی تھی-----

انھی لبوں سے جن سے کبھی اس کے مرنے کی دعا کی تھی آج اس کی سلامتی کی دعا کر رہی تھی-----

دعا کے بعد حاکم بابا کے حجرے کی طرف قدم بڑھائے تو وہ وہاں نہیں تھے -----

دل ایک دم بیٹھا تھا----- کہیں انہیں نہیں------ نہیں----- اپنے خیال کی خود ہی تردید کی تھی------

بابا کہاں ہوں گے -- ---- وہیں درگاہ کے کسی متولی سے پوچھا تھا----

ابھی تو ادھر ہی تھے منڈیر والی سائیڈ پر جاتے دیکھا تھا---- متولی نے کہا تھا----

ڈھونڈتی ہوئی درگاہ کی منڈیر پر گئی وہاں انکھیں بند کیے وہ حالت وجد میں حق اللہ پکار رہے تھے-----

وہ بغیر کچھ کہے بیٹھ گئی تھی اور بڑے غور سے ان کے شفیق چہرے کو دیکھ رہی تھی-----

خواب والا ان کا بند آنکھوں والا چہرہ آنکھوں کے آگے لہرایا تو سر کو بری طرح جھٹکا----

مانگ لی اس کی حیاتی کی دعا زارا درید نے----- انھوں نے بند آنکھوں سے ہی کہا تھا---

بابا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں نا۔۔۔ اس نے انلھیں صاف کرتے پوچھا تھا۔۔۔

یہ تو میرے سوال کا جواب نہیں ہے میرے بچے۔۔۔۔ انھوں نے انکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔۔

مجھ سے وہ سوال کیوں پوچھتے ہیں جن کے جواب میں خود کو بھی دینے سے شرمندہ ہوں۔۔۔ اس نے نظریں جھکا کر کہا تھا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا زارا درید عشق شرمندگی کا باعث نہیں ہوتا۔۔۔ انھوں نے پھر سے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

علیہا بہتر ہے اب آپ اس کے لیے مزید دعا کریں میں خصوصی آپ سے۔۔۔۔

تو تمہیں عشق نہیں ہے اس سے۔۔۔۔ انہوں نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔

نہیں اس نے سخت دل ہو کر کہا تھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔ واقع دلوں کے حال تو رب جانتا ہے۔۔۔۔۔
انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ علیہا کے لیے۔۔۔۔۔

اسے لمبے سفر پر جانا پے میں یا تم کسی کو روک نہیں سکتے تمہیں یہاں کسی مقصد کے لیے بلوایا گیا ہے۔۔۔

انھوں نے پھر سے اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔

حاکم بابا انتظام ہو گیا ہے اور کوئی حکم۔۔۔ کسی نے ان کی طرف آہ کر کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہو۔۔۔ حاکم بابا نے اسے وہاں سے بھیجا تھا۔۔۔۔

بابا آپ۔۔۔ میری بات۔۔۔

زارا ایک بات کہو مانو گی۔۔۔ انھوں نے آنکھیں بند کی تھیں پھر سے۔۔۔

میری زندگی کا کچھ پتا نہیں تمہارے باپ نے تمہاری زندگی میرے سپرد کی تھی---- میں نے تمہارے لیے ایک فیصلہ کیا ہے---- میں تمہارا نکاح کرنا چاہتا ہوں---

حاکم بابا نے نرم لہجے میں کہا تھا----

مگر کس سے بابا میں اسکو جانتی نہیں---- ایسے کیسے سب کے بغیر----- اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا----

جب کے نکاح کا نام سن کر دل زوروں سے دھڑکا تھا اور ازہان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا----

اگر تم مجھے کہہ دیتی کے اذہان سے عشق ہے تو مہں کہیں سے بھی اسے ڈھونڈ کر تمہارے لیے لاتا مگر اب جسے میں نے تمہارے لیے چنا ہے وہ بھی تمہارے لیے ہر لحاظ سے بہتر ہے---

کیا تمہیں اپنے حاکم بابا کا فیصلہ منظور ہے انہوں نے سوال طلب نظروں سے اسے دیکھا تھا---

وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتی تھی اسے انکار نہیں کرنا تھا ورنہ ان کا مان انکا بھروسہ سب ٹوٹ جاتا---

اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا تھا---

شاباش زارا خوش رہو۔۔۔۔بس یہ سوچنا کے جو بھی ہو رہا ہے اللہ کی مرضی سے ہو رہاہے۔۔۔۔ انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔۔۔

مطلب وہ لفظ۔۔۔۔۔ وہ خواب۔۔۔۔۔ میرے نکاح کی تعبیر سے منسلک تھا۔۔۔۔ وہ بے یقین ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر اس نے اپنے دل پرہاتھ رکھا تھا وہ فیصلہ کر چکی تھی مگر اس کا دل اس فیصلے کے لیے مطمئن نہیں تھا اسے آج ایک فیصلہ کرنا تھا یا اپنے اصول توڑ کر حاکم بابا کو انکار کرنا تھا۔۔۔

یا اپنے اصول قائم رکھتے ان کے فیصلے کی تردید کر کے ان کے بھروسے کو توڑنا تھا اور وہ کبھی بھی اتنا شفیق دل نہیں توڑ سکتی تھی۔۔۔ اتنا مہربان دل کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے آسمان پر نظر ڈالی تھی۔۔۔قدرت کے فیصلے پر اسے شکوہ تھا۔۔۔

تو طے ہوا اذہان حیات ملک رب بھی ہمیں ایک نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ میں اور تم دو الگ کشتیوں کے مسافر ہیں۔۔۔۔ ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے ۔۔۔۔

اس نے گھٹنوں میں سر دیتے روتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔ کیا زارا یہاں آئی ہے۔۔۔۔

وہ تقریباً دوڑتے ہوئے درگاہ میں پہنچا تھا سانس اکھڑی ہوئی تھی۔۔۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھااور حالت بکھری یوئی تھی کسی قیمتی چیز کو کھو دینے کا ڈر چہرہ لٹھے کی مانند سفید کر رہا تھا۔۔۔

آہ گئے تم چلو کچھ بات کرنی ہے تم سے وہ اسے لیے حجرے کے اندر گئے تھے۔۔۔

بابا۔۔۔۔ زارا یہاں۔۔۔ اس نے پھر سے وہی سوال کیا تھا۔۔۔

اذہان تم سے کچھ مانگو نگا تو دو گے مجھے۔۔۔ انہوں نے اپنی کہی تھی۔۔۔

بابا زارا کیا یہاں نہیں ائی۔۔۔۔ اس نے پھر سے وہی سوال کیا تھا۔۔۔۔

ازہان میں بڑے مان سے یہ بات کر رہا ہوں بہت سوچ سمجھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔ میرے فیصلے کی لاج رکھ لینا۔۔۔۔

انہوں نے اس کی بات کا جواب پھر نہیں دیا تھا۔۔۔۔ وہ جھوٹ بولنا نہیں چاہتے تھے اور فی الحال وہ اسے سچ نہیں بتا سکتے تھے۔۔۔۔

نہیں بابا بولیں اس نے اپنی آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا تھا وہ جانتا تھا کے وہ نہیں کچھ بتا رہے تو اسکا مطلب وہ اسے اس سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور صحیح ہی

تو تھا وہ اس دور رہ کر ہی تو خوش رہ سکتی تھی۔۔۔ اس کے زخم جیسے کوئی کھرچ رہا تھا۔۔۔اتنی تکلیف تھی اسکے پور پور میں۔۔۔

ایک لڑکی ہے بے سہارا ہے یوں سمجھو میری بیٹی ہے اس دنیا میں ایک منہ بولے بھائی کے سوا اسکا کوئی نہیں میں اسکی زمہ داری پوری کرنا چاہتا ہوں کیا تم میرا ساتھ دوں گے اسے اپنی زوجیت میں قبول کرو گے۔ میری منت سمجھ لو یا گزارش کہتے ہو تو میں تمہارے آگے ہاتھ۔۔۔۔

نہیں بابا ایسے مت کہیں آپ رہنما ہیں میرے اگر تقدیر نے قسمت میں یہی لکھا ہے تو مجھے منظور ہے بتائیں کب کرنا ہے نکاح۔۔۔۔

اس نے نا چاہتے ہوئے بھی وہ سب کچھ کہا تھا جو نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔۔

بہت شکریہ بیٹا خدا تمہیں اجر دے گا۔۔۔۔ انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر چوماتھا۔۔۔۔ جس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ ۔

بابا میں زارا سے عشق۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔

بیٹا یاد رکھنا جدائی وقتی ہے اور ملن دائمی آہ جاو میرے پیچھے نکاح کا انتظام کب کا ہو چکا ہے۔۔۔۔

وہ اس کو کہتے باہر کی جانب بڑھے تھے ۔۔ ۔

جدائی وقتی۔۔ تو کیا وہ سرخ انچل وہ حاکم بابا کے الفاظ میرے خواب کے وہ اس نکاح سے مشروط تھے اس نے لمبے لمبے سانس لیتے بہتی آنکھوں سے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

جدائی کا وقت آہ چکا ہے اذہان حیات ملک کہتے وہ حاکم بابا کے پیچھے گیا تھا لڑکھراتے قدموں کے ساتھ۔۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے جسم میں گھس کر اس کے جسم کو لرزا گیا تھا۔۔۔۔

ان کے پیچھے چلتے وہ دربار کی سیڑھیوں کے سامنے والے احاطے والی مسجد میں پہنچا تھا۔۔۔ ۔

حق نواز بھی اس کی تقلید میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا چھوٹے ملک صاحب کچھ پتا چلا۔۔۔۔

حق نواز نے پوچھا تھا اس کی سرخ آنکھوں اور پہلے سے زیادہ بکھری رنگت دیکھ کر
۔۔۔۔۔

تو کہہ رہا تھا حق نواز میرے سہرے کے پھول تجھے دیکھنے ہیں تو اہ جا دیکھ لے لیکن اس بار میری شدت سے خواہش ہے کے میرا دل بند ہو تو میں دوبارہ کبھی انکھیں نا کھول سکوں مر جاؤ۔۔۔۔ مگر میری تجھے وصیت ہے میرا چہرہ زارا کو دکھائے بغیر مجھے مت دفنانا اس نے روتے ہوئے التجا کی تھی حق نواز سے اور اسکا جواب سنے بغیر حاکم بابا کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

شروع کریں مولوی صاحب مولوی نے قرآنی آیات پڑھ کر نکاح شروع کیا تھا۔۔۔۔

آج نا تو اذہان حیات ملک کا دل بند ہو رہا تھا اور نا ہی اس کے جسم۔میں لرزا طاری ہوا تھا نا ہی وہ پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

آج اس دل کو کیا ہو گیا ہے یہ بند کیوں نہیں ہو رہا اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

اذہان حیات ملک کیا آپ کو زرا درید اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔ مولوی نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اسے لگا شاید اس کے کانوں نے کچھ غلط سن لیا۔۔۔مولوی نے دوسری بار پھر پوچھا تھا وہی لفظ اسکا جسم۔کانپا تھا۔۔۔۔ بے یقینی سے اس نے حاکم بابا کی طرف

دیکھا تھا انھوں نے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے اس کی طرف دیکھتے سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔

اور اس نے تینوں بار قبول ہے کہتے پیپر پر سائن کیے تھے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

کیا اس کا رب اس پر اتنا مہربان تھا کے اسے چن لیا گیا تھا اس کی پکار پر اس کے رب نے اس کی سن لی تھی کن کہہ دیا تھا۔۔۔

کیا وہ مان گئی ہوگی اس کا دل یہ سوچتے کسی بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑا تھا۔۔۔۔

میں اسکا سامنے کیسے کروں گا۔۔۔۔ اسنے دھڑکنوں کی بے ترتیبی کو سنبھالنے کی کوشش کرتے سوچا تھا۔۔۔۔۔

مجھے پہلے سجدہ شکر ادا کرنا ہے وہ وضو کرنے گیا تھا جسم۔اسکا اب بھی کانپ رہا تھا اسے یقین ہی نہیں اہ رہا تھا کے اس کی ریاضت قبول ہو گئی تھی۔۔۔۔

زارا درید کیا آپ کو اذہان حیات ملک اپنے نکاح میں قبول ہیں سرخ انچل اوڑھے وہ بیٹھی تھی جب مولوی نے پوچھا تھا۔۔۔۔

بے یقینی سے حاکم بابا کو دیکھا۔۔۔۔۔ پھر آس پاس موجود باقی لوگوں کو۔۔۔۔

اس ٹائم حاکم بابا کی عزت اس کے ہاتھ میں تھی اسے اپنے اصول ہر حال میں توڑنے تھے گویا۔۔۔۔۔۔

ہاں میں سر ہلایا اور تینوں بار قبول ہے کہہ کر اپنے تمام حقوق اذہان حیات ملک کے نام لکھے تھے اسنے۔۔۔۔۔

میرا انتظار کرنا میں آتا ہوں۔۔۔۔ حاکم بابا اسکے سر پر پیار دیتے وہاں سے چلے گیئے تھے۔۔۔۔

اسکا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔۔ حجرے سے نکل کر باہر آئی تھی تازہ ہوامیں سانس لینے۔۔۔

یہ کیا کیا بابا آپ نے میں عشق کرتی تھی اس سے بے حد عشق۔۔۔۔۔۔ مگر اس کے ساتھ زندگی گزارنا کبھی نہیں۔۔۔۔

نہیں ایسا ممکن نہیں میں کیسے سامنا کروں گی اس انسان کا ساری زندگی۔۔۔۔

وہ زخم ہر بار اسے دیکھنے سے ہرے ہوں گے جو اس نے مجھے دیئے میں سب کو کیا منہ دکھاؤ گی سجان کیا سوچے گا میں اس سے نکاح کرنے کے لیے وہاں گئی تھی۔۔۔۔

آپ نے سب خراب کر دیا بابا میں اس کی نا ہو کر بھی اس کی ہمیشہ رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا کیا میرے مالک یہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لیتے ہچکیوں سے رو پڑی تھی---

ہاں یار یہی ہےاس کی تصویر اسی درگاہ پر ہوگی زارا درید اسے کسی بھی حالت میں پکڑ کر بوس کے حوالے کرنا ورنہ وہ ہمیں کسی صورت نہیں چھوڑیں گے اس کے کانوں میں اواز پڑی تھی وہ لوگ اس کے بلکل پیچھے کھڑے کہہ رہے تھے----اور اس نے وہ آواز سن کر اپنی سانس بھی روک لی تھی-----

سنو لڑکی کون ہو تم ادھر مڑو------ ان میں سے ایک نے اس کو کہا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یا اللہ یہ یہ کون لوگ ہیں اب کہیں یہ ازہان نے ہی تو ہائیر نہیں کیے کے میں بھاگ نا جاؤ اس نے سوچا تھا اور پھر اسے شدت سے نفرت ہوئی تھی اس سے-----

وہ دیکھیں سر مجھے وہ لگ رہی ہے --- ان میں سے ایک نے کہا تھا----

کیا کدھر----- ان کا دھینان بھٹکا تھا اور وہ چپ کر کے ددگاہ کی پچھلی سائیڈ کی طرف پہنچی تھی-----

بچپن سے وہاں آہ رہی تھی درگاہ کے ہر راستے کا اسے پتہ تھا--- پچھلی سائیڈ سے ہوتی ہوئی حاکم بابا کے حجرے کی طرف گئی تھی----وہ اندر نہیں تھے---- سامنے ٹیبل سے پن اور کاغذ اٹھایا تھا----

سوری بابا جا رہی ہوں آپ کو دیکھنے آئی تھی دیکھ لیا سکون مل گیا مجھے نہیں پتہ آپ نے میری زندگی کا فیصلہ کیا سوچ کر کیا مگر آپ کی بیٹی اس فیصلے کو سمجھنے

اور اس کو قبول کرنے کے کیے وقت چاہتی ہے۔۔۔۔ آپ جہاں سے دیکھ رہے وہاں سے آپ کو میرے لیے اذہان حیات ملک بہتر لگا ہو گا بلکہ بہترین۔۔۔۔ مگر میرے لیے یہ مشکل ہے ابھی قبول کرنا اور شاید اسے قبول کرنے کے لئے مجھے صدیاں لگ جائیں۔۔ ایک فیصلہ آپ نے میرے حق میں کیا ایک فیصلہ میں اپنے حق میں کرتی ہوں جب تک زندہ ہو میں چاہ کر بھی کبھی اذہان حیات ملک کی نہیں ہو سکتی اس سے عشق کرنے کے باوجود بھی نہیں۔۔۔۔۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا جلد ملیں گے۔۔۔ بشرط زندگی۔۔۔۔۔

آپ کی بیٹی زارا درید۔۔۔۔۔

اس نے زرا درید لکھا تھا پھر اسے پن سے کاٹ کر زارا اذہان حیات ملک لکھا تھا۔۔۔۔ اور بہتے آنسوؤں سے کاغذ کو فولڈ کر کے ان کی تسبیح کے نیچے رکھ کر وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو۔۔۔۔۔۔ اس نے کال ریسیو ہوتے ہی کہا تھا۔۔ ۔

ہیلو عالی کیسی ہو آج مائدہ شمس کو کیسے یاد کر لیا۔۔۔۔

کیا ماہر بھائی آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔ اس نے اسکی کسی بھی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔وہ تو اپنے گھر پر ہیں۔۔۔مگر تم کیوں ۔۔۔

مائدہ کو اس کے رویے سے کچھ خطرہ محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔ مجھے کچھ بات کرنی ہے بہتر ہے تنہائی میں چلی جائیں کچھ دیر جہاں کوئی آپ کو ڈسٹرب نا کرے اس نے حکم دیا تھا۔۔۔۔

عالی سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔۔ اس نے ٹھٹکتے ہوئے کہاتھا۔۔۔

مائرہ شمس کال کاٹنے یا اواز صحیح نا آنے کا بہانہ تو بلکل مت بنانا تم۔ جانتی ہو علیہا جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔۔کہتے اس نے اسے اور ماہر دونوں کو ویڈیو کال پر لیا تھا۔۔۔۔

علیہا میں زرا بزی۔۔۔۔۔۔۔

ماہر بھائی میں جانتی ہو کے آپ اس وقت گھر پر ہیں اور بلکل بھی بزی نہیں ہیں تو کیا میں اب اپنی بات کروں۔۔۔۔ اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔

عالی مجھے شاید پاپا بلا رہے ہیں تو۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں کال رکھ رہی ہوں لیکن پھر علیہا درید سے کسی قسم کا رشتہ نہیں رکھ سکتے آپ دونوں خدا حافظ اس نے مائرہ کی بات کاٹتے ہوئے دھمکی دی تھی۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ن۔۔نہیں نہیں پوچھو۔۔۔۔ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔۔۔۔۔

جو پوچھوں گی اس میں ایک پرسنٹ بھی جھوٹ کی آمیزش ہوئی تو میں آپ کو نہیں جانتی آپ مجھے نہیں جانتے سب ختم آب دیکھ لیں زارا درید کو منانا آسان ہیں مگر علیہا درید فیصلوں پر پچھتاتی نہیں ہے---- اسنے پھر سے وارن کیا تھا---- اور اس کی بات سن کر دونوں نے کندھے ڈھلکاتے ہوئے خود کو حالات کے سپرد چھوڑا تھاجانتے تھے نا تو اس سے جھوٹ بول سکتے ہیں اب اور نا ہی اس سے جان چھڑوا سکتے ہیں اور اگر اسے سچ بتا دیا تو سجان اور زارا کو کیا منہ دکھائیں گے اور علیہا سچ جان کر کیا کرے گی اس کا بھی ان کو کچھ اندازہ نہیں تھا وہ علیہا تھی-- سچ کا ساتھ دینے والی اس کے لیے ہر حد سے گزرنے والی انھوں اپنی شامت پر نفی میں گردن ہلائی تھی----

جس دن میں اور زارا ہوسپٹل جا رہے تھے مجھے اس دن سے سننا ہے ایک ایک لفظ ایک حرف سچ ہم یہاں کیوں ائے وہ بھی---

اس نے ان کے سروں پر بم پھوڑا تھا-- -

علیہا تمہارے علاج کے لیے----

اذہان حیات ملک اور ارحان کبیر ملک آگے سے آپ بتانا شروع کریں گا یا پھر میں کوئی دوسرا راستہ----- اس نے ماہر کی بات کاٹی تھی-----

جس دن تمہیں ہوسپٹل لے کر جا رہے تھے راستے میں اذہان کے کچھ بندوں سے غلطی سے تمہیں بلٹ -------------------------- پھر سبحان نے پرائیویٹ ہیلی میں تم لوگوں کو بھیجا تھا یہاں------

بات مائرہ نے شروع کی تھی اور ختم ماہر نے انھوں نے ایک ایک لفظ اسے سچ سچ بتایا تھا---

ماہر بھائی سینے میں دل ہے یا پتھر---- ماہر کے بات ختم کرتے ہی علیہا نے پوچھا تھا---

ک---ک--کیا مطلب--- اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے کہا تھا---

کوئی اتنا بے حس کیسے ہو سکتا ہے کے ایک ویران کھنڈر قبرستان میں کسی بے ہوش وجود کو چھوڑ آئے وہاں سانپ ہوں گے چھپکلیاں کیڑے مکوڑے مجھے تو سوچ کر بھی خوف اہ رہا ہے آپ کو سب کرتے ہوئے خوف نہیں آیا اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا-----

جو اس نے زارا اور امل کے ساتھ کیا اس کے لیے یہ بہت کم ہے ماہر نے نفرت سے کہا تھا---

ضروری ہے برائی کو برائی سے مارا جائے---- جب وہ اس کے لیے اچھے ہوگئے تھے تو زارا کو اور آپ سب کو کیا ضرورت پڑی تھی انہیں دھوکہ دینے کی اگر انہوں نے اس کی عزت کو داؤ پر لگایا تھا تو اپنی عزت بنانے کی خواہش بھی تو کی تھی---- امل کو آج تک انہوں نے کون سی تکلیف دی ہمارے یہاں ہونے کے باوجود انہوں نے امل کو خوش رکھا ہوا ہے---- ورنہ وہ اس پر ظلم کر کے بھی ہمارا پتہ نکلوا سکتے تھے امل تو سب کچھ جانتی ہے ناں----- کتنے بے حس ہیں

آپ سب ---- جب میں ان دونوں سے ملی تھی مجھے تو وہ بہت اچھے سلجھے ہوئے لگے تھے---- وہ مجھے اپنا رہے تھی میری بہنوں کو اپنا رہے تھے یہ کیا کیا آپ لوگوں نے-----

کوئی راہ راست پر آنا چاہ رہا تھا تو اسے دھوکہ دے کر خود کو ہی بچا لیا بزدلوں کی طرح پیٹھ پر وار کیا جگرا تھا تو کھل کر سامنے آتے اس بہت برا لگ رہا تھا اذہان کے لیے اس نے ان کو کھری کھری سنا کر کال کاٹ دی تھی وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہ رہی تھی----

آہ زارا درید بابا نے کبھی ہمیں دھوکہ دینا تو نہیں سکھایا تھا---- اے ذی نے کیا محسوس کیا ہو گا اس قبرستان میں آنکھ کھول کر میری روح بھی کانپ رہی ہے--- وہ سوچتے سوچتے پھر سے رو پڑی تھی----

تم آہ جاؤ زارا درید تمہارے دماغ کا فتور میں اچھے سے نکالوں گی----

اس نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا تھا----

ماہر بھائی نے بتایا جب وہ ان سے زاراکو پوچھنے آئے تھے تو وہ بہت بیمار لگ رہے تھے کافی بدلے بدلے بھی

اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب باتیں مجھے اب امل ہی بتا سکتی ہے۔۔۔۔ اس نے اٹھ کر موبائل پکڑا تھا۔۔۔

وین یو فری دین کال می آئی ول بی ویٹنگ میسج لکھ کر اس نے امل کے نمبر پر سینڈ کیا تھا۔۔۔۔

اور خود پھر سے وہ سب سوچ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اسے تکلیف ہو رہی تھی زارا کے ایسے رویے سے اصل تکلیف تو اسے ازہان کی حالت جان کر ہونی تھی جو امل سے بات کر کے ہی اسے پتہ چلنی تھی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اسے امل کی کال رسیو ہوئی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ امل کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

ہیلو مسز ارحان کبیر ملک کیسی ہیں آپ۔۔۔۔ اس نے تلخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔۔ امل کے ہاتھ سے فون نیچے گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔

مبارک ہو بھئی بہت بہت شادی کی بابا نے ویسے مجھے کبھی بتایا نہیں تھا کے میں تم لوگوں کی سوتیلی بہن ہوں خیر بھول گئے ہوں گے بتانا علیہا ضروری تھوڑی تھی تم دونوں کے لیے وہ تو بس اپنے باپ کے لیے ضروری تھی۔۔۔ اس نے کوشش کی تھی اس کا لہجہ نم نا ہو۔۔۔۔۔

علیہا ایسا کچھ نہیں ہے تم کیوں ایسے کہہ رہی ہو پلیز ایسی باتیں مت کرو تم جان ہو ہماری امل کو اس کی باتوں سے کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

تم دونوں کیا سمجھتی تھیں کے مجھے بتاؤ گی نہیں تو مجھے پتہ نہیں چلے گا۔۔۔ کسی کو اس قدر تکلیف دے کر کیا مل گیا۔۔۔ علیہا نے صاف لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میں نے سمجھایا تھا زارا کو۔۔۔ اس نے کمزور لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کیا تم اس گھر میں خوش نہیں ہو کیا اس گھر میں تمہیں تمہارے حقوق نہیں مل رہے کیا اے آر نے تمہیں اتنی دنوں میں تکلیف پہنچائی کوئی۔۔۔ اس نے اس سے پوچھا تھا۔۔

نہیں علیہا بلکہ انہوں نے تو ہمیشہ مجھے پروٹیکٹ کیا میری غلطیوں کو معاف کیا سنان جیسے شخص کی اصلیت میرے سامنے۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اس نے سنان کی اور اپنی ساری بات بتائی علیہا کو۔۔۔۔۔

شیم آن یو امل پھر تم نے زارا کو کیوں نہیں سمجھایا۔۔۔۔ اس نے تلخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

بہت سمجھایا میں نے وہ بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی علیہا اذہان بھائی نے مجھے بہن بنایا مجھے پروٹیکٹ کیا اپنے پاپا کے سامنے میری خاطر وہ حریم سے شادی کرنے کے لیے بھی تیار ہونے تب جب زارا کے عشق نے انہیں توڑ دیا تھا۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ کیا کردیا تم لوگوں نے دیکھو اصل میں مانتی ہوں انھوں نے غلط کیا مگر شروعات تو زارا نے کی گولی مجھے غلطی سے لگی پھر زارا نے ڈبل فائر کیے ان پر اس کے بعد انھوں نے اس پر ظلم کیا اگر غصے میں اس نے ان کے ساتھ غلط کیا تھا تو انھوں نے بھی غلط کیا تھا۔۔۔ پھر اپنے دوست کے سامنے اسے پروٹیکٹ بھی تو کیا اس سے اپنے رویے کی معافی بھی تو مانگی۔۔۔ تو کیا اس کے دور جانے کے بعد وہ سدھرے نہیں کیا۔۔۔۔اس نے اس کے آگے ساری باتیں رکھی تھیں۔۔۔۔

علیہا وہ بدل گئے ہیں کافی زارا سے عشق نے انہیں بدل دیا وہ تو پہلے والے اذہان نہیں رہے نہیں تم۔دیکھو تو تمہیں ان کی حالت دیکھ کر رونا آہ جائے تمہیں پتہ جب وہ قبرستان سے ائے تھے ارحان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اذہان کی قبرستان آنے سے لیکر کل تک کی ساری سچویشن بتائی تھی علیہا کو۔۔۔

تم کہہ رہی ہو کے ان کو سیم ٹائم ہارٹ اٹیک آیا علیہا کی سوئی تو اس بات پر اٹک ہی گئی ہے----

ہاں میں نے جو بھی تمہیں بتایا وہ سب سچ ہے علیہا میں انہیں دل سے بھائی مان چکی ہوں کبھی کبھی مجھے ہوتا ہے کے میں انہیں زارا کا نا بتا کر بہت غلط کر رہی ہوں انہیں تڑپا رہی ہوں مگر جب میں حیات ملک کو دیکھتی ہوں ان کے رویے کو تو میری ہمت ہی نہیں پڑتی جو باتیں میں ان کی برداشت کرتی ہوں میں کبھی نہیں چاہو گی کے زارا بھی وہ سب برداشت کرے اس نے نم آواز میں کہا تھا---

تمہارا ساتھ دے رہے ہیں نا اے آر اور اے ذی---- تمہیں ہر طرح سے پروٹیکٹ کر رہے ہیں ناں---- تو اسے بھی پروٹیکٹ کرتے جو انسان اس کے عشق میں رب سے جڑ گیا ہے وہ اسے دنیا کے وار سے نہیں بچا سکتا کیا----

بابا نے کیا سمجھایا تھا کے ہم دنیا میں رہتے ہوئے کبھی بھی یہ پاور حاصل نہیں کر سکتے کے سب لوگ ہماری طرف ہوں ہمارا ساتھ دیں چار لوگ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں تو چار لوگ ہمارے مخالف بھی ہوتے ہیں ہم۔کوشش کر سکتے ہیں ان کو کنوینس کرنے کی مگر ہم ان کی وجہ سے اپنی خوشیاں نہیں برباد کر سکتے جینا نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔۔

اگر اس گھر میں سب تمہارے ساتھ ہیں بڑی ماما کبیر انکل اے زی اے آر ان کی بہن تو ایک انسان کی مخالفت ان کا غصہ اس سب پیار سے زیادہ ہے کیا ان کا پیار پھر کوئی معنی نہیں رکھتا تمہارے لیے جو تم کسی معصوم کو اس وجہ سے تڑپا رہی ہو۔۔۔ امل مجھے اس قسم کی بیوقوفی کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

میں چھوٹی ہو کر یہ سب سمجھ رہی ہو مگر تم۔۔۔۔ ہمیں ہر رشتے کی ٹرمز اور کنڈیشن سمجھنی چاہیئے ٹھیک ہے تم نے بابا کی تربیت کو سرخرو کیا ان کی تیمار داری کر کے ان کو بھائی بنا کر مگر کیا تمہیں ان کی تڑپ دیکھ کر بابا کی یہ بات نہیں یاد

آئی کے کسی معصوم دل کو تڑپانا کتنا بڑا گناہ ہے وہ بھی تب جب آپ اس کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کا اختیار رکھتے ہو۔۔۔۔

اس نے افسوس زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تم مجھے کیوں سنا رہی ہو علیہا تم جانتی ہو میں زارا کی وجہ سے چپ ہوں اس نے منع کیا تھا۔۔۔۔ اس نے دلیل دی تھی۔۔۔۔

اچھا سنان کے معاملے میں تو کبھی تم نے زارا کی نہیں سنی ہمیشہ اپنے دل کی مانی جب کے وہ سرا سر برائی تھی نامحرم تھا اس کے حق میں تم نے اپنے دل کی دلیلیں مانی تو کسی اچھے کام کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے تمہارے قدم کیوں لڑکھڑا رہے ہیں اب کیوں نہیں تم اپنے دل کی بات مان رہی ہو بتاؤ مجھے۔۔۔۔

اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا یہ سب کچھ تمہیں زارا نے بتایا ہے اسے تجسس ہوا تھا کے اتنی تفصیل سے اسے یہ سب کیسے پتا ہے۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کے مجھے اس نے بتایا ہو گا۔۔۔ میں نے بہت ٹائم دیا تھا اسے کے وہ مجھے بتائے مگر نہیں اس نے نہیں بتایا تمہیں پتہ ہے امل پہلے دن شک مجھے تب ہوا تھا جب تم نے اے ذی کی ویڈیو اور پکس سینڈ کی تھی اسے اور سب سے پہلے میں نے دیکھیں تھیں وہ ویڈیو پھر اس نے۔۔۔۔

علیہا نے اس کی اطلاع میں اضافہ کیا تھا۔۔۔۔

کیا وہ تصویریں تم نے۔۔۔۔ امل کو غصہ آیا تھا خود کی حرکت پر کے کیسے وہ اتنی بیوقوف بن گئی یہ سوچے سمجھے بغیر اس کے نمبر پر تصویریں اور ویڈیو سنڈ کر دی کے اسکا موبائل زیادہ ٹائم تو علیہا کے پاس ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بلکل وہ تصویریں میں نے دیکھی پھر زارا نے۔۔۔۔ اسے لگا میں اپنے روم میں چلی گئیں ہوں مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کے کیسے اسکا رنگ بدلا اے ذی کی تکلیف پر پھر وہ روئی بہت زیادہ اور میں نے اس کے منہ سے سنا کے اذہان خود

کو تکلیف مت دو میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔۔ اس نے اسے بتایا تھا۔۔۔

کیا واقع وہ روئی تھی اس نے ایسا کہا تھا۔۔۔۔ امل کو تجسس ہوا تھا۔۔۔

یہی نہیں میں نے تہجد میں اسے روتے اسکے لیے دعا مانگتے دیکھا ہے ہر لمحہ اسے تڑپتے دیکھا ہے وہ محبت کرتی ہے اس سے اسی لیے تو وہ تڑپتی ہے۔۔۔۔ وہ نہیں جانتی اسکا عشق جان لیوا ہے شاید۔۔۔۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جب تم نے بتایا کے ایک ٹائم پر دونوں کے دل ٹھہر گئے تھے ۔۔۔ یہ کیسا احساس ہے امل۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے ۔۔۔

وہ عشق تو کرے گی مگر وہ کبھی بھی اپنے اصول نہیں چھوڑے گی محبت کو غلط کہنے والی نا محرم کے عشق کو برا کہنے والی خود جھلس رہی ہے اس لپیٹ میں اہ کر۔۔۔۔ خدا رحم کرے اس نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی ہے علیہا۔۔۔۔ اس نے اپنی غلطی تسلیم کی تھی۔۔۔۔

اپنی غلطی پر افسوس کرنے سے پہلے اے آر کو سب کچھ بتا دو۔۔۔۔ نہیں تو تمہارا رشتہ خطرے میں پڑھ جائے گا۔۔۔۔ کیونکہ جو فیلنگز اے آر کی ہیں اپنے بھائی کو لے کر وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی اور جب اسے پتہ چلا کے تمہیں پتا تھا زاراکہاں ہے اور تم نے اے ذی کی تڑپ دیکھتے ہوئے بھی نہیں بتایا اس کو تو تمہارے لیے اور تمہارے رشتے کے لیے کومپلیکیشنز ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔ اس نے امل کو حقیقت کا آئینہ دکھایا تھا۔۔۔۔۔

علیہا وہ کبھی بھی مجھے نہیں چھوڑ سکتے وہ محبت کرتے ہیں مجھ سے اور۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ تم نے بھی تو اسکی محبت کو آزمایا ہے جو اس کو اس کے بھائی سے تھی تم تو اسکے ساتھ اپنے رشتے میں ہی لویل نہیں رہی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے اسے کہیں اور سے پتہ چلے اور تمہارے حق میں کچھ برا ہو اسے بتا دو۔۔۔۔۔ خدا تمہارے حق میں بہتر کرے بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔

علیہا نے کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔۔

اور آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔۔

بابا آپ کیوں اتنی جلدی چلے گئے آپ ہوتے تو دیکھتے اپنی بیٹیوں کو۔۔۔۔۔ کوئی عقل نہیں ہے ویسے دوسروں کو عقل دینے کی بات آئے گی تو کوئی انکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔

بہت برا کیا تم نے زارا اے ذی کے ساتھ وہ کن کن مراحل میں سے گزرے ہیں اتنی تڑپ اتنی شدت ان کے عشق میں کے رب سے بھی جڑ گئے اس کی آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو نکلے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

میرے مالک میں بتا نہیں سکتا میں کتنا شکر گزار ہوں آپ کا۔۔۔۔ آپ نے مجھے میرے جینے کی وجہ دے دی ہے۔۔۔ میری توبہ قبول کر لی ۔۔۔۔ مجھ گناہگار کی پکار پر کن کہہ دیا جتنا شکر کرو اتنا کم ہے۔۔۔۔

مجھے ہمیشہ کے لیے اپنے شکر گزاروں میں شامل کر لے میرے مالک مجھ پر ہمیشہ اپنی رحمت قائم رکھنا مجھ خطا کار سے کبھی بھی ہاتھ نا کھینچنا محمد عربی کے صدقے میری جھولی یونہی بھرے رکھنا۔۔۔۔۔

مجھے ہمت دینا کے میں اس کا سامنا کر سکوں۔۔۔۔ مجھے تو یہ سن کر ہی اپنا خون منجمند ہوتا لگ رہا ہے کے وہ ۔۔۔ وہ۔۔۔۔ میری زوجیت میں ہے۔۔۔۔

بے حد احسان مند ہوں میں رب کبریا۔۔۔۔ بے شک تو دلوں کی پکار سننے والا ہے۔۔۔۔ تو ندامت کے آنسو پسند کرتا ہے تو دھڑکتے دلوں کو سکون میسر کرتا ہے۔۔۔۔۔

میری گزارش ہے میری زارا پر ہمیشہ اپنی رحمتیں کرنا محمد عربی کے صدقے اسکی حفاظت فرمانا اسے شیطان کے شر سے بچھانا۔۔۔۔

آج میں اذہان حیات ملک اپنے رب سے اپنی زوجہ زارا اذہان حیات ملک کی حفاظت اسکی زندگی کی خوشیوں کی دعا کرتا ہوں مالک میری دعا قبول فرما لے-----
آمین

کہتے اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا---- سجدہ شکر کر کے اس کے قدم حاکم بابا کے حجرے کی طرف بڑھے تھے-----

بابا میں زارا سے ملنا چاہتا ہوں---- اس نے اندر جا کر حاکم بابا سے کہا تھا---- جو کوئی کاغذ اپنے سامنے رکھے کچھ پڑھ رہے تھے-----اس کی بات سنتے ہی انہوں نے وہ کاغذ اذہان کی طرف بڑھایا تھا----

اس کاغذ پر لکھے الفاظ پڑھ کر اس کی آنکھیں چھلکیں تھیں۔۔۔۔ کاغذ کے لفظ لمحے بھر میں دھندلانے تھے۔۔۔۔۔۔

گویا ابھی ملن مکمل نہیں ہونا تھا جدائی تھی تو تھی۔۔۔۔کاتب تقدیر نے کن کہہ تو دیا تھا۔۔۔۔ مگر اس کا چہرہ دیکھنا اس کو محسوس کرنا اس کا حکم ہی کب ہوا تھا ابھی۔۔۔۔۔

کیوں میرے مالک ابھی اور کتنا امتحان باقی ہے۔۔۔۔ اذہان نے انکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ملن کی آرزو کرنا، سفر کی جستجو کرنا

جو تم مایوس ہو جاؤ تو مجھ سے گفتگو کرنا

یہ اکثر ہو بھی جاتا ہے کہ کوئی کھو بھی جاتا ہے

مقدر کو ستاؤ گے تو پھر یہ سو بھی جاتا ہے

اگر تم حوصلہ رکھو,وفا کا سلسلہ رکھو

جو تم سے پیار کر بیٹھے تو اس سے رابطہ رکھو

میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کبھی ناکام نہ ہو گے

محبت کو سمجھ جاؤ کبھی بدنام نہ ہوگے۔۔۔۔

ب۔۔۔۔۔ب۔۔۔۔بابا کیا زارا اس رشتے سے خوش نہیں تھی۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

اذہان یہ وہ خود تمہیں بہتر بتا سکے گی مگر ابھی اسکی حفاظت بہت ضروری تھی۔۔۔۔ اس کا تمہارے نام کے ساتھ جڑنا ضروری تھا وہ بہت مشکل میں ہے۔۔۔۔

میں نے اسے یہ کہا تھا کے میں اگر اس کے لیے کوئی فیصلہ کرو تو وہ مان لے گی تو اس نے میرے فیصلے پر مجھے سرخروئی بخشی۔۔۔۔۔

جو اس کو تم سے ہے وہ شاید خود سے بھی چھپاتی ہے----
اگر وہ اس رشتے سے خوش نا ہوتی تو اپنا نام کبھی بھی تمہرے نام کے ساتھ لکھ کر۔ نا جاتی وہ بس ڈرتی ہے اس حقیقت سے---۔ میری بات یاد رکھنا بیٹا جدائی وقتی ہے مگر ملن ہمیشہ دائمی ہوتا ہے ----

وہ تم سے دور ہوئی تو اس میں بھی رب کی کوئی مصلحت ہو گی --۔ یا پھر تم دونوں کے لیے کوئی کڑی آزمائش یا امتحان مگر میری جان مصائب میں صبر کرنے والے ہمیشہ سرخرو ہوتے ہیں صبر سے کام لو یہ مشکل بھی آسانی میں بدل جائے گی---

الم نشرح کا ورد کرو اور اس کی پاکی بیان کرو جس نے یہاں تک آسانی کی آگے بھی کرے گا-----

میری دعائیں تم دونوں کے ساتھ ہیں-----

کہتے وہ اٹھے تھے اور اسے بہتے آنسوؤں کے ساتھ چھوڑ کر چلے گئے تھے-----

کیوں زارا ایسی کیا مشکل پڑھ گئی تھی--- مجھ سے ملتی مجھے بتاتی زمین آسمان ایک کر دیتا تمہاری حفاظت کے لیے ایک خراش نا آنے دیتا اپنی دھڑکن کا اس نے روتے ہوئے اپنا سر گھٹنوں پر گرایا تھا----

اے لکھنے والے ترا فیصلہ بجا_____لیکن

.........ملن کے بعد بچھڑنے کا دکھ قیامت ہے

یہ کیسا ملن ہوا ہے میرے مالک جو روح کھینچ رہا ہے میں اسکے پاس ہوکر بھی اس سے دور ہوں---- یہ کیسی اذیت ہے جو فنا کر رہی ہے تار تار کر رہی ہے-----

یہ کیسا دکھ ہے جو سوہان روح بنا ہوا ہے----

جانتا ہوں آپ کی مصلحت ہو گی مگر کیا رخ یار کی ایک جھلک بھی میرے مقدر میں نہیں تھی ایک بار دیکھ لیتا تو یہ دل ٹھہر جاتا----

ایک بار دیکھ لیتا تو دھڑکنوں کا ارتعاش کم ہو جاتا-----

یہ وقت یہ لمحے قیامت ہیں مجھ پر رحم کر میرے مالک مدد کر میری---ہاتھ جوڑے وہ بلک بلک کر رو رہا تھا اب----

اذہان----- اسے ایسے لگا تھا جیسے اسے زارا نے آواز دی تھی---وہ دیوانا وار بھاگا تھا درگاہ میں کسی گھن چکر کی طرح گھوما تھا یہاں وہاں----

مگر وہ نہیں نہیں تھی ہوتی تو دکھتی---- وہ وہیں بیٹھ گیا تھا-----

یہ کیسی خوشی تھی جس میں جدائی مقدر ٹھہری تھی---- یہ کیسا سفر تھا جو طویل ہوتا جا رہا تھا یہ کیسی منزل تھی جس کے راستے دھندلے پڑ رہے تھے----

کوئی اذہان حیات ملک سے پوچھے کے وقت نزع کیا ہوتا ہے۔۔۔ خار دار جھاڑیوں پر خود کو گھسیٹنے کی تکلیف کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اب تو آنسو ہی اس کے ساتھی تھے۔۔۔۔ کیونکہ جو تھوڑی دیر پہلے زندگی کی ساتھی بنی تھی اس کو وہ کھو چکا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

نہیں میں ارحان کو سب بتا دوں گی سب سچ میں اس سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔۔۔ میں اس سے معافی مانگ لوگی اسے بتاؤ گی کے زارا نے مجھے باندھا ہوا تھا اپنے وعدے سے وہ سمجھ جائے گا۔۔۔

اس نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر خود کلامی کی تھی جب بارش کی پہلی بوند اسکے چہرے پر پڑی تھی-----

واؤ بارش-----کہتے وہ کمرے سے نکلی تھی خوش ہوتے ہوئے---- بارش اس کی ہمیشہ سے ہی فیورٹ تھی بارش میں بھیگنا اس کو انجوائے کرنا ہر بار وہ یہی تو کرتی تھی----وہ لان کی طرف آہ گئی تھی--- دوپٹے سے بے نیاز مہرون فراک پہنے بازو کھولے آنکھیں بند کیے چہرہ آسمان کی طرف کیے وہ گھول گھول گھومتی بارش کے قطروں کو چہرے پر گرتے محسوس کر رہی تھی-----

بارش کی بوندیں تیز ہوئیں تو وہ اور خوش ہوتے بارش کے پانی کو پاؤں سے اچھالتے کھیل رہی تھی-----

نیلا اسمان فل اندھیرے سے بھر گیا تھا۔۔۔ مگر وہ بارش میں کھیلتے اسے انجوائے کرتے سب کچھ بھول گئی تھی یہ بھی کے ارحان کے ساتھ اسے ڈنر پر جانا تھا یہ بھی کے ارحان کو زارا کے بارے میں بتانا فھا۔۔۔۔

اس ٹائم وہ ہر فکر سے آزاد اپنی ذات میں گم بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔۔

امل امل۔۔۔ امل۔۔۔۔۔ بارش میں بھیگتا وہ اندر آیا تھے اور اسے آوازیں دے رہا تھا۔۔۔

ریڈ چلی امل پٹاخہ کدھر ہو یار۔۔۔۔۔وہ اسے آوازیں دیتا سارے کمرے چیک کر چکا تھا۔۔۔۔

مراد مراد۔۔۔۔۔۔ اس نے ڈرائنگ روم میں کھڑے ہو کر آواز دی تھی مراد کو۔۔۔۔

جی ارحان صاحب۔۔۔۔۔ مراد بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔۔۔۔۔

امل کہیں گئی ہے کیا۔۔۔ اس نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں صاحب وہ بی بی بارش میں بھیگ میرا مطلب بارش میں کھڑی ہیں ادھر لان میں اس نے مناسب لفظوں کا استعمال کیا اپنی طرف سے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ ٹھیک ہے تم جاؤ اس نے مراد کو کہا تھا۔۔۔

یہ کون سا ٹائم ہے بارش میں بھیگنے کا یہ لڑکی ویسے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے---
وہ بڑبڑاتا ہوا لان والی سائیڈ گیا تھا---

مہرون فراک اس قدر گیلی ہو چکی تھی کے پانی سے نچھڑ رہی تھی---- اور جسم کے ساتھ چپکی ہوئی تھی----- ٹھٹھرتا وجود کھلے لمبے بال کمر پر کسی آبشار کی طرح گرے ہوئے تھے---- اور پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں بالوں سے---- دوپٹے سے بے نیاز وہ گھول گھول گھومنے میں مصروف تھی-----

اس کے ٹھٹھرتے وجود اور دوپٹے کے بغیر گیلے لباس سے عیاں ہوتی رعنائیاں دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا----

ماتھے پر بل لیے اسے ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچا تھا اور ہاتھ تھامے تقریباً کھینچتا ہوا روم میں لایا تھا۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے ارحان اف میرا ہاتھ۔۔۔ اتنا مزا آہ رہا تھا بارش میں۔۔۔ وہ کانپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

شٹ آپ۔۔۔ حالت دیکھی ہے اپنی۔۔۔ اسے ہاتھ سے پکڑ کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا کیا تھا اس نے۔۔۔

اور اپنا وجود دیکھ کر کر اس نے شرم سے نظریں جھکائیں تھیں۔۔۔۔

و ۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔ ارحان۔۔۔ اس نے بولنے کے لیے لب کھولے تھے۔۔۔

اپنے ہوش اور حواس قائم رکھا کرو اس گھر میں میل سرونٹ بھی ہیں مجھے مراد بتا رہا تھاکے تم بارش میں بھیگ رہی ہو اس نے بھی تو تمہیں دیکھا ہو گا بغیر دو پٹے کے اس ٹھٹھرتے وجود کے ساتھ ----- وہ غصے سے چلایا تھا--- اور وہ خوف سے اپنی جگہ پر پوری ہلی تھی----

اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا--- وہ رو رہی تھی اسکے غصے سے-----

امل سٹاپ کرائینگ اس نے غصے سے کہا تھا اس کے رونے پر اسے مزید غصہ آیا تھا----

آئی ایم سوری نیکسٹ ٹائم کبھی بارش میں نہیں بھیگو گی۔۔۔۔کہتے اس نے اس کو ہگ کیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا کانپتا وجود اس کے سینے کے ساتھ لگا تو ارحان کو لگا جیسے اسکی جان لبوں پر ائی ہے۔۔۔۔

امل۔۔۔۔ اسے خود سے الگ کیا تھا کہتے اس نے

مجھے بارش بہت پسند ہے اس لیے میں لان میں چلی گئی۔۔۔۔ اس نے تھر تھراتے ہونٹوں سے کہا تھا۔۔۔۔۔

کتنی پسند ہے۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے کے پاس اپنا چہرہ لاتے پوچھ رہا تھا جبکہ نظریں اس کے کانپتے لبوں پر تھیں۔۔۔۔۔

بہت زیادہ اور نا میں۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی وہ اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے بالوں میں ہاتھ پھنسائے اس کے لبوں پر جھکا تھا اور خود کو سیراب کرنے لگا تھا۔۔۔۔اس نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑا تھا اور اس کی شدت سے بے حال ہوئی تھی۔۔۔قدم پیچھے کیے تھے آزادی کے لیے کے وہ دوسرا ہاتھ کمر میں ڈال کر اس پر مزید دباؤ بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ اب کوشش ترک کر چکی تھی۔۔۔۔ خود کو سیراب کرتے اس نے اسکو ازادی دی تو وہ مڑ کر دور ہونے لگی تھی سانس بحال کرنے کے لیے جب اس نے کلائی سے پکڑ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگائی تھی اور گردن سے گیلے بال ہٹا کر گیلی گردن پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ وہ کانپ گئی تھی اس کے لمس سے اس کی سانسیں اس کی گردن جھلسا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

ار۔۔۔۔ار۔۔۔۔ح۔۔۔۔حان۔۔۔۔ مجھے سردی۔۔ لگ۔۔۔۔۔ رہی ہے۔۔۔۔ وہ اس سے دور ہو کر دو قدم آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے سے فراک کی ڈوری کھینچی تھی اور کندھے سے فراک ہٹائی تھی۔۔۔۔ پھر سے لب رکھے تھے وہ لرز کر اس کے سینے سے لگی تھی آنسوؤں سے انکھیں بھریں تھیں۔۔۔۔

ہے کیا ہوا۔۔۔۔۔ وہ اس کی سسکی پر مچلا تھا۔۔۔۔

مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔ اس نے آنسو بھری آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

امل آج نا کوئی کمزور بہانہ سننے کے موڈ میں ہو میں اور نا ہی ان آنسوؤں کو خاطر میں لانے والا ہوں----

اس نے اس کے کانپتے وجود کو باہوں میں بھر کر بیڈ پر لٹایا تھا---

اور پھر اس کے چہرے کی ہر نقش پر اپنی محبت کی مہریں ثبت کرنے لگا تھا---- وہ چاہ کر بھی اسے منع نہیں کر پاہ رہی تھی مگر اس کی جھلسا دینے والی سانسوں میں اب اسے سردی کا احساس کم اور اس کی شدتوں سے وہ تڑپ زیادہ رہی تھی-----

لبوں نے گردن کا سفر کیا اور پھر کندھوں کا تو اس نے اس کی شرٹ کو اور شدت سے مٹھیوں میں پکڑا تھا---

ا۔۔ر۔۔۔ح۔۔۔حان۔۔۔ پھر سے لڑکھڑاتے لفظوں سے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔

ششششش۔۔۔۔۔۔۔ امل آج کوئی گریز نہیں کچھ سننے کو تیار نہیں ہوں۔۔۔۔

اس نے شرٹ اتار کر دور پھینکی تھی۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر لیمپ لائٹ بھی آف کی تھی کمفرٹر میں اپنے اور اس کے بھیگے وجود کو چھپاتے وہ ایک بار پھر سے پوری سدت کے ساتھ اس کے لبوں پر جھکا تھا اود اس بار امل نے اپنا آپ اس کی محبت کے آگے ہار کر اس کے سپرد کر دیا تھا وہ شوہر تھا اس کا اور وہ خوش قسمت تھی اس کی محبتیں شدتیں اس کے لیے ہی تھیں۔۔۔۔

کمرے میں موجود معنی خیزی خاموشی اور ارحان کی بڑھتیں جسارتیں اور اس پر ہلکان ہوتی امل محبت کے رنگ نرالے تھے۔۔۔۔۔ آج ایک اور محبت مکمل ہوئی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تھی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ بارش بھی تو شدت سے برس رہی تھی بلکے دو دلوں کے ملاپ پر جھوم۔رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ درگاہ کی پچھلی سائیڈ ائی تھی اور موبائل نکال کر سبحان کو کال کی تھی۔۔۔۔ پہلی بیل پر کال ریسیو ہوئی تھی۔۔۔۔

سبحان میرے پیچھے کچھ لوگ لگے ہیں میں نے حاکم بابا سے مل لیا ہے میں میں کیسے نکلو یہاں سے مجھے کچھ سمجھ نہیں اہ رہا وہ رو رہی تھی اب ۔۔۔۔۔

دیکھو زارا تم رو مت تم مجھے بتاو تم کہاں ہو۔۔۔۔ اس نے پریشانی سے پوچھا تھا ۔۔

میں۔۔۔۔۔ میں درگاہ کے پچھلے دروازے پر کھڑی ہوں پلیز کچھ کرو مجھے لگتا ہے وہ لاہور ائیرپورٹ سے ہی میرے پیچھے ہیں اس نے جلدی جلدی کہا تھا۔۔۔

کیا وہ ازہان کے ادمی ہیں۔۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔ اس نے بے بس ہوتے کہا تھا۔۔۔

اچھا گھبراؤ مت بس پانچ منٹ سنبھال لو میں کرتا ہو تمہیں کال اس نے کہہ کر کال کاٹی تھی اور وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ اندھیرے میں چھپی دبکی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد اس کو سبحان کی کال ائی تھی اور اس نے فوراً کال رسیو کی تھی----

زارا غور سے سنو درگاہ کی پچھلی سائیڈ پر بجلی کا جو پہلا ٹاور ہے اسکے پاس ایک سفید گاڑی کھڑی ہو گی جس کا نمبر ہے 7896 اس میں بیٹھو----- جاو دیکھو ملی تمھیں کال بند نا کرنا----

اس نے اسے کہا تھا---

وہ چلتی ہوئی اس گاڑی کے پاس آئی تھی نمبر دیکھا تھا----

ہاں سبحان گاڑی کا نمبر یہی ہے اس نے سبحان کو اطلاع دی تھی---

اوکے گاڑی میں بیٹھو اور چہرے کو نعقاب میں کرو اور میری ڈرائیور سے بات کرواو۔۔۔۔

سبحان نے اسے ہدایت دیتے کہا تھا۔۔

زارا نے نعقاب چہرے پر گراتے ڈرائیور کی طرف فون بڑھایا تھا جو گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

اسد ملک سے میری بات ہو گئی ہے تم میڈم کو اسلام آباد ائیر پورٹ چھوڑ کر آنا جتنی ہو سکتا گاڑی تیز چلانا اور راستے میں کہیں بھی سٹے مت کرنا ۔۔۔۔ اس نے ڈرائیور کو بھی ہدایات دیں تھیں۔۔۔

جی سر ٹھیک ہے مجھے اسد ملک صاحب نے بھی خصوصی تلقین کی آپ فکر نا کریں میڈم سے بات کر لیں۔۔۔۔ ڈرائیور نے کہتے موبائل زارا کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

ہیلو اس نے موبائل پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا پریشان نہیں ہونا اسلام اباد سے تمہاری ٹکٹ کنفرم۔کروا دی ہے ان کے فرشتوں کو بھی تمہارے اسلام اباد جانے کا نہیں پتہ ہو گا گھبرانا بلکل نہیں اللہ کی سپرد کوئی پریشانی ہو تو مجھے کال کرنا اور اب پر سکون ہو جاؤ میں پھر کال کروں گا اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔۔۔۔

موبائل بیگ میں رکھے اسنے بھیگی آنکھوں کے ساتھ رب کا شکر ادا کیا تھا وہ نکل تو آئی تھی اس سب میں سے مگر اسے اذہان کی حالت اندر تک کھائے جا رہی تھی۔۔۔۔

کیا وہ اذہان کے ادمی تھے یا کوئی اور ہے جو مجھے اس سے دور کرنا چاہتا ہے اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

پھر اپنے خیال کو جھٹک کر باہر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ گاڑی ساہیوال کی حدود سے بھی آگے نکل چکی تھی وہ خوش تھی کے وہ بچ گئی ہے صحیح سلامت ہے یا رب تو نے مجھے کسی اور مشکل میں نہیں ڈالا تیرا احسان ہے مجھ پر اس نے تہے دل سے کہا تھا۔۔۔

مگر وہ بیوقوف یہ تھوڑی جانتی تھی کے کسی نے محمد عربی کا واسطہ دے کر اس کی حفاظت کی سلامتی کی دعا مانگی تھی۔۔۔ اور رب اتنے بڑے واسطے کو کیوں نا قبول کرتا۔۔۔ اس نے ناصرف حفاظت فرمائی بلکہ اس کے دشمنوں کی غلیظ آنکھوں کی رسائی بھی اس تک ناممکن بنا دی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

علیہا میڈیسن کیوں نہیں لی کچھ کھا بھی نہیں رہی ہو پلیز کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔

سبحان کو اس کے رویے سے خوف آہ رہا تھا صبح سے گم صم بیٹھی تھی نا کچھ کھا رہی تھی نا پی رہی تھی۔۔۔۔ ہزاروں بار وہ کوشش کر چکا تھا اور ہر بار یہی جواب ملتا تھا زارا ائے گی پھر۔۔۔۔۔۔۔ اب وہ بے بس ہو کر اس کے سامنے بیٹھ

گیاتھا۔۔۔جب ہی دروازے پر بیل ہوئی تھی۔۔۔اس نے جاکر کھولا تو سامنے نشرح تھی۔۔۔۔

منہ پھلائے اسکی طرف دیکھے بغیر اندر کی طرف بڑھی تھی جب وہ اسکے سامنے آہ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

پلیز نشو ہیلپ چاہیے ایک پلیز علیہا کو کچھ کھلا کر میڈیسن دے دو پلیز وہ کچھ نہیں کھا رہی بس رو رہی ہے یا زارا کے آنے کی ضد کر رہی ہے پلیز اس نے التجا کی تھی اس سے۔۔۔۔

نشرح نے کچھ پل ٹھہر کر اسکے چہرے کو دیکھا تھاجہاں فکر تھی۔۔۔۔۔۔ رات والا سبحان تو وہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا اکھڑو سڑیل اس ٹائم تو وہ اسے اپنی بہن کی فکر میں ہلکان ہوتا بھائی لگ رہا تھا۔۔۔۔

اسکی فکر دیکھ کر اسے اچھالگا تھا اثبات میں سر ہلاتی وہ سائیڈ سے ہو کر اگے بڑھی تھی۔۔۔۔

ہیلو علیہا کیسی ہو۔۔۔۔ اس نے اس کے پاس بیٹھ کرکہا تھا۔۔۔۔ جبکہ سبحان نے اپنے کمرے میں جاکر دروازہ بند کیا تھاپتہ نہیں کیوں مگر اسے امید تھی کے نشرح اسے کھانا کھلا دے گی اور میڈیسن بھی۔۔۔۔

آئی مس زارا۔۔۔۔۔۔ اس نے اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر اپنی حالت بتائی تھی۔۔۔۔۔

علیھا زارا کی کال ائی تھی مجھ سے پوچھ رہی تھی کے علیھا نے کچھ کھایا میڈیسن کھائی مگر میں نے اسے جواب دیئے بغیر کال کاٹ دی کیا تم چاہتی ہو میں اس سے جھوٹ بولوں اور اپنا ریکارڈ خراب کرو اس نے اسکے چہرے سے بال ہٹاتے پیار سے کہا تھا۔۔۔

میں پاستا کھاؤں گی۔۔۔۔ اس نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔

چکن پاستا۔۔۔۔ نشرح نے پوچھا تھا۔۔۔

ہمممم ہاں۔۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔۔

چلو میری طرف تم۔گیم کھیلنا میں پاستا بناؤں گی اور پھر مل کر کھائیں گے۔۔۔۔

اس نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر ہم آرڈر بھی تو کر سکتے ہیں اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں ہم ہوم میڈ بنائیں گے تم گیم کھیلنامیں دس منٹ میں پاستا ریڈی کر لوں گی۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے ساتھ چلتی اپارٹمنٹ میں داخل ہوتی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

علیہا نے جاتے ہی گیم اون کر لی تھی نشرح نے ٹیبل سے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

علیہا میری طرف ہے میں اسکے لیے پاستا بنا رہی ہو آپ کو بھوک ہوئی تو اہ جانا۔۔۔ اس نے میسج لکھ کر سبحان کو سینڈ کیا تھا اور موبائل ٹیبل پر رکھ کر کچن کی طرف گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسکے موبائل پر بیل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

علیہا دیکھنا کس کی کال ہے اس نے کچن سے آواز لگائی تھی ۔۔۔

اور علیہا نے موبائل پکڑ کر اپنی طرف کی تھی اس کی سکرین۔۔۔۔

لومڑ بگ بی۔۔۔۔ اور ساتھ میں جو تصویر سکرین پر ابھری تھی اس نے علیہا کو شاکڈ کر دیا تھا۔۔۔۔

اے زی۔۔۔۔ اسکے لبوں نے جنبش کی تھی۔۔۔۔۔

کیا اے زی نشرح کے بھائی ہیں۔۔۔۔۔۔ اس نے شاکڈ کے عالم میں کچن کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اے زی کی تصویر دیکھ کر اسکے ہاتھ کانپے تھے ۔۔۔۔۔
جلدی سے اسنے موبائل سائلنٹ پر کیا تھا۔۔۔۔۔

کس کا فون تھا علیھا۔۔۔ نشو نے پھر سے آواز دی تھی۔۔ائی ڈونٹ نو کوئی نمبر ہے شاید اسنے خود کو کمپوز کرتے کہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔ میں بعد میں دیکھ لوں گی۔۔۔ نشو نے کہا تھا۔۔۔

جب ہی واٹس ایپ پر وائس میسج بلنک ہوا تھا۔۔۔ لومڑ بگ بی کے نام سے وہ سننا نہیں چاہتی تھی یہ غلط تھا کسی کی پرائیویسی میں مداخلت کرنا مگر وہ چاہتے ہوئے بھی اسے اون کر گئی تھی۔۔۔

نشو وہ آئی تھی وہ میرے بہت پاس آئی شی ہگ می شی ڈسٹرائے مائے ہارٹ بیٹس دین شی لیو می۔۔۔ میری دھڑکنوں کو میری دنیاکو اجھاڑ کر کے وہ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی مجھ سے دور چلی گئی ہے اسے یہ ڈر ہے میں اسکا ۔محافظ نہیں ہوں یا میں اسکی حفاظت نہیں کو سکتا ۔۔۔۔ تم دعا کرو نا کے میری یہ تڑپ کم ہو جائے مرنے سے پہلے دیدار یار نصیب ہو جائے میں مر رہا ہوں۔۔۔

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

علیہا کی آنکھوں میں بھی نمی ائی تھی۔۔۔۔ اس کی اواز سے پتہ چل رہا تھا وہ کتنی تکلیف میں ہے کتنے درد میں ہے۔۔۔۔

نکاح۔۔۔۔۔ اس نے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کیا واقع ان دونوں کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔ اسے دلی خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔ مجھے بات کرنی چاہیے اسے زی سے اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل کا کال لوگو نکالا تھا تب ہی نشو اسکی طرف آئی تھی۔۔۔۔

پاستا اور پلیٹس ٹیبل پر رکھیں تھیں کے بینز اور ڈیلٹن کی مشترکہ کال موصول ہوئی تھی۔۔۔۔

علیہا تم ایسا کرو سٹارٹ کرو میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔ اس نے کال رسیو کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہیلو کدھر ہو تم دونوں ایک دوسرے کا ساتھ کیا ملا مجھے بھی بھول گئے۔۔۔ اسنے شکوہ کیا تھا۔۔۔

ایسے کیسے بھول گئے تمہاری دوست کہہ رہی ہے جب تم شادی کرو گی تب ہی وہ مجھ سے شادی کرے گی سیم ڈیٹ پر۔۔۔ ڈیلٹن نے منہ بناتے کہا تھا۔۔۔

پھر تو بیٹا تم اگلی چند صدیاں کنوارے ہی مرو گے انشاللہ نشرح نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے وہ تمہارے لیے لڑکا پسند کر چکی ہے۔۔۔ ڈیلٹن نے اس کی اطلاع میں مزید اضافہ کیا تھا۔۔۔۔

کیا بکواس ہے بینز کی بچی آج کیا دوائی ہلا کر نہیں پی جو بہکے بہکے خیالات ارشاد فرمائے جا رہے ہیں۔۔۔ نشو نے اچھے سے لتاڑا تھا بینز کو۔۔۔

پوچھو گی نہیں کن جناب کی روح کو شکنجے میں پھنسانے کے خیال سوچ رہی ہے تمہاری دوست۔۔۔ ڈیلٹن نے مزید بتیسی نکالتے کہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں بتا دو سب بتا دو یہ بھی بتا دو کے میں نے اسکے لیے سجان کو چنا ہے۔۔۔۔ بینز نے ڈیلٹن پر بھڑکتے کہا تھا۔۔

کییییییییا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا کیا کیا۔۔۔ دماغ سیٹ ہے ناں۔۔۔۔ تم ڈیلٹن پہلی فرصت میں اسے کسی مینٹل اسائلم لے کر جاو اسکی حرکتیں اب نا قابل برداشت ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔۔ نشرح نے دانت چباتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں تو کیا برائی کیا ہے اس میں لولا ہے لنگڑا ہے بے روزگار ہے گڈ لکنگ نہیں ہے ڈیشنگ نہیں ہے یا پھر دماغی توازن خراب ہے۔۔۔۔ بینز نے نان سٹاپ زبان چلاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں ہاں بتاؤ ویسے بھی تمہیں برداشت کرنے کے لیے بڑا دل گردہ چاہیے ہے۔۔۔۔ ڈیلٹن نے بھی پورا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔

مسئلہ ان سب چیزوں میں نہیں مسئلہ اسکی حرکتوں میں ہے بہت ہی واہیات حرکتیں کرتا کوئی کیسے ایسے ایک پل میں کسی سے جیلس ہو کر یہ کہہ سکتا ہے فیوچر

وائفی نشرح سبحان جعفر---- اور میرا ہاتھ بھی مڑوڑا چھچورا بد تمیز بد دماغ ٹھرکی سڑو اکھڑو----

وہ اپنی رو میں بس بولتی چلی جا رہی تھی۔---

کیا اس نے تمہیں پرپوز کیا دونوں نے ایک ساتھ چلاتے ہوئے کہا تھا----

ن----ن---نہیں---- میں تم لوگوں سے بعد میں بات----

بلکل نہیں لگلے ایک سیکنڈ میں پوری بات نا بتائی تو آج کی پوری رات تمہارے اپارٹمنٹ میں گزرے گی ہماری پھر ہم سے کچھ نا کہنا دس منت میں تمہارے گھر بھی پہنچ جائیں گے----

دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا---

یار تم دونوں سمجھ کیوں نہیں رہے ایسا کچھ نہیں ہے---- اس نے سمجھانے کی کوشش کی تھی----

بتاؤ۔۔۔ اس کی بات سنے بغیر دونوں نے اکھٹے بولتے ہوئے پھر سے دھاوا بولا تھا۔۔۔

اوکے فائن اسنے منہ بسورتے کہا تھا اور پھر سجان کی ساری کارستانی سنائی تھی۔۔۔

واٹ یہ تم ہمیں اب بتا رہی ہو۔۔۔ بینزکو دکھ ہوا تھا کے اس نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔

یہ کونسامیرے لیے گولڈ میڈل تھا جسے میں ماتھے پر سجا سجاکر گھومتی۔۔۔ اسنے چڑ کر کہا تھا۔۔۔

بیٹا اب وہ تمہارے لیے گوپڑ میڈل ہی ہے بلکہ ڈائمنڈ میڈل جسے تم۔نے لے لے کر گھومنا ہی ہے۔۔۔

ڈیلٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شٹ آپ ڈیلٹن اس نے غصے سے کہاتھا۔۔۔

نشو ایک بات پوچھوں۔۔۔۔ بینز نے سیریس ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں اس نے اکتاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جب اس نے تمہارا ہاتھ پکڑا تمہارے قریب آیا تمہیں غصہ آیا تمہارا دل کیا کے تم اسکا سر پھاڑ دوں اسکا ہاتھ توڑ دو۔۔۔۔۔

بینز نے اسے کھوجتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں یار وہ تو مجھے اسکی آنکھوں سے خوف آیا تھا کے ایسا میں نے کیاکر دیا جو وہ اتنا بھڑک رہا ہے۔۔۔۔ اس نے منہ بناتے ہوئے کہاتھا۔۔۔

مطلب تمہیں اس کا لمس برا نہیں لگا گھن نہیں ائی خود سے تم کمفرٹیبل تھی۔۔۔

ڈیلٹن نے حیران ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں یار اسکا ارادہ نا پاک تھوڑی تھا وہ تو مجھے لے کر پوزیسیو تھااسلیے وہ سب۔۔۔۔ بولتے بولتے نشرح نے اپنی زبان دانتوں تلے لی تھی اسے اندازہ ہو گیا تھاکے وہ کیا بول گئی ہے۔۔۔۔

ویری گڈ بیٹا ابھی تم کہہ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے لک لیٹ یور فیس۔۔۔۔ آئی تنک اس سے اچھا لڑکا نہیں ملنے والا تمہیں گو اینڈ ایکسپٹ ہم پرپوزل۔۔۔۔ ڈیلٹن نے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے ڈیلٹن جو لڑکا تمہارے لیے کسی کے قریب ہونے پر جیلسی فیل کر رہا ہے تمہارے لیے پوزیسیو ہے تمہارے آس پاس کسی کو برداشت نہیں کر سک رہا تم پھر کیوں اس سے خوفزدہ ہو ائی تنک تمہیں اسے ہاں بولنا چاہیے۔۔۔۔ بینز نے بھی سمجھایا تھا۔۔۔۔

مگر یار ایسے کیسے میں۔۔۔۔ اس کی سمجھ میں نہیں آہ رہا تھا۔۔۔

کچھ بھی ایسے نہیں ہو رہا سب کچھ گوڈ کی مرضی سے ہو رہا تم یہ سوچو اتنے سالوں میں تمہیں کوئی اور کیوں اپنے دل کے قریب نہیں لگا اور کسی کو تم کیوں نہیں لگی بس یار دل کی مانو اور سوچو ایک بار پھر۔۔۔۔ اس میں برائی نہیں ہے وہ پوری چاہتوں کے ساتھ اپنا رہا ہے تو پیچھے مت ہٹو ڈیلٹن نے پھر سے سمجھایا تھا۔۔۔

نشو میرے والی بے وقوفی مت کرنا پلیز خود کو صحیح ہاتھوں سے بچا کر غلط ہاتھوں میں مت دینا ورنہ ساری عمر خود سے لڑتی رہو گی پلیز ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔۔۔ بینز نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

بینز واٹ از دس یہ آنسو باہر نہیں آنے چاہیے ڈیلٹن نے بینز کو دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔۔۔ اور اس کی طرف فلائنگ کس اچھالی تھی۔۔۔

ہو گئی تم دونوں کے چوما چاٹی شروع حد ہے ایک عدد نا سنگل بندی بھی اسی کال میں موجود ہے ٹھرکیوں اسنے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

کل تک منگل ہو جاؤ پھر تم بھی اپنے والے کے ساتھ کر لینا چوما چاٹی ہم۔ منع تھوڑی کریں گے بینز نے ڈیلٹن کو فلائنگ کس دیتے کہا تھا۔۔۔

استغفر اللہ کوئی شرم حیا ہے ہی نہیں نشرح نے کہتے فون کھٹاک سے بند کیا تھا۔۔۔۔

کون سی مہم چل رہی تھی میرے خلاف۔۔۔ سجان جو اس کے پیچھے نجانے کب سے کھڑا تھا اس کے پلٹتے ہی بولا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ ا۔۔۔اپ کب آئے۔۔۔۔ اس نے خشک ہوتے گلے سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کافی دیر سے خیر مجھے پلیٹ چاہیے۔۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے کھڑے ہوئے ہی کہا تھا۔۔۔

آپ چلیں میں لاتی ہوں۔۔۔۔ اس نے کہتے کچن کی طرف رخ کیا تھا۔۔۔

کہیں اس نے سن تو نہیں لیا کچھ بینز ڈیلٹن تم لوگوں کی موت پکی ہے اگر اس ہٹلر نے کچھا سنا ہواتو۔۔۔

وہ پلیٹ اور چمچ ان کی طرف لاتے ہوئے منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔۔۔۔

کیا بنا۔۔۔ اس نے پاستا پلیٹ میں نکال کر سجان کی طرف بڑھاتے ہوئے علیہا سے پوچھا تھا۔۔۔۔

مزے کا ہے--- گم صم بیٹھے بے دلی سے کھاتے اسنے کہا تھا--- ایسا نہیں تھا کے پاستامزے کا نہیں تھا---مگر اس ٹائم اسکے دماغ میں جو جھگڑ چل رہے تھے وہ کسی بھی ذائقے سے اسے بے دلی اختیار کرنے پر مجبور کر رہے تھے----

کیا میں آج نشو کی طرف رک جاؤ---- اس نے پاستا کی پلیٹ ٹیبل پر رکھتے کہا تھا----

علیہا میرا کیا قصور مجھ سے کیوں ایسے بی ہیو کر رہی ہو---- سبحان کو اس کے رویے سے اب افسوس ہو رہا تھا بغیر وجہ کے وہ اس سے ناراض کیوں تھیں----

آپ کا ہی تو قصور ہے اپنی مرضی سے آپ کو سب چلانا ہوتا ہے کسی کے جذبات بھی محسوس کر لیا کریں----

ایسا اس نے بس دل میں سوچا تھا----

پیٹر مین پلیز آئی مس زارا ڈیٹس وائے ائی سٹے ہئیر---- کیوٹ گرل سے باتیں کروں گی دل بہل جائے گا گھر تو آپ نے اپنے روم میں چلے جانا میں پھر اکیلی اس نے جواز پیش کیا تھا----

اوکے رہ لو---- اس نے اجازت دی تھی----

میں روم۔میں جا رہی ہوں کیوٹ گرل آپ جب فری ہوں تو آہ جانا اس نے نشو کو کہا تھا-----

اوکے بے بی آئی ول بی کم آفٹر ٹین منٹس اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور وہ اسکا جواب سن کر اس کے کمرے میں چلی گئی تھی----

پھر کمفرٹر خود پر اوڑے بے وجہ آنسو بہارہی تھی---- اسے نہیں پتہ تھا وہ کس کے لیے رو رہی ہے امل کے رشتے کو بچ جانے کی دعا کے لیے----- اذہان اور زارا کے ملن کی دعا کے لیے----- یاپھر سبحان اور نشرح کے درمیان بننے والے نئے رشتے کے خراب نا ہونے کی دعا کے لیے------

کبھی کبھی دل پریشان ہوتا ہے بغیر کسی وجہ کے----

کبھی کبھی رونے کا دل کرتا ہے بغیر کسی وجہ کے----

اور کبھی کبھی دل کرتا ہے ہم۔سب کچھ ریورس کر کے زندگی کی گاڑی کو پیچھے لے جائیں اور سب کچھ ٹھیک کر لیں اپنی غلطیاں درست کر لیں----

مگر ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کے یہ غلطیاں ہماری زندگی میں کچھ برا لاتی ہیں تو کچھ اچھا بھی لاتی ہیں ہم ان سے ٹھوکر کھاتے ہیں تو بہت کچھ سیکھتے بھی ہیں-----

اس لیے ہر چیز کو دکھ کو خوشی کو اپنی زندگی میں کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیے----

کیا مجھے اسے ذی سے بات کرنی چاہیے--- اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

کیا مجھے کیوٹ گرل کو سب کچھ بتا دینا چاہیے اس نے دل میں سوچا تھا---

نہیں پھر پیٹر مین اور کیوٹ گرل کے درمیان سب کچھ براہو جائے گا میں کیا کروں---- اسنے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں----

یہ علیہا کی میڈیسن ہے ----- وہ کافی لے کر آئی تو اس نے نشو سے کپ پکڑتے ہوئے اسے میڈیسن دیتے کہا تھا---

ابھی دینی ہے----- اس نے صوفے پر بیٹھتے پوچھا تھا---

ہاں سونے سے پہلے اینڈ تھینکیس---- اس نے اسکی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا تھا---

ضرورت نہیں اس کی میں نے یہ سب زارا اور علیہا کے لیے کیا ہے آپ کے لیے نہیں اس نے کرارا جواب دیا تھا---

ناراض ہو----- اس نے ہلکی سی مسکراہٹ لیے پوچھا تھا----

میں کیوں ناراض ہوں گی بھلا کسی پاگل کی باتوں پر اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا----

صحیح کہا پاگل تو کر دیا ہے تم نے مجھے---- اس کی کلائی پکڑتے کہا تھا----

ہاتھ چھوڑیں میرا سجان یہ کیا طریقہ ہے اس نے شعلہ برساتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا---

ان کمفرٹیبل ہو تم اس نے آسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا تھا اور نشو کو لگا تھا اسکا دل باہر نکل کر دھڑکنے لگا ہے۔---

ہاں---یک لفظی جواب دیا تھا---مگر ہاتھ چھڑوانے کی کوشش نہیں کی تھی----

ادھر میری طرف دیکھ کر جواب دو----اس نے اگلی فرمائش کی تھی----

ہاتھ چھوڑیں---دو منٹ کے لیے اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا اور نشرح کو لگا تھا کے اس نے دنیا جہان کی سب سے بڑی غلطی کر دی ہے ایک پل میں ہاتھ لرزا تھا اس کا----

پتہ نہیں کون سا جہان آباد تھا ان آنکھوں میں پل بھر میں انکھیں نیچے کیں تھیں-----

بولو۔۔۔۔۔۔ اس نے پھر سے سوال کیا تھا۔۔۔

مجھے نیند آہ رہی ہے آپ جائیں یہاں سے اس نے لرزتے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس نے تھوڑا آگے ہو کر دوسری کلائی بھی تھامی تھی۔۔۔

سب۔۔۔۔ سبحان کیا پاگل پن ہے یہ۔۔۔۔۔ اس نے نیچے نظریں جھکائے ہی کہا تھا۔۔۔

ہے تو پاگل پن ہی مگر کیا کروں آپ کے معاملے میں یہ دل ایسا ہی ہے۔۔۔۔

ہزاروں لڑکیوں سے ملا مگر اس دل کو دھڑکانے کا فن اس مارش میلو کے پاس ہے اس نے اس کی توڑی پکڑ کر اونچی کی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ اس نے پلکیں پھر بھی نہیں اٹھائیں تھیں۔۔۔۔

کیا کوئی کمی ہے مجھ میں تمہارے قابل نہیں ہوں یا تمہارے شایان شان آسائشیں نہیں دے سکتا تمہیں۔۔۔۔

اس نے اس کی دونوں کلائیاں چھوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے سبحان۔۔۔۔ اس کو اس کی بات سن کر دکھ ہوا تھا۔۔۔۔

نشو تم۔سے ملنے سے پہلے یہ پیار محبت یہ سب جزبے مجھے ذہر لگتے تھے تم سے مل کر لگا کے یہ دنیا تو حسین ہے اور یہ جزبے اس سے بھی زیادہ حسین میں تم پر زور زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔۔ کل کے لیے معزرت میں اپنی غلطی مانتا ہوں۔۔۔۔ مگر پلیز ایک بار میرے حق میں ضرور سوچنا تم مجھے اپنے لیے ہمیشہ فئیر پاؤ گی۔۔۔۔ میری شدتیں میرے جذبے میرا پیار صرف تم سے شروع تم تک ہی ختم ہے۔۔۔ میں نہیں جانتا کب کیسے یہ سب ہوا بٹ ائی کنفیس ائی لو یو۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ایک ایک لفظ ادا کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

نشرح نے پل بھر میں آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں التجا تھی۔۔۔۔ کھو دینے کا ڈر تھا کمینگی نہیں تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔ اس کی نظر پاک تھی۔۔۔ اس کے دل نے لمحے بھر میں اس کے لیے گواہی دی تھی۔۔۔۔

اس کے کچھ نا بولنے پر اس نے ٹھہر کر اسے دیکھا تھا پھر کچھ بھی کہے بغیر مایوسی سے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے-----

میری فیملی نامانی تو--- اس نے اس کے پلٹتے ہی کہا تھا---

سبحان نے بے یقینی سے اسکی طرف پلٹ کر دیکھا تھا----

نشرح نے پل بھر میں نظریں ادھر ادھر گھمائیں تھیں----

آپ مان جائیں میڈم فیملی کو بھی آپ کا یہ ناچیز بندہ منا لے گا اس نے جھک کر کہا تھا خوش ہوتے-----

بڑے پاپا تھوڑے سخت ہیں باقی سب کو میں منا لوں گی انکو بس آپ نے منانا ہے اس نے ٹیبل سے کافی کپ اٹھاتے ہوئے خود کو مصروف ظاہر کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔ اس نے اسکے ہاتھ سے کافی کپ پکڑ کر دوبارہ ٹیبل پر رکھتے اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھاتے کہا تھا۔۔۔

نشرح دل سے میرے ساتھ کے لیے خوش ہو یا میری خوشی کے لیے بس۔۔ اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ فضول سوال کیوں کر رہے ہیں وہ پزل ہوئی تھی۔۔۔

یہ فضول سوال ہے اسے حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔۔

بتاؤ ۔۔۔۔ اس کی خاموشی کو اس نے پھر سے توڑا تھا۔۔۔۔

آئی نیڈ یو ان مائی لائف۔۔۔۔ اسکے دوبارہ پوچھنے پر اس نے جلدی سے کہا تھا اور آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔

پاگل۔۔۔۔ وہ اس کی حرکت پر مسکرایا تھا۔۔۔۔

اینڈ آئی نیڈ یو ان مائی ٹل لائف ٹو ڈیتھ اس نے اسکے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اوراسکی بات سن کر نشو نے اپنی نم انکھیں کھولیں تھیں -----

کیا ہوا وہ اس کی آنکھوں میں موجود نمی دیکھ کر پریشان ہوا تھا----

آپ مجھے ڈچ تو نہیں کریں گے--- اس نے نجانے کس خیال کے تحت پوچھ لیا تھا----

کوئی اپنی زندگی کو ڈچ کر سکتا ہے کیا تمہیں دھوکہ دیا تو مطلب خود کو دھوکہ دیا---- میری جان ایسا کبھی نہیں ہو گا---- میری سانس ٹرسٹ می----- اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا-----

اور بڑے پاپا کو میں منا لوں گا ٹرسٹ می سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ بس تم ساتھ رہنا ہمت بن کر اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے یقین سے کہا تھا۔۔۔۔اور وہ پھر سے اس کے لمس پر لرزی تھی۔۔۔۔۔۔

میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔۔ اس نے پختہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تھینکس فور ٹرسٹنگ می نشرح سجان جعفر۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ہاتھ پر دباو بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

آچھا اب آپ جائیں خود کو محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا نشرح نے۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔ اس کی ناک کو دباکرکہا تھا۔۔۔

سبحان۔۔۔۔۔ اس نے ناک سے اس کا ہاتھ پیچھے کیا تھا ۔۔۔۔ اور لال ٹماٹر ہوتا چہرا دوسری طرف موڑا تھا۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔ وہ باز نہیں آہ رہا تھا اسے چھیڑنے سے۔۔۔

جائیں بھی اس نے تنگ آتے کہاتھا۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔ وہ پھر سے بولا اسے اس کا شرم سے لال ہوتا چہرہ دیکھ کر مزا آہ رہا تھا۔۔۔اس لیے اسے بار بار تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔

اب اگر آپ نے ایک اور بار یہ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑواتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔۔ اس نے معصوم بنتے پوچھا تھا۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔ نشرح نے غصے سے اسکے لفظ دوہرائے تھے۔۔۔۔

ہائے آئی لو یو ٹو بلکہ تھری فور فائیو ملین ٹریلین بلین۔۔۔۔ اس نے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

نشرح کو اپنے کہے گئے جملے کا جواب سن کر اور شرم محسوس ہوئی تھی لال قندھاری چہرہ لیے غصے سے اس کو گھورا تھا۔۔۔

اب آپ نے ایک اور بار بھی یہ کہا تو میں خون پی جاؤ گی آپ کا انگلی اٹھاکر اب اسے کمزور سی دھمکی دی تھی۔۔۔

ہائے جان سجان میں تو چاہتا ہی یہی ہوں تم میرا سارا خون پی جاؤ مگر جان نکاح کے بعد ہی ایسا پوسبل ہے ذو معنی انداز میں اسے پھر سے چڑایا تھا۔۔۔۔

استغفرُاللہ۔۔۔۔۔ اس نے کہتے ہی کافی کے کپ اٹھائے تھے۔۔۔۔ اور کچن کی طرف بڑھی تھی لال بھبوکا چہرہ لے کر۔۔۔۔۔۔

استغفر اللہ نہیں گن گن کے بدلے لوں گا اس بے رخی کے اس نے پیچھے آتے صاف لفظوں میں کہا تھا۔۔۔

پھر اسکا شرم سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا اسے مزا آہ رہا تھا اس کی شرم دیکھ کر۔۔۔۔

ویسے نشرح میں کہہ رہا تھا کے اب ہم نے ایک دوسرے کے لیے ایک دوسرے کو سلیکٹ کر لیا ہے تو کیوں نا چما چاٹی کا کوئی سین اون کریں۔۔۔۔ وہ کپ دھو رہی تھی جب اس نے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی تھی۔۔۔ اور اس کے ہاتھ سے کپ گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔۔

کان پر پڑتی اس کی جھلستی سانسوں کی گرمائش اوپر سے اسکی کہی گئی بات اس کو اندر تک لرزا گئی تھی۔۔۔

بہت بے شرم ہیں اپ۔۔۔۔ ہماری باتیں سن رہے تھے۔۔۔ اس نے غصے سے کیا تھا۔۔۔

نہیں بس اپنے مطلب کی بات سنی تھی۔۔۔ بتیسی پھر سے نکالی تھی۔۔۔

آپ جا رہے ہیں یا نہیں اس نے تنک کر کہا تھا۔۔۔

اچھا جارہاہوں۔۔۔ علیہا کا اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔ لو یو اینڈ مس یو سوچ فیوچر وائفی۔۔۔ اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کے ماتھے پر پہلی محبت کی مہر ثبت کر کے وہ وہاں روکا نہیں تھا رکتا تو خود پر کنٹرول نا کر پاتا شاید۔۔۔۔

نشو ڈور لاک کرو۔۔۔۔ دروازے کے باہر کھڑے ہو کر کہا تھا اسنے اور وہ اس کے دیئے گئے لمس پر سر شار ہوئی کھڑی اس کے لمس کی جگہ پر انگلیاں رکھے اسے محسوس کر رہی تھی اس کی آواز پر بھاگی تھی داخلی دروازے کی طرف۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ کوئی پرابلم ہو تو کال کر لینا۔۔۔۔ اور ڈور ٹھیک سے لاک کر لینا ایک بار پھر اسے تنبیہہ کرتے وہ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ اور وہ ڈور لاک کرکے کچن کا باقی بکھیرا سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

دیکھنے میں کتنے سڑیل اور اکھڑو لگتے ہیں اور رومینٹک اف۔۔۔۔ کوئی امیجن بھی نہیں کر سکتا یہ ہٹلر رومینٹک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

نشو کہاں دل اٹکا لیا ساری زندگی تنگ کرے گا یہ اب۔۔۔۔ افوہ نشو کرے گا نہیں کریں گے۔۔۔۔ رسپکٹ کرو ہٹلر کی۔۔۔۔ اس نے بڑبڑاتے کہا تھا۔۔۔۔

لیکن جیسا بھی ہے آئی لو ہم۔۔۔۔ اس نے کنفیس کیا تھا اور پھر اپنے ہی دونوں ہاتھوں کو منہ کے آگے رکھتے ہوئے شرمائی تھی ۔۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ بہت خوش تھے اپنی زندگی میں آنے والی نئی تبدیلی پر۔۔۔ مگر قسمت میں کیا لکھا تھا اس سے دونوں بے خبر تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ملی وہ۔۔۔۔ حیات ملک نے کافی انتظار کے بعد کال کر کے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں سر ہم ناکام رہے بہت کوشش کے بعد بھی ہم ان تک نہیں پہنچ سکے اسکے ہائیر کیے بندے نے کہا تھا۔۔۔۔

تو تم زندہ کیوں ہو اب تک شرم کرو چھٹانک بھر کی لڑکی کو تم لوگ نہیں پکڑ سکے لعنت تمہاری مردانگی پر چوڑیاں پہن لو۔۔۔۔۔ اس پر غصے سے گرجتے انہوں نے فون کاٹا تھا۔۔۔۔

پھر ایک اور جگہ کال کی تھی ۔۔۔۔

جہاں وہ جرنلسٹ رہتا ہے مانچسٹر میں مجھے اسکا ایڈریس چاہیے۔۔۔۔ انہوں نے فون پر کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم مجھے سینڈ کر دو کہتے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

ایسی موت ماروں گا تجھے اور تیری منہ بولی بہنوں کو کے قبر نصیب نہیں ہو گی تم لوگوں کو۔۔۔۔۔ میرے گھر کا سکون برباد کر کے کیسے تم لوگ خوش رہ سکتے ہو۔۔۔۔ غصے سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

زارا کہاں پہنچی ہو۔۔۔۔ سجان نے کال کر کے پوچھا تھا۔۔۔۔

بورڈنگ والی سائیڈ پر ہوں اناونسمنٹ ہو رہی ہے پلین میں بیٹھ جاؤں گی کچھ دیر تک اس نے بتایا تھا۔۔۔۔

اللہ کا شکر تم خیریت سے ہو اسنے دل سے شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

علیہا ٹھیک ہے۔۔۔ اب وہ پلین والی سائیڈ جا رہی تھی۔۔

ہاں ٹھیک ہے میڈیسن اور کھانا کھالیا ہے نشرح لے گئی تھی اپنی طرف میں نے کہا چلو ادھر ہی رک جائے گی باتیں کر لیں گی گھر میں بور ہو گی اکیلی میں تو اپنے کام پر بزی ہو گا۔۔۔

اس نے علیہا کی حالت اس سے چھپاتے ہوئے کہا تھا مبادا وہ مزید پریشان ہو اس کے بارے میں سوچ کر۔۔۔

مجھے پتہ ہے وہ ناراض ہو گی مجھ سے مگر میں منالوں گی اسے۔۔۔۔ اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

انشاللہ۔۔۔۔ تم بیٹھ گئی اپنی سیٹ پر۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی بیٹھ گئی بس کچھ گھنٹوں میں پہنچ جاؤں گی۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں آہ جاؤ گا لینے خیال رکھنا اپنا۔۔۔۔۔کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

نشرح کچن سمیٹ کر روم میں آئی تھی۔۔۔۔ علیھا کو سوتے دیکھ کر اس کو آواز دی تھی۔۔۔۔

علیہا اٹھو جان میڈیسن لے لو پھر سو جانا ہاتھ کے سہارے سے اسے اٹھا کر بٹھایا تھا پھر دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ میں میڈیسن ڈالی تھی۔۔۔۔

جسے اسنے ادھ کھلی آنکھوں سے پانی کے گھونٹ لے کر اندر نگھلا تھا اور پھر سے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

پیارا بچہ۔۔۔۔ نشرح کو اسکی نیند کی خماری پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا تب ہی جھک کر اسکے ماتھے پر بوسا دیا تھا۔۔۔۔پھر سلیپنگ سوٹ پہن کر خود بھی اسکے بازو کی طرف سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

سب کتنے کیوٹ ہیں نا علیہا زارا سبحان کتنی لونگ فیملی ہے میری اس نے دل سے سوچا تھا پھر سبحان کی باتوں کو سوچتے اس کے خیال سوچتے کب سوگئی پتہ ہی نہیں چلا-----

رات کے تین بجے اس کی انکھ کھلی تھی روٹین کے مطابق اس ٹائم زارا جاگتی تھی تو اسکے اٹھتے ہی بیڈ سے کچھ لمحوں کے لیے اسکی نیند بھی بیدار ہو جاتی تھی----

انکھیں کھولے ادھر ادھر دیکھا تو یاد ایا وہ تو نشرح کی طرف ہے--- پھر ساتھ لیٹی نشرح کو دیکھا جو مزے سے سو رہی تھی---

کیوٹ گرل----- لبوں سے نکلا-----

سبحان ڈونٹ ڈو دس۔۔۔۔ نشرح خواب میں بڑبڑائی تھی۔۔۔۔۔

اے زی ۔۔۔۔ اس کے ذہن میں یہ نام آیا۔۔۔۔۔ پھر سے نشرح کی طرف دیکھا۔۔۔۔

یااللہ یہ مت کریں پلیز اگر پیٹر مین کو پتہ چل گیا کے یہ اے ذی کی بہن ہے تو کیا طوفان آنے والا ہے۔۔۔۔ ان دونوں کے سارے خواب ٹوٹ جائیں گے انہیں تو پتہ بھی نہیں ان کی زندگیوں میں کیا طوفان انے والا ہے وہ دل سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

پھر نظر ٹیبل پر رکھے نشرح کے موبائل پر گئی چپکے سے موبائل اٹھایا اور کمرے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آئی۔۔۔۔ گیلری کھول کر ساری تصویریں دیکھیں اسکی

گیلری امل ارحان اذہان اور اسکی فیملی کی تصویروں سے بھری پڑی تھی۔۔۔۔ علیہا نے واٹس ایپ اون کیا تھا۔۔۔۔پھراے زی کا کونٹیکٹ اوپن کیا۔۔۔۔

جاگ رہے ہیں۔۔۔۔ کچھ سوچ کر میسج ٹائپ کیا اور پھر سینڈ کر دیا۔۔۔۔

ہاں درگاہ سے ابھی گھر آیا ہوں۔۔۔۔ میسج سین کرتے ہی اسنے رپلائی کیا تھا۔۔۔

سوئے نہیں۔۔۔ اسنے اگلا میسج بھیجا تھا۔۔۔۔

نیند نہیں آتی اب تہجد پڑھ کر کوشش کروں گا۔۔۔۔ اس نے سین کرتے ہی دوبارہ میسج کیا تھا۔۔۔۔

علیہا نے میسج پڑ کر لمبا سانس کھینچ کر آنکھوں کی نمی کو اندر اتارا تھا۔۔۔۔ پھر ڈرائنگ روم کی لائٹ اون کی تھی اور پھر اسکو ویڈیو کال کی تھی۔۔۔ اس نے کال رسیو کی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے سکرین پر ابھرے علیہا کے چہرے کو دیکھ کر اس نے بے یقینی سے علیہا کو دیکھا تھا۔۔۔آنکھوں میں نمی بھری تھی۔۔۔اس سے طے ہی نہیں ہو پاہ رہا تھا کے خواب ہے یا حقیقت۔۔۔

اور علیہا وہ جس اذہان سے ہوسپٹل میں ملی تھی وہ تو وہ اذہان تھا ہی نہیں یہ اذہان تو بدل گیا تھا آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔۔۔ پہلے سے زیادہ کمزور مرجھایا ہوا چہرہ اور چہرے پر تھکن۔۔۔۔ اس کی آنکھیں چھلکیں تھیں۔۔۔

ا۔۔۔اے۔۔۔۔ زی۔۔۔ اس کو خود اپنی آواز دور سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

ع۔۔۔۔ع۔۔۔۔علیہا۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔۔ کیا دعائیں اتنی جلدی قبول ہوتی ہیں کیا واقعی جدائی وقتی تھی کچھ گھنٹوں کی اس نے دل کی بے یقینی پر سوچا تھا۔۔۔

آپ اہ جائیں۔۔۔۔ یہاں پلیز اس نے التجا کرتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا کہاں ہے علیہا تم وہاں ہو تو زارا کدھر ہے میں نے آج اسے یہاں دیکھا۔۔۔۔۔ نہیں دیکھا نہیں مگر وہ یہی تھی۔۔۔۔ اسکے ذہن میں بہت سارے سوال تھے۔۔۔۔

آپ یہاں آہ جائیں میں سب بتاؤ گی۔۔۔۔ اسنے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میری جان چندہ تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔ اس کو فکر ہوئی تھی اس کے رونے پر۔۔۔۔

اے ذی میں ٹھیک نہیں ہو آپ ابھی آہ جائیں یہاں پلیز پلیز اے ذی اس نے التجا کی تھی۔۔۔۔

آچھا مینجں آہ جاتا ہوں ابھی آتا ہوں تم رو نہیں پلیز۔۔۔۔ اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

علیھا میں نے بہت ڈھونڈا تم دونوں کو میں راہوں کی گرد بن گیا وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پاہ پا رہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری اے زی ہماری وجہ سے آپ کو یہ سب برداشت کرنا پڑا زارا یہاں واپس آہ گئی ہے آپ بھی پلیز آہ جاؤ اور۔۔۔۔۔۔۔

علیھا کس سے بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔ نشرح اسے کمرے میں نا پا کر پریشان ہوتی اسکے پیچھے آئی تھی ڈرائنگ روم میں۔۔۔۔۔

اذہان بھائی آپ۔۔۔۔۔ اس نے نیچے بیٹھ کر سامنے اذہان کو ویڈیو کال پر دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

سوری کیوٹ گرل میں نے آپ کی اجازت کے بغیر آپ کا موبائل استعمال کیا۔۔۔
اس نے شرمندہ ہوتے کہا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں مگر تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔

نشو یہ زارا کی بہن ہے وہی زارا جس کو ڈھونڈتے میں در بدر ہو گیا اس نے خوشی سے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا واقعی یہ وہ زارا ہے نشرح کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔۔۔

نشو تم پلیز علیہا کا خیال رکھنا میں اگلی فلائٹ سے پہنچ رہا ہوں اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے ان کی سنے بغیر اسنے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ خوش تھا بہت خوش۔۔۔۔ وضو کیا تہجد پڑھی پھر رب کا شکر ادا کیا شکرانے کے نعفل پڑھے دعا مانگی۔۔۔۔ جلدی سے اپنا موبائل اٹھائے۔۔۔۔وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔

حق نواز گھر جا کر میرا پاسپورٹ لے کر آؤ اور مراد تم گاڑی چلاؤ ہمیں ائیر پورٹ جانا ہے۔۔۔۔ اس نے حکم۔دیتے گاڑی کا رخ کیا تھا۔۔۔۔

وہ خوش تھا بہت خوش الحمداللہ کا ورد کرتے وہ ائیر پورٹ پہنچا تھا۔۔۔۔ کچھ دیر میں حق نواز بھی پاسپورٹ لے کر آہ گیا تھا کچھ تعلقات کا اسر و رسوخ بھی تھا کہہ کہلا کر اسے پہلی جانے والی فلائٹ مل گئی تھی۔۔۔

کسی کو کچھ مت بتانا میں پہنچ کر خود سب کو بتا دوں گا اب جاؤ۔۔۔ حق نواز اور مراد سے کہتے وہ بورڈنگ ائیریا کی طرف بڑھا تھا بہت خوش تھا اپنی زندگی سے ملنے جا رہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اپنے سینے پر سر رکھے سوئی امل کو دیکھا۔۔۔۔ چہرہ نظر نا آیا تو اسکا سر اٹھا کر آرام سے اپنے بازو پر رکھا اور پھر کروٹ لے کر رخ اس کی طرف کیا۔۔۔۔

ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔ وہ اسکی شرٹ پہنے مزے کی نیند سو رہی تھی۔۔۔۔

ہونٹوں پر نظر پڑی تو نچلے ہونٹ پر کٹ لگا دیکھ کر اپنی رات والی شدت یاد آئی تولب خود بخود مسکرائے۔۔۔۔

ہونٹوں سے نظر ہوتی گردن پر گئی تو وہاں بھی اپنی لو بائٹس کے نشان دیکھ کر اسے شدت سے خود میں بھینچا جس نے ساری رات اپنی چھوٹی سی جان پر اسکی شدتیں برداشت کیں تھی۔۔۔

ریڈ چلی اٹھو یار کیوں صبح صبح پھر سے موڈ بنا رہی ہو اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارحان۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔ پلیز سونے دیں نا بہت نیند آہ رہی ہے۔۔۔۔ اس کی نیند میں ڈوبی آواز پر اسے اس پر بے تحاشہ پیار آیا تھا۔۔۔۔

تب ھی پورے حق کے ساتھ پھر سے اسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔ اور اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا۔۔۔وہ جو نیند میں تھی پل میں نیند آڑی تھی اور اسکی شدت سے بے حال ہوتی اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کر رہی تھی جب ہی اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے اس پر پورا قابض ہوتے اس کے فرار کو روکا تھا۔۔ کتنی دیر اپنی تشنگی مٹاتے اسکی مدھم ہوتی سانسوں کو دیکھتے۔۔۔۔ اسے آزادی بخشتا وہ اس سے تھوڑا پیچھے ہوا تو۔۔۔وہ جو لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کر رہی تھی گیلے ہونٹوں کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کر کے غصے سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

ارحان یہ کیا طریقہ ہے صبح چار بجے تو میں سوئی ہوں اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

پھر اسکی نظروں کے زوایے میں خود کو دیکھا تو اپنی پہنی ہوئی شرٹ کے بٹن کھلے دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہوتی جلدی سے کمفرٹر میں دبکی تھی-----

ارحان کا فل شگاف قہقہہ گونجا تھا کمرے میں اس کا شرم سے لال ہوتا چہرہ دیکھ کر----

امل---- اسکے چہرے سے کمفرٹر ہٹانے کی کوشش کرتے کہا تھا----

بہت برے ہیں آپ----- اس نے آنسو بہاتے کہا تھا----

اچھا کتنا برا ہوں میں۔۔۔۔ ارحان نے کمفرٹر کے اندر ہاتھ ڈالتے اسکی شرٹ کے سارے بٹن ایک ایک کر کے بند کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بہت بہت زیادہ برے۔۔۔۔ اس نے پیٹ پر اس کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔ اٹھو جانیا ریڈی ہو جاؤ مجھے پاپا کی کالز آ رہی ہیں مجھے جانا ہے اور تمہیں دیکھے بغیر نہیں جا سکتافریش ہو کر آؤ میں دیکھنا چاہتا ہوں اپنی قربت کے رنگ۔۔۔۔ اپنا ہاتھ کمفرٹر سے نکالتے اسکو پیار سے اٹھا کر بٹھاتے لبوں سے اس کی گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں کو چنتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈریگن۔۔۔۔اس نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھتے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بن کر دکھاؤں پھر ڈریگن وہ ایک جست میں نیچے اترا تھا بیڈ سے اور وہ واش روم میں غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے اسکے موبائل پر آتی کال نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو ہاں بولو۔۔۔۔ ارحان نے کال رسیو کرتے کہا تھا۔۔۔۔

سوری یار اس نمبر کی ریکارڈنگ سینڈ کرنی تھی تمہیں مگر پھر ابا جی کی اچانک موت ہو گئی تو تمہارا کام نہیں کر سکا آج ہو گیا ہے ریکارڈنگ سینڈ کر دی ہے چیک کر لینا فون کرنے والے نے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ بہت افسوس ہوا سن کر آللہ ان کے درجات بلند کریں آمین۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں چیک کرتاہوں اوکے بائے۔۔۔۔

کہتے ارحان نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔ اور ریکارڈنگز کو سین کیا تھا۔۔۔۔

ویسے کچھ خاص ہو گا تو نہیں ان ریکارڈنگز میں اگر امل کو پتا ہوتا تو وہ خود مجھے بتا دیتی زارا کا میں نے بھی نا شک کی بنا پر فضول میں اس کا کال ڈیٹا نکلوایا وہ کیوں مجھ سے جھوٹ بولے گی یا اذہان بھائی کو ایسے تڑپتا دیکھے گی وہ بھی تو انہیں بھائی سمجھتی ہے وہ کیوں نہیں ان کی ہیلپ کرے گی۔۔۔۔

اس نے خود سے سوچتے کہا تھا۔۔۔

ویسے سننے میں کوئی حرج بھی نہیں میرا دل مطمئن ہو جائے گا۔۔۔کہتے اس نے فرسٹ ریکارڈنگ اون کی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

مطلب امل جانتی تھی کے زارا اور علیہا کہاں ہیں وہ ان سے رابطے میں تھی۔۔۔۔۔ اس نے زیر لب افسوس سے کہا تھا۔۔۔

باری باری اسنے ساری ریکارڈنگز سنیں تھیں ۔۔۔ کیا تھا ان ریکارڈنگز میں دھوکہ فریب۔۔۔۔۔

اس نے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔ اس کا دل سولی پر لٹکا تھا۔۔۔۔ غصے سے رگیں تنیں تھیں۔۔۔۔

موبائل اٹھا کر بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔ بے بس سا ہوا تھا وہ اسے اپنے فیصلے پر دکھ ہوا تھا۔۔۔ اپنی محبت پر دکھ ہوا تھا کیسے وہ اپنے سچے جزبے لٹا گیا اور بدلے میں کیا ملا دھوکہ۔۔۔۔۔

ارحان کیا ہوا؟

باتھ روم سے نکلتے ہی اس نے ارحان کو غصے سے ٹہلتے دیکھا تو قریب آہ کر پوچھا۔۔۔۔

تم جانتی تھی زارا کہاں ہے۔۔۔۔ غصے سے مڑ کر اس کے دونوں بازوؤں کو جھٹکے سے پکڑ کر دبوچا تھا۔۔۔ وہ جو اس آفت کے لیے بلکل تیار نہیں تھی گیلے بال جسم سے مہکتی سوندی سوندی خوشبو اس کے چوڑے سینے کے ساتھ لگی تھی اور اس کے گیلے بال لہرا کر ارحان کے منہ پر لگے تھے چند چھنٹیں اسکے چہرے پر پھوار بن کر برسیں تھیں۔۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس پر صدقے واری جاتا اس کو اس روپ میں دیکھ کر مگر اس وقت وہ دھوکے غصے اور اشتعال کی سلیب پر لٹکا تھا۔۔۔۔ نفرت سے اس کے گیلے بالوں کو چہرے سے ہٹایا تھا اور بازوؤں پر دباؤ مزید بڑھایا تھا۔۔۔

ار۔۔۔ر۔۔۔۔۔ح۔۔۔ارحان میں تمہیں بتانے والی تھی۔۔۔۔ اسے ایک دم علیہا والی بات یاد آئی تھی یہ کیا کر گئی تھی وہ اس نے تو ارادہ کیا تھا کے وہ ارحان کے آتے ہی اسے سب بتا دے گی پھر وہ کیسے بھول گئی اسے بتانا۔۔۔اس نے اسکے غصے کو دیکھ کر خوف سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کب بتانے والی تھی جب میرا بھائی اس کے عشق میں برباد ہو کر مر جاتا یا تب جب میں اسے منوں مٹی تلے دفنا آتا۔۔۔ اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہے میری محبت کے ایک انسان اس کے سامنے عشق میں ملن کے لیے ایڑیاں رگڑ رہا ہو اس کا دل بند ہو رہا ہو اور تمہارے پتھر دل کو کوئی فرق نا پڑے اس نے بازوؤں پر دباؤ بڑھاتے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھو ارحان میں اذہان بھائی کو۔۔۔۔

مت کہو انہیں بھائی کچھ نہیں لگتے وہ تمہارے ارے پتا بھی ہے رشتے کیسے بنائے جاتے بھائی کہتے کسے ہیں۔۔۔ بہنیں تو اپنی جان کا صدقہ دے دیتی ہیں بھائیوں کے لیے اور تم تم انہیں ان کی خوشی کا ایڈریس نہیں دے سکی۔۔۔

اس نے نفرت سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آنسو بہا رہی تھی اب اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہورہا تھا۔۔۔۔وہ کیا کر گئی تھی ۔۔۔۔

ار۔۔۔۔ر۔۔۔حان۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔ اس نے خوف سے لرزتے ہوئے کہاتھا۔۔۔۔

نہیں امل بی بی نہیں ہر بار سوری کام نہیں آتی تم نے تو کام ہی بنا لیا ہے غلطی کر لی سوری بول دیا سب ٹھیک ہوگیا۔۔۔۔ تمہارے سوری کہنے سے میرے بھائی کے گزرے دنوں کی یا جس اذیت سے وہ گزر رہا ہے وہ ختم ہو جائے گی

تمہارے سوری کہنے سے گزرے دنوں کی تڑپ مٹ جائے گی۔۔۔۔ ایسا ہوتا اگر اگر بات میری ذات کی حد تک ہوتی۔۔۔۔ اب بات میرے بھائی کی تڑپ کی ہے اس کی ذات کی ہے اور میں یہ کسی صورت برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اس کے بازو چھوڑتے ایک ایک لفظ اس پر باور کروایا تھا۔۔۔۔۔۔

ارحان مجھے زارا نے اپنے وعدے سے باندھا ہوا تھا میں کیا کرتی اس نے اسکے سامنے آتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا تمہارا وعدہ کسی کی زندگی سے بڑھ کر تھا بتاؤ مجھے اگر اگر اس دن ان کا ہارٹ فیل ہو جاتا تو تم معاف کر سکتی کبھی کیا خود کو تم ایک قاتلہ کہلاتی امل بی بی ایک قاتلہ۔۔۔۔۔

بچی ہو تم جسے صحیح غلط کا فرق نہیں پتا چلتا یا تمہارے سینے میں دل نہیں ہے۔۔۔۔ وہ شخص جس نے تمہاری خاطر بڑے پاپا سے بدتمیزی کی انکے سامنے

سینہ تان کر کھڑے ہوئے تمہیں پروٹیکٹ کرنے کے لیے تم نے تو ان کے رشتے کو ہی بے مول کر دیا۔۔۔

آج مجھے بہت پچھتاوا ہو رہا ہے میں نے تم جیسی بے حس لڑکی سے محبت کی ۔۔۔۔ اپنے سچے جذبے تم پر لٹائے۔۔۔۔ میرے لیے میرے بھائی سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی رشتہ اہم نہیں ہے۔۔۔۔۔

میرے بھائی پر ایسے ہزاروں رشتے قربان۔۔۔۔۔

میں تمہیں طل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ارحان پلیز۔۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے رحم کرو نہیں اس نے آگے بڑھ کر تیزی سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا اور پوری شدت سے اسکے گلے لگی تھی۔۔۔۔

ہٹو پیچھے اس سب سے میرا دل پگھلنے والا نہیں ہے اس دل کو تم نے پتھر بنایا ہے اپنی حرکتوں سے۔۔۔۔۔

جیسے تمہارا دل پتھر تھا ناں بھائی کے معاملے میں ایسے ہی میرا دل بھی پتھر رہے گا اب ہمیشہ تمہارے معاملے میں۔۔۔۔ اور یہ دل کبھی موم نہیں ہو گا میری آخری سانس تک بھی نہیں ۔۔۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔۔

اس کو خود سے الگ کرتے بیڈپر دھکا دیتے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔اور اذہان کے کمرے میں گیا تھا مگر وہ خالی تھا۔۔۔۔۔

بھائی کیا رات سے درگاہ سے ہی نہیں لوٹے اس نے زیر لب پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

مراد مراد۔۔۔۔۔ حق نواز۔۔۔۔ فقیراں۔۔۔۔ حاجرہ۔۔۔۔ دینو۔۔۔۔۔

کہاں ہو سب۔۔۔۔ اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے سب کے نام لیے تھے۔۔۔۔

جی جی جی صاحب جی۔۔۔۔ سب بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئے تھے

۔۔۔۔۔۔

تم دونوں یہاں ہو تو اذہان بھائی کے پاس کون ہے کیا وہ اکیلے ہیں درگاہ پر تم لوگوں سے کہا تھا نا ایک انکے ساتھ رہے گا ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کچھ ہو گیا انہیں تو۔۔۔۔۔ وہ پریشانی میں غصے سے نوکروں پر غرایا تھا۔۔۔

پر چھوٹے ملک صاحب درگاہ پر نہیں ہیں وہ ملک سے باہر گئے ہیں اور انہوں نے کہا تھا کے وہ کس ملک جا رہے ہیں اس کی اطلاع وہ خود آپ کو دیں گے۔۔۔۔۔

حق نواز نے بتایا تھا۔۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔۔ کب گئے وہ مجھے کیوں نہیں بتایا اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

صبح چار بجے ان کی پرواز ہوئی ہے ہم چھوڑ کر آئے تھے ۔۔۔۔ مراد نے بتایا تھا۔۔۔۔

درگاہ سے کب لوٹے تھے۔۔۔۔۔ اس نے خود کو نارمل کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ڈھائی بجے۔۔۔۔ مراد نے ہی بتایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم سب جاؤ۔۔۔۔۔ اس نے ان سب کو بھیجا تھا۔۔۔

ڈھائی بجے اتنی لیٹ اس ٹائم تو میں۔۔۔ ۔ ہوں کسی بے وفا اور پتھر دل بے حس لڑکی پر اپنی خالص شدتیں لٹا رہا تھا۔ ۔۔۔ جو اس قابل ہی نہیں ہے کے اس سے محبت کی جائے۔۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

فقیراں۔۔۔۔ اس نے پھر سے فقیراں کو آواز دی تھی ۔۔

جی۔۔۔۔۔۔ فقیراں نے آتے ہی کہا تھا۔۔۔ ۔

جاؤ روم سے میرا موبائل اور گاڑی کی کیز لا کر دو۔۔۔۔ اور فقیراں سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھی تھی جہاں امل گھٹنوں میں سر دیئے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔اس نے چپ کر کے ارحان کی بتائی ہوئی چیزیں لیں تھیں اور باہر آئی تھی ۔۔۔۔

بھائی پلیز کہاں ہیں بتائیں مجھے مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جب بھی نمبر اون کریں خدا کے لیے لازمی کونٹیکٹ کریں۔۔۔۔

اذہان نے فقیراں سے موبائل لیتے ہی اذہان کو وائس میسج کیا تھا۔۔۔۔۔ کال بھی کر چکا تھا مگر اسکا نمبر بند جارہا تھا۔۔۔۔

آئی ہوپ بھائی آپ ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ کہتے وہ گاڑی کی کیز لے کر باہر گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

علیہا یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ کال ڈسکنکٹ ہوتے ہی نشرح نے علیہا کی طرف حیرانگی سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔ اور وہ پوری شدت سے اسکے گلے لگی تھی روتے ہوئے۔۔۔

علیہا میری جان ایزی بچا ریلیکس۔۔۔۔۔ اس نے اسکی کمر سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا نے سب خراب کر دیا ماہر بھائی نے بہت غلط کیا ان سب نے مل کر دھوکہ دیا یہ سب بہت غلط کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ان سب نے مل کر ایک جیتے جاگتے

انسان کو تڑپا دیا۔۔۔۔ وہ بہت درد میں ہیں۔۔۔ آپ نے دیکھا کیوٹ گرل وہ کیسے تڑپ رہے ہیں ان کی آنکھوں میں کتنی بے چینی ہے۔۔۔۔سب میری غلطی ہے ۔۔۔۔ مجھے یہ سب پہلے کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوٹ گرل کی جان مت ہلکان کرو خود کو اچھا پہلے ریلیکس ہو جاؤ طبیعت خراب ہو جائے گی ہم اس پر ریلیکس ہو کر بات کرتے ہیں ۔۔۔ اس نے اس کو خود سے الگ کرتے اپنے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کرتے کہا تھا ۔۔۔

پانی پیو۔۔۔ پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اور اس نے دو گھونٹ لیے تھے بے دلی سے۔۔۔۔

ہاتھ پکڑو میرے زور سے۔۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے کرتے کہا تھا جنہیں علیہا نے زور سے پکڑا تھا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا میں ہمیشہ ہر بات میں تمہارے ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں ----- جیسے کہو گی ویسے ہی ہو گا---- آئی پرامس میرا ساتھ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا------

اس نے اسکو اطمینان دلاتے ہوئے کہا تھا--- اور اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا------

اب مجھے بتاؤ تمہیں یہ سب کب پتا چلا---- اس نے اس کے ہاتھ تھامے ہی پوچھا تھا---

کل رات کو--------- اس نے بتایا تھا---

پھر تم کیسے کہہ سکتی ہو تمہاری غلطی ہے تمہیں تو پتہ ہی کل چلا--- دیکھو علیہا وہ میرے بھی بھائی ہیں ان کی تڑپ کے لیے میں بھی ان کے ساتھ اتنا ہی تڑپی ہوں مگر ہو سکتا ہے انکا ملنا ایسے ہی لکھا ہو---- کچھ معاملات ایسے ہوتے ہیں میری جان جن میں ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے کیوں کے وہ پہلے سے تہہ

ہوتے ہیں۔۔۔ لکھے ہی ویسے ہوتے ہیں یا یوں سمجھو خدا کی طرف سے بندے کے نصیب میں اتارے ہی ویسے ہوتے ہیں۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں کی نمی کو پھر سے صاف کرتے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔

آپ کو پوری بات کا نہیں پتا نا کے کیا ہوا اسلیے آپ ایسے کہہ رہی ہیں کچھ چیزیں انسان کے اختیار میں ہوتی ہیں جیسے دھوکہ نا دینا پیٹھ پیچھے وار نا کرنا برائی کو اچھائی سے مارنا۔۔۔ اور میری بد قسمتی یہ ہے کے میرے چاہنے والوں نے جن سے مجھے محبت تھی جن پر مجھے مان تھا جو سب میرا غرور تھے میرا فخر تھے ان سب نے یہ کیا۔۔ میرے غرور کا میرے فخر کا کچرا کر دیا۔۔۔۔

اس نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

اچھا تو ہم کچھ ایسا کریں گے کے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ پھر کبھی ایسا کسی کے ساتھ نا کریں۔۔۔ مجھے پوری بات بتاؤ علیہا مجھے جاننا

ہے۔۔۔۔وہ جو مجھے نہیں پتا۔۔۔۔ اس نے اسکا سر اپنی گود میں رکھتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر علیھا نے ساری بات من و عن نشرح کو بتائی تھی سب کچھ اور یہ بھی کے زارا درگاہ گئی ہے حاکم بابا سے ملنے۔۔۔۔۔

کیا اتنا سب کچھ ہوا۔۔۔۔۔ وہ اتنا ہی کہہ پائی وہ سپیچ لیس تھی ۔۔۔۔۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔وہ کیا کہتی۔۔۔۔علیھا بلاوجہ تو نہیں رو رہی تھی۔۔۔۔ اس کی خود کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔۔

ائم سوری کیوٹ گرل آپ کو بہت برا لگ رہا ہو گا آپ کے تو وہ بھائی ہیں۔۔۔۔

اس نے اٹھ کر اسکے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

ایک بات بتاؤں علیھا اذہان بھائی کوشروع سے ہی قبرستان سے بہت ڈر لگتا تھا ہم سب جاتے تھے دادو کے ساتھ دادا کی قبر پر دعا کرنے تو وہ کبھی بھی اندر نہیں جاتے تھے۔۔۔۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ یا تو گاڑی میں بیٹھے رہتے تھے یا پھر قبرستان

کے باہر کھڑے رہتے تھے انھوں نے کبھی نظر اٹھاکر بھی اس قبرستان یا ان قبروں کو نہیں دیکھا تھا----

دادو بہت سمجھاتی تھیں کے اذہان یہ حقیقت ہے انسان کی ہم سب کو یہی آنا ہے اس شہر خاموشاں سے شناسائی رکھنی چاہیے اور وہ ہر بار یہی کہتے تھے کے دادو مجھے بہت خوف آتا ہے میرے سامنے نام بھی مت لیا کریں اس جگہ کا اور ان سے ناراض ہو جاتے تھے----

یہاں تک کے جب دادو کی ڈیتھ ہوئی تو ان کی تدفین کے لیے بھی وہ نہیں گئے اندر ارحان بھائی بتاتے تھے وہ بس گاڑی میں بیٹھے روتے جارہے تھے-----

وہ روتے ہوئے تھوڑی دیر رکی تھی---- علیہا بڑے غور سے اس کی بات سن رہی تھی------ آنسو تو اس کے بھی نکل رہے تھے-----

میں بس یہ سوچ رہی ہوں وہ وقت وہ لمحہ جب ان کی اس ویران قبرستان مھں آنکھ کھلی ہوگی اور اردگرد کسی اپنے کو نا پاکر ان کی کیا حالت ہوئی ہوگی وہ کتنا

تڑپے ہوں گے اس حقیقت سے جان چھڑوانے کے لیے کتنی بار انھوں نے اپنی آنکھیں کھولی اور بند کی ہوں گی کے کسی طرح کسی طرح یہ خواب ہو وہ کیسے نکلے ہوں گے وہاں سے -----

وہ بولتے ہوئے ہچکیوں سے رو رہی تھی-----

مجھے زارا بہت معصوم اور نیک دل رکھنے والی لڑکی لگتی تھی جس نے کبھی کسی کو سوئی بھی نا چھبائی ہو مگر میں نہیں جانتی تھی وہ کسی کی روح کو اس حد تک تڑپا گئی ہے کے اس کی وجہ سے میرا بھائی موت اور زندگی کی جنگ لڑا پل پل تڑپا-----

میں کبھی بھی اس کو یہ تڑپ معاف نہیں کروں گی---- کبھی بھی نہیں---- اور سجان وہ تو اس قابل ہی نہیں ہیں کے ان پر یقین کیا جا ئے ائی ہیٹ ہم یہ سب ان کا ہی تو پلین تھا---- میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی------

اس نے بے بس ہوتے کہا تھا---- اور علیھا کے گلے لگتے روئی تھی-----

میری وجہ سے آپ کی فرینڈ شپ پیٹر مین سے خراب ہوئی آپ کی خوشیاں ---

نہیں علیہا تمہاری وجہ سے نہیں یہ ان کی اپنی حرکتوں کی وجہ سے ہوا آچھا ہوا وقت سے پہلے ہی چند گنے چنے خواب ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئے پہلی منزل پر ہی ایسا برا گرایا انہوں نے کے دوبارہ اب کبھی ہمسفر بننے کی مجھے چاہ ہی نا ہو گی----

محبت ---------- قیس کا دامن

محبت ---------- اشک لیلٰی کے

محبت ---------- ھیر کی آہیں

محبت ---------- جوگ رانجھے کا

محبت ---------- بحر وحشت کا

محبت ----------گرمئ صحرا

محبت ---------- موجِ دریا ھے

محبت ---------- ھی طلاطم ھے

محبت ---------- خوں رلاتی ھے

محبت ---------- ''میں ''مٹاتی ھے

کسی کو -------- نوجوانی میں

یہی ------------- مجنوں بناتی ھے

محبت ---------- شاعری سی ھے

جگر کے --------- پار جاتی ھے

محبت ---------- ھجرِ یوسف میں

. بینائی ---------- چھین لیتی ھے

،

اس نے اپنے چہرے سے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے کہا تھا---- دل کے کچلے جانے کی تکلیف اسکی روح میں تحلیل ہو رہی تھی خواب نگر کی کچھ دیر پہلے کی

بنی چھوٹی سی جھونپڑی کسی ریت کے ٹیلے کی طرح تیز ہوا کے طوفان سے منہدم ہوئی تھی ۔۔۔۔۔ چلو چلیں اذہان بھائی آئیں گے پھر اس پر بات کریں گے ابھی ریسٹ کرو تم مجھے بھی بہت نیند آہ رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ خود پر قابو پاتے اس ننھی جان کی بیماری کا خیال کرتے اسے اپنے ساتھ کیے اٹھی تھی ۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آہ رہی ۔۔۔۔ اس نے اسکے ساتھ چلتے کہا تھا۔۔۔۔

کوشش کرو گی تو آہ جائے گی۔۔۔۔ اس نے اس کو روم میں جا کر لٹاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کس کو بہلا رہیں ہیں مجھے یا خود کو اس نے لیٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہم دونوں کو اس ٹائم ایک دوسرے کی سٹرینتھ بننا ہے۔۔۔۔ وہ بھی اس کے ساتھ آہ کر لیٹی تھی۔۔۔۔۔

علیہا کوشش کرو سونے کی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

کہتے اس نے لیمپ لائٹ آف کی تھی اور رخ دوسری طرف کر کے لیٹی تھی۔۔۔۔۔

علیہا نے بھی رخ دوسری طرف کر لیا تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے سے مزید کچھ ڈسکس نہیں کرنا چاہتی تھیں کچھ کرتیں بھی ڈسکس تو کیا کرتیں۔۔۔۔ بے آواز آنسوؤں سے سب ٹھیک ہونے کی دعاہی کر سکتی تھیں۔۔۔

وہ میرا یونی فیلو ہے نوٹس کی وجہ سے جھگڑا ہوا تھا۔۔۔ یہ دونوں ماہر بھائی کے دوست ہیں۔۔۔ امل نے تو ویسے ہی ویڈیوز سینڈ کر دی یو گیں ہوسکتا ہے کسی اور کو کرنی ہوں۔۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ جھوٹ۔۔۔ سراسر جھوٹ بابا نے تو کبھی بھی ہمیں جھوٹ بولنا نہیں سکھایا تھا زارا وہ انکھیں بند کیے اسکے جملے یاد کرتے رو رہی تھی۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔ میں بھلا اپنی زندگی کو کیسے ڈچ کر سکتا ہوں۔۔۔ ٹرسٹ می میری سانس ۔۔۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہو گا۔۔۔ بڑے پاپا کو منا لوں گا۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔

اس کے کانوں میں سبحان کے جملوں کی بازگشت ہو رہی تھی ۔۔۔

کہیں مجھ سے پیار بھی تمہارے کسی پلان کا حصہ ہی تو نہیں تھا۔۔۔ تم تو کچھ بھی کر سکتے ہو سبحان جعفر۔۔۔ میں تو برباد ہو جاتی اگر میں تمہارے دکھائے گئے پیار کے طلسماتی حصار میں بہہ جاتی۔۔۔۔ تم نے مجھے چاروں خانے چت کر دیئے۔۔۔۔

ہنستے ہو گے تم تو دل میں میرا مذاق بھی اڑاتے ہو گے کے دیکھو کیسے دشمن کی بہن کو میں نے زیر کر دیا۔۔۔ جان بوجھ کر تم یہاں آئے تم نے میرے اپارٹمنٹ کے ساتھ اپارٹمنٹ لیا تاکہ میرے قریب رہ کر مجھے اپنے فریب میں پھنسا سکو۔۔۔۔ مجھ پر نظر رکھ سکو اپنے بدلے کی آگ ٹھنڈی کر سکو۔۔۔۔

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی تم اتنے گھٹیا نکلو گے۔۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھ پر اس دھوکے باز کی حقیقت کھول دی اب میرے دل کو بھی صبر دے دے میرے مالک۔۔۔۔ وہ شدت سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ٹھیک ہو تم۔۔۔۔ سبحان نے زارا کے سر پر پیار دیتے کہا تھا۔۔۔۔
جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ علیہا نہیں آئی۔۔۔۔ اس نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔
نہیں وہ نشرح کی طرف ہے میں گیا تھا بیل بجائی تھی مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا شاید اب تک سو رہی ہوں۔۔۔۔لیٹ نائٹ باتیں کرتی رہی ہوں گی ۔۔۔ اس نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
ویسے سبحان ایک بات کی سمجھ نہیں ائی تم تو کبھی بھی ہمیں کسی کی طرف بھی رات رکنے نا دو پھر علیہا کو کیسے اجازت دے دی۔۔۔ خیر ہے ناں کہیں کچھ گڑ بڑ تو نہیں۔۔۔ اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
ہے بھی نہیں بھی۔۔۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

واہ واہ مطلب تم نے سوچ لیا۔۔۔۔۔ اس نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

زارا میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں ائی لو ہر۔۔۔۔ پتہ نہیں کب کیسے بٹ آئی نیڈ ہر ان مائی ہول لائف۔۔۔۔

اس نے بغیر کسی لگی لپٹی کے اس سے کہا تھا۔۔۔۔

دیٹس گریٹ ہیپی فور یو چلو تم نے اپنے بارے میں بھی کچھ سوچا۔۔۔۔ اس کو بتا دیا کیا۔۔۔۔۔

اس نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں بتا بھی دیا اپنے لیے منا بھی لیا۔۔۔۔ تھوڑے سے خدشات ہیں اس کو مگر وہ خدشات میری محبت مٹا دے گی وقت کے ساتھ ہی سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔ اس نے پختہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آللہ تم دونوں کی جوڑی ایسے ہی ہمیشہ سلامت رکھے ایسے ہی تم ہمیشہ ہمیشہ دونوں خوش رہو بہت خوش ہوں میں تمہارے لیے تم نے اپنی لائف میں آگے بڑھنے کا سوچا۔۔۔

اس نے دل سے دعادی تھی۔۔۔۔

تھنکیو چلو اب تم جاؤ میں آفس کے لیے نکل رہاہوں اور علیہا کے لیے کچھ بنا لو جب تک وہ نہیں آتی بہت ناراض ہے تم سے اب اس کا فیورٹ چاکلیٹ کیک بنا کر اسے منانا۔۔۔۔

سبحان نے گاڑی کھڑے کرتے کہا تھا اور وہ گاڑی سے اتر کر ہاں میں سر ہلاتی مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ائیر پورٹ پر اترا تھا۔۔۔ اپنی دھڑکن سے ملنے کی جو بے قراری تھی وہ تو اسکے چہرے پر عیاں تھی۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا دوریوں کو لمحے بھر میں نوچ کر دونوں کے درمیان سے نکال دے ۔۔۔۔باہر نکل کر ٹیکسی کروائی۔۔۔۔پہلے بھی آہ چکا تھا وہاں تو کوئی مسئلہ نہیں تھا اسے ایڈریس کا یا اپارٹمنٹ پہنچنے کا۔۔۔۔

جلدی چلائیں پلیز۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور کو کہا تو اس نے مزید رفتار تیز کی۔۔۔

اگلے پندرہ منٹ بعد وہ نشرح کے اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑا بیل بجا رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں گم صم اپنی اپنی جگہ بیٹھیں تھیں جب بیل کی آواز ائی تھی۔۔۔

کیوٹ گرل پلیز میں اے ذی سے ملے بغیر نہیں جاؤ گی جو بھی ہو اسے بولیں وہ سو رہی ہے۔۔۔۔ اس نے نشرح سے کہا تھا بیل کی آواز سن کر۔۔۔۔۔

نہیں زارا نہیں ہو گی اس کا میسج آیا تھا میں نے کہہ دیا کے کچھ دیر بعد آئے گی وہ۔۔۔۔ ہو سکتا ہے اذہان بھائی ہوں یا بینز اور ڈیلٹن اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ دروازہ کھلتے ہی وہ اس کی طرف بے یقینی سے دیکھتی اسکے گلے لگی تھی کتنی دیر اس کے گلے لگی وہ روتی رہی تھی۔۔۔۔۔

علیہا دور کھڑی اذہان کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی کے آگے بڑھ کر وہ اس سے آنکھیں ملا کر کچھ پوچھ پاتی۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں ناں آئی ایم سوری اگر مجھے زرا سا شک بھی ہوتا کے میرے نیبرز میں وہ زارا رہتی ہے جس کی آپ کو تلاش ہے تو میں کبھی بھی آپ کو اتنا لمبا انتظار نا کرواتی۔۔۔۔ اس نے اس سے الگ ہوتے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بھنڈی دیکھو ایک دن میں دو خوشیاں ملیں اس کی زوجیت اور اس کے ملن کی خوشی۔۔۔۔ اس نے سرشاری سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا میں سمجھی نہیں کچھ۔۔۔۔ اس نے اس کی بات پر بے یقین ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آؤ بتاتا ہوں۔۔۔ وہ اس کو ساتھ لیے قدم قدم چلتا علیہا کے پاس آیا تھا۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ اپنے سینے پر باندھے تھے اور بڑے غور سے دیکھا تھا اسے۔۔۔

چندا ڈونٹ بی کرائے۔۔۔ اس نے تھوڑا سا جھک کر اس کے آنسو صاف کیے تھے پھر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔

آئی ایم سوری اے زی۔۔ علیہا نے اس کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔

ڈونٹ گو۔۔۔۔۔ اس نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے ہگ کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ اس کے سینے کے ساتھ لگے اسکی حالت یاد کر کے بری طرح روئی تھی۔۔۔۔

علیہا چندا اے ذی ٹھیک ہے اب اگر ایسے روتی رہو گی تو تمہاری وہ جو مونسٹر بہن ہے نا تمہارے اس طرح رونے پر مجھے پھر سے کہیں گولی نا مار دے۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا یہاں آؤ دونوں ادھر۔۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھا تھا ایک بازو سے نشرح کو خود کے قریب کرتے اسکا سر اپنے کندھے پر ٹکایا تھا اور دوسرے بازو سے علیہا کو قریب کرتے اس کا سر اپنے کاندھے پر ٹکایا تھا۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا کیوں اتنا ہلکان کر رہیں ہیں میری بہنیں خود کو۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے باری باری دونوں کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

آپ سنیں گے تو آپ کا بھی محبت سے عشق سے اعتبار اٹھ جائے گا۔۔۔

نشرح نے کہا تھا۔۔۔

اچھا یہ بات ہے تو پھر مجھے ایسا کچھ مت بتاو جو میری پاک محبت سے میرا اعتبار ہی چھین لے۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

آپ بہت بدل گئے ہیں اے ذی۔۔۔ علیہا نے کہا تھا۔۔۔

آپچھا مجھے بتاؤ کس نے اغواہ کیا تھا تم دونوں کو کون تم دونوں کو یہاں لایا ہے۔۔۔۔ کیوں چھپتی پھر رہی ہے وہ بھی تم بھی ایک بار مجھے بتا دو قسم سے۔ زندہ لاش نا بنا دیا اسے تو کہنا۔۔ ۔ اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔

کسی نے نہیں کیا تھا ہم خود آئے تھے علیہا نے صاف لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ زارا کہاں ہے۔۔۔ اس نے علیہا کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ساتھ والے اپارٹمنٹ میں اس نے بتایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے مل کر آتا ہوں اس نے ان دونوں کو خود سے الگ کرتے کہا تھا۔۔۔اور اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

جانے سے پہلے میری بات سن کر جائیں اے زی۔۔۔ علیھا نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

علیھا آہ کر پلیز اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا دل تھا کے صبر ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

نہیں اے زی کچھ حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں جن کو جان لینا ہی بہتر ہوتا فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔۔۔ علیھا نے اس کو دوبارہ سے صوفے پر بٹھاتے کہا تھا۔۔

اچھا بتاؤ۔۔۔۔ اس نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور پھر علیھا نے اور نشرح نے اسے سب کچھ بتایا تھا۔۔۔

نہیں زارا ایسے نہیں کر سکتی وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی اسے مجھ سے دور ہونا تھا تو مجھ سے کہہ دیتی میں خود اسے چند دنوں کے لیے دور کر دیتا خود سے دل پر پتھر رکھ کر اسکی ہاں کا انتظار کرتا میرے لیے اسکی خوشی سے بڑھ کر تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ اس نے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

اے ذی آپ اسے چھوڑ سکتے ہیں پلیز سنبھالیں خود کو دور کریں ان فیلنگزکو جن کو لے کر آپ اسے خود پر حاوی کیے بیٹھے وہ اس قابل نہیں ہے شاید وہ آپ کے سچے پیار کے قابل نہیں ہے علیھا نے اس کو فیصلہ کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔

نہیں چھوڑ سکتا کل ہی حاکم بابا نے میرا اس کے ساتھ نکاح کروایا ہے کیسے چھوڑ دوں اسے جسے اس رب کے پاک محبوب کا واسطہ دے کر بڑی تڑپ کے ساتھ پایا ہے-----

اس نے بے بسی سے اپنی آنکھوں کی نمی کو اپنے اندد اتارتے کہا تھا----- اور پھر اٹھ کر باہر کی طرف گیا تھا---اس سے پہلے کے زارا کے اپارٹمنٹ کی بیل بجاتا نشرح نے ہاتھ میں پکڑی چابی سے دروازہ کھولا تھا اور وہ اندر گیا تھا--- علیہا اور نشرح بھی اسکے ساتھ اندر گئی تھیں---

اوپر والے فلور میں فرسٹ روم ہمارا ہے--- علیہا نے آگے بڑھ کر ازہان سے کہا تھا اور پھر وہ دونوں الٹے قدموں وہاں سے واپس مڑتی نشرح کے اپارٹمنٹ میں آئیں تھیں----

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اوپر گیا تھا کمرے میں پہنچا تو الماری میں سے کوئی سفید آنچل لہراتا نظر آیا تھا۔۔۔

آہ گئی تم مجھے پتہ ہے بہت ناراض ہو مجھ سے بات بھی نہیں کرو گی پر میرا حاکم بابا سے ملنا بہت ضروری تھا۔۔۔ ان سے مل لیا تو دل کو سکون آہ گیا۔۔۔۔ نیکسٹ ٹائم تمہیں بھی لے کر جاؤں گی پکا اور ہم اپنے پرانے والے گھر بھی جائیں گے بابا کہ روح سے ملنے۔۔۔۔۔ ابھی میں نے تمہارے لیے تمہارا فیورٹ چاکلیٹ کی۔۔۔۔۔۔۔

الماری کے اندر گھسی وہ کب سے بول رہی تھی پھر اچانک بولتے بولتے سر باہر نکالا تو سامنے نظر پڑنے پر زبان دانتوں کے ساتھ چپک گئی۔۔۔۔

وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے بازو سینے پر باندھے بڑے انہماک سے اس کی آواز کو اپنے سینے میں اتار رہا تھا۔۔۔۔۔

زرا یاد کر

!... زرا یاد کر ....میرے ہم نفس

!!..... میرا دل جو تم پر نثار تھا

..وہ ذرا ذرا سا جو پیار تھا

..تیرے شوخ قدموں کی دھول تھی

..تیرا دل بھی بے قرار تھا

... زرا یاد کر

.میرا غم تو بے غم مبتلا

..میں جیا مگر میں جیا نہیں

..تیرا غم ہے تیری ندامتیں

.. تو جیا مگر تو مرا نہیں

.. تجھے عمر بھر کی سزا ملی

.. تیرا جرم ،جرم فرار تھا

.. تیرا دل بھی بے قرار تھا

.. زرا یاد کر

..وہ گھٹی گھٹی سی نوائے دل

.. میری اِہ درد کا ساز تھی

..جو پڑھی تھی آشکوں نے ٹوٹ کے

..کس بے خدا کی نماز تھی

..جسے رو دیا ہے زرا زرا

..میری بے لبسی کا فشار تھا

.. تیرا دل بھی بے قرار تھا

.. زرا یاد کر

زارا نے پلکیں جھپکیں تھیں پھر کھولیں تھیں۔۔۔۔ جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کے کیا جو اسکے سامنے ہے وہ حقیقت ہے۔۔۔۔۔

نیوی بلو شلوار قمیض پہنے بازوؤں کو فولڈ کیے ہاتھ میں گھڑی پہنے ماتھے پر بال گرائے آنکھوں میں جذبوں کا طوفان لیے بڑے غور سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اور وہ پتھر کی بن چکی تھی۔۔۔۔ اسے لگ رہا تھا اسے شاید اب سانس بھی نہیں ائے گا۔۔۔۔ وہ دل سے خواہش کر رہی تھی کے وہ حقیقت نا ہو وہ اس کا وہم ہو خیال ہو۔۔۔۔

اذہان نے بڑے غور سے اس پتھر کی مورت کو دیکھا تھا۔۔۔ پیچ کلر کی ٹخنوں تک آتی گھیر دار فراک گلے میں سفید دوپٹہ اور گیلے لمبے بال کمر پر بکھرائے وہ بت بنی کھڑی تھی۔۔۔

اس کا سراپا آنکھوں میں اتارتے اس نے دھڑکنوں کا رقص سنا تھا۔۔۔ ایسے جیسے دل سینے سے نکل کر اس کے کان کے پاس دھڑک رہا ہو۔۔۔ وہ میسمرائز ہو گیا تھا۔۔۔ جیسے اردگرد کچھ نا ہو وہ ہو اور وہ۔ ہو۔۔۔

یعنی تو ہی تو کا عالم۔۔۔

کبھی دیکھا ایسا عالم جب کروڑوں کی بھیڑ میں بھی محبوب کے علاوہ نا کوئی آواز سنائی دے اور نا ہی کچھ دکھائی دے ایسا ہوتا ہے "تو ہی تو" کا عالم روح سے روح کے وجدان کا عالم----

دو بھٹکتے سسکتے تڑپتے دلوں کو رخ یار نصیب ہوا تھا تو دونوں یک ٹک بت بنے ایک دوسرے کو دھڑکنوں کے رقص پر مبہوت ہوئے دیکھ رہے تھے---

وہ تو اس کمرے میں تھے ہی نہیں وہ تو اس نیلے جھرنے کے بہتے پانی کی جھیل کنارے کھڑے تھے جس کا نیلیوں پانی برق رفتاری سے بہہ رہا تھا اور جس کے چاروں اطراف سفید پہاڑ تھے اور جہاں طلسماتی دھنیں سر بکھیر رہی تھیں---

جہاں روح من ایک دوسرے میں کھوئے دنیا کو اپنے ایک ہونے کی اور محبت کی میراث سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔ بے قرار دلوں کو سکون ملا تھا۔۔۔

اذہان کی تشنگی کو آسودگی ملی تھی۔۔۔۔

اسے رشک آہ رہا تھا اپنی قسمت پر کہ وہ اپنی زندگی میں اپنے عشق کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے ۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ جبکہ پاؤں خوشی سے لڑکھڑا رہے تھے ۔۔۔۔

اذ۔۔۔ذ۔۔۔ہان۔۔۔۔ زارا نے تھرتھراتے لبوں سے کہا تھا۔۔۔

اذہان نے اسکے پاس کھڑے ہو کر ہاتھ بڑھا کر اس کے گال پر انگلی لگائی تھی۔۔۔۔ اور اس کے انسو بہہ کر اس کے گالوں پر لڑھکے تھے جو اس کے ضبط کی حد پار نہیں کر سکے تھے۔۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا وہ اسکی حقیقت ہی ہے نا وہ اس لڑکی کے سامنے ہی کھڑا ہے ناں جس کے عشق میں اس نے دن رات اشک بہائے تھا۔۔۔ جس کے عشق میں وہ قیس بنا مجنوں بنا در در کی خاک چھانتا رہا تھا۔۔۔۔ جس کے عشق میں وہ جوگ لیے محبت کے تپتے صحرا میں پل پل جھلسا تھا۔۔۔۔

جس کے ہجر نے اسکے دل کو منجمند کیا تھا۔۔۔ جس کے ہجر میں وہ خاک ہوا تھا۔۔۔ دریا میں کسی طلاطم کی طرح عشق کی بہتی تیز تر موج میں بہہ

گیاتھا۔۔۔ایک بگڑے رئیس زادے کو فنا کرنے والی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

عشق آفت، عشق آتِش، عشق مطلوب خُدا
عشق مجنوں، عشق لیلٰی، عشق فریاد و صدا
عشق باطِن، عشق ظاہِر، عشق تمثیلِ الٰہ
عشق ساکِن، عشق جاری، عِشق ہمنامِ خُدا
عشق باقی، عشق ساقی، عِشق معنی عطا
عشق فرہاد، عشق شیریں، عِشق بارانِ شفاء
عشق طاقت، عشق طَلعَت، عشق تاثیرِ حیَا

عشق جلنا, عشق مرنا, عشق دردوں کی دوا

اذ۔۔۔ذ۔۔۔ہان اس نے پھر سے بہتی آنکھوں کے ساتھ کہا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ اور مزید کہتی اس نے خود پر قابونا پاتے ہوئے اس کو بازو سے پکڑ کر پورے حق کے ساتھ گلے سے لگایا تھا پوری شدت کے ساتھ اسے اپنی دھڑکنوں کا شور سنایا تھا۔۔۔۔۔ اپنے دھڑکتے دل کے جذبوں کی تڑپ سنائی تھی۔۔۔۔۔اور زارا کو آج اس کی قربت میں عجیب سی تھکن محسوس ہوئی تھی جیسے کوئی تھکا ہارا مزدور سارا دن محنت کر کے گھر لوٹ کر تھکن سے چور ہو کر گرتا ہے چارپائی پر ستانے کے لیے۔۔۔۔وہ سانس روکے اس کے سینے کے ساتھ لگی اسکی شدت اپنی کمر پر محسوس کرتی آنسو بہارہی تھی۔۔۔۔۔جس لمس کے لیے وہ

پل پل تڑپی تھی جس کے عشق میں خود سے جنگ لڑتی بے حال ہوئی تھی اس کی گرم آغوش میں اس کی دھڑکنوں کا شور بھی الگ ہی تال پر رقص کر رہا تھا۔۔۔

دو روحوں کا سفر ختم ہوا تھا شاید۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی وہ جس سے ڈر کر گھبرا کر یہاں ائی ہے جسے اپنا محافظ بنا کر وہیں چھوڑ کر اس سے چھپتے چھپاتے آئی ہے وہ یوں اس طرح اسکے سامنے ہو گا۔۔۔

کہیں علیہا نے تو نہیں۔۔۔۔ اس کے ذہن میں اچانک جھما کا ہوا تھا۔۔۔۔اس نے اسکی پناہوں سے خود کو نکالنا چاہا تھا۔۔۔ اس کی آغوش میں مچلتے ہوئے اس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔۔مگر وہ اسکی کمر پر مزید دباؤ بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

نہیں زارا اذہان حیات ملک اب نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔۔ اس بار برداشت نہیں کر پاؤں گا اس نے اس کے کان کے پاس لب لاتے اس کے کان کی لو کو شدت سے دانتوں تلے دباتے کہا تھا اور وہ پھر سے سانس لینا بھولی تھی۔۔۔۔

اس کی بے قرار سانسوں کی تپش کان کے آڑ پار ہوتی ۔ محسوس ہوئی تو روح کانپی۔۔۔۔۔

ٹیک بریتھ مسز اذہان اس نے پھر سے کان کے پاس ناک کو رب کرتے گہرا سانس لیتے کہا تھا۔۔۔۔ اور اس بار اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ ایڑھیوں کو پل بھر میں اٹھاتے ہچکی بھر کر گہرا سانس لیا تھا جو اکھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

ناٹ بیڈ۔۔۔۔۔ ٹرائے اٹ اگین ٹیک بریتھ مسز اذہان حیات ملک اس بار پھر سے اس نے کان کے پاس سرگوشی کی تھی اور اس کے کان کی لو پر ناک رب کرتے ایک اور لمبا گہرا سانس لیتے پوری شدت سے اس کے کان کی لو پر بائٹ کی تھی۔۔۔۔

اس نے پھر سے کانپتے وجود کے ساتھ ایڑھیاں اٹھا کر ہچکی لی تھی اور پھر لمبے لمبے گہرے سانس لینے لگی تھی ہچکیوں سے روتے ہوئے۔۔۔۔

اذہان نے کمر پر بالوں کے نیچے ہاتھ لے جا کر گردن کے پیچھے شہادت کی انگلی سے پہلے اے لکھا تھا پھر زی پھر ایچ اور پھر این۔۔۔۔ اور وہ اسکے ہر ہر لفظ کے ساتھ کانپ رہی تھی۔۔۔۔ اس کی آغوش میں بھی وہ کانپ رہی تھی اسکے لمس پر۔۔۔۔ لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اذ۔۔۔ہان۔۔۔پلیز چھوڑو مجھے سانس نہیں۔۔۔۔

اٰئے گا سانس جاناں محسوس تو کرو اس تڑپ کو جو میرے اندر آتش فشاں بن کر مجھے جھلسا رہی ہے۔۔۔ اس نے اسکے کاندھے پر سے فراک کھسکاتے اسے ہگ میں لیے ہوئے ہی وہاں انگلی چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

وہ پھر سے کانپی تھی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے اس بار اس نے پوری شدت سے اسے دور کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ مگر وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔ اسکی چھوڑو چھوڑو کی تکرار سن کر اس کے اندر کا لوا اور جلا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پر دائیں ہاتھ کو رکھتے اسکا منہ تھوڑا اوپر کرتے

اسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔اس کے دونوں بازوؤں کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اس کی کمر کے پیچھے لگایا تھا۔۔۔۔ نچلے ہونٹ پر دانت گاڑے تھے۔۔۔۔۔اپنی شدت اپنے لاوے کو اسکے اندر انڈیل کر بجھانے کی کوشش کر رہا تھا شاید۔۔۔۔ اور وہ انکھیں بند کیے اسکی سانسوں سے معطر ہو رہی تھی جو ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کی تشنگی کو بڑھا رہیں تھیں۔۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اسے پیچھے نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔ سانسیں ڈول رہیں تھیں اور وہ بے حس بنا اپنے ڈوبتے دل کو قرار دے رہا تھا ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کے عمل میں شدت آہ رہی تھی پھر اس نے بے حال ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی حرکت بند کر دی تھی۔۔۔۔ جسم بے جان ہو رہا تھا اس کا اس کی اکھڑتی سانسوں کو اور مدہم ہوتا دیکھ اسکے لبوں کو آزادی دی تھی اور پھر پوری جان سے اسے اپنے سینے سے لگائے اس کی کمر پر بالوں کے نیچے سے ہاتھ کر کے اسکی کمر سہلائی تھی۔۔۔۔

مجھے مار کر قبرستان پھکواتی تم تو مجھے رتی برابر بھی شکوہ نا ہوتا تمہاری ذات سے مگر جس زندہ لاش کو تم نے وہاں پہنچایا تھاناں اس کی شدتیں اب تم چاہ کر بھی خود پر برداشت نہیں کر پاؤ گی----

تمہیں پتہ جب میں نے آنکھ کھولی تھی وہاں میری روح کس قدر کانپی تھی---- وہ اسکے کاندھے پر لب رکھے آنسو بہاتا کہہ رہا تھا---- خوف ابھی بھی اسکی آنکھوں میں تھا وہ سب یاد کر کے-----

وہاں سانپ تھا بہت بڑا سانپ وہ میری گردن پر لپٹا تھا میری روح کانپ گئی تھی اسے دیکھ کر وہ پھر سے رویا تھا---

کیا ہو رہا ہے یہاں کون ہو تم۔۔۔ سجان نے کھلے دروازے کے باہر کھڑے کہا تھا۔۔۔

جب اذہان نے زارا کو خود سے الگ کر کے اسکی طرف مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

اذہان تم۔۔۔۔۔۔۔۔ سجان نے بے یقینی سے اسے دیکھتے کہا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذہان تم۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو دور رہو زارا سے ۔۔۔ وہ دروازے کے پار کھڑے کھڑے ہی چلایا تھا۔۔۔۔
تب ہی اذہان دو قدم آگے بڑھا تھا قمیض کی سائیڈ والی پاکٹ سے چند پیپرز نکال کر اس کے منہ پر پھینکے تھے۔۔۔۔

یہ میرے اور زارا کے نکاح کی کاپیز ہیں اگر تمہیں لگتا ہے کے یہ نکاح غلط ہے یا کب ہوا تو ان پیپرز میں سے ہی ایک پیپر پر حاکم بابا کا نمبر موجود ہے ان سے پوچھ لینا نکاح کب اور کیسے ہوا اور یہ بھی کے تمہاری بہن کی رضامندی شامل تھی یا نہیں----

سبحان نے حیرت سے وہ پیپرز اٹھائے تھے اور بے یقینی سے پہلے اذہان کو اور پھر دور کھڑی تھر تھر کانپتی روتی زارا کو دیکھا تھا-----

اینڈ ڈونٹ یو ایور ڈسٹرب عس---- اپنی بیوی سے بہت دیر بعد ملا ہوں کوئی مداخلت نہیں چاہتا میں-----

کہتے اذہان نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کرتے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا-----

سبحان بھائی پلیز میری بات سنیں میں آپ کو سمجھاتی ہوں زارا نے دروازہ بند ہوتے دیکھ آگے بڑھ کر دروازہ کھولتے ہوئے کہا تھا----

ڈونٹ ڈو دس جان اذہان۔۔۔۔ اس ٹائم میں اور تم تیسرا کوئی نہیں۔۔۔۔۔ ہم سب کو بعد میں سمجھالیں گے۔۔۔۔۔

اس نے اس کے نازک نرم گداز ہاتھ کو پکڑ کر اسے اپنی پناہوں میں کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔اور پھر کمر کے پیچھے دونوں بازوؤں کو باندھ کر اسے تھوڑا سا اونچا کر کے اپنے پاؤں پر اس کے نرم گداز سفید پاؤں رکھے تھے۔۔۔۔۔

کیسے ہمت کر لیتی ہو تم اتنی ساری گستاخیوں کی۔۔۔۔ پتہ بھی ہے نا ابھی اس تڑپتے دل کی ساری خلش کا حساب دینا ہے آپ کو دلبرم۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے پاس ہونٹ کرتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔ پھر گیلی پلکوں کو اپنے ہونٹوں تلے دبا کر ہونٹوں سے محسوس کیا تھا۔۔۔

اذ۔۔۔ذ۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔ہان۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔۔ب۔۔۔۔باہر جانے دو۔۔۔۔۔

اس نے اس کی سانسوں کی تپش کو چہرے پر برداشت کرتے بڑی مشکل سے لرزتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چلی جانا جب مجھے لگا کہ مجھے تمہیں بھیجنا چاہیے باہر۔۔۔ اس نے ناک کے ساتھ ناک جوڑتے کہا تھا۔۔۔۔

اذ۔۔۔۔ذ۔۔۔ہان پلیز۔۔۔ مجھے سانس لینے دو۔۔۔۔ اس نے پھر سے کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

لو کرو ان ہیل۔۔۔ اسکی ناک کے پاس اپنی ناک کرتے اس نے اپنی سانسیں اس کے سپرد کیں تھیں اور اس کی ٹوٹتی سانسوں کو ان ہیل کیا تھا۔۔۔۔
میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کے میں یہ کر پاؤں گا۔۔۔ میرا رب واقعی مجھ پر مہربان ہے اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔ واقع وہ خوش قسمت تھا جو اپنی محبت کو اتنے قریب سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔
اس کا دل ایک گلشن کدہ بنا ہوا تھا اس وقت جس کے گلشن کے ہر پھول کو خوشبو اس کی زارا کی سانسوں کی خوشبو سے سونپی گئی تھی۔۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی تو اس،کی سانسوں کی خوشبو اپنے اندر محسوس کرتے وہ بھی کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔

زارا ٹیک بریتھ۔۔۔۔ زارا نے سانس روکا تو اس نے پریشان ہوتے کہا تھا۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے اس کی پناہوں میں مچلتے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے آئی ڈو اٹ فور می۔۔۔ وہ اسکے کان کے پاس جھکا تھا اور سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔۔پھر کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تھا پوری شدت سے۔۔۔۔

اور پھر جلدی سے ناک کو اسکی ناک کے ساتھ جوڑا تھا۔۔۔۔۔اور یہ تیسری بار تھا جب اس نے پھر سے ایڑیاں اٹھائیں تھی۔۔۔۔۔ کانپتے ہوئی ہچکی لی تھی اورایک لمبا اور گہرا سانس لیا تھا جسے اذہان نے بڑے پیار سے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنی سانسوں میں چنا تھا۔۔۔۔۔۔

پتا ہے کے جب نہیں برداشت کر سکتی اتنی سی بھی شدت تو میری سانسوں کو کیوں روکتی ہو۔۔۔۔۔

ان سانسوں پر اس جسم پر اس روح پر اس دل پر اذہان حیات ملک کا حق ہے
دلبرم-----
اس نے آخر میں اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر گہرا مسکراتے ہوئے کہا تھا----
پتاہے آج بہت باتیں کرنی ہیں مجھے بس اپنی سنانی ہیں اور تمہیں محسوس کرنا ہے
جسم کے روئے روئے میں---- وہ اسے باہوں میں بھر کر بیڈ تک لایا تھا اور
بڑے پیار اور نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا---- پھر اس کا دوپٹہ اتار کر بیڈ کی
دوسری سائیڈ پر رکھا تھا----زارا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا----
نہیں اذہان ت-----ت---تم ی-----یہ---- نہیں کر سکتے------
اس کو بیڈ پر بیٹھتے دیکھ اس نے نم پلکوں سے کہا تھا---
کس بات کا ڈر ہے آپ کو مسز اذہان آئی سویر زیادہ نہیں تڑپاؤں گا جتنا آپ نے
مجھے تڑپایا اتنا تو بلکل نہیں---- اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہاتھ بڑھا کر اسے کھینچتے
قریب کیا تھا پھر اسے اپنی گود میں بٹھایا تھا---ایسے کے اسکی پشت اذہان

کے سینے کے ساتھ لگی تھی۔۔۔۔ اور وہ بے جان وجود کی طرح اس کی گود میں بیٹھتی چلے گئی تھی۔۔۔۔

چودہ طبق تو تب روشن ہوئے جب اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساکر اس کے پیٹ پر فولڈکر کے اس کی پشت کو مزید اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔۔۔

اذ۔۔۔ذ۔ ۔۔ ذ۔۔۔۔

ششششششش جانم اب آپ صرف سنیں گی اس تڑپ کو اور مجھے محسوس کریں گی اپنے جسم کے ایک روئے میں۔۔۔۔

اس نےاس کی پشت سے سارے بال اکھٹے کر کے دوسرے کاندھے پر رکھے تھے۔۔۔۔۔بال ابھی بھی نم تھے۔۔۔۔۔۔اور پھر پیچھے سے فراک کی زپ کا کچھ حصہ کھولا تھا جس سے دونوں کاندھوں سے فراک ڈھلک کر نیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے اس نے دوسرے کاندھے پر کان کی پشت پر لب رب کیے تھے۔۔۔۔

اور زارا نے جی جان سے لرزتے ہوئے اس کی انگلیوں میں پھنسی اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھایا تھا اس کی انگلیوں پر۔۔۔۔۔۔

ریلیکس کلوز یور آئیز اینڈ فیل۔۔۔۔ اس نے اس کی کانپتی ٹانگوں اور کانپتے پیروں پر اپنے پیر رکھتے اس کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور زارا کی ہمت ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس کے ہر لمس سے وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔۔ دور جانا بھی چاہتی تھی اور نہیں بھی۔۔۔۔۔

ایک لڑکا تھا بگڑا رئیس زادا اپنی من مانیاں کرنے والا احساسات اور جزبات کو روند کر چلنے والا خود کو اعلی ظرف اور دوسروں کو خاک سمجھنے والا۔۔۔۔۔ اس نے کاندھے پر جھکتے اسے کہانی سنانی شروع کی تھی۔۔۔۔۔

پھر ایک دن وہ ایک نازک سی کانچ کی بنی حور پر انتہا کرتا ہے ظلم کی اس قدر انتہا کرتا ہے کے اسے نا زیبا لباس پہنا کر اپنے دوستوں میں رقص کرنے کی دعوت دیتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے اس کے پیٹ پر دباؤ بڑھاتے بڑے کرب سے کہا تھا۔۔۔۔۔ زارا آنسو بہاتی اسکی سرگوشیاں اپنے کانوں میں سن رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی جھلستی سانسیں اس کے لمسکو برداشت کرتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

پھر اس بگڑے رئیس زادے کا دوست آتا ہے اس کانچ کی حور کے کمرے میں اسے اس نا زیبا لباس میں دیکھ کر اس کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کرتا ہے اسکے کاندھے پر اپنے گندے دانت گاڑتا ہے۔۔۔۔۔

اذہان نے اس لمحے کو محسوس کرتے تڑپ کر اسکے کاندھے کو پاگلوں کی طرح دیوانا وار چومنا شروع کیا تھا کے جیسے اس کے ایسے کرنے سے وہ زخم اسکی روح سے منہدم ہو جائے گا۔۔۔۔۔

زارا نے اس کے لمس پر پھر سے اس کی انگلیوں پر دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔۔۔ جسے اذہان نے محسوس کرتے اسکے کان کے پاس جھک کر۔۔۔

آئی ایم سوری جانم۔۔۔۔۔ بٹ یاور احمد اب نہیں بچے گا تم مل گئی ہو تو اب سب اپنا اپنا کیا بھگتیں گے۔۔۔۔ تلخ لہجے میں اسنے کہا تھا۔۔۔۔

پھر وہ کانچ کی حور اس سے اپنا آپ چھڑواتے بچاتے باہر کی طرف بھاگی اور اس بگڑے رئیس زادے کی پناہوں میں گھسی اپنی عزت بچانے کے لیے۔۔

پھر اس بگڑے رئیس زادے نے اس دوست کو خوب ذلیل کر کے نکالا۔۔۔۔ اور اس کانچ کی حور کو روم میں لاکر ایک زور سے تھپڑ مارا کے کیوں اور کیسے یاور احمد اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔ اس بگڑے رئیس زادے کو جیلسی ہوئی تھی اس کانچ کی گڑیا کے پاس کسی کے بھی آنے سے یہ تھا اسکی زندگی کا پہلا ٹرننگ ہوائنٹ اسکے عشق کی طرف بڑھتے قدم کی پہلی ابتدا۔۔۔۔۔۔۔

،محبت چیز ہی اسی ہے

کبھی ہوتی ہے اپنوں سے

،کبھی ہوتی ہے سپنوں سے

کبھی انجان راہوں سے

،کبھی گمنام ناموں سے

محبت چیز ہی ایسی ہے

،کبھی ہوتی ہے پھولوں سے

کبھی بچپن کے جھولوں سے

،کبھی بے اختیاری میں

کبھی پکے اصولوں میں

،محبت اک محبت ہے

محبت اک صداقت ہے

،محبت اک عبادت لیے

محبت چیز ایسی ہے

،دکھوں میں رول دیتی ہے

درد انمول دیتی ہے

!!!!... ، زہر بھی گھول دیتی ہے

محبت چیز ایسی ہے

وہ سانس لینے کے لیے رکا تھا۔۔۔ اور وہ بیتے دن یاد کر کے کرب سے گزر رہی تھی۔۔۔ اپنی ذات کے اوپر کیے گئے ہر ظلم۔کی داستان سن رہی تھی۔۔۔۔ پھر اس نے اس لڑکی کو پروٹیکٹ کیا اس کے اس گندے لباس کو چینج کروایا اس کے رونے سے اس کو تکلیف ہونے لگی۔۔۔ جس لڑکی کی چادر کو وہ داغدار کرنا چاہتا تھا اسے چادر اوڑھائی اسے اپنی عزت بنانا چاہا اس کے لیے اس لڑکے نے اپنے اصول بدلے اسے محبت ہو گئی اس سے بے تحاشہ۔۔۔۔ وہ لڑکا جو کسی پر

ہمدردی نہیں کھاتا تھا اس لڑکے نے اس کانچ کی حور کو اپنے لیے ہمدردی محبت سب قرار دے دیا۔۔۔۔ پھر پتا اس لڑکی نے اس بگڑے رئیس زادے کے نوکروں کے ساتھ مل کر خود کو اس سے دور کیا اتنا دور کے وہ لڑکا اسکو ڈھونڈنے کے لیے پل پل تڑپا پل پل مرا۔۔۔۔

اذہان نے کہتے اسکے پاؤں پر اپنے پاؤں کا دباؤ کے بڑھایا۔۔۔۔۔ اور زارا نے کانپتے پاؤں پر اس کے لمس کو تحلیل ہوتے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

پھر پتا کیا اس نے ڈھونڈ لیا اپنی دھڑکن کو کیسے بھی کر کے یہ رات انگاروں کی رات تھے اور اس نے شدت سے دعا کی تھی کے وہ پھر کبھی اس سے جدانا ہو اسے گھر لاکر اس نے اس سے معافی مانگی اپنے رویے کی اور اس سے کہا کے وہ نکاح کرنا چاہتا ہے اسکے ساتھ چاہے وہ خوش ہو یا نا ہو وہ مان گئی مگر اسکے بدلے میں اس نے اس سے درگاہ جانے کی خواہش کی وہ لڑکا کیوں نا مانتا اس لڑکی کی خواہش اس

کا بس چلتا تو دنیا ڈھیر کر دیتا اس کے آگے درگاہ پر لے جانا کون سا مشکل کام تھا۔۔۔۔

وہ اسے وہاں لے گیا پتہ ہے زارا پھر کیا ہوا اس نے اسکو تھوڑا سا اگے جھکا کر اسکی کمر پر لب رکھتے شدت سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ک۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔ اس نے لرزتے لفظوں کے ساتھ کہا تھا اس کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے۔۔۔۔

دھوکہ۔۔۔۔۔ اس نے اسکی پشت کو دوبارہ کمر کے ساتھ لگا کر اسکی گردن سے تھوڑا نیچے شہادت کی انگلی سے دھوکہ لکھتے کہا تھا اور زارا نے شدت سے انکھیں بند کیں تھیں وہ لفظ اسکے منہ پر کسی تماچے کی طرح پڑا تھا۔۔۔۔

دھوکہ ہوا تھا اسکے ساتھ سب نے مل کر اسے اس کی کانچ کی روح سے الگ کیا تھا اور ستم یہ تھا کے اسکی محبت بھی ان کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔ اس نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔

پھر جب اس دھوکے کے بعد اذہان حیات ملک کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ملگجے اندھیرے میں کسی منہدم قبر پر لیٹے پایا۔۔۔ وہ اذہان حیات ملک جس کو زندگی میں اگر کسی چیز سے خوف آتا تھا ڈر لگتا تھا تو وہ قبرستان تھا جو کبھی اپنے خوف کی وجہ سے قبرستان نہیں گیا اس کی آنکھ وہیں کھلی اس کی روح تڑپ گئی اپنی گردن پر لپٹا سانپ دیکھ کر۔۔۔ اور پتہ ہے ستم کیا تھا جس جانور سے مجھے سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا وہ سانپ ہی تھا۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔میں نے سب کو اوازیں دیں تب زارا پاپا کو ارحان کو چاچو کو نشو کو ارحان کو تمہیں کوئی نہیں تھا میرے پاس کوئی بھی نہیں کوئی بھی نہیں سن رہا تھا مجھے وہ سانپ جسے میں نے کچھ دیر پہلے ہمت کر کے خود سے الگ کیا تھا وہ سانپ پھر سے میرے گرد لپٹنے لگا تھا۔۔۔۔ میری روح فنا ہونے لگی تھی میں اس سانپ سے پیچھا چھڑاتے اس میلوں دور پھیلے قبرستان میں دیوانا وار بھاگا تھا۔۔۔۔تڑپتا ہوا۔۔۔مگر میری بد قسمتی یہ تھی کے میں جہاں سے شروع کرتا تھا

بھاگنا پھر سے وہیں اہ کھڑا ہوتا تھا۔۔۔۔۔ تم نے تو میرے ساتھ وہ کیا جس نے میری روح کو تار تار کر دیا۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا اس کے آنسو زارا کے کاندھے پر گر رہے تھے۔۔۔۔

اور زارا اس کی کہانی سن کر اسکی تڑپ محسوس کر کے اسکا دل کٹ رہا تھا۔۔۔۔

یہی نہیں زارا پھر وہاں میں نے بہت سارے سفید لوگوں کو اپنی طرف بھاگتے دیکھا وہ بہت زیادہ تھے وہ کیا کہہ رہے تھے مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا تھا۔۔۔۔ ان کی آوازیں ان کے قدموں کی چاپ میرے دل کو لرزا رہی تھی۔۔۔۔میں نے شدت سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے میں نے رحم کی بھیک مانگی اپنی مالک سے کے یا اللہ مجھے معاف کر دے میرے مالک مجھ پر رحم کر دے مجھے نکال دے اس سب سے۔۔۔۔

میں روتا جارہا تھا میں بھاگتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر ایک سفید لباس والے آدمی نے مجھے اپنی طرف کھینچا وہاں دو قبریں تھیں زارا ایک سفید لباس والے کے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ تھا ایک سفید لباس والے کے ہاتھ میں میرا ہاتھ تھا میں نے ان سے بھی کہا کے چھوڑو ہمیں جانے دو وہ کہتے یہی تمہاری اصل ہے اذہان حیات ملک تم کیوں بھاگ رہے ہو اس سے اس سے پہلے کے وہ تمہیں دھکا دے کر اس اس قبر میں گراتے میں نے اپنی زارا کا ہاتھ پکڑا اور دیوانا وار بھاگنا شروع کیا م----م---یں---میں تمہیں کیسے

وہاں-------- نہیں کبھی نہیں ----- پھر مجھے حاکم بابا کی آواز ائی اذہان دائیں طرف بھاگو میں دائیں طرف بھاگا میں گرا میرے ماتھے پر چوٹ لگی----

خار دار کانٹوں پر گرا میرا لباس تار تار ہوا میرے جسم میں کانٹے چھبے میرے پاؤں پر چھالے پڑے-----

وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا اسکا جسم لرز رہا تھا اور زارا نے اس کے جسم کی کپکپاہٹ واضح محسوس کی تھی----

وہاں وہاں ایک دم سے اتنی جھلستی ہوئی گرم ہوا میرے جسم کے آر پار ہوتی تھی کے مجھے اپنا گوشت بھنتا ہو محسوس ہوتا تھامیرے پاؤں کے تلوؤں پر چھالے پڑتے تھے اور اگلے ہی پل اتنی ٹھنڈی ہوامیرے جسم کے آر پار ہوتی تھی کے میرے ہاتھوں پاؤں کے ناخن نیلے ہو جاتے تھے میری رگوں میں خون منجمند ہو جاتا تھا اور میری سانسیں اکھڑنے لگتی تھی---

پھر جب میں دوڑتے دوڑتے حاکم بابا کی بتائی ہوئی ڈائریکشن پر باہر نکلا تو تو تم نہیں تھی کوئی بھی نہیں تھا---- وہ ایک سڑک تھی--- میرا جوتا میرے پاؤں میں نہیں تھا میرے ماتھے سے میرے چہرے سے خون ٹپک رہا تھا--- میرے پاؤں پر چھالے تھے میرا سانس اکھڑ رہا تھا مگر مجھے پیاس نہیں تھی----- تم نہیں تھی میرے ساتھ---- بہت ڈھونڈا تم کہیں نہیں تھیں وہ اس کے پیٹ پر پورا دباؤ بڑھاتے اس کو خود میں تحلیل کرتے کہا جیسے وہ پھر سے کھو جائے گی جیسے وہ

پھر سے اس کے ساتھ سے محروم ہو جائے گا ہچکیوں سے روتے بلکتے وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

پھر میں نے وہاں سے۔۔۔۔

ب ننن۔۔۔۔۔بس اذ۔۔۔۔۔۔۔۔ہان خدا کے لیے چپ ہو جاؤ بس مجھے نہیں سننا اس نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔ وہ کیسے اس کے حق میں بری ہو سکتی ہے وہ کیسے اسے اتنا تڑپا سکتی ہے جو اس سے اس کے ساتھ کیا وہ برا تھا لیکن جو سزا وہ اذہان حیات ملک کو دے ائی تھی اس نے تو اس کی روح کو تڑپا دیا تھا۔۔۔۔ وہ تو سن کر ہی کانپ اٹھی تھی تو جس کے ساتھ گزری تھی اس نے کیسے برداشت کیا ہو گا سب۔۔۔۔ کاش وہ اس سے عشق نا کرتی کاش وہ اس کی تکلیف میں اتنا نا تڑپتی وہ سب سن کر تو اسے لگا تھا ساری دنیا اسے لعنت ملامت کرنے کے لیے کھڑی ہے۔۔۔۔کیسے اس نے اس لاڈلے شیر کو مٹیوں کے شہر میں روندھ ڈالا تھا۔۔۔۔

نہیں زارا اذہان حیات ملک تمہیں سننا ہو گا تمہیں سمجھنا ہو گا تم نے کیسے مجھے اور میرے عشق کو فنا کیا ہے سنو تم آگے بھی سنو تا کے کوئی خلش نا رہے تمہارے دل میں مجھے مزید برباد کرنے کی۔۔اس نے تلخی سے کہا تھا۔۔۔

اس دل کی بربادی وہاں سے شروع ہوئی میری یہ حالت میرے بھائی نے دیکھی میرے کانپتے وجود کو باہوں میں بھرے فارم ہاؤس لایا۔۔۔۔ میرا پورا وجود کانپ رہا تھا تم پاس نہیں تھی تو تمہارا یہ دیوانا سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔۔ مجھے نیند کی گولیوں سے بھی نیند نہیں آتی تھی میری بے چینی میری بے قراری میری دھڑکنوں کو چلنے سے روک دیتی تھی۔۔۔۔

تم درد محبت کیا سمجھو

تم دل کا تڑپنا کیا جانو ؟

تم دور کھڑے تکتے ہی رہے

اور ڈوبنے والے ڈوب گئے

ساحل کو تم منزل سمجھے

تم لزت دریا کیا جانو ؟

سو بار اگر تم روٹھ گئے

ہم تم کو منا لے گے آخر

اک بار اگر ہم روٹھ گئے

تم ہم کو منانا کیا جانو ؟

دنیائے رفاقت میں شاید

تم پہلے پہلے اے ہو

تم ڈوبتی نبضیں کیا سمجھو

تم دل کا دھرکنا کیا جانو؟

مجھے ایک پل بھی سکون کا میسر نہیں تھا اور پھر مجھے وہ سکون کی تلاش درگاہ تک لے گئی میں تمہیں ڈھونڈنے درگاہ تک پہنچا۔۔۔۔ تمہاری موجودگی کا احساس تو وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔ اور میری روح اس کا بھٹکنا مقدر میں شاید لکھا جا چکا تھا۔۔۔۔ پھر حاکم بابا نے رہنمائی فرمائی میں سوچتا ہوں اگر وہ نا مجھے سنبھالتے تو میں کہاں کہاں بھٹکتا میرا مقدر کس طرح تذبذب کا شکار ہوتا میں ان اندھیرے پانیوں میں غوطے لگا رہا ہوتا جس میں میری آخری سانس بھی معدوم ہو جاتی۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتا کسی انسان کی جدائی انسان پر اتنی حاوی ہو جاتی ہے کے وہ اپنی ذات کی نفی کر دیتا ہے میں نے تمہارے معاملے میں ایسا ہی کیا میرے ذات تو کہیں تھی ہی نہیں اس دل میں ان دھڑکنوں میں اس جسم میں صرف ایک تڑپ تھی تمہارے دیدار کی تمہارے ملن کی ۔۔۔۔۔۔

اور وہ یہ سب بتاتے ہوئے کسی چھوٹے بچے کی طرح سسک رہا تھا جیسے کسی گہری چوٹ کے زخم سے رستے خون کو دیکھ کر بچہ بلکتا ہے۔۔۔۔

اور زارا وہ توکسی اور ہی جہان میں تھی اس کی باتیں سنتی ---

پتہ ہے زارا تم اس دل میں اس قدر سما چکی تھی اس روح میں اس قدر تحلیل ہو چکی تھی کے اس گناہگار نے اس رب کا در کھٹکایا جس نے کبھی سجدہ بھی نہیں کیا تھا اس رب کے اگے------ سجدہ بھی تمہیں پانے کے لیے کیا نماز یاد کی تو تمہیں پانے کے لیے اور اس انسان کی ذلت اور پستی کی انتہا دیکھو کے خواب میں بھی مجھے میرے مالک نے روضہ رسول کی جالیوں کے آگے کھڑا کرنے کی سعادت بخشی تو میں نے وہاں کرے ہو کر بھی تمہارے ملن کی دعا مانگی----- مجھ سا بدقسمت شاید ہی کوئی ہو گا جس نے آقا دو جہاں کی قربت نہیں مانگی اور تمہیں----- اوف یہ میں کیا کیا کرتا گیا مگر انھوں نے مجھے سنبھالا میری لبیک پر کن کہا کیوں کے شاید وہ جانتے تھے کے یہ دل کسی اور کے حصے میں آیا تو ساکت ہو جائے گا یہ چل نہیں سکے گا---- یہ دل اگر اس دنیا میں اپنے رب اور اسکی

محبت کے نعد کسی ذی روح کی چاہت کر سکتا ہے تو وہ تم ہو۔۔۔ تم نہیں ہو تو میں نہیں ہوں میں مر جاؤں گا۔۔۔

زارا نے اسی لمحے میں پلٹ کر تڑپ کر اس کے ہونٹوں پر اپنا نرم گداز ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

میں کل بہت ڈر گیا تھا جب میں نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا جب میں نے تمہارے دیئے گئے کاغذ پر وہ حرف پڑھے زارامیں مجنوں بنا اس سڑک پر دیوانا وار گھوما ہوں مجھے وہ سڑک کسی جلتے صحرا کا گمان دے رہی تھی کتنا تھکایا تم نے مجھے یہ۔۔۔یہ زخم اس ٹیکسی ڈرائیور کے دیئے ہوئے ہیں نا

ت۔۔۔تم۔۔۔تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کہاں جاتا کیا کرتا۔۔۔۔ تم کیوں کرتی ہو ایسے کیسے تم اکیلی اس حیوانیت اور جنونیت سے بھری دنیا میں اکیلی نکل پڑی۔۔۔ مگر میرا رب بہت مہربان ہے جیسے بھی کر کے اس نے مجھے تم سے ملایا۔۔۔ اس نے مجھے میری زارا کا محافظ بنایا۔۔۔

اس نے دیوانا وار اسکے ہاتھوں میں پڑے زخموں کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
صحیح تو کیا تھا رب نے وہ اس قابل ہی تو تھا۔۔۔ جو وہ تھا رب کے لیے وہ تو تھی ہی نہیں اسے اسکے رب نے چنا تھا تو وہ کیسے انکار کر سکتی تھی اس نکاح کے لیے۔۔۔ اس کی ہر ہر پکار پر اس کے رب نے اسے معاف کر دیا تھا تو وہ کون ہوتی تھی نا معاف کرنے والی۔۔۔ جسے اسکے رب نے ہدایت دے کر اپنی روشنی دی تھی۔۔۔ اس سے کیسے وہ وہ روشنی چھین سکتی تھی۔۔۔ اس سے نکاح تو اس کا فیصلہ تھا ہی نہیں وہ تو اس کے مالک کا فیصلہ تھا۔۔۔۔ اسکے رونگھٹے کھڑے ہو رہے تھے اسکے منہ سے لفظ نکلتے یاد کر کے اور اپنا خواب سوچ کر ہاں تو وہ وہی تو تھا جس نے ان پاک جالیوں کو پکڑ پکڑ کر گڑ گڑا کر اسکے ساتھ کی دعائیں مانگیں تھیں۔۔۔۔وہ اسکا خواب ہی تو بیان کر رہا تھا جسے وہ خواب میں روتا بلکتا دیکھتی تھی وہ اذہان حیات ملک ہی تو تھا۔۔۔۔۔

مجھے معاف فرما دے اے رب دوجہان اس نے اذہان کا تھکن زدہ چہرہ دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ وہ شخص جسے اس نے زندگی میں پہلی بار ایسے ہچکیوں سے روتے دیکھا تھا اپنی تڑپ کے لیے وہ شاید دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تھی جس کے دل کی طنابوں کو باندھا گیا تھا اس معصوم دل کے ساتھ جس دل نے وحدہ لاشریک کو منا لیا تھا۔۔۔ جس دل کی تڑپ نے اس کے دو جہانوں کے رب کو اپنی سچائی سمیت پاہ لیا تھا۔۔۔۔۔

بے شک وہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور دل کو مارے بغیر یہ نور نہیں مل "سکتا۔۔۔"

اور اس نے اپنے دل کو مارکر وہ نور حاصل کر لیا تھا۔۔۔

جانے اس کی دعا میں کیا تڑپ تھی کے کن فرمانے والا انکار ہی نہیں کر پایا یا پھر اسے دعا کرنے کا سلیقہ عطا کر دیا گیا تھا ۔۔۔۔ اس لیے ایک بھی بار اس کی جھولی خالی نہیں لوٹی تھی عرش سے۔۔۔

اس کی جھولی میں اسکی رہنمائی اور اسکی ہدایت سمیت سب کچھ ڈال دیا گیا تھا۔۔۔

کیا تھا یہ شخص جسکی سانسوں کے وہ اتنی قریب تھی۔۔۔۔ وہ شخص اس کے لیے تحفہ تھا کائناتی تحفہ۔۔۔ وہ تحفہ جس کی ہدایت کا وہ ذریعہ تو بنی تھی مگر اسکے دل نے اسکی تڑپ نے اس کی خود دعا نے اسے اپنے مالک کی ہدایت دلوائی تھی۔۔۔۔۔

اس نے نماز کی طرف قدم تو زارا کے ملن کی دعا کے لیے بڑھایا تھا مگر رب نے اسی دل میں زارا کی محبت سے کہیں زیادہ اپنے لیے محبت دیکھی تھی جب ہی تو سیاہی سے سفیدی کا سفر اس کا مقدر بنا تھا۔۔۔

اس نے اپنی بہتی آنکھوں سے اذہان کی بہتی آنکھوں اور تھکن زدہ چہرے کا طواف کیا تھا۔۔۔ وہ رو رہی تھی وہ بھی رو رہا تھا۔۔۔ اس نے تو اس سے زیادہ سفر کیا تھا۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔

پتہ ہے زرا میں شروع شروع میں دعا مانگتا تھا کے میرے مالک مجھے زارا دے دے۔۔۔۔ مگر پھر پھر میرے دل نے مجھ سے کہا کے زارا تو رب سے بہت محبت کرتی ہے وہ تو پاک روح ہے اسکی روح تو بے حد صاف اور شفاف ہے کسی نور کے ہالے کی طرح۔۔۔۔ تو وہ مجھ گناہگار کو کیسے ملے گی ۔۔۔ مگر یہ دل نہیں مانتا تھا یہ دل ہمیشہ گواہی دیتا تھا کے جس رب سے اسکو مانگ رہاہوں وہ تو وسیلے بناتا ہے قسمتیں سنوارتا ہے تو میری تقدیر کا رخ کیوں نہیں بدلے گا میں نے اپنی دعا کارخ بدلہ پھر میں نے اپنے رب سے کہا کے اے میرے مالک۔۔۔۔ اے میرے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے بے حد محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ تم تو رب سے بہت محبت کرتی تھی اس دنیا میں سب سے زیادہ۔۔۔۔

اور مانگتاہوں وہ عمل میرے مالک جو اپ کی محبت تک پہنچا دیتا ہے---- اے اللہ آپ اپنی محبت مجھے میرے اہل و عیال میری جان میرے مال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دیجیے -----

ہر وقت اٹھتے بیٹھتے میرے ہونٹوں پر یہ دعا مچلنے لگی اور میرے مالک نے مجھ پررحم فرما دیا میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لی-----

اذہان نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کی صورت اٹھاتے ہوئے کہا تھا--- اور اس کی ہتھیلیوں پر اس کے آنسو گرے تھے---- زارا نے ان آنسوؤں کو بڑے غور سے دیکھا تھا وہ ندامت کے آنسو تھے توبہ کے انسو تھے اور استغفار کے آنسو تھے کیا تھا وہ شخص-----

اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے شدت سے اس کے گلے لگی تھی---- ہچکیوں سے روتے ہوئے وہ پوری شدت سے اس کے گلے لگی تھی بلکل ویسے ہی جیسے وہ کل اس کے گلے لگی تھی تڑپ کر اس سڑک پر----

الحمدللہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اذہان نے مسکراتے ہوئے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

وہ زارا کی اس خاص عنایت پر اپنے رب کے صدقے واری ہی تو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہے بس ناں ششششش چپ۔۔۔۔ اس کو روتے ہوئے خود کو ہلکان کرتے اذہان کے دل کو کچھ ہوا تھا اس نے اس کو بیڈ پر لٹاتے کہا تھا۔۔ اور پھر اسپر جھکا تھا۔۔

تڑپنے کا رونے کا حق صرف مجھے ہے تمہیں نہیں میری ذات سے جس قدر تمہیں تکلیف پہنچنی تھی پہنچ چکی اب مزید نہیں۔۔۔۔ اب مزید تم ان آنکھوں پر ظلم نہیں کرو گی۔۔۔

اس نے باری باری اپنے لب اسکی آنکھوں پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر اس کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنا تھا۔۔۔۔ اس کی گردن میں اپنی بئیرڈ کو رب کر کے گہرا سانس لیا تو وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے پھر سے لرزی

تھی۔۔۔ اس کا ہر عمل اتنا جان لیوا تھا کے اسے اس کے ہر لمس سے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اسکے کانپنے پر اس نے لمحے بھر کا توقف کیے بغیر اسکی گردن میں اپنے دانت گاڑے تھے۔۔۔ ہلکے رستے خون کے ساتھ اسکی سسکی نکلی تو اس کے ہونٹوں کا سفر اسکے کاندھوں تک گیا۔۔۔۔

زارا کی سکت ختم ہوئی تو جی جان سے اسے خود سے پرے دھکیلنا چاہا کے اسی لمحے وہ پوری طرح سے قابض ہوتے اسکے لبون پر جھکا تھا پوری شدت کے ساتھ باری باری اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیتا اپنا ٹوٹا بکھرا جنون اپنا درد اسکی رگوں میں انڈیلنے لگا تھا وہ چاہ کر بھی اسے پیچھے نہیں کر پاہ رہی تھی وہ پوری طرح سے اس پر قابض آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جیسے جیسے اسکی شدت بڑھتی جا رہی تھی زارا کی سانسیں معدوم ہوتی جا رہی تھیں اس نے وجود کو بے جان کیا تو لمحے میں وہ اپنی تشنگی مٹا کر اس کے لب سے نکلتا خون اپنی رگوں میں اتار کر پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی جب اس نے اس کی گال کو دانتوں تلے دبے کر پوری شدت دکھائی تھی۔۔۔۔ اور اس کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر اسکے چہرے پر گرا تھا۔۔۔۔ پھر وہ اپنے ہی دیئے گئے زخم کا پھر سے اس کی گال پر بوسا لیتا تھوڑا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔ اور پھر اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تھا۔۔۔۔

اذ۔۔۔۔۔ذ۔۔۔۔ ہان۔۔۔ پ۔۔۔پلیز۔۔۔۔لیو۔۔۔۔ وہ کانپتے وجود کے ساتھ کہہ رہی تھی۔۔۔ جب اس نے اس کے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھی تھی۔۔۔۔

تمہاری مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو گا جان اذہان۔۔۔۔ اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس نے گہرا سانس لیا تھا اور وہ پھر سے پوری طرح کانپی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے دروازے پر ہونے والی دستک نے دونوں کی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھا وہ نکاح نامہ تیسری بار پڑھ چکا تھا حاکم بابا کو کال کر کے بھی وہ ساری معلومات حاصل کر چکا تھا اس کا دماغ غصے سے پھٹ رہا تھا۔۔۔۔
اذہان کے ساتھ ساتھ اسے زارا پر بھی غصہ آہ رہا تھا۔۔۔۔ زارا اور اذہان کو ایک ہی کمرے میں تنہا سوچ سوچ کر اس کی غیرت اسے للکار رہی تھی۔۔۔
کون بتا سکتا ہے اذہان کو زارا کے بارے میں اس نے چیختے ہوئے پوری شدت سے گلاس زمین پر مارا جسے اندر آتی علیہا نے بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔۔
میں نے بتایا اے ذی کو کے ہم ادھر ہیں اس نے اس کے سامنے بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے کہا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔ علیہا آر یو ان یور سینسیس بے وقوف لڑکی تمہیں اندازہ بھی ہے کے تم کیا کر گئی ہو۔۔۔۔۔

وہ دھاڑا تھا۔۔۔

بلکل اندزہ ہے پیٹر مین کے میں کیا کیا کر گئی ہوں اب یہ آپ کو سوچنا ہے کے آپ نے کیا کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ ایک معصوم دل کو توڑ کر۔۔۔۔۔ اس نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔۔۔

وہ معصوم نہیں ہے تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے کے وہ تم لوگوں کے ساتھ کیا کیا کر گیا ہے اس لیے تمہاری آنکھیں بند ہیں اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

مجھے اندازہ ہے میں جانتی ہوں سب کچھ اور آنکھیں آپ کو کھولنے کی ضرورت ہے ہمیں نہیں خدارا اس نفرت پرستی اور انا کی جنگ سے باہر نکل کر سوچیں خود بھی سکون میں رہیں گے اور دوسروں کو بھی سکون میں رکھیں گے۔۔۔۔۔

اس نے ٹھوس لہجے میں اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا تھا۔۔۔

بہت بڑی بے وقوفی کر چکی ہو تم علیہا۔۔۔ اس نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا دو بچھڑے میاں بیوی کو ملانے پر تو اللہ بھی راضی ہوتا ہے پھر میں کیسے بے وقوف ہوئی وہ تو شکر ہے خدا کا کے میں نے کیوٹ گرل کے موبائل میں آتی اے زی کی کال دیکھ لی ورنہ وہ کبھی نا ملتے میں کبھی بھی ان تک نا پہنچتی ۔۔۔۔ اس نے دکھ سے سبحان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب نشرح کے موبائل میں اذہان کی کال کیوں ہوگی۔۔۔ سبحان نے نا سمجھی سے علیہا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اس لیے کے اذہان بھائی ان کے بڑے بھائی ہیں ان کے تایا کے بیٹے اور ارحان بھائی ان کے سگے بھائی ہیں اس نے گویا سبحان کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا وہ نا سمجھی سے اور بے یقینی سے آسکے لفظوں کو سینے میں گھائل ہوتا تڑپ ہی تو اٹھا تھا کے جس سے وہ محبت کرتا تھا وہ دشمنوں کی بیٹی کیسے۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں آپ اسکو دروازے کی طرف بڑھتے دیکھا تو ایک دم سے اٹھتے ہوئے پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

آتا ہوں کچھ ضروری کام یاد آہ گیا دروازہ بند کر لو۔۔۔۔کہتے وہ رکا نہیں تھا۔۔۔۔

پھر جیب سے موبائل نکالا تھا۔۔۔۔

ہیلو نوفل بھائی کچھ دیر تک آہ رہا ہوں نکاح کا بندوبست کریں۔۔۔۔ اس نے کہتے فون کھٹاک سے بند کیا تھا۔۔۔

نشرح کے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے ہو کر اس نے بیل بجائی تھی وہ دروازہ کھولنے ائی تھی اس کا ہاتھ پکڑے اسے گھسیٹتا ہوا وہ باہر کی طرف لایا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے کیا چاہتے ہو اب تم دھوکے باز انسان اس نے چیختے ہوئے کہا تھا تب تک وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر لاک کر چکا تھا گاڑی کو اور بڑی تیزی سے گاڑی چلاتا وہ اسے کسی کھنڈر نما بہت دور جنگلات والی سائیڈ پر سنسان ٹوٹے ہوئے مکان میں لایا تھا۔۔۔

اور کتنا گراؤ گے مجھے اپنی نظروں میں سجان جعفر تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی ہاؤ ڈئیر یو۔ ۔۔ اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے اور خود باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

خبردار جو ایک انچ بھی ہلنے کی کوشش کی مسز سجان جعفر اور پھڑ پھڑاو جتنا تم تڑپو گی اتنی ہی تمہارے بھائی کو تکلیف ہو گی اس نے اسکا ہاتھ سختی سے دبوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دیکھا دکھا دی نا اپنی اصلیت میں رات سے ہی یہی سوچ رہی تھی کے کاش کاش میرے خدشات غلط ہو جائیں کاش تم ویسے نا ہو جیسے میں سوچ رہی ہوں کاش مجھ سے محبت تمہارے اس نام نہاد پلیننن کا حصہ نا ہو مگر نہیں نہیں میں غلط تھی تم نے میرے جذبے میری محبت میری سچائی سب کچھ اس انا پرستی کے راستے پر چلتے ہوئے روند ڈالا میرے جذبوں کی توہین کر کے میری محبت کو میرے اعتبار کو دھوکہ دے کر کیا ملا تمہیں وہ روتے ہوئے مسلسل چیخ رہی تھی ---

بکواس بند کرو اپنی تم میری محبت پر انگلی اٹھانے والی کون ہوتی ہو منہ بند رکھو اپنا اور رونا بند کرو اس نے اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو بڑے صبر سے برداشت کرتے کہا تھا---

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

مگر اس ٹائم اس کے سر پر سوار تھا اذہان سے بدلہ لینا جو وہ صرف اور صرف اسے اپنی منکوحہ بنا کر لے سکتا تھا۔۔۔

جتنا تم نے زارا کے ساتھ کیا ہے اس سے ڈبل تمہیں نا تڑپایا تو بات کرنا اپنی بہن کے لیے اپنی محبت بھی قربان کرنا پڑی تو میں کرنے سے گریز نہیں کروں گا۔۔۔۔ تم دیکھنا اذہان حیات ملک تمہیں اتنا مجبور کر دوں گا کے تم خود چھوڑو گے میری بہن کو۔۔۔ اب تم سے تمہارے طریقے سے الجھو گا میں۔۔۔۔

اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

تیار ہو جاؤ تھوڑی دیر تک نکاح ہے ہمارا۔۔۔ اس نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

اپنی گھٹیا پلیننگ میں مجھے شامل مت کرو میں تم پر تھوکو بھی نا نکاح تو دور کی بات ہے اس نے غصے پر کنٹرول کرتے اس کی طرف دیکھتے کیا تھا۔۔۔۔

اوکے مرضی تمہاری میں زارا کو کال کر کے کہتا ہوں وہ زہر والا دودھ اذہان کو پلا دے جب تمہیں اپنے بھائی کی فکر نہیں تو ہم کیوں ہلکان ہوں اس نے کاندھے اچکاتے صاف لفظوں میں کہا تھا۔۔۔

زارا ایسا کچھ نہیں کرے گی محبت کرتی ہے وہ اذہان بھائی سے۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔

محبت ہاہاہا ہاہاہاہا۔۔۔ وہ تو میں بھی تم سے کرتا تھا خیر تم بہت معصوم ہو کہتے اس نے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

رکو پلیز کچھ مت کرنا میرے بھائی کو میں تیار ہوں کہتے اس نے شدت سے روتے ہوئے ہچکیاں لیں تھیں وہ بری طرح ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ سجان کا دل کیا تھا اسے باہوں میں بھر کر اس کے سارے آنسو سمیٹ لے مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکا۔۔۔

ہیلو نوفل بھائی اس لوکیشن پر پہنچ جائیں اس نے نوفل کو کال کر کے لوکیشن بتائی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد نوفل ایک دو لوگ اور نکاح خوان کے ساتھ وہاں مجود تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے سبحان۔۔۔۔ اس نے روتی ہوئی نشرح کو دیکھ کر پوچھا تھا ۔۔۔

محبت ہے یہ میری نکاح کرنا چاہتاہوں اس سے نکاح ہو جائے پھر آپ کوسب بتاتا ہوں۔۔۔۔ سبحان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

نوفل نے لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اسے شاید بھروسہ تھا سبحان پر کے وہ کبھی کچھ غلط نہیں کرے گا اسے اس بات کا بھی یقین تھاکے اس کا دوست کسی کا دل نہیں دوکھا سکتا کیوں کے وہ بہت پہلے سے اسے پرسنلی جانتا تھا۔۔۔

کچھ سیکنڈز میں نکاح شروع ہوا تھا۔۔۔۔ نکاح خوان نے نشرح کے پاس بیٹھے بڑے پیار سے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

نشرح کبیر ملک کیا آپ کو سبحان جعفر اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔

اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے سبحان کو دیکھا تھا جس نے اتنی بری طرح اس کا دل کانچ کے ٹکڑوں میں بدلا تھا کے اسے نفرت ہوئی تھی اس سے ۔۔۔۔۔ کیا اس شخص نے ایسے شامل ہونا تھا میری زندگی میں۔۔۔

ق۔۔۔۔قبول ہے۔۔۔۔ اس نے لرزتے لفظوں سے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان جعفر کیا آپ کو نشرح کبیر ملک اپنے نکاح میں قبول ہیں ۔۔۔

مولوی نے پوچھا تھا۔۔

قبول ہے۔۔۔۔ اس نے سامنے بیٹھی روتی بلکتی ریڈ لانگ کوٹ بلیو جینز لمبے بالوں کو کندھوں پر گرائے لال ہوتی ناک اور سوجھی انکھوں سے خود کو ہلکان کرتے لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تینوں بار ایجاب و اقرار کے بعد اس نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے تھے۔۔۔۔

مسز میں ان کو چھوڑ آؤ پھر اہ کر آپ کی خبر لیتا ہوں نکاح کی دعا کے بعد وہ نوفل اور مولوی کو باہر چھوڑنے کا کہتے ان کے ہمراہ باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اس کے اوپر پورا کا پورا جھکا ہوا تھا جب دروازے پر ہونے والی دستک سے زارا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر نفی میں گردن ہلاتے اسے پیچھے ہونے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اذہان نفی میں گردن ہلاتے پھر سے اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔

اے ذی۔۔۔۔اے ذی پلیز اوپن دا ڈور اے ذی۔۔۔۔ دستک کے باوجود دروازہ نا کھولنے پر علیہا نے اب باقاعدہ بولتے ہوئے دروازہ پیٹا تھا۔۔۔

علیہا۔۔۔۔ اذہان پریشانی سے کہتے ایک دم سے زارا کے اوپر سے اٹھا تھا۔۔۔۔

اور وہ بھی خود کو کمپوز کرتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

ویٹ علیہا آہ رہا ہوں۔۔۔۔ زارا کی حالت کے پیش نظر اس نے آواز لگائی تھی۔۔۔۔

اور علیہا اوکے کرتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

ریلیکس زارا رنگ کیوں پیلا ہو رہا ہے کس بات کا ڈر ہے کانپنا بند کرو اپنے شوہر کے ساتھ تھی تم آئی سمجھ۔۔۔۔

اس کو اپنے سینے کے ساتھ لگاتے اس نے ہاتھ پیچھے کو لے جاکر پہلے اسکے فراک کی زپ بند کی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر یونہی اسکے اور اپنے بیٹھے بیٹھے ہی پیچھے سے اس کی فراک کی ڈوریاں بند کیں تھی۔۔۔۔ پیچھے ہونے سے پہلے ایک بار پھر اس نے اسکے کان کی لو کو چوما تھا۔۔۔۔۔

بڑے پیار سے اسکے سارے بال اس کی کمر پر گرائے تھے ماتھے پر لب رکھ کر اس کا دوپٹہ اسکی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

اچھے سے لے لو زارا وہ مارکس۔۔۔۔ لبوں پر ہلکی سی شریر مسکراہٹ لیے اس نے اس کی گردن اور گال پر کی اپنی لو بائٹس کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔ جن کے مارکس اس کی شدت کے گواہ تھے اور مغرور بنے بیٹھے تھے۔۔۔۔ جب ہی زارا نے کانپتے

ہاتھوں سے دوپٹے کو کھول کر سر اور گردن کے گرد ایسے لپیٹ کر لیا تھا کے چہرے اور گردن کے مارکس کافی حد تک چھپ گئے تھے۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔ اس نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا تھا جو اس کی شدتوں کو چھپانے کے لیے ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔ وہ بیڈ سے اترنے لگی تھی جب اذہان نے ہاتھ آگے کیا تھا اور وہ اس کا ہاتھ تھام کر نیچے اتری تھی۔۔۔۔۔

تیاری کر لیں مسز یہاں زیادہ دیر نہیں روک سکتا اب آپ کو۔۔۔۔ وہاں جانا ہے اب ہمیں جہاں کوئی ڈسٹرب نا کر سکے مجھے میری دلبرم کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے سے۔۔۔۔ اس نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے مدہم آواز میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

کیا ہوا علیہا۔۔۔۔ جب وہ نیچے آئے تو سامنے علیہا کو بیٹھے روتے دیکھا تبھی زارا نے آگے ہو کر پوچھا تھا۔۔۔۔

اے زی وہ میں نے پیٹر مین کو کیوٹ گرل کو گھسیٹ کر لے جاتے دیکھا وہ بہت چلا رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ لے گئے۔۔۔۔۔۔ علیہا زارا کی بات نظر انداز کیے اذہان کی طرف بڑھی تھی اور اسے رو رو کر بتا رہی تھی۔۔۔

واٹ۔۔۔ کہاں لے کر گیا وہ ۔۔۔ اس کی غصے سے رگیں تنی تھیں سن کر۔۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔میں کچھ نہیں جانتی میں نے بس انہیں جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ علیہا نے ہچکیوں سے روتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا ریلیکس علیہا۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔ اس نے علیہا کو چپ کرواتے جیب سے موبائل نکالا تھا۔۔۔۔

اذ۔۔۔ذ۔۔۔ہان۔۔۔۔ تمہیں کیوں نشرح کی اتنی فکر ہو رہی ہے ۔۔۔ اس نے پہلے علیہا اور پھر اذہان کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بہن ہے وہ میری ڈیم اٹ۔۔۔۔۔ اس نے موبائل پر نمبر ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔ وہ تمہاری بہن ہے۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔۔ یہ دوسرا شاک تھا جو اسے لگا تھا۔۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

کہیں سجان اسے کچھ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔دیکھو اذہان۔۔۔یہ سب اتنا آسان نہیں ہے ابھی بھی وقت ہے واپس چلیں جائیں پلیز ضد چھوڑ دیں۔۔۔۔ زارا نے اذہان کے سامنے آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ پاگل ہو تم۔۔۔۔ تم کیا کہہ رہی ہو کے اذہان حیات ملک اپنی بیوی کو چھوڑ دے دماغ سیٹ ہے تمہارا ہرگز نہیں تمہیں چھوڑنا تو دور کی بات میں تمہارا بال بھی کسی کو نا دوں اور یہ کس ضد کی بات کر رہی ہو تم ضد میری تم تب ہوتی جب آج سے چند دن پہلے والا اذہان تمہارے سامنے کھڑا ہوتا محبت ہو تم میری میرا پاک عشق دوری کا سوچنا بھی نا اب۔۔۔۔ یو آر اونلی مائن فوروم ہیڈ ٹو ٹوہ کلئیر۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف بڑھتے بڑے پوزیسیو انداز میں اس کا چک مارک چھپاتے ہوئے صاف لفظوں میں اسے تنبیہہ کی تھی۔۔۔۔

نشو کال رسیو نہیں کر رہی آئی تنک مجھے پولیس کو کال کرنی ہو گی اذہان نے غصے سے نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔

نہیں اذہان مجھے ایک بار سجان کو کال کرنے دو ابھی کچھ مت کرو پلیز۔۔۔۔ اس نے اپنا موبائل پکڑتے ہوئے اذہان سے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممممم اذہان نے اپنا موبائل کان سے ہٹاتے کہا تھا پھر ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اس میں پانی ڈال کر علیہا کی طرف بڑھایا تھااور اسے اپنے ہاتھوں سے پانی پلایا تھا۔۔۔

آہ جائے گی آپ کی کیوٹ گرل کچھ نہیں ہو گا پریشان مت ہو چندا۔۔ اس نے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے اسے اپنے ساتھ لگاتے تسلی دیتے اسے ریلیکس کیا تھا۔۔

ہیلو سجان کہاں ہو تم ۔۔۔۔ زارا نے سجان کے کال اٹھاتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔۔

آہ رہا ہوں گھر اس نے بے زاری سے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سنو نشرح تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں میرے ساتھ ہے آہ رہے ہیں گھر۔۔۔۔کہتے اس نے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

کیا کہا اس نے اذہان نے اسکی کال بند ہوتے ہی اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

آہ رہے ہیں نشوا ان کے ساتھ ہے۔۔۔۔ اس نے بھرائی آواز۔میں کہا تھا۔۔۔۔

آگر میری بہن کو ایک انچ بھی خراش آئی نا تو میں سجان تمہیں اگلی سانس نہیں لینے دوں گا۔۔۔ اس نے غصے سے ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم جاؤ فوراً اپنی اور علیہا کی پیکنگ کرو ہم آج ہی واپس جا رہے ہیں پاکستان۔۔۔ زارا کو اس نے حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

اور زارا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا پھر سے۔۔۔۔۔ کیا تھا یہ شخص ایک بار پھر سے اچانک سے وہ اس کی زندگی میں شامل ہو گیا تھا ایک بار پھر سے وہ اس پر سارے حق جتا رہا تھا۔۔۔۔

مگر اس بار وہ سارے حق اس لیے جتا رہا تھا کے وہ حق تھا اسکا اس سے نکاح ہوا تھا اس کا اور وہ بیوی تھی اس کی وہ اس کے ہر فیصلے کا مالک تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حریم کا اس جمعے نکاح ہے۔۔۔ تاشہ بیگم نے حیات ملک کی ٹیبل سائیڈ پر پانی کا گلاس بھر کر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے کتنا سمجھایا تھا ان کو کیا تھا اگر وہ مجھے کچھ دن دے دیتے بچپن سے وہ اس کے نام کے ساتھ منسوب تھی۔۔۔۔ اب رشتہ داری بھی گئی اور پارٹی ٹکٹ بھی ہاتھ سے جانے گا ظاہر ہے وہ لوگ اب اپنے ہونے والے داماد کو سپورٹ کریں گے۔۔۔۔

حیات ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کو رشتہ داری کی پارٹی ٹکٹ کی فکر ہے۔۔۔۔ اسے لگا تھا کے شاید اب حیات ملک کو عقل اہ گئی ہو گی مگر وہ تو وہیں تھے وہی دھات کے تین پات۔۔۔۔

تاشہ بی بی یہ جو عہدہ یہ نام یہ مقام ہے نا یہ وراثت سے چلا آہ رہا ہے اور اسکو ایسے ہی چلتے رہنا ہے ہمارے آباؤ اجداد نے اور ہم نے پوری زندگیاں اس کے لیے وقف کر دیں ہیں۔۔۔۔۔ یہ مقام یہ شہرت میں ایسے ہی تمہارے بیٹوں کی بچگانا محبتوں کی سولی نہیں چڑھنے۔ دوں گا۔۔۔۔ انھوں نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں سے اپ کووہ بچے لگتے ہیں ایک ستائیس کا ہے اور ایک چوبیس سے اوپر کا ہو رہا ہے یہ بچگانا محبتیں ہیں یہ ان کی زندگیوں کے فیصلے ہیں ضروری نہیں ہے کے جو وہ کریں وہی وہ سب بھی کریں خدارا اپنی سوچ بدلیں۔۔۔ انھوں نے التجا کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میری سوچ نہیں تم لوگ اپنی سوچ بدلو نہیں تو پھر نوکروں کو بھی سر پر بٹھا لو۔۔۔۔ حریم سے شادی نہیں ہوئی اذہان کی کوئی بات نہیں سیٹھ شہاب اللہ کی

بیٹی سے کروں گا میں اسکی شادی وہ ہر لحاظ سے حریم کے خاندان سے زیادہ معتبر اور اس ملک کے وزیر خزانہ ہیں۔۔۔۔ اس طرح پارٹی کا اقتدار بھی ہمارے ہاتھ میں رہے گا۔۔۔۔ اور وہ تو کتنی بار مجھ سے اشارے کنایوں میں کہہ بھی چکے ہیں پہلے میں نے ارحان کے لیے سوچا تھا اس کی بیٹی کو مگر اب ارحان کے لیے میں ایک اور بہتر رشتہ سوچ چکا ہوں مگر اس سے پہلے مجھے ان دونوں سے اپنے بیٹوں کی جان چھڑوانی ہے۔۔۔۔

انہوں نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو ارحان امل سے کبھی بھی دور نہیں ہو گا وہ چاہتا ہے اسے وہ محبت ہے اس کی۔۔۔۔ اور رہی اذہان کی بات تو اس کی حالت آپ اس دن دیکھ چکے ہیں۔۔۔۔۔ اب تو آپ ارحان کے بچے کھلانے کی فکر کریں فارم ہاؤس گئے ہوئے ہیں دونوں پرائیویسی میں۔۔۔۔ انہوں نے ٹھوس دلیل دیتے ہوئے حیات ملک کا منہ بند کروانا چاہا تھا۔۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے میری نسل وہ بڑھائے گی آگے ایسا کچھ ہوا نا تو نا بچا رہنے دوں گا نا بچے کی ماں کو۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔ کرتا ہوں ان کا تو بندوبست۔۔۔۔ انہوں نے غصے میں غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ اپنے خون کو ماریں گے۔۔۔ تاشہ بیگم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

جب خون میں ملاوٹ ہو تو اسے ختم کرنا پڑتا ہے اور میرا خون شاہی ہو گا اعلی اور شاہانا شایان شان ہمارے۔۔۔۔ انہوں نے فخر سے کہا تھا۔۔۔

اور تاشہ بیگم نے دل سے دعا کی تھی ان کی بات سن کر ان کی ہدایت کی۔۔۔

اچھا میری پیکنگ کر دینا کچھ دن کی لیے میں ملیشیا جا رہا ہوں۔۔۔ انہوں نے تاشہ بیگم کی طرف سے کوئی جواب نا پاہ کر کہا تھا۔۔۔

مگر الیکشن سر پر ہیں آپ ایسے کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔ تاشہ بیگم نے کہا تھا۔۔۔

ہاں پارٹی کے ہی کوئی چار پانچ اہم کام ہیں کل میری فلائٹ ہے یہاں کبیر سنبھال لے گا اب جاؤ چائے لا دو سر درد سے پھٹ رہا ہے تمہارے بیٹے تو مجھے لگتا مجھے مارکر ہی دم لیں گے ۔۔۔ حیات ملک نے اپنا سر اپنے دوسرے ہاتھ سے دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اللہ نا کرے۔۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے مصنوعی غصے سے حیات ملک کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اللہ کچھ نا کرے مگر تمہارے بیٹے سب کرتے رہیں پین کلر بھی لیتی انا۔۔۔ تاشہ بیگم کے باہر کی طرف جاتے حیات ملک نے آواز لگائی تھی۔۔۔

ارحان تم اکیلے آہ گئے امل کہاں ہے۔۔۔۔ وہ کچن کی طرف بڑھ رہیں تھیں جب ارحان کو کمرے کی طرف جاتے دیکھا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں وہ ادھر فارم ہاؤس ہی ہے۔۔۔۔ اس کو امل کا سوچ کر پھر سے غصہ آیا تھا۔۔۔۔

اچھا تو اسے بھی لے آؤ پھر اور اذہان کو بھی۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بڑی ماما وہ اذہان بھائی تو درگاہ گئے ہیں۔۔۔ شاید کل تک آئیں۔۔۔۔ اس نے جھوٹ بولا تھا کیونکہ ابھی اسے بھی اذہان کا کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ لڑکا بھی نا اللہ کرے میرے بچے کی مراد اسے مل جائے آمین انہوں نے دل سے دعا کی تھی ۔۔۔

اور تم اتنے بے وقوف ہو اس کو بچاری کو اکیلے ہی وہاں چھوڑ آئے ہو نوکروں کے رحم و کرم پر۔۔۔۔ اسے میں نے بیٹی بنایا ہے اسکے معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گی جاؤ اور جا کر لے کر آؤ امل کو۔۔۔۔۔ انہوں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تھا۔۔

سوری بڑی ماما مگر ابھی بہت ضروری کام سے جانا ہے پاپا کے ساتھ۔۔۔۔ آپ اسے کسی ڈرائیور کے ہاتھ بلوا لیں۔۔۔۔ سپاٹ لہجے میں کہتا وہ کمرے میں غائب ہوا تھا۔۔۔۔

کیا ہو کیا گیا ہے آج کل کے بچوں کو کتنے غیر زمہ دار ہو گئے ہیں کسی چیز کا احساس نہیں ہے بیوی تمہاری ہے اور لے کر ڈرائیور آئے آنے دو امل کو بولوں گی کے کھینچ کر رکھے اسے۔۔۔۔ انہوں نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔۔

بختو۔۔۔۔۔ بختو۔۔۔۔۔ کچن کی طرف جاتے انہوں نے بختو کو آواز لگائی تھی۔۔۔۔

جی بیگم صاحبہ۔۔۔۔ بختو ہاتھ باندھے نظریں جھکائے ائی تھی۔۔۔

جاؤ جا کر ڈرائیور سے بولو جائے اور جا کر امل کو لے کر آئے ۔۔۔۔۔ انہوں نے حکم دیا تھا۔۔۔۔

اور بختو حکم کی تعمیل کے لیے باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

ہاجرہ دو کپ چائے بنا دو اور پین کلر بھی رکھ دینا اپنے صاحب کے لیے---

میں مالی کو دیکھ لوں اتنی دیر حاجرہ کو حکم دے کر وہ لان کی طرف گئیں تھیں---

♡♡♡♡♡♡♡♡

نوفل کو سی آف کرنے کے بعد جب وہ اندر کی طرف بڑھ رہا تھا تو اسے زارا کی کال ائی تھی--- زارا کی ڈری اور سہمی آواز سن کر اس نے اسے آنے کا کہہ دیا تھا مگر اب اسے اگلا لائحہ عمل تیار کرنا تھا---

اذہان حیات ملک تم دونوں بھائی کیا سمجھتے ہو میری دونوں بہنوں سے زور زبردستی سے نکاح کر لو گے اور میں چپ ک کر کے چوڑیاں پہن کر بیٹھا رہوں گا---

نہیں نہیں اذہان حیات ملک غیرت پر جب بات آتی ہے نا تو آگ لگتی ہے تن بدن میں میرے سامنے تم میری بہن کے ساتھ ایک کمرے میں بند ہوئے تھے ناں--- جتنی تکلیف تم نے مجھے اور میری بہن کو دی ہے اس سے ڈبل

تکلیف تم اور تمہاری بہن کو برداشت کرنا ہو گی۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے اذہان حیات ملک تم نے میری محبت مجھ سے چھین لی مجھے میری محبت کو تکلیف دینے کے قابل بنایا تم نے۔۔۔ وہ محبت جس کی آنکھ میں انسو نہیں برداشت تھا مجھے اس کے تم بھائی نکلے کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا کیوں۔۔۔

اس کا اندر باہر تکلیف سے بھر گیا تھا یہ سوچ کر۔۔۔

پھر خود کو کمپوز کرتے پینٹس کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے وہ نشرح کی جانب گیا تھا اور وہ ٹوٹی کرسی پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کر پل بھر میں سجان کا دل کیا تھا اس سے اپنے رویے کی معافی مانگ لے مگر پھر زارا کی تکلیف کا سوچ کر ایک دم دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوا تھا۔۔۔۔

ارے انسو بہانے کا فائدہ جان۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

خبردار---- خبردار مسٹر سبحان مجھے ہاتھ بھی لگانے کی کوشش کی تو تم سے نکاح صرف اور صرف اپنے بھائی کی خوشیوں کے لیے کیا ہے میں نے اس نے نفرت سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا تھا----

یار ہاتھ کیا اب تو تم میری پوری کی پوری پراپرٹی ہو تمہیں تو کھانے کا موڈ ہے میرا سالم نگلنے کا جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچتے اس کے چہرے سے بال سائیڈ پر کرتے آنکھ ونک کرتے اس نے کہا تھا----

اپنی غلیظ نظروں کو دور رکھو مجھ سے ورنہ منہ نوچ لوں گی تمہارا تم جیسے انسان محبت کے نام پر دھبہ ہیں فریب ہیں---- اپنی گندی پلیننگ کے بھینٹ تم نے ایک معصوم محبت کی سولی چڑھائی ہے ان جذبوں کو پامال کیا ہے جو صرف تم سے تم تک تھے----

گھن آہ رہی ہے مجھے خود سے ان لمحوں سے کے جب میں نے تمہیں سوچا---- اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا--- اس کی محبت کے ٹوٹنے کا درد اسکے

لفظوں میں با خوبی پنہاں تھا اس کا ٹوٹا بکھرا وجود اس کے درد بھرے لفظ سجان کو ہولا گئے تھے-----

منہ صاف کرو گھر جانا ہے---- اس سے پہلے کے وہ اس کے حق میں نرم پڑتا اس نے خود پر قابو پاتے اسے جھٹکے سے چھوڑا تھا اور وہ گرتے گرتے بچی تھی---

کون سا گھر----- کسی گھر میں بھی رہنے کے قابل چھوڑا ہے تم نے مجھے کس گھر کی بات کر رہے ہو کسی کو منہ دکھانے کے قابل چھوڑا ہے تم نے مجھے---- دل کر رہا ہے زندہ درگور کر دوں اسی مٹی میں خود کو اپنی سانسوں کو اپنے ہاتھوں سے چھین لوں-----

بہت خوش ہو گے نا مجھے یوں سولی پر لٹکا کر مجھے سب کے سامنے تماشہ بنا کر تو سنو سجان جعفر وہ جو محبت کے خواب میں نے دیکھے تھے نا ان خوابوں سمیت میں تماشہ بن گئی ہوں---

یہ جو دل ہے نا یہ تمہارے دئے گئے دھوکے کے بعد دھڑکنا بھول گیا ہے۔۔۔۔ اب تو اس زندہ لاش کو نا در بدر کے دھکے کھانے ہیں اور تم گھر کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔ تم نا مجھے کسی کوٹے پر چھوڑ آؤ یا کال گرل کی ڈریس پہنا کر کسی سگنل پر کھڑا کر آؤ۔۔۔۔ تمہارا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور تمہارا بزنس بھی۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ جانتی بھی ہو کیا بکواس کر رہی ہو اب سجان کی ہمت ختم ہوئی تھی غصے سے رگیں تنیں تھیں ہاتھ اٹھایا تھا اسے مارنے کے لیے مگر پھر نیچے گرا لیا تھا۔۔۔۔

رک کیوں گئے مارو ایسا کیا غلط کہہ دیا میں نے حیرت ہے ایک صحافی ہو کر تم سچ کا مقابلہ نہیں کر سکتے

یا تم ایسا کرو نا بیچ دو مجھے جب اذہان بھائی کی بہن ان سے دور کتوں کے ہتھے چڑھے گی اور وہ انکی بہن کو روز نوچیں گے تو تمہارے کلیجے کو ٹھنڈک ملے گی۔۔۔

اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

بس اب ایک لفظ مزید نہیں بہت بول لیا تم نے بہت سن لیا میں نے اب اور نہیں۔۔۔۔ ائندہ کے بعد یہ بکواس اور فضول باتیں اس منہ سے نکلیں تو زبان کھینچ لوں گا۔۔۔۔ خبردار جو آئندہ خود کی تذلیل کی اس نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر بے دردی سے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اور شہ رگ پر انگھوٹا رکھ کر رب کیا تھا۔۔۔

اس جسم پر حق صرف میرا ہے۔۔۔۔ میری عزت پر کوئی آنکھ اٹھاکر تو دیکھے۔۔۔۔ اسکی روح نا تڑپا دوں تو کہنا۔۔۔۔ آئندہ ضرورت سے زیادہ اپنی زبان کا استعمال مت کرنا۔۔۔۔ وہ اس کے گلابی ہونٹوں کو نظروں کے حصار میں رکھے اس پر جھکا کڑے تیوروں سے اسے وارن کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اور نشرح اس کی نرم گرم سانسوں کو اتنے قریب سے اپنے چہرے پر برداشت کرتے ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔ وہ اسکے کسی بھی لمس سے پگھلنا نہیں چاہتی اور وہ اسکی

گردن میں ہاتھ ڈالے اس کی کمر کو مضبوطی سے پکڑے اس پر جھکا اپنے تیور دکھا رہا تھا۔۔۔

عزت۔۔۔۔پتہ بھی ہے عزت ہوتی کیا ہے۔۔۔۔ تم جیسوں کے منہ سے یہ لفظ آچھا نہیں لگتا۔۔۔۔ اتنا تمہیں عزت کا خیال ہے نا تو ابھی اور اسی وقت مجھے اس زبردستی کے رشتے سے آزاد کرو طلا۔۔۔۔۔

اس کے منہ میں ابھی لفظ ہی تھے کے وہ اس کی کمر میں اپنی انگلیاں دھنساتے اس کے گلابی نرم گداز لبوں پر جھکا تھا اس کی سانسوں کو اپنے قبضے میں لیتے اپنے جنون میں ڈھالنے لگا تھا۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ اس کے سینے پر مکے بنا کر برسا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ فولاد بنا اس کا دیا درد برداشت کرتے خود کو تسخیر کر رہا تھا۔۔۔۔وہ درد میں تھی تو وہ بھی درد میں تھا۔۔۔ فرق صرف یہ تھا کے وہ اپنا درد چیخ چیخ کر واضح کر رہی تھی اور وہ وہ اپنا درد اپنے اندر ہی اندر مار رہا تھا۔۔۔ فنا تو اس کی محبت بھی ہوئی تھی چوٹ تو اس کے عشق کو بھی لگی تھی۔۔۔۔ اوپر سے

نشرح کے منہ سے اپنی محبت کی تذلیل سنن کر اس کا درد مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ اپنا درد اس کے اندر انڈیلتا وہ اسے بے بس کررہا تھا۔۔۔۔ اس کے جنون اور اسکی شدت کے آگے وہ بے حال ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے تو آنکھیں سبحان کی بھی نم تھی۔۔۔۔ اس وقت وہ اس کی سانسوں سے اپنے اندر کی پیاس بجھا رہا تھا خود کو اس کی ٹھنڈی سانسوں کی پھوار بخش رہا تھا۔۔۔۔ پھر اچانک اسکی بس ہوئی تھی سانس حلق میں اٹکا تھا۔۔۔۔۔ ہاتھوں نے مکے برسانے بند کر دیئے تھے۔۔۔۔ جسم بے جان ہوا تو اس نے نرمی سے اپنے لب اس کے لبوں سے آزاد کیے تھے۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو لیے سبحان کو دیکھا تھا پھر لمبی لمبی سانسیں لیتے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے الگ کیا تھا۔۔۔۔

رخ موڑے سینے پر ہاتھ رکھے کانپتی ٹانگوں کے ساتھ وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔ اسے اپنے سانسوں سے بھی اس کی سانسوں کی خوشبو آہ رہی تھی۔۔۔۔

دل کیا اس خوشبو کو نوچ کر خود سے الگ کر دے۔۔۔۔

ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر گیلے ہونٹوں کو نفرت سے کھرچنا چاہا تھا منہ سے۔۔۔۔۔ سبحان اسکے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ سینے پر باندھے اسکی کاروائی کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ سانسوں کو مسلسل اسکی خوشبو سے مہکتا پاہ کر وہ چلائی تھی۔۔۔۔

اور اسی لمحے اسکو درد کی گہرائیوں میں پہنچتا دیکھ سبحان نے اس کو خود میں بھینچا تھا۔۔۔ وہ اس کے ارمانوں کو جلا کر خاک گر گیا تھا۔۔۔۔

کسی سے بدلے کی آڑ میں وہ اپنی محبت کا قتل کر چکا تھا وہ محبت جو کل بڑی مشکل سے اس پر یقین کر پائی تھی جسے کل بڑی مشکل سے اس نے اپنے

اعتبار بخشا تھا اسکو وہ خود اپنے بدلے کی بھینٹ چڑھا چکا تھا۔۔۔ خود ہی اپنے ارمانوں کا قتل کر گیا تھا۔۔۔ اور اپنی محبت کو خود ہی اس نے نفرت کے قابل بنایا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے آدر وائز آئی ول کیل یو۔۔۔ اس نے چیختے ہوئے اس کی پناہوں سے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔ سبحان کو غصہ آیا تھا اس کے اس عمل پر اس سے پہلے کے وہ اس پر غصہ اتارتا اس نے اسے نرمی سے چھوڑا تھا۔۔۔

چلو چلیں گاڑی سٹارٹ کر رہا ہوں آہ جاؤ۔۔۔۔ اس کی طرف دیکھے بغیر وہ جانے کے لیے مڑا تھا۔۔۔

کہیں نہیں جاؤں گی تمہارے ساتھ سبحان جعفر کبھی بھی نہیں اپنے رشتوں کے سامنے تو بلکل بھی نہیں تمہاری بیوی بن کر تو بلکل نہیں کبھی تمہارا پلین کامیاب نہیں ہو گا۔۔۔ غصے سے کہتے اس نے زمین پر پڑا پتھر اٹھا کر اس کی طرف پھینکا تھا اور سبحان نے اس پل مڑ کر دیکھا تھا اور پتھر سیدھا جا کر ٹھک کر کے اس

کے ماتھے پر لگا تھا اور خون کا فوارہ ابل کر باہر آیا تھا۔۔۔۔ اس نے کراہ کر ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ۔۔کیا کر دیا میں نے وہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔ س۔۔۔۔سب۔۔۔۔ سجان خ ۔۔۔۔ خون۔۔۔۔ اس نے اسکا ہاتھ خون سے بھرے ہوئے دیکھا تو پھونکیں مارتے مزید روتے اور کانپتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔ کیسے ہو گا یہ ختم کیا کروں۔۔۔۔ وہ ڈر گئی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا نشو۔۔۔ میری پاکٹ سے رومال نکال کر رکھو۔۔۔۔کتنا پکا نشانہ ہے یار تمہارا ۔۔۔۔ اس نے اس کا دھیان بھٹکانا چاہا تھا۔۔۔۔

می۔۔۔۔میں۔۔۔۔ نے آئی سویر تمہیں مارنے کے لیے نہیں پھینکا تھا غصے سے پھینکا تھا درد ہو رہا ہے ناں۔۔۔۔ اسکے ماتھے پر رومال رکھے وہ اسے اٹھاتے ہوئے گاڑی تک لائی تھی ۔۔۔۔

نہیں تم نے تو پھول مارا تھا درد کیوں ہو گا درد کی شدت برداشت کرتے سبحان کا دل کیا تھا کے اس پھولن دیوی کا دماغ درست کر دے-----

تھوڑا سا برداشت کر لو سب ٹھیک ہو جائے گا ہ-----ہم-- ہوسپٹل چل رہیے ہیں

اسنے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اسے گاڑی میں بٹھایا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی--- اسکا خون مسلسل بہہ رہا تھا-----

اترو نیچے میں چلا لوں گا جیسے تم۔ کانپ رہی ہو ہم ہوسپٹل نہیں سیدھا قبر میں اتریں گے اس نے اس کی کانپتی ڈرائیونگ پر چوٹ کرتے کہا تھا--

چپ کر جائیں پلیز کچھ نہیں ہو گا آپ کو چپ---- اسنے روتے ہوئے کہا تھا--

پھر وہ اسے لیے قریبی ہوسپٹل گئی تھی اس کے ماتھے پر تین سٹیچز لگے تھے----

کیسے لگا یہ---- فی میل ڈاکٹر نے ڈریسنگ کے بعد پوچھا تھا---

میری بیوی نے مارا ہے شی وانٹ لپ کس اور مجھے آفس سے لیٹ ہو رہا تھا میں نے بات نہیں مانی اور پھر یہ ہوا ---- سبحان نے نشرح کو آنکھ مارتے ڈاکٹر کو

دکھ بھرے لہجے میں بتایا تھا اور نشرح کانوں تک سرخ ہوئی تھی اسکی بات سن کر۔۔۔۔

اووو ہاؤ رومینٹک۔۔۔۔ ڈاکٹر نے نشرح کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا اور نشرح کا دل کیا تھا سجان سمیت اس ڈاکٹر کا بھی سر پھاڑ دے۔۔۔۔۔ وہ پاؤں پٹختی باہر کی طرف بڑھی تھی اور وہ اس کے پیچھے اس تک پہنچا تھا۔۔۔۔

بد تمیز ڈفر ایڈیٹ توبہ حد ہوتی ہے استغفرُاللہ کیسے انسان ہیں یہ شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔ غلطی کی جو ہلکان ہوئی ان کو مرتا دیکھ کر۔۔۔۔ اچھا ہوتا پھٹے سر کے ساتھ بیٹھے رہتے میرے ساتھ کونسا کچھ اچھا کیا ہے جو میں نے پھولوں کے ہار پہنا دیئے ان کو

وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی تک پہنچی تھی ۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو بھائی کدھر ہیں آپ بن بتائے کہاں چلے گئے ہیں کچھ ہوش ہے میں کتنا پریشان ہو رہا تھا آپ کے لیے۔۔۔۔ اذہان کے کال ریسیو کرتے ہی ارحان تو جیسے پھٹ پڑا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں یار نشو کے پاس ہوں۔۔۔ ماما کو بتا دینا اسنے ساری باتوں کا ایک ہی جواب دیا تھا۔۔۔

مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا بھابھی کا پتہ۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ارحان میں ادھر ہی ہوں اسکے پاس۔۔۔ ازہان نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اصل میں ارحان نشو کے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں ہی زارا لوگ رہتے تھے وہ تو جب کل میں نے نشو کو کال کی تو علیھا نے دیکھ لیا اور اس نے ہی مجھے ادھر انے کا کہا۔۔۔۔

اذہان نے ارحان کو ساری بات بتائی تھی ۔۔۔

گڈ ٹو لسننگ۔۔۔۔ ہیپی فوریو بھابھی سے ملے آپ اس نے خوش ہوتے پوچھا۔

ہاں مل بھی لیا منا بھی لیا ساتھ لے کر آؤں گا اور تمہارے لیے ایک اور سرپرائز ہے اس نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔

وہ کیا بھائی۔۔۔۔ ارحان نے پوچھا تھا۔۔۔

کل میرا اور زارا کا درگاہ میں نکاح ہوا تھا کیوں کب کیسے یہ بعد میں بتاؤں گا فی الحال رکھتا ہوں کہتے اذہان نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

واہ یار واہ مطلب بگ بی چھاہ گئے آپ تو ٹو مچ ہیپی فور یو ہمیشہ ایسے ہی خوش رہو سلامت رہو۔۔۔۔

وہ دل سے خوش ہوا تھا۔۔۔

ایک وہ علیہا ہے جس نے خود کال کر کے بھائی کو ایڈریس بتایا اور ایک یہ امل ہے جو سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی لاتعلق رہی۔۔۔۔ اپنے بھائی کی تڑپ میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کرو گا امل

اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں تاشہ پیکنگ ہوگئی میری حیات ملک نے روم میں آتے ہی پوچھا تھا۔۔۔

جی ہو گئی ہے۔۔۔ انہوں نے کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں چینج کر لوں تب تک بیگ گاڑی میں رکھوا دو۔ کہتے وہ واش روم گئے تھے۔۔۔ اور تاشہ بیگم نے ڈرائیور سے کہہ کر بیگز گاڑی میں رکھوائے تھے۔۔۔

کب تک آئیں گے۔۔۔ ڈریسنگ کے پاس کھڑے حیات ملک کو بال سیٹ کرتے دیکھا تو پوچھا تھا انہوں نے ان سے۔۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتے پانچ چھ دن بھی لگ سکتے ہیں پورا ہفتہ یا اس سے زیادہ بھی۔۔۔ انہوں نے اپنے اوپر پرفیوم چھڑکتے کہا تھا۔۔۔

اچھا خیر سے جائیں اور خیر سے آئیں انکے ساتھ چلتیں وہ گاڑی تک ائیں تھیں۔۔۔۔

اوکے خیال رکھنا اپنا کہتے وہ گاڑی میں بیٹھے تھے اور ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

آہ رہا ہوں میں دھوکے باز جرنلسٹ تمہیں اور تمہاری بہنوں کو برباد کرنے وہاں ماروں گا تمہیں کے یاد رکھو گے تم۔۔۔۔

تم بہن بھائیوں کی اوقات نہیں تھی حیات ملک سے پنگا لینے کی خیر اب لے لیا ہے تو بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔جو فائل تم نے میرے خلاف تیار کی ہے اس فائل کا پھندہ بنا کر تمہارے گلے میں لٹکاوں گا اور تمہاری تینوں بہنوں کو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

مانچسٹر میں اب اس کہانی کا اینڈ میں خود کروں گا انشاللہ۔۔۔۔

حیات ملک نے نفرت سے دل میں سارے لفظ اپنے اندر اتارے تھے۔۔۔۔

تو وہ ملیشیا نہیں مانچسٹر جا رہے تھے۔۔۔۔

اذہان کو اس کی زارا سے جدا کرنے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ گاڑی سے اترے تھے جب وہ تیز تیز چلتی اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ جب ہی سجان نے اسکاہاتھ کھینچ کر اس کا رخ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں نہیں یہاں اب تمہارا گھر یہ ہے۔۔۔۔ اسکو ہاتھ سے پکڑ کر اپارٹمنٹ کے اندر لاتے کہا تھا۔۔۔۔

نشو تم ٹھیک ہو۔۔۔۔اذہان نے نشرح کے اندر آتے ہی اسے گلے سے لگاتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ایکسکیوزمی چھوڑیں میری بیوی کو آپ اس کے کزن ہیں تو آپ کے لیے مسٹر اذہان یہ نامحرم ہے اسلیے اسے ہاتھ لگانے سے بھی گریز کریں۔۔۔۔۔ سجان نے اذہان سے نشرح کو الگ کرتے گویا سب کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔

کیا کیا۔۔۔۔ کہا تم نے۔۔۔ اذہان نے بے یقینی سے پوچھا تھا وہیں زارا نے بھی بے یقینی سے سجان کو دیکھا تھا۔۔۔

علیہا سو نے اندر جاؤ۔۔۔۔ سجان نے علیہا سے کہا تھا اور وہ اوپر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

وہی جو تم نے سنا نہیں یقین تو یہ نکاح کے پیپرز ہیں چیک کر لو۔۔۔ سجان نے اسکی طرف پیپرز پھینکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اور خود اطمینان سے بیٹھ کر گلاس میں پانی ڈالا تھا اور گھونٹ گھونٹ پینے لگا تھا۔۔۔

بکواس مت کرو تم زبردستی نہیں کر سکتے یہ کیا طریقہ ہے شرم نام کی کوئی چیز ہے تم بدلے میں اتنے اندھے کیسے ہوسکتے ہویں تو تم سے معافی مانگنے والا تھا تو تم نے کیا کیا یہ۔۔۔۔۔

اذہان نے اسکا کالر پکڑ کر اسے کرسی سے اٹھاتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔

کیوں زبردستی صرف تم دونوں بھائی کر سکتے ہو کسی کی بہن کو زبردستی اٹھواکر شادی کرنے سے پہلے یہ کیوں نہیں سوچاکے ایک عدد تمہاری بھی بہن ہے۔۔۔۔ جتنامیں تڑپا ہوں نا اذہان حیات ملک اس سے کہیں زیادہ تم تڑپو گے۔۔۔۔۔ تب ملے گا اس دل کو سکون میں چاہتاہوں کے جس آگ میں میں جلا ہوں اس آگ میں تم بھی جلو۔۔۔۔ اور معافی وہ تو تمہیں سجان جعفر سے کبھی۔ بھی نہیں ملے گی۔۔۔۔

سجان نے اپنا کالر چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے تم میرے گناہوں کی سزا میری معصوم بہن کو نہیں دے سکتے اس نے روتی ہوئی نشرح کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری بہنوں کا بھی کوئی قصور نہیں تھاپھر ان کو کیوں سزاملی۔۔۔۔ خیر ایک شرط پر میں تمہاری بہن کی جان چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔۔ اس نے کاندھے اچکاتے کہاتھا۔۔۔۔

ہاں بتاؤ مجھے میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری ہر شرط منظور ہے مجھے۔۔۔۔ اذہان نے اگے بڑھتے کہا تھا۔۔۔۔

شرط سن تو لو مائی ڈئیر جیجا جی۔۔۔۔ زارا کی طرف غصے سے دیکھتے سبحان نے اذہان کے کالر سے مٹی اڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

شرط یہ ہے کے تم ابھی اور اسی وقت زارا کو طلاق دو گے تو میں بھی تمہاری بہن کو طلاق دے کر تمہارے ساتھ رخصت کر دوں گا پھر تم ہمیں نہیں جانتے ہم تمہیں نہیں جانتے۔۔۔۔۔

اس نے صاف لہجے میں اپنی بات ان کے سامنے رکھی تھی اور زارا اذہان نشرح تینوں اس کی بات سن کر اپنی اپنی جگہ لرزے تھے۔۔۔۔

بے یقینی سے۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تمہارا دماغ سیٹ ہے کیا کہنا کیا چاہ رہے ہو تم۔۔۔ میں کسی صورت بھی زارا سے دستبردار نہیں ہوں گا۔۔۔۔۔

اذہان نے اگے بڑھ کر کہا تھا۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا کے وہ اس سے نرمی سے بات کرے غصہ نا کرے اور وہ ایسا ہی کر رہا تھا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے چلو ڈارلنگ روم میں۔۔۔۔ ائی ہوپ تمہارے بھائی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اب۔۔۔۔ سجان نے آگے بڑھ کر نشرح کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چھوڑو اسے وہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔ اذہان نے اس کا ہاتھ چھڑوایا تھا سجان سے۔۔۔

رئیلی مگر وئی آر ہسبنڈ وائف کون روکے گا مجھے تم۔۔۔ اس نے ہاتھ نہیں چھوڑا تھا اس کا۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم ہم مل کر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔ اذہان نے بے بس ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

تم سے اور وہ بھی میں کچھ چاہوں گا۔۔۔۔ ہاہاہاہا ہاہاہاہا اذہان حیات ملک میرے اتنے برے دن نہیں آئے کے میں تم سے کچھ چاہوں۔۔۔۔

سجان نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان نے خود کو نارمل کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کچھ پل کے لیے بند کیں تھیں۔۔۔۔

تین ورڈز ہی تو ہیں اذہان حیات ملک بولو اور اپنی لاڈلی بہن کو لے جاؤ مشکل تھوڑی ہے۔۔۔۔ جسٹ سے اٹ۔۔۔۔ سجان نے اذہان کی طرف دیکھتے ریلیکس موڈ میں کہا تھا۔۔۔۔۔

زارا تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی شاید وہ یہ فیصلہ بھی رب پر چھوڑنا چاہتی تھی اور نشرح اس کا دل چاہا تھا آگے بڑھ کر اذہان حیات ملک کے اگے یہ شرط رکھنے والے سبحان جعفر کی زبان کاٹ دے----

بھائی زارا کو طلاق نہیں دیں گے تمہیں جو کرنا ہے کر لو---- نشرح نے سبحان کے سامنے جا کر نفرت سے اسے دیکھتے کہا تھا-----

اس نفرت کی وجہ----- جب تم جانتی ہو کے تم چاہ کر بھی میرے حصے میں اپنی طرف سے نفرت نہیں کر سکتی---- رہی زارا کی بات تو وہ تو اسے کرنا ہی ہو گا---

اس نے نشرح کے گال کو پیار سے تھپتپاتے کہا تھا----

میں کہہ رہی ہو نا بھائی زارا کو نہیں چھوڑیں گے تم مجھے فارغ کرو اور زارا کی رخصتی دو ابھی اور اسی وقت----

نشرح نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے کہا تھا----

ہاہاہاہا۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ مسز سبحان جعفر نکاح کے بعد کیا دماغ چلنا بند ہو گیا ہے یا پھر کوئی سکرو ڈھیلا ہو گیا ہے۔۔۔۔ آپ مجھ سے اس شخص کے لیے اتنی رعایت کی امید کیسے کر سکتیں ہیں مادام۔۔۔۔ اس نے بلند بانگ قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

زارا سے پوچھ لیتے ہیں ایک بار۔۔۔ اذہان نے امید طلب نظروں سے زارا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا وہی کہے گی جو اس کے بھائی کا فیصلہ ہے۔۔۔۔ سبحان نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کسی پر زبردستی اپنا حق جتا کر یہ نہیں کہا جاتا کے میرے فیصلے کو زبردستی قبول کر کے مان بخشو۔۔۔ نشرح نے نم آنکھوں سے سبحان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

پوچھ لو مگر اس کے خون میں یہ گناہ گاری کی ملاوٹ نہیں ہے۔۔۔ سبحان نے فخر سے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا ہاہاہاہا۔۔۔ واقعی پھر تو مسٹر سبحان جعفر آپ زارا کے بھائی نا ہوتے اگر اس کے خون میں گناہ کی ملاوٹ نہیں ہے تو آپ کس کا خون ہیں۔۔۔۔ جو زبردستی بدلے کی آڑ میں مجھے کھینچ کر لے گئے نکاح کے لیے اور میرے بھائی کی زندگی کی دھمکی دے کر مجھ سے نکاح کیا۔۔۔۔ زبردستی کا نکاح آپ کی نظر میں گناہ نہیں ہے کیا۔۔۔ یا تو پھر آپ کے خون میں ملاوٹ ہے یا پھر آپ کو گناہ معاف ہیں۔۔۔

نشرح نے انگلی اٹھاکر بھیگی آنکھوں سے سبحان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ تمہارے بھائی نے جو کیا وہی تمہارے سامنے آیا۔۔ میں نے تو صرف تمہارے بھائی کی تمہیں اوقات دکھائی ۔۔۔ ورنہ مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا گناہ ثواب کے بارے میں۔۔۔۔

سبحان نے دھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا تو کیا ہمارے مذہب نے ہمیں بدلہ لینا سکھایا یا پھر کسی کی اوقات کی دھجیاں اڑا کر اس کے سامنے رکھنا سکھائی۔۔۔۔ اگر کوئی گناہ سے ثواب کی طرف لوٹتا ہے تو اسے پہلے اس کے کیے گئے گناہ کی سزا دینا سکھایا کیا رب نے ۔۔۔۔۔ میں نے تو سنا تھا اگر کوئی غلطی کر کے اپنے کیے پر نادم ہو یا گناہ کر کے اس پر شرمسار ہو تو ندامت کے آنسو تو رب بھی بے مول نہیں ہونے دیتا پھر تم کیسے حاکم بنے انہیں ان کے کیے کی سزا سنا گئے ہو۔۔۔ کیا ہو تم حاکم قدرت بادشاہ ہو کہیں کے۔۔۔ نشرح نے تنفر سے حقارت سے اسے دیکھتے روتے ہوئے ہر لفظ ادا کیا تھا۔۔۔۔

اور سبحان کا دل چاہا تھا اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا دے واقع میں وہ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ اپنے غصے میں یہ کیوں بھول گیا کے سامنے کھڑا شخص واقع پہلے جیسا تو رہا ہی نہیں اگر وہ پہلے جیسا ہوتا تو اب تک نا زارا وہاں کھڑی ہوتی

اور نا ہی سجان زندہ کھڑا ہوتا اس کے سامنے مگر اب تیر کمان سے وہ خود نکال چکا تھا۔۔۔

میں نے تمہیں درس دینے کا نہیں کہا ہٹو سامنے سے۔۔۔ سجان نے اسے خود کے سامنے سے ہٹایا تھا۔۔۔۔

صاف کہو نا خود کا گھناؤنا عکس دیکھ کر تکلیف ہو رہی ہے تمہیں کے تم اتنے بے حس بے ضمیر انسان کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔۔۔

اس نے اس کے سامنے سے پرے ہٹتے کہا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے مجھے بے حس بے ضمیر رہنے دو۔۔۔۔ زارا تم بتاؤ۔۔۔۔۔ یو وانٹ ڈائیورس سجان نے زارا کے سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان نشرح اور سیڑھیوں کے بیچو بیچ کھڑی علیھا نے سانس روک لیا تھا اپنا۔۔۔۔۔۔

جی بلکل علیھا کب گئی تھی اپنے روم میں وہ تو سیڑھیوں پر کھڑی کب سے وہ سب تماشا دیکھ رہی تھی جو کب سے چل رہا تھا۔۔۔۔

زارا خاموش مت رہو کچھ تو بولو۔۔۔ دیکھو میں تمہارے ساتھ ہوں تم گھبراؤ نہیں ڈرو مت سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ سجان نے اسکو دونوں کاندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے کہا تھا جو بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

بولتی بھی تو کیا بولتی کے جس سے علیحدگی کا اسے کہا جا رہا ہے اس کو۔۔۔۔۔ وہ اس شخص کے عشق میں بری طرح فنا ہے۔۔۔۔ جس کو سر راہ گناہگار کہا جا رہا ہے اس کے گناہوں کی توبہ کی قبولیت کی وہ گواہ ہے۔۔۔۔ جس کے کردار کو روندھا جا رہا ہے اس کا بس چلے تو اپنے مجازی خدا کے پرانے سارے اندھیرے میں ڈوبے دنوں کو اس کی زندگی سے مٹا دے۔۔۔۔

مگر سامنے اسکا بھائی کھڑا تھا وہ بھائی جو اس کی عزت کا رکھوالا تھا وہ بھائی جس نے تپتی دھوپ میں ہر انجانے راستے میں ڈگماتے راستے میں اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔ وہ مشرقی لڑکی تھی روایتوں اور پاس داریوں کے بوجھ تلے دبی اس کا پور پور اپنی بھائی کی عزت کی حفاظت کا قرض دار تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے ارمان مار کر اس کی عزت بچا سکتی تھی۔۔۔۔ نہیں وہ سامنے کھڑا جیتا جاتا شخص اذہان حیات ملک کو مار کر اپنے عشق کے سینے میں اپنے ہاتھوں سے چھرا گھونپ کر ان خونی ہاتھوں سے اپنے بھائی کے سر پر عزت کی پگڑی پہنا سکتی تھی۔۔۔۔ اسے بس اس بار سجان کا سوچنا تھا۔۔۔۔ مگر وہ کیسے کیسے سوچتی اس کی آنکھیں دھندلا گئیں تھیں۔۔۔۔

اگر میں تمہارے حق میں فیصلہ کرو تو کیا تم اپنے بابا کو مان بخشو گی میرے فیصلے پر تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا۔۔۔۔

حاکم بابا کے جملے اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

میں نے روضہ رسول کی جالیوں کو پکڑ کر ان کو تھام کر رو رو کر بلکتے ہوئے تمہیں مانگا زارا وہاں بھی جہاں لوگ بخشش کی دعا مانگتے ہیں میری زلت اور پستی کی انتہا دیکھو تم۔۔۔۔

میں نے اپنے رب سے تمہیں مانگا اپنے گناہوں کی معافی مانگی میرے رب نے میرے آنسو قبول کیے میری استغفار قبول کی مجھے چنا میرے مالک نے میرے گناہوں کی بخشش کی میری پکار پر کن کہا۔۔۔۔ میں خوش قسمت ہوں میرے رب نے میری توبہ میری شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہو کر سنی اور قبول کی۔۔۔۔

اس نے ڈبڈباتی نظروں سے اذہان کو دیکھا تھا جو آنکھوں میں آس اور امید کے دئیے جلانے لٹا اجھڑا ہوا کھڑا اس کے منہ سے نکلنے والے ایک جملے کی پکار پر کھڑا تھا۔۔۔۔

جس کی سانسیں یا تو حیات ہونی تھیں یا پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم۔۔۔۔ وہ اس کے عشق کی میراث تھی۔۔۔۔

کیا کبھی میراث بھی مکمل ہوتی ہے۔۔۔۔ اس نے اس کے چہرے پر برسوں کی تھکن دیکھی تھی۔۔۔۔ کچھ دیر پہلے والی رونق تو سجان نے پکڑ کر نوچ ڈالی تھی اس

کے منہ سے اس بار سوال اذہان حیات ملک کی زندگی کے ساتھ ساتھ نشرح کی زندگی کا بھی تھا۔۔۔۔

مگر سبحان تو نشرح سے پیار۔۔۔۔ اس کے دماغ میں سوال آیا تھا کیا سبحان نے یہ پتا لگنے کے بعد کے نشرح ازہان کی بہن ہے اس پیار کو بدلے میں۔۔۔۔۔۔۔ اس کے دل نے جواب دیا تھا۔۔۔

نہیں پیار بدلہ لینا نہیں سکھاتا پیار تو بدلنا سکھاتا ہے اسکی زندہ مثال اذہان حیات ملک تھا اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

میرے خیال میں زارا تمہارا ساتھ نہیں چاہتی اذہان حیات ملک اب تم اپنی بہن کو لے کر جا سکتے ہو باقی کے پیپرز پر ہم آمنے سامنے بیٹھ کر سائن کریں گے۔۔۔۔

زارا کو چپ چاپ کھڑے آنسو بہاتے دیکھ کر سبحان نے کہا تھا۔۔۔۔

تم ایسے کیسے اس پر اپنی مرضی مسلط کر سکتے ہو وہ رو رہی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کے وہ تمہاری مرضی میں راضی ہے۔۔۔ اسے بولنے کا موقع دو۔۔۔۔ نشرح

نے تڑپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ وہ کب یہ گوارا کر سکتی تھی کے اس کے بھائی کی خوشیاں برباد ہوں جو اسے اتنے کم عرصے کے لیے ملیں تھیں۔۔۔۔ وہ چاہتی تو اپنی سانسیں بھی اپنے بھائی کی خوشی کے لیے وار دیتی غصہ تو اسے زارا پر بھی بہت آہ رہا تھا کے وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔۔

میری بہن نے اگر اس شخص کے ساتھ رہنا ہوتا تو وہ مجھے بتاتی اسکی چپ ہی میرے لیے یہ اشارہ ہے کے اسے اذہان حیات ملک کے اسکے ساتھ رہنے یا نا رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ سبحان نے نشرح کو واضح الفاظ میں بتایا تھا۔۔۔۔

مگر مجھے پڑتا ہے فرق میرے زندگی زارا اذہان حیات ملک کے بغیر کچھ نہیں میرا وجود اس کے بغیر کچھ نہیں۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر زارا کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔۔

جب ہی زارا اپنی کلائی چھڑواکر سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

اذہان نے بے بسی سے اسے جاتا دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے جو زمین پر گر کر بے مول ہو گئے تھے۔۔۔۔

نشرح نے اذہان کی حالت دیکھ کر شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔۔اور اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔۔ اور سبحان نے دونوں کو دیکھ کر استہزائیہ مسکراہٹ دی تھی۔۔۔۔

اس کا قدم چوتھی سیڑھی پر تھا جب اس نے وہاں آنسو بہاتی کھڑی علیہا کو دیکھا تھا۔۔۔۔وہ اس کے پاس سے گرزکر اوپر جانا چاہتی تھی جب علیہا اس کا ہاتھ تھام کر نفی میں سر ہلاتی اسے نیچے کی طرف لائی تھی۔۔۔۔

سبحان نشرح اذہان تینوں نے آس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا ان آنکھوں میں کیا نظر آتا ہے آپ کو۔۔۔۔

علیہا نے زارا کا ہاتھ لے جاکر سبحان کے سامنے چھوڑا تھا۔۔۔۔

علیہا زارا کو کمرے میں لے کر جاؤ۔۔۔ سبحان نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

کیوں کیوں لے کر جاؤں---- دیکھیں زرا یہ آنسو اس چہرے کو پڑھیں کیا اس لڑکی میں اتنی ساکت باقی رہی ہے کے آپ کے فیصلے کو انکار کر سکے کچھ چھوڑا ہے آپ نے اس کے پلے---- کس سے علیحدہ کرنا چاہ رہے ہیں آپ اسے---- وہ شوہر ہیں ان کے----- یہ بیوی ہے آپ کی---- آپ کو پتا بھی ہے نکاح کی حیثیت کیا ہے اسلام میں کھیل ہے کیا اتنا مقدس رشتہ کے زبردستی شادی کروا لی طلاقیں لے لی بیٹھ گئے آرام سے---

اس نے افسردہ نظروں سے سبحان کو دیکھتے کہا تھا-----

علیہا تمہیں کچھ نہیں پتا اندر جاؤ---- سبحان نے غصے کو کنٹرول کرتے کہا تھا---

بابا کہتے تھے کے کبھی بھی مزاق میں بھی اس لفظ کو منہ سے نہیں نکالتے یہ گندی بات ہوتی ہے جب کسی کی بیٹی کو طلاق ہوتی ہے تو عرش ہل جاتا ہے آسمان کانپ اٹھتا ہے یہ اس قدر گندا اور گھناؤنا فعل ہے مگر آپ کی تو بولتے ہوئے زبان بھی نہیں لڑکھڑائی آپ کو تو کہتے ہوئے شرم بھی نہیں أئی۔۔۔۔ زارا کے ساتھ ساتھ آپ اپنی بھی زندگی برباد کر رہے ہیں اس کا کیا قصور ہے جس نے آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کے خواب دیکھے تھے جسے آپ نے خود خواب دکھا کر خود ہی اسکے لیے مونسٹر بن گئے ہیں۔۔۔۔

اس نے نشرح کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

پتہ ہے میں آپ کو پیٹر مین کیوں کہتی تھی کیوں کے آپ میں وہ سب کچھ تھا جو میں بچپن میں اپنے بھائی کے لیے خواب سجاتی تھی۔۔۔ کے کاش میرا بھائی ہوتا

اسے میں پیٹر مین کہتی وہ ہی میری پیسٹری ہوتا وہی میرا مفن وہی میری چاکلیٹس وہی میرا فائٹر وہی میرا رائیل کنگ وہی میری نیکی۔۔۔۔ تو آپ نے کیا کیا۔۔۔ آپ اس قابل ہی نہیں ہیں کے آپ کو پیٹر مین کہا جائے۔۔۔۔

اس نے آنسو بہاتے ہوئے اسکی طرف سے رخ موڑ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

علیہا تم ایسے کیسے کہہ سکتی تم نہیں جانتی اس نے زارا کو کتنی اذیت دی ہے۔۔۔۔ اس نے علیہا کا رخ اپنی طرف کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مسٹر سبحان اگر اے ذی نے زارا کو تکلیفیں دیں ہیں تو وہ معافی بھی تو مانگ چکے ہیں۔۔۔۔ اس نے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور سبحان نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ جس نے آج پہلی بار اسے پیٹر مین کی جگہ کچھ اور کہا تھا۔۔۔ اس کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

یو ڈونٹ ہیو ٹو ڈو دس ود می سے پیٹر مین۔۔۔۔ سبحان نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

نو آئی ڈونٹ کوز یو ڈونٹ ڈیزرو دس۔۔۔۔ اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تم نہیں جانتی علیہا یہ شخص نکاح کے بغیر اسے اپنے بیڈ روم میں رکھ چکا ہے اٹس ناٹ گڑ وائے ڈونٹ یو انڈرسٹینڈ۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا آپ معافی پر یقین رکھتے ہیں مسٹر سجان وہ معافی جو اگر اللہ دے دے تو بندے کی کیا اوقات ہے وہ معاف نا کرے۔۔۔۔ ان کو تو معافی خدا کی طرف سے مل چکی ہے پھر میری اور آپ کی کیا اوقات ہے کے ہم شہنشاہ بنیں۔۔۔۔

آیا تھا مجھے بھی بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔ مگر ایک وقت تھا۔۔۔۔ پھر جب میں نے ان کی تڑپ دیکھی ان آنکھوں میں ندامت کے انسو دیکھے تو مجھے یقین ہو گیا کے اللہ راضی ہو جاتا ہے وہ تو اپنے بندے کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔۔۔

واقعی اللہ راضی ہو جاتا ہے بندے نہیں راضی ہوتے۔۔۔۔ اس نے سجان کی طرف نفرت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں اس شخص کو معاف نہیں کر سکتا اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔

افسوس ہو رہا ہے مجھے کے میرا بھائی ایسے کر سکتا ہے۔۔۔۔کیا آپ واقعی اس نبی کی امت میں سے ہیں جس نبی پر طائف والوں نے پتھر برسائے کے جب فرشتوں نے کہا کے اے اللہ کے نبی اگر آپ چاہیں تو ہم ان پر پہاڑ گرا کر ان کو نیست و نابود کر دیتے ہیں تو آپ نے تب بھی ان کے لیے دعا کی ان کو بد دعا نہیں دی معاف کر دیا۔۔۔ آج آپ اپنے نبی کی سنت پر عمل کر کے ان کو معاف کریں گے تو قیامت کے دن شاید سر خرو ہو جائیں اپنے رب اور اپنے نبی کے آگے کے جب سوال ہو گا کے جب میں نے اپنے بندے کی تذلیل کیے بغیر اس کی معافی قبول کی تھی اس کی التجا کو رد نہیں کیا تھا تو تم کون ہوتے تھے اسکے

اور میرے معاملے کو لوگوں کے سامنے لانے والے اختیار ہونے کے باوجود اسکو معاف نا کرنے والے بلکہ اسکا تماشہ بنانے والے۔۔۔۔

تب کیا جواب دیں گے ہے کوئی جواب آپ کے پاس۔۔۔۔

چلیں یہ چھوڑیں یہ بتائیں کے یہ کیوں کہا جاتا ہے کے ہم نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا۔۔۔۔ وہ بھی ہم جیسے ہی لوگ ہوتے ہیں نا جو اپنا معاملہ اللہ کی عدالت میں پیش کرتے ہیں بدلہ نہیں لیتے کیونکہ بدلہ لینا تو ہمیں نہیں سکھایا گیا۔۔۔۔ ہاں ہم اپنا معاملہ اس کے سپرد ضرور کر سکتے ہیں ہیں جو انصاف کرنے والا ہے۔۔۔۔ دل بڑا کریں اور دیکھیں کے آپ اپنے بدلے کی آڑ میں کیا کچھ کر گئے ہیں ایک معصوم دل کو اتنی بری طرح روند چکے ہیں کے آپ کے تو شاید ندامت کے آنسو بھی قبول نا ہوں کیونکہ یہ کرم بھی اللہ اپنے خاص لوگوں پر کرتا ہے۔۔۔۔

اس کی آواز کانپ رہی تھی وہ رو رہی تھی۔۔۔۔ اسے شاید درد ہو رہا تھا سر میں اس لیے بار بار سر پکڑے کنپٹی دباتے بول رہی تھی۔۔۔

تم تم ٹھیک ہو علیہا۔۔۔۔ سبحان نے اس کے ماتھے پر ہاتھ لگاتے کہا تھا اسے فکر ہوئی تھی اس کی اذہان زارا نشرح بھی پاس آئے تھے اس کے۔۔۔

دیکھیں اسے یہ وہ لڑکی ہے جو محبت کرے گی مگر اپنے اصول نہیں توڑے گی اس کو میں نے اپنے سامنے دعاؤں میں روتے گڑگڑاتے تہجدوں میں اذہان حیات ملک کے دل سے اپنی محنت کے جانے اسکی صحت سلامتی کی دعائیں مانگتے ان گناہگار آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔ یہ وہ لڑکی ہے جو کبھی منہ سے نہیں بولے گی مگر یہ اس شخص سے علیحدہ ہوئی تو یہ مر جائے گی۔۔۔

اس نے زارا کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔

دیکھیں یہ وہی اذہان حیات ملک ہے جسے آپ بے ہوشی کی حالت میں دھوکہ دے کر قبرستان چھوڑ ائے تھے۔۔۔ وہ جو کبھی قبرستان نہیں گیا تھا جسے قبروں سے ڈر لگتا تھا جس کو سانپ سے ڈر لگتا تھا اس نے جب منہدم ہوئی قبر پر لیٹے آنکھ کھولی تو اسکے گلے میں جھولتے سانپ نے پھن پھیلا کر اسے ڈسنا چاہا تب اس شہر خاموشاں میں رب نے اس کی مدد کی۔۔۔

اس رب نے جس کی ہمیشہ انہوں نے نا فرمانی کی جس کی دی ہوئی کسی بھی تعلیمات پر کبھی عمل نہیں کیا اس رب نے ان کی مدد کی آپ سوچ سکتے ہیں میرا رب کتنا مہربان ہے۔۔۔

اس نے آنکھوں میں چمک لاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اٹھو ہم ہوسپٹل جا رہے ہیں یو آر ناٹ ویل علیہا۔۔۔۔ سجان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کبھی اس قبرستان میں اے زی کی جگہ ایک منٹ کو خود کو تصور کر کے دیکھیں آپ کی روح نا کانپ گئی تو کہنا ۔۔۔ اس نے سجان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اور سجان نے خوف سے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں علیہا استہزائیہ سا ہنسی تھی۔۔۔۔

نہیں مسٹر سبحان ہم تصور بھی نہیں کر سکتے یہ سب۔۔۔ یہی نہیں جب زارا کا دل بند ہوا تھا نا این اسی وقت اسی لمحے اے ذی کا بھی دل ساکت ہوا تھا۔۔۔۔ اذہان اور زارا نے علیہا کی بات سن کر ایک پل میں ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔ اس لیے کے ان کی زندگی میں زبردستی کسی کو شامل کیا جارہا تھا۔۔۔ اس لیے ان کے دل نے کسی اور کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

اور پتا ہے اللہ بھی نہیں چاہتے تھے ایسا کیونکہ ان کا جوڑا تھا آسمان پر بن چکا تھا۔۔۔ پھر یہ کیسے کسی کے ہو سکتے تھے۔۔۔۔ وہاں جہاں آپ اپ کے ڈاکٹرز آپ کی سائنس بے بس ہو جاتی ہے وہیں میرے رب کی وسعتیں شروع ہوتی ہیں۔۔۔۔

آپ کیسے رب کے فیصلے کو جھٹلا سکتے ہیں کچھ چیزیں قسمت میں لکھ دی جا چکی ہوتیں ہیں کچھ فیصلے رب کی طرف سے یوتے ہیں اورکچھ لوگوں کی ہدایت کٹھن مراحل میں سے گزر کر انکو سونپی جاتی ہے----- کچھ کہانیاں برے واقعات کے بعد بھی رخ موڑتی ہیں-----

ان کے نکاح کا فیصلہ اللہ کے بعد اس دنیا میں حاکم بابا نے کیا--- کیا آپ کو لگتاہے کے وہ معتبر اور زمانہ شناس ہستی زارا کے معاملے میں کوئی کوتاہی برت سکتی ہے--- فور گوڈ سیک سمجھیں نکلیں اس خود اذیتی کی مقابلہ بازی حد بندی اور بدلے کی آگ سے پلیز----

اس نے ہاتھ جوڑے تھے ۔۔۔۔۔۔ رو رو کر اس کی آنکھیں لال ہو رہیں تھیں اور رنگ پیلا۔۔۔۔۔ سبحان نے پہلے اسکی طرف غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔ پھر اذہان کی طرف۔۔۔۔

آئی ایم سوری سبحان۔۔۔۔۔ بٹ آئی کانٹ لیو ود آؤٹ زارا اذہان حیات ملک۔۔۔۔ اذہان نے اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔ اور اسی لمحے سبحان نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

نہیں یار پلیز ایسے مت کہو تم مجھے معاف کر دو میں نے بہت برا کیا بدلے کی آگ میں آج اگر علیہا نا ہوتی تو میں پتہ نہیں کیا سے کیا کر جاتا۔۔۔۔ اس نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

پھر اس کے گلے سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔

سو فرینڈز۔۔ سجان نے اذہان کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا فرینڈز۔۔۔۔ اذہان نے اس کا ہاتھ تھام کر ایک بار سے پھر اس کے گلے لگا تھا۔۔۔۔

سجان نے جھک کر پہلے علیہا کے آنسو صاف کیے تھے پھراس کے ماتھے پر بوسا دیا تھا۔۔ ۔

زارا اور نشرح بس بدلتے ماحول اور نم آنکھوں سے علیہا کی کاروائی دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

اے ذی اس کو لے جائیں اپنے ساتھ اور اس کہیے گا کے علیہا درید نے زارا درید کو خدا کے سپرد کر دیا۔۔۔۔ اس نے زارا کا ہاتھ اذہان کے ہاتھ میں دیتا ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مگر ایسے کیسے میں باقاعدہ شادی کروں گا اپنی بہن کی سجان نے علیہا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مگر میں رخصتی کر رہی ہوں شادی ہم اپنے گھر جاکر بھی کر لیں گے۔۔۔۔

اب جائیں اے ذی۔۔۔۔ اس نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کہاں کیوٹ گرل۔۔۔۔ اگر میں زارا درید کے حق میں فیصلہ کر سکتی ہوں تو میں نشرح کبیر ملک کے حق میں بھی فیصلہ کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

اب سے آپ کا یہی گھر ہے۔۔۔۔۔ اس نے سبحان کے ہاتھ میں نشرح کا ہاتھ دیتے کہا تھا۔۔۔

تبھی اذہان نے علیہا کی طرف دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو کے یہ مت کرو۔۔۔۔ اور اس نے بھی اشارے سے اسے تسلی دی تھی کے جو ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

اچھا تم تو ساتھ چلو۔۔۔۔ اذہان نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں میں کیوں جاؤ آپ کے پاس آپ اپنی زارا کو لے کر جائیں میں تو اپنے پیٹر مین کے ساتھ رہوں گی ہمیشہ ہمیشہ کوز ہی از مائی ایوری تنگ اس نے ہاتھ کا پنچ بنا کر جوش سے سبحان کے آگے کرتے کہا تھا۔۔۔۔ جسے پر سبحان نے بھی اپنا پنچ بنا کر اس کے ہاتھ کے ساتھ ٹچ کیا تھا۔۔۔۔

می۔۔۔۔میں۔۔۔۔ میں بھی چلتی ہوں بھائی۔۔۔۔ نشرح کہتے ہی اذہان اور زارا کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

پلیز کیوٹ گرل۔۔۔۔۔ علیہا اسکا ہاتھ تھام کر واپس لائی تھی اور سبحان کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ دیا تھا۔۔۔۔

اور سبحان کے دوسرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ پھر مسکرا کر سبحان کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو علیہا۔۔۔ سبحان نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔

ہاں ٹھیک ہوں بس سر میں اور کمر میں درد ہے۔۔۔ رات کافی ہو چکی ہے اب ہم سب کو آرام کرنا چاہیے۔۔۔۔

وہ لوگ دروازے تک اذہان اور زارا کو چھوڑنے آئے تھے۔۔۔ وہ دونوں تو نشرح کے اپارٹمنٹ میں چلے گئے تھے۔۔۔۔

اور وہ ان دونوں کے ساتھ واپس ائی تھی کمرے میں۔۔۔۔

تم بیٹھو میں کچھ لاتی ہوں تمہارے کھانے کے لیے۔۔۔ نشرح کچن کی طرف بڑھی تھی علیہا سے کہہ کر۔۔۔

تم نے دوپہر کو بھی کچھ نہیں لیا تھا اور نا ہی میڈیسن اس لیے ایسا ہو رہا ہے ناں۔۔۔۔ سبحان نے فکر مندی سے کہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری پیٹر مین آگر آپ کو میری کوئی بات بری لگی ہو تو۔۔۔۔ ائی ایم سو سوری۔۔۔۔ اس نے چہرہ جھکاتے ہوئے کان پکڑ کر کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں بلکہ ائی ایم تھینک فل ٹو یو جو باتیں نہیں سمجھ پایا وہ تم۔نے مجھے کتنے اچھے سے سمجھائیں اب بس میری دعا ہے کے زارا اور ازہان ہمیشہ خوش رہیں۔۔۔۔ اس نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔

ویسے ایک بات بری لگی اور لگا کے کبھی سانس نہیں لے پاؤں گا۔۔۔ دل بھی تڑپ اٹھا تھا جب تم نے مجھے مسٹر سجان بولا تھا پلیز علیہا کبھی بھی مجھے اس رشتے سے دور نا کرنا اس نے التجا کی تھی۔۔۔

کبھی بھی نہیں کروں گی۔۔۔۔ علیہا نے اس کو ہگ کیا تھا۔۔۔۔

ویسے کچن والی کو منانے کے کیا ارادے ہیں۔۔۔۔ بچاری کے ساتھ بہت برا کیا آپ نے۔۔۔۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

بہت محبت کرتاہو میں تم تینوں سے علیہا اتنی کے کبھی کبھی اپنی ذات کی بھی نفی کر جاتا ہوں۔۔۔۔ اگر بات میری ذات کی ہوتی تو میں اپنی جان کو کبھی تکلیف نا

دیتاوہ روح کا سکون ہے میرے لیے---- میں نہیں جانتا اب یہ رشتہ چل پائے گا بھی یا نہیں یاوہ مجھ پر ایک بار پھر سے اعتبار کر پائے گی بھی یا نہیں--- اب میں اس پر چھوڑتا ہوں سب جیسے وہ چاہے----

سبحان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا---

آپ کو ایک بار ان سے معافی مانگنی چاہیے علیہا نے کہا تھا-----

میں مانگو گا پر میں اب اس کے فیصلے کو دل سے تسلیم کروں گا وہ خوش رہے بس پھر چاہے مجھ سے علیحدہ ہو کر ہی---- اس نے اپنے لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے کہا تھا--- مگر پھر بھی اس کی اواز بھرا گئی تھی----

اور علیھا نے اسکی آواز کا درد واضح محسوس کیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ فارم ہاؤس سے اہ گئی تھی۔۔۔ رات کا ایک بج رہا تھا ارحان کا کچھ پتہ نہیں تھا انتظار کر کر کے وہ تھک گئی تھی اب۔۔ ہونہی صوفے پر بیٹھے بیٹھے روتے روتے آنکھ لگی تھی۔۔۔ جب کمرہ کھلنے کی آواز ائی تھی۔۔۔۔

آپ اہ گئے ارحان میں کھانا لاؤ آپ کے لیے۔۔۔ اس نے اٹھ کر اس کے پاس جاتے کہا تھا پھر اس کا کوٹ اتارنے میں ہیلپ کرنے لگی تو اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا۔۔

سٹے اوے دور رہا کرو مجھ سے اور یہ پکڑو۔۔۔۔

اس نے کوٹ کی پوکٹ سے کچھ پیپرز نکال کر دیئے تھے اس کے ہاتھ میں۔۔۔۔

یہ پکڑو آج سے تم ازاد ہو میری طرف سے اس میں تمھاری مانچسٹر کی ٹکٹ ہے صبح فلائٹ ہے تمھاری اپنی بہن کے پاس چلی جاؤ ڈرائیور چھوڑ ائے گا ائیر پورٹ بڑی ماما سے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں میں وقت گزرنے کے ساتھ انھیں بتا دوں گا۔۔۔۔۔

امل ارحان کبیر ملک میری طرف سے تم ازاد ہو۔۔۔۔کہتے وہ واشروم میں گھسا تھا یہ دیکھے بغیر کے سامنے کھڑی لڑکی پر وہ کیا قیامت ڈھا گیا ہے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ار۔۔۔۔۔ارہ۔۔۔۔۔ارہان کیا بات۔۔۔۔ تم۔۔۔۔مجھے ڈائیورس دے رہے ہو۔۔۔۔امل نے بے یقینی سے ڈبڈباتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

کر دوں گا تمہارا یہ شوق بھی پورا دو دن بعد پیپرز تم تک پہنچ جائیں گے ابھی ٹائم ہے پیپرز بننے کا بول دیا ہے۔۔۔ اس نے الماری میں سے کپڑے نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری ارہان پلیز مجھے معاف۔۔۔۔۔

امل شٹ اپ۔۔۔۔ ایک ہی بات کو بار بار کرنے کی ضرورت نہیں ہٹو سامنے سے۔۔۔۔۔

اس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ سامنے سے ہٹی تھی اور ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

یسس کم ان۔۔۔۔ دروازے پر ہونے والی دستک پر ارہان نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ارہان بھائی آپ کی کافی۔۔۔ اور امل بھابھی آپ کے لیے بیگم صاحبہ نے دودھ بھجوایا ہے۔۔۔۔

ملازمہ نے میز پر ٹرے رکھی تھی۔۔۔۔۔

کیسی جا رہی ہے تمہاری سٹڈی فاطمہ۔۔۔ ارہان نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

ارہان بھائی آپ حاجرہ اماں سے بولیں نا کے مجھے پڑھنے بھی دیا کریں ہر ٹائم کہتیں ہیں کام کرو کام کرو۔۔۔۔ اس نے ارہان کی طرف دیکھتے ہوئے ریکوسٹ کی تھی۔۔۔۔۔

اوکے میں کہہ دو گا بٹ تم نے اپنی سٹڈی پر فوکس کرنا ہے۔۔۔ ارہان نے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بھابھی یہ آپ کی گردن پر کیا ہوا۔۔۔ فاطمہ نے دیکھتے ہی کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں وہ وہ مجھ سے اپنے ہی نیل لگ گئے تھے تم بڑی ماما سے شکریہ بولنا اوکے۔۔۔۔ امل نے فوراً دوپٹے سے گردن پر بنے لو بائٹ کے

نشان کو چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور اسی لمحے ارہان کی نظر غیر ارادی طور پر امل کی گردن کی طرف اٹھی تھی۔۔۔۔

کیسے وہ اسے خود سے دور کر سکتا تھا کیسے اس کی قربت کے بغیر وہ رہ سکتا تھا۔۔۔

اسے اپنی محبتوں میں پور پور بھگونے کے بعد کیسے اس کو دور بھیج سکتا تھا وہ۔۔۔

جی ٹھیک ہے میں کہہ دوں گی۔۔۔۔ فاطمہ کہتے جا چکی تھی۔۔۔۔۔

ارہان آپ میرے بغیر رہ لیں گے۔۔۔ اس نے ایک بار پھر سے اس کے سامنے اہ کر کہا تھا۔۔۔

رہ لوں گا اس خوشی کے ساتھ کے ایٹ لیسٹ آب میری زندگی میں کوئی دھوکے باز تو نہیں ہو گا۔۔۔

اس نے موبائل چارجر پر لگاتے کہا تھا۔۔۔

ارہان جیسے آپ محبت کرتے ہیں اپنے بھائی سے ویسے ہی میں زارا سے محبت کرتی ہوں میں اسکے وعدے کو کیسے توڑ سکتی تھی۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اگر کوئی آپ کے آگے ایڑیاں رگڑ کر مر رہا ہو اور آپ کو معلوم ہو کے اس کو زندگی کی طرف لانے کے لیے آپ کو وعدہ توڑنا ہو گا تو میرے نزدیک زندگی سے زیادہ ضروری وعدہ نا ہوتا اگر تمہاری جگہ میں ہوتا ناں امل تو جس دن میں بھائی کو اس قبرستان سے لایا تھا ناں اسی دن ان کو زارا کا بتا کر ان کی سانسوں کو اتنی مشکلیں جھیلنے سے بچا دیتا۔۔۔۔

اس نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

ارہان مگر میری بات۔۔۔۔۔۔

نو مور ارگیو امل میں فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔۔ اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

میں آپ کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی ارہان ائی نیڈ یو ان مائی لائف--- آئی لو یو یو ڈونٹ ہیو ٹو ڈو دس ود می اس نے روتے ہوئے کہا تھا---

یہ سب مجھے دھوکہ دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا--- صبح ریڈی رہنا فلائیٹ ہے تمہاری-----

وہ لیپ ٹاپ لے کر سٹڈی روم کی طرف چلا گیا تھا---

اور وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی--- یہ تکلیف ہی اس کے لیے دل دہلا دینے سے بڑی تھی کے اسے اس کے بغیر رہنا تھا جس کو اب وہ اپنا سب کچھ مان چکی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر اس ہفتے کو الیکشن کی پولنگ کا عمل شروع ہو جائے گا تو میں آج ہی وہ تصویریں اور ویڈیوز کسی بڑے ٹی وی چینل کو دے آتا ہو ویسے بھی یہ لوگ تو بہانہ

ڈھونڈتے ہیں ان مرچ مسالوں کا۔۔۔۔ سنا ہے اذہان بھی باہر کے کسی ملک گیا ہوا ہے اور حیات ملک بھی۔۔۔۔

یاور احمد کے سیکرٹری نے اس سے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں وہ تصویریں اور ویڈیوز پولنگ سے چند گھنٹے پہلے منظر عام پر آئیں گی۔۔۔۔ اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر سر اس سے کیا فائدہ ہو گا۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے کہا تھا۔۔۔۔

بیوقوف انسان اس سے یہ ہو گا کے ان کے سارے ووٹ ہماری طرف ہو جائیں گے ویسے بھی کافی عرصہ سے اذہان نے کوئی پریس کانفرنس نہیں کی لوگ تو ان کی پارٹی کے خلاف ہیں ابھی سے۔۔۔۔ پھر یہ ہو گا کے جب ہم وہ ویڈیوز دے کر یہ خبر چلائیں گے کے اذہان حیات ملک نے ایک نہتی لڑکی کی عزت لوٹی ہے تو لوگوں کو اس سے مزید نفرت ہو گی۔۔۔۔۔ اور پتہ ہے یہ خبر ہم چلوائیں گے جمعے کی رات اور اس سے اگلی خبر پتہ کیا ہو گی۔۔۔۔۔۔ ہاہاہاہا ہاہاہاہا۔۔۔۔

یاور احمد نے ہنستے ہوئے اگلی بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔

اگلی خبر کیا سر۔۔۔ سیکرٹری نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے میں نے اس لڑکی کو زندہ کیوں چھوڑا۔۔۔

اس نے الٹا اس سے ہی سوال کیا تھا۔۔۔

اس کو مارنے کے لیے۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔

وہ بلند بانگ قہقہہ لگاتے ہنسا تھا۔۔۔۔

مگر سر اپ نے اگر مارنا ہی تھا تو آپ اسے تبھی مار دیتے اب کیوں یہ سب کرنا ہے ایسے اسے چھوڑ کر۔۔۔۔ پھر اسے مارنا یہ لاجیک مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔ سیکرٹری نے پوچھا۔۔۔۔

پاگل انسان اس لڑکی کو اگر تب مار دیتا تو جتنے ملکوں کے ریسورسز ہیں وہ کسی بھی طرح کیسے بھی کر کے اس بات کی تہہ تک پہنچ ہی جاتے کے اس لڑکی کو کس نے مارا کیونکہ اذہان اس کو پسند کرتا ہے اور وہ پتہ لگوا لیتا اور پھر وہ اس بات کو بھی دبا دیتے ہمارے ہاتھ کیا آتا۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔

اس نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر سر اب ہمیں کیا پتہ کے وہ لڑکی کہاں ہے ہم کیسے پہنچیں گے اس تک سیکرٹری نے کہا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی مانچسٹر میں ہے اپنے بھائی کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔۔ جمعرات کو ہمارے کچھ بندے جائیں گے وہاں اس کی عزت ہاہاہاہا پھر اسے مار دیں گے۔۔۔۔ وہاں

پر ہم اذہان کی ویڈیوز ایڈٹ کروائیں گے اور پھر اذہان کے ڈی این اے سے میچ ایک ڈی این اے بنوائیں گے----

اور اس کی یہ والی ساری کروائی ہم پولنگ کے دوران ہر ٹی وی چینل پر لگوائیں گے اور ہم بغیر لڑے ہی جیت جائیں گے یہ کرسی یہ عہدہ یہ وزارت سب کچھ یاور احمد کا ہو گا--- پر اس میں وہ نازک سی حسن کی کلی بری طرح مسلی جائے گی----

بٹ خیر--- ایوری تنگ از فئیر ان لو اینڈ وار---- ہاہاہاہا--- ہاہاہاہا--- اسنے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا----

سر کیا آپ کو لگتا ہے کے یہ پلان کامیاب ہو جائے گا----

سیکرٹری نے کچھ سمجھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلکل ہو گا اور تم دیکھنا تم دیکھنا کے کیسے ملکوں کے چہرے اترے ہوئے ہوں گے کیسے وہ اپنی نا کامی پر تل تل تڑپے گے۔۔۔۔ اور یاور احمد ان کی ہار کا جشن منائے گا۔۔۔ اب تو بے صبری سے انتظار ہے مجھے الیکشن والے دن کا بس تم اپنی تیاری مکمل رکھنا۔۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے سیکرٹری سے کہا تھا۔۔۔

آپ فکر نا کریں سر سب کچھ آپ کے کہے کے مطابق ہو گا۔۔۔ سیکرٹری نے یقین دہانی کروائی تھی ۔۔

گڈ ویری گڈ شاباش۔۔۔۔ یاور احمد نے خوش کن لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پیٹر مین سر پر کیا ہوا تھا۔۔۔۔ علیہا نے اس سے میڈیسن لیتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

تمہاری کیوٹ گرل نے پتھر اٹھا کر مارا ہے وہ تو شکر ہے کے آنکھ میں نہیں لگا ورنہ تو اندھا بیٹھا ہوتا میں تمہارے سامنے۔۔۔۔ اس نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا ہاہاہاہا سیریسلی علیہا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سیریسلی یار اب تم بھی مجھ پر ہنسو گی ناٹ فئیر۔۔۔۔ سبحان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا اچھا نہیں ہنستی لائیں ڈریسنگ کر دوں میں دوبارہ آپ کی۔۔۔۔ علیھا نے آگے بڑھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں ڈریسنگ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ آتے ہوئے کروا کر ائے تھے۔۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔۔

چلیں علیھا سونے۔۔۔۔ نشرح کچن کے برتن سمیٹ کر آئی تھی۔۔۔ اور اس کے سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ سوئیں گی۔۔۔۔۔ اس نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔ نشرح نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے علیہا گڈ نائٹ۔۔۔۔ سبحان بھی کہتے اپنے روم میں چلے گیا تھا۔۔۔۔

مگر کیوٹ گرل اب تو آپ کے ہبی پیٹر مین ہیں آپ کا اور ان کا روم ایک ہونا چاہیے۔۔۔ تو آپ کو اپنے ہبی کے روم میں جانا چاہیے۔ ۔۔۔۔ اس نے صاف لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔م۔۔۔۔مجھے زارا کہہ کر گئی تھی ناں کے میں تمہارے ساتھ تمہارا روم شئیر کروں کیونکہ تمہیں رات میں کچھ بھی چاہیے ہوتا ہے ناں اس لیے۔۔۔۔

اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر گڑبڑاتے کہا تھا۔۔۔۔

بٹ کیوٹ گرل میں آج رات آپ کو اپنے روم میں نہیں آنے دے سکتی کل زارا درید کی برتھ ڈے ہے اور مجھے سرپرائز ریڈی کرنا ہے۔۔۔۔

اس نے جواز پیش کیا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے ناں ہم دونوں مل کر ریڈی کریں گے آہ جاؤ اس نے مدد کی پیشکش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں ایسے تو آپ کو ائیڈیاز مل جائیں گے اور وہ ائیڈیاز کاپی کر کے آپ بھی اپنا سرپرائز ریڈی کر لیں گی۔۔۔۔ اس لیے آج کی رات علیہا درید کے روم میں نو انٹری۔۔۔۔ اس نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا تھا اور پھر اپنے روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔

کیا کروں علیہا بھی گئی۔۔۔۔ اب کہاں جاؤ۔۔۔ اپنے اپارٹمنٹ بھی نہیں جا سکتی زارا اور بھائی کو ڈسٹرب نہیں کر سکتی اتنی دیر بعد تو ملے ہیں وہ دونوں۔۔۔۔

اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایسا کرتی ہوں ادھر ہی سو جاتی ہوں صوفے پر ویسے بھی کوئی آنے والا تو ہے نہیں سب سونے چلے گئے ہیں۔۔۔ اس نے اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھتے کہا تھا۔۔۔ پھر کشن رکھ کر سر کے نیچے وہی پر کروٹ لے کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

آف آج تو اسی جینز میں سونا ہو گا۔۔۔ نائٹ ڈریس بھی اپارٹمنٹ میں ہے۔۔۔۔ سبحان جعفر تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ میری زندگی کو جہنم بنا دیا ہے تم نے صرف اور صرف اذہان بھائی اور علیہا کی خوشی کے لیے میں اس گھر میں موجود ہوں ورنہ تم جیسے دھوکے بازپلینر کو میں وہاں مار کر پھینک کر آتی جہاں سے تمہاری لاش بھئ نا ملتی۔۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو اس نے دوسرے کشن کو گلے سے لگاتے ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کاش سجان جو آج ہوا وہ کبھی نا ہوتا کاش ہم نا رملی ایک دوسرے کی لائف میں آتے کاش میرے خواب کبھی نا ٹوٹتے۔۔۔۔ میں اسی آئس ہاؤس کی کوئین ہوتی اور تم میرے کنگ اس ٹھنڈے برفیلے ہاؤس میں میں تمہاری پناہوں میں رہتی کبھی ہنستے کبھی روتے زندگی کے دن اس ٹھنڈے آئس ہاؤس میں کتنے اچھے گزرتے مگر اب تم نے مجھے یہ جو جلتا ہوا گھر دیا ہے نا یہ ٹوٹا گھر دیا ہے وہ الاؤ میرے سینے میں دھکایا ہے ناں جس کی جلن سے میں پور پور جل رہی ہوں اس الاؤ کی جلن میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ محبت کے جھانسے میں لاکر جو دھوکا تم نے میرے مقدر میں لکھا ہے اس دھوکے نے میرے سکون کو برباد کر دیا ہے۔۔۔۔ میں تمہارے دھوکے سمیت تم سے اپنی ہر ہر اذیت کا بدلہ لوں گی۔۔۔ ایک بار بھائی کا اور زارا کا رشتہ مضبوط ہو جائے پھر میں بھی اس رشتے کو ختم کر دوں گی اور تمہاری محبت کو بھی اس دل سے۔۔۔

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے پکا ارادہ کیا تھا۔۔۔۔

پھر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

میں نہیں جانتا میں اپنے اور تمہارے درمیان کی خلش کو کیسے دور کروں میں چاہ کر بھی سکون سے نہیں رہ پاہ رہا نشو تمہیں دی جانے والی اذیت مجھے کروٹ کروٹ تکلیف دے رہی ہے۔۔۔۔ اس نے کروٹیں لیتے ہوئے نیند نا آنے پر بے بسی سے سوچا تھا۔۔۔

میں ایک کوشش تو کر سکتا ہوں نا اسے منانے کی اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگوں گا تب تو وہ مجھے معاف کر دے گی۔۔۔ اور مجھے یہ سب آج اور ابھی کرنا

ہے۔۔۔۔ اگر آج نا کر پایا تو پھر کبھی نہیں کر پاؤں گا یہ رنجشیں یو ہی بڑھتی جائیں گی۔۔۔۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ زخم جو میں نے تمہیں دیا ہے وہ اور گہرا ہوتا جائے گا۔۔۔۔ اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

ایسا کرتا ہوں پہلے دو کپ کافی بناتا ہوں اور پھر اس سے کہوں گا کے ایک بار بیٹھ کر اس سے تسلی سے بات کر لوں گا۔۔۔ اس سے کہوں گا کے پلیز ایک بار میری بات سن لے۔۔۔ منت کروں گا۔۔۔۔ دل میں اگلا لائحہ عمل تیار کرتے وہ کچن میں جانے کی طرف بڑھا تھا جب ڈرائنگ روم کے صوفے پر اسے لیٹا دیکھا تو قدم خود بخود اس کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

وہ جو کشن کو ہگ کیے ٹائٹ ہائی نیک پہنے کوٹ اتارے بے فکر چہرے پر بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں سجائے سوئی ہوئی تھی----

آگے بڑھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سجان نے ہاتھوں کے پوروں سے اس کے بال اس کے چہرے سے پیچھے کیے تھے-----

معصوم----- اس کے چہرے پر معصومیت دیکھتے اس کے منہ سے بے تحاشہ نکلا تھا----

چہرے سے نظر ہوتی گردن پر رکی دل نے بے تحاشہ ضد کی لبوں سے گردن کو محسوس کرنے کی تو نظروں کا رخ بدلہ اور اگلے ہی لمحے نظر پیٹ پر جا کر رکی جہاں سے ہائی نیک تھوڑی اوپر ہوئی تھی اور دودھیا پیٹ چاندی کی طرح چمک رہا تھا----

امڈتے جذبات کو قابو کرتے ہاتھ بڑھا کر ہائی نیک کو نیچے کیا تھا۔۔۔۔ پھر اس کے ٹھٹھرتے وجود کو دیکھا جو ہیٹر اون کیے بغیر کوئی بھی بلینکٹ لیے بغیر خود کو اذیت دیتے سو رہی تھی۔۔۔۔ ہاتھ غیر ارادی طور پر پاؤں کو لگایا تھا ٹھنڈے برف میں لگے پاؤں کا احساس ہوتے ایک پل کو شدید غصہ آیا۔۔۔

پل بھر میں اس کی کمر کے نیچے ہاتھ ڈالا تھا باہوں میں بھرا تھا اور اپنے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ وہ جو گہری نیند سوئی ہوئی تھی احساس بھی نہیں ہوا تھا اس ٹائم اس کی باہوں میں۔۔۔

اس نے روم میں لے جا کر اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔ نرم گرم آغوش محسوس ہوتے نشرح نے اس کے بیڈ پر لٹاتے ہی اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اس میں

گھسنا چاہا تھا ٹھنڈ سے بچنے کے لیے۔۔۔۔ اور اسی لمحے سبحان کے لب اس کی گردن سے ٹچ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تھوڑا سا ہاتھ بڑھاکر اس نے کمفرٹر کھینچ کر اپنے اور اسکے اوپر کیا تھا اور پھر تھوڑا پیچھے ہٹنا چاہا تھا کے ایک بار پھر سے نشرح نے اس کے گرد اپنا مضبوط حصار بنایا تھا۔۔۔اور اس بار پھر سے اس کے لب اس کی گردن کے ساتھ ٹچ ہوئے تھے۔۔۔۔ مگر اس بار سبحان نے پیچھے ہونے کی بجائے اپنا منہ اسکی گردن میں چھپایا۔۔۔۔ جا بجا گردن پر لمس چھوڑنے لگے تھے اسکے لب۔۔۔۔

مونچھوں اور بئیرڈ کی چھبن سے وہ تھوڑا کسمسائی تھی نیند میں پھر سے چھبن شدید ہوئی تھی۔۔۔ ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔ خود پر بوجھ محسوس کرتے اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے یہاں لانے والے۔۔۔۔ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ کر پیچھے ہٹاتے اس نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کا شوہر مسز اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے نشرح نے غصے سے غراتے اس کو دور دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کتنا دور اتنا دور بہت ہے۔۔۔۔ اس نے اس کی شہہ رگ کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کے لمس پر پوری طرح لرزی تھی۔۔۔ سبحان کے لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔۔۔

س۔۔۔س۔۔۔ سبحان۔۔۔ د۔۔۔دور۔۔۔۔ ر۔۔۔رہو۔۔۔ اس نے لرزتے الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔

کتنا دور اتنا دور۔۔۔ اس نے اس کے لبوں پر اپنے لب رگڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور نشرح نے اپنا سانس روکا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔۔۔ب۔۔۔۔۔ح۔۔۔۔۔ سبحان پلیز۔۔۔۔ اس نے نم آنکھوں کو شدت سے بند کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کتنا دور نشو اتنا دور۔۔۔۔ اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ پھر سے لرزی تھی۔۔۔۔

نہیں ہو سکتا دور مانا کے غلطی ہوئی بہت بڑی غلطی ہوئی تمہارے اور اپنے معاملے میں بہت کچھ برا کر گیا ہوں۔۔۔۔ مگر میں کیا کروں نشو زارا علیہا اور امل کے معاملے میں کبھی میں نے اپنی ذات کے بارے میں نہیں سوچا ان کو لے کر اتنا پوزیسیو ہوں کے اپنے حق میں بھی برا کر جاتا ہوں مگر یار تم سے محبت دھوکا نہیں تھی۔۔۔۔ پلیز خود کو اذیت مت دو۔۔۔۔

اس نے اس کو ٹائٹلی ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ پوری طرح اس کی باہوں میں مچلی تھی۔۔۔ اس کی قربت اس کو کمزور کر رہی تھی مگر وہ خود کو کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

تمہیں نہیں پتہ نشو اس ڈائیورس کا فیصلہ سناتے ہوئے میں کس کس اذیت سے نہیں گزرا۔۔۔۔

اس نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔۔۔کان میں ہوتی سنسناتی سرگوشیوں پر وہ ایک بار پھر سے بری طرح کانپی تھی۔۔۔۔ جھٹکے سے رخ موڑ کر اس سے پرے ہٹنا چاہا تھا کے اسی لمحے چہرہ موڑتے ہوئے اس کے لب غیر

ارادی طور پر سبحان کے لبوں سے ملے تھے اور سبحان نے موقع ضائع کیے بغیر ان نرم گداز لبوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا۔۔۔۔ اور نشرح نے پل بھر میں سانس روکا تھا اس کے رکے سانس کو محسوس کر کے سبحان نے ان نازک نرم لبوں پر شدت دکھائی تو اس نے جھٹکے میں گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنی شدت میں مزید اضافہ کیا تھا۔۔۔ نشرح کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا سینے پر ہاتھوں کا دباؤ بڑھایا تھا وہ ان نازک ہاتھوں کو بیڈ کے ساتھ لگاتے اسکے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں پھنسا چکا تھا۔۔۔اس کی شدت ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی اور نشرح کی جان ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے وجود کے اندر اترتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ ہاتھوں کی انگلیوں میں سے اسکی انگلیاں نکالنی چاہی تو وہ مزید دباؤ بڑھا گیا وہ بے بس ہو رہی تھی۔۔۔ اور وہ خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔پھر اس کے ہاتھوں کی کوشش بے جان پڑھنے لگی تھی جسم میں سے جیسے سانس بند ہونے کی وجہ سے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔ آنسو بہہ

رہے تھے۔۔۔۔ آنسو اپنے بئیرڈ پر محسوس ہوئے اسے تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید سے ازاد کیا ناک کے ساتھ ناک جوڑ کر گہری سانس لی وہ جو لمبے سانس لے رہی تھی اسکی سانسوں کو بھی غیر ارادی طور پر اپنے وجود میں کھینچ چکی تھی۔۔۔۔پھر نفرت سے اسے دیکھا تھا روتے ہوئے اس کی دسترس سے نکلنا چاہا تھا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری نا جان سجان معاف کر دو نا پلیز۔۔۔۔ اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبا کر کہا تھا۔۔۔۔ پھر اس کے آنسوؤں کو لبوں سے چنا تھا۔۔۔۔ وہ اس کے ہر ہر لمس پر تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو آپ نے میری محبت کا تماشہ بنایا آپ ہمیشہ میری محبت کو ترسیں گے سجان۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایسا مت کہو جان مر جاؤ گا اس بے رخی سے۔۔۔۔ انسان ہوں غلطی کا پتلا ہوں کیا میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف نہیں کر سکتی تم مجھے۔۔۔ اس نے بھرائی اواز میں کہا تھا وہ تکلیف میں تھی تو اسے بھی تکلیف ہو رہی تھی اس کے لفظوں سے۔۔۔۔

غلطی نہیں مسٹر سجان گناہ کرنے جا رہے تھے آپ کس کس بات کے لیے معاف کروں میں آپ کو آپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا اس بات پر یا پھر اس

بات کے لیے آپ نے مجھے محبت میں رسوائی دی یا پھر اس بات پر کے آپ نے مجھے ڈائیورس-----

ششششششش چپ اس سب کو یاد کر کے مت اذیت دو خود کو اس نے اس کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کہا تھا---

اور وہ اس کی پناہوں میں پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی---

میں نہیں جانتا نشو میری اس غلطی کی سزا کتنی طویل ہوتی ہے میں نہیں جانتا میں کب تمہارے دل میں اپنی محبت کی کونپل دوبارہ اگا سکوں گا مگر میں ان سانسوں سے دور نہیں ہونا چاہتا---

اس نے اسکی سانسوں کو ان ہیل کرتے کہا تھا۔۔۔

میں تم سے دور نہیں ہونا چاہتا۔۔۔ مت کرو معاف مجھے مگر مجھ سے دور نا جانا نا خود کو مجھ۔ سے دور کرنا روز رات کو میری پناہوں میں سونا۔۔۔ چاہے ناراض ہو کر ہی۔۔۔ میں کوشش کروں گا کے سب ٹھیک ہو جائے مگر پلیز خود کو مجھ سے دور نا کرنا جس دن تم نے خود کو مجھ سے دور کیا اس دن میں مرجاؤ گا۔۔۔ اس نے اس کے روتی بلکتی کے آنسو لبوں سے چنتے کہا تھا۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ تو بس اس کی ناراضگی کی اذیت میں تھا جبکہ وہ وہ تو اس سے محبت اور نفرت دونوں کی اذیت میں تھی اس سے دور بھی جانا چاہتی تھی نہیں بھی اس سے

نفرت بھی کرنا چاہتا تھی اور محبت بھی نہیں اس کے لیے اپنے دل سے ختم کر پا رہی تھی----

نشو سو جاؤ--- بس بہت ہو گیا رونا--- اس نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا تھا---

تمہاری قسم بہت مشکل سے اپنے جذبات پر کنٹرول کر پا رہا ہوں---- ایسے کانپوں گی تو میرے جذبات پر مجھے بند باندھنا مشکل ہو جائے گا----

پھر تمہارے جسم کی ایک ایک اذیت کو اپنے لبوں میں سمیٹوں گا پھر شکایت ہو گی تمہیں کے تمہاری رضامندی کے بغیر میں ہر حد پار کر گیا ہوں---- اور شاید یہ

غلطی تم میرے مرنے کے بعد بھی مجھے معاف نا کرو۔۔۔ اس نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور نشرح اس کی بات سن کر بری طرح ڈری تھی۔۔۔ خوف سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

سبحان نے مسکراتے ہوئے اس کی بند آنکھوں پر باری باری لب رکھے تھے۔۔۔۔

جلدی مان جانا یار اتنی برداشت نہیں ہے مجھ میں اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے کہا تھا اس نے۔۔۔

اور اس نے آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔۔۔۔

اچھا چلو اٹھو چینج کرو خود کو ریلیکس کر کے سو۔۔۔۔ اس نے اس کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھر الماری میں سے اپنا ٹراوزر اور شرٹ نکال کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

جانتا ہوں نفرت ہو گی تمہیں میری ہر چیز سے میری طرح ہی بٹ ایسے ان کمفرٹیبل نہیں سونے دوں گا تمہیں۔۔۔۔ اٹھو شاباش۔۔۔۔

اس نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں کرنا مجھے چینج۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

ایسے بغیر دو پٹے کے ٹائٹ ہائی نیک پہنے تم میرے لیے وبال سوال بنی کھڑی ہو مجھے بتاؤ حق رکھتے ہوئے بھی کتنا بندھ باندھو خود پر --- اسنے اسکے جسم کی واضح ہوتی رعنائیوں کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور وہ اس کی نظروں سے شرم سے پانی پانی ہوتی اس کے ہاتھ سے ڈریس لے کر غصے سے واش روم کی طرف بڑھی تھی----

پتہ تھا مجھے آرام اور پیار کی بات سمجھ ہی نہیں آنی تھی تمہے---- اس نے بیڈ پر لیٹتے کہا تھا----

اتنا بڑا تنبو دے دیا ہے مجھے بھلا یہ مجھے پورا آتا ہے---- ٹراؤزر کے پائنچے فولڈ کرتے اس نے غصے سے کہا تھا---- پھر باہر آئی تھی----

وہ لیمپ لائٹ آن کیے کمرے میں مدہم روشنی کیے کمفرٹر اوڑھے آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔۔وہ آئی تھی جانتی تھی باہر جائے گی تو وہ واپس لے آئے گا کمرے میں کوئی صوفہ تو تھا نہیں جس پر سوتی۔۔۔ پھر خود ہی آگے بڑھ کر ایک سائیڈ پر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

کمفرٹر لیے بغیر اس کی طرف پشت کیے بیڈ کے کنارے پر ہو کر لیٹی تھی۔۔۔۔ جب اس نے تھوڑا آگے ہو کر اس کی کمر کے نیچے سے ہاتھ نکال کر اسے اپنی طرف کھینچ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگائی تھی۔۔۔ پھر کمفرٹر اوڑھایا تھا اس پر۔۔۔۔

کاندھے سے سارے بال ہٹا کر گردن کی پشت پر لب رگڑے تھے۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔۔ سو جاؤ اب۔۔۔۔ کان کی پشت کو چوم کر اسے ریلیکس کر کے خود بھی آنکھیں بند کر کے اس نے اس کی پناہوں میں ہی خود کا سکون ڈھونڈتے سونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اور وہ بھی اس کے نرم گرم لمس میں آنکھیں بند کر گئی تھی جانے کیسا سکون تھا اس کی پناہوں میں کے اسے انجانا سکون محسوس ہوتے وہ بھی سو گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں بھئی بتاؤ کیا انفارمیشن ہے۔۔۔۔ حیات ملک نے اس کے سامنے بیٹھے بندے سے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر ایک بری خبر ہے۔۔۔۔ اس نے حیات ملک کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اب کیا بری خبر ہے تمہیں میں نے کسی دن ویسے ہی گولی سے اڑا دینا ہے جتنی تم مجھے بری خبریں دیتے ہو۔۔۔۔ انھوں نے اپنے سامنے بیٹھے اپنے خاص کارندے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ وہ اس ٹائم مانچسٹر کے ایک بہت بڑے اور مہنگے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔۔ سر وہ اس جرنلسٹ نے نکاح کر لیا ہے آپ کی بھتیجی نشرح کبیر ملک سے۔۔۔۔

اس نے گویا حیات ملک کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا ہوش میں تو ہو۔۔۔ حیات ملک نے سنتے ہی اپنے سامنے پڑا چائے کا کپ اٹھا کر زمین پر پٹخا تھا۔۔۔۔

سر میں بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔ مگر جب تک میں نکاح نامہ نہیں دیکھ لیتا تب تک میں یہی دعا کروں گا کے یہ سب جھوٹ ہو۔۔۔۔۔

اس کے خاص کارندے نے کہا تھا۔۔۔۔۔

ظفر یہ سچ نہیں ہونا چاہیے مجھے وہ لڑکا ہر حال میں چاہیے زندہ یا مردہ اور جو فائل اس نے تیار کی ہے وہ بھی مجھے ہر حال میں چاہیے۔۔۔۔ اب بس میں یہ تماشہ ختم چاہتا ہوں ظفر۔۔۔۔

حیات ملک نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سر اس کو پکڑنا مشکل نہیں ہے مگر سب سے پہلے ہمارا اس فائل تک پہنچنا ضروری ہے اس سے پہلے کے وہ اس فائل کو کسی محفوظ ہاتھ میں پہنچا دے۔۔۔۔

ظفر نے ہامی بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

جو بھی کرو جیسے بھی کرو مگر وہ لڑکا اس فائل سمیت میرے قدموں میں ہو زندہ یا مردہ آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

سر مجھے کچھ اور بھی بتانا تھا آپ کو۔۔۔۔

ظفر نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

اب کوئی منحوس خبر نا سنانا۔۔۔ حیات ملک نے اسکی طرف نفرت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

سر اذہان صاحب بھی ادھر مانچسٹر میں ہی ہیں۔۔۔ اپنی وائف کے ساتھ۔۔۔۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

واٹ وہ تو درگاہ پر تھا وہ کیسے یہاں آہ سکتا ہے۔۔۔۔

حیات ملک نے اپنے بالوں کو ہاتھوں کی انگلیوں سے پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سر وہ آپ سے بھی پہلے کے یہاں موجود ہیں۔۔۔ ایکچولی وہ آئے ہی یہاں اپنی وائف کے لیے ہیں۔۔۔ اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کیونکہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے انہیں یہاں دیکھا ہے۔۔۔۔

اس نے صاف لہجے میں بتایا تھا۔۔۔۔

وائف نہیں ہے وہ اس کی آئی سمجھ۔۔۔ غصے سے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا حیات ملک نے۔۔۔

اگلی بار اس لڑکی کو میرے بیٹے کی بیوی کہنے کی بجائے اس کی رکھیل کہنا کیونکہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس سے ابھی اس کا نکاح نہیں ہوا۔۔۔۔

حیات ملک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سر آپ تو پھر ابھی بہت ساری باتوں سے غافل ہیں۔۔۔ تین دن پہلے زارا درید پاکستان آئی تھی چند گھنٹوں کے لیے۔۔۔ جب آپ نے اس کا پیچھا کروایا تھا اور آپ کے آدمی اسے پکڑنے میں ناکام ہونے تھے۔۔۔۔ اسی دن بلکہ اسی رات درگاہ پر اس درگاہ کے مجذوب نے ان دونوں کا نکاح کروایا تھا۔۔۔۔

اور پھر وہ آپ کے ہائر کیے ہوئے غنڈوں سے بچتی بچاتی دوبارہ مانچسٹر جا پہنچی تھی۔۔۔ اب اذہان صاحب کو اس کے گھر کا ایڈریس کس نے بتایا یہ مجھے معلوم

نہیں مگر اتنا کنفرم ہے مجھے کے اذہان صاحب اگلے دن اس لڑکی کے پاس یہاں اہ گئے تھے۔۔۔۔

اس نے ساری بات بتائی تھی۔۔۔۔

واٹ دا ہیل یہ بچے میرے مجھسے پاگل کر چھوڑیں گے میری مرضی کے بغیر کیسے وہ کسی مجذوب کی باتوں میں اہ کر اس رکھیل سے نکاح کر سکتا ہے ۔۔

ہیل۔۔۔۔ ہیل۔۔۔۔ ہیل۔۔۔۔ آئی ول کیل ہر۔۔۔۔ حیات ملک سنتے ہی کسی پاگل کتے کی طرح بوکھلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے کسی بھی طرح کر کے زارا کو اپنے ہاتھوں سے گولی سے اڑا دے۔۔۔۔

سر کول ڈاؤن آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی یہ وقت غصے سے کوئی بھی جذباتی فیصلہ کرنے کا نہیں بلکہ یہ وقت ہے آرام سے تسلی سے سوچ سمجھ کر

چال چلنے کا کے کیسے ہم اس سارے حالات کو سامنے آنے بغیر ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔۔۔

اس نے حیات ملک کو کرسی پر بٹھاتے اسے پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مجھے امل زارا اور سبحان ہر حال میں یہ تینوں مردہ چاہیے مجھے اگلی بار ان کی شکل نہیں دیکھنی مجھے الیکشن ہر حال میں جیتنا ہے اور مجھے ان تینوں سے بھی جیتنا ہے۔۔۔ یہ کل کے بچے میری کامیابی کے آگے رکاوٹ نہیں کھڑی کر سکتے اذہان ارحان۔ نشرح کو وہاں ہی شادی کرنی ہوگی جہاں میں چاہتا ہوں اور یہ میں کر کے رہوں گا۔۔۔ میں جیت کر رہوں گا۔۔۔

میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا میرا۔۔۔۔ جیت میری ہو گی۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اونچی اونچی بولتے ہوئے چلا رہے تھے۔۔۔۔

جی سر ایسا ہی ہو گا جیت ہماری ہو گی آپ ریلیکس رکھیں خود کو۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو گا میرے پاس ایک پلین ہے۔۔۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو سنانا چاہوں گا۔۔۔۔

ظفر نے حیات ملک کو نارمل کرتے کہا تھا۔۔۔۔

سر ہم تینوں کی ڈائریکشن ڈسٹریکٹ کر کے انہیں کمزور کر کے ان تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔۔ وہ تینوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں اور یہی ہمارے پاس ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔۔۔۔ ہم ان تینوں کو ایک دوسرے سے جدا کریں گے اور پھر ان سے فائل نکلوا کر ان سے ڈائیورس پیپرز پر سائن کروا لیں گے اور پھر انہیں مار دیں گے ۔۔۔

اور یقین جانیں یہ پلان سکسیس فل رہے گا۔۔۔ ظفر نے حیات ملک کے چہرے کے تاثرات کھوجتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں ظفر ان کو مارنا نہیں ہے مار دیں گے تو وہ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جائیں گے میں انہیں کرب ناک سزا دینا چاہتا ہوں اپنی ہر اذیت کا بدلہ لینا چاہتا ہوں ان سے۔۔۔۔ حیات ملک نے غصے کو کنٹرول کرتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر سر۔۔۔۔ ظفر نے کھوجتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

پھر یہ کے سب سے پہلے اس جرنلسٹ کی ٹانگیں تم مفلوج کرو گے ایسے کے وہ کبھی چل نا سکے اس کے دونوں بازو توڑ دینا کے وہ کبھی بھی سچ کے لیے اپنی قلم نا اٹھا سکے اور پھر اس کی زبان بھی کٹوا دینا کے وہ حق کا علمبردار نا بنے اسکے اندر جب جب سچ کا کیڑا جاگے وہ اپنی اوقات اچھے سے یاد کر لے۔۔۔۔

ایسے مجھے مزا آئے گا اس کی تڑپ دیکھنے کا اس سینے میں ٹھنڈک پڑے گی۔۔۔

اور وہ دونوں لڑکیاں ان کے ساتھ ایسا کچھ کرنا کے وہ کبھی ماں نا بن سکیں اور پھر رکھیل بنا کر لاہور کے سب سے مہنگے اور اونچے کھوٹے پر چھوڑ کر آنا تاکہ ہر روز

رات کو انہیں اپنی اوقات یاد ائے ہر روز وہ حیات ملک کو دی جانے والی اذیت میں تڑپیں تب اس دل کو ٹھنڈک ملے گی۔۔۔۔

مگر ان دونوں کو اس کھوٹے پر چھوڑنے سے پہلے میرے ہر بڑے سے لے کر چھوٹے ملازم کی راتوں کو بھی رنگین کروانا ان سے تاکہ انہیں اندازہ ہو کے حیات ملک کے ملازموں کے آگے ڈالنے والی حقارت زدہ رکھیلیں ہیں وہ۔۔۔۔

حیات ملک نفرت کی بلندیوں پر تھا وہ یہ بھول چکا تھا کے وہ کن کی توہین کر رہا ہے۔۔۔ وہ یہ بھول چکا تھا کے وہ اپنے ہی بیٹوں کی عزتوں کو نیلامی کی طرف لے جا رہا ہے وہ اپنے بیٹوں کی خوشیوں کو برباد کر رہا ہے۔۔۔۔

لالچ دولت شہرت کے نشے میں اندھا ہو کر وہ ہر حد پار کر چکا تھا ظلم کی۔۔۔۔ اس وقت اسے بس یاد تھا تو یہ کے اسے بدلہ لینا ہے ان سے۔۔۔ اپنی نفرت کی آگ ٹھنڈی کرنی ہے اس نے۔۔۔

وہ یہ بھی بھول چکا تھا جن نازک لڑکیوں سے نفرت کرتے ہوئے اس نے جنگ کا اعلان کیا تھا انھوں نے تو کبھی اس کے لیے برا چاہا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

پھر وہ کیوں ان سے جنگ لڑنے جا رہا تھا جس میں قاتل بھی وہی تھا اور مقتول بھی ظالم بھی وہی تھا اور مظلوم بھی۔۔۔

زندگی میں کئی بار ایسا ہوتا ہے کے ہم دولت کے نشے میں چور ہو کر بہت کچھ اپنے حق میں برا کر جاتے ہیں کے جب ہمارے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے کے جب ہم نا تو اپنے دل کی آواز سن پاتے اور نا ہی اپنے حق میں بہتر کر پاتے ہیں اور ٹھوکر لگنے پر جب ہماری حسیات بیدار ہوتی ہے۔۔۔۔ تب اپنا آپ کالک بھرا گندا اور میلا لگتا ہے۔۔۔ تب چاہ کر بھی ہم اپنے من کے میل کو نہیں دھو سکتے پچھتاوے زندگی بھر کا روگ بن کر کسی جن کی طرح چمٹ جاتے ہیں۔۔۔۔

حیات ملک اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی اس بے مطلب کی سرد جنگ میں جھونک رہا تھا جس کا نا کوئی سر تھا نا پیر۔۔۔ جس کی بنیاد لالچ تھی شہرت تھی نفرت اور بدلہ۔۔۔۔۔

کیا تم سمجھ گئے جو میں نے تم سے کہا۔۔۔ اپنی ایک ایک بات پر زور دے کر حیات ملک نے کہا تھا ظفر سے۔۔۔۔

جی سر سمجھ گیا۔۔۔ جیسا آپ کا حکم ہے جو آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔

ظفر نے یقین دھانی کرواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر مجھے ساتھ ساتھ آپ ڈیٹس دیتے رہنا میں یہاں اسی کمرے میں تمہیں ملوں گا باہر نہیں نکل سکتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کسی کو مجھ پر شک ہو یا کوئی مجھے دیکھے۔۔۔۔۔

حیات ملک نے ظفر سے کہا تھا۔۔۔

جی ٹھیک ہے سر میں آپ کو ساتھ ساتھ اپ ڈیٹ کرتا رہوں گا۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔ ظفر نے ہامی بھری تھی۔۔

ٹھیک ہے اب تم جاؤ اور آج سے ہی کام پر لگ جاؤ کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔ اپنا اکاؤنٹ چیک کر لینا تمہاری توقع سے زیادہ تمہیں ملے گا۔۔۔

حیات ملک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔

تھینکیو سر میں چلتا ہوں۔۔۔ ظفر باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ حیات ملک نے موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

ہیلو کبیر کیا اپ ڈیٹس ہیں الیکشنز کی۔۔۔۔ انہوں نے کال رسیو ہوتے ہی پوچھا تھا۔۔۔

یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے آپ خود بھی نہیں ہیں یہاں پر اوپر سے اذہان بھی غائب ہے لوگوں کو منہ دے دے کر میں تھک گیا ہوں۔۔۔ جس نے الیکشن لڑنا

ہے وہی پارٹی سے کٹ اوف ہے لوگوں کے گھروں میں جا کر انکے مسائل سننے سے گریزاں ہے منظر عام سے غائب ہے تو کیا اپ ڈیٹس ہو سکتیں ہیں۔۔۔

کبیر ملک نے صاف لفظوں میں کہا تھا۔۔۔

تم بیان دو کے وہ بیمار ہے اور اس کی جگہ ارحان کو بھیجو سب کرنے کے لیے۔۔۔۔ بس کچھ دن سنبھال لو۔۔۔۔

انہوں نے اپنی رائے دیتے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی میرا مشورہ ہے آپ کو آپ یہ پارٹی کا ٹکٹ واپس کر دیں اور یاور احمد کو اپنے حصے کے ووٹ دیں میں بھی تھک گیا ہے ساری زندگی اس سیاست کی مالا جپتے جپتے جو نسل در نسل کسی سائے کی طرح ہمارے ساتھ چپکی ہوئی ہے خدارا رحم کریں اب ہمارے بچوں پر۔۔۔۔

کبیر ملک نے ہر بار کی طرح اس بار بھی سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

کبیر تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو میں کسی کو بھی اپنے حصے کا اقتدار پلیٹ میں رکھکر نہیں دوں گا۔۔۔۔

کہتے انہوں نے کبیر ملک کہ کوئی بھی بات سنے غصے سے موبائل بند کیا تھا۔۔۔۔

سب پاگل ہو گئے ہیں۔۔۔۔ بوکھلائے بوکھلائے پھر رہے ہیں۔۔۔۔ ایک بار اس عذاب سے فارغ ہو جاؤ سب کے سب کو کسی اچھے سائیکٹرسٹ کو دکھاو گا۔۔۔۔

حیات ملک نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جب کے وہ یہ نہیں جانتے تھے کے اچھے سائکٹیرسٹ کی سب کو نہیں صرف ان کو ضرورت ہے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ کمرے میں ائی تھی آتے ہی اس نے موبائل اٹھا کرا ذہان کے نمبر پر زارا کی برتھ ڈے کو میسج سینڈ کیا تھا۔۔۔۔

پھر کمرے کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔۔ اب اسے عادت ڈالنی تھی خود کو اکیلے بغیر کسی کے سہارے کے سنبھالنے کی۔۔۔۔

نشرح کو اگر سجان کے قریب کرنا تھا تو اسے اسے خود سے بھی دور کرنا تھا پہلے فی الحال اسکے دماغ میں یہی آیا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھی کے ان دونوں کا رشتہ مضبوط ہو اور وہ صرف اسی صورت مضبوط ہو سکتا تھا کے وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب رہیں۔۔۔

جتنا وہ ایک دوسرے کے قریب رہیں گے اتنا ہی وہ ایک دوسرے کے لیے دل میں آئی رنجشوں کو دور کر کے بھلا سکیں گے۔۔۔

اگر وہ چاہتی تھی کے امل زارا اپنی لائف میں خوش رہیں تو وہ سب سے پہلے سجان کو خوش دیکھنا چاہتی تھی جس نے سگے بھائیوں سے بڑھ کر ان کے لیے وہ سب کیا جو کوئی خونی رشتہ بھی نہیں کر سکے۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کے وہ غلط راستے پر تھا تو اس کے سمجھانے سے وہ سمجھ جائے گا اگر وہ اسی دن اس کی مزید بات سن لیتا یا اس سے جھوٹ بول کر کسی ضروری کام کا کہہ کر نا جاتا تو وہ اس دن ہی اسے سمجھا کر اس زبردستی کے نکاح سے بھی بچا لیتی مگر جو جیسا تقدیر میں لکھا ہوتا ہے ہونا وہی ہوتا ہے۔۔۔۔ جو گزر گیا تھا وہ اسے بدل نہیں سکتی تھی مگر جو ہونا تھا اس کے لیے اچھے کی امید تو کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ اس اچھے کے لیے اپنی جان لگا دینا چاہتی تھی وہ خوش دیکھنا چاہتی تھی سب کو اپنے ساتھ بھی اور اپنے بعد بھی۔۔۔۔

بیڈ پر بیٹھے اس نے ہاتھوں کا پیالہ بنا کر آنکھیں بند کر کے الحمداللہ کہا تھا۔۔۔ کے کچھ تو بہتر ہوا۔۔۔۔

ہاتھ منہ پر پھیرا تو کمر میں وہی مخصوص تکلیف محسوس ہوئی۔۔۔۔ جو جان نکال رہی تھی پچھلے تین دن سے۔۔۔۔

اٹھ کر مرر کے سامنے گئی۔۔۔۔ کمر سے شرٹ تھوڑی ہٹا کر دیکھی تو کمر کی سائیڈ پر دو دن پہلے بنا جو چھوٹا سا دانا تھا وہ اب بڑا ہو چکا تھا جس نے اردگرد کی جگہ کو بھی بلیک کر دیا تھا۔۔۔

وہ ڈوٹ نما پمپل اب بڑھ کر کوائن جتنا بڑا ہو چکا تھا۔۔۔۔ جو کالے رنگ کی شکل اختیار کر رہا تھا۔۔۔

ہاتھ لگایا اس نے تو تکلیف سے کراہ گئی اردگرد کی سطح اتنی سخت تھی کے اس کی تکلیف کے واضح اثار اس کے چہرے پر تھے۔۔۔

درود پاک پڑھ کر انکھیں بند کر کے گردن تھوڑی پیچھے کر کے زخم پر پھونک ماری تھی اور یہ پہلی بار تھا کے وہ اپنی تکلیف چھپا رہی تھی۔۔۔۔

پہلے سوچا تھا کے زارا کے آتے ہی اسے دکھائے گی اسے بتائے گی جو اس پر گزر رہی ہے مگر پھر اس سب کے بعد وہ مزید کسی کو کسی بھی مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

شرٹ نیچے کر کے اس نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا تھا۔۔۔

میں نہیں چاہتی زارا اب میری وجہ سے تم تک کوئی بھی تکلیف پہنچے۔۔۔۔۔علیہا تھک گئی ہے اس بیماری کا مقابلہ کرتے کرتے۔۔۔ زارا جسم چھلنی چھلنی ہو گیا ہے ہر ماہ اپنے جسم میں نیڈلز لگوا لگوا کر۔۔۔۔

میں نہیں جانتی میں اب زیادہ دیر زندہ رہوں۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں کے تم سب اپنی اپنی لائف میں خوش رہو اور مجھے بھی ایک اچھی یاد بنا کر یاد کرو۔۔۔۔

پتہ نہیں کیوں پر اب زندگی کے سفر میں آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔۔ بابا بہت یاد آتے ہیں۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کمر کا درد اسکی تکلیف بڑھا رہا تھا تین دن سے وہ ایک کروٹ پر سو رہی تھی۔۔۔۔ خواب میں ڈر جاتی تھی تو دل پکڑ کر اٹھ کر بیٹھ جاتی اور جب اٹھتی تھی تب بھی کمر سے اٹھنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

کیسے کسی کو بتاتی کے وہ سو نہیں پا رہی اٹھ نہیں پا رہی بیٹھا نہیں جا رہا اس سے۔۔۔۔ اگر کسی سے زرا سا تزکرہ بھی کرتی تو سب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے لیے ہلکان ہوئے پھرتے وہ بھی تب جب وہ اپنی زندگی کی جھمیلوں کو نہیں سلجھا پاہ رہے تھے۔۔۔

اور ایسا وہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ آج سونا نہیں چاہتی وہ سب کے لیے اپنی یادیں جوڑ کر سنبھال کر رکھ کر جانا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ اپنی سٹڈی ٹیبل کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

اس نے دس دس پیجز لیے تھے۔۔۔۔ سب کے لیے۔۔۔۔۔۔

ان پیجز کو سٹیپ کر لیا تھا۔۔۔۔۔

فور اے ذی بندہ خدا۔۔۔۔

فور زارا اذہان حیات ملک۔۔۔۔ علیہا کی دھڑکن

فور پیٹر مین۔۔۔۔

فور کیوٹ گرل۔۔۔۔

فور ڈمپل بوائے۔۔۔

فور امل فروم ہز چھم چھم۔۔۔۔

ان پیجز کے فرنٹ پر اس نے سب کے نام مینشین کیے تھے۔۔۔۔ یہ اسکے پاس دس دس پیجز کی چھ کاپیز بن گئی تھیں۔۔۔۔

وہیں بیٹھے بیٹھے اسنے ہر پیج پر اپنے دل کی کیفیات نوٹ کیں تھیں۔۔۔۔ جانے کیوں مگر وہ چاہتی تھی کے اس کے جانے کے بعد بھی اگر وہ کوئی بیوقوفی کرنے لگیں تو وہ ان پیجز سے اپنے حصے کی تھوڑی مدد حاصل کر سکیں۔۔۔

اس نے ہر کاپی پر اس سے ریلٹیڈ انسان کو اسکی کمزوریاں یاد کرتے ڈھکے چھپے لفظوں میں آسان باتیں لکھ کر ان تک پہنچانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اور یہ سب لکھتے لکھتے وہ نجانے کتنے آنسو بہا چکی تھی۔۔۔۔ وہ ان سب سے دور نہیں جانا چاہتی تھی مگر اس کا دل اسے ہر بار یہ ہی کہہ رہا تھا کے نہیں اب اس کے پاس مزید وقت نہیں ہے۔۔۔۔

خود کے آنسوؤں کو خود ہی صاف کرتے وہ قلم سے لفظ ان پیجز پر اتار رہی تھی کئی بار آنسو کاغذ پر گرتے کئی بار ٹشو سے ان کو صاف کرتے وہ پھونک مار کر خشک کرتی مگر آنسو اپنا نشان چھوڑ دیتا تھا۔۔۔یہ وہ اذیت وہ کرب تھا جو اسکے اندر مچل رہا تھا۔۔۔

جب درد شدت اختیار کرتا کمر کا تو اٹھ کر چلنے لگتی اور پھر بیٹھ جاتی لکھنے اسے ہر حال میں وہ کمپلیٹ کرنا تھا۔۔۔ اور پھر تہجد کی اذانوں تک وہ ان کو کمپلیٹ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

پھر ان چھ کاپیز کو اس نے ایک فائل میں رکھا تھا۔۔۔

اس فائل کے اوپر ایک سٹکی نوٹ لگایا تھا۔۔۔

علیها درید کی طرف سے ان سب کے نام جن کی روح میں اس کی روح کا ایک

حصہ موجود رہا۔۔۔۔

ہر چمکتا ستارہ ایک دن مر جاتا ہے۔۔۔۔۔

سٹکی نوٹ پر یہ لفظ درج کر کے اس نے اس فائل کو اپنی زارا امل اور اپنے باپ

کی تصویر کے اوپر رکھ دیا تھا زارا کے درازمیں کیونکہ وہ جانتی تھی کے زارا اس کے

جانے کے بعد اسدرازکو ضرور کھولے گی۔۔۔۔

تہجد کے ٹائم پر اس نے وضو کیا تھا۔۔۔ تہجد پڑھنی تو آتی نہیں تھی مگر نعفل

پڑھنے کے لیے اپنے گرد دوپٹہ لپیٹا تھا۔۔۔ پھر دکھتی کمر کے ساتھ بیٹھ اٹھ کر

اس نے بڑی مشکل چند نوافل ادا کیے تھے ۔۔۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

یااللہ مجھے اب بابا کے پاس آنا ہے مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہوتی مجھے معاف کر دے میرے مالک مجھے سکون دے دے اور میری تکلیف کو دور کر دے---

میرے اپنوں کی زندگیوں سے غم کو دور کر دے ان کی زندگیوں میں آسانیاں بھر دے---

زارا اے ذی---- پیٹر مین کیوٹ گرل ---- امل ڈمپل بوائے سب کے دل ایک دوسرے کے لیے جوڑ دے ان کی زندگیاں آسان کر دے امین---

اس نے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرا تھا پھر جائے نماز لپیٹ کر اور ہمت کر کے بیڈ پر کروٹ لے کر اہ کر لیٹی تھی---- اپنی زارا کے نغیر وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اسے لیے نشرح کے اپارٹمنٹ میں آیا تھا۔۔۔۔ اپارٹمنٹ کے اندر آہ کر اس نے داخلی دروازے کو لاک لگایا تھا۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتی اسکے ساتھ اندر آئی تھی۔۔۔۔

نہیں یہ آج اور ابھی جائے گی اے ذی کے ساتھ۔۔۔

علیہا کے کہے گئے جملے اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

دیکھیں اسے غور سے یہ وہ لڑکی ہے جو مر جائے گی مگر کبھی بھی اپنے منہ سے نہیں کہے گی کے اسے اے زی کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔اگر ہمارا رب انہیں معاف کر سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں۔۔۔۔۔

اس کے حصے کی لڑائی علیہا نے لڑی تھی۔۔۔۔ جو اعتبار اسے خود اذہان کو دینا چاہیے تھا وہ علیہا ادھر کھڑے ہر انسان کو دے گئی تھی۔۔۔۔ وہ کیسے اتنا تڑپنے والے انسان کو اپنے حصے کا اعتبار نہیں بخش سکی وہ بھی تب جب اسے ضرورت تھی اس کے ساتھ کی۔۔۔۔

اتنے عرصے سے وہ خود ہی تو اپنے حصے کی جنگ لڑتا آیا تھا اگر وہ اسے اس کے حصے کا اعتبار سونپ دیتی تو کیا تھا۔۔۔۔

اس کو امید تو ہوتی کے وہ اس کے ساتھ ہے۔۔۔۔ وہ تو اس کے ہر لمحے کی گواہ تھی۔۔۔ دونوں کے دل ساتھ دھڑکتے اور بند ہوتے تھے مگر پھر بھی وہ نہیں جان پائی وہ بھی تب جب اس نے آگے بڑھ کر اس سے التجا کی تھی۔۔۔۔۔۔

زارا تم ادھر۔۔۔۔ وہ ڈور لاک کر کے اس تک آیا تھا اس سے کچھ کہنے والا تھا کے اس کے موبائل پر ارحان کی کال آئی تھی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ وہ زارا سے کہتے کال رسیو کر چکا تھا۔۔۔

اس نے بڑے غور سے دور کھڑے اذہان کو دیکھا تھا کیا تھا وہ شخص اور کیا بن گیا تھا۔۔۔

ایک وقت تھا جب اسے اس شخص سے شدید نفرت تھی ایک وقت اب ہے جب اسے اس کی محبت نے معتبر کر دیا ہے۔۔۔۔ اتنا کچھ اس کے ساتھ کرنے کے

باوجود بھی اس شخص کے ہونٹوں پر اف تک نہیں تھی۔۔۔۔اس نے اسے دھوکہ دیا بدلے میں اس نے اس سے یہ تک نہیں پوچھا کے اس نے اسے دھوکہ کیوں دیا۔۔۔

اس نے اس کا ساتھ مانگا تب بھی اس نے اپنے بھائی کی ہاں میں ہاں ملائی اس کے بڑھے ہاتھ کو روندھ کر چلی گئی تب بھی وہ اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔ واقعی وہ خدا کی طرف سے خاص تحفہ تھا اس کے لیے۔۔۔ اور اسے اب اس کو ہر حال میں خوش رکھنا تھا۔۔۔

وہ اس کے پاس سے گزرتی کچن کی طرف بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اس خیال سے کے اس کے لیے کچھ بنا دے پتہ نہیں اس نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔۔ اس کے پاس سے گزرتے اس نے اس کی کلائی تھامی تھی بات کرتے کرتے اس نے اشارے سے اس سے پوچھا تھا کے وہ کہا جارہی ہے۔۔۔

اور وہ اس کی آنکھوں کے نیچے پڑے حلقوں پر صدقے واری گئی تھی۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھوں کے نیچے پڑے حلقوں کو چھونا چاہا تھا۔۔۔ جب ہی اذہان نے اس کی انگلیوں کو ہونٹوں کے پاس کر کے اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ماما آپ کی بہو کو لیکر آؤں گا ارحان کو میں نے کہا تو تھا آپ کو بتا دے

جی ماما میرے سامنے ہی ہے۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے آپ مل کر بات کر لینا جی بہت خوش رکھوں گا اللہ حافظ۔۔۔

کہتے اس نے کال کاٹ کر موبائل پاکٹ میں ڈالا تھا۔۔۔

کہاں جا رہی تھیں مسز اذہان آپ۔۔۔ اس نے اسکو بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ میں کچن میں جا رہی تھی کچھ بنا لوں۔۔۔۔ ا۔۔۔۔ آپ کو بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔

ہاں بھوک تو لگی ہے مگر یہاں سے کھلاؤ گی تو زیادہ اچھا لگے گا۔۔۔۔ اس نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

اذ۔۔۔۔ذ۔۔۔۔ اذہان میں کافی بناتی ہوں۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھنے سے پھر سے گریز کیا تھا۔۔۔۔اور کانونتک سرخ ہوئی تھی اس کی بات سن کر۔۔۔۔

ضرورت نہیں ہے کہیں بھی جانے کی میں کھانے کا آرڈر کر چکا ہوں۔۔۔۔ بس پارسل آتا ہی ہو گا۔۔۔۔ یہاں بیٹھو میرے پاس آہ کر وہ اس کو اپنے ساتھ لے کر چلتے ہوئے صوفے پر آیا تھا۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

زارا بہت ڈر گیا تھا میں جب میرا ہاتھ چھڑوا کر گئی تھی تم۔۔۔ اس نے اس کے پاس بیٹھتے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کو غصہ نہیں آتا اذہان مجھ پر۔۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ پر رکھا اس کا ہاتھ دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کس بات پر غصہ اس نے اس کے چہرے کے نقوش کو غور سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے آپ کو دھوکہ دیا پھر جب سب کے سامنے آپ کو میرے ساتھ کی ضرورت تھی۔۔۔۔ تو تب بھی میں نے آپ کا ساتھ دیئے بغیر آپ سے منہ موڑ لیا۔۔۔ اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کی طرف پل بھر میں دیکھا تھا۔۔۔

سچ بتاؤں تو غصہ نہیں آیا تھا تھوڑا دکھ ہوا تھا کے اتنا سب کچھ تمہارے ساتھ شئیر کرنے کے باوجود بھی تم نے میری حالت نہیں سمجھی مجھے نہیں سمجھا میری محبت نہیں سمجھی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے جب میں نے خود کو تمہاری جگہ رکھ کر دیکھا تو احساس ہوا کے جس کا بھائی اتنا پیار کرنے والا ہو اور وہ اس سے اتنے مان سے کچھ کہے تو اسے اس رشتے کو مان بخشنا چاہیے۔۔۔ تمہاری جگہ میں ہوتا تو شاید میں بھی اپنی ذات کی نفی کر دیتا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں زارا تم اپنی جگہ پر بہت مجبور تھی بٹ تھینکس ٹو علیہا جس نے اتنا ساتھ دیا اتنی محبت سے سبحان کو سمجھایا۔۔۔ اس نے وہ کیا جو شاید میں اور تم بھی نا کر پاتے اس نے ہاتھ بڑھا کر زارا کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو اپنے پوروں پر چنتے محبت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔

ہاں پر میں نشرح کے لیے تھوڑا پریشان ہوں وہ سبحان سے محبت نہیں کرتی پلیز تم سبحان سے کہو نا کے اسے اس زبردستی کے بدلے سے نجات دے دے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں بلکل ویسی ہی محبت جیسی تم سے سبحان کرتا ہے۔۔۔

زارا یار میں کیسے اس کی خوشیاں برباد کر کے تم میں اپنی خوشیاں ڈھونڈ سکتا ہوں۔۔۔ مجھے بہت بیڈ فیلنگز آہ رہی ہیں اس کے لیے ۔۔۔۔۔

اذہان نے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اذہان آپ پریشان مت ہوں جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ اس نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔ اذہان نے نا سمجھی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔

ازہان نشرح اور سبحان اس سب سے پہلے ہی ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ تھے نشرح سے بھائی کی ملاقات اس دن ہوئی تھی جس دن انھوں نے مانچسٹر لینڈ کیا

تھا۔۔۔نشرح کو کسی نے ہٹ کیا تھا بیلی پر تو سجان اسے گھر لے آیا تھا پھر بینڈج وغیرہ ہوئی ساری رات میں اس کے روم میں اسکے ساتھ رہی تھی۔۔۔پھر آہستہ آہستہ ہماری فرینڈ شپ ہو گئی ہم اچھے دوست بن گئے ایک دوسرے کی طرف آنا جانا بھی ہو گیا مگر تب ہم یہ بلکل نہیں جانتے تھے کے وہ آپ کی بہن کی۔۔۔

نشرح آفس میں بھی سجان کے ساتھ ہوتی تھی اس نے بی بی سی جوائن کیا تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے فیلنگز رکھنے لگے تھے میں نے دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے واضح پسندیگی دیکھی تھی ۔۔۔۔۔

کل جب سجان مجھے ائیر پورٹ لینے آیا تھا تو اس نے مجھے بتایا تھا وہ نشرح کو پرپوز کر چکا ہے اور وہ اس کا پرپوزل ایکسیپٹ کر چکی ہے۔۔۔۔

مگر پھر اس کے بعد یہ سب۔۔۔ اسے جب پتہ چلا کے وہ آپ بہن ہے تو وہ اپنی محبت کے ساتھ ہی غلط کر گیا بدلے کی آڑ میں۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ نشرح کیا فیل کر رہی ہو گی محبت میں رسوائی کا دکھ شاید بہت بڑا ہوتا ہے مگر میں جانتی ہوں وہ آپ کو معاف کر گیا ہے تو اس کے ساتھ بھی برا نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں اذہان کے سجان کی بھی اپنی فیملی ہو وہ ساری زندگی محبتوں کے لیے ترسا ہے میں چاہتی ہوں نشرح اسے اتنی محبت دے کے وہ اپنی تمام محرومیاں بھول جائے۔۔۔ مگر اس کے لیے نشرح کو دل بڑا کرنا ہو گا۔۔۔۔

اس نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔

زارا محبت میں رسوائی اور دھوکے کے کرب کو مٹانا اتنا آسان نہیں ہے وہ تو خود ٹوٹ چکی ہو گی اپنی ہی محبت کے ہاتھوں زبردستی سے۔۔۔۔ ہم نے کبھی بھی اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیئے تھے۔۔۔۔ جو کہا ہم نے اس کے قدموں میں لاکر ڈھیر کیا۔۔۔ میں خود چاہتا ہوں کے وہ خوش رہے مگر اگر وہ اسے معاف کرے تو بھی میں اسکے ساتھ ہوں نہیں کرے تو بھی میں اسکے ساتھ ہوں۔۔۔۔

اذہان نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

وہ اس کے ساتھ رہنا چاہے گی ہمیشہ۔۔۔۔ اذہان کیونکہ اپنی محبت کو چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔ اور مجھے یہ بھی امید ہے کے وہ بھائی کو معاف بھی کر دے گی

کیونکہ محبت میں بیتی باتوں کو بھلا کر آگے بڑھنا ہی زندگی کو آسان بناتا ہے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنے والے بیوقوف ہوتے ہیں اذہان وہ خود کے ساتھ بھی برا کرتے ہیں اور اپنی محبت کے ساتھ بھی-----

میں جانتی ہوں کے میں نے کبھی بھی محبت کرنے والوں کو ملانے کے لیے ان کا ساتھ نہیں دیا خود میں نے اپنی محبت کی سپردگی بھی اپنے رب پر چھوڑ دی---

مگر میں مُحبت کرنے والوں کا بہت احترام کرتی ہوں ۔ ہاں یہ تھوڑے گُم سُم سے رہتے ہیں------کِسی کی بات کا بُرا نہیں مناتے ہیں ------ایک لفظ پر مُشتمل مُحبت پیش کرو تو جواباً ہزار الفاظ پر مشتمل مُحبت بھری داستان سُناتے ہیں------ ٹوٹے ٹوٹے سے ہوتے ہیں------

بلکل میری طرح تمہاری طرح نشو کی طرح سجان کی طرح-----رات کی تاریکیوں میں جی بھر کر روتے ہیں اور دِن کے اُجالوں میں خوب مُسکرآتے ہیں----

تاکہ کوئی ان کے اندر کا درد نا پڑھ لے وہ نا جان لے جو ان کے اندر ہے----

نہ سوتے ہیں اور نہ جاگتے ہیں ----- یہ تو نیم باز آنکھوں والے ہوتے ہیں------ ششبنم کی بوندوں کی طرح بہتے ہیں-----

اگر ان سے چھین لو جو اِنکا پسندیدہ شخص ہے تو بکھر سے جاتے ہیں----- جیسے تم بکھرے میں بکھری ہم نے اپنے اپنے حصے کی سزا کاٹی-----

پھولوں کی مانند نازک سے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ گُزار دیتے ہیں زندگی دیدار کی آس میں اور اُف تک نہیں کہتے ہیں۔۔۔۔اس نے اذہان کی طرف دیکھتے پھیکی سی مسکراہٹ سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اذہان اس مسکراہٹ کے صدقے واری گیا تھا۔۔۔۔ زارا سے ایسی باتوں کی اسے امید ہی کب تھی مگر جس محبت کے فلسفے سے وہ اسے ملا رہی تھی وہ تو خود بھی اس محبت کے فلسفے سے نا اشنا تھا یہ تو وہ رخ تھا جو وہ کر گیا تھا سوچے سمجھے بغیر۔۔۔

ان سے پوچھ لو سبب جو اُداسی کا تو بے پناہ مُسکرُآتے ہیں۔۔۔۔۔ بچھڑ جائے جو کوئی اپنا تو احتراماً قہقہہ لگاتے ہیں۔۔۔۔۔۔توہینِ غم نہ ہو جائے تبھی ضبط پر ڈٹ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ہار جائیں تو اِنکے سجدے طویل ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اور وہ طویل سجدے انھیں رب سے جوڑ دیتے ہیں ایسا جوڑتے ہیں کے وہ پھر اپنے رب سے اپنی بات منواکر ہی لوٹتے ہیں-----

پتہ ہے اذہان ایسی محبتیں قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے----

اور کچھ لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جو مُحبت کرنے والوں کو بد کردار سمجھتے ہیں؟

مگر وہ بیوقوف لوگ یہ تھوڑی جانتے ہیں جنہیں وہ بد کردار اور عیب دار سمجھتے ہیں اُنھی پہ تو عرش والے قُربان جاتے ہیں------کہ درد کے مارے جب یہ نماز قضا نہیں کرتے ہیں تو اللہ ان پہ رشک فرماتے ہیں---- ان پر اپنی رحمتیں برساتے ہیں انھیں اپنی رحمت کی ٹھنڈی چھاؤں میں لیتے ہیں پھر ان پر کرم ربی ہوتا

ہے۔۔ایسا کرم جو ازل سے ابد تک قائم رہنے والا ہوتا۔۔۔ ایسے لوگ رب کے خاص دوست بن جاتے ہیں۔۔۔

جن کی التجائیں ٹھکرائی نہیں جاتیں جنہیں وہاں سے نوازا جاتا ہے جہاں وہم و گمان بھی نہیں ہوتا سچی میرا مالک بڑا رحمان ہے۔۔۔۔۔

اور مجھے کامل یقین ہے اگر اس کا کرم ہوا تو ان دونوں کا رشتہ بھی ایک دن ضرور مضبوط ہو گا۔۔۔ انشاللہ۔۔۔۔

مگر اذہان۔۔۔ اس نے ساری باتیں نظریں جھکا کر کی تھیں۔۔۔۔ مگر اب اس نے اذہان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔۔ اذہان نے اسکے چہرے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اذہان ہم علیھا کی طرح ایک کوشش توکر سکتے ہیں ان کو ایک بار سمجھا تو سکتے ہیں پلیز۔۔۔۔

اس نے مدد طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل ہم۔انکو سمجھائیں گے انشاللہ ان کا رشتہ بھی ٹھیک ہو جائے گا اور مضبوط بھی اس نے زارا کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور زارا نے اس لمس کو آنکھیں بند کیے اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔۔۔۔

سب کی فکر ہے میری بیوی کو سوائے اپنے شوہر کے۔۔۔۔

بس اسکے جذبات سے ناآشنا ہے۔۔۔۔ اس نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے زارا کچھ کہتی دروازے پر ہونے والی بیل نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔ وہ اس کو کہتے اس کے پاس سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ ہاتھوں میں شاپنگ بیگز پکڑے زارا کے پاس آیا تھا۔۔۔ بیگز کو ٹیبل پر رکھے وہ اسکے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے اذہان۔۔۔۔ اس نے اتنے سارے بیگز کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا میں چاہتا ہوں آج میں تمہیں اپنے لیے تیار دیکھوں تم میرے لیے سجو سنورو ۔۔۔کیا تم میرے لیے خود کو سجاؤ گی پلیز۔۔۔ اس نے آنکھوں میں محبت سموئے اس سے کہا تھا۔۔۔۔

اور اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ اسکی طرف دیکھے بغیر۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں مگر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے بھی ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

پرفیکٹ تھینکیو سوچ لو۔۔۔۔ یہ لو یہ پہن کر اچھے سے ریڈی ہو جاؤ میں تب تک ٹیبل سجاتا ہوں۔۔۔۔۔

اس کی طرف کچھ بیگز بڑھاتے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور وہ بیگز لیے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

اس سے کہہ تو آئی تھی کے اس کے لیے تیار ہو جائے گی مگر کیسے وہ تو کبھی تیار ہی نہیں ہوئی تھی کہیں فنکشن پر بھی جانا ہوتا تھا کریم لگائی اور لائٹ سا لپ گلوز لگایا اور ریڈی۔۔۔۔۔

یہ کس مشکل میں ڈال دیا ہے آپ نے مجھے اذہان اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

شاپنگ بیگز کھولے تھے پھر باری باری۔۔۔۔

ایک بیگ میں ریڈبلڈ کلر کی ساڑھی تھی۔۔۔۔ میچنگ چوڑیاں۔۔۔ نازک سے ٹاپس۔۔۔۔ نازک سا نیکلس۔۔۔۔۔۔

ریڈ میچنگ جوتے۔۔۔۔۔ ایک بیگ میں میک اپ کا سارا سامان موجود تھا۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ شاید اذہان کا پسندیدہ لیڈیز پرفیوم تھا جو ان سب چیزوں کے ساتھ تھا۔۔۔۔

یہ سب کب کیا اذہان آپ نے اسنے خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ساڑھی مگر مجھے تو ساڑھی پہننی ہی نہیں آتی نا کبھی پہنی اف اب کیا کروں-----
اذہان کو بولا تو وہ----

نہیں میں انہیں مزید ڈس ہارٹ نہیں کر سکتی مجھے یہ پہننی ہے کیسے بھی کر کے----

اس نے ساڑھی کو بیڈ پر پھیلاتے ہوئے کہا تھا----

پھر نظر اچانک سامنے پڑے نشرح کے لیپ ٹاپ پر گئی اسے اون کیا تو وہ بغیر کسی بھی پاسورڈ کے کھل گیا تھا-----

یو ٹیوب اوپن کی تھی۔۔۔۔وہاں سے ساڑھی پہننے کا طریقہ دیکھا تھا۔۔۔۔ آج اسے ہر حال میں اپنے شوہر کو خوش کرنا تھا۔۔۔۔۔

پھر فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔۔ فریش ہو کر اس نے بڑی مشکل سے ساڑھی کو پہنا تھا۔۔۔

ریڈ بلڈ ساڑھی کے بلاؤز پر گلے میں نفیس سا گولڈن کام ہوا تھا ساڑھی کے بازو کہنیوں سے زرا نیچے تھے بازوؤں پر بھی گولڈن کام ہوا تھا۔۔۔۔

اگے کا گلا تو ٹھیک تھا مگر پیچھے کا گلا کافی گہرا تھا۔۔۔۔ ساڑھی کے پلووں پر بھی اور دامن پر بھی گولڈن کام ہوا تھا۔۔۔۔ جو اس ساڑھی کی خوبصورتی اور بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

بلاوز کی پیچھے ڈوریاں باندھ کر اس نے لمبے گھنے بالوں کو کھول کر اپنی کمر پر ہی بکھرا دیا تھا تاکہ پیچھے سے کمر واضح نا ہو۔۔۔۔

ہاتھوں میں چوڑیاں پہن کر اس نے گلے میں نیکلس پہنا تھا پھر باری باری کانوں میں ٹاپس پہنے تھے۔۔۔۔

چہرے پر ہلکی سی کریم لگا کر وہ میک اپ میں سے اپنی سمجھ کی چیزیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔

پھر مسکارا نکال کر اپنی گھنی لمبی مڑی پلکوں پر لگایا تھا جس نے اسکی آنکھوں کی شوبا اور بڑھا دی تھی۔۔۔۔ اب وہ ہونٹوں پر لگانے کے لیے لپ اسٹک ڈھونڈ رہی

تھی ۔۔۔۔ مگر اس سارے سامان میں اسے بس ایک ہی لپ اسٹک ملی تھی وہ بھی ڈارک ریڈ۔۔۔۔

یہ تو بہت برائٹ کلر ہے۔۔۔۔ اس نے لپ اسٹک کھول کر دیکھی تھی۔۔۔۔ ایسا کرتی ہوں نشرح کی لے لیتی ہوں کوئی لائٹ کلر کی لپ اسٹک۔۔۔۔

نہیں مجھے ان کے لیے سجنا ہے۔۔۔ ان کی منگوائی ہوئی چیزوں سے جو صرف اور صرف میرے لیے ائی ہیں اس نے۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے خود کلامی کی تھی۔۔۔۔

پھر ریڈ لپ اسٹک ہونٹوں پر لگائی تھی۔۔۔۔

لپ اسٹک نے چہرے کی رونق اور بڑھا دی تھی مکمل تیار ہوکر وہ ائینے کے سامنے کھڑی تھی---- سرخ رنگ میں اسکا دودھیا جسم دھمک رہا تھا----

اپنی تیاری کا آخری جائزہ لیتے اسکے دل کی دھڑکنیں بڑھیں تھیں---- سینے میں دبکے دل نے شور مچا مچا کر اسے دہائی دی تھی کے اس حلیے میں وہ کیسے اذہان کے سامنے جا سکتی ہے---

کہیں اذہان نے میرے اور اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کے لیے تو نہیں---- مجھے یہ سب----

نہیں نہیں انھوں نے کہا تھا میری مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اس نے دھک دھک کرتے دل کو سنبھالتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے اس کا لایا گیا پرفیوم خود پر سپرے کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس سپرے کی خوشبو اتنی سٹرانگ اور بھکانے والی تھی کے زارا نے تھوڑا سا ہی گردن پر چھڑک کر اسے رکھ دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی ہی تیاری سے اب خوف آنے لگا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد اذہان نے اوپر والے کمرے کے ٹیرس میں ٹیبل پر کیک رکھا تھا پیزا اور پاستہ پھر گلاب کے پھولوں کا بکے رکھ کر کینڈلز اون کی تھیں۔۔۔۔

کچھ بکے میں سے پھول نکال کر وہ بیڈ پر بھی بکھرا آیا تھا۔۔۔۔

کمرے میں مدھم روشنی کیے وہ ٹیرس پر بھی صرف کینڈلز جلا چکا تھا۔۔۔

علیہا کا میسج ملتے ہی اس نے ادھر موجود اپنے دوست سے ہیلپ لی تھی اور اس نے ایک گھنٹے کے اندر اندر اسکے لیے سب کچھ ارینج کر دیا تھا۔۔۔

وہ سب کچھ ارینج کر کے خود بھی فریش ہونے چلے گیا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد ریڈی ہو کر وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ گھڑی پر بارہ بجنے میں پانچ منٹ ہی بس باقی بچے تھے ۔۔۔

نہیں میں ایسے اذہان کے سامنے نہیں جا سکتی۔۔۔۔ اس نے دل میں پکا ارادہ کیا تھا۔۔۔

کس بات کی جھجک ہے وہ شوہر ہے تمہارا زارا اسے خوش رکھنا تمہارا فرض ہے۔۔۔۔ اس سے اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔۔۔ اس کے دل سے آواز آئی تھی۔۔۔

نہیں میں پھر بھی نہیں ایسے انکے سامنے نہیں۔۔۔ اس نے اپنے خیال کی نفی کرتے ہاتھ کان کی طرف بڑھایا تھا ٹاپس اتارنے کے لیے کے اسی لمحے دروازہ ہلکے سے ناک کرتا اذہان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

زارا تم تیار۔۔۔۔ اس پر ایک نظر پڑتے ہی اسکے سارے الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے سامنے وہ حسن جاناں سجی سنوری کنفیوز سی کھڑی اس کے دل کی دنیا تباہ برباد کر رہی تھی۔۔۔۔

ساڑھی میں چمکتے اس کے دودھیا رنگ نے اذہان حیات ملک کو دنیا کے سارے رنگ بھلا دیئے تھے۔۔۔۔ نازک سے جسم پر بندھی وہ ساڑھی چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کے اس کو پہننے کی حق دار صرف اور صرف زارا اذہان حیات ملک ہی تھی۔۔۔۔ گلے پر بندھا نیکلس صراحی دار گردن کے غرور میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔ اور پھر اٹھتی گرتی نازک گھنی مڑی پلکوں کی لرزش۔۔۔۔ اس کے لیے اور مشکل بڑھا رہی تھیں۔۔۔۔

ہونٹوں پر لگی ریڈلپ اسٹک اس کے دل میں امڈتے جذباتوں کو مزید ہوا دے گئی تھی۔۔۔۔

آگے بڑھ کر اس نے اسکی توڑی پکڑ کر اونچی کی تھی۔۔۔ جو مسلسل مسلسل انگلیوں کو مڑوڑے زمین پر نظریں گاڑے کنفیوز کھڑی تھی۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ اس کا چہرہ اونچا کر کے گھمبیر لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اذ۔۔۔ہاں۔۔۔ مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں اس نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا تھا کے وہ انگلیاں مڑوڑنا بند کرے۔۔۔۔ اس کے ساتھ چلتے ہوئے وہ اس کو اوپر روم میں لایا تھا اور پھر ٹیرس پر۔۔۔۔

یہ سب اذہان۔۔۔۔ وہ یہ سب دیکھ کر ایک دم کھلکھلا ہی اٹھی تھی۔۔۔۔

علیہا نے میسج پر بتایا تھا کے کل تمہارا برتھ ڈے ہے تو آئی ول ڈیسائڈڈ کے مجھے اسے میمر ایبل بنانا چاہیے۔۔۔ اس نے اس کے چہرے کے پاس چہرہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔اور زارا اس کے گھمبیر لہجے پر جی جان سے ہلی تھی اپنی جگہ پر۔۔۔۔

اس۔۔۔اسے یاد تھا۔۔۔ اس نے علیہا کے نام پر کہا تھا۔۔۔

ہاں اسے یاد تھا اور وہ یہ بھی چاہتی تھی کے میں اس دن کو ہمیشہ یاد رکھو۔۔۔۔۔
چلو اب کیک کاٹتے ہیں۔۔۔۔

اس نے ساڑھی کے پلو کے اندر سے ہاتھ کر کے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسے کے ہاتھ میں چھری پکڑا کر اسکے بلکل پیچھے کھڑے ہوکر اس کے کاندھے پر توڑی ٹکائی تھی۔۔۔۔

اور وہ پیٹ پر رکھے اسکے ہاتھ کے لمس پر اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ڈئیر لائف ہیپی برتھ ڈے ڈئیر بریتھ ہیپی برتھ ڈے زارا اذہان حیات ملک ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔

اس کے لب بلکل اس کے کان کے پاس اسے وش کر رہے تھے بولتے ہوئے اسکے لب اس کے کان کے ٹوپس کو چھو رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پر رکھا اذہان کے ہاتھ کا لمس اسکے وجود میں سنسنی دوڑا رہا تھا۔۔۔۔

کیک۔۔۔۔ اس نے تھوڑا سا کیک کا ٹکڑا پکڑ کر اس کے منہ میں ڈالا تھا جو زارا کے اوپر والے ہونٹ پر بھی لگ گیا تھا۔۔۔۔

زارا نے کیک کو ٹکڑا اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

نو آئی وانٹ دس۔۔۔ اس نے اس کے اوپر والے ہونٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔ اور پر آگے بڑھ کر اس کے ہونٹ پر لگے کیک کو اپنے ہونٹوں سے چنا تھا۔۔۔

زارا نے اس کے لمس پر شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔ اذہان کی جھلستی گرم سانسیں پل بھر میں زارا کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔۔

چلو کچھ کھا لو۔۔۔ اس نے خود پر کنٹرول کرتے اسے چئیر پر بٹھایا تھا۔۔۔ پھر اس کی پلیٹ میں پاستا نکالا تھا۔۔۔

خود وہ پیزے کا سلائس اٹھا کر کھانے لگا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ اس پر گہری نظریں جمائے اپنا کھانا ختم کر چکا تھا اور وہ اس کی نظروں کے حصار میں بڑی مشکل سے اپنا آدھا پیٹ بھر پائی تھی ---

زارا میں ایک کال کر لوں آتا ہوں ابھی-----کہتے وہ کمرے کی طرف بڑھا تھا--- جانتا تھا کے اس کی موجودگی میں وہ کھا نہیں پا رہی اور اس کے سامنے ہوتے ہوئے وہ اس سے نظریں نہیں ہٹا پاہ رہا تھا---- اس لیے کچھ دیر کے لیے اسکے سامنے سے ہٹا تھا---

زارا نے اس کے جاتے ہی سکون کا سانس لیا تھا پھر پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا---اور یہی وہ چاہتا تھا---

اچھا اب بتاؤ کیا گفٹ چاہیے اس کے کھانا ختم کرتے ہی وہ واپس آیا تھا اس تک۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں یہ سرپرائز بہت ہے۔۔۔۔ اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر مجھے تو سرپرائز دینا ہے ۔۔۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اس کی طرف جسے زارا تھام کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اور پھر اس کے ساتھ چلتی ہوئی کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔

لک زارا وئی آر میڈ فور ایچ ادر۔۔۔۔ اس نے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے کرتے کہا تھا۔۔۔ اور اس نے نظر اٹھا کر شیشے میں دیکھا تھا واقعی وہ ایک

دوسرے کے لیے ہی تو بنے تھے اس کے ساتھ کھڑا شخص اسکی زندگی کا اثاثہ ہی تو تھا اس کی کل جمع پونجی-----

آئس بلیو شرٹ بلیک پینٹ---- شرٹ کے بازوؤں کو موڑے تیکھی ناک بھرے ہونٹ سفید رنگت---- لمبی پلکیں بڑی موٹی انکھیں گھنے بال جو تھوڑے سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے----- ہلکی سی بئیرڈ اور گھنی مونچھیں----آنکھوں کے نیچے حلقے اور چہرے پر سجی مخصوص مسکراہٹ زارا کا دل بڑی زور سے دھڑکا تھا اس پر ایک نظر ڈالتے ہی-----

زارا سمائل اس نے موبائل کیمرا نکال کر کتنی ہی اس کی اور اپنی تصویریں بنا ڈالی تھیں---

پھر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔۔ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو لبوں تک لایا تھا۔۔ تھرڈ فنگر کو تھوڑا سامنہ میں لے جا کر اس میں رنگ پہنائی تھی۔۔۔ زارا نے نرم گرم لمس اپنی انگلی پر محسوس کرتے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

یہ تمہارا گفٹ۔۔۔ ڈائمنڈ کی نفیس نازک سی رنگ اسکی انگلی میں دوسرے ہاتھ سے صحیح سے پہناتے اس نے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

کیسا لگا گفٹ۔۔۔ اس نے رنگ پر اپنا انگوٹھا رب کرتے کہا تھا۔۔۔

ب۔۔۔ بہت اچھا۔۔۔ اس نے اس کی پناہوں میں کھڑے ہی کہا تھا۔۔۔۔

اچھا مجھے بھی کچھ چاہیئے اب۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔ زارا نے کانپتی آواز سے پوچھا تھا۔۔۔

لپ کس۔۔۔ اس نے زارا کے کان کے پاس جھک کر کہا تھا۔۔۔ اور وہ کانوں تک سرخ ہوئی تھی اس کی بات سن کر ٹانگیں ایک دم کانپی تھیں۔۔۔۔

بولو ناں دو گی۔۔۔ اس کی کمر سے ہاتھ تھوڑا اوپر کر کے اس کی ساڑھی کے بلاوز کی ڈوریوں کے ساتھ اپنی انگلیوں سے کھیلتے اس نے تصدیق چاہی تھی۔۔۔

اذ۔۔۔ذ۔۔۔ ہ۔۔۔۔ہان۔۔۔۔ اس کے لب تھر تھرا رہے تھے۔۔۔ تب ہی اذہان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا ہونٹوں پر جھکا تھا اس کے۔۔۔۔ بالوں میں انگلیاں پھنسائی تھیں۔۔۔۔

دوسرے ہاتھ سے بلاؤز کی ڈوریوں کو مضبوطی سے ہاتھ میں پکڑا تھا۔۔۔۔ اس کے نچلے ہونٹ کو شدت سے اپنے ہونٹوں کی قید میں جکڑے مدہوش ہونے لگے تھا۔۔۔۔ خود کو سیراب کرتے اپنی محبت کی شدتوں میں بہہ رہا تھا اور وہ بے حال ہوتی اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے اس کی محبت کے جنون کو خود میں اتارتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔وہ ان نرم گداز لبوں پر گستاخیاں کر رہا تھا۔۔۔۔ اور اس کو سانس بھی نہیں آہ رہا تھا۔۔۔۔ خود کو سیراب کرتے کرتے وہ اس کے نچلے ہونٹ کو بری طرح زخمی کر چکا تھا۔۔۔۔ درد کے مارے اس کی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔ اس کی شرٹ پر اس کی مٹھیوں کی پکڑ ڈھیلی ہوئی تو

اس نے نہایت نرمی سے اسے چھوڑا تھا۔۔۔ اور وہ نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتی لمبے لمبے سانس لیتے مڑی تھی جب اس نے اس کو جھٹکے سے کھینچ کر سینے میں بھینچا تھا۔۔۔۔

بالوں کے نیچے سے ہاتھ بڑھا کر بلاؤز کی ڈوریوں کو جھٹکے سے کھینچا تھا اور وہ اسکی آغوش میں سمٹی تھی کانپی تھی۔۔۔۔۔

اس کے لرزنے پر وہ اسے مزید خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ گھمبیر لہجے میں اس کے کان کے پیچھے بال اڑستے اسے خود میں بھینچے پوچھا تھا اس نے۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے آئی وانٹ ٹو چینج۔۔۔۔ اس نے کانپتے ہوئے اس میں گھستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کس سے ڈر لگ رہا ہے میری شیرنی کو۔۔۔۔ اس نے اس کے کان پر جگہ جگہ جگہ اپنے لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اذ۔۔۔۔ذ۔۔۔۔ہان نہیں کریں پلیز۔۔۔۔ اس نے کانپتی آواز اور کانپتی ٹانگوں سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا نا کروں۔۔۔۔ کس نا کروں۔۔۔۔ ہممممم۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کے ہر ہر نقش کو چومتے ہوئے اس نے مدہوش لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اس کی جان فنا ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس کے ہر لمس پر۔۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔۔مجھے نیند۔۔۔۔۔۔۔ اس نے پھر سے اسے روکتے کمزور دلیل دیتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا نو پلیز آج نہیں۔۔۔۔ اس نے اس کی گردن پر جھکتے اپنی نرم گرم سانسوں کو اس کی گردن پر چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔ پھر اسے باہوں میں بھر کر بیڈ پر لایا تھا اور اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔

بلاؤز کو کاندھے سے نیچے کھسکا کر وہاں دانت گاڑھے تھے ایک ہاتھ سے اس نے نیڈ شیٹ کو مٹھی میں جکڑا تھا تو دوسرے ہاتھ سے اس کی شرٹ کو مٹھی میں

جکڑا تھا۔۔۔ اس کی شدتیں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔ اور اس کی نازک جان ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے گردن کے پیچھے ہاتھ لے جا کر اسکی گردن سے نیکلس نکالا تھا۔۔۔۔

باری باری دونوں کانوں سے ٹاپس اتار کر وہاں اپنے پر حدت لمس چھوڑے تھے۔۔۔

زارا ماما پتہ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔ اس کے کان کی لو کو ہونٹوں تلے دبا کر اس نے اس کے کان کے پاس گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔ اس نے کان کے پاس سنسناہٹ ہوتے ہچکی لیتے لرزتے لفظوں سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ماما کہہ رہی تھی کے میری بہو کو خوش رکھنا اینڈ شی نیڈ پوتا پوتی۔۔۔۔ اس نے اس کے منہ پر پھونک مارتے کہا تھا۔۔۔۔ پھر بڑے غور سے اسکے چہرے پر آتے حیا کے رنگوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اور اس نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے مکے برسائے تھے۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں نا آئی ایم سکئیرڈ اس لیے آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں اس نے مکے برساتے بے بس ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

میری طرف دیکھو زارا والے آر یو سکئیرڈ میں ہو ناں ساتھ۔۔۔۔ اس نے اس کے ناک کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور یہ میرے ہونے والے بچوں کی دادی کی نہیں ان کے بابا کی بھی خواہش ہے۔۔۔۔ اس نے اس کی گردن پر ناک رکھتے اس کے پرفیوم کی جان لیوا خوشبو کو اپنے اندر اتارتے کہا تھا۔۔۔۔

آج اتنا قریب آنا چاہتا ہوں تمہارے کے تمہارے جسم میں خود کی خوشبو اتارنا چاہتا ہو جان اذہان۔۔۔۔ اس نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اپنی شرٹ کو تکیے کی دوسری سائیڈ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر لیمپ لائٹ آف کی تھی کمرے میں اب بس کینڈلز کی مدہم روشنی تھی۔۔۔۔۔

اس کے اوپر قابض ہوتے اس نے اس کی ساڑھی کے پلو کو اتار کر دوسری سائیڈ پھینکا تھا اور زارا نے اس کے سینے میں منہ چھپاتے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیے تھے------

یہ شاید خود سپردگی کا عمل تھا یا وہ جان چکی تھی کے وہ اب اس کے بکھرتے جذبات پر بندھ نہیں باندھ سکے گی جبھی اس کے سپرد خود کو کیا تھا-----

لو یو شیرنی---- اس نے اس کے کان کے گرد ناک رگڑتے کہا تھا پھر گردن پر گردن سے تھوڑا نیچے لبوں کے ساتھ سفر کرنے لگا تھا----ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے وہ اس کی کتنی چوڑیاں توڑ چکا تھا----

اور وہ اس کی شدتوں سے بے حال ہوتی آنکھیں بند کر گئی تھی----

کمفرٹر خود پر اوڑھے اب وہ دونوں ایک دوسرے میں گم ہو گئے تھے۔۔۔۔ کمرے چھائی اس فسوں خیز خاموشی نے الگ حصار کھینچا ہوا تھا دونوں کے گرد یہ لمحے یہ پل بہت قیمتی تھے دور کھڑی محبت مسکرا کر جھوم جھوم کو ہواؤں کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔۔۔۔

دو تڑپتی بکھری اور جدائیوں کے کٹھن مراحل کا سفر کرتی روحیں تکمیل کا درجہ پا چکی تھیں۔۔۔۔

یہ رات کسی کو منانے میں کسی کے مان جانے میں اور کسی کو تکلیف برداشت کرنے میں گزر گئی تھی۔۔

جیسے اذہان زارا ایک ہوئے تھے۔۔۔

جیسے علیہا اپنی تکلیف کے ساتھ اکیلی لڑ رہی تھی۔۔۔

جیسے سبحان کی پناہوں میں اس کی زندگی ناراض منہ پھلائے رو رہی تھی۔۔۔۔

جیسے سٹڈی روم میں بیٹھا ارحان اپنی زندگی کو خود سے دور بھیج رہا تھا۔۔۔۔

جیسے کمرے میں بیٹی امل اپنی غلطیوں پر آنسو بہا رہی تھی ۔۔۔۔

رات کا فسوں تو ہر ایک پر حاوی تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں ہے تمہارا بیٹا کوئی فکر ہے اسے الیکشنز کی یا ساری عمر اس نے یہ جوگیوں والا روپ دھار کر ہی پھرنا ہے----

حیات ملک نے کال کی تھی تاشہ بیگم کو----

مانچسٹر گیا ہے آپ کی بہو کو لینے---- تاشہ بیگم نے صاف الفاظ میں بتایا تھا---

کون سی بہو کس لڑکی کی بات کر رہی ہو تم---- انہوں نے غصے سے کہا ----

میں زارا اذہان حیات ملک کی بات کر رہی ہوں جس سے اذہان نے نکاح کیا ہے--- اور اسے لینے کے لیے گیا ہے----

تاشہ بیگم نے صاف لہجے میں کہا تھا----

اور تمہیں لگتا ہے اس گند کو اپنے گھر میں برداشت کروں گا---- انہوں نے تمسخر سے ہنستے ہوئے کہا تھا----

مت کیجیے گا آپ کی آدھی جائیداد کی مالک میں ہوں میرے پاس اتنا پیسہ ہے کے میں اپنے بیٹے کو عالی شان گھر لے کر دے سکوں۔۔۔ آپ سے کسی بھی قسم کی ہمدردی نہیں چاہیے۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے دبے دبے غصے میں کہا تھا۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا تاشہ میں اسے اپنی بہو کبھی تسلیم کروں گا۔۔۔ انھوں نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نا کریں مگر میں اپنے بیٹے کی خوشی کو دل سے تسلیم کر چکی ہوں۔۔۔۔ اور آپ یہ مت سمجھیے گا کے اس بار بھی میں آپ کا ساتھ دوں گی ۔۔ اپنے بیٹے کی خوشیوں کے راستے میں آنے والی ہر دیوار کو میں توڑوں گی۔۔۔۔ چاہے وہ دیوار آپ ہی کیوں نا ہوں۔۔۔۔

انھوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تو تم مجھ سے بغاوت کرو گی۔۔۔ انھوں نے تمسخرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھیں۔۔۔۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا تھا۔۔۔۔
سب سمجھ رہا ہوں میں مگر میرے ساتھ بغاوت کا انجام تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔ سالوں کی وفاداری ایک منٹ میں ڈھیر کر دوں گا میں سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔۔۔ انہوں نے دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
سمجھ رہی ہوں مگر میں اب اپنے بیٹے کو اس کی خوشیوں کے لیے اور تڑپتا اور سسکتا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ آپ جان بھی نہیں سکتے ناں آپ سمجھ سکتے ہیں کے وہ کتنا خوش تھا اس کی آواز میں سچی خوش تھی۔۔۔۔ میں اب اس سے دور زارا کو کبھی بھی نہیں ہونے دوں گی چاہے مجھے آپ کے خلاف ہی کیوں نا جانا پڑے۔۔۔۔ آپ بھی اپنے بیٹے کی خوشی میں خوش ہو جائیں اور پلیز اس نام نہاد عہدے اور مرتبے اور سٹیٹس کے چکروں سے نکل آئیں۔۔۔۔
تاشہ بیگم نے آخر میں صلح جو انداز اپنایا تھا۔۔۔۔

یہ ہمدردی کا بخار نا تم لوگوں کو ہی مبارک ہی اور تم۔لوگوں کے دماغ میں جو یہ خباثت بھر گئی ہے اسے میں واپس آہ کر نکالوں گا پھر دیکھوں گا کے تم کیسے میرے سامنے اپنے بیٹے کے حق میں کھڑی ہوتی ہو اور وہ لڑکی اس کا انجام تم اپنی آنکھوں سے خود دیکھو گی یہ حیات ملک کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔

نفرت سے کہتے انہوں نے فون رکھا تھا۔۔۔۔۔

کوئی ایک بھی وہ نہیں سمجھ پا رہا جو میں انہیں سمجھانا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔ سب کے ذہنوں میں فتور بھر گیا ہے۔۔۔

دے آل آر بلڈی راسکلز۔۔۔ نفرت سے انہوں نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذہان مجھے بہت نیند آہ رہی ہے۔۔۔ وہ اسے اپنی شرٹ پہنا کر اس کے بٹن بند کررہا تھا جب زارا نے کہا تھا۔۔۔

بس تھوڑی دیر تک فجر ہونے والی ہے پھر فریش ہو کر نماز پڑھ کر سوئیں گے۔۔۔ اذہان نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے اس کے سر کو اپنے بازو پر رکھتے اپنے ساتھ لٹاتے کہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔ ساری رات تو اس نے اسے ایک پل بھی سونے نہیں دیا تھا۔۔۔

صبح کے چار بج رہے تھے جب اس پر ترس کھاتے اسے خود سے آزادی دی تھی۔۔۔۔

پکا سونے دیں گے ناں۔۔۔ اس نے تصدیق چاہی تھی ۔۔۔

ایسے نشیلی نظروں سے دیکھ کر نشیلی آواز میں پوچھو گی تو آئی سوئیر جان اذہان صرف ایک گھنٹہ دوں گا وہ بھی فریش ہونے کے لیے اور نماز کے لیے۔۔۔

اذہان نے اس کے چہرے سے شہادت کی انگلی کو لاتے ہوئے شہہ رگ پر روکتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ آئی ہیٹ یو۔۔۔۔ لیو می۔۔۔۔ ایک پل بھی مجھے آپ نے سکون نہیں لینے دیا۔۔۔۔۔اس کے پاس سے پرے کھسکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میرا بس چلے ناں تو ساری زندگی ہر پل تم میں کھو کر اپنا سکون ڈھونڈتا رہوں۔۔۔۔

اس نے اسے پھر سے پاس کرتے اس کی چھوٹی سی ناک پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

پتہ ہے زارا تم وہ لڑکی ہو جس نے مجھے زندگی کا اصل مقصد سمجھایا ہے۔۔۔۔

تم وہ ہو جس نے مجھے یہ بتایا ہے کے تم جیسے پھول سے محبت کیسے کرتے ہیں۔۔۔۔۔

تم وہ ہو جس نے مجھے میرے رب سے ملایا ہے۔۔۔

تم وہ ہو جس نے مجھے بتایا کے اگر اپنے رب کے آگے سچے دل سے رو کر کوئی بھی عرضی ڈالی جائے کوئی بھی درخواست کی جائے تو وہ کن کہنے میں دیر نہیں لگاتا-----

تم وہ ہو جس نے مجھے ''من عاجزم ''کا اصل مقصد سمجھایا ہے---- تم نے مجھے بدلا اور پھر میں کیسے اپنی زندگی کے ہر اندھیرے سے لڑتا اپنے رب کی طرف سے ملنے والی اس روشنی تک پہنچا جس نے کبھی ماند نہیں پڑنا جو ہمیشہ رہے گی---- اور جس سے مجھ جیسے اندھیروں میں ڈوبے لاکھوں اذہان روشنی حاصل کرتے رہیں گے-----

اس نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے شکرگزار لہجے میں اس کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا تھا-----

میرا کوئی کمال نہیں ہے اذہان آپ کو ہدایت رب نے دینی تھی سو دی مجھے بس زریعہ بنایا گیا آپ کو شاید بہت پہلے چن لیا گیا تھا---- بلکہ میں خوش قسمت ہوں

جسے آپ کا ساتھ ملا۔۔۔اس نے اس کی موٹی موٹی آنکھوں پر سجی لمبی پلکوں کو انگلیوں کے پوروں سے چنتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

خدا میری آنکھیں ہمیشہ سلامت رکھے کے ان سے میں اپنے "روح من "کو دیکھ کر ایسے ہی جیتا رہوں۔۔۔۔

اذہان نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر لبوں سے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ خود میں سمٹ تھی۔۔۔۔ کتنی محبت کرتا تھا وہ اس سے یہ وہ اسے اپنے ہر فعل ہر عمل سے باور کروا رہا تھا۔۔۔۔ محبتیں لٹانے میں تو وہ شہنشاہ تھا۔۔۔۔ اور اس کی محبت کی ملکہ اس کی شریک حیات تھی۔۔۔ وہ پاک رشتہ جس میں رب کی رضا شامل تھی۔۔۔۔ وہ پاک بندھن جس پر یقین کی مہریں ثبت تھیں۔۔۔ اور جو جب تک ان کی سانسیں تھیں تب تک قائم رہنے والا تھا۔۔۔

اچھا زارا تھوڑا پیار کروں نا مجھے۔۔۔۔ اس نے الگ سے فرمائش کی تھی۔۔۔۔۔۔

اذ۔۔۔ذہہہہہہہہان۔۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے اس کے نام کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

بس تھوڑا سا نا یار۔۔۔ اس نے التجائی انداز میں کہا تھا اور پھر اپنی آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔۔اور وہ اس کی اس بے جا ضد پر کانوں تک سرخ ہوتی اس سے دور جانے کے لیے اٹھی تھی جب اس نے کمر کے نیچے سے ہاتھ گھما کر اسے خود پر گرایا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔۔

آئی ایم ویٹنگ ہری اپ۔۔۔ اس نے بند آنکھوں سے ہی کہا تھا۔۔۔ اور زارا کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔۔۔ بے شک اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ مگر وہ کیسے اسے۔۔۔ سوچ کر ہی وہ ہلکان ہوئی تھی۔۔۔۔

اذہان مجھ سے نہیں ہو پائے گا پلیز چھوڑیں۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زارا یہاں۔۔۔۔ اس نے اپنے ماتھے پر انگلی رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔ مطلب وہ ٹلنے والا نہیں تھا۔۔۔۔ زارا کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا ضدی۔۔۔۔ یا پھر وہی نہیں ہر محبت کرنے والا اپنی محبت کے معاملے میں ایسا ہی ہوتا ہے ضدی۔۔۔۔ اپنی باتیں منوانے والا وہ بھی صرف اور صرف اپنی محبت سے۔۔۔۔

اس نے اذہان کی بند آنکھوں کو دیکھا تھا پھر اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے کچلتے وہ اس کے ماتھے کے پاس اپنے لبوں کو لے کر آئی تھرتھراتے لب اپنی آنکھیں بند کیے اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔۔۔۔

اذہان نے اس نرم نازک اور قیمتی لمس کو اپنے وجود میں تحلیل ہوتے محسوس کیا تھا اپنی محبت کی طرف سے ملا وہ پہلا حیات کا قطرہ تھا اس کے لیے جس نے اسے جاودانی بخشی تھی اور اس کی روح کو سرشاری۔۔۔۔۔اس کے لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ مچلی تھی۔۔۔۔

زارا کے اندر کرنٹ کی لہر دوڑی تھی اس پر اپنا لمس اتارتے وہ محبت میں ملے رب کی طرف سے اس نایاب تحفے پر ہر سانس کے ساتھ قربان گئی تھی----

یہاں--------- اس نے اپنی دونوں آنکھوں پر باری باری انگلی رکھتے کہا تھا---

اور وہ باری باری اپنے لب اس کی دونوں آنکھوں پر رکھتی اس کی آنکھوں کو سکون اور ٹھنڈک دے گئی تھی---- اپنے لمس سے----

یہاں------- اب اس نے باری باری اپنی دونوں گالوں پر انگلی رکھتے بند آنکھوں سے ہی کہا تھا---

اور اس نے باری باری اس کی بئیرڈ کے بالوں پر جھکتے اس کے دونوں گالوں پر اپنا لمس چھوڑا تھا---

اذہان اس کے لبوں کی لرزش واضح محسوس کر رہا تھا---

یہاں-------- اب اس نے اپنی ناک پر انگلی رکھتے کہا تھا---

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اس نے اس کی ناک پرلب رکھے تھے۔۔۔۔ اذہان کی سانسوں کی تپش اسے اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوئی تھے اس کی سانسوں کے لمس سے ایک سیکنڈ میں وہ بے حال ہوتے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہاں۔۔۔۔ اذہان نے اپنے لبوں پر انگلی رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یو۔۔۔۔۔ اذہان۔۔۔۔۔ زارا نے غصے سے اس کے سینے پر پنچ مارا تھا۔۔۔۔ اور پیچھے ہونے لگی تھی۔۔۔۔جب اس نے اسے پھر سے سینے پر گراتے ٹائٹلی ہگ کیا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں آنا آپ کے پاس آپ بلا وجہ مجھے تنگ کر رہے ہیں نم آواز میں اس کی ہگ میں سے نکلنے کی کوشش کرتے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا اور مجھے سے دور ہو کر کہاں جانا ہے۔۔۔۔ اس نے اس کو ہگ میں لیے ہی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں جانا کہیں بھی آپ سے دور۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکل کر اسکے سینے پر گرے تھے۔۔۔۔ وہ شرٹ لیس تھا تو فوراً سے پہلے اسے اس کے آنسو اپنے سینے پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔۔اور پھر اس نے اسکا چہرہ اوپر اٹھا کر اپنے چہرے کے پاس کیا تھا۔۔۔۔

ہے وائے آر یو کرائنگ۔۔۔۔ نا دور کبھی جاؤں گا تم سے اور نا ہی تمہیں دور جانے دوں گا کبھی۔۔۔۔۔۔ اب نو مور ٹیئرز ورنہ پھر اپنے طریقے سے صاف کروں گا ان آنکھوں کو۔۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور اس نے سکون سے اس کے سینے پر سر رکھا تھا۔۔۔۔۔ چلو اٹھو فریش ہو جاؤ نشرح کا کوئی ڈریس پہن لو فی الحال پھر صبح شاپنگ پر چلیں گے۔۔۔۔

اس نے اسے اٹھا کر بٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان آس کی پرمیشن کے بغیر میں کیسے۔۔۔۔۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میں بتا دوں گا اسے ابھی جاؤ لے آؤ جا کر یا میں چلو ساتھ اس نے اس کے بیڈ سے اٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں میں لے آؤ گی آدھر ہی فریش ہوکر نماز بھی پڑھ لوں گی آپ ادھر فریش ہو جائیں اس نے بالوں کا جوڑا بناتے کہا تھا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں فریش ہو کر ادھر آؤ اکھٹے نماز پڑھیں گے ۔۔۔۔ اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا اور وہ سر ہلاتی نشرح کے روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ اذہان اپنے کپڑے نکال کر باتھ روم کی طرف بڑھا تھا یہ وہ کمرہ تھا جو ارحان اذہان جب بھی مانچسٹر آتے تھے نشرح کے پاس رہنے ان کے لیے مختص تھا اور اسمیں ان دونوں کے کپڑے اور ان کے استعمال کی ہر چیز تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ شاور لے کر وضو کر کے نم بالوں کے گرد نماز کی طرح دوپٹا لپیٹے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جہاں اذہان نفل پڑھ رہا تھا اور اس کے تھوڑا سا پیچھے ہی زارا کے لیے جائے نماز بچھا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتی جائے نماز تک ائی تھی جب اس نے سلام پھیرا تھا اور پھر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

پنک لانگ شرٹ وائٹ کیپری اور سر پر وائٹ دوپٹہ نماز کے لیے لپیٹے وہ چاندی کی طرح چمکتے چہرے کے ساتھ اس کے دل میں اتری تھی۔۔۔۔اذہان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا پھر اسے اشارہ سے اس کے لیے بچھائی گئی جائے نماز تک انے کا کہا تھا۔۔۔۔

دونوں اپنی اپنی جائے نماز پر کھڑے نماز ادا کر رہے تھے اب۔۔۔۔ اپنے رب کے حضور حاضری دیتے وہ رب کی شکر گزاری اور دل کو ہمیشہ رب کے لیے مطیع اور تابعدار رہنے کے لیے دعاکر رہے تھے۔۔۔۔

نماز کے بعد دونوں نے سجدہ شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔ پھر دعاکے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔۔ اپنے رب سے ہمیشہ کے لیے اسکا فضل اسکا رحم مانگا تھا۔۔۔۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ کی دعا مانگی تھی۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے سے آفات مشکلات کو دور رکھنے کی دل سے رب کے آگے التجا کی تھی۔۔۔ اپنے لیے ڈھیروں خوشیوں کی دعا مانگنے کے ساتھ ساتھ اپنے چاہنے والوں کے لیے بھی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔۔۔پھر چہرے پر ہاتھ پھیرتے دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اذہان ۔۔۔۔۔۔زارا سامنے والے ریک سے قرآن پاک اٹھا کر لائی تھی اور اذہان کے پاس بیٹھ کر اس کی طرف دیکھ کر اسے پکارا تھا۔۔۔

جی جان اذہان۔۔۔ اس نے محبت سے کہا تھا۔۔۔

مجھے تلاوت سنائیں سورۃ رحمن کی اس نے قرآن پاک کو بوسہ دیتے ہوئے کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر زارا مجھے تلاوت کرنا نہیں آتی میں تو بس سمپل وے میں پڑھ سکتا ہوں اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔۔۔

آتی ہے آپ سٹارٹ کریں مجھے سننی ہے۔۔۔۔ اس نے اس کے کاندھے پر سر رکھتے قرآن پاک کو اذہان کو دیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اذہان نے قرآن پاک کو دیکھا تھا جہاں سورت رحمن کھلی ہوئی تھی۔۔۔۔ سورت رحمن یعنی ''قرآن کی دلہن ''اس نے قرآن پاک کو لبوں کے پاس لاتے عقیدت اور محبت سے بوسا دیا تھا۔۔۔۔

پھر اپنی دلہن کو دیکھا تھا جو اسکے بازو کے نیچے سے اپنا بازو گزار کر دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو پکڑے اس کے کاندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔۔۔اذہان نے مسکراتے ہوئے تلاوت شروع کی تھی۔۔۔۔

ہر لائن کے ساتھ وہ اس لائن کے نیچے لکھے ترجمے کو بھی پڑھتا تھا۔۔۔۔ زارا ہر لفظ کے ساتھ اپنے رب کی عظمت اور بڑائی کبریائی پر دل و جان سے نثار جا رہی تھی۔۔۔۔ اور اذہان اپنے رب کی شکر گزاری میں اس تلاوت اس سورت کی آیات اس کے ترجمے میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔ اتنا مگن ہو گیا تھا۔۔۔۔

پوری سورتہ کی تلاوت کر کے اس نے قرآن پاک بند کر کے ایک نظر زارا کو دیکھا تھا وہ ہنوز آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

زارا۔۔۔ اس نے ہولے سے پکارا تھا۔۔۔ مگر وہ ہلی بھی نہیں تھی۔۔۔ تلاوت سنتے سنتے وہ تو سو گئی تھی شاید۔۔۔۔

اذہان نے لبوں کو اس کے ماتھے کے پاس کرتے بوسا دیا تھا۔۔۔۔

پھر قرآن پاک پر غلاف چڑھا کر اس کو بوسا دیتے پاس پڑی ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

پھر زارا کو اپنے سینے کے پاس کرتے اس کے ہاتھوں کو بچوں کی طرح اپنے ہاتھوں میں پکڑتے دعا کے لیے اٹھایا تھا۔۔۔

یا اللہ آپ بہت مہربان ہیں بہت رحیم ہیں میرے لیے رحمت کے دروازے کھولے آپ نے مجھ گناہگار کو میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی سے نوازا میں شکر گزار ہوں آپ کی ان ڈھیروں نعمتوں کا میرے مالک مجھے ہمیشہ اپنے شکر گزاروں میں ہی رکھنا مجھ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں ہی رکھنا۔۔۔

مجھ پر کبھی کسی آزمائش کا بوجھ نا ڈالنا میری شریک حیات کو کبھی مجھ سے دور نا کرنا آپ جانتے میں اس کے بغیر جی نہیں سکوں گا۔۔۔۔

یہ میرے لیے "انت الحیاۃ "ہے۔۔۔۔ یعنی میری زندگی۔۔۔۔

یہ میرے لیے "انت الحب "ہے۔۔۔۔ یعنی میری محبت۔۔۔۔

اس کو ہمیشہ میرے پاس رہنے دیجیے گا التجا ہے میری آپ سے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر زارا کی ہتھیلیوں پر گرے تھے۔۔۔ کیونکہ اذہان کے ہاتھ زارا کے ہاتھوں کے نیچے تھے۔۔۔۔

میرے مالک مجھے نیک اور صالح اولاد عطا کرنا جو تیری بندگی کرے تجھ سے مدد طلب کرے اور تیری شکر گزاری میں ہمیشہ محو رہے میرے مالک رسول عربی کے صدقے میری محبت کو ہمیشہ میرے لیے ٹھنڈے آب کا قطرہ بنائے رکھنا جو روح میں اترے تو اپنی مسحور کن خوشبو سے مہکا دے میرے وجود کو۔۔۔۔ میرے مالک مجھ گناہگار کی دعاؤں کو قبول فرما آمین ثم آمین۔۔۔۔ اس نے نم آنکھوں کے

ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر زارا کے ہاتھوں سمیت اپنے منہ پر پھیرا تھا۔۔۔۔پھر درود ابراہیمی پڑھ کر اپنے اور اس کے چہرے پر پھونک ماری تھی۔۔۔۔

پھر اسے باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔ نیند میں وہ تھوڑا سا کسمسائی تھی۔۔۔۔

واپس جاکر قرآن پاک اٹھا کر ٹیبل سے ریک میں رکھا تھا۔۔۔۔پھر لائٹ آف کی تھی۔۔۔ زارا کے پاس پہنچ کر اس کا دوپٹہ اتارا تھا پھر اسکے گیلے بالوں سے اس کا کیچر اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔۔ اس کے ساتھ لیٹتے اس کے ٹھنڈے وجود کو اپنی آغوش میں لے کر اس کی شہہ رگ پر بوسا دیا تھا۔۔۔۔ نیند میں وہ ہلکا سا کسمساتی ٹھنڈ محسوس کرتی اس میں تقریباً گھسی تھی۔۔۔۔

ٹھنڈ لگ رہی ہے میری شیرنی کو۔۔۔۔ اس نے اس کے کان کے پاس جھک کر کان کی لو کو چومتے سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اور اس نے نیند میں ہی گردن ہلائی تھی۔۔۔۔

اب نہیں لگے گی سو جاؤ۔۔۔۔ اسکی گال پر لب رکھتے اسے خود میں گھساتے اس پر اچھی طرح کمفرٹر اوڑھاتے وہ خود بھی آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اس کی آنکھ کھلی تو نشرح کو گہری نیند میں خود کے ساتھ چپکے سوئے ہوئے دیکھا۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا۔

کیوں ہونٹ تیرے خاموش ہیں

آؤ انہیں الفاظ دے دوں

تیرے تنہا لمحوں کو

آؤ ایک ملاقات دے دوں

میں خود سے ہوں بھلے پریشان
تجھے خوش رہنے کا انداز دے دوں

تو کل نہ جانے کہاں ہو
.آو تمہیں اپنا آج دے دوں

وہ بچوں کی طرح اس کے ساتھ چپکی اس کے اوپر ٹانگ رکھے گہری نیند میں سوئی اسے ہگ کیے لیٹے ہوئی تھی۔۔۔ سبحان کو اس کی معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

میرا ڈمبو غصیلا روندھو بچا۔۔۔ اس نے اس کا سر تکیے پر رکھتے اس کی ناک کو چومتے ہوئے کہا تھا اور پھر نرمی سے اس پر کمفرٹر اوڑھاتے خود فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نشرح نے کروٹ لی تو ساتھ والی جگہ خالی پا کر جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تھیں سامنے لگی وال کلاک دس بجا رہی تھی۔۔۔ اٹھ کر یہاں وہاں دیکھا تھا وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آہ رہی تھی۔۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کی رگیں تنیں تھیں کے وہ ساری رات اس کے ساتھ ایک ہی بیڈ پر تھی۔۔۔ نفرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے وہ اٹھ کر بیٹھی تھی اور علیہا کے روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ روم کو ہلکا سا ناک کر کے وہ اندر گئی تھی۔۔۔ سامنے صوفے پر بیٹھی علیہا کھڑکی کھولے نیچے دیکھ رہی تھی۔۔۔

مارننگ بیوٹی کیا ہوا صبح صبح سیڈ۔۔۔۔ اس نے اسے گم صم بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس بیٹھ کر اس کے کرلی بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں کیوٹ گرل رات سرپرائز ریڈی کر رہی تھی نا اب بھی جلدی اٹھ گئی نیند نہیں آہ رہی اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تمہارا رنگ کیوں اتنا یلو ہو رہا ہے علیہا طبیعت ٹھیک ہے ناں اسکا بجھا بجھا چہرہ دیکھ کر نشرح نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

یس کیوٹ گرل آئی ایم پرفیکٹلی آل رائٹ بس بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ اس نے اپنے درد کو چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پکا ناں تم ٹھیک ہو۔۔۔ اس نے یقین دھانی کے لیے پوچھا تھا۔۔۔۔

یس ناں آئی ایم اوکے۔۔۔ ویسے یہ آپ کیوں کارٹون بنی ہوئی ہیں۔۔۔ اس نے اسکے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوچھا تھا۔۔۔۔

ایکچولی زارا کی ڈریس چاہیے ابھی اپنے اپارٹمنٹ جا نہیں سکتی زارا اور بھائی ڈسٹرب نا ہو اس لیے۔۔۔۔ اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں تو لے لیں کبرڈ میں سے ویسے آپ کو فراکس ہی ملیں گی وہ جینز شرٹس وغیرہ وئیر نہیں کرتیں۔۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں فی الحال تو وہ بھی چلے گی مجبوری ہے نشرح نے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ پھر اپنے لیے لائٹ پستہ کلر کی فراک نکال کر فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد فریش ہو کر وہ روم میں آئی تھی۔۔۔۔ بلو ڈرائیر سے بال خشک کر کے بڑے سے دوپٹے کو گلے میں لیے بالوں کو کمر پر بکھرائے وہ علیہا کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

چلو آؤ بتاؤ کیا کھاؤ گی میں وہ بنا دیتی ہوں۔۔۔۔ اس نے علیہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہا تھا اور وہ کمر کا درد برداشت کرتے مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

کچھ بھی بنا دیں ویسے میرا دل چاہ رہا سینڈوچ کھانے کو اس نے کچن میں پڑی کرسی پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

فی الحال یہ جوس پیو اتنی دیر تک سینڈوچ بن جائیں گے۔۔۔۔ اس نے جوس کا گلاس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں ڈرائنگ روم میں بیٹھ جاؤں۔۔۔ مجھے گھٹن سی ہو رہی ہے۔۔۔ اس نے جوس کا گلاس لیکر اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کہیں درد ہے کیا علیہا کیا برداشت کر رہی ہو چہرہ دیکھو اپنا اس نے پریشان ہوتے کہا تھا۔۔

ٹھیک ہوں میں کیوٹ گرل بس شاید بھوک کی وجہ سے ہے---- سینڈوچ کھاوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی--- اس نے تسلی دیتے کہا تھا---

میڈیسن تو تم نے لی تھی رات کو پھر ایسے کیوں ہو رہا ہے اچھا بس میں پانچ منٹ میں لا رہی ہوں سینڈوچ وہ کھاؤ اگر پھر بھی طبیعت نہیں سنبھلتی دین وی شوڈ گو ہوسپٹل اوکے---- اس نے نرمی سے کہا تھا----

اوکے----کہتے وہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی تھی----

کیا کر رہی میری پرنسس طبیعت ٹھیک ہے ناں وہ ابھی بیٹھی ہی تھی کے سجان تیار ہو کر اس کی طرف آیا تھا----

جوس پی رہی ہوں آپ کی مسز نے دیا ہے اب وہ میرے لیے سینڈوچ بنا رہی ہیں۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شاباش مسز میری اور خدمتیں تمہاری سدھر جاؤ لڑکی۔۔۔۔ اس نے اس کے بالوں کو بگارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہے پیٹر مین ہر بار میرے بال خراب کر دیتے ہیں آپ جائیں اور جاکر اپنی مسز کو دیکھیں ویسے ناں آج پہلے سے زیادہ کیوٹ لگ رہی ہیں۔۔۔۔ علیہا نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا وہ کیوں آج ایسا کیا ہو گیا۔۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھیں گے تو پتا چلے گا۔۔۔ اس نے اس کا تجسس بڑھایا تھا اور کچن کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔ اور وہ مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

سامنے وہ کھڑی لمبے دوپٹے کو بار بار کندھے پر ایک ہاتھ سے سیٹ کرتے ایک ہاتھ سے سینڈوچ بناتے ہلکان ہو رہی تھی کبھی بالوں کی لٹیں چہرے پر گرتی انکو پرے کرتی۔۔۔ لائٹ پستہ کلر کی لمبی گھیر دار فراک پہنے وہ اپنے مشرقی لباس میں اس پر قیامت گرا رہی تھی۔۔۔ اس نے آج پہلی بار اسے اس ڈریسنگ میں دیکھا تھا۔۔۔ زیادہ تر تو وہ جینزاور شرٹس ہی پہنتی تھی۔۔۔ سبحان نے اس کو جی بھر کر دیکھا تھا سینے پر ہاتھ باندھے۔۔۔ پھر دبے پاؤں چلتا ہوا اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ جو سینڈوچ پر نائف سے مایونیز لگا رہی تھی اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ دھیرے دھیرے اس کا ہاتھ پکڑ کر سینڈوچ پر مایونیز لگانے لگا تھا ایک ہاتھ سے جو وہ دوپٹے سے الجھ رہی تھی اس کا دوپٹہ اتار کر پاس پڑی کرسی پر رکھا تھا سارے بالوں کو اکٹھا کر دوسرے کاندھے پر ڈالا تھا اور اسکے کاندھے پر تھوڑی رکھے اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔۔۔۔۔۔

لوکنگ بیوٹیفل۔۔۔۔ اس کے کان میں جھلستی سانسوں کو ہوا دیتے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔ نشرح کے ہاتھ کانپے تھے حلق خشک ہوا تھا۔۔۔ اور نائف ہاتھ سے گرتے گرتے بچی تھی کے سجان نے اس کے ہاتھ کو مظبوطی سے تھاما تھا۔۔۔۔

پتہ ہے کیا اس وقت شدت سے دل چاہ رہا ہے کے اٹھا کر ابھی بیڈ روم میں لے جاؤں اور اپنے سارے حق حاصل کر لوں۔۔۔۔ اس نے تھوڑا سا آگے جھک کر اس کی بیوٹی بون پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ پھر سے اس کے لمس پر لرزی تھی۔۔۔۔پھر اس کے حصار سے نکلتی اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔

میں کتنی بار کہوں کے مجھ سے دور رہا کریں آئی ہیٹ یو۔۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔

سیچی یو ہیٹ می۔۔۔ پھر تمہاری دھڑکنوں کا شور کیوں مجھے واضح سنائی دے رہا ہے۔۔۔۔ میرے قریب آنے سے تمہاری سانسوں کا ارتعاش کیوں بڑھ جاتا ہے تمہاری دھڑکنیں کیوں بے ترتیب ہوتی ہیں بتاؤ زرا۔۔۔۔

اس نے اس کے سامنے آتے سینے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان لیو می علیہا کو بھوک لگی ہے میں مزید کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتی ورنہ آپ کی ساری باتوں کے جواب بہت اچھے سے آتے ہیں مجھے اس نے اس کی طرف دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے اوکے ہم یہ بحث رات میں کریں گے اپنے بیڈ روم میں۔۔۔۔ وہ علیہا کے ساتھ مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے میرے لیے بھی کچھ بنا دو ورنہ تمہیں کھانے

کا تو میرے پاس اب پرمننٹ سرٹیفکیٹ ہے۔۔۔۔ ذو معنی انداز میں آنکھ ونک کر کے اس نے کہا تھا۔۔۔ اور اس کا غصہ مزید بڑھایا تھا۔۔۔

ویسے اب تم دوپٹہ لے سکتی ہو دوپٹے کے بغیر صرف تمہیں بیڈروم میں میرے سامنے رہنے کی پرمیشن ہے۔۔۔ پورے گھر میں گھومنے کی نہیں۔۔۔۔ اس کو بغیر دوپٹے کے کھڑے گہری نظروں سے دیکھتے وسلنگ کرتے وہ وہاں سے واک آؤٹ ہوا تھا اور نشرح نے منٹ بھی ضائع کیے بغیر اپنے گرد دوپٹہ لپیٹا تھا۔۔۔

بدتمیز ہٹلر کھڑوس اب وہ سینڈوچز بناتے اپنا غصہ اتار رہی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اس نے پیکنگ کر لی تھی۔۔۔ اپنی ضرورت کی چیزیں رکھ لی تھیں۔۔۔۔۔

ارحان پتہ نہیں رات کے کس پہر آہ کر بیڈ پر سویا تھا اسے نہیں پتہ وہ جب اٹھی تو اسے سوتا پایا تھا بیڈ کے کنارے پر۔۔۔

پھر اس نے اپنی پیکنگ کی تھی۔۔۔۔ اس کی صبح سات بجے کی فلائٹ تھی۔۔۔۔۔ اور گھڑی پر پونے چھ ہو رہے تھے۔۔۔ فریش ہو کر وہ تیار کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چھ بجے کے قریب ملازما نے آہ کر دروازہ بجایا تھا۔۔۔۔

وہ بی بی جی حق نواز کہہ رہا ہے کے ارحان صاحب نے کہا تھا آپ کو ائیر پورٹ۔۔۔۔۔

تم جاؤ میں آتی ہو دس منٹ تک۔۔۔۔۔ یہ بیگ لے جاؤ اس نے اپنا بیگ ملازمہ کو دیتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

سامنے وہ آنکھیں بند کیے سویا ہوا تھا۔۔۔ دور کھڑی ہو کر اس کے چہرے کے نقوش کو ازبر کیا تھا نم آنکھوں سے پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔ اس کے پاس بیٹھ کر اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کے ہونٹوں کے پاس لا کر چوما تھا۔۔۔۔

پھر اس کے ماتھے کے بال پیچھے کر کے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

آئی ایم سوری ارحان پلیز مجھے معاف کر دو مجھے دور مت بھیجو خود سے ہچکیوں سے روتے اس نے آہستہ اوازیں کہا تھا۔۔۔

اور اس نے شدت سے اس کے لمس کو خود میں تحلیل کیا تھا ایسا وہ سوچ رہی تھی کے وہ سو رہا ہے---

جبکہ اس کے دور جانے کا سوچ سوچ کر وہ تو پوری رات نہیں سویا تھا---- جب وہ سو رہی تھی تب وہ دور سے لیٹا اس کے چہرے کو اپنی آنکھوں میں بسا رہا تھا---- جب سے وہ اٹھی تھی پیکنگ کر رہی تھی ریڈی ہو رہی تھی تب سے وہ بند آنکھوں سے اس کی ہر ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا---- وہ تکلیف میں تھی تو وہ ڈبل اذیت میں تھا---

پھر اس نے باری باری اس کی آنکھوں پر اپنے نم لب رکھے تھے----وہ اس کو لمس سونپ رہی تھی یہ اس کی محبت کی انتہا تھی----

اس کی ناک پر لب رکھنے کے بعد اس نے باری باری اس کی گالوں پر وہاں لب رکھے تھے جہاں اس کے ڈمپل نمودار ہوتے تھے۔۔۔۔

آئی لو یور ڈمپلز مائی کنگ۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ ارحان کی بند آنکھوں میں نمی اتری تھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کے پاس ہونٹ لاکر امل نے اس کے ہونٹوں کو سائیڈ سے بڑی نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔ اور اسی لمحے اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر ارحان کے چہرے پر گرے تھے۔۔۔۔ وہ آنسوؤں سے تر چہرے سے اس کے چہرے سے پیچھے ہوئی تھی اپنی انگلی کے پوروں سے اس کے چہرے سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

ارحان امل کو تم ساتھ رکھو یا نا رکھو امل ارحان کبیر ملک تھی اور ہمیشہ رہے گی میرے دل سے تم اپنے لیے کبھی محبت ختم نہیں کر سکتے۔۔۔۔ امل ارحان کبیر ملک بہت محبت کرتی ہے اپنے ڈمپل کنگ سے ڈریگن سے اور ہمیشہ کرتی رہے گی۔ ائی لو یو۔۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ پھر اپنا ہینڈ بیگ پکڑے باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
کشتی کے مسافر نے سمندر نہیں دیکھا

بے وقت اگر جاؤں گا سب چونک پڑیں گے
اک عمر ہوئی دن میں کبھی گھر نہیں دیکھا

جس دن سے چلا ہوں مری منزل پہ نظر ہے
آنکھوں نے کبھی میل کا پتھر نہیں دیکھا

یہ پھول مجھے کوئی وراثت میں ملے ہیں
تم نے مرا کانٹوں بھرا بستر نہیں دیکھا

یاروں کی محبت کا یقیں کر لیا میں نے
پھولوں میں چھپایا ہوا خنجر نہیں دیکھا

محبوب کا گھر ہو کہ بزرگوں کی زمینیں
جو چھوڑ دیا پھر اسے مڑ کر نہیں دیکھا

خط ایسا لکھا ہے کہ نگینے سے جڑے ہیں
وہ ہاتھ کہ جس نے کوئی زیور نہیں دیکھا

پتھر مجھے کہتا ہے مرا چاہنے والا
میں موم ہوں اس نے مجھے چھو کر نہیں دیکھا

اور ارحان نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تھیں اس کے کمرے سے نکلتے ہی وہ تیزی سے بیڈ سے اترا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بیڈ سے وہ تیزی سے اترا تھا۔۔۔۔ایک پل کو دل چاہا کے اسے کہیں نا جانے دے روک لے اپنی باہوں میں اپنی پناہوں میں اور پھر کبھی بھی خود سے الگ نا ہونے دے۔۔۔ سارے گلے سارے شکوے دور کر دے۔۔۔۔

اسکے آنسوؤں کو چن لے کسی متاع کی طرح اس کی روشن پیشانی پر اپنے یقین اور اپنی محبت کی مہریں ثبت کر دے۔۔۔

مگر قدم وہیں پر رک گیئے تھے وہ آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔ نا اس نے اسے روکا تھا اس کے نزدیک جو وہ کر گئی تھی وہ بہت برا تھا اور جو اسے کبھی بھی نہیں کرنا چاہیے تھا اتنا مان اتنی محبت دینے کے بعد تو بلکل نہیں۔۔۔۔

وہ کھڑکی کی طرف بڑھا تھا اور پردے ہٹائے بغیر وہاں کھڑے ہوکر اسے دیکھا تھا گاڑی میں بیٹھتے ہچکیوں سے روتے۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر آئی تو پورا ملک ہاؤس سناٹوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔سوائے ارحان کے کسی کو بھی اس کے وہاں سے جانے کا معلوم نہیں تھا۔۔۔ اس کے قدم

من من کے بھاری ہو رہے تھے۔۔۔۔۔قدم آگے کو اٹھا رہی تھی جا پیچھے کو رہے تھے۔۔۔ بڑی مشکل سے وہ گاڑی تک اپنے قدم لاتی گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔۔ جدائی کا وقت شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔ وہ دور جا رہی تھی اس سے جس نے اسے اپنے ساتھ محبت کرنا سکھایا تھا جس نے اسے مان بخشا تھا جس نے اس کی غلطیوں کو کوتاہیوں کو سمیٹ کر ان کو دور پھینک دیا تھا تاکہ ان کا رشتہ خراب نا ہو۔۔۔ مگر اب وہ اس کی غلطی کو معاف نہیں کررہا تھا کیونکہ بات اس کی ذات کی نہیں تھی اس کے بھائی کی خوشیوں کی تھی۔۔۔۔اور اپنے رشتوں کے معاملے میں تو ہر کوئی پوزیسیو ہوتا ہے چال باز۔۔۔۔۔ جیسے وہ تھی زارا اور علیھا کے معاملے میں پوزیسیو۔۔۔۔۔ ویسے ہی وہ بھی تو ازہان کے معاملے میں پوزیسیو تھا۔۔ گاڑی ملک ہاؤس سے باہر نکل آئی تھی ایک آخری نظر اس نے اس گھر پر ڈالی تھی جس نے چند دنوں میں ہی اس کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔۔۔ بڑی ماما کبیر انکل

ارحان اذہان سب نے ہی تو اسے بے تحاشہ محبت دی تھی ان چند دنوں میں اور وہ ان محبتوں کو قیمتی اثاثہ کی طرح سمیٹے جا رہی تھی-----

گاڑی کے نکلتے ہی وہ بیڈ پر واپس آہ کر بیٹھا تھا---- اپنے بالوں کو ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑا تھا وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر رو رہا تھا---کیا وہ اس کی کوتاہی کو درگزر نہیں کر سکتا اب بھی پہلے کی طرح اس نے باری باری اپنے چہرے پر ہر اس جگہ ہاتھ رکھ کر اس لمس کو محسوس کیا تھا جو وہ جاتے وقت اسے سونپ گئی تھی-----اس کا دل بے لگام گھوڑے کی طرح تیز دوڑا تھا-----

ٹوٹا طلسم عہد محبت کچھ اس طرح
پھر آرزو کی شمع فروزاں نہ کر سکے

ہر شے قریب آ کے کشش اپنی کھو گئی

وہ بھی علاج شوق گریزاں نہ کر سکے

کس درجہ دل شکن تھے محبت کے حادثے
ہم زندگی میں پھر کوئی ارماں نہ کر سکے

خود کو سنبھالتے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے اس نے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔۔پھر نشرح کا واٹس ایپ کانٹیکٹ نکالا تھا۔۔۔۔۔

نشو امل آہ رہی ہے اسے پک کرلینا ائیرپورٹ سے پلیز۔۔۔۔۔ ٹائم سے پہنچ جانا وہ فرسٹ ٹائم آہ رہی ہے اسے راستوں کا علم نہں ہے۔۔۔۔ اس کو ریسیو کر کے مجھے میسج پر بتا دینا اوکے۔۔۔۔

میسج ٹائپ کر کے اس نے سینڈ کر دیا تھا۔۔۔ پھر موبائل سائیڈ پر رکھے اس کے لیے گئے پلو کو ہگ کر کے لیٹا تھا۔۔۔ جانتا تھا نیند نہیں آئے گی اب۔۔۔۔ مگر اس کی خوشبو آس کے پاس تھی تو اس خوشبو کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر میں نے پلان بنا لیا ہے۔۔۔۔ مجھے اپنے ریسورسز سے پتہ چلا ہے کے پرسوں سبحان جعفر ایک میگا پریس کانفرنس کرنے والا ہے جس میں اس نے تقریباً سارے ہی نیوز چینلز کے صحافیوں کو اکٹھا کیا ہے اسی پریس کانفرنس میں وہ اس فائل کے زریعے آپ کو بے نعقاب کرے گا۔۔۔ اور ہم اس کو اس کے پلان پر عمل کرنے سے پہلے ہی راستے سے اٹھوا لیں گے۔۔۔۔ پھر اس کے لیپ ٹاپ میں موجود فائل اس کے ہاتھ والی فائل اور سارا ڈیٹا ہمارے پاس ہو گا اور وہ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔۔۔ ظفر نے حیات ملک سے کہا تھا۔۔۔

پرسوں تک کیوں آج یا کل ہی کیوں نہیں ہمیں کیا اپنے پلان پر عمل کرنے کے لیے اب یہ دیکھنا پڑے گا کے وہ کب اپنے بل سے باہر آتا ہے---- نہیں کچھ اور سوچو میرے پاس وقت نہیں ہے---- حیات ملک نے اس کے پلان کو سرے سے ہی خراب قرار دے دیا تھا----

سر اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے یہ پاکستان نہیں ہے جہاں ہم کسی بھی طرح کسی کے بھی گھر میں گھس کر اپنی کوئی بھی مطلوبہ چیز حاصل کر لیں گے----- یہاں ہمیں ہر قدم انتہائی چلاکی سے مکاری سے پھونک پھونک کر رکھنا ہو گا---- آپ نہیں جانتا مگر وہ بی بی سی نیوز کا ایک جانا مانا صحافی ہے سیکیورٹی کیمراز اس کے گھر کے باہر ہر وقت لگے رہتے ہیں چار بندوں پر مشتمل ٹیم ان کیمراز پر نگرانی رکھے ہوئے ہے ---- کسی ہلکی سی بھی جنبش پر وہ حرکت میں آہ جاتے ہیں اور پھر ایسے انویسٹیگیشن ہوتی ہے کے اگلا بندہ پاتال میں بھی ہو تو

اسے بھی ڈھونڈ نکالتے ہیں۔۔۔۔ پلیز سر صرف ایک دن انتظار کر لیں۔۔۔۔ میرا وعدہ ہے پرسوں وہ لڑکا اور وہ دونوں لڑکیاں یہی ہوں گی آپ کے قدموں میں۔۔۔ اس نے حیات ملک کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے جہاں اتنا انتظار کیا وہاں ایک دن اور سہی ویسے پلان تو بتاؤ ان لڑکیوں کو کیسے تم میرے تک لاؤ گے۔۔۔۔ انہوں نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر وہ آپ مجھے پر چھوڑ دیں اس کے لیے بھی پلان ریڈی ہے میرے پاس زارا اور سجان کو یہاں سے پرائیویٹ جیٹ سے ہم پاکستان شفٹ کریں گے اور وہاں پھر امل کو بھی کسی طرح میں آپ کے پاس لے آؤں گا پھر آپ نے جو کرنا ہوا ان دونوں کے ساتھ کر لینا۔۔۔۔ پھر آپ کے پلان کے مطابق ہی ہو گا جو ہو گا۔۔۔ اس نے آگے کا پلان بھی بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو بھی کرو انتہائی رازداری سے کرنا ارحان اذہان اور نشرح کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیے کے اس سب کے پیچھے میں ہوں۔۔۔ مجھے بس ان سے اپنے بچوں کی خلاصی چاہیے۔۔۔۔

حیات ملک نے ظفر کو صاف لفظوں میں کہا تھا۔۔۔۔

سر بے فکر ہو جائیں آپ کی عزت اور ریپیوٹیشن سب سے زیادہ اہم ہے ہمارے لیے آپ پر زرا برابر بھی شک نہیں ہو گا کسی کو بھی۔۔۔ اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

گڈ چلو پھر لگ جاؤ اپنے مشن پر حیات ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سر مجھے کچھ دکھانا ہے آپ کو میرے پاس ثبوت ہے اور میں آج ثبوت لے کر آیا ہوں۔۔۔ اس نے اپنے موبائل سے ایک پیپر کی پک نکال کر اسے حیات ملک کو دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دیکھیں سر یہ نکاح نامہ ہے آپ کی بھتیجی اور اس جرنلسٹ کا۔۔۔ اور یہ میرے پاس ثبوت ہے مطلب اب آپ کو میری بات پر یقین کر لینا چاہیے اس نے حیات ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں نہیں مانتا اس زبردستی کے نکاح کو ضرور اس نے اسے بلیک میل کیا ہو گا۔۔۔ ورنہ نشرح ہم سے پوچھے بغیر کبھی بھی یہ قدم نہیں اٹھائے گی۔۔۔ بہت زیادہ آزادی دینے کے باوجود ہمیں اپنی بیٹی پر اتنا یقین ہے کے وہ کوئی بھی انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے سو بارسوچے گی۔۔۔ یہ سب اس جرنلسٹ کا کیا دھرا ہے وہ اسے میرے سامنے لاکر کھڑا کر کے مجھے ہی کمزور دکھانا چاہتا ہے۔۔۔ مگر وہ شاید جانتا نہیں جس انسان سے وہ الجھا ہے وہ ایک ایسا سونامی ہے جس سے ٹکرا کر وہ پاش پاش ہو جائے گا۔۔۔

انہوں نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

سر آپ کی بھی بات ٹھیک ہے مگر جو مجھے علم ہوا ہے وہ ان سب باتوں کے برعکس ہے----

ظفر نے گڑبڑاتے ہوئے ڈرتے ہوئے کہا تھا---

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں حیات ملک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا---

سر آپ جو مرضی سمجھیں مگر جو مجھے انفارمیشن ملی ہے اس کے مطابق سجان جب سے مانچسٹر آیا ہے تب سے ہی آپ کی بھتیجی کے ساتھ ساتھ ہے جب کے جس آفس میں وہ کام کرتا تھا اپ کی بھتیجی نے بھی اسی آفس کو جوائن کیا تھا اور یونیورسٹی سے کالسز ختم ہونے کے بعد وہ اس فیلڈ کو سیکھنے سمجھنے کے لیے اس آفس سے وابستہ رہی ہے----

سننے میں یہ بھی آیا ہے ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ گھر ہونے کی وجہ سے آنا جانا بھی کافی تھا---- اور ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کر بھی چکے تھے اور

شادی بھی جلد کرنے والے تھے۔۔۔۔ اس نے گویا ایک نئی محبت کی داستان سنا کر ایک اور بم پھوڑا تھا حیات ملک کے سر پر۔۔۔۔

واٹ وہ جرنلزم کیوں جوائن کرے گی ہم سے پوچھے بغیر اور وہ کیوں اس سے محبت کرنے لگی جس نے بھی تمہیں یہ اطلاع دی ہے بہت غلط دی ہے۔۔۔۔

حیات ملک نے اسکی بات سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سر انفارمیشن ایک دم سو فیصد درست ہے اس اطلاع میں کسی بھی قسم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔ یہ ساری انفارمیشن میں نے اس کی خاص دوست بینز سے نکلوائی ہے بڑی محنت کے بعد۔۔۔۔۔ وہ تو ایک لفظ بھی نہیں اگل رہی تھی وہ تو مجھے پتہ ہے میں نے کیسے پیار سے پچکار کر بہانوں سے اس ان اطلاعات تک پہنچا ہوں اب آپ مانے یا مانیں مگر اطلاع سو فیصد سچ ہے۔۔۔۔ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ویسے بھی سر اگر اذہان اور ارحان کو محبت ہو سکتی ہے تو نشرح کو کیوں نہیں وہ بھی تو انکی بہن ہے اب آپ آگے دیکھ لیں کے کیا کرنا ہے مجھے جتنا اور جہاں تک علم تھا میں تو آپ کو بتا چکا ہوں---- اس نے اپنے موبائل کو جیب میں رکھتے کہا تھا----

تم نہیں سمجھتے ظفر یہ محبت نہیں ہے اس نے جال میں پھنسایا ہے نشو کو وہ گیمر ہے وہ میرے ساتھ گیم کھیل گیا ہے---- اس کی بہن کو بچانے کے لیے میں نے کچھ نہیں کیا تھا تو وہ اب مجھ سے بدلہ لے گا مجھے ہرانے کے لیے اس نے میرے گھر کی عزت کا سہارا لے کر برا کیا ہے وہ چاہتا ہے مجھے چاروں خانے چت کرنا مگر یہ یہ سب خواب اور وہم جو اس نے پال رکھے ہیں ناں اس سب کا میں اس سے سود سمیت بدلہ لوں گا میری عزت سے کھیلنے والوں کو ایسے تڑپا کر ماروں کا کے اسے اس زمین میں دفن ہونے کی جگہ بھی نہیں ملے گی میرے بس

میں ہو تو اسے ابھی اور اسی وقت شوٹ کر دوں۔۔۔۔ انھوں نے کسی مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ریلیکس سر سب ہو گا ایک ایک بات کو حساب ہو گا سود سمیت بس حوصلہ رکھیں۔۔۔ اس نے انہیں تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

تم تم ظفر یہ سب جلدی کرو اگر نشرح اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہ رہی ہے تو اس کے ہاتھ وہ فائل نہیں لگنی چاہیے میں میں اپنے بچوں کی آنکھوں میں اپنے خلاف نفرت نہیں دیکھ سکتا اسے۔۔۔۔ اسے اس فائل کا علم نہیں ہونا چاہیے ورنہ میں برباد ہو جاؤ گا سب کی نظروں میں۔۔۔۔ انھوں نے تڑپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔کہیں نشرح کو اس سب کا علم تو نہیں ہو گیا اور کہیں اس نے ہی اس جرنلسٹ کے ساتھ مل کر وہ فائل تو تیار نہیں کی۔۔۔۔ انھوں نے خوف سے کہا تھا۔۔۔ اور ایسا سوچ کر ہی انہیں ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے ان کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

نہیں سر ایسا کچھ نہیں ہوا ہو گا آپ بے فکر رہیں اور اچھا اچھا سوچیں پریشان مت ہوں کچھ بھی نہیں بگڑے گا ہم سب کچھ بہت اچھے سے سنبھال لیں گے کچھ بھی فضول مت سوچیں ریلیکس کریں۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر سے تسلی دی تھی۔۔۔۔

ہمممم حیات ملک نے اپنا پسینہ صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے سر تو پھر میں اب چلتا ہوں۔۔۔ پھر ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔ ظفر کہتے ہی ان سے ہاتھ ملاتے ہی باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل اٹھایا تھا اور پھر نمبر ڈائل کیا تھا نشرح کا۔۔۔۔

بیل جا رہی تھی مگر وہ کال رسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔ ایک بار۔۔۔۔دو بار۔۔۔۔ تین بار۔۔۔ کئی بار وہ اس کا نمبر ڈائل کر چکے تھے مگر وہ کال رسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

شٹ اسے پتہ چل گیا ہو گا سب وہ سب جو اس فائل میں ہے نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ نفرت کرنے لگے گی مجھ سے میرے اپنے مجھ سے نفرت کرنے لگے گیں میں یہ نہیں ہونے دے سکتا پلیز نشرح اپنے بڑے پاپا سے بات کرو۔۔۔ انھوں نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

نہیں اگر نشرح کو پتہ چل گیا ہے تو وہ سب کو بتا دے گی۔۔۔ اور سب کو پتا لگنے کا مطلب وہ وہ۔۔۔۔۔ وہ سب مجھ سے نفرت کرنے لگیں گے نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔

مجھے کچھ سوچنا ہے یس ائی ہیو ٹو تنک سم بیٹر۔۔۔

انھوں نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مرنا ہو گا۔۔۔ نشرح کو مرنا ہو گا ہر حال میں۔۔۔ میں میں اس کی وجہ سے سب کی نظروں میں نہیں گر سکتا مجھے اس کو بھیجنا ہو گا اس دنیا سے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں مگر مگر میں اس کو لے کر کوئی رسک افورڈ نہیں کر سکتا وہ

میری عزت میری دولت میرا مرتبہ میری شہرت اتنے سالوں کی میری محنت پر یوں پانی نہیں پھیر سکتی۔۔۔۔ نہیں میں ایسے ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ پلیز نشرح اپنے بڑے پاپا کو معاف کر دینا مگر میں اب رسک افورڈ نہیں کر سکتا کل کو وہ جرنلسٹ اٹھ کر یہ کہے کے اس کا نکاح تم سے ہوا یا تم سب کو یہ بتاؤ کے میں کتنا غلیظ انسان ہوں اس سے پہلے ہی اس پہلے ہی میں یہ ساری بازی پلٹ دوں گا میں میں اسکی الٹی چال اس پر ہی چل دوں گا۔۔۔ اسے موقع دیئے بغیر۔۔۔۔ تمہارا قتل کر کے تمہارے خون کا الزام اس پر ڈال دوں گا مجھے یہ ہر حال میں کرنا ہو گا۔۔۔۔ آئی ایم سوری بیٹا مجھے خود کو پروٹیکٹ ہر حال میں کرنا ہے۔۔۔۔۔ انھوں نے نم آنکھوں سے کہا تھا پھر ہاتھ بڑھا کر اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔ اور موبائل پکڑا تھا۔۔۔۔ پھر ظفر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

ہیلو ہاں سنو۔۔۔۔ کل صبح میں آ کر مجھے ملو ہم پلان تھوڑا سا چینج کر رہے ہیں۔۔۔۔ انھوں نے فون پر بتایا تھا۔۔۔۔

جی سر ٹھیک ہے پھر میں پہنچتا ہوں صبح اس نے کہا تھا۔۔۔

اچھا ظفر اور بھی معلومات لینے کی کوشش کرو۔۔۔۔ کوئی اور سرا کوئی اور سراغ ملے تو لازمی بتانا۔۔۔۔

انہوں نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جی ٹھیک ہے سر۔۔۔۔کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی ۔۔۔۔ کیسی بے بسی ہے وہ بچے جن کے لیے سارہ زندگی بھٹکتا رہا آج وہی بچے مجھے ایسے بدنام کرنے پر تلے ہیں۔۔۔۔ انہوں لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کرتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

ارحان کا میسج اوہ واؤ امل آہ رہی ہے۔۔۔ اس نے میسج پڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

چلو فائلی امل بھی زارا سے اتنی دیر بعد مل لے گی کتنی خوش ہوں گی دونوں ایک دوسرے سے مل کر آئی تنک ارحان نے اذہان بھائی کو نہیں بتایا ہو گا اگر بتایا ہوتا

تو وہ مجھے میسج نا کرتا۔۔۔۔اس کی برتھ ڈے کا سرپرائز ہو جائے گا امل کا

آنا۔۔۔۔۔ تو فائلی میری دونوں بھابیاں یہاں ہوں گی میں نا ان کو ڈھیر سارا

گھماوں گی۔۔۔ بہت ساری شاپنگ کریں گے انشاللہ۔۔۔۔

اس نے خوشی سے پرجوش انداز میں کہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر کے لیے وہ اپنے دکھ

تکلیفیں سب کچھ بھول گئی تھی۔۔۔۔۔بس اس پل کو انجوائے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

پھر اس نے ائیرپورٹ کال کر کے لاہور سے مانچسٹر آنے والی فلائٹ کا پوچھا

تھا۔۔۔ اور پوچھنے پر اسے علم ہوا تھا کے فلائٹ نے ایک گھنٹے بعد لینڈ کرنا ہے

ایسا کرتی ہوں علیہا کو بھی ساتھ لے جاتی ہوں وہ بھی امل کو دیکھ کر بہت خوش

ہو گی۔۔۔ اس نے کہتے ہی موبائل پکڑا تھا کے موبائل پر ڈیلٹن اور بینز کی کال

ائی تھی کانفرنس۔۔۔۔

کہاں گم ہو دو دن سے نا کوئی اتا نا پتا اتنی بار کال کی اٹھائی بھی نہیں کیا چل رہا

ہے نشو سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔۔

بینز نے اس کی شکل سکرین پر نظر آتے ہی کہا تھا۔۔۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے بینز سب کچھ بگڑ گیا ہے سب خراب ہو گیا ہے ایوری تنگ سپوئل۔۔۔ وہ جو کل سے سب برداشت کر رہی تھی بینز اور ڈیلٹن کو دیکھتے ہی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔اور آنکھوں سے موتی روانی سے بہے تھے۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو نشو مجھے بتاؤ تم کہاں ہو یہ گھر تو تمہارا نہیں ہے کدھر ہو تم۔۔۔ ڈیلٹن نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

میں سبحان کی طرف ہوں ڈیلٹن وہ اس نے میرے ساتھ زبردستی

نکاح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نشرح نے اذہان زارا اور پھر زبردستی نکاح کا سب کچھ ان کو روتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔۔

جسے سن کر وہ دونوں بھی اپنی اپنی جگہ سن ہو گئے تھے۔۔۔

مطلب تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کے زارا اور امل تمہاری بھابیاں ہیں اور تم انکی بھابھی اور سبحان نے یہ سب بدلے میں اہ کر کیا۔۔۔۔ بینز نے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں اس نے یہ اذہان بھائی سے بدلہ لینے کے لیے کیا۔۔۔۔ اس نے جان بوجھ کر مجھ سے پیار کا ناٹک کیا مجھے پھنسانے کے لیے۔۔۔۔۔اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کے اسے پہلے سے علم ہو گا کے تم اذہان کی بہن ہو اگر ایسا کچھ ہوتا تو وہ بہت پہلے یہ سب کچھ کر چکا ہوتا۔۔۔۔ اور نا ہی میں نے کبھی یہ دیکھا کے اس کی محبت میں کوئی ڈھکوسلہ ہے یا بدلہ میں نے ہمیشہ اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے احترام ہی دیکھا ہے۔۔۔۔۔ڈیلٹن نے کہا تھا۔۔۔۔

تم لوگوں کو ابھی بھی میں غلط لگی رہی ہوں مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے اس نے میری پرمیشن کے بغیر وہ مجھے اپنی پناہوں میں سلاتا ہے مجھے کس کیا اس نے دو بار۔۔۔۔۔۔ میرے اتنے قریب آہ جاتا ہے وہ۔۔۔۔ میری محبت کو اپنے

پیروں تلے روندھا ہے اس نے مجھے برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس نے اور تم کہہ رہے ہو کے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔ اس نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔ تم اب پھر سے الگ ٹریک پر جا رہی ہو نشو تمہیں کس کرتا ہے تو وہ اس کا حق ہے نکاح کے بعد یہی سب تو ہوتا ہے تمہارے قریب آتا ہے تو تم اب بیوی ہو اس کی جیسے مرضی بھی بٹ اب تم اس کے ساتھ ریلیشن میں ہو تم اسے منع نہیں کر سکتی تم منع کرو گی تو وہ کسی اور کے پاس جائے گا۔۔۔ تو اسے حلال چکھنے دو رہی بات اسکو معاف کرنے یا نا کرنے کی تو تم اس گھر میں موجود ہو یہی اس بات کا ثبوت ہے۔۔۔ اگر تم اسے معاف نا کرنا چاہتی تو تم کبھی بھی اس وقت وہاں موجود نہیں ہوتی۔۔۔۔ ہر انسان اپنی زندگی میں غلطیاں کرتا ہے پھر معافی بھی تو مانگتاہے وہ کوئی فرشتہ نہیں ہے۔۔۔۔ تم مجھے خود بتا رہی ہو کے وہ تم سے رات سے اب تک کتنی بار ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ چکا ہے جب وہ تمہارے بھائی کو معاف کر سکتا ہے تو تم اسے کیوں نہیں معاف کر سکتی۔۔۔۔۔

بینز نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے بینز دیکھو نشو تمہارے کہنے کے مطابق اذہان نے بغیر نکاح کے اپنے ساتھ پوری رات ایک کمرے میں ایک بیڈ پر اپنے ساتھ اپنی پناہوں میں سلایا۔۔۔جب کے تمہارے مذہب میں یہ حرام ہے نکاح کے بغیر لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے اتنے قریب نہیں اہ سکتے۔۔۔اس سے پہلے اسے تمہارے بھائی نے بقول تمہارے ایک بہت چیپ ڈریس پہنوا کر سب کے سامنے رقص کرنے کا کہا مگر ایسا ہوا نہیں کیونکہ اس کے دوست نے اس پر ریپ اٹیمپ کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

مجھے بتاؤ نشو زیادہ برا کس کے ساتھ ہوا تمہارے ساتھ یا زارا کے ساتھ وہ تو پل پل تڑپی اغواہ ہوئی اپنی بہن کے لیے تڑپی جو بستر مرگ پر تھی۔۔۔۔

سوری ٹو سے پھر تو سبحان نے بہت تھوڑا کیا ہے اگر میں اسکی جگہ ہوتا اور میری بہن کے ساتھ یہ سب ہوتا تو میں شاید اس سے بھی بہت برا کر جاتا۔۔۔۔

اپنوں کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے ہر کوئی ہر حد تک جاتا ہے -- اور اس کی محبت کی انتہا ہی یہی ہے کے اس نے تمہیں کوئی نقصان پہچانے بغیر تم سے جائز رشتہ رکھا---

ڈیلٹن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

اور اگر نشو وہ چھوٹی موٹی گستاخیاں کرتا ہے تو وہ اس کی محبت ہی ہے کے وہ تمہاری ناراضگی کے باوجود تمہیں خود سے دور نہیں کر پا رہا---

بینز نے کہا تھا----

جو بھی ہے شاید تم دونوں اپنی اپنی جگہ ٹھیک کہہ رہے ہو مگر جس تکلیف سے میں گزری ہوں جس محبت کے جال میں پھنسا کر اس نے میری رگوں میں درد بھرا ہے میں اس کو زندگی میں کبھی بھی معاف نہیں کر سکتی بس زارا اور اذہان بھائی کا ریلشن سٹرونگ ہونے کا ویٹ کر رہی ہوں جیسے ہی ان کا رشتہ مضبوط ہو

گا میں اس سے خلاہ لے لوں گی اور میں فیصلہ کر چکی ہوں اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ہم کیا آج مل سکتے ہیں۔۔۔ بینز نے پوچھا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کے وہ اس وقت شدید تکلیف میں ہے اور اسکو فیس ٹو فیس مل کر آرام سے ہی سمجھایا جاسکتا ہے اب۔۔۔۔

دو گھنٹے تک ملتے ہیں پیزا پوائنٹ پر۔۔۔۔ ڈیلٹن نے کہا تھا۔۔۔

ہمممم اوکے۔۔۔۔ اس نے اپنے آنسو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور کال کٹ کی تھی۔۔۔۔۔

مسٹر سبحان جس طرح تم نے مجھے تڑپایا ہے ناں میں تم سے تمہاری محبت چھین کر تمہیں اس قدر پاگل کر دوں گی اس قدر تڑپاؤں گی کے تم ایڑیاں رگڑو گے مجھے جس قدر تکلیف میرے پاس اہ کر تم دے رہے ہو اس سے ڈبل تکلیف نا دی تمہیں تو کہنا کے تم کسی نشرح کبیر ملک سے ملے ہی نہیں تھے۔۔۔۔

اس نے نفرت سے کہتے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا تھا اور پھر علیھا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ کمرے میں جا کر پوچھا تھا وہ نماز کی طرح دوپٹہ لپیٹے ہاتھ میں تسبیح پکڑے پڑھ رہی تھی۔۔۔۔ کچھ نہیں ظہر پڑھی تھی اب تسبیح کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

اچھا میرے ساتھ چلو گی۔۔۔ میری فرینڈ آ رہی ہے اسے ائیرپورٹ لینے جانا ہے امل نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

کیا ابھی جانا ہے اس نے تسبیح رکھ کر دوپٹہ اتارتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

یس ابھی۔۔۔۔۔ تمہاری طبیعت کچھ بہتر ہوئی اس نے ڈریسنگ سے ہئیر برش پکڑ کر اس کے بال بناتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں اب بہتر ہے ۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

چلوگڈ۔۔۔ اس نے اس کے بال برش کر کے اس کے سر پر اونی کیپ ڈالی تھی پھر اس کو کوٹ شوز دیئے تھے اور لانگ کوٹ ہینگر میں سے نکال کر اسے پہنانے میں مدد کی تھی پھر اسکا ہاتھ تھامے وہ اپارٹمنٹ کو لاک لگا کر گاڑی تک لائی تھی۔۔۔۔

پھر گاڑی سٹارٹ کر کے ائیرپورٹ کی طرف موڑی تھی۔۔۔۔۔ راستے میں اس نے لال گلابوں کا بکے لیا تھا۔۔۔اور اگلے پندرہ منٹ میں وہ ائیرپورٹ پر موجود تھیں۔۔۔۔

اس کی فلائیٹ پندرہ منٹ پہلے ہی لینڈ کر گئی تھی۔۔۔ اور اب وہ ہونقوں کی طرح کبھی ادھر دیکھ رہی تھی کبھی ادھر کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہاں جائے۔۔۔۔ اتنی بھیڑ میں تنہا کھڑے وہ کوئی شناسا چہرہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔

ارحان ایک پل بھی تم نے مجھے خود سے دور کرتے یہ بھی نہیں سوچا کے میں کیسے رہوں گی کیسے اس دنیا کا مقابلہ کروں گی مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا کے کہاں جاؤ میں---

وہ سفر جو تیرے نام تھا
وہ نبھانا مجھ پہ فرض ہے

تیری یاد ہے کہ اک سزا
یا کوئی لاعلاج مرض ہے

کچھ ستم کیئے کچھ جتن کیئے
سب تیرے سنگ دفن کیئے

نا ہوں موت سے اب اشنا

نا زندگی سے کوئی غرض ہے

یہ بے وقت کی لکھی سزا

نہ مجھ پہ ہو گی کبھی قضا

میرے دل میں تیرا درد ہے

میری روح پہ تیرا قرض ہے

اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے اس کے چہرے کو گیلا کر رہے تھے۔۔۔۔۔ تبھی ایک مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

کیا آپ امل ارحان کبیر ملک ہیں۔۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر اس آدمی کو دیکھا تھا۔۔۔

جی میں ہی امل ارحان کبیر ملک ہوں اس نے تصدیق کی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

وہ دیکھیں کیوٹ گرل ادھر وہ امل ہے ناں وہ۔۔۔۔ علیہا جوش سے کہتے اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔ اور اسے ہگ کیا تھا۔۔۔۔ نشرح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔۔

امل دونوں سے باری باری گلے ملی تھی پھر پیچھے مڑ کر دوبارہ دیکھا۔۔۔

ارے کہاں گئے وہ انکل ادھر ہی تو تھے۔۔۔۔ امل نے اس کا نام پوچھنے والے کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔۔

کون انکل۔۔۔۔۔ نشرح نے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار ابھی ادھر ایک انکل کھڑے تھے وہ میرا نام پوچھ رہے تھے پھر تم لوگوں کے آتے ہی غائب ہو گئے اس نے تجسس سے کہا تھا۔۔۔

چلو چھوڑو یار جو بھی تھے فائنلی میری دونوں بھابیاں میرے پاس آہ گئی سو مچ ایکسائیٹڑ اس نے پرجوش انداز میں کہا تھا اور گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔

علیہا پچھلی سیٹ پر جبکہ نشرح ڈرائیونگ سیٹ پر اور امل اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔

مگر زارا تو ابھی تمہاری بھابھی نہیں بنی امل نے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

یہ تم سے کس نے کہا ان کے نکاح کو تو چار دن ہو گئے ہیں۔۔۔ نشرح نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔۔

کب کیسے مجھے تو کچھ پتا نہیں۔۔۔۔ اس نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔

پھر امل نے درگاہ سے لے کر اب تک کی ساری بات امل کو بتائی تھی اپنے نکاح کے بارے میں بھی اور یہ بھی کے علیھا نے اذہان کو بتایا تھا کے وہ لوگ ادھر ہیں---

ہیپی فور زارا اور اذہان بھائی فائنلی ان کی رخصتی بھی ہو گئی سب مان بھی گئے اور اب وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہیں---- وہ دل سے خوش تھی----

اے آر کو بھی لے کر آتی نا یار مجھے اور بھی اچھا لگتا--- علیھا نے خوش ہوتے کہا تھا---

وہ تھوڑا بزی تھے تو مجھے بھیج دیا کے سب ادھر ہیں تو میں اکیلی کیا کروں گی ادھر--- اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

ویسے کیوٹ گرل یہ سرپرائز مجھے بہت پسند آیا تھینکیو لو یو امل------ اس نے آگے بڑھ کر امل کے گال پر کس کیا تھا پھر نشرح کے گال پر وہ خوش تھی بہت خوش اس ٹائم وہ شاید اپنی تکلیف بھی بھول گئی تھی اسے بس یاد تھا تو یہ کے

اس نے اپنی بہن کو اتنے عرصے بعد دیکھا ہے اور اتنے عرصے بعد دیکھ کر وہ پھر سے جی اٹھی تھی----

گاڑی اپارٹمنٹ کے سامنے رکی تھی---- پھر تینوں باری باری نیچے اتر کر اپارٹمنٹ میں آئیں تھیں----

تم نیٹھو امل میں کچھ کھانے کے لیے لاتی ہوں تمہارے لیے نشرح نے اس کا ہینڈ کیری سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا تھا----

نہیں نشو ابھی کچھ بھی بھوک نہیں ہے بس تھوڑا ریسٹ کروں گی پھر اٹھ کر کھاؤں گی کچھ--- اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا----

اوکے ٹھیک ہے علیہا کے ساتھ والے روم میں رک جاؤ میں نے تیار کر دیا ہے---- اس نے کہا

نہیں میں علیہا کے ساتھ ہی رہ لوں گی--- اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا---

پھر امل علیہا کے ساتھ وہ بھی امل کا ہینڈ کیری اٹھائے اس کے ساتھ ہی ان کے روم میں گئی تھی----

سبحان بھائی کدھر ہیں امل نے اپنا ہینڈ کیری بیڈ پر رکھتے کھولتے ہوئے کہا تھا---

ان کی مسز بتائیں گیں--- علیہا نے ہنستے ہوئے کہا تھا--

وہ------ وہ آفس گئے ہیں---- بتاتے ہوئے نشرح کا چہرہ سرخ ہوا تھا----

نشو بھائی برے نہیں ہیں بس انہوں نے زارا کی محبت میں آہ کر وہ سب کیا--- تم پلیز انہیں ان کی پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دینا امل نے اس کے قریب جاتے اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے کہا تھا---

ہمممم--- اچھا امل تم چینج کر کے ریلیکس ہو کر لیٹ جاؤ میں تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہی ہو اتی ہوں تو ملتے ہیں--- نشرح کہتے ہی اپنا ہینڈ بیگ لیے باہر کی طرف بڑھی تھی----

یار اس ڈریس میں جاؤ گی میں بینز اور ڈیلٹن سے ملنے اتنے بڑے تنبو کا مزاق اڑائیں گے وہ میرا۔۔۔۔۔ اس نے دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکا تھا۔۔۔

ہوں بڑا آیا۔ دوپٹے کے بغیر نا گھومنا گھر میں ۔۔۔۔ گھر میں کیا میں تو پورا مانچسٹر گھوموں گی دوپٹے کے بغیر۔۔۔۔ اس نے کہتے ہی باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تقریبا دو بجے ازہان کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔ اپنے سینے کے ساتھ چپکی بے خبر سوئی زارا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جسم میں عجیب سرشاری دوڑی تھی اپنی محبت کو اپنی پناہوں میں دیکھ کر۔۔۔۔

یااللہ تھینکیو تھینکیو سو مچ ۔۔۔۔۔ اتنے حسین تحفے کے لیے اس نے اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے کان کے پیچھے بال کرتے اس کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

وہ اٹھ گیا تھا مگر وہ ابھی بھی سو رہی تھی۔۔۔۔ اس نے اس کا سر اپنی بازو پر رکھ کر اس کے چہرے کے پاس اپنا چہرہ کرتے بڑے غور سے دیکھا تھا اسے۔۔۔۔۔ شفاف چہرہ کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک اس کے چہرے پر بس نور ہی نور تھا۔۔۔۔۔ناک میں ہیرے کی چھوٹی سے نوز پن چمک چمک کر اس کے دل کو پھر سے تڑپا رہی تھی۔۔۔۔۔بے ساختہ آگے بڑھ کر اس کے ناک کے پاس جھک کر اس نے وہاں اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی تپش تھی یا احساس وہ نیند میں تھوڑا سا کسمسائی تھی چہرے پر رات کی تھکن کے اثرات واضح ہوئے تو اذہان نے مسکراتے ہوئے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا۔۔۔۔۔۔

کتنا ہلکان کر گیا تھا ناں وہ اسے ایک ہی رات میں اور وہ اس کی شدتوں پر ہلکان ہوتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کی گردن پر پر حدت لمس چھوڑ کر اس کے لبوں پر اپنی مونچھیں رگڑی تھیں۔۔۔۔

اٹھنا نہیں میری شیرنی نے اس نے لبوں کے پاس لب کرتے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

اذ۔۔۔ہان بہت نیند آہ رہی ہے اس نے نیند میں ہی اسے بڑبڑاتے ہوئے پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔

زارا بہت سو لیا اٹھو اور اب اپنے شوہر کو مارننگ کس کرو۔۔۔ اس نے اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اذہان نہیں کریں نا میں پنچ مار دوں گی۔۔۔۔ نیند سے ڈوبی آنکھیں ہلکی سی کھولتے غصے سے اس کے چہرے کو کان کے پاس سے ہٹاتے اس نے دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔

اوکے ایک پنچ تمہاری طرف سے ایک لپ کس میری طرف سے بولو منظور اس نے اس کے پنکھڑیوں جیسے نرم گداز گلابی لبوں پر انگوٹھا پھیرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہیٹ یو مسٹر اذہان حیات ملک اس کے سینے پر پنچ مارتے وہ اس کے سینے میں ہی منہ چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا ہاہاہاہا رئیلی اٹس این اونر فور می مسز اذہان حیات ملک اس نے قہقہہ لگاتے اسے ٹائٹلی ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔

مگر وہ کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر پھر سے اس کے سینے میں منہ چھپائے سوتی بنی تھی۔۔

اٹھ جاو نا بے بی۔۔۔۔ سجان اور نشرح باہر بیٹھے ہیں جاناں وہ کیا سوچیں گے کے میں نے تم پر اتنا ظلم کیا ساری رات کے اب تمہاری آنکھیں نہیں کھل رہیں۔۔۔ اس نے اس کی کمر پر اپنی انگلیوں سے ویوز بناتے ہوئے اس کی کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔۔ وہ کب ائے کب سے بیٹھے ہیں یہاں آپ مجھے اب بتا رہے ہیں وہ کیا سوچیں گے۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں سوچیں گے ۔۔۔ اس نے زارا کی بازو کھینچ کراسے بیڈ پر دھکا دے کر واپس لٹایا تھا بیڈ پر اور پھر اس کے اوپر قابض ہوا تھا پورا کا پورا۔۔۔

اذ۔۔۔۔۔۔ذذذ

ششششششش اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے پوری شدت سے وہ اس کے نرم لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔ اور اسے بے بس کر گیا تھا۔۔۔ وہ کسی

چڑیا کی طرح اس کی شدتوں پر بے حال ہوتی پڑپڑا رہی تھی اور وہ سیر ہو رہا تھا-----

کچھ دیر بعد اس کے لبوں کو ازادی دے کر اس کی رکتی سانسوں کو ہموار کرنے کے لیے اسکی ناک کے ساتھ ناک جوڑ کر اسے اپنی سانسیں دیں اور وہ کسی متاع کی طرح ان سانسوں کو ان ہیل کرنے لگی تھی----

اس کی سانسوں کی روانی سے تسلی بخش ہو کر اس کی گردن پر جھکا تھا وہ اپنے پر حدت لمس کی بارش کرنے لگا تھا----

اذ---ذ---ہان بھائی باہر ہیں---- اس نے ہلکان ہوتے کہا تھا---مگر وہ سن ہی کب رہا تھا گردن سے کاندھوں کا سفر اس کے لبوں نے منٹوں میں کیا تھا----

اذ-----ہان---- اس نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے اسے روکا تھا----

وہ اس کی آنکھوں کو چومتے مدہوش سا پیچھے ہوا تھا منہ پھلا کر ---- اور وہ شرماتی کانوں تک سرخ ہوتی اٹھ کر بیٹھی تھی کانپتے ہاتھوں سے کاندھوں سے شرٹ ٹھیک کی تھی-----

ہنی مون پر جا رہے ہیں ہم کل---- اس نے ناراضگی سے کہا تھا-----

بھائی کب ائے---- اس نے اس کی ناراضگی کو محسوس کرتے اس کا سوال نظر انداز کرتے پوچھا تھا-----

کوئی نہیں آیا یار تمہیں اٹھانے کے لیے کہہ رہا تھا---- ویسے تو اٹھنا نہیں تھا--- اس نے منہ بناتے کہا تھا----

اچھا نہیں آئے اوکے میں پھر سے سو رہی-----

اس نے اسے تنگ کرتے لیٹتے ہوئے کہا تھا---

کوشش بھی نا کرنی اس بار روک نہیں پاؤ گی۔۔۔۔ ریڈی ہو جاؤ کل پیرس جا رہے ہیں ہم اور وہاں میں یہ بلکل نہیں سنوں گا کے بس کریں اذہان مجھے نیند اہ رہی ہے اذہان۔۔۔

کوئی آہ رہا ہے اذہان۔۔۔۔۔۔ سمجھ آیا نا۔۔۔۔ اس نے اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوچ۔۔۔۔۔۔ آپ نا بہت برے ہیں کہیں نہیں جا رہی زارا اذہان حیات ملک آپ کے ساتھ۔۔۔۔ اس نے غصے سے بیڈ سے اترتے کہا تھا۔۔۔۔۔اور پھر واش روم میں گھسی تھی۔۔۔

سو فائلی شیرنی از بیک اس نے فلق شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں فریش ہو کر نیچے آئے تھے۔۔۔۔ باہر چلتے ہیں ناشتے کے لیے ایسا کرو تم اپارٹمنٹ کو لاک لگاو میں علیہا اور نشرح کو لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے زارا سے کہا اور پھر سبحان کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

طبیعت ٹھیک ہے ناں اب تمہاری۔۔۔۔ امل نے کپڑے الماری میں ہینگ کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں میں تو ٹھیک ہوں مگر تم ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔۔۔ اس نے امل سے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں میں تو بلکل ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔ اس نے اگلا جوڑا ہینگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا دھیرے دھیرے سب کمرے دیکھتا وہ علیہا کی آواز پر کمرے کے اندر قدم رکھتا دروازے کے سامنے ہی رک گیا تھا۔۔۔۔

امل تمہارا سچ تمہارے چہرے کا ساتھ دیتا ہے جب کے جھوٹ نہیں کیا تم اے آر کو پہلے بتانے میں ناکام رہی۔۔۔۔ اس نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں انہیں تو میں نے اسی دن بتا دیا تھا پھر پتا کیا اس دن اتنی بارش ہو رہی تھی میں بارش میں بھیگی تھی انہوں نے مجھے بس اس پر ڈانٹا تھا مگر پھر مجھے سمجھایا بھی تھا پھر میں نے سب بتا دیا پہلے وہ تھوڑا غصہ ہوئے پھر میں نے منا لیا تھا ان کو اور پھر سب ٹھیک ہو گیا انہوں نے ہی مجھے یہاں بھیجا کے سب کے ساتھ رہ آؤ پتہ ہے وہ بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے-----

اسکی زبان واضح لڑکھڑا رہی تھی اس کی آنکھوں میں نمی ہلکورے لے رہی تھی وہ چاہ کر بھی اپنے اندر چھپے اس دکھ کو چھپانے میں ناکام ہو رہی تھی جسکا سامنا کرتے وہ خود ہلکان ہو رہی تھی-----اسی لیے تو الٹے سیدھے بنا بات کے بنا ملطلب کے لفظ بول رہی تھی--- بارش ڈانٹ منانا-----

ادھر آؤ یہاں بیٹھو---- علیہا نے پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پاس بٹھاتے ہوئے کہا تھا----

کونسے درد کو مار رہی ہو اندر کیا اے آر سے لڑائی ہوئی ہے۔۔۔۔ اس نے نرمی سے اس کی نم آنکھیں صاف کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

اور دروازے کے سامنے کھڑا اذہان تجسس کے مارے وہیں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

علیہا میں نہیں رہ سکتی ان کے بغیر وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔۔

مجھے خود سے محبت سکھا کر وہ کیسے مجھے خود سے دور کر سکتے ہیں۔۔۔

میرے وجود میں اپنی خوشبو بسا کر کیسے وہ مجھے اجنبی کر سکتے ہیں کیسے لاتعلق کر سکتے ہیں خود سے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ کہتے امل جاؤ مجھے تم سے بات نہیں کرنی تم آزاد ہو میری طرف سے میں تمہیں اب کبھی اپنی لائف میں نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔۔

پلیز علیہا تم انھیں بتاؤ نا کے وہ ایسا نہیں کر سکتے امل کو امل ارحان بنا کر اسے محبت سکھا کر وہ کیسے جدا کر سکتے ہیں۔۔۔ انکی محبت جنون بن گئی ہے میرے لیے۔۔۔

میں مر جاؤ گی دوری کا احساس مجھے چھبن دے رہا ہے یہ ہوا میرے اندر زہر بھر رہی ہے یہ ان کی سرگوشیاں میری سانسیں ہلکان کر رہی ہیں۔۔۔۔

میں نے بہت معافی مانگی یہ بھی کہا مجھے خود سے الگ نا کریں مگر انہوں نے سنا ہی نہیں۔۔۔۔ وہ کہتے ہیں علیہا کے میں تمہیں تمہاری کس کس بات پر معاف کرو کون کون سی غلطی معاف کروں۔۔۔۔

تم نے سنان سے محبت کی مجھ سے نکاح کے بعد بھی اس سے ملنے گئی تب بھی میں نے تمہیں معاف کیا مگر بات تب میری ذات کی تھی۔۔۔ مگر تم میرے تڑپتے مرتے بھائی کو ان کی زندگی کا پتہ نا دے کر وہ غلطی کر گئی ہو جس کی میں تمہیں کبھی معافی نہیں دے سکتا میں انکی معافی کے قابل نہیں رہی علیہا۔۔۔

اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا وہ بچوں کی طرح تڑپ تڑپ کر ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔۔۔ اور باہر کھڑے اذہان کے پاؤں وہیں برف کی طرح جم گئے تھے۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ محبت کرتے ہیں تم سے امل وہ تمہیں خود سے دور نہیں کریں گے مت رو پلیز سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اس نے اس کو ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔ تبھی سامنے کھڑے اذہان پر اسکی نظر پڑی تھی جس نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

خود علیہا کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں اس کی پکار سن کر کیسی مشکل تھی اس کے لیے ایک بہن کی طرف سے دل مطمئن ہوا تھا تو دوسری اپنے دل کے ٹکڑے لیے اس کے سامنے آہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

نہیں علیہا انھوں نے ڈائیورس پیپرز بننے کے لیے دے دیئے ہیں وہ کہہ رہے تھے دو تین دن تک وہ پیپرز مجھے مل جائیں گے وہ فیصلہ کر چکے ہیں۔۔۔۔

اس نے اس کے گلے لگے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ باہر کھڑے اذہان نے نفی میں سر ہلایا تھا اور پھر بے یقین سا ہو کر الٹے قدموں پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔

لیکن علیہا تم تم پلیز وعدہ کرو یہ یہ میرا اور تمہارا سیکرٹ ہے تم کسی سے کچھ نہیں کہو گی علیہا-----

زارا اذہان سبحان نشرح کسی سے بھی کچھ نہیں کہو گی بڑی مشکل سے ان کی لائف سیٹ ہوئی ہے میں چاہتی ہوں میری وجہ سے ان کی لائف ڈسٹرب نا ہو میں میں کوشش کروں گی کچھ دن تک واپس پاکستان چلی جاؤ بابا والے گھر پلیز تم کسی کو بھی مت بتانا----

اس نے اسکے اگے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا----

وہ تو ٹھیک ہے مگر تم اے آر کے بغیر کیسے رہو گی--- اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا تھا----

ضروری نہیں ہے امل محبت میں دو دل ہمیشہ ملیں ارحان کبیر ملک مجھے اپنی محبت سونپ کر مجھ سے دور رہنا چاہتا ہے تو امل ارحان کبیر ملک اسکی خواہش کا

احترام کرے گی۔۔۔ اور اس کی خوشی میں خوش ہو گی۔۔۔ اس نے کھو کھلی ہنسی ہنستے کہا تھا اور پھر اپنے آنسو صاف کرتی فریش ہونے کے لیے چلی گئی تھی۔۔۔۔

مثال عکس مرے آئنے میں ڈھلتا رہا
وہ خد و خال بھی اپنے مگر بدلتا رہا

میں پتھروں پہ گری اور خود سنبھل بھی گئی
وہ خامشی سے مرے ساتھ ساتھ چلتا رہا

اجالا ہوتے ہی کیسے اسے بجھاؤں گی
اگر چراغ میرا تھا تب بھی صبح تک جلتا رہا

میں اس کے معنی و مقصد کے سنگ چنتی رہی

وہ ایک حرف جو احساس کو کچلتا رہا

زمیں خلوص کی مٹی سے بے نیاز رہی

رفاقتوں کا شجر واہموں پہ پلتا رہا

علیہا کو اس کی مردہ چال پر افسوس ہوا تھا وہ جو جیتنا جانتی تھی سب کو خوش رکھنا جانتی تھی ڈنکے کی چوٹ پر اپنے لیے خوشیاں تلاشنا جانتی تھی وہ ہار گئی تھی آج اپنی محبت سے اس کی خود کی محبت نے اس کا جسم ادھ موا کر دیا تھا اور اسے بے جان کر دیا تھا-----

یااللہ اب مزید کوئی امتحان نہیں پلیز-----

اللہ کرے اسے ذی سب سنبھال لیں۔۔۔۔علیہا نے اپنے انسو صاف کرتے امل کے لیے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو بھائی کیسے ہیں آپ ارحان نے کال ریسیو کرتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔

امل کہاں ہے۔۔۔ اذہان نے اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر اس سے پوچھا تھا۔۔۔ امل کی باتیں سن کر وہ ڈرائنگ روم کی طرف آیا تھا اور موبائل نکال کر اسے کال کی تھی۔۔۔

وہ بھائی اسے زارا سے ملنا تھا تو میں نے اسے وہاں بھیجا ہے کیا وہ ملی آپ سے۔۔۔ اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے ارحان تم سے اس قسم کے بچپنے کی امید نہیں تھی وہ تو بچی ہے تم تو سمجھدار ہو جب میں اس سے ناراض نہیں ہوں تو تم کیسے اس سے ناراض ہو کر

اسے اتنی بڑی سزا دے سکتے ہو پوری زندگی کی ---- اذہان نے غصے سے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تھا----

تو لگا دی اس نے آتے ہی آپ کو شکایت---- اس نے نفرت سے کہا تھا----

اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا علیہا کے گلے لگے بچوں کی طرح رو رہی تھی تمہیں زارا بھی شرم آتی ہے اپنی محبت کو رولاتے ہوئے---- محبت میں بدلے بازی تو نہیں ہوتی اس سے غلطی ہوئی تو تم بدلے میں اسے سزا دو گے مجھے زارا نے بتایا کے اس نے اس سے وعدہ لیا تھا تو پھر وہ کیسے مجھے اسکا بتاتی بولو وہ غصے سے اس پر بھڑک رہا تھا-----

بھائی کیا وہ وعدہ آپ کی زندگی سے زیادہ ضروری تھا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو مجھے سوچ کر بھی کچھ ہوتا ہے آپ اتنی تکلیف میں رہے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر گئی کیوں بھائی کیوں---- کیا میرا بھروسہ میرا اعتبار اس کے

لیے ضروری نہیں تھا۔۔۔ میری محبت میں کہاں کمی تھی کہاں جھول رہ گیا تھا۔۔۔۔جو وہ اپنا وعدہ نبھاتی رہی اس نے دکھ سے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھو ارحان کبھی کبھی ہم صرف خود کو خود کی جگہ پر ہی رکھ کر سوچ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔ کیا تم نے خود کو امل کی جگہ پر رکھ کر سوچا وہ کیسے وہ سب سننے کو موقع اسے دیتی جو وہ خود پر برداشت کر رہی تھی تم نے پاپا کی نفرت دیکھی تھی اس کو لے کر۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کے وہ کبھی کبھی ڈیسائڈ کرتی بھی ہو کے وہ سب کچھ مجھے بتادے مگر پھر پاپا کا رویہ دیکھ کر خود کے فیصلے کو ختم کرتی ہو۔۔۔۔ تم صرف اس ایک بنیاد پر اسے نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔

اس نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتا بھائی میں فیصلہ کر چکا ہوں یہ اس کی سزا ہے آپ کو لیکر میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ارحان جب میں اسے معاف کر چکا ہوں تو یار تمہیں کیا پرابلم ہے تم کیوں نہیں اسے معاف کر سکتے پلیز اسے ایسی سزا مت دو کے اس کا اندر ہی مر جائے وہ زندہ دل لڑکی ہے اس کی زندہ دلی کو اس کی خوشیوں کو نا مارو۔۔۔۔ اپنی محبت کو اس کے جینے کی اس کی خوشیوں کی وجہ بناؤ نا کے اس کے دکھ کی۔۔۔۔ یہ سمجھ لو آج امل کا بھائی بن کر میں تم سے ریکوسٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

اذہان نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

بھائی آپ ایسے مت کہیں پلیز۔۔۔۔ اسے اذہان کا التجا کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

ٹکٹ ریزرو کروا دی ہے تمہاری رات تک مجھے تم یہاں چاہیے ہو آہ کر مناؤ اپنی بیگم کو اور پلیز اسے کبھی دکھ مت دینا لائف میں ورنہ میں تمہارے سارے کے سارے دانت توڑ دوں گا۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بھائی میں کب ایسا چاہتا ہوں وہ آپ کی بہن ہی بیوقوفیاں کرتی ہے جب سے گئی ہے میرا سکون چین سب کچھ چھین کر لے گئی ہے بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہوں---- ایسی جادوگرنی ہے---- اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا----

ایسا ہی ہے ارحان محبت بس میں رہنے ہی کب دیتی ہے پہلے میٹھی میٹھی چنگاڑی جلاتی ہے پھر ملاقی کے پھر جدائی ڈلواتی ہے بے بس بے تاب کر دیتی ہے اور انسان اپنے بس میں رہتا ہی کب ہے----- دیوانگی سے عشق کی انتہا اس کی سب منزلیں لا متناہی ہیں----

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا----

بہت آسان ہے کَہنا،

مُحبّت ہَم بھی کَرتے ہیں!...

مَگر مَطلَب مُحبّت کا،

،سَمجھ لَینا نَہیں آسان

،مُحبّت پا کے گَھو دَینا

،مُحبّت گَھو کے پا لَینا

،یہ اُن لَوگُوں کے قِصّے ہیں

،مُحبّت کے جَو مُجرِم ہیں

،جَو مِل جانے پہ ہَنستے ہیں

،بِچَھڑ جانے پہ رَوتے ہیں

!.............! نوسُ !............!

،مُحبّت کَرنے والے تَو

،بہت خامَوش ہَوتے ہیں

جَو قُربَت میں بھی جِیتے ہیں،
جَو فُرقَت میں بھی جِیتے ہیں،
نہ وہ فَریاد کَرتے ہیں،
نہ وہ اَشکُوں کَو پِیتے ہیں،
مُحبّت کے کِسی بھی لَفظ کا،
چَرچا نَہیں کَرتے،
وہ مَر کے بھی اَپنی چاہَت کَو،
کَبھی رُسوا نَہیں کَرتے،
بہت آسان ہے کَہنا،
مُحبّت ہَم بھی کَرتے ہیں .. !!!

وہ ٹھیک تو ہے ناں بھائی ۔۔۔۔۔ امل کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آتے ہی اس نے غیر ارادی طور پر پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ ٹھیک نہیں ہے اور اگر ایسے ہی اپنے درد کو اپنے اندر چھپاتی روتی رہی تو پاگل ہو جائے گی پہنچو یار سنبھالوں اسے آہ کر جتنا وہ اس وقت رو رہی ہے اس سے ڈبل مجھے میری بہن خوش چاہیے ورنہ تمہارے کان کھینچ کھینچ کر لمبے کر دوں گا۔۔۔۔

اذہان نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آتا ہو بھائی تب تک آپ اسے پلیز رونے مت دیجیے گا اٹس آہ ریکوسٹ۔۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔

اوکے ڈونٹ وری خیال سے آنا۔۔۔۔ اس نے سامنے سے آتی زارا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

آپ کال پر بات کر رہے ہیں میں کب سے انتظار کر رہی یوں باہر آپ کا۔۔۔۔
اس نے آتے ہی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔
یار وہ کال اہ گئی تھی ضروری تو وہ سننے لگ گیا تھا۔۔۔ تم علیہا کو اور نشرح کو لے کر آؤ میں گاڑی میں ہوں وہ اسے امل کا بتائے بغیر چلا گیا تھا وہ چاہتا تھا کے وہ اسے سامنے دیکھ کر خود سرپرائزڈ ہو۔۔۔۔۔
علیہا علیہا علیہا۔۔۔۔۔ وہ باہر کی طرف گیا تھا اور وہ اسے آوازیں دیتی اس کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔
امل وہ کمرے میں گئی تھی تو سامنے بالوں کو برش کرتی امل کو دیکھ کر شوکڈ ہوئی تھی پھر اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔
واٹ آہ سرپرائز کب آئی تم اسے خود سے الگ کرتے اسنے خوش ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ہیپی برتھ ڈے ہیپی برتھ ڈے ڈئیر زارا۔۔۔ اس کی بات کا جواب دیئے بغیر علیہا اور امل نے اسے یک زبان ہو کر وش کیا تھا اور پھر اسکے پیٹ میں گدگدی کی تھی ۔۔۔۔۔ اور وہ ہنستی بے حال ہوتی ان سے دور ہوتی بیڈ پر گری تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں بھی اسکے ساتھ ہی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بیڈ پر لیٹ تھیں۔۔۔۔ اس طرح کے صرف تینوں کے سر جڑتے تھے آپس میں بیڈ کی دائیں جانب زارا بائیں جانب علیہا اور پاؤں والی سائیڈ امل تھی تینوں کی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ منظر بہت حسین تھا اتنے عرصے بعد تینوں ایک بار پھر سے اکٹھی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

میں نے سوچا تمہاری برتھ ڈے ہے تو تمہیں سرپرائز دے دوں تمہیں اچھا لگا

سرپرائز امل نے پوچھا تھا۔۔۔۔

بہت اچھا۔۔۔ تم اکیلی آئی ارحان نہیں آیا زارا نے خوش ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں ارحان کو کام تھا تھوڑے بزی تھے ویسے چھپی رستم نکاح مبارک امل نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

خیر مبارک اینڈ تھینکیو اس نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔۔

تم خوش ہو ناں زارا۔۔۔۔ امل نے پوچھا تھا۔۔۔

بہت خوش اتنی خوش کے شاید لفظوں میں نا بیان کر سکوں خدا نے مجھے بے حد قیمتی تحفے سے نوازا ہے۔۔۔۔ زارا نے شکر گزار لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ہاں اور اس تحفے کو یہ چھوڑنے والی تھی نا شکری کر کے علیہا نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو چھوٹے پٹاخے وہ دونوں ایک ساتھ اٹھی تھیں اور اسکے پیٹ میں گدگدی کرنے لگی تھی اور وہ درد کی شدت سے تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

نو نو پلیز۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے درد کے مارے انسو نکلے اور ایک فلک شگاف چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا علیہا تم ٹھیک ہو دکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔ زارا نے اس کا پیٹ سے ہاتھ ہٹاتے پیچھے کرتے کہا تھا اور امل نے اس کا چہرہ پل میں پیلا پڑتا اور پھر اسکا آنسوؤں سے تر چہرہ اور اسکے چہرے پر درد کے آثار منٹوں میں نوٹ کیے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے کہیں پین ہے کیا۔۔۔ کیا کمر میں درد ہے یا پیٹ میں۔۔۔۔

امل نے پریشانی سے کہتے ہوئے اس کی شرٹ ہٹا کر دیکھنا چاہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔ نہیں میرا پاؤں۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔ اس نے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے انکا دھیان منٹوں میں بھٹکایا تھا۔۔۔

کہاں ادھر۔۔۔۔ زارا نے جلدی سے پاؤں پکڑ کر گود میں رکھا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے کچھ تو بولو علیہا۔۔۔ امل بے حد پریشان ہوئی تھی۔۔۔

اب ٹھیک ہے ایک دم سے کھینچ پڑی تھی۔۔۔ اس نے درد کو برداشت کرتے باقی آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ ڈرا دیا یار۔۔۔۔ امل نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔۔۔ زارا نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا چلو اذہان ویٹ کر رہے ہیں باہر چل رہے ہیں ہم نشو کدھر ہے۔۔۔۔اس نے اٹھتے ہوا کہا تھا۔۔۔۔

زارا آہ جاؤ یار ویٹ کر کر کے دوبارہ آیا ہو اذہان نے روم میں داخل ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ واؤ امل آئی ہے اس نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سو۔۔۔۔

امل جو ہو گیا بھول جاؤ پرانی کوئی بات نہیں اس نے امل کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔

چندا چلیں۔۔۔۔ اذہان نے علیھا کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر اسے ساتھ لیے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

امل اور زارا بھی پیچھے ہی آئی تھیں۔۔۔

نشو اور سبحان نہیں ہے کیا گھر پر۔۔۔ اذہان نے گاڑی میں بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ پیٹر مین تو آفس گئے ہیں اور کیوٹ گرل باہر کا بول کر گئی ہیں۔۔۔ علیھا نے کہا تھا۔۔۔

تو کیا کھانا میری پاٹنر نے اذہان نے اپنے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی علیھا سے پوچھا تھا۔۔۔۔

پیزا اور ڈھیر ساری چاکلیٹس اور آئسکریم علیھا نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں اوئلی کچھ بھی نہیں اور ٹھنڈا بھی نہیں۔۔۔ زارا نے گھورا تھا علیھا کو۔۔۔۔

اے ذی میں نے سوچا تھا ٹرپل اے گروپ میں زارا اذہان کو شامل کر لوں بٹ اب نہیں۔۔۔بی کوز یہ ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔ ہر ٹائم اوڈر۔۔۔ علیہا نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ نو زارا اذہان اور ہمارے گروپ میں بلکل بھی نہیں کیوں گروپ خراب کرنا ہے ٹرپل اے گروپ میں کسی روندو کی گنجائش نہیں ہے اذہان نے زارا کی طرف دیکھتے علیہا کا پورا پورا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔

جبکہ زارا نے ایک تپی ہوئی گھوری سے نوازا تھا اذہان کو۔۔۔۔

امل ارحان کو مس کر رہی ہو تو ساتھ لے آتی ایسے چپ رہو گی تو میں بلوا لوں گا اسے۔۔۔۔

اذہان نے امل کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

رہنے دیں اذہان بھائی سکون سے کچھ دن رہنے دیں مجھے آپ کے بھائی صاحب بلکل بچے ہیں میں تو کہہ رہی ہوں آپ نا کچھ سکھا دیں انہیں بھی ہر وقت کی عجیب فرمائشیں عجیب حرکتیں----

امل نے ہنستے ہوئے کہا تھا---

نہیں جب اس کے بچے ہو جائیں گے تو اس کا بچپنا ختم ہو جائے گا---- زارا نے امل کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا----

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے--- امل کہاں بخشنے والی تھی زارا کو----

مجھے تو بھئی بلکل علیہا جیسی بیٹی چاہیے کیوٹسٹ معصوم سمجھ دار بریو فیوچر پائلٹ---

اذہان نے زارا کی طرف دیکھتے آنکھ ونک کی تھی---

ہاں جب میں چلی جاؤں گی تو آپ اسے میرے بارے میں بتانا اور اے ذی اس کا نام بھی علیہا رکھنا----

علیہا نے گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یہ کیا فضول باتیں ہیں علیہا۔۔۔ اذہان زارا امل تینوں غصے سے ایک ساتھ بولے تھے۔۔۔

کیا میں تو ٹریننگ کی بات کر رہی ہوں کے جب ٹریننگ پر چلی جاؤ گی تب۔۔۔۔

آپ لوگ بھی ناپتہ نہیں کیا سمجھ بیٹھے۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور ان تینوں نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

مگر یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا کے وہ کہاں جانے کی بات کر رہی ہے۔۔۔ اس کا دل ڈوبا تھا وہ تینوں ہنستے چہرے دیکھ کر کے اسکے جانے کا دکھ سب کیسے برداشت کریں گے۔۔۔ آنکھوں میں نمی پل میں لہرائی تھی اس کے۔۔۔ مگر وہ علیہا درید تھی اسے اپنی فیلنگز کو کنٹرول کرنا آتا تھا۔۔۔۔

گاڑی ریسٹورنٹ کے سامنے رکی تھی اور وہ سب اترے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ گھر آیا تو گھر پر کوئی نہیں تھا علیہا نشرح---- اس نے سب کو آوازیں دیں تھیں----- پھر صوفے پر نشرح کا دوپٹہ پڑا دیکھ کر وہ کچن کی طرف بڑھا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھی---- پانی کا گلاس لے کر وہ ڈرائنگ روم کی طرف آیا تھا-----

ٹی وی اون کر کے وہ پانی پینے لگا تھا---- جب ہی نشرح اندر آئی تھی---- بغیر دوپٹے کے ہینڈ بیگ پہنے بالوں کا جوڑا بنائے---- پیچھے سے فراک کا گلا گہرا ہونے کی وجہ سے کمر کا آدھے سے زیادہ ننگا ہو رہا تھا---- اور چلتے ہوئے فراک کے گلے پر لگی ڈوریاں کمر پر ہل ہل کر الگ ہی ساز گنگنا رہیں تھیں----

اس کا خون کھولا تھا ایسے اسے دیکھ کر غصے سے دماغ کی رگیں تنیں تھیں--- ایک جھٹکے میں اٹھا تھا وہ جو اس کے پاس سے گزر رہی تھی اس کی کلائی دبوچ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا----

یہ کیا حرکت ہے جنگلی تمیز نہیں ہے--- اوف چھوڑو مجھے---- اس نے درد برداشت کرتے اپنا ہاتھ چھڑواتے غصے سے کہا تھا----

کہاں گئی تھی---- اس نے کلائی پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تھا----

جہاں بھی جاؤں تم سے مطلب ہاتھ چھوڑو میرا اس نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا تھا--- جب ہی وہ صوفے سے اسکا دوپٹہ پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے روم کی طرف لایا تھا---- اور روم لاک کیا تھا---- پھر جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا اور وہ سیدھا بیڈ پر گری تھی----

جنگلی انسان پیچھے ہٹو وہ غصے سے اٹھی تھی اور اسے اپنے سامنے سے پیچھے کرتے کہا تھا----

جب میں نے کہا تھاکے دوپٹے کے بغیر تم۔مجھے بس روم میں میرے سامنے نظر آؤ توکس خوشی میں پورے شہر کو اپنے حسن کی نمائش کرتی پھر رہی ہو---- اس نے پھر سے اس کی کلائی دبوچی تھی----

مائنڈ یور اون بزنس مسٹر سبحان جعفر میں تمہاری زرخرید غلام نہیں ہوں میرا جو دل کرے گا جیسے دل کرے گا ویسے کروں گی جو مرضی کرے گا وہ پہنو گی۔۔۔۔۔ تم میرے اونر نہیں ہو جو میں سانس بھی تمہاری مرضی سے لوں۔۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

شوہر ہوں تمہارا میری بات ماننا تم پر فرض ہے بات آئی سمجھ میں اس نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کون سے شوہر زبردستی کے شوہر۔۔۔۔ ناں تو میں تمہیں اپنا شوہر مانتی ہوں اور ناں کبھی مانوں گی۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ چھڑواتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

میں اپنی حرکت کی معافی مانگ چکا ہوں تم سے اگر تم کہتی ہو تو پھر سے۔۔۔۔

نومسٹر سبحان نوٹ اگین مجھے نا تو تم قبول ہو نا ہی تمہاری معافی۔۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا اس کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

تو پھر یہاں کیا کر رہی ہو میرے ساتھ میرے گھر میں جب میں قبول ہی نہیں۔۔۔ اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔
بوجھ نہیں بنوں گی تم پر اتنے دنوں جو کچھ بھی استعمال کروں گی سب کا پے کر کے جاؤں گی ڈونٹ وری علیہا کو سمجھا لوں اور اذہان بھائی اور زارا کا رشتہ مضبوط ہو جائے پھر تمہیں اور تمہاری اس نام نہاد محبت کے ڈھکوسلے کو اپنے پیروں تلے روند کر جاؤں گی اس نے نفرت سے چباتے ہوئے ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔۔۔۔۔
نشرح تمہیں دکھ نہیں ہوتا اتنا سب کچھ کہتے ہوئے اس نے افسوس سے پوچھا تھا۔۔۔۔
نہیں ہوتا دکھ بلکل نہیں ہوتا جیسے تمہیں نہیں ہوا تھا مجھے میری محبت سمیت برباد کرتے ہوئے۔۔۔۔ پتہ ہے مسٹر سبحان جعفر تم مر بھی جاؤ گے تب بھی مجھے دکھ نہیں ہو گا۔۔۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں کے تم مر جاؤ جان چوٹے میری اس زبردستی کے رشتے سے۔۔۔۔

اس نے انتہائی نفرت میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا لگا سن کر چلو یہ شوق بھی جلدی پورا کردوں گا مگر ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔

میرے جیتے جی میں تمہیں خود سے الگ نہیں کر سکتا اس کے لیے مجھے مرنا ہو گا تو میں دعا کرتا ہوں کے میں آج ہی مر جاؤ اس نے اپنی آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس کی آواز میں گھلی نمی نشرح نے واضح نوٹ کی تھی۔۔۔۔

محبت بے دھیانی ہے

محبت بے ارادہ ہے

کسی کے پاس کم کم ہے

کہیں حد سے زیادہ ہے

کہیں ہیر جیسی ہے

کہیں گمنام رادھا ہے

محبت کتنی سادہ ہے

یہ وہ راستہ ہے جس کے سامنے

کوئی اور راستہ ہے نا منزل ہے

نا کوئی واپسی کا اس میں وعدہ ہے

محبت بے دھیانی ہے

محبت بے ارادہ ہے ۔۔۔۔۔۔.

وہ ڈریسنگ پر پڑی فائل لیے تیزی سے روم سے نکلا تھا۔۔۔ اور ڈرائنگ روم کے ٹیبل پر پڑی گاڑی کی کیز لے کر باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

وہ اتنے سخت الفاظ اسے بول گئی تھی اس کا احساس اسے اس کے جانے کے بعد ہوا تھا۔۔۔ کیسے وہ اسے مرنے کی بد دعا دے سکتی ہے ٹھیک ہے اس نے

غلط کیا اس نے اس کی محبت کو رسوا کیا مگر وہ اس کی زندگی سے بڑھ کر تو نہیں تھا۔۔۔۔

زارا نے اسے واضح بتایا تھا خود سبحان نے بھی تو اسے بتایا تھا کے وہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے اتنی تنہا زندگی گزارنے کے بعد اس نے اسے اپنی تنہائی کا اپنی زندگی کا ساتھی بنایا ہے تو وہ کیسے اتنے ٹوٹے بکھرے انسان کو اتنی بڑی بددعا دے سکتی ہے۔۔۔

ڈیلٹن اور بینز نے بھی تو اسے یہی سمجھایا تھا کے وہ ایک بار اس کی جگہ پر خود کو رکھ کر سوچے وہ اپنی محبت کی انا میں آہ کر اس کے دل کے ٹکڑے کر رہی ہے۔۔۔۔ اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی اذیت دے رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ دماغ کا فیصلہ ماننے کی بجائے دل کی بات کیوں نہیں مانتی اور اس کا دل اسے چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کے ایک بار وہ سبحان کے حق میں فیصلہ کر سکتی ہے۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

یا اللہ ان کی حفاظت کرنا اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ اس موڑ پر کھڑی تھی جہاں وہ دوہری اذیت میں تھی۔۔۔ محبت میں انا کو سر پر سوار کیے اسے برا بھلا تو کہہ گئی تھی یہاں تک کے اسے مرنے کی بد دعا بھی دے گئی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کے محبت میں انا نہیں ہوتی۔۔۔۔

محبت میں محبوب کو بد دعا نہیں دی جاتی اس کی خطا کو معاف کر کے محبوب کا ہاتھ پکڑے لمبا سفر کیا جاتا ہے منزلوں کو اپنے ہی ہاتھوں مشکل نہیں بنایا جاتا۔۔۔۔

وہ غلطی کر گئی تھی ویسی ہی جیسی سجان نے کی تھی وہ پچھتا رہا تھا تو اب وہ بھی پچھتا رہی تھی۔۔۔اسکی آنکھوں میں نمی بھر کر سکون تو اسے بھی ایک لمحے کے لیے نہیں ملا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر وہ جرنلسٹ ایک فائل ہاتھ میں لے کر باہر نکلا ہے ظفر کو اس کے کارندے نے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اٹیک کرو۔۔۔ وہ فائل ہر حال میں چاہیے ظفر نے اپنے مخصوص کارندے کو کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

وہ فائل ہاتھ میں تھامے گاڑی سے سیدھا آفس پہنچا تھا۔۔۔۔ اور گاڑی سے نکل کر وہ آفس کے اندر جانے ہی والا تھا تبھی کسی نے آہ کر اسے پیچھے سے دبوچا تھا اس کے سر پر کوئی بھاری چیز ماری تھی اور بازو پر تیز دھار چاقو سے کٹ لگایا تھا اس سے پہلے کے سبحان لڑکھڑا کر نیچے گرتا اور وہ فائل مارنے والا پکڑتا۔۔۔

برائن نے چیختے ہوئے اس مارنے والے کو دبوچا تھا۔۔۔۔

پیچھے سے سیکیورٹی بھی اسی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اور وہ سیکیورٹی کو دیکھتے برائن کو دھکا دے کر وہاں سے منٹوں میں غائب ہوا تھا۔۔۔

سر سر۔۔۔۔ سر۔۔۔۔ برائن نے اس کے سر سے نکلتے خون پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا جب کے اس کی بازو سے بھی بے تحاشہ خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سجان کی ناک کی طرف ہاتھ کیا تھا۔۔۔ اور اس کی سانس بند دیکھ کر وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

ہی از ڈیڈ اس نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر موبائل نکال کر نشرح کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔ اسے علم تھا کے سجان نشرح کے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں رہتا ہے۔۔۔۔

ہیلو نشرح سر سر پر مرڈر اٹیک ہوا ہے ان ان کو سانس نہیں آہ رہی ہی از ڈیڈ۔۔۔

برائن نے روتے ہوئے نشرح کو بتایا تھا۔۔۔۔۔۔ اور فون بند کر دیا تھا۔۔۔

سر سر۔۔۔۔ وہ پھر سے سجان پر جھکا تھا اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اتنے میں سیکیورٹی بھی اس بندے کو ڈھونڈنے میں ناکام ہوتی واپس آئی تھی۔۔۔۔

فوری ایمبولینس میں ڈال کر اسے ہوسپٹل لے جایا گیا تھا برائن ساتھ تھا۔۔۔۔

تفصیلی چیک اپ کے بعد اس کے سر پر اور بازو پر پٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے بتایا تھا کے کچھ سیکنڈ کے لیے اسکی نس دبنے کی وجہ سے اس کا سانس رکا تھا سارے ٹیسٹ ہونے کے بعد اسے نارمل ڈکلئیر کر دیا گیا تھا معمولی زخموں کے ساتھ۔۔۔۔

سر میں آپ کو گھر تک چھوڑ آتا ہوں۔۔۔ اس کے ہوش میں آنے اور ڈسچارج ہونے کے بعد برائن نے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں یار میں بلکل ٹھیک ہوں تمہارے سامنے ڈاکٹر نے کہا ہے کے میں نارمل ہو یہ معمولی زخم ہیں میں ڈرائیور کر لوں گا۔۔۔ سبحان نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

سروہ مجھ سے ایک مسٹیک ہو گئی ہے میں نے نشرح کو کال کر دی تھی کہ آپ کوسانس نہیں آہ رہا تھا تو میں تھوڑا پینک ری ایکٹ کر گیا اور اسے بتا دیا کے شاید آپ ڈیڈ آئی مین۔۔۔ اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں ایسی سچویشن میں ہو جاتا ہے اٹس اوکے ویسے بھی وہ تو خوش ہی ہو گا افسوس کے میں بچ گیا اس نے لمبا سانس کھینچتے دکھ سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب سر میں کچھ سمجھا نہیں برائن نے اس کی بات نا سمجھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں یار تمہارا بے حد شکریہ تم نے یہاں تک ساتھ دیا سجان نے اسکے کاندھے کو تھپکتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں سر یہ تو میرا فرض ہے اور میں آپ کو آپ کے اپارٹمنٹ تک چھوڑ کو آؤں گا اور آپ انکار نہیں کریں گے۔۔۔۔ اس نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور سبحان نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشکشیں قبول کی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

برائن کا فون سنتے ہی اس نے بے یقینی سے موبائل کو دیکھا تھا--- کیا اس کی بد دعا اتنی جلدی اس کے حق میں قبول ہوگئی ہے---- اس نے کہا تھا کے اسے فرق نہیں پڑتا وہ جیے یا مرے---- بلکہ وہ مر جائے یہی بہتر ہے اس کے لیے تو یہ فون سن کر اس کی سانسیں کیوں رک گئی تھیں----

وہ کیسے مر سکتا ہے--- نشرح نے بے دردی سے اپنے دل کی جگہ ہاتھ رکھ کر مسلا تھا----

وہ مر گیا تھا تو اسے لگ رہا تھا کے اس کا دل بھی مر گیا ہے--- اس کے دل نے بھی دھڑکنے سے انکار کر دیا تھا---- اسے لگ رہا تھا کے اسکی سانسیں بھی اٹک رہی ہیں اس نے اپنے دل سے ہاتھ ہٹا کر حلق پر رکھا تھا----

منہ کھول کر لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کی تھی مگر بے سودھ تھا---

اسے لگ رہا تھا کے جو سانس اسے مل رہی ہے یا جو سانس آس کے وجود میں جا رہی ہے وہ تو فائدہ مند ہی نہیں اسے اس سانس کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔۔

میں دعا کرتا ہوں کے میں آج ہی مر جاؤ۔۔۔۔ اسے سبحان کے لفظ کسی گہری کھائی میں سے آتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

میرے جیتے جی میں تمہیں خود سے الگ نہیں کر سکتا اس کے لفظوں کی بازگشت اسے ہولا رہی تھی۔۔۔

اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور ہوا تھا۔۔۔۔

نہیں س۔۔۔۔سب۔۔۔ سبحان ت۔۔ت۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے نہیں کر سکتے میرے ساتھ تم ایسا ائی لو یو ڈیم اٹ ائی ڈونٹ وانٹ لیو ود آؤٹ یو نو یو ڈونٹ ہیو ٹو ڈو دس ود می۔۔۔۔

وہ حلق کے بل کانپتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔۔

اس کے جسم کا ہر حصہ لرز رہا تھا۔۔۔

ت۔۔۔ت۔۔۔ تمہیں ک۔۔۔ک۔۔۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ تمہیں واپس آنا ہو گا میرے لیے میں تو غصے میں تھی بول دیا اتنا سب کچھ نو اللہ پاک آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے پلیز برنگ سجان جعفر ٹو می بیک۔۔۔ پلیز ڈونٹ ڈو دس۔۔۔ وہ چیخ رہی تھی۔۔۔

جب عشق کیا تب چوٹ لگی
جب چوٹ لگی تب ہم روئے
جب جسم جلا تب جان پے بنی
جب جان پے بنی تب ہم روئے
جب لوگ برا کہتے تھے ہمیں
ہم سن کر چپ ہو جاتے تھے
جب اس نے کہاں تب آن گ ئی

جب آن گ ئی تب ہم روئے

جب من کے اندر کچھ ٹوٹا

تب کوچۂ جاں میں شور ہوا

جب شور ہوا تب بات بڑھی

جب بات بڑھی تب ہم روئے

کچھ یادوں کو باہوں میں لیے

اک عمر بسر کی سپنوں میں

جب ٹوٹ گیا تب آس مٹی

جب آس مٹی تب ہم روئے

اک مدّت درد جیسے بنا

اس درد کی شمع کو خون دیا

جب خون نہ رہا تب شمع بجھی

جب شمع بجھی تب ہم روئے----

میں لاؤ گی تمہیں واپس تم نہیں جا سکتے کہیں کہیں بھی نہیں تمہیں نشرح سجان جعفر سے موت بھی نہیں چھین سکتی---- اس نے بے دردی سے آنسو پونچھتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی تب ہی سامنے سے آتے اذہان سے بری طرح ٹکرائی تھی----

کیا ہوا ہے نشرح کیوں رو رہی ہو اس نے اس کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

-- زارا امل علیہا بھی اسے اس حالت میں دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں----

و-----ہ و-----ہ برائن کی کال----- اہ-----۔ ائی تھی وہ کہتا ہے سجان پر مرڈر اٹیک ہوا ہے اسے سانس نہیں آہ رہا----- وہ کہتا ہے ہی از ڈیڈ اس نے اذہان کو بری طرح سے ہگ کرتے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا--

وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ نہیں جا سکتا ایسے ہی نوائی لو ہم اسے کچھ نہیں ہو سکتا اذہان بھائی مجھے اس کے پاس جانا ہے ہٹیں پیچھے اس نے تڑپتے ہوئے روتے ہوئے اذہان کو پیچھے ہٹاتے کہا تھا۔۔۔۔

نشو کچھ نہیں ہوا ہو گا سجان کو ریلیکس پانی پیو زارا پانی لائی تھی اس کے لیے اور اذہان نے اسکی طرف پانی کا گلاس کرتے کہا تھا پریشان تو وہ بھی بری طرح ہوا تھا اس کی بات سن کر۔۔۔۔

نہیں پینا مجھے آپ کو سمجھ۔ نہیں اہ رہا وہ جا رہا ہے اسے مجھے کہنا ہے کے وہ مت جائے مجھے محبت ہے اس سے میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر دیکھیں میرا دل نہیں دھڑک رہا دیکھیں مجھ ۔۔۔ مجھے سانس نہیں آہ رہا دیکھیں میرا زندہ رہنا بے معنی ہو رہا ہے۔۔۔۔ مجھے جانا ہے۔۔۔۔

اس نے پانی کا گلاس دور پھینکتے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نشو میں کہہ رہا ہوں نا وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم دعا کرو بجائے الٹی سیدھی باتیں کرنے کے۔۔۔۔ اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

جائیں اذہان بھائی اسے لا دیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر اسے واپس لا دیں پلیز وہ وہ میری پہلی اورآخری خوشی ہے پلیز اذہان بھائی۔۔۔۔ اس نے ہچکیوں سے روتے اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ بے حد تکلیف میں تھی۔۔۔۔ اور اسکی تکلیف اس ٹائم وہاں موجود امل زارا اذہان اچھے سے سمجھ رہے تھے۔۔۔۔

اچھا میں جاتا ہوں تم آنسو بند کرو اپنے۔۔۔۔ پلیز مت رو نشو میں نہیں دیکھ سکتا تمہیں روتے میں ابھی لے کر اتا ہوں ہاں میرا بچہ ڈونٹ کرائے۔۔۔۔ اس نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

پیٹر مین۔۔۔۔ اچانک علیہا نے سامنے سے آتے سجان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔اس کے سر پر پٹی تھی اس کے بازو پر پٹی تھی وہ برائن کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ خون آلود شرٹ پہنے۔۔۔۔

نشرح نے منٹ سے پہلے علیہا کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔ اور فوراً اٹھ کر سجان کی طرف بھاگی تھی اور پوری شدت سے اس کے گلے لگی تھی۔۔۔

ت۔۔۔ت۔۔۔ تم ٹھیک ہو ناں سجان اس نے تڑپتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

افسوس زندہ ہوں اس نے بہت دھیمے لہجے میں کہا تھا کے صرف نشرح ہی سن سکی۔۔۔۔

سجان تم ٹھیک ہو ناں یہ سب کیسے۔۔۔ اذہان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں یار بس تمہیں پتہ تو ہے صحافت فیلڈ ہی ایسی ہے زرا سا کسی کے خلاف کچھ لکھ دو تو پھر اس کا انعام یہ ملتا ہے۔۔۔۔ اس نے سینے کے ساتھ لگی نشرح کو نرمی سے خود سے الگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر امل علیہا اور زرا کی طرف بڑھا تھا جو اپنی اپنی جگہ کھڑی آنسو بہا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

یار میں ٹھیک ہوں تم لوگ تو ایسے کر رہی ہو جیسے میں مر گیا ہوں۔۔۔ اس نے بے بسی سے مسکراتے ہوئے دور کھڑی نشرح کی طرف دیکھتے کہا تھا اور پھر اپنے دونوں بازو کھول کر ان تینوں کو پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔اور وہ تینوں اس کے سینے کے ساتھ جا کر لگیں تھیں اور اس نے ان تینوں کو ایک باپ کی طرح ایک بھائی کی طرح ہگ میں لیا تھا۔۔۔

پیٹر مین آپ ایسی گندی باتیں نہیں کر سکتے میں ناراض ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔ علیہا نے اس کے سینے کے ساتھ لگے ہی کہا تھا۔۔۔۔

تم ناراض ہو جاؤ کسی کی حسرت نا پوری ہونے دینا اس نے پھر سے نشرح کی طرف دیکھتے تھکے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری نشرح وہ سر کا سانس بند ہوا تو میں پینک ہو گیا اور میں نے تمہیں کال پر وہ کہہ دیا سو سوری۔۔۔ اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے نشرح سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ایسی سچویشن میں ایسا ہو جاتا ہے اینڈ تھینکیو آپ سجان کو صحیح سلامت گھر چھوڑنے ائے ۔۔۔ نشرح کی بجائے اذہان نے برائن کو مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تھینکیو کی کوئی بات نہیں میرا فرض تھا چلیں میں اب چلتا ہوں مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔ برائن نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے رات ہو گئی ہے ڈنر کر کے جانا۔۔۔ سجان نے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں سر پھر کبھی آؤں گا۔۔۔ ابھی چلتا ہوں وہ خداحافظ کرتے چلے گیا تھا۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے زارا سدا خوش رہو ہنسو اور مسکراؤ اور اپنے میاں کا جینا حرام کرو۔۔۔ سجان نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا۔۔۔

ناٹ فئیر سجان۔۔۔ میرا گفٹ۔۔۔ اس نے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

اوہ وہ تو بھول گیا۔۔۔ سجان نے لب سکھیڑتے کہا تھا اور زارا نے غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اذہان تم نے اسے کچھ نہیں دیا جو یہ بھوکی بنی مجھ سے مانگ رہی ہے۔۔۔ سجان نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں آج میں نے اسے اچھے سے سمجھایا ہے کے میرے سالے صاحب کی جیب ڈھیلی کروانے اذہان نے بتیسی نکالتے کہا تھا۔۔۔

کوئی نہیں بچو تم۔ پر بھی وقت آئے گا اپنی دفعہ رونا مت سجان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور سب قہقہہ لگا کر ہنسے تھے۔۔۔

یہ رہا تمہارا گفٹ۔۔۔۔ سبحان نے زارا کی طرف کچھ پیپرز بڑھائے تھے۔۔۔۔جو وہ ڈرائنگ روم میں بنے ڈرار میں سے نکال کر لایا تھا۔۔۔۔

یہ تو اور فینچ سکول کے پیپر ہیں۔۔۔ اس نے بے یقینی سے پیپر دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں تم کوئی خواب دیکھو اور تمہارا بھائی پورا نا کرے ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔۔ سبحان نے اس کے سامنے بیٹھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔ اس نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اٹس اوکے اس سکول کا نام ہم بعد میں ڈیسائڈ کریں گے فی الحال بھوک لگ رہی ہے بہت اسنے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

امل زارا کھانا لگاؤ۔۔۔۔ اذہان نے ان کو کہا تھا۔۔۔۔ وہ جو سارا دن شاپنگ کر کے واپسی پر رات کا کھانا زارا کے لیے برتھ ڈے کیک بھی لے کر آئے تھے کے سب ایک ساتھ سلیبریٹ کریں گے۔۔۔۔ امل اور زارا سر ہلاتی وہاں سے اٹھی تھیں۔۔۔۔

زارا تم بیٹھو ہم لگاتے ہیں آج تمہارا سپیشل ڈے ہے اس لیے نو ورک۔۔۔ نشرح نے اسے بیٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھر دونوں نے مل کر ٹیبل سیٹ کی تھی۔۔۔ اور وہ انکے ساتھ کھانے کی ٹیبل پر ائے تھے۔۔۔ زارا کی برتھ ڈے کا کیک سب نے خوشی خوشی کاٹا تھا۔۔۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔۔ ایک دوسرے سے اپنا دکھ چھپانے ایک دوسرے کی خوشیوں میں خوش۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے نشرح سب کے لیے کافی بنا رہی تھی۔۔۔ امل نے کھانے کے برتن صاف کیے تھے۔۔۔۔

کیوٹ گرل ایک گلاس میں دودھ ڈال دیں۔۔۔۔ علیھا نے آتے ہی کہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔ اسنے کافی چھوڑ کر پہلے اسکے لیے گلاس میں دودھ ڈالا تھا۔۔ ۔

اب اس میں ہاف ٹی سپون ہلدی ڈال دیں۔۔۔۔ اس نے دودھ کا گلاس بھرتے دیکھ کہا تھا۔۔۔۔

یہ تم نے پینا ہے امل نے سرپرائز ہوتے پوچھا تھا کے علیہا اور ہلدی والا دودھ---- ناممکن----

نہیں پیٹر مین نے---- اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

ہاں جیسے وہ پی ہی ناں لیں تمہیں پتہ ہے ان کو نفرت ہے----مت دو انہیں--- امل نے اسے منع کرتے ہوئے کہا تھا----

علیہا دے اور پیٹر مین نا پیئے ہو ہی نہیں سکتا علیہا نے گلاس لیتے ہوئے کہا تھا----اور کچن سے ڈرائنگ روم کی طرف آئی تھی----

فور یو---- گلاس سبحان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا----

فور می--- سبحان نے گلاس کی طرف دیکھتے ہوئے منہ بناتے پوچھا تھا----

یس فور یو اینڈ فنش اٹ ان ٹو سیکنڈز اٹس این اوڈر ادر وائز ائی ول ناٹ ٹیک ٹو نائٹ میڈیسن---- اس نے حکم دیتے ہی ساتھ ساتھ دھمکی بھی دی تھی----

یار تم نا چال باز ہوتی جا رہی ہو سبحان نے بیزاری سے ایک ہی سانس میں غٹاغٹ سارا دودھ اپنے اندر انڈیلا تھا۔۔۔۔

چلیں اب جا کر ریسٹ کریں اے ذی اور زارا کو میں کمپنی دوں گی۔۔۔۔ اس نے سبحان کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیوٹ گرل کیوٹ گرل لے کر جائیں اپنے ہبی کو۔۔۔۔ اس نے آوازیں مارتے کہا تھا نشرح سے۔۔۔۔

علیھا چلا جاتا ہوں یار تھوڑی بات تو کرنے دو اذہان سے۔۔۔۔۔اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

جاؤ ریسٹ کرو سبحان مجھے بھی نیند اہ رہی ہے ہم بھی بس جا رہے ہیں۔۔۔۔ اذہان نے کہا تھا اور علیھا کا اڈر مانتے سبحان کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

نشرح نے ٹیبل پر کافی رکھی تھی۔۔۔۔

تو کب ہوئی محبت بھنڈی تمہیں۔۔۔۔ اذہان نے کپ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اذہان بھائی اب آپ مجھے ایسے تنگ کریں گے ناٹ فئیر اسنے اذہان کو غصے سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا یار نہیں تنگ کرتا ان فیکٹ ہیپی فور یو خوش رہو اپنے میاں کے ساتھ جو کل سے ڈر بیٹھا تھا نا دل میں وہ ختم ہو گیا اب۔۔۔۔ اس نے اسے دعا دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا جاؤ سبحان کے پاس اسے کچھ چاہیے نا ہو۔۔۔۔ اذہان نے کافی ختم کرتے نشرح سے کہا تھا۔۔۔۔

یہ رہنے دو میں رکھ لوں گی۔۔۔۔ نشرح کپ ٹرے میں رکھ رہی تھی کچن میں رکھنے کے لیے تو امل نے اسے منع کرتے کہا تھا۔۔۔۔

چلیں زارا ہم بھی۔۔۔۔ اذہان نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

جی وہ کہتے ہی اٹھی تھی۔۔۔۔

زارا تم جاؤ مجھے اے ذی سے کچھ بات کرنی ہے اتے ہیں وہ علیہا نے زارا سے کہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ زارا کہتی نشرح کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ اور امل کافی کپ ٹرے میں رکھتے کچن کی ظرف بڑھی تھی۔۔۔

آپ کی بات ہوئی اے آر سے اس نے اذہان سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں ہو گئی ہے بات۔۔۔۔ اذہان نے کہا تھا۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں وہ۔۔۔۔ علیہا نے پوچھا تھا۔۔۔۔

آہ رہا ہے وہ شاید کچھ منٹس تک پہنچ جائے کیونکہ فلائٹ تو کب کی لینڈ ہو گئی ہے اسے سیدھا ادھر ہی بھیجو گا اب ان دونوں کو ایک دوسرے سے اکیلے میں ملوانا تمہارا کام ہے اذہان نے علیہا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور کچن کی طرف جاتی امل ان دونوں کی بات سن کر وہیں رکی تھی۔۔۔۔

ڈونٹ وری وہ ہو جائے گا۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے پھر دین بیسٹ آف لک گڈ نائٹ اذہان علیہا سے کہتے اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔اور علیہا اپنے کمرے میں کی طرف۔۔۔۔

نہیں میں زبردستی ارحان پر مسلط نہیں کروں گی خود کو وہ نہیں رہنا چاہتے میرے ساتھ نا رہیں۔۔۔۔ ویسے بھی وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔۔۔۔ اس نے کپ دھوتے ہوئے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں چلی جاؤ گی یہاں سے بہت دور۔۔۔۔ اس نے کچن سے نکلتے ڈرائنگ روم میں پڑا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا تھا اور اپارٹمنٹ سے باہر آئی تھی۔۔۔۔

پوائنٹ پر آہ کر اس نے ٹیکسی کو ہاتھ دیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کہاں جا رہی ہے ارحان نے اسے ٹیکسی میں بیٹھتے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

شہر کے کسی اچھے ہوٹل کی طرف لے جائیں امل نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تھا-----

اس ٹیکسی والے کا پیچھا کریں ارحان نے اپنی ٹیکسی والے سے کہا تھا----

مانچسٹر کے سب سے اچھے اور مہنگے ہوٹل کے سامنے ٹیکسی رکتے وہ اتری تھی اور اندر کی طرف بڑھی تھی-----

ہیلو مجھے ایک روم چاہیے صبح تک اس نے ریسیپشنسٹ سے کہا تھا----

یور نیم میم ریسیپشنسٹ نے پوچھا تھا----

امل ارحان کبیر ملک اس نے بتایا تھا پھر اپنا آئی ڈی کارڈ دکھایا---- کچھ ادر انفارمیشن دینے کے بعد اسے روم مل گیا تھا----

امل یہاں کیا کر رہی ہے ہوٹل کی لابی میں بیٹھے حیات ملک نے اسے دیکھتے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا----

وہ وہاں بیٹھ کر نیوز پیپر پڑھ رہے تھے جب ان کی نظر امل پر پڑی تھی۔۔۔۔وہ اب لفٹ کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہیلو میم ابھی میری مسز نے روم بک کروایا ہو گا کیا آپ مجھے اس روم کے بارے میں بتا سکتی ہیں اور ڈوپلیکیٹ کیز دے سکتی ہیں۔۔۔۔ ارحان نے ریسیپشنسٹ سے کہا تھا۔۔۔۔۔

سوری سر بٹ انھوں نے نہیں بتایا کے ان کے ہسبنڈ بھی ان کے ساتھ رکنے والے ہیں۔۔۔۔ رسیپشنسٹ نے کہا۔۔۔۔

ایکچولی میں باہر ہی تھا۔۔۔۔ شی از پریگننٹ تو ان کی طبیعت خراب ہو رہی تھی میں نے اس سے کہا تھا کے اندر جا کر روم بک کروائے میں آتا ہوں۔۔۔۔ ایکچولی میں ٹیکسی ڈرائیور کو پے کر رہا تھا۔۔۔ پھر اپنا سامان لے کر اندر آیا۔۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے دل پھینک مسکراہٹ رسیپشنسٹ کی طرف اچھالی تھی جس سے اس کی گالوں پر پڑنے والے دونوں گڑھے ابھرے تھے۔۔۔۔

سر کین آئی سی یور آئی ڈی کارڈ۔۔۔۔ ریسیپشنسٹ نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔
یس شور ارحان نے والٹ نکال کر اپنا آئی ڈی کارڈ ریسیپشنسٹ کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

ارحان کبیر ملک اوکے یہ لیں کی اینڈ ہیو آہ ونڈر فل نائٹ۔۔۔۔ ریسیپشنسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے آگے کی رکھی تھی۔۔۔۔۔
تھینکیس میم گوڈ بلیس یو۔۔۔۔ کین یو ٹیل می دا روم نمبر پلیز اس نے روم نمبر کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔۔
یس شور اٹس 206 ریسیپشنسٹ نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔۔۔۔ اور وہ سامان لے کر اس روم کی لفٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ اور دور بیٹھے حیات ملک کی غصے سے رگیں تنیں تھیں۔۔۔۔
یک نا شد دو شد یعنی سب آہستہ آہستہ ادھر ہی ڈھیرا جمانے کے لیے پہنچ گئے تھے۔۔۔۔ ارحان اور امل کو دیکھ کر حیات ملک کی آدھی جان فنا ہوئی تھی۔۔۔۔

دل کیا تھا اٹھ کر جائے اور امل کو فوراً سے پہلے شوٹ کر دے ایسا ہی کرنے وہ والے تھے مگر پھر جیسے ہی ارحان کو دیکھا اپنی ساری امیدوں اور سارے پلین پر پانی پھرتا نظر آیا اب یہ تو طے تھا کے وہ ان دونوں کے اس ہوٹل میں ہوتے ہوئے اپنے روم سے بھی باہر نہیں نکل سکتے۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی تھی پھر ہینڈ بیگ اتار کر بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔ آنسو روانی سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔

آئی ایم سوری اذہان بھائی مگر میں ایسا نہیں کر سکتی جو میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے میں ان کے ساتھ مزید اس رشتے کو نہیں نبھا سکتی جانتی ہوں آپ نے ان کو زبردستی سمجھا کر یہاں بلوایا ہو گا مگر جو اپنی محبت کی بات نہیں سمجھے اور اپنی محبت کو خود سے دور کیا اب وہ سمجھوتے کے رشتے کے لیے ہی آئے ہوں گے۔۔۔۔ اور مجھے سمجھوتا نہیں چاہیے مجھے ان کی محبت چاہیے بے پناہ محبت جو بے لوث اور بے غرض ہوکر انھوں نے مجھے اس دن سونپی تھی۔۔۔۔۔ مگر شاید

میری قسمت میں محبت ہے ہی نہیں اسی لیے تو میں ایسے ہر بار اپنی محبت کے آگے ذلیل اور رسوا ہوجاتی ہوں پہلے سنان پھر ارحان۔۔۔

سنان نے مجھے دھوکا دے کر میری محبت کا غرور مجھ سے چھینا۔۔۔ تو میں نے ارحان کو محبت میں بے اعتباری بخش کر اس کی محبت کا غرور اس سے چھین لیا بات تو ایک ہی ہوئی دونوں طرف سے خسارہ میرے ہاتھ ہی آیا۔۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔

علیہا تم نے کیوں بتایا اذہان بھائی کو یہ تو سیکرٹ تھا نا ہمارا میں نے تو تم سے بس یہی کہا تھا کے تم پلیز کسی کو نا بتانا اور تم نے میرے کہے کی اتنی سی بھی لاج نا رکھی۔۔۔ وہ گود میں سر رکھے بچوں کی طرح بلک رہی تھی۔۔۔ دوپٹہ اسکا بیڈ سے تھوڑا اوپر باقی کا سارا نیچے لٹک رہا تھا۔۔۔

ارحان نے آہستہ سے دروازہ کھول کر قدم اندر رکھے تھے۔۔۔ اپنا بیگ دبے قدموں وہ اٹھاتا اندر لایا تھا اور صوفے کے پاس رکھا تھا۔۔۔ سامنے دوشمنے جاں گھٹڑی بنی

گھنٹوں میں سر دیئے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔ ارحان نے اس کی حالت دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو مسٹر ارحان کبیر آئی ول نیور فور گیو یو آئی ول نیور فورگیٹ یو اس نے لرزتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے تھے سر ابھی بھی گھٹنوں میں دیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

رئیلی یو ہیٹ می اس نے چہرے پر تھکی سی مسکراہٹ سجائے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کہا تھا۔۔۔۔

امل نے اس کی آواز سن کر چہرہ اٹھایا تھا۔۔۔۔ اور سامنے کھڑے ارحان کو بے یقینی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔

جو سینے پر ہاتھ باندھے اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ کھڑا اپنے ہلکے سے ڈمپل شو کرواتا اس کی آدھے سے زیادہ ہستی ہلا گیا تھا۔۔۔۔

ار۔۔۔ر۔۔۔ح۔۔۔ارحان۔۔۔ وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی بے یقینی سے ارحان کو دیکھا تھا پھر اپنا ہینڈ بیگ بیڈ سے اٹھایا تھا اور باہر جانے کے لیے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔ اس نے ہڑ بڑی میں دوپٹہ بھی نہیں لیا تھا بس وہ وہاں سے خود کو غائب کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے پاس سے گزرتی وہ روم سے باہر جانے کی لیے اگلا قدم آگے بڑھانے والی تھی جب ارحان نے کھینچ کر اسے اپنی طرف کیا تھا اور وہ کسی کٹی شاخ کی طرح اس کے سینے سے اہ لگی تھی۔۔۔۔ ارحان کے اس اچانک لمس سے اس نے اپنی آنکھیں شدت سے بند کیں تھیں۔۔۔ جب کے جسم کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

کدھر جا رہی تھی ہاں۔۔۔ اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

چ۔۔۔چ۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔ یو ہیٹ می ناں۔۔۔ آپ کو میری شکل نہیں دیکھنی ناں تو چ۔۔۔چ۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ اس نے اس کی پناہوں سے نکلنے کے کوشش کرتے ہوا کہا تھا۔۔۔ جب کے جسم اس کا ہنوز کانپ رہا تھا۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔ اس نے اس کی حالت کے پیش نظر اس کی کمر سہلائی تھی۔۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔۔۔

چ۔۔۔۔۔ چ۔۔۔۔چھوڑیں ار۔۔۔۔۔ر۔۔۔ارحان۔۔۔۔ اس نے اس کا حصار توڑنے کی کوشش کرتے پھر سے کہا تھا۔۔۔۔

گستاخیاں اتنی کرو جان ارحان جتنی اپنی چھوٹی سی جان پر برداشت کر سکو۔۔۔۔ اس نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور پھر اسکے کان کی لو کو چوما تھا۔۔۔۔

ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔ ار ر ح ارحان کبیر ملک اس نے غصے سے اس کے لمس پر لرزتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوی رئیلی بٹ آئی وانا ٹچ یور سول۔۔۔ آئی وانا ٹچ یور بریتھ آئی وانا ٹچ یور ہارٹ بیٹس۔۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں اس کی گردن پر جا بجا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تھا اور اس نے شدت سے انکھیں بند کیں تھی۔۔۔۔

اس کے ہر لمس پر وہ لرز رہی تھی کانپ رہی تھی اس کی جان فنا ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس کے رونے میں بھی اس کے کانپنے کے ساتھ شدت آہ رہی تھی۔۔۔۔

اور ارحان کو اسکی حالت دیکھ کر غصہ آہ رہا تھا۔۔۔ کوئی کیا۔ خود پر اتنا ظلم کرتا ہے۔۔۔۔ اس نے غصے سے سوچا تھا۔۔۔۔ پھر اسکی گردن پر دانت گاڑے اسے بے بس کر گیا تھا۔۔۔۔ وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے اس کے دیئے میٹھے درد پر سسکی لیتے تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔ نرمی سے اس کے بال اس کی گردن سے ہٹاتے اس نے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑی تھی۔۔۔۔

خود پر اتنے ظلم کی وجہ اتنی گستاخیاں خود کے ساتھ کر گئی ہو ناں امل ارحان کبیر ملک اب میری دی گئی ہر سزا کے لیے تیار رہنا اس نے کہتے ہی اس کے کان کی لو کو پوری طرح دانتوں تلے دبایا تھا۔۔۔۔

اور وہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔۔

ارحان نے فوراً سے پہلے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔۔۔۔

گھر سے اکیلے نکلنے کی وجہ آگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔ اس نے پریشانی سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہو جاتا جو اب ہو رہا ہے اس ہونے سے تو بہتر تھا۔۔۔ لیٹ لیسٹ اس سمجھوتے اور ہمدردی کے رشتے سے تو بچ جاتی ان فیکٹ اچھا ہوتا کے مر جاتی آپ کی بھی جان چھوٹ جاتی۔۔۔۔ اس کے حصار میں نرمی آتے ہی اس نے اس کا حصار توڑتے ہوئے روتے اور چیختے ہوئے کہا تھا۔۔

شٹ آپ امل ارحان کبیر ملک مجھ سے تو تمہیں موت بھی جدا نہیں کر سکتی کس گمان میں پھر رہی ہو۔۔۔ مت بھولو کے ارحان کبیر ملک کو تمہاری حفاظت کا ذمہ سونپا گیا ہے خود کو اذیت دینا بند کرو۔۔۔۔ اس نے اس کی ریڈ ہوتی ناک سو جھی ہوئی آنکھیں دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کون سی حفاظت کیسی حفاظت۔۔۔۔ اب یاد آہ گئی حفاظت اس وقت حفاظت کہاں گئی تھی جب مجھ سے دستبردار ہونے کے لیے آپ مچل رہے تھے۔۔۔ ان ہاتھوں کو جوڑ کر آپ سے معافی مانگی تھی اپنی محبت مانگی تھی بدلے میں مجھے کیا سونپا آپ نے یہ کے جاؤ امل مجھ سے دور ہو جاؤ مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی میری طرف سے تم آزاد ہو۔۔۔ اذہان بھائی کے کہنے پر آپ جس سمجھوتے اور ہمدردی کے رشتے کو نبھانے ائے ہیں تو آج امل ارحان کبیر ملک آپ کو پورے دل سے کہتی ہے کے آپ کسی کے بھی دباؤ میں آہ کر اس رشتے کو نبھانے کی بجائے کہیں اور شادی کر کے اپنی دنیا بسا لیں۔۔۔۔ اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔۔ میں رہ لوں گی۔۔۔۔ میرے لیے میری محبت کافی ہے۔۔۔ بس ایک ریکوسٹ ہے مجھے ڈائیورس مت دیں۔۔۔ اس نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے تڑپتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جب عشق کیا تب چوٹ لگی

جب چوٹ لگی تب ہم روئے

جب جسم جلا تب جان پے بنی

جب جان پے بنی تب ہم روئے

جب لوگ برا کہتے تھے ہمیں

ہم سن کر چپ ہو جاتے تھے

جب اس نے کہاں تب آن گ ئی

جب آن گ ئی تب ہم روئے

جب من کے اندر کچھ ٹوٹا

تب کوچہ جاں میں شور ہوا

جب شور ہوا تب بات بڑھی

جب بات بڑھی تب ہم روئے

کچھ یادوں کو باہوں میں لیے

اک عمر بسر کی سپنوں میں

جب ٹوٹ گیا تب آس مِٹی

جب آس مِٹی تب ہم روئے

اک مدّت درد جیسے بنا

اس درد کی شمع کو خون دیا

جب خون نہ رہا تب شمع بجھی

جب شمع بجھی تب ہم روئے

ارحان نے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا تھا جو اذیت کی انتہا پر تھی۔۔۔۔ بلیک فراک پہنے گیلے چہرے سرخ ناک سرخ لب لرزتی نم پلکیں اور ہلکورے لیتا جسم چہرے اور گردن پر آنسو بہنے کی وجہ سے گردن گیلی اور چہرے پر چپکی ہوئیں کچھ لٹیں لرزتا جسم اس بات کی داستان سنا رہا تھا کے وہ کس قدر اس کے عشق میں فنا ہوئی اذیتوں کی حدوں کو چھو رہی ہے۔۔۔۔

وہ صدقے واری گیا تھا اپنی محبت کے۔۔۔۔۔

کس نے کہا سمجھوتے کا رشتہ نبھانے آیا ہوں ہوں میں۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی پشت کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔ پیچھے سے فراک کی ڈوریوں کو مضبوطی سے

پکڑ کر پوری قوت کے ساتھ کھینچ کر توڑ کر دور پھینکا تھا۔۔۔ بال ہٹا کر دوسرے کاندھے پر ڈالے تھے۔۔۔۔

اس کے کانپنے میں مزید تیزی آئی تھی۔۔۔۔

جان تو تب فنا ہوئی جب فراک کی زپ کھلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

ار۔۔۔۔ر۔۔۔۔حان۔۔۔ اس نے خشک حلق کے ساتھ پوچھا تھا۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے بیگم۔۔۔ اس نے اپنی پکڑ مضبوط کرتے کہا تھا۔۔۔

چ۔۔۔چ۔۔۔چھوڑیں ارح۔۔۔ارحان۔۔۔۔ کمر پر رینگتا اس کا ہاتھ اور جا بجا سفر کرتے لب۔۔۔۔ اس کی جان ہلکان ہو رہی تھی شدت سے ٹانگیں کانپ رہیں تھیں۔۔۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں نا۔۔۔ اس نے فراک کو کاندھوں سے نیچے سرکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور اب اس کا ہاتھ اس کی گردن سے زرا نیچے رینگنے لگا تھا۔۔۔

اس نے شدت سے روتے ہوئے پلٹتے ہی خود کو اس کی پناہوں میں چھپایا تھا اس کے سینے میں منہ چھپا کر بلکتے ہوئے رونے لگی تھی----

بس ختم ہو گئی برداشت------ اس نے اس کی کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے گھیرا مزید تنگ کرتے ہوئے کہا تھا---

میری جان گستاخیاں اتنی کیا کرو کے جتنی میری شدتیں برداشت کر سکو کے پھر مجھ سے بچنے کے لیے میرے ہی سینے میں منہ نا چھپانا پڑے---- اس نے اس کی گیلی آنسوؤں سے تر گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتے ہوئے کہا تھا---

ک----ک----کیا چاہتے ہیں آپ---- کیا ہوں میں آپ کے لیے ہر بار میری غلطی کی سزا اتنی بڑی کیوں دیتے ہیں مجھے ہر بار مجھے خود سے جدا کرنے کا فرمان کیوں سناتے ہیں ہر بار میرے ہاتھ میں مجھے آزاد کرنے کا پروانہ کیوں تھماتے ہیں---- اس نے اس کے نرم گرم لمس سے بے حال ہوتے ہوئے کہا تھا----

ہر بار تم غلطیاں کیوں کرتی ہو ہر بار میرے اعتبار کو کیوں توڑتی ہو۔۔۔۔ تمہیں خود سے دور کروں تو مر نا جاؤں تمہاری ان سٹوپڈ حرکتوں پر تمہیں اگر احساس نا دلاؤں تو کیا کروں کس نے کہا کے تم کو ہمیشہ کے لیے دور کر رہا تھا۔۔۔۔ میں تو بس کچھ دن تمہیں خود سے دور کر کے یہ احساس دلانا چاہتا تھا کے زندگی میں ہر رشتے کو اہمیت دینی چاہیے کوئی سگا کوئی پرایا نہیں ہوتا رشتہ رشتہ ہوتا ہے میری جان۔۔۔۔۔۔

اس نے اسکی کمر سہلاتے ہوئے اس کے بالوں پر لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

امل میری لائف میں اگر بھائی امپورٹنٹ ہیں تو تم بھی امپورٹنٹ ہو۔۔۔۔ ہر رشتہ میری لائف میں خاص مقام رکھتا ہے۔۔۔ اچھا چلو یہ بتاؤ اگر نشرح کو کچھ ہو رہا ہو اور بھائی نے مجھے بتانے سے منع کیا ہو اور اس کی زندگی کا سوال ہو تو میں بھائی کا وعدہ توڑ کر اسے زندگی کی طرف لاؤں گا کیونکہ کسی کی زندگی کسی بھی وعدے سے بڑھ کر نہیں ہوتی۔۔۔۔ میری جان ہر بات کا ہر مسئلے کا کوئی نا کوئی حل ہوتا

ہے---- میں تمہارا لباس ہو تمہارا ''روح من ''تمہارا اندر مجھ سے شئیر توکرتی اپنا دکھ اپنا ڈر ہم مل کر کوئی حل نکال لیتے کیا تم نے کبھی مجھے اپنے معاملے میں سخت پایا---- میں نے تو ہر لمحہ تمہاری خوشی دیکھی--- ہاں میں مانتا ہوں بھائی نے غلطیاں کیں ہیں مگر ہدایت بھی تو پھر انہیں ملی ان کے حصے میں زارا آئی---

اس نے نرمی سے پیار سے اس کی کمر کو سہلاتے اسے خود میں بھینچے کہا تھا---

اور وہ اس کے ہر ہر لفظ پر ایمان لاتی بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی----

جاناں میں یہ بھی مانتا ہوں کے میں نے زبردستی نکاح کیا پر میں بھی تو دل کے ہاتھوں مجبور تھا---- اس کے بعد کبھی کوئی ظلم کیا اپنی ریڈ چلی پر ہر بار تم نے ہی اس دل پر ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اس دل پر نشتر چلائے ہیں اپنی ظلمیت کے---- اس نے آخر میں شریر لہجہ اپناتے اس کو پورے زور سے خود میں بھینچا تھا-----

اہھہ اس کی سسکی نکلی تھی----

اہھہ نہیں سے سوری۔۔۔۔ اس نے اس کے گرد گھیرا نرم کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کس خوشی میں سوری آپ کو بولنا چاہیے اس بھری دنیا میں میرا ہاتھ چھوڑ کر مجھے دور بھیجنے پر۔۔۔۔ اس نے نم پلکوں کو اٹھا کر کہا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مگر پھر میں سوری اپنے سٹائل سے بولو گا۔۔۔۔ اس نے اس کے سرخ لبوں پر نگاہیں جماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہیٹ یو ارحان یو ڈونٹ ہیو ٹو ڈو دس ود می۔۔۔۔ اس نے اس کے نرم حصار سے نکلتے ہوئے کہا تھا اور اس سے دور ہونے کے لیے پیچھے کو قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

نو بیگم پتہ بھی ہے اس دن کی خماری آج تک نسوں میں چھبن بن کر دوڑ رہی ہے اتنے دنوں کا نشہ آپ کے اندر نا انڈیلا تو ذہر بن کر نسوں میں دوڑتے خون کو لرزا جائے گا۔۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ ساتھ اسے بیڈ پر گرایا تھا۔۔۔ اور پھر اس کے اوپر جھک کر اس کی کانپتی ٹانگوں پر اپنی ٹانگیں رکھ کر اس کے چہرے پر جھک کر اسکے چہرے کے ہر ہر

نقش پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔ اور وہ اس کی سانسوں کی تپش اس کے دیکتے لمس اس کی قربت پر آنکھیں بند کیے لرز رہی تھی۔۔۔

ا۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔ح۔۔۔ارحان۔۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے تھرتھراتے لبوں سے اس نے اسے ہوش میں لانا چاہا تھا۔۔۔

ڈونٹ سے اٹ بے بی جسٹ فیل دا مومنٹ جسٹ فیل مائی بریتھ جسٹ فیل مائی ٹچ اون یور سول۔۔۔ اس نے دیکتے لب اس کے نرم نازک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ ہاتھوں میں اپنے ہاتھ الجھائے وہ اس کے ہوش اڑا رہا تھا۔۔۔ اور منٹوں میں اسے بے حال کر گیا تھا۔۔۔

اور وہ بند آنکھوں سے اس کی شدتوں پر بے حال ہو رہی تھی۔۔۔

ار۔۔۔ر۔۔۔حان۔۔۔ اپ۔۔۔پ۔۔۔ تھک گئے ہوں گے۔۔۔ف۔۔۔فریش ہو جائیں پ۔۔۔پہلے۔۔۔ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ۔۔۔ کھا تو ل۔۔۔۔لیں۔۔۔

کاندھوں سے فراک کھسکتی اس کے ہاتھوں تک آئی اور گردن سے نیچے سفر کرتے لبوں کے لمس سے بے حال ہوتے اس نے بڑی مشکل سے کانپتے ہوئے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔۔۔

تھک گیا ہوں تو تھکاوٹ دور کر تو رہا ہوں۔۔۔۔ فریش بھی تم میں کھو کر ہو جاؤں گا۔۔۔۔ اس نے اس کی توڑی پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور ریڈ چلی تمہیں کھانا چاہتا ہوں اس وقت بس اور پینا بس انار جوس چاہتا ہوں وہ بھی ادھر سے۔۔۔۔ اس نے اسکے لبوں پر اپنے لب رب کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اور امل کانوں تک سرخ ہوتی اس کی بے باکیوں پر پانی پانی ہوئی تھی اس سے پہلے کے وہ پھر سے اس پر جھکتا موبائل پر ہونے والی بیل نے اسے خود کی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ اس نے اس پر جھکے ہی اس کے گرد حصار مضبوط کرتے کال رسیو کی تھی مبادہ وہ پھر سے اس کے حصار سے بھاگ نا نکلے۔۔۔۔

جی بھائی میرے پاس ہے آپ پریشان نا ہوں۔۔۔۔ جی ہم ہوٹل میں ہیں ٹھیک ہے آپ علیہا کو بتا دیں۔۔۔۔ جی صبح ائیں گے فی الحال آپ کی اس بہادر سپر گرل بہن کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا ہوں۔۔۔۔ ہنتھ اور وہ بھی ہولا۔۔۔ نا مکمن۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔ اوکے بائے۔۔۔۔

کہتے اس نے موبائل سائلنٹ پر لگا کر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو شرم تو نہیں آتی۔۔۔۔ امل نے غصے سے اسے گھورتے حیا سے سرخ ہوتے کہا تھا۔۔۔وہ تو اس کی ازہان کے ساتھ ہوتی معنی خیز گفتگو پر لال قندھاری ہوئی تھی شرم سے۔۔۔۔

تمہیں آئی تھی ریڈ چلی شرم جب میرے چہرے پر اپنے لمس چھوڑے تھے۔۔۔۔ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یو چیٹر آپ جاگ رہے تھے۔۔۔۔ اس نے اس کی بے باک نظروں کو محسوس کرتے پلکیں جھکاتے کہا تھا۔۔۔۔

کون کم بخت اتنی حسین حقیقت پر آنکھیں کھول کر اسے خراب کرتا۔۔۔۔ اتنا حسین اظہار تھا ناں۔۔۔ اس نے اسکی گردن میں گہرا سانس لیتے کہا تھا۔۔۔

آپ نے میرے اتنے تڑپنے پر اتنے رونے پر مجھے پھر بھی نہیں روکا۔۔۔ اس کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی تھیں۔۔۔

پاگل روک لیتا تو تمہاری عقل کیسے ٹھکانے لگتی تمہیں محسوس کیسے ہوتا کے ارحان کبیر ملک کے بغیر تم بے مول ہو جیسے میں تمہارے بغیر بے مول ہوں۔۔۔

اس نے اسکی نم پلکوں کو چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا بتاؤ کیا محسوس ہوا تھا۔۔ مجھ سے دور جا کر اس کی توڑی پر لب رکھتے پوچھا تھا اس نے۔۔۔

ارحان یوں لگا جیسے میری سانسیں کوئی چھین رہا ہے۔۔۔ میرا وجود بے جان ہو رہا تھا آپ نہیں ہو تو کچھ بھی نہیں ہوں میں۔۔۔ یہ دل ویران ہے یہ زندگی بیکار

ہے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔۔۔ اس نے ارحان کی کمر پر بازو باندھتے اسے مضبوطی سے ہگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ پھر سے مجھے کبھی بھی ایسی سزا مت دینا اس نے اس کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ریڈ چلی میرا بھی تو سکون تم۔ہی ہو خود سے دور کر کے تمہیں میں بھی تو پل پل تڑپا ہوں اور اب تو دوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

پرامس اس نے لرزتے وجود کو اس کی باہوں میں چھپتے پوچھا تھا۔۔۔

پرامس۔۔۔ اس نے وعدہ دیا تھا اس کو۔۔۔۔

اور پھر پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کرتے وہ اس پر رفتا رفتا حاوی ہو رہا تھا اور اسے خود میں گم کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اسے منا لیا تھا وہ مان گئی تھی۔۔۔ وہ اپنی اپنی جگہ اپنی کی گئی غلطیاں بھلا کر ایک بار پھر سے اس حسین سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ آگے بڑھے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ روم میں آہ گیا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ ایک ہی روم میں رہنا نہیں۔۔۔۔۔ وہ اب اسے اس کی مرضی کے بغیر چھوئے گا بھی نہیں وہ اس کی غلطی کبھی معاف نہیں کرے گی اور وہ اس غلطی پر ساری زندگی پچھتائے گا۔۔۔

وہ تو اس کے مرنے کے بعد بھی اس سے نفرت کرتی رہے گی یہی دکھ اسے اندر تک جھنجوڑ رہا تھا۔۔

مگر وہ میرے مرنے کی خبر سن کر ہلکان ہوئی تھی۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ سب کے سامنے ری ایکٹ کر رہی ہو تاکہ اذہان اور زارا کا رشتہ خراب نا ہو۔۔۔ اس نے شدت سے نم آنکھوں سے سوچا تھا۔۔۔۔

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹ رہا تھا جسم میں انگارے دہک رہے تھے۔۔۔ پھر اس نے درد کی شدت سے کراہتے ہوئے خون آلود شرٹ اتارنی چاہی تھی بدلنے کے لیے۔۔۔۔ اسی لمحے نشرح روم میں آئی تھی اسے ایک ہاتھ سے شرٹ اتارتے دیکھ اس کی طرف بڑھی تھی اور اس کی شرٹ اتارنے میں اس کی مدد کرنے لگی تھی۔۔۔

لیو اٹ آئی ول مینج اس نے اس کا ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کی پرواہ کیے بغیر اس کے اوپر جھک کر اس کی شرٹ اتار کر پیچھے ہوئی تھی----

وہ اس کے وجود کی خوشبو آس پاس محسوس کرتے ڈرار میں سے لائٹر اور سگریٹ نکال کر بالکنی کی طرف گیا تھا----اور سگریٹ سلگا کر وہیں کھڑے اس کا دھواں اپنے اندر اتارنے لگا تھا----

ایسا نہیں تھا کے وہ کوئی سموکر تھا مگر کبھی کبھی اپنے اندر پلنے والے دکھ سے جب لڑ لڑ کر تھک جاتا تو پھر اس دھوئیں کو خود میں اتارتا----

آج اسے شدت سے اپنے ماں باپ کا رشتہ یاد آیا تھا کے کیسے وہ اپنے درمیان کی گئی غلطیاں معاف نا کر کے اس کی زندگی رول گئے تھے کیسے اس نے تنہا سفر کیا

تھا پوری زندگی کیسے وہ اپنی زندگی کے عذابوں سے لڑا تھا کیسے تنہا اس نے ان قیمتی لمحوں کو اپنی ذات کے ساتھ اکیلے منایا تھا جن کو وہ چاہتا تھا کے وہ اپنوں کے ساتھ منائے ماں باپ کی علیحدگی کا دکھ اس کے سینے میں ناسور بن کر دوڑتا تھا۔۔۔۔

پھر اس ناسور پر ٹھنڈا میٹھا مرہم نشرح نے اس کی زندگی میں آہ کر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔ اسے دیکھ کر اسے جان کر وہ زندگی میں پہلی بار اپنی زندگی مکمل کرنے کا خواہش مند ہوا تھا۔۔۔۔ ہزاروں لاکھوں لڑکیوں میں سے اس نے اسے متاع حیات پایا تھا۔۔۔۔۔ اور دل نے مچل مچل کر اس کے سنگ زندگی گزارنے کی ہامی بھری تھی۔۔۔۔۔ اور وہ کسی پروانے کی طرح اس کی سمت مچلا تھا۔۔۔۔۔ بہکا تھا۔۔۔۔۔ لپکا تھا۔۔۔۔ اپنی تمام تر بے قراریوں کے ساتھ۔۔۔۔ اس نے دل کے

گوشے میں اسکی محبت کی شمع جلا کر اپنی محرومیاں اس کے ساتھ کے ساتھ بھرنے کے لیے اس کی طرف قدم بڑھایا۔۔

اور پھر کیا ہوا اس کی ایک غلطی نے اس کے قدم ڈگمگا دیئے اس کو اتنی زور سے پیچھے دھکیلا کے جس کے سنگ اس نے حیات کا سفر طے کرنے کا عہد کیا تھا اس کو اس کی حیات اور موت سے فرق نہیں پڑتا تھا اسکی ایک غلطی پر اس کی دلبر نے اسے موت کا عندیہ سنا دیا تھا۔۔۔۔

تم درد محبت کیا سمجھو

تم دل کا تڑپنا کیا جانو ؟

تم دور کھڑے تکتے ہی رہے

اور ڈوبنے والے ڈوب گئے

ساحل کو تم منزل سمجھے

تم لزت دریا کیا جانو ؟

سو بار اگر تم روٹھ گئے

ہم تم کو منا لے گے آخر

اک بار اگر ہم روٹھ گئے

تم ہم کو منانا کیا جانو ؟

دنیائے رفاقت میں شاید

تم پہلے پہلے اے ہو

تم ڈوبتی نبضیں کیا سمجھو

تم دل کا دھڑکنا کیا جانو؟

کیا اب بھی اس کی زندگی کا کوئی مقصد تھا کیا اب بھی وہ جینا چاہتا تھا نہیں وہ کیوں زندہ رہے کس کے لیے زندہ رہے اپنے ماں باپ کے لیے۔۔۔ جو اسے چھوڑ کر اپنی زندگی میں مگن تھے یا پھر اس کے لیے جو اسے عنقریب چھوڑنے والی تھی۔۔۔

کیا وہ اپنی زندگی میں ہونے والے اتنے بڑے دکھ کو سہنے کے لیے اب تک زندہ تھا وہ تب ہی کیوں نہیں مر گیا جب اس کے ماں باپ اسے چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ اتنی ٹھنڈ میں بغیر شرٹ کے کھڑا اپنے ساتھ ہی جنگ لڑنے میں مصروف تھا۔۔۔ اس کا تھکا وجود اس پر گزری کرب کی تحریریں چیخ چیخ کر سنا رہا تھا۔۔۔ اس نے سگریٹ کا گہرا کش بھرتے ہوئے اپنی زندگی کا بدترین فیصلہ کیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡

اپنے دل کو مار کر اس نے اس کی آزادی کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔ وہ ان چند گنے چنے دنوں کو اپنی متاع سمجھ کر ان کے سہارے رہنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ ہار گیا تھا اس کی نفرت کے سامنے۔۔۔۔۔

ہجر یاراں نا ستا بے وجہ۔۔۔۔۔
بن گیا تو کیوں وجہ بے وجہ۔۔۔۔
دل سے کہہ وقت رک جا پاگل۔۔۔۔
چل پڑا کرنے یہ وفا بے وجہ۔۔۔۔۔
میں اسے بھول چکا بھول چکا۔۔۔۔
بات اے دل نا بڑھا بے وجہ۔۔۔۔۔
نام لینے کا ارادہ بھی نا تھا۔۔۔۔

چل پڑا ذکر تیرا بے وجہ----

وہ میرا تھا ناں میرا ہو پایا----

کیوں مقدر سے لڑا بے وجہ----

عشق ہی میرے لیے کافی تھا----

ہر خطا پر سزا بے وجہ----

ان سے ملنے کی وجہ کوئ نہیں

ڈھونڈتا کیوں ہے وجہ بے وجہ--

وہ اپنے درد کو چھپانا چاہتا تھا اب وہ اس کے فیصلے کے احترام میں اپنی زندگی کو اپنے ہی کھیلے گئے جوے میں ہرانا چاہتا تھا---- دل میں کہیں بہت دور پڑی سلگتی چنگاری کو بھی اس نے اپنے جذبات پر حاوی نہیں ہونے دیا تھا---- سرخ آنکھوں میں نمی کے ڈورے ہلکورے مار رہے تھے---- اور اس وقت اس

کے لیے اذیت ناک لمحہ تھا اپنے ہی آپ سے جنگ لڑنے کا۔۔۔ سگریٹ کا آخری کش اس نے لے کر اسے پاؤں کے نیچے مسلا تھا اور اگلا سگریٹ لبوں کے نیچے دبا کر جلانے لگا تھا۔۔۔۔

شرٹ پہن لیں۔۔۔ اس نے اس کے لبوں سے سگریٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑی تھی اور کہا تھا۔۔۔۔

رکھ دو پہن لوں گا۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر سگریٹ کی ڈبی سے نئی سگریٹ نکالتے ہوئے کہا تھا اور پھر اسے ہونٹوں تلے دبایا تھا۔۔۔۔

اس لیے نہیں وہ کھینچی کے آپ دوسری نکال لیں۔۔۔ اس نے اس کے ہونٹوں کے نیچے سے پھر سے سگریٹ کھینچی تھی اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود سگریٹ بوکس اور لائٹر کھینچ کر نکالا تھا۔۔۔ اور سامنے پڑی ڈسٹ بین میں پھینکا تھا۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو۔۔۔ اس نے پھر سے اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا۔۔۔۔

شرٹ پہنیں اور اندر چلیں۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کہا نا رکھ دو پہن لوں گا۔۔۔ اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کیسے پہنیں گے میں پہنا رہی ہو ناں۔۔۔۔ اس نے شرٹ کا بازو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

پہن لوں گا معزور نہیں ہوا یا ہاتھ نہیں کٹ گئے میرے۔۔۔ اس نے سامنے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اور نشرح نے اس کی بات سن کر تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ پھر آگے بڑھ کر اس کی بینڈج جو بازو پر ہوئی تھی اپنے لب رکھے تو اور جانے کتنے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے اس کے۔۔۔

پلیز بس کر دو اس ڈرامے کو ہم روم میں ہیں اور یہاں ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔ اس نے اس سے خود کی بازو دور کرتے ہوئے کہا تھا اور پھر قدم قدم چلتا اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

وائے یو ہیو ٹو ڈو دس ود می آپ کو پتا بھی ہے میں کس کرب سے گزری ہوں۔۔۔۔ اس نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کرب سے گزری اوہ ہاں سب کے سامنے ڈرامہ کرتے ہوئے اوہ یس میں سمجھ گیا تاکہ زارا اور اذہان کے رشتے پر کوئی فرق نا پڑے---- تو مس نشرح کبیر ملک آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے----

اس نے اس سے اپنا نام بھی چھین لیا تھا پل بھر میں اور نشرح نے یہ بے یقینی سے ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا------

آپ جب چاہیں سجان جعفر آپ کو خود سے الگ کر سکتا ہے اس رشتے کا بوجھ مزید اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے--- اینڈ سیڈ فور یو---- تمہاری دلی خواہش پوری نہیں ہو سکی---- پر تم کنٹنیو رکھنا اپنی بد دعاؤں کا سلسلہ شاید کبھی لگ جائے----

اس نے اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا----

ہاں بس ایک ریکوسٹ ہے مجھے کبھی یہ بددعا مت دینا کے میرے دل سے تمہاری محبت ختم ہو جائے کیونکہ ایسا جب تک میری سانسیں چل رہیں تب تک ممکن نہیں----

اس نے حتی الامکان اپنا لہجہ مضبوط بنایا تھا---

ایک اور بات ایک صلاح ہے---- کبھی کسی بندہ بشر سے کبھی تمہارے حق میں غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دینا معاف کرنا سیکھو گی تو زندگی آسانی سے گزار سکو گی-----

سو جاؤ میں آفس جا رہا ہوں کوشش کروں گا کے جب تک اذہان اور زارا کا رشتہ مضبوط نا ہو جائے تب تک تمہارے سامنے جتنا ہو سکے کم آؤں---کہتے اس نے لیپ ٹاپ اٹھایا تھا اور پھر الماری کھول کر اپنی ہینگر میں سے شرٹ نکالی تھی----

کہیں نہیں جا رہے آپ سنا آپ نے---- اس نے اس کے ہاتھ سے شرٹ پکڑ کر دور پھینکی تھی----

نہیں چاہیے مجھے آزادی آئی ایم سوری غصے میں تھی تو کہہ دیا اس کا یہ مطلب ہے کے آپ مجھے خود سے دور کر کے سزا دیں گے---- اس نے روتے ہوئے کہا تھا----

سانسیں اٹک گئیں تھیں میری وہ سن کر آپ کو کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی آپ کو نہیں پتہ یہ کتنا دشوار ہے کتنا اذیت ناک ہے---- ہر پل میں سو سو بار مری ہوں میں آئی ایم سوری سجان----

میں یہ آج جان پائی ہوں دور ہونا کہتے کسے ہیں نہیں رہنا مجھے اب ایک پل بھی دور یہاں رہنا ہے مجھے اتنے قریب---- وہ اس کے سینے کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی----

مر جاتا تو--- وہ اس کے آنسوؤں سے پگھلنے لگا تھا اس کی آنکھوں میں چھپی محبت کی تحریر پڑھ کر وہ نرم پڑنے لگا تھا---

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نو پلیز۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح اس کے منہ پرہاتھ رکھے اپنا سر اس کے سینے میں دیئے نفی کی طرح سر ہلاتے اس کی بات سن کر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

اے میرے من کے شاہ پیا
مجھے آج بھی تیری چاہ پیا

مرے دل میں سچی پریت تری
تجھے کون کیا گمراہ پیا

میں گلے میں مالا ڈال پھری
میں نے اوڑھا رنگ سیاہ پیا

تو جس جس رستے سے گزرا
میں نے چومی ہر وہ راہ پیا

میں نے نو من تیل جلایا ہے
دھاگے باندھے درگاہ پیا

میں نے اشک بہائے مسجد میں
تو لوٹا کیوں نا آہ پیا

مرے درد بھرے ان شعروں پر
پھر لوگ کہیں گے واہ پیا

ترے در پر عرضی پیش کرے

تری شہزادی مرے شاہ پیا

سن رستہ تکتے نین تھکے

چل ڈھونڈ ناں کوئی راہ پیا

ترے ہجر میں چاند کو گہن لگا

مرا رنگ ہوا ہے سیاہ پیا

کچھ حقیقتیں بہت تلخ ہوتی ہیں۔۔۔ اس نے تلخی سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں سننی ایسی حقیقتیں۔۔۔۔ آپ کو کچھ ہوتا تو اب تک نشرح سبحان جعفر بھی زندہ نا ہوتی ان سانسوں کی روانی ان سانسوں سے جڑی ہے۔۔۔۔ اس نے پل بھر میں ایڑھیاں اٹھا کر تھوڑا سا اوپر جھک کر اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑتے اس کی سانسوں کو محسوس کرتے اپنے اندر اترتے کہا تھا۔۔۔ رونے کی وجہ سے اس کا جسم ہلکا ہلکا لرز رہا تھا۔۔۔۔

سبحان نے بھی انکھیں بند کر کے اس کی سانسوں کو اپنے اندر کھینچتے خود میں تحلیل ہونے دیا تھا۔۔۔۔

مجھے آپ کی ضرورت ہے جب تک میری زندگی ہے تھوڑا سا نیچے ہو کر اس نے سبحان کی شہہ رگ پر اپنے تھرتھراتے لب رکھتے کہا تھا۔۔۔ سبحان نے اس کے لبوں کی تھرتھراہٹ محسوس کی تھی اور اس کے لبوں پر خوبصورت مسکان آہ کر ٹھہری تھی۔۔۔

سوچ لو نشرح کبیر ملک تمہاری محبت کو روندھا ہے رسوا کیا تمہارے سامنے کھڑے شخص نے۔۔۔۔ اس نے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حائل کرتے اسے تھوڑا سا اونچا کرتے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا تھا۔۔۔

میں فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔ اس نے اس کو مزید پرکھنے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔مہں۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی کہیں بھی نہیں سن لیں آپ۔۔۔ مجھے نہیں ہونا جدا آپ سے آپ۔۔۔۔ آپ میرا گلہ دبا دیں میں میری جان لے لیں۔۔۔ م ۔۔۔۔ م۔۔۔مجھے جان سے مار دیں مگر مجھے خود سے الگ نا کریں۔۔۔۔

م۔۔۔۔میں دوبارہ ایسا کچھ نہیں بولو گی غصے میں بھی نہیں اس نے اس کے گرد مضبوط حصار بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایسے التجا کر رہی تھی جیسے وہ ابھی اور اسی وقت اسے اپنی دنیا سے نکال کر باہر کر دے گا۔۔۔۔

سوچ لو میں جان لینے میں ایک پل بھی نہیں لگاؤ گا اس نے اسے خود سے الگ کرتے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اس کی شہہ رگ پر انگوٹھا پھیرتے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے نکال دیں جان مجھے نہیں زندہ رہنا آپ کے بغیر۔۔۔۔ اس نے لرزتی پلکوں کو ایک بار اوپر اٹھا کر دیکھا تھا اس کے چہرے کو اور پل بھر میں اپنا فیصلہ اسے سنایا تھا۔۔۔۔

نشو پل پل تڑپو گی تم۔۔۔۔ اس نے معنی خیزی سے کہا تھا۔۔۔ اور اس کی گردن پر ہاتھ رکھتے اس کی طرف بڑھتے اس کو دیوار سے پن کیا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔مجھے منظور ہے یہ تڑپ اس تڑپ سے تو کم ہی تکلیف دہ ہو گی جو آپ کے بغیر رہ کر ملے گی۔۔۔ اس نے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا۔۔۔۔ اس کی سرخ ناک اور تھرتھراتے لب دیکھ کر اس کو خود کو اپنی جان ہلکان کرتے دیکھ سجان کے دل

کو کچھ ہوا تھا وہ کیسے اتنی آسانی سے اس سے اپنے ہر جذبے کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ لگا کر وہ پل بھر میں اس کی نم آنکھوں میں دیکھتا اسکے لبوں پو جھکا تھا پوری شدت سے اور وہ اس اچانک افتاد پر بری طرح کانپی تھی۔۔۔۔ بے حال ہوئی تھی۔۔۔ اور وہ۔۔۔۔۔۔ اور اس کی شدتیں اس کے لبوں پر بڑھتی جا رہیں تھیں۔۔۔۔اس نے اس بار مزاحمت نہیں کی تھی مگر وہ بے حال ہو رہی تھی۔۔۔۔ اپنی فراک کے دامن کو مٹھیوں میں جکڑے ہلکان ہورہی تھی۔۔۔ اس کے وجود اور اس کی سانسوں کو بے جان ہوتا دیکھتے وہ بڑی نرمی سے اس سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

اور وہ دیوار کے ساتھ لگی اپنی فراک کو ہی اپنی مٹھیوں میں جکڑے پلکیں نیچے کیے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

میری طرف دیکھو۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ اس کے دائیں بائیں سائیڈ دیوار پر رکھے اس کی جھکی پلکوں پر باری باری لب رکھتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ اس نے اپنی پلکیں جھکائے شرم سے لال ہوتے چہرے کو نفی میں ہلایا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا ہاہاہاہا ابھی کوئی مجھ سے کہہ رہا تھا کے اس کی جان لے لی جائے اور اسے تڑپایا جائے اور بس اتنی سی تڑپ سے ہوا نکل گئی میرے پٹاخے کی۔۔۔

اس نے فلق شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے اس کے چہرے کو توڑھی سے اوپر کرتے اس کی توڑھی پر لب رکھتے کہا اس نے پلکیں ابھی بھی نہیں اٹھائی تھیں ہاں اس کے لمس پر آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

ایسے مت کرو جان ایسی حرکتیں کرو گی تو آئی سوئیر سانس لینے کے لیے بھی خود سے جدا نہیں کروں گا اس نے اس کو سینے میں بھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شرٹ پہنیں آپ۔۔۔۔ مصنوعی غصے سے اس کے ننگے سینے کے ساتھ لگے حیا سے سرخ ہوتے اس نے الگ ہی فرمائش کی تھی۔۔۔۔

نہیں پہن رہا کیوں پہنو شرٹ بھئی۔۔۔۔۔ اس نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھنڈ لگ جائے گی آل ریڈی چوٹ لگی ہوئی ہے۔۔۔ اس نے اس کے سینے پر انگلی چلاتے اس کی باہوں میں پر سکون ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں لگے گی اتنی ہوٹ بیوی پاس ہے تو ٹھنڈ کس بات کی بلکہ مجھے تو اب گرمی لگ رہی ہے۔۔۔۔ سبحان نے اسے تنگ کرتے ہوئے زو معنی انداز میں کہا تھا۔۔۔۔اور پھر اس کو باہوں میں اٹھاتا بیڈ تک لایا تھا اور اسے نرمی سے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔

سبحان چوٹ لگی ہے آپ کو اتاریں مجھے پین ہو گا آپ کو۔۔۔۔۔ وہ اس کو منع ہی کرتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا جتنا پین ہونا تھا ہو گیا اب بس سکون ہو گا آرام اور خوشیاں۔۔۔۔

اس نے کمرے کی لائٹ آف کرتے کہا تھا اور مدہم روشنی کے لیے سائیڈ لیمپ اون کیا تھا۔۔۔۔

سبحان جس نے اٹیک کیا تھا اسکا کچھ پتہ لگا کون تھا وہ نشرح نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں مگر جلد ہی چل جائے گا۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسانے اسکے کان کے پیچھے بال کرتے اپنی ناک رگڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایک پرامس کریں گے۔۔۔ وہ کان میں ہوتی اس کی سانسوں سنسناہٹوں سے تڑپتی بولی تھی۔۔۔۔

آپ جرنلزم چھوڑ دیں پلیز مجھے بہت ڈر لگ رہا آئی ڈونٹ وانٹ ٹو لوز یو ان اینی کوسٹ۔۔۔ اس نے اس کے ناک کے ساتھ ناک جوڑتے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔

پٹاخہ بی بریو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ سچ کے خلاف ہم۔اواز نہیں اٹھائیں گے تو مظلوموں کی پکار کون سنے گا اس دنیا کے لوگوں میں کسی کو تو پہل کرنی ہے اور اچھے کاموں کا نتیجہ کبھی برا نہیں ہوتا ڈرو مت اللہ ہے نا ساتھ ہمارے۔۔۔۔ اس نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالوں میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ویسے یہ غلط ہے خود جرنلزم جوائن کر کے مجھے پیچھے ہٹنے کا کہہ رہی ہو۔۔۔ اس نے اس کی ناک پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

میں نہیں جوائن کر رہی بس اب کچھ نہیں کرنا مجھے بس اپنا گھر سنبھالنا ہے کیوں کے میرا شوہر بہت بگڑا ہوا ہے۔۔۔ اس نے اس کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔ شوہر کو سدھارنے کے ساتھ ساتھ جرنلزم بھی کرو گی اینڈ اٹس مائی وش کے تم بہت بڑی جرنلسٹ بنو اور جاناں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کچھ نہیں ہو گا مجھے جب تک ڈھیر سارے بچے نہیں آہ جاتے ہمارے۔۔۔۔ اس نے اس کے فراک کو کاندھے سے کھسکاتے ہوئے کہا تھا اور پھر اس کو لٹا کر اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔۔

کہاں سے آئیں گے بچے اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

تم دو گی میرا تمہیں اتنا زیادہ پیار کرنے کے بعد میرا رٹن گفٹ۔۔۔۔ آنکھ ونک کرتے کہتے وہ اسے کانوں تک سرخ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

نہیں دوں گی خوش فہمیاں مت پالیں۔۔۔ اس نے اسے خود سے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔ سبحان نے اس کو چیلنجنگ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

رئیلی منایاہے تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کے آپ اپنی مرضیاں کریں گے۔۔۔۔

اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔ پھر تو مجھے پیچھے ہو جانا چاہیے لبوں کو سکھیڑتے کہتے وہ اس کی گردن پر پوری شدت سے جھکا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔۔س۔۔۔۔ب۔۔۔۔ سجان وہ اس کے اس قدر جنونی انداز پر ڈری تھی۔۔۔۔

نو پٹاخہ آج نہیں اب منایا ہے تو بھگتو۔۔۔۔ مدہم روشنی میں چمکتے اسکے چہرے کے سب نقوش پر باری باری جھکتے وہ اس پر اپنی شدتیں برسا رہا تھا۔۔۔۔

آئی لو یو مسٹر سجان جعفر۔۔۔۔ مدہوشی میں ڈوبی آواز میں اس نے سجان کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اور وہ اس سرگوشی میں مدہوش ہوتا اپنی شدتوں میں گستاخیوں میں مزید اضافہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ اس کی شدتوں میں بھیگ رہی تھی۔۔۔ دونوں کی زندگیوں میں بہت کچھ براہونے سے بچ گیا تھا دونوں نے ایک دوسرے کو منالیا تھا۔۔۔ سب سے بڑھ کر نشرح نے خوشیوں سے محروم تنہائیوں سے اور اندر سے اکیلے انسان کو خود میں گم کر لیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کدھر۔۔۔۔ زارا کو لیٹتا دیکھ اس نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔۔

سونے لگی ہوں۔۔۔ نیند آہ رہی ہے۔۔۔۔ اس نے بازو چھڑواتے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلکل نہیں سونا اٹھو اور یہ پہن کر دکھاؤ۔۔۔ اذہان نے اس کی طرف ایک شاپنگ بیگ بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ کب لیا آپ نے کیا ہے اس میں۔۔۔ زارا نے شاپنگ بیگ کی طرف دیکھتے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تب جب تم لوگ اپنی شاپنگ میں بزی تھی اب جاؤ یار پہن کر آؤ ائی وانا سی یو ان دس۔۔۔۔ اس نے بیگ اسے تھماتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف اسے دھکیلا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے اندر جا کر شاپنگ بیگ کھولا تو اس میں سفید کلر کی خوبصورت لونگ نائٹ تھی۔۔۔۔

اذہان میں یہ نہیں پہنوگی۔۔۔۔ اس نے اندر سے ہی آواز لگائی تھی۔۔۔۔

دو سیکنڈ میں پہن کر باہر آؤ شیرنی نہیں تو میں خود پہنانے آہ جاؤں گا۔۔۔۔ اس نے باقاعدہ دھمکی دی تھی اور زارا جانتی تھی کے وہ صرف دھمکی نہیں ہے۔۔۔۔

اس نے چارو نا چار اسے پہنا تھا۔۔۔۔ بازو تو تھے ہی نہیں نائٹ کے بس کندھوں پر ڈوریاں لگی ہوئیں تھیں جنہیں اس نے کانپتے ہاتھوں سے باندھا تھا۔۔۔۔

گلا کافی گہرا تھا۔۔۔۔ تو اس نے بال کھول کر آگے کر لیے تھے۔۔۔۔ نروس سی وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

زارا آہ بھی جاؤ یار یا میں خود آؤں اس نے پوچھا تھا۔۔۔

اہ اہ اہ رہی ہوں۔۔۔ ہکلاتے ہوئے کہتے وہ پلکیں جھکائے سردی سے ٹھنڈی ہوتی بازوؤں کو اپنے سینے میں لپیٹے منہ جھکائے باہر آئی تھی۔۔۔۔اور اذہان نے اس کو سر سے لیکر پاؤں تک جی بھر کر دیکھا تھا۔۔۔

بلکل وہ سفید پری ہی تو لگ رہی تھی۔۔۔۔ نازک جسم پر ریشمی سفید نائٹی دودھیا چمکتے بازو کھلے لمبے بال اور گھنی لمبی پلکیں اس کا دل تڑپا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔۔ دل نے شدت سے خواہش کی تھی اسے چھونے کی مگر پھر اس کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی اس کے منہ سے صاف واضح ہو رہا تھا کے اسے یہ نائٹی بلکل پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔ وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

یہ منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے اس کا منہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو بلکل حور وہ میسمرائز سا ہوتا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

مجھے یہ بلکل پسند نہیں آئی ایسے کون پہنتا ہے یہ اتنی چیپ ڈریس۔۔۔۔ اس نے پل بھر میں نظریں اٹھا کر دیکھا تھا غصے سے سبحان کی طرف اور پھر نظریں جھکا لی تھیں اس کی آنکھوں میں جذبوں کا طوفان دیکھ کر۔۔۔۔

ہر بیوی پہنتی ہے اپنے شوہر کے لیے اس کے سامنے اس کے پیار کو سمیٹنے کے لیے۔۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے اس کے کندھے پر بندھی ڈوریوں پر لب رکھے تھے۔۔۔ اور وہ سانس روک گئی تھی اپنا۔۔۔۔

اذہان نے مدہم مسکراہٹ سے اس کی بند آنکھوں کی طرف دیکھا تھا پھر نفی میں سر ہلاتے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔

زارا۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تھی اس کے کان میں۔۔۔

ج۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔ اس نے اس کی سانسوں کو محسوس کرتے کہا تھا۔۔۔

کس می۔۔۔کہتے اس نے جھٹکے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے اوپر کیا تھا اور اپنے چہرے پر جھکایا تھا۔۔۔۔

اذ۔۔۔ذ۔۔۔۔ہان۔۔۔۔

مجھے اپنا نام نہیں سننا جو کہا وہ کرو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ الجھاتے اس نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔

زارا کے لیے سب سے مشکل کام تھا یہ۔۔۔۔

میری جان آئی ایم ویٹنگ اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے اس کے کاندھے پر بندھی ڈوری کو کھینچا تھا اور وہ کھل گئی تھی۔۔۔۔ڈوری کے کھلتے ہی زارا نے گھورا تھا اذہان کو جس پر اسنے چیلنجگ انداز میں اس کے دوسرے کاندھے کی ڈوری کو پکڑا تھا۔۔۔۔ زارا جانتی تھی اب اگر وہ وہ نہیں کرے گی جو اس نے کہا ہے تو اس کی گستاخیاں بڑھتی جائیں گی۔۔۔۔۔اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھا

تھا۔۔۔ اذہان نے اس کے لمس کو آنکھوں پر محسوس کرتے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ لرزتے لبوں سے اس کے لبوں پر جھک رہی تھی۔۔۔۔ اذہان نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسائی تھیں۔۔۔۔ کمر پر ہاتھ ڈالے اس نے اسے خود کے مزید قریب کیا تھا۔۔۔۔ وہ اس کے لبوں پر جھکی تھی اور وہ اس کا ساتھ دینے لگا تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے میں گم۔ہوئے تھے ایک اور حسین رات ان کی محبتوں کی گواہ بننے جا رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بھوک کی شدت سے اس کی انکھ کھلی تھی۔۔۔۔ خود کو ارحان کے حصار میں پایا تھا اور سامنے لگی گھڑی بارہ بجا رہی تھی۔۔۔۔ اس نے منہ تھوڑا اوپر کر کے ارحان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ گہری نیند سویا ہوا تھا۔۔۔۔ امل نے اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے پھر اس کی ناک کو اپنے نرم لبوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر آہستہ سے اس کے حصار سے نکلی تھی۔۔۔۔

اسے بچوں کی طرح سوتا دیکھ کر اس کو اس پر بے تحاشہ پیار آہ رہا تھا۔۔۔۔

بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔ ایک تو گھر سے کچھ بھی نہیں لے کر آئی تھی کیا پہنو۔۔۔۔ فریش بھی ہونا ہے۔۔۔ پریشانی سے اس نے کہا تھا اور پھر نظر سامنے پڑے ارحان کے ہینڈ کیری پر پڑی تھی۔۔۔ اس کے بیگ میں سے ٹراوزر اور شرٹ نکال کر وہ شاور لینے کے لیے واش روم گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد فریش ہو کر باہر آئی تو ارحان ابھی بھی سو رہا تھا۔۔۔۔

چلتے ہوئے کھڑکی کی طرف آئی تو نیچے دیکھا۔۔۔۔۔

واؤ برف۔۔۔۔ یار یہ تو روئی کے گالوں کی طرح ہے ہائے میں نے اپنی لائف میں فرسٹ ٹائم ایسا منظر دیکھا ہے ایسے جیسے نرم روئی کے گالے گر رہے ہوں نیچے۔۔۔

نہیں مجھے قریب جا کر دیکھنا ہے انہیں ان کو محسوس کرنا ہے ۔۔۔ اف کتنا خوبصورت منظر ہے یار یہ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ وہ کچھ زیادہ ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔۔۔۔ اور اسی ایکسائٹمنٹ میں وہ اپنی بھوک بھی بھول گئی تھی۔۔۔۔

کیا کروں ارحان کو کیسے اٹھاؤ اب۔۔۔ نہیں میں نہیں اٹھا رہی اٹھاؤ گی تو بولیں گے نہیں جانا نہائی ہوئی ہو سردی لگ جائے گی یہ وہ۔۔۔۔ پھر کیا کروں۔۔۔۔ کیا کروں۔۔۔۔ اس نے ہونٹوں پر شیادت کی انگلی رکھ کر سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یس یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔ کہتے اس نے سامنے ٹیبل پر پڑا پن اور ڈائری اٹھائی تھی۔۔۔

میں نیچے ہوں ہوٹل کی لابی میں برف دیکھنے جا رہی ہو خبردار مجھے ڈانٹا تو بس پانچ منٹ میں آہ رہی ہوں اگر اٹھ جائیں تو پریشان نا ہونا مائی ڈریگن----

ہنستے ہوئے کہتے اس نے اس کے موبائل کے نیچے وہ پیپر رکھا تھا اور اپنا رات والا دوپٹہ اپنے اردگرد لپیٹے وہ روم سے باہر آئی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

نشو اٹھو یار---- اس نے اپنے سینے سے لگی نشرح کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا---

کیا ہے سجان جائیں جہاں جانا ہے مجھے اٹھانے کی ضرورت نہیں فضول میں اس نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا اور اس سے دور ہوتے کروٹ لی تھی----

تمہیں تومیں بتاتا ہوں دو منٹ سے پہلے پہلے آٹھ جاؤ ورنہ---- اس نے جھٹکے سے اسے قریب کرتے ہوئے کہا تھا----

ورنہ کیا صبح صبح دھمکی کسے دے رہے ہیں اس نے اپنی پوری انکھیں کھول کر اسے ڈراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اوہ پھولن دیوی میں ڈر گیا اب اٹھو اس نے اس کے منہ پر آئی بالوں کی لٹ کو کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور اپنی مسکراہٹ کو روکا تھا۔۔

آپ اور ڈریں آپ تو ڈرانے والوں میں سے ہیں۔۔۔۔ اس نے نیند بھری آنکھوں سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سوچنا بھی مت کے تم سے ڈروں گا میں تو تمہیں بس پیار کروں گا اس کی گال پر لب رکھتے اس نے اس کا جوڑا کھولا تھا۔۔۔۔

صبح صبح پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں صبح تو سوئی ہوں جا کر۔۔۔۔ اس نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔۔

اور اگر آپ آفس جانے کا سوچ رہے ہیں تو ایسا سوچیے بھی مت کہیں نہیں جانے دوں گی میں آپ کو جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتے اس نے دوبارہ سے بال باندھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پٹاخہ اگر تم بھول رہی ہو تو میں تمہیں یادکروا دوں اس گھر میں ہمارا نا ایک چھوٹو سا بچہ بھی ہے اور اسے بھوک لگ جاتی ہے جلدی۔۔۔۔ اب وہ کچن جاکر خود کچھ بنائے یا اپنا ہاتھ واتھ جلا لے تو میں نا تو اسے معاف کروں گا نا تمہیں۔۔۔ کیونکہ وہ میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا تھا۔۔۔

اوہ علیہا شٹ میں تو بھول ہی گئی اسے یقیناً بھوک لگی ہو گی اسنے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔۔۔

نشو ایک چیز مانگنی ہے تم سے سبحان نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

بولیں۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں کے تم زارا سے بھی بڑھ کر علیہا کا خیال رکھو اسے کبھی زارا کی کمی محسوس مت ہونے دو جیسے وہ اس کا خیال رکھتی تھی تم بھی رکھو نشو علیہا میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے یوں سمجھو کے میرا سب کچھ ہے وہ میری بہن میری بیٹی میری دوست میرا بھائی میری رہنما سب کچھ اس کو لے کر میں کوئی کوتاہی نہیں برداشت کروں گا وہ میرے لیے میرے ذات سے بھی بڑھ کر ہے۔۔۔ اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آئی پرمس سجان ایسا ہی ہو گا۔۔۔ آپ سے جڑا ہر رشتہ میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے۔۔۔ آپ بے فکر رہیں جیسے علیہا آپ کو پیاری ہے ویسے مجھے بھی۔۔۔ اس نے اسے یقین دلاتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔اور پھر مسکراتے ہوئے اٹھنے لگی تھی۔۔۔

کدھر میڈم میری مارننگ کس۔۔۔۔کہتے ہی اس نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور اس کے کہنے سے پہلے ہی کچھ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔ اور وہ ناں ناں کرتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آج اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ بڑی ہمت کر کے وہ اکڑی کمر کے ساتھ اٹھی تھی۔۔۔ مگر پھر اس کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔
آنکھوں سے درد کو برداشت کرتے کتنے موتی ٹوٹ کر گرے تھے بڑی مشکل سے وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے ڈرائنگ روم کی طرف لائی تھی اور وہاں بنے صوفے پر آڑھی ترچھی لیٹی تھی۔۔۔
میرا بیلن بھی ہے وہ کس کام ائے گا میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والی۔۔۔ نشرح سجان کو تنگ کرتی اس کے اگے اگے سیڑھیناں اتر رہی تھی۔۔۔

تمہیں میں کہیں جانے بھی نہیں دوں گا اب۔۔۔ سبحان بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے ہی اہ رہا تھا۔۔۔۔

علیہا نے دھندلی آنکھوں سے وہ منظر دیکھا تھا آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے لب مسکرائے تھے یہ دیکھ کر کے اس کی کیوٹ گرل اور پیٹر مین خوش ہیں ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔۔ زارا اذہان امل ارحان کی طرف سے بھی وہ مطمئن تھی اس کے اپنے اپنی زندگی میں خوش تھے۔۔۔۔

اللہ تیرا شکر۔۔۔ اس کے لبوں سے نکلا تھا اور اسی ٹائم وہ آنکھیں بند کیے لڑھک کر نیچے گری تھی۔۔۔۔

علیہا علیہا نشرح اور سبحان دور سے ہی اسے گرتے دیکھ اس کی طرف دوڑے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ برف کو ہاتھوں پر گرتا محسوس کر رہی تھی جب اس کے پاس کسی نے آہ کر پکارا تھا۔۔۔

آپ امل ارحان کبیر ملک ہیں یہ سر نے آپ کے لیے بھجوائے ہیں وہ ادھر باہر وہ بلیک کار میں آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔ ویٹر نے اسکی طرف لال گلابوں کا بکے بڑھایا تھا اور پھر باہر کی طرف اشارہ کرتا وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔

مگر وہ کہاں۔۔۔۔ اس نے دوبارہ ویٹر سے پوچھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے اپنے پاس دور دور تک کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ پھولوں کی خوشبو سونگھتی اس گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ مگر پھولوں کی خوشبو سونگھتے ہی اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ گاڑی کے پاس پہنچتے پہنچتے اسکا سر بری طرح چکرایا تھا اور وہ اس سے پہلے کے لہراکر زمین بوس ہوتی کسی نے اسے گاڑی کے اندر دھکیل کر ڈالا تھا اور پھر گاڑی کو بھگا لے گیا تھا اور وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ سیٹ پر آڑھی ترچھی پڑی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر کام ہو گیا ہے۔۔۔ وہ وقتاً فوقتاً پیچھے دیکھتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا اور فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

بہت خوب اب ارحان پاگلوں کی طرح ڈھونڈے گا اسے اور وہ کہیں بھی نہیں ملے گی اسے۔۔۔ حیات ملک نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سر میں اسے کارنیل کاٹیج لے کر جا رہا ہوں آپ کب تک پہنچیں گے۔۔۔ ظفر نے پوچھا تھا۔۔۔

جب تک باقی کے تین کو بھی تم پکڑ کر مجھے خوشخبری نہیں سناتے۔۔۔ حیات ملک نے کہا تھا۔۔۔

باقی کے تین سر---- اس نے ناسمجھی سے پوچھا تھا---

زارا سبحان اور نشو--- انھوں نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے آخر میں نشرح کا نام لیا تھا---

سر کیا آپ شور ہیں نشرح کو لے کر---

کیا آپ کو ایسا کرنا چاہیے---- ظفر نے پوچھا تھا---

ہاں بلکل میں شور ہوں--- میرا دل نہیں ہے مگر اس کے جانے میں ہی بہتری ہے مگر اس کو میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا تاکہ اسے پتہ چلے کے غداری اور اپنے خاندان کی عزت رولنے کا کیا انجام ہوتا ہے---

حیات ملک نے اچنبھے سے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے سر رات تک آپ کو یہ گڈ نیوز بھی مل جائے گی۔۔۔۔ ظفر نے کہتے فون رکھا تھا۔۔۔۔

پھر گاری کوٹیج کے سامنے روکی تھی۔۔۔۔ یہ کوٹیج دیکھنے میںن چھوٹی مگر اندر سے کافی پر اسرار تھی۔۔۔ وہ اسے کاندھوں پر اٹھائے اندر لایا تھا اور ایک روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ بیڈپر لٹا کر اس نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔

یار اتنی معصوم لڑکی شکر ہے حیات ملک نے اس سے فیض یاب ہونے کی اجازت دے دی مگر سب سے پہلے اس سے میں فیض یاب ہوں گا پھر باقی سب۔۔۔۔

فلک شگاف قہقہہ لگاتے اس نے اس کے گال کو چٹکی بھر کر کھینچا تھا۔۔۔

چلو بے بی اب اگر تم سے سرشاری حاصل کرنی ہے تو مجھے کچھ وقت کے لیے تم سے دور ہونا پڑے گا اس حیات ملک کو خوش کرنے کے لیے۔۔۔ تمہیں دیکھ کر تو میں تمہاری بڑی بہن کے لیے بھی سپر ایکسائٹڈ ہوں سنا ہے وہ بھی تمہاری کاربن کاپی ہے۔۔۔

اس نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا اور کمینگی سے اسے دیکھا تھا پھر اس کا ہاتھ جھٹک کر باہر کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

پتہ نہیں سلطان آج کیا بات ہے ہوا میں اتنی گھٹن جانے کیوں ہے اور دل جانے کیوں بے تاب ہو رہا ہے---- حاکم بابا درگاہ میں پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے اور سلطان بابا ان کے سامنے بیٹھے نیلے افق پر چمکتے سورج کو دیکھ رہے تھے----

پھر تو خوش ہونا چاہیے آپ کو کے گھٹن تو اس دنیا سے دل اچاٹ کرنے کا ذریعہ ہے--- سلطان بابا نے چہرے پر کوئی بھی تاثر لائے بغیر کہا تھا----

جانتا ہوں سلطان یہ بات---- یہ بات مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ جس دنیا فانی کے پیچھے ہم بھاگ رہے ہیں وہ دنیا ایک گھٹن زدہ سانس کے سوا کچھ نہیں ہے--- دل کی آسودگی تو بڑھنے گھٹنے کا نام ہے---

انھوں نے دھیمی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پتہ ہے میں آج تک یہ ہی نہیں سمجھ پایا کے اصل میں اس نیلے افق کے پار ہے کیا۔۔۔۔ ہمارے جسم میں موجود ہمارا دل ہی ہمارا رہبر اور رہنما کیوں ہے،؟

ہمارے جسم میں موجود ہمارا دل ہی ہمارے لیے برا اور بھلا کیوں،؟

پھر پتہ ہے مجھے میرے دل سے ہی جواب ملتا ہے۔۔۔۔کہ نیلے افق کے پار جو رب کائنات ہے ناں اس کے نور کی مہر لگی ہوتی ہے اس مٹی کے قلب پر۔۔۔۔

اور اس مٹی کے قلب کا نور ہی ہمارے اعمال کو بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے۔۔۔۔

یہ ایک ایسا پیرا میٹر ہے جس کا کنٹرول ہمارے افعال پر ہے---

اور یہ گھٹن بھی کسی بے قصور قلب پر کسی بے رحم حاکم کے ظلم پر اس پیرامیٹر کی طرح بڑھتی جا رہی ہے----

حاکم بابا نے سرد آہ بھرتے کہا تھا----

اسی لیے تو کہتے ہیں دل سونے کی پنجرے میں قید ایک ایسا مٹی کا بے بس کھلونا ہے جو اپنے اوپر ہر کاری وار کو برداشت کرتے ہوئے بھی دھڑکنا نہیں بھولتا----

سلطان بابا نے کسی غیر مرئی نقطعے پر غور کرتے کہا تھا-----

مجھے لگتا ہے آج آپ کا دل پھر سے ماضی کی سلاخوں میں جکڑا بے چین ہو رہا ہے۔۔۔۔ سلطان بابا نے اب کی بار حاکم بابا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ پورے چوبیس سال بعد آج آج وہ ان سے اپنے دل کی بات اپنے ماضی کی بات کر رہے تھے۔۔۔ سلطان بابا کے لیے چونکنا لازم تھا۔۔۔

دل کو آسودگی ماضی کو یاد کر کے ہی ملتی ہے ماضی کب پیچھا چھوڑتا ہے اور دل بنجارا بن کر قاصہ اٹھائے ان بے پرواہ گلیوں میں گھومتا رہتا ہے۔۔۔۔ مگر جب یہ حالت سوا ہوتی ہے ناں اس دل کے درد سے پھر گھٹن بڑھ جاتی ہے اور دل تڑپ اٹھتا ہے۔۔۔۔

حاکم بابا کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔

اسی لیے تو کہا ہے کسی شاعر نے خوب

یاد ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا۔۔۔۔

سلطان بابا نے آسمان پر نگاہ جماتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں سلطان عذاب نہیں ہے کچھ ماضی بڑے تابناک ہوتے ہیں۔۔۔۔ مگر مجھے امید ہے جو درد پچھلے پچیس سال سے لے کر گھوم رہا ہوں اس درد کو مرہم میں

نے خود ہی نہیں بنایا۔۔۔۔ اس میٹھی چھبن میں تکلیف ہے۔۔۔۔ مگر راحت بھی اسی میں ہے۔۔۔

انھوں نے دل پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

بتا کیوں نہیں دیا اسے کے دل کو اس کا گرویدہ کر بیٹھے تھے آپ۔۔۔ سلطان بابا نے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ ہم عشقِ حقیقی کے قائل ہیں عشقِ مجازی تو کب کا انگلی چھڑوا کر کہیں بہت پیچھے رہ گیا اس کا احترام مجھ پر لازم ہے ہاں وہ دل کے کسی نچلے کونے میں دبی چنگاڑی کبھی کبھی آتش فشاں لاوا بن کر گھٹن بھر دیتی ہے آس پاس۔۔۔

مگر اس رب کی حاکمیت کے آگے اس رب کی کی گئی عنایتوں کے آگے یہ درد تو کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں مگر ایک بات کا دکھ ہمیشہ رہے گے کا کے وہ بہت جلد چلی گئی اس دنیا سے۔۔۔۔ انہوں نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ ایک بار درید صاحب کے سامنے آپنی خواہش کا اظہار۔۔۔۔۔

"چو من در کوچہ جاناں نشستم

"چہ خواہم کرد 'فردوس بریں را

(جب میں کوچہ جاناں میں بیٹھا ہوا ہوں تو پھر میں فردوس بریں کا کیا کروں گا)

(شیخ شرف الدین)

نہیں سلطان مجھے اجازت ہی کب تھی خود کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی اس جوڑے کا مقدر تو رب نے لکھا تھا بہت پہلے آسمانوں پر--- وہ میرا بہت اچھا دوست تھا میں نے ہمیشہ اس کی نظر میں اپنے لیے احترام ہی دیکھا تھا--- اگر اسے بھنک بھی لگ جاتی تو وہ اسے چھوڑ دیتا اور مجھے---- اور وہ شاید میرے ساتھ کبھی خوش نا رہ پاتی کیونکہ وہ اس سے محبت کرتی تھی---- ہم ایک ایسے

ٹرائینگل میں پھنسے تھے جن کے تینوں سرے ایک دوسرے سے جڑے تھے-----

اور مجھے اس ٹرائینگل میں سے بڑے صبر سے نکل کر ان دو سروں کو آپس میں ملانا تھا-----

زندگی حاصل کا نہیں لا حاصل کا بھی نام ہے----

اور یقین کرو اس لا حاصل کا جو مزا ہے ناں وہ حاصل کی آخری حدوں کو چھونے والوں کو بھی میسر نہیں آہ سکتا-----

اور الحمداللہ میں نے لا حاصل کر کے جو حاصل کیا وہ اس کچے دھاگے کے کمزور سرے کو سونے میں بدل گیا ہے---- میں خوش ہوں دل کسی پاتال میں گرنے نفس کے تابع ہونے اور کسی کو نقصان پہنچائے بغیر ہدایت سے سرفراز ہوگیا---

انھوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

ہاں اور ان ریاضتوں کا جو مزا ہے ناں اس قرب الہی کی جو مٹھاس ہے اس کا سامنا دنیا کی کوئی لزت بھی نہیں کر سکتی----

سلطان بابا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

بلکل اصل تھکاوٹ ہی تو سیر ہونے کا نام ہے---- ہم پتہ نہیں کیوں کہتے ہیں کے دل تھک گیا ہے---- کیا جس دل میں نور الہی ہو وہ کبھی تھک سکتا ہے--- جو دل اس کے حکم کے بغیر دھڑکنا نہیں بھولتا وہ تھک کیسے سکتا ہے----

جب دل کو اس کے ذکر کی بارش سے معطر نہیں کرو گے تو تم کیسے کہہ سکتے ہو دل تھک گیاہے---- انھوں نے پر اسرار سی آنکھوں میں چمک لاتے کہا تھا---

اور پھر سینے پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا--- کہیں بہت گہرا درد ہوا تھا سینے میں حبس بھرنے لگی تھی---- تکلیف کے آثار چہرے پر عیاں تھے----

کیاہواپے آپ کو طبیعت خراب ہے زیادہ گھٹن محسوس ہو رہی ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔ سلطان بابا نے ان کی حالت کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں سلطان ڈاکٹر کا کیا کام۔۔۔۔ ہمیں تو سکون اور آرام بھی اسی در سے ملنا ہے۔۔۔۔ یہ چھبن آج کی تھوڑی ہے۔۔۔

انہوں نے چہرے سے پسینہ صاف کرتے کہا تھا۔۔۔ حالانکہ یہ بات وہ با خوبی جانتے تھے کے وہ کتنی تکلیف میں ہیں۔۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں ڈاکٹر کو بلواتا ہوں۔۔۔ سلطان بابا نے ان کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھا تھا۔۔۔۔

نہیں ڈاکٹر کی ضرورت نہیں نماز پڑھ کر کچھ دیر آرام کروں گا۔۔۔۔ رب کی طرف سے پکار آئی ہے۔۔۔

انہوں نے کہتے ہی اٹھتے ہوئے اپنی قدموں پر زور دیتے ہوئے چلنے کی کوشش کی تھی کے وہ کسی طرح درگاہ کی مسجد تک پہنچ جائیں۔۔۔۔

سلطان بابا انکی حالت دیکھ کر پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔ آج ان کی آواز کی لغزش ان کی اوازکی تھکن ان کے دل کو ہلا گئی تھی۔۔۔۔ کسی گہری انہونی کے پیش نظر انہوں نے شدت سے اپنی آنکھیں بندکر کے کھولیں تھی۔۔۔ اور پھر بڑے محو ہو کر نیلے افق کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ان کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

علیھا علیھا۔۔۔ جان اٹھو۔۔۔ کیا ہوا ہے نشرح نے اس کا سر اٹھا کر گود میں رکھا تھا اور پھر پاگلوں کی طرح آنکھوں میں نمی لائے اس کے منہ پر ہاتھ رکھے اسے جھنجوڑ رہی تھی۔۔۔۔

علیھا علیھا۔۔۔ پانی پیو۔۔۔ سبحان نے اس کے لبوں کے پاس پانی کرتے کہا تھا۔۔۔ نہیں اس کے لب تو مضبوطی سے آپس میں جڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ پھر اس نے پانی کا گلاس واپس ٹیبل پر رکھا تھا اور اس کی نبض ٹٹولی تھی۔۔۔۔

اوہ گوڈ نشرح بھاگو گاڑی سٹارٹ کرو اس نے چیختے ہوئے نشرح کو حکم دیا تھا وہ الٹے پاؤں بھاگی تھی۔۔۔۔

وہ اسے باہوں میں اٹھائے باہر کی طرف بھاگا تھا اور سٹارٹ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا تھا۔۔۔۔

نشرح پیچھے آؤ۔۔۔ اس نے اسے سیٹ پر لٹاتے کہا تھا اور وہ سٹارٹ گاڑی سے نکل کر کانپتی ہوئی باہر آئی تھی۔۔۔۔ اور پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر اس کا سر گود میں رکھا تھا۔۔۔ سبحان تیز گاڑی چلاتے ہوئے اسے لے کر ہوسپٹل کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔

نشرح پورے راستے آنسو بہاتی اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔۔۔ اس کے سفید ہونٹ اور پیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔۔ اس نے اس گلاب جیسے چہرے کو پہلی بار یوں مرجھایا دیکھا تھا۔۔۔۔

سبحان کا دل کسی بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑتا ہوا بے بس ہو رہا تھا۔۔۔
ہوسپٹل پہنچ کر اسٹریچر پر ڈال کر وہ اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے تھے۔۔۔۔ وہ خود کسی بے بس اور مجبور باپ کی طرح آنکھیں بند کیے کھڑا اس کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔۔۔

ہیلو اذہان۔۔۔ اس نے موبائل نکال کر اذہان کو کال کی تھی۔۔۔۔

ہاں سبحان بولو۔۔۔۔ اذہان نے کال ریسیو کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔ نیند میں ہی اس نے اس کی کال ریسیو کی تھی۔۔۔

علیہا کی طبیعت بہت خراب ہے تم ایسا کرو زارا کو لے کر جلدی پہنچو مگر اسے یہ مت بتانا کے طبیعت زیادہ خراب ہے اپنے طریقے سے ہینڈل کر لینا۔۔۔

سبحان نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

کیا ہوا کیا ہے اسے اس کی نیند منٹوں میں بھاگی تھی پریشانی میں وہ زارا کو خود سے دور کرتا اٹھا تھا۔۔۔

نہیں پتہ جب میں نیچے آیا تو وہ مجھے دیکھتے صوفے سے نیچے گری تھی اور بے ہوش ہو گئی ڈاکٹرز کی پوری ٹیم ایمرجنسی وارڈ میں ہے اس کے پاس اس کی نبض بہت کمزور چل رہی تھی۔۔۔

سبحان کی آواز میں نمی گھلی تھی---

اچھا تم پریشان مت ہو میں آتا ہوں---- نشرح وہیں ہے ناں---- اذہان نے پوچھا تھا----

ہاں نشو ادھر ہی ہے تم پہنچو جلدی اور آتے ہوئے امل کو بھی لے آنا وہ شاید سوئی ہوئی تھی روم میں ہم بس جلدی نکل ائے---- اس نے سرد لہجے میں کہا تھا---

اوکے ہم آتے ہیں---- اذہان نے کہتے ہی کال ڈسکنکٹ کی تھی----

اس نے مڑ کر بیڈ پر بے فکر سوئی زارا کو دیکھا تھا۔۔۔سب سے مشکل مرحلہ تھا زارا کو بتانا کیونکہ وہ جانتا تھا زارا کا جنون علیہا کو لے کر اس نے علیہا کو لے کر زارا کی جنونیت پہلے بھی دیکھی تھی اس کا پیار اس کی زندگی میں علیہا کی کیا اہمیت ہے وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

اس نے لمبا سانس کھینچ کر خود کو ریلیکس کیا تھا پھر اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

زارا زارا۔۔۔ اٹھو۔۔۔ اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے اٹھایا تھا۔۔۔

ہمممم ہاں۔۔۔ اس نے ہلکی سی انکھیں کھولتے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

اٹھو زارا علیہا کا چیک اپ ہے آج اور سبحان کو آفس کا کوئی ضروری کام ہے نشو اسے ہوسپٹل لے کر گئی ہے مگر ہمیں بھی جانا چاہیے اٹھو اور تیار ہو جاؤ۔۔۔ اس نے نرمی سے کہتے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔

مگر علیہا کا چیک اپ تو پندرہ کو ہے آج تو سیون ہے۔۔۔ کیا اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔۔اس نے اٹھتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہے سبحان بتا رہا تھا کے کہہ رہی تھی تھوڑی وہکنیس فیل ہو رہی ہے تو چیک اپ کے لیے لے سوچا لے جائیں۔۔۔۔ اس نے اسے سہولت سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم ریڈی ہو جاؤ بس جلدی سے۔۔۔۔ اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

جب میں کہتی ہوں کے اوئلی چیزیں نہیں کھانی خیال رکھو اپنا نہیں سنتی یہ آج میری اس سے لڑائی پکی ہے۔۔۔۔ اسے پتہ ہے میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتی یہ بس مجھے پریشان کرتی ہے اب سے اس کی ساری اوئلی چیزیں بند۔۔۔اس نے پریشانی سے بولتے ہوئے کپڑے نکالے تھے اور واش روم میں گھسی تھی۔۔۔

اذہان بھی کپڑے لیے فریش ہونے دوسرے روم۔میں چلا گیا تھا۔۔۔

زارا کو تھوڑا سا ناشتا کروا کر وہ اب ہوسپٹل کے لیے نکل رہے تھے مگر آگے کی صورت حال اس کے لیے بہت مشکل تھی۔۔۔۔

ڈاکٹرز پچھلے ایک گھنٹے سے آئی سی یو میں تھے کسی نے بھی نکل کر اس کی خیریت کی اطلاع نہیں دی تھی وہ پاگلوں کی طرح پریشانی سے ٹہل رہا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح بیٹھی رو رہی تھی اس کی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اور اذہان ہوسپٹل پہنچے تھے اس تک۔۔۔۔ زارا نے سجان کی اجڑی حالت دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

جھوٹ مت بولنا تم لوگ اسے روٹین چیک اپ کے لیے نہیں لے کر ائے ناں اس کی طبیعت زیادہ۔۔۔۔ وہ کانپتے وجود کے ساتھ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ سجان نے اس کو اپنے ساتھ لگاتے کہا تھا۔۔۔

اسے ٹھیک ہونا ہو گا اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زارا بی بریو انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اذہان نے بھی اسے تسلی دی تھی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ سبحان ڈاکٹر کے نکلتے ہی زارا کو خود سے الگ کرتے اس تک پہنچا تھا۔۔۔ اور وہ تینوں بھی اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر تک گئے تھے۔۔۔

آپ لوگ میرے ساتھ چلیں۔۔۔ ڈاکٹر نے ان کو اپنے ساتھ کیبن میں بلایا تھا۔۔۔۔

اگر میں غلط نہیں ہوں مسٹر سجان تو کیا یہ وہی بچی ہے جس نے مجھے کہا تھا کے میڈیکل اسی دنیا میں ہوتے ہیں ڈاکٹر نے پوچھا تھا۔۔۔ اور پھر اپنے سامنے بیٹھی زارا کو دیکھا تھا جو ایک بار ایسی ہی حالت میں ان تک پہنچی تھی۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جی سجان نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

دین پرے فور ہر کے ان کے لیے بھی کوئی معجزہ ہو جائے پچھلے ایک ماہ سے وہ بلڈ کینسر میں مبتلا ہیں اور اب وہ اس کی لاسٹ سٹیج پر ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر نے ان چاروں کے چہروں کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور زارا نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے آنسو بہاتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ڈاکٹر۔۔۔۔ سجان نے بے یقینی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

یہ دیکھیں ان کی کمر پر یہ زخم۔۔۔ ڈاکٹر نے اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نمودار ہونے والی ڈیجیٹل تصویریں اور ایکسرے ان کی طرف لیپ ٹاپ کا رخ کرتے دکھائے تھے یہ اس زخم کی نوعیت سمجھ رہے ہیں آپ اس کا بلیک ہونا اور پوری کمر پر پھیل جانا یہ ظاہر کر رہا ہے کے وہ کتنے دنوں سے اسکی درد برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ نازک جان اتنے بڑے درد کے ساتھ سروائیو کر رہی تھی۔۔۔ جس میں نا تو سویا جاتا ہے نا بیٹھا جاتا ہے اور نا لیٹا جاتا ہے۔۔۔۔

ایک اور بات آپ کو یہ سن کر بھی حیرت ہو گی کے وہ پچھلے دو ہفتوں سے اپنے درد کو بھلانے اور سونے کے لیے سلیپنگ پلز یوز کر رہی ہیں کیا آپ اس بات کو جانتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر نے چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور ان پر چھپی نفی کی تحریر پڑھ کر ڈاکٹر حیران ہوا تھا بے حد۔۔۔۔

کیا آپ کو اس زخم کے بارے میں بھی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا کیونکہ وہ ان کے چہروں پر لکھا نہیں واضح پڑھ چکا تھا۔۔۔۔

آئی کانٹ بلیو آپ کیسے اتنے کیئر لیس ہو سکتے ہیں وہ بچی جو آل ریڈی تھیلو سیمیا جیسی بیماری سے لڑ رہی ہے آپ کیسے اس سے اس حد تک کیئر لیس ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر نے بڑے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

پتہ ہے میں آج تک اس کا چہرہ نہیں بھولا تھا مجھے اب تک وہ یاد تھی میں نے اور میری بیوی نے آپ کی ہولی بک کی سٹڈی بھی سٹارٹ کر دی ہے۔۔۔۔ میری

اولاد نہیں ہے مگر جس دن وہ میرے پاس سے گئی تھی میرے دل۔نے شدت سے دعا کی تھی کے میری بیٹی اس جیسی ہو۔۔۔۔

ڈاکٹر نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔

خیر امید ہے کے آپ کے گوڈ کی طرف سے کوئی معجزہ ہو جائے۔۔۔۔ مجھے چیک آپ کے لیے جانا ہے آل دا بیسٹ۔۔۔۔

ڈاکٹر ان کے سروں پر ساتوں آسمان گراتے جا چکا تھا۔۔۔

وہ چاروں بے یقینی کی کیفیت میں بیٹھے تھے اور آنسو بہا رہے تھے۔۔۔۔

کل کل وہ روئی تھی اسے گدگدی کی تھی جب میں نے اور امل نے میں نے اس سے پوچھا تھا کے علیہا کہیں درد ہو رہا ہے کیا بتاؤ تو تو اس نے کہا نہیں پاؤں میں موچ ہے اس نے مجھے اس کی کمر نہیں دیکھنے دی اذہان وہ یہ بات چھپانا چاہتی تھی تاکہ ہم اپنی خوشیاں چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ نا ہوں اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ کیوں نہیں بتایا وہ تکلیف میں تھی بے حد تکلیف میں۔۔۔۔

زارا پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔ اس کو خود پر بے انتہا غصہ آہ رہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی نہیں پتہ چلا اس کے درد کا کیسا بھائی ہوں میں وہ خود سے ہی اپنے درد سے لڑتی رہی سبحان نے خود کو مضبوط بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں کی نمی اور اس کی بھرائی ہوئی آواز اس کے درد کو عیاں کر رہی تھی۔۔۔۔

دفعتاً وہ پاگلوں کی طرح اٹھی اور دوڑی تھی باہر کی طرف۔۔۔

زارا زارا زارا۔۔۔۔ اذہان سبحان نشرح تینوں اسکے پیچھے دوڑے تھے۔۔۔۔

وہ آئی سی یو کے دروازے کے پاس کھڑی اس کو سوئیؤں میں نالیوں میں جھکڑے بند آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میرا بچہ علیہا علیہا۔۔۔۔۔ لک ایٹ می۔۔۔۔ وہ آئی سی یو کے شیشے پر دونوں ہاتھ مارتی پاگلوں کی طرح اسے پکارتی رو رہی تھی۔۔۔۔

زارا ہوش کرو۔۔۔۔ اذہان نے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

وہ وہ تکلیف میں ہے میرا بچہ تکلیف میں ہے وہ کہتی تھی اسے نیڈلز سے پین ہوتا ہے۔۔ میں میں اس کی ساری نیڈلز اتار دوں گی میں میں اس کو تکلیف نہیں ہونے دوں گی چھوڑو مجھے میری بہن میرا بچہ تکلیف میں ہے۔۔۔۔ وہ اپنا آپ اذہان سے چھڑواتے ہوئے جنونی ہو رہی تھی۔۔۔۔

زارا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔ اسے ٹھیک ہونا ہو گا۔۔۔۔

نشرح نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔

یہ یہ کیا ہو رہا ہے اس کو۔۔۔۔ اچانک زارا نے سب کی توجہ علیہا کی طرف کروائی تھی۔۔۔۔

جس کا وجود جھٹکے کھاتا بیڈ سے تھوڑا اوپر اٹھتا تھا اور پھر نیچے گرتا تھا۔۔۔۔ اس کی زبان اسکے دانتوں تلے اہ رہی تھی اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔

پاس کھڑی نرس نے فوراً ڈاکٹر کو بلوایا تھا۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اندر جاتے ہی انہیں آئی سی یو سے دور ہونے کا کہا تھا۔۔۔۔

اسے فٹس پڑ رہے تھے۔۔۔۔ ڈاکٹر نے فوراً سے پہلے اس کی زبان پر بھی کور چھڑوایا تھا جو دانتوں کے نیچے آہ کر بہت زیادہ زخمی ہو گئی تھی اس کی سانسیں پہلے

سے بھی زیادہ مدہم ہو گیئں تھیں۔۔۔۔ آکسیجن ماسک اور دو تین انجیکشن انجیکٹ کرنے کے بعد ڈاکٹر باہر آہ چکا تھا۔۔۔۔

اس نے ان سب کے چہرے دیکھے تھے کچھ بھی کہے بغیر وہ چلے گیا تھا۔۔۔۔

مطلب صاف ظاہر تھا کے وہ اور اس کی سانسیں بہت تھوڑے ٹائم تک ہیں۔۔۔۔

سبحان جان چکا تھا ایک ڈاکٹر ہونے کی حثیت سے کے اسے فٹس کیوں آہ رہے ہیں وہ کینسر کی اس سٹیج پر تھی جس میں اس کی ریکوری واقع کسی معجزے کی مرہون منت تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھوں کو شدت سے بند کیا تھا اور پھر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اذہان اور نشرح زارا کو سنبھالتے ہلکان ہو رہے تھے جو کے اب کسی طور بھی ان کے قابو میں نہیں آہ رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ سو کر اٹھا تھا اور اپنے ساتھ والی جگہ کو خالی پایا ہاتھ بڑھا کر اس نے بیڈ پر ہاتھ مارا تھا مگر وہ نہیں تھی۔۔۔۔ وہ ایک دم سے اٹھا تھا۔۔۔۔

پھر موبائل پر رکھے پیپر پر نظر پڑی تھی۔۔۔۔ اس نے پیپر اٹھایا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی بھئ ناپتہ نہیں کب سے نیچے ہے وہ پریشانی سے اٹھا تھا اور ہوٹل کی لابی تک پہنچا تھا اسے ڈھونڈنے --- ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں ائی تھی ---

اب وہ پریشان ہو رہا تھا----

کیا آپ نے میری مسز کو دیکھا ہے یہاں سے جاتے----

اذہان نے وہاں موجود سارے ویٹرز کو امل کی تصویر دکھاتے کہا تھا---

یس سر ان کے ہاتھ میں ریڈ روزز کا بکے تھا اور وہ ایک بلیک گاڑی کی طرف جا رہی تھیں-----

ایک ویٹر نے بتایا تھا اسے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔ اوکے تھینک یو۔۔۔۔ اس نے ویٹر کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔

کہیں گھر تو نہیں چلی گئی مگر گھر جاتی تو مجھے بتا کر جاتی ۔۔۔۔ اس نے کہتے موبائل نکالا تھا جیب سے اور ازہان کو کال ملائی تھی۔۔۔ مگر اذہان نے اسے اس کے ادھر نا آنے کا بتایا تھا پھر اس کے بعد علیہا کی کنڈیشن کا وہ بری طرح پریشان ہوا تھا۔۔۔

ایک طرف امل کی غیر موجودگی اور دوسری طرف علیہا کی اتنی سیریس کنڈیشن۔۔۔۔

کون لے جا سکتا ہے اسے کہیں سنان تو نہیں---- مگر وہ تو جیل میں ہے وہ کیسے---- اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا----

سی سی ٹی وی فوٹیج مجھے اس سے پتہ چل سکتا وہ کس گاڑی میں بیٹھی ہو گی اور کون اسے لے کر گیا ہو گا----

اس نے پریشانی سے سوچا تھا اور پھر ہوٹل انتظامیہ کی طرف بڑھا تھا----

بہت ریکوسٹ کرنے کے بعد اس آج صبح سے لے کر اب تک کی سی سی ٹی وی فوٹیج دکھا دی گئی تھی----

مگر اس فوٹیج میں اس نے جو دیکھا وہ نا قابل یقین تھا----

وہ گاڑی کے پاس جاتے ہی بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے اور جو شخص اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالتا ہے اس کی بس آنکھیں نظر آہ رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔

گاڑی اس رخ سے کھڑی کی گئی تھی کے کسی بھی اینگل سے اس گاڑی کا نمبر فوٹیج میں شو نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس کا مطلب اسے کڈنیپ گیا تھا وہ بے حد پریشان ہوا تھا۔۔۔ یہ خوف ہی اسے کھائے جارہا تھا کے کہیں اس کے ساتھ کچھ غلط نا ہو جائے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

سر آج میں وہ تصویریں بھجوا دوں اور وہ ویڈیو بھی یاور احمد کے کارندے نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں گاڑی میں موجود تھے۔۔۔۔

ایسا کرو سب سے بڑے نیوز چینل سچ نیوز کی طرف گاڑی موڑو میں خود اس کے سی او سے مل کر اسے یہ ویڈیوز اور تصویریں دوں گا تمہارے پاس اس وقت وہ یو ایس بی موجود ہے ناں۔۔۔۔

یاور احمد نے اپنے کارندے سے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی سر میرے پاس ہی ہے۔۔۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔۔۔

کارندے نے جواب دیا تھا اور کچھ دیر بعد وہ سچ نیوز کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے---

سی او صاحب آج رات ہر حال میں یہ خبر چلنی چاہیے اس یو ایس بی کو اچھے سے دیکھ لیں باقی جہاں تک ہو سکتا ہے ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے----

یاور احمد نے مکروہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے کہا تھا----

مگر اس یو ایس بی میں ہے کیا---- سی او نے پوچھا تھا----

اس میں حیات ملک کے بیٹے کی رنگینیوں کے بھرپور قصے ہیں مجھے امید ہے کے آپ سچ عوام تک ضرور پہنچائیں گے---- یاور احمد نے سی او کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا----

بلکل ہمارا کام ہی یہی ہے کیا آپ نے باقی چینلز کو بھی یہ خبر دی ہے---- سی او نے پوچھا تھا---

نہیں میں چاہتا ہوں کے ملک کا سب سے بڑا نیوز چینل پہلے اس خبر کو بریک کرے----

یاور احمد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

شکریہ سر اس زرہ نوازی کا ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔ بے فکر رہیں۔۔۔ اور آپ کو الیکشن می پیشگی مبارکباد ہو۔۔۔

سی او نے کہا تھا۔۔۔۔

شکریہ ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔۔کہتے وہ سی او سے ہاتھ ملاتے وہاں سے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

اسے ایسے لگ رہا تھا کے بستر مرگ پر علیہا نہیں وہ خود ہے۔۔۔۔ اس کی تکلیف اسکے لیے باعث موت بنتی جا رہی تھی۔۔۔۔

پچھلے چار گھنٹوں سے پلکوں کو گرائے وہ بند آنکھوں سے یونہی پڑی تھی۔۔۔۔ اور وہ آئی سی یو کے دروازے کے باہر شیشے کے پار اسے کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے آنکھ نہیں کھولی تھی۔۔۔۔۔اس نے آنکھ نہیں جھپکی تھی۔۔۔۔۔۔

اذہان نشرح اسے کھینچ کر لا کر کرسی پر بٹھاتے تو وہ پھر سے وہیں جا کر کھڑی ہو جاتی تھی۔۔۔۔ اس کی سوجھی آنکھیں اور بکھری حالت دیکھ اذہان کا دل کٹ رہا تھا۔۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا کے کسی طرح اس کی سانسیں موڑ لائے اس کو ٹھیک کر دے جس کے لیے اس کی جان ہلکان ہو رہی ہے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ اذہان کے فون پر ارحان کی کال آئی تھی۔۔۔۔

اذہان بھائی امل کا کچھ پتہ نہیں چل رہا اسے کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے میں تھک گیا ہوں اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پلیز ہیلپ۔۔۔۔ اس نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

کیا ہوا کس نے کڈنیپ کیا امل کو۔۔۔۔ اذہان نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں جانتا اذہان بھائی سب جگہ دیکھ چکا ہوں اس کے ساتھ کہیں کچھ غلط نا ہو جائے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔ ارحان نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

تم پریشان مت ہو میں آتا ہوں۔۔۔ اذہان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا اور پھر فون رکھا تھا۔۔۔

دور بیٹھی زارا کو ایک نظر دیکھا تھا اسے کچھ بتانے کا مطلب اسے مزید پریشان کرنا تھا۔۔۔

وہ جو آگے علیھا کے لیے ہلکان ہو رہی تھی پھر امل کا بتانے پر اور زیادہ اس کی جان فنا ہونی تھی۔۔۔وہ نشرح کو باہر جانے اور تھوڑی دیر بعد آنے کا اشارہ کر کے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

گاڑی کے پاس پہنچتے اس نے وہاں سبحان کو کھڑے پایا تھا۔۔۔۔ جو آسمان کی جانب نگاہ کیے آنسو بہا رہا تھا۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

سبحان تم حوصلہ ہار جاؤ گے تو زارا اور امل کو ہمت کون دے گا انشاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی معجزہ ضرور ہو گا مجھے یقین ہے تم پریشان مت ہو ڈٹ کو مقابلہ کرو ان حالات کا۔۔۔۔

اس نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

میں کیسے اس سے اس حد تک لا پرواہ ہو گیا یار چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ کتنی صفائی سے اس دکھ کو چھپاتی رہی جو ہر سانس کے ساتھ قطرہ قطرہ بن کر اسے موت کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔۔

اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ایک بار تو اپنے پیٹر مین کو بتاتی۔۔۔۔ اس نے اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارتے درد سے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان وہ بہت صابر بچی ہے اللہ نے کرم کیا تو وہ اس سچویشن سے بھی نکل آئے گی تم فکر مت کرو جس نے آزمائش ڈالی ہے وہ کاٹے گا بھی اذہان نے اس کا شانا تھپکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم انشاللہ۔۔۔ اس نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی جب ہی سبحان کے

موبائل پر ایک ساتھ بہت ساری واٹس ایپ مسیجز رنگ ٹونز ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ اذہان اسے کچھ کہنے والا تھا کے سبحان نے اسے ایک منٹ رکنے کا

کہہ کر موبائل نکالا تھا اور پھر واٹس ایپ اون کیا تھا۔۔۔

جہاں اس کے چینل کے سی او کی طرف سے بھیجی گئی بہت ساری تصویریں اور

ویڈیوز تھیں۔۔۔۔

جیسے جیسے وہ وہ سب دیکھتا گیا تھا غصے کے مارے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے اذہان۔۔۔ اس نے غصے سے کہتے موبائل اذہان کی طرف بڑھایا

تھا۔۔۔

یہ یہ تصویریں تو تب کی ہیں جب میں زارا کو اس ویران فلیٹ پر سے لے کر آیا تھا

یا کہاں سے ملیں تمہیں اذہان نے سبحان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اذہان ڈونٹ ٹیل می کے یہ تم۔۔۔۔ یہ سب تم نے نہیں کروایا وہاں تم اور تمہارے کارندوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں ہو گا۔۔۔ سجان نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلیو می سجان میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میں بہت عزت سے اس صبح بھی اسے فارم ہاؤس لیکر آیا تھا یہ اسی انسان کا کام ہے جس نے منیب کے گھر سے زارا کو کڈنیپ کروا کر اس فلیٹ میں چھوڑا تھا۔۔۔۔

اذہان نے اسے پوری بات بتاتے کہا تھا۔۔۔۔

ایک تم ہی تو تب اس کے دشمن تھے تمہارے سوا اور کون یہ حرکت کر سکتا تھا ہاں بولو اس نے اسے گہری نظروں سے کھوجتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم ایسا کرو تم اسے کال کر کے پوچھو جس نے تمہیں یہ تصویریں بھیجیں ہیں ابھی سچ کا سچ اور جھوٹ کا جھوٹ سامنے آہ جائے گا مگر اپنی عزت کو یوں نیلام کرنے

والوں کو میں چھوڑوں گا نہیں اس نے چباتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان نے سر ہلاتے ہوئے اپنے سی او کو کال کی تھی۔۔۔

سر آپ کو یہ تصویریں کہاں سے ملیں۔۔۔ سبحان نے کال سپیکر آن کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

پہلے تم مجھے بتاؤ یہ زارا ہی ہے ناں یا میری نظروں کا دھوکا ہے۔۔۔۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں تمہاری طرف آیا تھا تو میں نے زارا کو دیکھا تھا اور وہ ہو بہو اس جیسی ہی تھی۔۔۔۔ آن ائیر کرنے سے پہلے یہ سب میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔۔ کے تم بھی دیکھ لو بعد میں مجھ پر اعتراض مت کرنا۔۔۔۔

سی او نے تصدیق کے ساتھ پوچھا تھا۔۔۔

جی سر یہ زارا ہی ہے۔۔۔۔ کیا آپ نے یہ ویڈیوز اور تصویریں آن ائیر کی۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

نہیں فی الحال تو نہیں کی مگر تمہیں دکھا کر کرنے کا ارادہ۔۔۔۔

نہیں سر آپ اس میں سے کچھ بھی آن ائیر نہیں کریں گے پلیز اٹس آہ ریکویسٹ یہ میری بہن کی عزت کا معاملہ ہے اس نے گزارش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو۔۔۔ انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر سبحان اس سے ہماری ریٹنگز کافی۔۔۔۔ خیر لیو اٹ تمہاری بہن ہے تو میری بھی بہن ہے۔۔۔ انہوں نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سر آپ کو یہ ملی کہاں سے آئی مین کن ریسورسز سے یہ آپ تک پہنچیں اس نے پوچھا تھا۔۔۔

یار یہ تو مجھے یاور احمد دے کر گیا ہے تھوڑی دیر پہلے اود خاص تاکید کر کے گیا ہے کے اس میں مرچ مسالے۔ ڈال کر اسے چلوایا جائے تاکہ اذہان حیات ملک الیکشن کمپین ہار جائے۔۔۔۔

سی او نے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔ اور سی او کی بات سن کر اذہان نے شدت سے گاڑی پر پنچ مارا تھا۔۔۔۔

اس کا غصہ حد سے سوا ہوا تھا یاور احمد کا نام سن کر۔۔۔۔

سر آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے یاور احمد کے خلاف کچھ ثبوت میرے پاس موجود ہیں اور کچھ اس سے بھی گری ہوئی نا شائستہ اور غیر مہزب ویڈیوز اس کی میں آپ کو بھجواتا ہوں آپ وہ ان ائیر کریں گے ہماری ٹرانسمیشن اذہان حیات ملک کے خلاف نہیں جائے گی۔۔۔۔

اس نے اسے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

مگر سجان ہم تو حیات ملک کے خلاف آئی مین۔۔۔۔

سی او کی کچھ سمجھ میں نہیں آہ رہا تھا کے آخر ایسے اچانک سے کیسے کایا پلٹ گئی ہے سجان کی حیات فیملی کو لے کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سر ہم حیات ملک کے خلاف ہیں اذہان حیات ملک کے نہیں---- یقین کریں جیسے میں آپ کو کہہ رہا ہوں ویسے کرتے جائیں گے تو اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے آپ کا چینل ٹاپ کی ریٹنگ میں آئے گا بس وہ کریں جو میں کہہ رہا ہوں----

سبحان نے نرم لہجے میں کہا تھا----

اوکے ٹھیک ہے کنیکٹیڈ رہنا کیوں کے کل پولنگ ہے---- انہوں نے سبحان سے کہا تھا---

شور سر میں آپ کو واٹس ایپ کر رہا ہوں اور یہ تصویریں آپ نے تھوڑی دیر میں ہی چلوا دینی ہے ہماری ٹرانسمیشن ایسی ہو کے ہر کسی کا دل کرے اذہان کو ووٹ کاسٹ کرنے کا---

اس نے سی او سے کہا تھا---

اوکے فائن---- یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں سی او نے دھیما مسکراتے ہوئے کہا تھا---

سر آپ اسکی عیاشی کا پیکج چلوائیں اور پھر ریٹنگز کا حال دیکھیں سبحان نے پر عزم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

چلو تصویریں بھیجو پھر بات ہوتی ہے سی او نے فون رکھا تھا۔۔۔۔

یہ یاور احمد تمہارا بیسٹ فرینڈ تھا ناں۔۔۔۔ سبحان نے غصے سے بھرے اذہان کو متوجہ کرتے کہا تھا۔۔۔

تھا مگر جب اس دن اس نے زارا کو ٹچ کرنے کی کوشش کی تب سے وہ میرے دشمنوں میں سے ہے اور اسی دشمنی میں آہ کر اس نے زارا کو کڈنیپ کیا تھا اور وہ تصویریں بھی بنوائیں تھی۔۔۔۔میں اسے اب دشمنی کے قابل بھی نہیں چھوڑو گا۔۔۔۔

وہ مجھے ہرا کر مجھے ذلیل کروا کر خود جیتنا چاہتا ہے شاید۔۔۔۔

آخر میں اذہان کا لہجہ تھوڑا تلخ ہوا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری یار میں نے تم پر شک کیا مگر یہ بات بھول جاؤ کے تم۔ہارو گے۔۔۔۔ ہمیں ایک دیانتدار حکمران کی ضرورت ہے اور میرا نہیں خیال کے تم اتنے بدلاؤ کے بعد کسی کے حق میں بد دیانتی کر سکو گے۔۔ اور یاور احمد سے بدلہ تم۔نہیں تمہاری جیت لے گی وہ خود ہی اپنے گڑھے میں گرے گا۔۔۔۔ سبحان نے اس کو سراہتے اور اس سے معافی مانگتے کہا تھا۔۔۔

اٹس اوکے سبحان مگر مجھے نہیں لگتا میں یہ سیاست سنبھال سکوں گا۔۔۔ میں اس سب سے علیحدگی چاہتا ہوں اب۔۔۔۔ اذہان نے پھیکی مسکراہٹ سے ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں تم سنبھال سکو گے آئی نو تم سے اچھا اب اس عہدے کو کوئی سنبھال نہیں سکتا نا کوئی اس کرسی کو ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔۔۔ اور پھر جب سب ساتھ مل کر ایک آواز ہوکر سچ کو سامنے لائیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

سبحان نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم بابا کے خلاف کیوں ہو سبحان--- اذہان نے اچانک یاد آنے پر پوچھا تھا---

ایسے نہیں بتا سکتا پورے ثبوتوں اور دلائلوں کے ساتھ سچ سامنے لاؤ گا--- اور وعدہ کرو تب تم انہیں اپنے باپ کی حثیت سے نہیں اس ملک کی عوام کی حثیت سے دیکھنا اور پھر کوئی نتیجہ اخذ کرنا سبحان نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا تھا---

مگر انہوں نے کیا کیا ہے---- اذہان نے کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا----

وقت آنے پر بتاؤ گا--- تم بتاؤ کہیں جا رہے تھے----

سبحان نے موبائل پر تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا----

ہاں وہ ایکچولی یار امل اور ارحان---- اس نے رات سے لے کر اب تک کی ساری بات سبحان کو بتائی تھی----

جسے سن کر سبحان بھی کافی پریشان ہوا تھا---

اوہ تو مطلب امل گھر پر ہی نہیں تھی جب ہم علیھا کو لائے میرے بھی زہن میں تھا کے وہ اتنے شور شرابے کے بغیر بھی کیسے سو سکتی ہے اتنا۔۔۔ سبحان نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں مگر سبحان مجھے پتہ نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے کے یہ کام بھی یاور کا ہے کیونکہ جہاں تک سنان کی بات ہے تو وہ ابھی تک جیل میں ہے۔۔۔۔

اذہان نے کسی نقطے پر غور کرتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں اذہان یہ اس کا کام نہیں ہے یہ کام کسی اور کا ہے یاور احمد کی تم سے دشمنی ہے امل سے تو نہیں۔۔۔ سبحان نے کہا تھا۔۔۔

یاور احمد کی زارا سے بھی دشمنی نہیں تھی مگر اس نے زارا کو بھی تو کڈنیپ کیا تھا۔۔۔۔

اذہان نے کہا تھا۔۔۔

ہاں مگر۔۔۔۔ اچھا تم ایسا کرو تم ارحان کے پاس پہنچو دیکھو کوئی کلو ملتا ہے کیا۔۔۔

میں زرا اپنے طور پر پتہ کرواتا ہوں مگر تم مجھ سے رابطے میں رہنا سجان نے اذہان کو کہا تھا اور وہ گاڑی میں بیٹھ کر ارحان کے پاس جانے کے لیے چلا گیا تھا۔۔۔

سجان نے کچھ منٹس وہاں کھڑے ہو کر سی او کو تصویریں اور ویڈیوز سینڈ کی تھی۔۔۔ پھر ایک لمبا سانس کھینچ کر اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

زارا ہنوز رو رہی تھی اور نشرح اسے چپ کرواتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ سجان نے اشارے سے نشرح کو اپنی طرف آنے کا کہا تھا۔۔۔۔

نشو امل کڈنیپ ہو گئی ہے میں اور اذہان اسے ڈھونڈنے جارہے ہیں جب تک ہم۔نا آئیں تم پلیز زارا کا خیال رکھنا اور علیہا کا بھی کوئی بھی پریشانی ہو مجھے کال کر لینا کیونکہ زارا ابھی اپنے ہوش میں نہیں ہے۔۔۔

سجان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا امل کیسے کڈنیپ ہوئی کس نے کیا۔۔۔ نشرح تو سن کر ہی پریشان ہو گئی تھی ایک پریشانی ختم نہیں ہوئی تھی کے دوسری شروع۔۔۔۔

ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا کیا کیوں کب کیسے مگر اتنا جانتا ہوں کے جلد ہی ڈھونڈ لوں گا زارا اور علیہا تمہاری ذمہ داری ہے خیال رکھنا ان کا۔۔۔۔

کہتے وہ رکا نہیں تھا الٹے قدموں باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

سر وہ لڑکی ہوسپٹل میں ہے اس کی بہن بیمار ہے سب اس کی تیمارداری کے لیے وہیں ہیں اب آپ بتائیں کے آخر کرنا کیا ہے۔۔۔۔

یاور احمد کا کارندہ جو زارا کے بلکل سامنے کھڑا تھا زارا کو دیکھتے ہوئے یاور احمد سے کہہ رہا تھا۔۔۔

ایسا کروکڈنیپ کرو اور مارکر وہیں کہیں پھینک دینا مگر اس کا ڈی این اے مجھے چاہیے سنا ہے اس نے اذہان سے نکاح کیا ہے تو کچھ تو راتیں رنگین ہوئی ہوں گی اذہان کے ساتھ اسکی۔۔۔۔

مجھے اس پر ریپ اور پھر سوسائیڈ اٹیمپ کیس ڈلوا کر اس قصے کو منظر عام پر لانا ہے۔۔۔۔

یاور احمد نے ہنستے ہوئے کہا تھا---

سر پھر اسکے لیے اس کوکڈنیپ کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ تو ہم سمپلی بھی کر سکتے ہیں---- اس نے یاور احمد سے کہا تھا---

وہ کیسے---- یاور احمد نے حیرانگی سے پوچھا تھا---

وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں سر اس کا مرڈر ہو گا مگر لگے گا ایسے کے اس نے سو سائیڈ کمٹ کی ہے اور آپ کو ڈی این اے کی رپورٹ بھی مل جائے گی--- ڈونٹ وری---- اس نے پختہ لہجے میں کہا تھا---

اوکے جو کرنا ہے کرو مگر اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہیے یاور احمد نے کہا تھا اور پھر کال ڈسکنکٹ کی تھی----

اس کے کارندے نے بڑی غور سے روتی ہوئی زارا کو دیکھا تھا---- اور پھر مسکرایا تھا----

اس کے دماغ نے منٹوں میں پلین بنایا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ہوسپٹل سے گاڑی لے کر نکلا تھا اور اپارٹمنٹ میں آیا تھا۔۔۔۔

مگر اپارٹمنٹ کی بکھری حالت دیکھ کر اس کا دماغ منٹوں میں ماؤف ہوا تھا۔۔۔ اسے اندازہ لگانے میں چند سیکنڈز بھی نہیں لگے تھے کے اس کے اپارٹمنٹ کو اچھی طرح کھنگالا گیا ہے۔۔۔

وہ تقریباً دوڑتا ہوا اپنے روم میں گیا تھا۔۔۔ مگر وہاں نا تو اس کا لیپ ٹاپ تھا اور نا ہی اس کی اہم فائل۔۔۔

اس کے چہرے کا رنگ منٹوں میں بدلا تھا۔۔۔

رات کو اس کی ایک اہم پریس کانفرنس تھی اور وہ اپنا سب کچھ ہار گیا تھا۔۔۔ اس نے وہیں پر گھٹنے ٹیکتے بیٹھتے ہوئے اپنے اردگرد ہر چیز کو الٹ پڑے دیکھا تھا۔۔۔

ایک ساتھ اتنی مصیبتیں اس پر آن گری تھیں وہ ہارنا نہیں چاہتا تھا مگر وہ شاید ہار گیا تھا۔۔۔

جو اتنی مہینوں کی اس کی محنت تھی اس پر منٹوں میں پانی پھرا تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے اٹھا تھا اور باہر کی طرف دوڑا تھا۔۔۔ وہ اپنے آفس کے لیے نکلا تھا اگلا لائحہ عمل سوچتے ہوئے۔۔۔۔

مگر پھر کچھ یاد آنے پروہ الٹے قدموں واپس آیا تھا۔۔۔۔

الماری میں سے اپنی مخصوص شرٹ نکال کر اسنے پہنی تھی۔۔۔۔۔ منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تھے پھر لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کیا تھا۔۔۔۔

اور باہر کی طرف بھاگا تھا اورگاڑی میں جا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔ گاڑی سٹارٹ کرنے سے پہلے اس نے ایک نمبر پر میسج کیا تھا اور جتنی جلدی ہو سکتا تھا گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔وہ جلد سے جلد اپنے آفس پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔

ابھی وہ ادھے راستے میں ہی تھا کے اس کی گاڑی کے ٹائر پر دو فائر وقتاً فوقتاً ہوئے تھے۔۔۔۔ گاڑی ان بیلنس ہوئی تھی اور وہ اس کو سنبھالتے سنبھالتے خود بھی ڈول گیا تھا۔۔۔۔

ابھی گاڑی پوری طرح سے سنبھلی بھی نہیں تھی کے دو نقاب پوش اس کی طرف بڑھے تھے اسکی گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکالا تھا انہوں نے اور پھر اپنی گاڑی میں ڈالا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے یہ سب تم لوگوں کو بہت مہنگا پڑے گا۔۔۔۔ تم لوگ جانتے نہیں کس پر ہاتھ ڈال رہے ہو وہ غصے سے چلایا تھا۔۔۔ جب ھی اسکی کنپٹی پر ان میں سے ایک شخص نے پسٹل کی بیک ماری تھی اور وہ لڑکھڑا کر سیٹ پر گر کر بے ہوش ہوا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بڑی مشکل سے درگاہ کی مسجد تک پہنچنے تھے مگر سینے میں اٹھتا درد ان کے قدم ڈگمگا رہے تھے ۔۔۔

بڑی ہمت کر کے انہوں نے وضو کیا تھا۔۔۔ سینہ اتنا بھاری ہو رہا تھا اور دائیں بازومیں درد اس قدر شدید تھا کے وہ سانس بھی نہیں لے پا رہے تھے۔۔۔۔

پاؤں کی انگلیوں کا حلالہ کرنے کے بعد انھوں نے نل کے اگے اپنے دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ کر گہرا کر کے اس میں پانی بھرا تھا اور پھر اس پانی کے گھونٹوں کو اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔۔

کھڑے ہو کر شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشھدو ان لاالہ کہا تھا۔۔۔۔

پھر سینے پر ہاتھ رکھے مسجد میں داخل ہونے کے بعد

اپنی صف کی طرف بڑھے تھے عصر کی نماز کی نیت باندھی تھی۔۔۔۔ تکبیر پڑھ کر ہاتھ باندھے تھے کے یوں لگا جیسے ٹانگوں سے کسی نے جان نکال کر کھینچ لی ہو۔۔۔۔

درد کی شدت سے انکھیں بند کی تھیں۔۔۔ اتنے درد میں بھی لبوں پر شفیق سی مسکان ابھری تھی۔۔۔ دل خوشی سے نہال ہوا تھا جھوم اٹھا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھ چکے تھے وقت دیدار آن پہنچا تھا۔۔۔۔

لبوں پر نماز کے الفاظ سے اور قلب جھوم کر گا بول رہا تھا۔۔۔

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گرو

گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یہ کہوں۔۔۔۔

اب تو پائے لاج سے اب تو پائے لاج سے میں

اے فرشتوں کیوں اٹھوں۔۔۔۔

مر کر پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے۔۔۔۔

وہ سمجھ چکے تھے وقت نزع آن پہنچا ہے۔۔۔ سارے دنیاوی وسوسوں سے اب نجات ملنے والی ہے۔۔۔۔

روح کی سرشاری کی عجیب ہی کیفیت تھی۔۔۔ دل کی اسودگی کی عجیب کیفیت تھی۔۔۔۔ مٹی کے پتلے کو عرش کی طرف لوٹ کر جانا تھا۔۔۔

وہ خوش تھے بہت خوش اتنے خوش کے اپنی تکلیف کو بھی بھلا بیٹھے تھے۔۔۔

بے جان ٹانگوں سے قیام کیا تھا۔۔۔ اور پھر زمین پر گرتے ہوئے سجدے میں گئے تھے۔۔۔۔

ایک دم۔روح کو جیسے کسی نے جھنجوڑا تھا اس قدر ایک لمحے میں روح تار تار ہو کر نکلی تھی جیسے ململ کے کپڑے کو خار دار جھاڑیوں پر ڈال کر کسی نے زور سے کھینچا ہو۔۔۔۔ ہاں موت کی سختی موت کی تکلیف ایسی ہی تو ہوتی ہے۔۔۔۔

آج تک کوئی بچ پایا ہے اس سے کوئی بھی نہیں۔۔۔ شہنشاہ بادشاہ گدا۔۔۔ سب نے ہی تو اس موت کا مزہ چکھا ہے۔۔۔

مگر ہم اپنے گمان کا مزہ چھکتے چھکتے اس مزے کو بھول ہی جاتے ہیں زندگی سے جاتے جاتے جس جان لیوا مزے کو چھکنا ہے ہم نے۔۔۔۔ کیا ہم نے اس کے لیے خود کو کبھی تیار کیا ہے۔۔۔۔۔۔ کاش ہم اس آخری پل کی تکلیف کو دو پل نہیں ساری زندگی یاد رکھ کر زندگی گزاریں۔۔۔ تو ہمارے لیے ہمارے افعال باعث شرمندگی نہیں باعث آسانی بنیں۔۔۔۔

وہ سجدے میں ہی تھے جب ان کی روح پرواز کر گئی تھی۔۔۔۔ سب نمازی نماز پڑھ کر جا چکے تھے۔۔۔ مسجد آہستہ آہستہ خالی ہو گئی تھی۔۔۔۔

سلطان بابا بھی اپنی نماز اور دعا کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے--- پھر بڑی اہستگی سے حاکم بابا کی طرف بڑھے تقریبا کچھ منٹ وہ یونہی دور کھڑے دیکھتے رہے تھے ان کو حالت سجدہ میں مگر پھر پریشانی بڑھی کے وہ کوئی بھی حرکت کیوں نہیں کر رہے آگے بڑھ کر ان کو شانے سے ہلایا تھا---

اور وہ کسی کٹی ڈال کی طرح ان کی گود میں آہ گرے تھے----

حاکم حاکم حاکم---- انہوں نے ان کا چہرہ تھپتھپایا تھا--- مگر بے سود رہا--- وہ تو چہرے پر شفیق سی مسکراہٹ سجائے جانے کب سے رخصت ہو چکے تھے----

سلطان بابا نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا---

جو بلکل ساکت تھا--- انہوں نے پوری شدت سے انہیں خود میں بھینچا تھا-----

وہ کھو بیٹھے تھے ایک شفیق مہربان دوست کو ایک رہنما کو---- آسمان پر اچانک سے بادلوں نے گھیرا جمایا تھا--- موسم کی حدت پل بھر میں بدلی تھی---

انھوں نے بدلتے موسم کو دیکھا تھا اور پھر اپنی باہوں میں بے سدھ پڑے اپنے دوست کو وہ جدا ہو گیا تھا وہ دور چلا گیا تھا۔۔۔۔

جہاں اب انھیں ہی جانا تھا۔۔۔ جہاں نا کوئی چٹھی جاتی تھی نا کو فون کال۔۔۔ وہ بڑے انہماک سے اس مہربان چہرے کو دیکھ رہے تھے جو پھر کبھی انھیں نظر نہیں آنا تھے۔۔۔۔ انھوں نے اس چہرے کو آنکھیں بند کیے دل میں بسایا تھا۔۔۔۔

درگاہ کے سب متولی اردگرد جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔ وہ ایک ایسی عظیم ہستی سے محروم ہوگئے تھے جس نے ان سب میں ہمیشہ پیار بانٹا تھا جس نے ان سب کو ہمیشہ موجودگی سے راحت ہی پہنچائی تھی۔۔۔۔

انھیں لے جا کر ان کے حجرے کی چارپائی پر لٹا دیا گیا تھا۔۔۔۔ سفید چادر ڈال کر ان کی آخری رسومات کی تیاری شروع کی گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد امام مسجد سلطان بابا کے پاس آئے تھے ان کی تدفین کے لیے پوچھنے۔۔۔۔

جنازہ ادھر ہی ہو گا مگر تدفین لاہور میں ہو گی۔۔۔۔ سلطان بابا نے امام مسجد کو بتایا تھا۔۔۔۔

مگر سلطان بابا یہ کیسے ہو سکتا ہے انھوں نے پچیس سال اس درگاہ کو دیئے ہیں ہم نے ہر دکھ سکھ ان کے ساتھ دیکھا ہے پھر کیسے ہم انکو خود سے محروم کر سکتے ہیں۔۔۔۔

امام مسجد نے کہا تھا۔۔۔

انکی وصیت تھی یہ کے ان کی تدفین لاہور میں کی جائے۔۔۔۔ سلطان بابا نے نم آنکھوں سے امام مسجد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جی بہتر امام مسجد کہتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

سلطان جب میں مر جاؤں تو مجھے اسی قبرستان میں دفنانا جہاں میرا یار دفن ہے جہاں میری محبت دفن ہے---- اسی قبرستان میں ہی تو میرے ماں باپ دفن ہیں مجھے میرے اپنوں کے پاس دفنانا---- انہوں نے سلطان بابا کی طرف دیکھتے کہا تھا----

آپ کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں---- سلطان بابا نے حاکم بابا کی طرف دیکھتے کہا تھا-----

مرنا تو سب نے ہی ہے ایک دن اسے تم میری وصیت سمجھ لو---- میری تدفین کی ذمہ داری تم پر ہے---

ایک فاتحہ کو کسی دن سلطان مجھ جیسا انسان بھی ترسے گا----

انہوں نے تھکی ہنسی ہنستے کہا تھا----

سلطان بابا کی آنکھیں بھیگیں تھیں---- وہ منظر وہ لمحے یاد کر کے---- ان کا دل تڑپا تھا اپنے بہترین یار کی جدائی پر-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

میم آپ کو ڈاکٹر صاحب بلا رہے ہیں۔۔۔۔ نشرح کے سامنے آہ کر نرس نے کہا تھا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ وہ زارا کو تسلی دیتے اٹھی تھی۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے فوراً بعد وہ جو اس موقعے کی تلاش میں تھا وہ زارا کے پاس آہ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیا آپ اپنی بہن کی وجہ سے پریشان ہیں دیکھیں میری بہن کو بھی بلڈ کینسر ہی تھا مگر وہ جلد ہی ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔۔

یہ بہت پاک ڈوری ہے جو میں نے اپنی بہن کو باندھی تھی۔۔۔۔ جس سے وہ زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی آپ یہ اپنی بہن کو باندھ کر دیکھیں وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔

اس نے زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔ پھر اس لفافے میں موجود ڈوری کو۔۔۔۔

اس نے پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔۔

اور یاور احمد کا کارندہ دل ہی دل میں خوش ہوا تھا کیوں کے اس نے اس ڈوری کو پوائزن لگایا تھا ایک ایسا پوائزن جس کو چھوتے ہی وہ اس کی رگوں میں چھبن بن کر دوڑنے والا تھا اور وہ اتنا خطرناک ذہر تھا کے اس کو چھوتے ہی کوئی بھی انسان بمشکل پانچ منٹ تک سروائیو کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کے وہ جس اجڑی حالت میں بیٹھی ہوئی ہے اپنی بہن کو بچانے کے لیے وہ ہر کام کرے گی یہاں تک کے اسے جو بھی کہا جائے گا وہ بڑی آسانی سے کرگزرے کی بغیر کسی سوال اور جواب کے۔۔۔۔

آپ اس ڈوری کو پیکٹ میں سے نکال کر دیکھیں آپ اس کی خوشبو سونگھ کر اسکو محسوس کر کے دیکھیں آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا۔۔۔

میں کب سے دور بیٹھا آپ کی حالت دیکھ رہا ہوں سوچا اللہ نے میری مدد کی ہے تو میں آپ کی بھی مدد کر دوں۔۔۔ اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔

آپ کھولیں اسے۔۔۔ اس نے پھر سے اسرار کیا تھا۔۔۔

زارا نے نم آنکھوں سے وہ پیکٹ کھولا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاتھ بڑھا کر وہ اس پیکٹ میں موجود ڈوری نکالنے لگی تھی کے نشرح نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔ اور وہ پیکٹ نیچے گرا تھا۔۔۔۔پیکٹ دینے والے نے غصے سے نشرح کو دیکھا تھا پل بھر میں اس کا پلان فیل ہوا تھا۔۔۔۔وہ اپنی منزل کے قریب تھا جب وہ بری طرح سے ناکام ہوا تھا۔۔۔۔۔

چلو جلدی علیہا کے لیے بلڈ کا اریخ کرنا ہے وئی وانٹ ڈونر۔۔۔۔ میرے ساتھ چلو وہ اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر اس کا ہاتھ پکڑتی اسے نیچے کی طرف لے کر جا رہی تھی۔۔۔

ہم کیسے ڈھونڈیں گے ڈونر ہم یہاں کسی کو نہیں جانتے زارا نے اس کے ساتھ چلتے کہا تھا۔۔۔۔

نیچے والی سائیڈ بلڈ بنک ہے پہلے وہاں پتا کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں اگر نا ملا تو کوئی ڈونر ڈھونڈیں گے مل ہی جائے گا۔۔۔۔

وہ آگے آگے چل رہیں تھیں اور ظفر ان کے پیچھے تھا۔۔۔

ہیلو میم ہمیں اے پزیٹو بلڈ کے دو بیگز چاہیے کڈ یو پلیز ہیلپ عس۔۔۔۔ نشرح نے بلڈ بینک میں جاتے ہی وہاں کھڑی لیڈی ڈاکٹر سے کہا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری میم بٹ جتنے بھی اے پوزیٹو گروپ کے بلڈ بیگز تھے وہ آل ریڈی ڈیوائڈ ہو چکے ہیں۔۔۔۔ آپ کو سننے میں برا لگے گا مگر ہم آپ کی کوئی ہیلپ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

لیڈی ڈاکٹر نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ہم ڈونر ڈھونڈ لیتے ہیں کہتے وہ باہر کی طرف بڑھی تھی زارا کو لیے۔۔۔۔

کیا آپ کو اے پوزیٹو بلڈ چاہیئے ظفر نے ان کے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔

یس بٹ آپ کو کیسے پتہ ہمیں بلڈ چاہیے نشرح نے رک کر پوچھا تھا۔۔۔

ایکچولی مہں بھی وہاں ہی کھڑا تھا۔۔

اگر آپ کو بلڈ بیگز چاہیئے تو میں مدد کر سکتا ہوں مگر وہ آپ کو تھوڑا کوسٹلی پڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

ظفر نے ہچکچاتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ فکر نا کریں وئی ول پے ہمیں بلڈ ہر حال میں چاہیے نشرح نے کہا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں آپ کو لے چلتا ہوں آپ خود بات بھی کر لینا اور جتنے بیگز چاہیے ہوں لے لینا ظفر نے کہا تھا۔۔۔

کیا وہ یہاں سے کافی دور ہے نشرح نے اس کے ساتھ چلتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بس دس منٹ کی ڈرائیو پر میں خود بھی لا کر دے سکتا تھا مگر میں چاہتا ہوں کے آپ خود ان سے۔بات کریں تاکہ وہ آپ کو آسانی سے ڈیل کر سکیں۔۔۔۔

ظفر نے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں گے یہ آپ ہمیں ایڈریس دے دیں۔۔۔ زارا نے کہا تھا۔۔۔

نہیں میم میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں مجھے بھی او نگیٹیو بلڈ کی اشد ضرورت ہے۔۔۔ میں ٹیکسی سے آتا ہوں آپ اپنی گاڑی سے آہ جائیں کیونکہ میرے پاس گاڑی نہیں ہے۔۔۔

ظفر نے معصوم شکل بناتے کہا تھا۔۔۔

اٹس اوکے آپ ایسا کریں آپ ہمارے ساتھ آہ جائیں جانا تو ایک ہی جگہ ہے۔۔۔ نشرح نے کہا تھا۔۔۔

نشو تم چلی جاؤ میں علیہا کے ساتھ رک جاتی ہوں زارا نے نشرح سے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں زارا کچھ منٹس کی بات ہے ہم جلدی آہ جائیں گے تم بیٹھو ساتھ بھائی نے کہا تھا کے تمہیں اکیلا نا چھوڑوں اس نے کہتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور وہ

فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ اور زارا اس کے ساتھ والی سیٹ پر جبکہ ظفر ان کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس کا پلان آدھے سے زیادہ کامیاب ہو چکا تھا اب بس اسے باقی کے پلان پر عمل کرنا تھا۔۔۔۔

یہی نہیں ان کی گاڑی کا پیچھا کوئی اور گاڑی بھی کر رہی تھی۔۔۔۔

گاڑی آدھے راستے میں ہی تھی جب سنسان سڑک ملتے ہی اس نے اپنی دونوں پاکٹس سے رومال نکال کر ایک ساتھ دونوں کے چہروں پر رکھے تھے۔۔۔ اور وہ اس اچانک افتاد پر اپنے ہاتھ چلاتی خود کو بچاتی سیٹ پر ہی بے ہوشی کی حالت میں ڈھے گئی تھیں۔۔۔۔

ظفر نے پاؤں آگے کر کے گاڑی کو بریک لگائی تھی سپیڈ سلو کر کے اس نے گاڑی کو کنٹرول کیا تھا اور پھر گاڑی روک کر دونوں کو پچھلی سیٹ پر ڈالا تھا۔۔۔ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر وہ کارنیل کالج کی طرف روانہ ہوا تھا۔۔۔۔

کاٹیج کے باہر گاڑی کھڑی کر کے اس نے حیات ملک کو کال کی تھی۔۔۔۔ اور اشارے سے وہاں موجود دو آدمیوں کو گاڑی سے نشرح اور زارا کو اٹھا کر اندر شفٹ کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو سر کام ہو گیا ہے۔۔۔۔ وہ چاروں ہماری دسترس میں ہیں۔۔۔۔

ظفر نے پرجوش ہوتے بتایا تھا۔۔۔۔

اوہ گڈ ویری گڈ ظفر تم نے آج مجھے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے تمہیں خوش کر دوں گا میں حیات ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جی سر آپ میرے کام سے خوش ہیں تو یہ سن کر میں بھی بہت خوش ہوں آپ اب بس جلدی سے آہ جائیں یہ کام کر کے ہمیں پاکستان کے لیے نکلنا ہے کل الیکشن کمپین بھی ہے۔۔۔۔

ظفر نے حیات ملک کو یاد دلاتے ہوئے کہا تھا -- اور جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے یاور احمد کے کارندے نے اس کی باتیں غور سے سنیں تھیں---وہ اچھے سے جانتا تھا کے ظفر حیات ملک کے خاص بندوں میں سے ہے---

بس سمجھو پندرہ منٹ تک آیا کہتے ہی حیات ملک نے کال ڈسکنکٹ کی تھی----

واہ اب مزہ ائے گا سب کچھ میرے کہے کے مطابق ہو گا سب کچھ جیسے میں نے سوچا ویسا ہی ہو گا کیا بات ہے حیات سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی ----- ہاہاہاہا--- زارا اور امل کوٹھے کی زینت بنیں گی---- اور سجان اسے بولنے کے قابل میں چھوڑوں گا ہی نہیں رہی بات نشرح کی تو وہ بچاری نشرح---- چ چچچچچچ------ بے موت ماری جائے گی-----

حیات ملک نے افسوس سے کہتے فلک شگاف قہقہہ لگایا تھا-----

اور بچارے اذہان اور ارحان کیسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہیے ہیں ان دونوں کو مگر جو حیات ملک کے جال میں ایک بار پھنس جاتا ہے وہ دوبارہ کیسے نکل سکتا

ہے۔۔۔۔ وہ تو پھر اپنی سزا بھگت کر ہی نکلے گا نا۔۔۔۔ ابھی تو تم دونوں اپنی بیویوں کا سوگ مناؤ پھر اپنی بہن کا سوگ منانا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ کیا یار میرا بلکل ارادہ نہیں تھا یہ سب کرنے کا مگر مجھے مجبور کر دیا تم دونوں نے میری بات نا مان کر اور وہ صحافی اسے بھی عزت راس نہیں آئی۔۔۔۔ تو پھر شروع کرتے ہیں اس سردجنگ کو کھلے عام۔۔۔۔۔ انہوں نے فلک شگاف قہقہہ لگایا تھا اور پھر اپنا موبائل اٹھائے باہر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں تک پہنچا تمہارا کام۔۔۔۔ یاور احمد نے کال کر کے مانچسٹر میں موجود اپنے کارندے سے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر سمجھیں کام ہو گیا ہے۔۔۔۔ مگر یہ کام میں نہیں اس کا خود کا سسر انجام دے رہا ہے۔۔۔۔۔

اس نے آدمی نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔ یاور احمد نے نا سمجھی سے کہا تھا۔۔۔

مطلب یہ کے سر اس لڑکی کو حیات ملک کے ہائر کیے ہوئے لوگ لے گئے ہیں۔۔۔ اور وہ اس لڑکی کو اس دنیا سے رخصت ہی کرنے کے لیے لے کر گئے ہیں تو یوں سمجھیں آپ کے سانپ بھی مر گیااور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی۔۔۔ فون پر موجود آدمی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو یہ بات ہے مطلب حیات ملک ہم سے دو ہاتھ آگے جارہا ہے انٹرسٹنگ ویری انٹرسٹنگ۔۔۔۔

مگر مجھے اس لڑکی کی ڈی این اے رپورٹ ہر حالت میں چاہیے۔۔۔ یاور احمد نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آپ فکر نا کریں سر جیسے ہی وہ اسے مار کر کہیں پھنکوائے گے ویسے ہی آپ کا کام ہو جائے گا۔۔۔

اس نے تسلی دیتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

اذہان حیات ملک بیچارا محبت بھی ہارے گا اور کرسی کا زعم بھی۔۔۔۔ یاور احمد نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

چلو اب تمہاری لائیو بربادی انجوائے کرتے ہیں اب تک تو تمہاری اور تمہاری محبوبہ کی تصویریں منظر عام پر آہ گئی ہوں گی۔۔۔۔

کہتے ہی یاور احمد نے ایل ای ڈی اون کی تھی اور سچ نیوز چینل لگایا تھا۔۔۔۔

مگر پھر ماتھے پر شکنیں تیزی سے ابھری تھیں یہ دیکھ کر اس چینل پر اذہان حیات ملک کی بجائے اس کی عیاشی کی تصویریں اور ویڈیوز چل رہیں تھیں۔۔۔۔

غصے سے بھبوکا چہرہ لیے اس نے ریموٹ زمین پر پٹخا تھا۔۔۔۔ غصے کی شدت سے بے حال ہوتے اسنے نفرت سے سامنے پڑی ٹیبل کو دونوں ہاتھوں سے شدت سے اٹھا کر زمین پر پٹخا تھا۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے دنیا کو آگ لگا دے---- کافی دیر غصے میں اپنے کمرے کی ہر چیز کو تہس نہس کرنے کے بعد بھی جب غصے پر قابو نا پایا تو موبائل اٹھا کر سچ نیوز کے سی او کو کال کی-----

مگر ہزاروں بار کال کرنے کے باوجود بھی جب کال ریسیو نا ہوئی تو طیش کے عالم میں موبائل دیوار پر مارا-----

وہ جو اذہان کی بربادی کا سوچ کر خوش ہو رہا تھا اپنی بربادی کا سوچ کر ہی دل ہولا گیا تھا اس کا----

سر آپ کے لیے بہت سارے فون آہ رہے ہیں وہ ٹی وی پر چلنے والی نیوز کے بارے میں بہت سے لوگ پوچھ رہے ہیں-----

اس کے سیکرٹری نے اندر اتے ہی کمرے کا ٹوٹا بکھرا سکوت دیکھتے ہوئے ڈرتے ڈرتے کہا تھا----

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور پتہ کرو یہ کس کی حرکت تھی اور وہ ویڈیوز کلپس اور تصویریں کیوں نہیں چلیں ابھی تک جاؤ اور پتہ کرو-----

اسنے چلاتے ہوئے سیکرٹری سے کہا تھا---

اور سیکرٹری الٹے قدموں باہر کی طرف بھاگا تھا---

میں اگر نا جیتا تو جیت کا مزہ تمہیں بھی نہیں لینے دوں گا اذہان حیات ملک---- یاور احمد نے غراتے ہوئے کہا تھا---اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کے بازی اس بری طرح پلٹے گی کے وہ خود اور اس کا کردار مشکوک ہو جائے گا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بہت خوب یار نشرح کو ان دونوں سے الگ روم میں رکھو انتہائی عزت کے ساتھ باقی ان دونوں کے ساتھ تم جو مرضی کرو آئی ڈونٹ کیر---

حیات ملک کارنیل کاٹیج پہنچ چکا تھا اور اب وہ بیڈ پر پڑے تینوں وجود کو دیکھ کر گویا ہوا تھا۔۔۔

امل زارا اور نشرح تینوں ایک ہی بیڈ پر نیم بے ہوش پڑی تھیں۔۔۔۔
سر انہیں مارنا ہی ہے تو ابھی کے ابھی کام ختم کریں اس کے لیے ان کا ہوش میں لانا ضروری تو نہیں ہے۔۔۔ ظفر نے نشرح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں اس کو ماروں گا اس کے عاشق کے سامنے اس کے دل میں موجود اپنے لیے نفرت دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔

پھر جب میں اسے ماروں گا تو اسے احساس ہو گا کے دنیا میں اگر میں نے اس کو اتنی محبت اور اتنا پیار دیا تھا اس لیے نہیں کے وہ میری عزت کو رولے۔۔۔۔۔
اور ویسے بھی عزتوں پر بات آہ جائے تو قتل سر عام ہوتے ہیں۔۔۔۔
حیات ملک نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بڑے-----پ-----پاپا----- امل نے آنکھیں کھولتے ہوئے نا سمجھی سے

اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے حیات ملک کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر اپنے

سر میں اٹھتی درد کی شدت برداشت کرتی اٹھ بیٹھی تھی----

مگر جیسے ہی نظر اپنے آس پاس لیٹی نشرح اور زارا پر گئی بے یقینی سے حیات ملک

کو دیکھا کسی انجانے ڈر اور خوف کے مارے اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی----

حیات ملک کے چہرے پر چھائے تاثر اور اس کے ساتھ کھڑے ظفر کی ذو معنی

ہنسی اس کا دل کسی انجانے خوف میں ڈوبا رہی تھی----

بڑے پاپا---- ہاہاہاہا----ہاہاہا---- حیات ملک نے اس کے کہے گئے الفاظ

دوبارہ دہرائے تھے اور پھر ہنستا چلا گیا تھا------

سنو لڑکی تم سے میرا نا کوئی رشتہ کبھی تھا اور نا ہو گا---- ہاں اگر تم مجھ سے اپنا

کوئی رشتہ بنانا چاہتی ہو تو یہ سمجھ لو کے وہ رشتہ صرف اور صرف بربادی کا

سمجھی ہے---- میں تم دونوں بہنوں کو بس برباد کرنے کی حد تک جانتا ہوں تم----

انہوں نے نفرت سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا---

سر میں سب سے پہلے اگر ان دونوں بہنوں سے فیضیاب ہونا چاہوں تو آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ناں---- ظفر نے آگے بڑھ کر امل کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیرتے ہوئے کہا تھا----اور امل اچھل کر دو قدم اس سے دور ہوئی تھی بہتی آنکھوں کے ساتھ اس نے حیات ملک کو دیکھا تھا----

جو مرضی کرو یار---- مگر پہلے ڈاکٹر کا ارینج کرو ایسے پکے ڈاکٹر کا ارینج کرنا جو اپنا کام پکا کرے مجھے یہ اور اسکی بہن ماں بننے کے عہدے پر فائز نہیں چاہیے ہیں-----

انہوں نے طنزیہ ہنسی ہنستے امل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا---

ا----اپ--- آپ یہ----یہ کیسے کر سکتے ہیں بڑے پاپا----

م۔۔۔۔میں اور زارا آپ کے گھر کی عزت ہیں آپ کے بیٹوں کی بیویاں ہیں آپ کیسے کر سکتے ہیں ہمارے ساتھ ایسا خدا کے لیے چھوڑ دیں ہمیں۔۔۔امل نے حیات ملک کے سامنے ہاتھ جوڑتے تقریباً روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہی تو غلطی ہے بی بی تمہاری۔۔۔۔ کے تم دونوں نے وہاں وار کیا ہے جہاں پر ہلکی سی ضرب بھی میری برداشت سے باہر تھی۔۔۔۔ میرے بیٹوں کی عزت۔۔۔۔۔ نا میں نے تم دونوں کو کبھی مانا اور نا ہی کبھی مانو گا۔۔۔

اور اگر تم دونوں یہ سوچ کر بیٹھی ہو چند دن میرے بیٹوں کے ساتھ راتیں گزار کر تم ان کو وارث دے کر اپنے قدم جما لوگی تو بھول ہے تم دونوں بہنوں کی۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ ماں۔۔۔۔۔ ہاہاہاہا ہاہاہاہا اس رشتے کے لیے ترسا دوں گا تم دونوں بہنوں کو۔۔۔۔حیات ملک نے فلک شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بڑے پاپا ظلم اتنا کریں جتنا آپ خود بھی بعد میں برداشت کر سکیں۔۔۔۔ ارحان یا اذہان بھائی کو زرا سا بھی پتا چل گیا کے اس سب کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے تو آپ کووہ کبھی معاف نہیں کریں گے۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ اور ان دونوں کو کون بتائے گا تم یا میں یا خود حیات ملک صاحب۔۔۔ اس بار ظفر نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔ امل کو اس کی نظروں سے کراہیت ہو رہی تھی جو اس کے وجود پر گڑی ہوئیں تھیں۔۔۔

سنو لڑکی تمہیں کیا لگتا ہے کے میں تمہاری ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جاؤ گا تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔

انتظار کرو اس وقت کا جب ہر غیر مرد آہ کر تمہارے جسم پر ظلم کی داستان لکھے گا۔۔۔ اور تم اور تمہاری بہن اس وقت کو کوسوں گی جب تم دونوں میرے خاندان میں شامل ہوئیں تھیں۔۔۔۔ میری بنیادوں کو ہلانے کی غرض سے۔۔۔۔

حیات ملک نے آگے بڑھ کر غصے سے امل کا گلا دبوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ سرخ ہوتی آنکھوں اور رکتے سانس کے ساتھ پوری کوشش کرتے ہوئے ان کا ہاتھ اپنے گلے سے ہٹاتے ہوئے ہلکان ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے ابھی اس کا سانس بند ہو جائے گا اور وہ مرجائے گی ۔۔۔

چھوڑیں سر ہوش کریں وہ مر جائے گی ۔۔۔ ظفر نے آگے بڑھ کر حیات ملک کا ہاتھ پوری قوت سے اس کے گلے کی پہنچ سے دور کیا تھا اور وہ لمبے لمبے سانس لیتی کھانستی ہوئی ان سے دور ہوتی بیرونی دروازے کی طرف بھاگی تھی وہاں سے بھاگ جانے کے لیے اسے ہر حال میں ارحان اور اذہان تک پہنچنا تھا۔۔۔۔ ابھی وہ دروازے کے پار قدم رکھنے ہی والی تھی کے ظفر نے بری طرح سے کھینچ کر اسے واپس اندر کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔۔اور بے دردی سے بیڈ پر پٹخا تھا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی نشرح اور زارا کے اوپر جا کر گری تھی۔۔۔۔

کوشش بھی مت کرنا یہاں سے بھاگنے کی ورنہ باہر کھڑے میرے گارڈز تمہاری بوٹی بوٹی نوچ کر کھا جائیں گے۔۔۔۔ ظفر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ جبکہ اسکی بھاگ جانے والی حرکت کو دیکھ کر حیات ملک کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔

وہ روتی ہوئی خودکو سنبھالتی ان دونوں کے اوپر سے اٹھی تھی۔۔۔

امل۔۔۔۔ جبھی اس کے کانوں میں نشرح کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔ امل نے پہلے خود کو پھر پاس کھڑے ظفر کو دیکھا تھا اور پھر اس کے پیچھے کھڑے حیات ملک کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

نشرح نے سر درد برداشت کرتے امل کی حالت غیر ہوتے دیکھ ظفر کی نظروں کے تعاقب میں نظریں دوڑائیں تھیں۔۔۔۔ جہاں دیوار کی طرف منہ کیے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ پوری ہمت کر کے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

تم تم ہمیں یہاں لے کر آئے تم تو ہمیں بلڈ ڈونر کے پاس لے کر جانے والے تھے کیا کیا تم نے ہمارے ساتھ زارا زارا۔۔۔۔وہ پہلے غصے سے ظفر کی طرف دیکھتے ہوئے چلائی تھی اور پھر زارا کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اسے آوازیں دینے لگی تھی ۔۔۔۔

ہو۔۔۔۔۔ہو۔۔۔۔ہوں۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ زارا نے ہوش میں آتے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بتاؤ کہاں ہے وہ بلڈ ڈونر کون ہو تم کیوں لائے ہو ہمیں یہاں پر بولو جواب دو۔۔۔۔ زارا کے ہوش میں آتے ہی اس نے ظفر کا کالر پکڑ کر اسے جھنجوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں میں تمہیں ملوانے تو لایا ہو مگر بلڈ ڈونر سے نہیں تمہارے بلڈ ریلیشن سے کیا تم ملنا پسند کرو گی۔۔۔۔ ظفر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی کیا کہا تم نے امل سے اس نے زارا کے گلے لگی امل کو روتے دیکھ ظفر کو دیوار کی طرف دھکا دیتے کہا تھا۔۔۔۔ جس سے اس کا سر بری طرح دیوار سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔

چلو اٹھو زارا امل ہمیں ابھی علیہا کے پاس جانا ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھ امل اور زارا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اس ٹائم اس کو نا ظفر کا ڈر تھا اور نا ہی دیوار کی طرف منہ کیے کھڑے وجود کا۔۔۔۔ اس ٹائم اسے صرف زارا کی فکر تھی۔۔۔۔ وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کے امل کی کڈنیپینگ کے بعد ان دونوں کو بھی کیوں اغواہ کیا گیا ہے۔۔۔۔ بس وہ ان دونوں کو یہاں سے جلد سے جلد لے کر نکلنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

جلدی کرو انکے اٹھتے ہی اسنے ان دونوں کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

نشو تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کے تم اتنی آسانی سے ان دونوں کو یہاں سے لے کر چلی جاؤ گی۔۔۔

دیوار کی طرف منہ کیے کھڑے حیات ملک نے سکون سے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اور باہر کی طرف قدم بڑھاتی نشو کے قدم وہیں رکے تھے۔۔۔۔۔ وہ لہجہ وہ آواز وہ مخصوص آواز کا تاثر وہ سینکڑوں آوازوں میں بھی اس آواز کو پہچان سکتی تھی۔۔۔۔

بڑے پاپا۔۔۔ اس کے ہونٹوں نے جنبش دی تھی تبھی حیات ملک پلٹ کر اس کے سامنے آئے تھے جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اپنے کندھوں کو معمولی سا اچکاتے اس کے سامنے کھڑے اس کے چودہ طبق روشن کر گئے تھے۔۔۔۔

ا۔۔۔اس۔۔۔ک۔۔۔کا مطلب اس کڈنیپینگ کے پیچھے آپ کا ہاتھ۔۔۔ اس نے کچھ سمجھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں میرا ہاتھ۔۔۔ تمہیں کیا لگا تم میرے خلاف یہ سب پراپگینڈا کرو گی میرے خلاف جا کر فائلز بناؤ گی اس صحافی کے ساتھ مل کر اور پھر شادی رچا لو گی تو میں

کیا تمہیں پھولوں کے ہار پہناؤ گا شاباش دوں گا۔۔۔ انھوں نے سرخ آنکھوں سے نشرح کی طرف دیکھتے دہاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کون سی فائل کونسا پراپگینڈا۔۔۔۔ بڑے پاپا آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا اس نے نا سمجھی سے کہتے ہوئے حیات ملک کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے ہماری عزت کا جنازہ نکال کر کس ہمدردی کی توقع کر رہی ہو مجھ سے تم۔۔۔۔۔

حیات ملک نے اس سے دو قدم دور ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بڑے پاپا آپ میری بات تو سنیں آپ یہ کیا سوچ رہے ہیں جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے آئی سوئیر آپ کو کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی کون سی فائل کی آپ بات کر رہے ہیں۔۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا۔۔۔

رہی بات شادی کی تو میرا نکاح اذہان بھائی کی رضامندی سے ہوا ہے میں اور سبحان ایک دوسرے کو پسند۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔ ابھی نشرح کے منہ میں الفاظ تھے کے حیات ملک نے پوری شدت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اور وہ لہرا کر نیچے گری تھی۔۔۔۔۔۔ ہونٹ کا کونا پھٹا تھا اور خون رسنے لگا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تھا۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی اپنی بیٹی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے زارا نے حیات ملک کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔۔۔

کونسی بیٹی وہ جو دشمنوں کے ساتھ مل کر مجھے ایکسپوز کرنے پر تلی ہے۔۔۔۔

ایسی بیٹی کو میں کب سے جہنم واصل کر چکا ہوں۔۔۔۔ بس اب کچھ دیر کے بعد اس کی چلتی سانسیں بھی کھینچ لوں گا اسکو اور اس کے یار کو دونوں کو اکٹھا ماروں گا

۔۔۔۔۔

انہوں نے نفرت سے نشرح کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ سبحان کو کچھ نہیں کہیں گے نشرح نے چلاتے ہوئے کہا تھا اور حیات ملک کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

ظفر میں گھنٹے تک آہ رہا ہوں گھنٹے بعد مجھے ڈاکٹر یہاں چاہیے اور ان چاروں کو اکٹھا کر دو ایک کمرے میں ایک دوسرے سے جتنے رازو نیاز رہ گئے ہیں وہ اچھے سے کر لیں پھر ان چاروں کو نا ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کو ملے گی اور نا ہی ایک دوسرے کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملے گا۔۔۔

ظفر کو کہتے ہی حیات ملک نے ان تینوں کو غصے سے دیکھا تھا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ ان تینوں کو روتا چھوڑ کر وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ دونوں پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہے تھے مگر وہ کہیں بھی نہیں ملی تھی------

اذہان نے اپنے رسورسز استعمال کر کے سب جگہ امل کی تصویر سینڈ کر دی تھی کے اسکا کہیں سے کچھ سراغ مل جائے-----

بھائی وہ پینک ہوجاتی ہے بہت جلد وہ چیزوں کو اچھے سے ہینڈل نہیں کر پاتی پلیز کچھ بھی کریں اسے ڈھونڈیں-----

اذہان کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے پریشانی سے کہا تھا---

فکر ناکرو ارحان انشاءاللہ وہ جلد ہی مل جائے گی سب جگہ میں کہہ چکا ہوں اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔۔۔۔ اذہان نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ اور ارحان ہوسپٹل جارہے تھے علیہا اور باقی سب کے پاس۔۔۔۔۔

گاڑی ہوسپٹل کی پارکنگ میں روک کر وہ دونوں آئی سی یو کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔ آئی سی یو کے شیشے سے ارحان نے علیہا کو دیکھا تو اس کے وجود کو اور اس کی تکلیف کو دیکھ کر اس کی انکھیں خود بخود نم ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

جبکہ اذہان ادھر ادھر نشرح زارا اور سبحان کو ڈھونڈنے لگا تھا۔۔۔۔ جب بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی اس کو وہ تینوں کہیں نا ملے تو اس نے موبائل نکال کر پہلے

سبحان اور پھر نشرح کو کال کی تھی مگر دونوں کے نمبر اسے بند ملے تھے ---- اب اسے مزید پریشانی ہونے لگی تھی----

کیا ہوا بھائی----اذہان کو پریشان دیکھ کر ارحان نے پوچھا تھا----

یار نشو سبحان زارا تینوں کو ادھر ہی چھوڑا تھا مگر اب وہ نا خود ہیں نا ان کے نمبرز مل رہے ہیں نمبرز سوئچ آف جا رہے ہیں--- مجھے فکر ہو رہی ہے----

اس نے ارحان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا---

ہو سکتا ہے کوئی میڈیسن وغیرہ لینے گئی ہوں--- ارحان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا---

یار تینوں تونہیں جا سکتے ناں۔۔۔۔ اذہان نے کہا تھا۔۔۔

ایکسکیوزمی کیا آپ نے بلڈ کا انتظام کر لیا ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر علیہا کو چیک کرنے جا رہا تھا تبھی اس نے اذہان کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر میں نے ان کے ساتھ جو دو لیڈیز تھیں ان کو کہہ چکی ہوں وہ شاید اسی کا انتظام کرنے گئی ہیں نرس نے اذہان کی بجائے ڈاکٹر کو جواب دیا تھا۔۔۔۔ اور ڈاکٹر اوکے کہتا وہاں سے آئی سی یو کے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا ناں کے ادھر ہی ہوں گی آپ بلڈ بنک میں جاکر چیک کریں وہاں مل جائیں گی وہ دونوں ارحان نے اذہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور اذہان سر ہلاتا بلڈ بنک کی طرف چل پڑا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تو یہ ہے وہ بچی جس کے بارے میں آپ مجھے بتا رہے تھے۔۔۔ علیہا کے پاس کھڑے ہوتے ہی ڈاکٹر کیتھرائن کارلز نے کہا تھا۔۔۔

یس مائی لو یہ وہی بچی ہے جو مسلم ہے اور جسکی باتوں اور اس کی معصومیت نے اس دن سے مجھے اپنا گرویدہ بنایا ہوا ہے ۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے کاش اسے کبھی کچھ ناہو اور یہ یونہی ہمارے سامنے رہے مجھ سے اس کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔

ڈاکٹر کارلز نے اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا اسے ہنی شی ول بی فائن سون ڈاکٹر کیتھرائن کارلز نے اپنے شوہر کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس کی بہن ٹھیک ہو گئی جو اس دن یہاں بیمار پڑی تھی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کی بیوی نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ میریکل ہوا تھا وہ اس کی بہن کے ساتھ ہی ہوا تھا کاش ایسا ہی ایک میریکل اس کے ساتھ بھی ہو جائے ڈاکٹر نے شدت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہو جائے گا وہ گوڈ ہے ناں سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔۔ ائی ول چیک ہر فائل۔۔۔۔ علیہا درید۔۔۔۔۔ ہمممم

کیتھرائن کارلز نے اپنے شوہر کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا اور پھر علیہا کی میڈیکل فائل پکڑ کر اس کا نام پڑھا تھا اور باقی کی ڈیٹیلز اور اس کی بیماری کی نوعیت پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ ڈاکٹر کارلز بس بے ہوش پڑی علیہا کو نم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر ڈاکٹر آہ چکی ہے۔۔۔۔ ظفر کو اس کے کارندے نے کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اور جس سامان کی اسے ضرورت تھی وہ بھی اہ گیا کیا۔۔۔ ظفر نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

جی سر وہ بھی آہ چکا ہے۔۔۔۔ اس کے کارندے نے اسے بتایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ان دونوں لڑکیوں کو بے ہوش کر کے ڈاکٹر کے روم تک پہنچاؤ میں ملتا ہوں تمہیں وہیں پر۔۔۔۔ ظفر نے حکم دیا تھا اور اس کا کارندہ حکم کی تعمیل کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

چلو لڑکیوں۔۔۔۔ وہ امل اور زارا کو گھسیٹتے ہوئے باہر کی طرف لے جارہا تھا وہ بری طرح سے اپنا آپ چھڑوا رہی تھیں نشرح کو امل نے اپنی اور حیات ملک کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا بتادیا تھا۔۔۔۔وہ جانتی تھی کے انہیں کہاں لے کر جایا جارہا

ہے---- نشرح بری طرح ان کو چھڑوا رہی تھی جبھی کسی نے پیچھے سے آہ کر اسے اور پھر باری باری زارا اور امل کو انجکشن انجیکٹ کیے تھے اور وہ نڈھال ہوتی زمین بوس ہوئیں تھیں----

کچھ دیر میں انہیں ڈاکٹر کے روم میں پہنچا دیا گیا تھا----- اور پھر تقریبا ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر نے اپنا کام مکمل کر کے ظفر کو سب اوکے اور کام ہونے کی نوید سنائی تھی-----

جس پر ظفر نے فلق شگاف قہقہہ ہوا کے سپرد کیا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ انہیں بلڈ بنک سے لیکر ہوسپٹل کی کینٹین ہر جگہ پر ڈھونڈ چکا تھا۔۔۔۔ مگر وہاں نشرح اور زارا کا نام و نشان نہیں تھا اور نا ہی سجان کا۔۔۔۔۔

بلڈ بنک سے اسے اتنی انفارمیشن تو مل گئی تھی کے دو لڑکیاں وہاں اے پوزیٹو بلڈ کی تلاش میں آئی تھیں مگر پھر بلڈ بیگز نا ہونے کی وجہ سے وہاں سے چلی گئی تھی

۔۔۔۔

وہ بے حد پریشانی کے عالم میں خود کو بے بس محسوس کرتے ہوئے دوبارہ ارحان تک پہنچا تھا۔۔۔

کیا ہوا ملیں کیا۔۔۔ ارحان نے اس کے آتے ہی پوچھا تھا اور اس نے بے بسی سے نفی میں گردن ہلائی تھی۔۔۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آہ رہی کے یہ سب کروا کون رہا ہے پہلے امل پھر زارا نشو سجان ایک ساتھ چار لوگ اپنی مرضی سے غائب نہیں ہو سکتے ارحان نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے یہ کون کروا رہا ہے---- اگر تو اس سب کے پیچھے یاور احمد کا ہاتھ ہے تو آئی سوئیر ارحان وہ زندہ نہیں بچے گا----

اذہان نے غصے سے کہا تھا----

بھائی یاور احمد تو آپ کا بیسٹ-----

نہیں ارحان وہ آستین کا سانپ ہے اور اس آستین کے سانپ کو اب بل میں سے کھینچ کر میں سب کے سامنے لاؤ گا ---- کیا سمجھتا ہے وہ کے ہماری عزتوں پر ہاتھ ڈالے گا اور ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہیں گے---

اذہان نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تھا----

ایکسکیوزمی سر آپ کی پیشنٹ کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ رہی ہے ہم انہیں وینٹی لیٹر پر شفٹ کر رہے ہیں آپ جتنا جلد ہو سکتا ہے بلڈ ارینج کریں----

نرس نے ان دونوں کے پاس آتے کہا تھا----

یس شور بس تھوڑی دیر تک آپ کو بلڈ بیگز مل جائیں گے-----

اذہان نے نرس سے تھوڑی دیر کی مہلت مانگتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی بلڈ کا ارینج نہیں ہوا کیا ارحان نے پوچھا تھا۔۔

ہو گیا ہے یار بس تھوڑی دیر تک آتا ہی ہو گا ڈونر ۔۔۔۔۔۔

اذہان ارحان سے کہتے ہوئے آئی سی یو کے شیشے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔جہاں ارحان پہلے سے ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

یہ کتنی اذیت میں ہے اتنی چھوٹی سی جان اپنے اوپر کتنا بڑا اور گہرا دکھ جھیل رہی ہے یہ واقع ہی فائٹر ہے آہ بریو بے بی گرل۔۔۔۔۔

ارحان نے سامنے بیڈ پر سے دو فٹ تک اچھلتی فٹس پڑتی علیہا کو دیکھتے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔ جس کا وجود نالیوں سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔ جس کی پلکیں اور انکھیں کسی عمر رسیدہ بوڑھے کی طرح بوسیدہ ہورہی تھی اور جن پر سفید خشکی جم رہی تھی۔۔۔اس کی تکلیف کے آثار اس کے چہرے پر سے ساری رونق چھین کر لے

گئے تھے۔۔۔۔ اس کے چہرے کا رنگ سورج مکھی کے پھول کی پیلاہٹ سے بھی زیادہ گہرا تھا۔۔۔۔

اور اس کے کرلی بال ماتم کناں تھے اپنے بے جان ہونے پر۔۔۔۔۔

آگر یہ جاننا چاھو......
کوئی کیسے بکھرتا ہے.....
بکھر کرکیسے جیتا ہے.....!

چمن میں تم چلے جانا.....
خزاں کے سرد موسم میں.....
وہاں پتوں کو دیکھو تم.....!

یا پھر ایک آئینہ لے لو.....

!....اسے پتھر پر دے مارو.....

اگر مشکل ہو یہ بھی تو.....

ایک پھول لے لینا.....

ہوا کے دوش پر رکھ دینا....

تو پھر تم جان جاو گے....

!....کوئی کیسے بکھرتا ہے....

اگر یہ بھی نہ ہو تم سے....

تو میرے پاس آ جانا.....

میرا دیدار کر لینا.....

خبر یہ ہو ہی جائے گی.....

!.....کوئی کیسے بکھرتا ہے.....

اذہان کے پاس کچھ بھی کہنے کو نہیں تھا وہ کیا کہتا ارحان کی بات پر خود اس کا دل بھی تو کٹ کر رہ گیا تھا علیہا کی حالت دیکھ کر وہ جو کل تک اس کی خوشیوں کے لیے ہلکان ہوئی پھر رہی تھی---- آج خود بے جان ہونے جا رہی تھی---- مرجھانے جا رہی تھی----

بھائی علیہا کو کچھ نہیں ہونا چاہیے پلیز ڈاکٹر سے کہیں نا کچھ کرے اللہ پاک پلیز کوئی معجزہ کر دیں پلیز---- اس نے شیشے کے اس پار بیڈ پر نیڈل لگے علیہا کے سفید کمزور پتلے ہاتھ کو دیکھتے کہا تھا---- اس کا دل چاہا تھا کے جا کر اس کا ہاتھ تھام لے اور اپنی جان اس میں ڈال دے----اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں----

حوصلہ کرو ارحان اتنا یاد رکھنا کے کچھ بھی رب کی رضا کے بغیر نہیں ہوتا اس نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔ کس کس بات کی وہ ایک دوسرے کو تسلی دیتے کوئی سراغ کوئی سرا تھا کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ اپنی خوشیاں کھو بیٹھے تھے اور ان خوشیوں کے حصول کے لیے اب وہ ایک بار پھر سے دربدر ہو رہے تھے۔۔۔

ایک طرف علیہا کا دکھ تھا کے بڑھتا جا رہا تھا دوسری طرف امل زارا نشرح سبحان ان کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔۔۔ مگر اسے ہر حال میں انہیں ڈھونڈنا تھا۔۔۔۔

وہ ارحان کا کاندھا تھپتھپاتے اس سے الگ ہوا تھا جب ہی اس کے فون پر کال آئی تھی۔۔۔ اور اس نے موبائل اپنے سامنے کرتے نمبر دیکھا تھا۔۔۔

ماما کی کال ہے۔۔۔۔ اذہان نے ارحان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے دیں میں بات کروں۔۔۔۔ ارحان نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیکر کال ریسیو کی تھی ۔۔۔۔

ہیلو بڑی ماما۔۔۔۔ ارحان نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

کدھر ہو تم دونوں اذہان کہاں ہے نشرح بھی کال اٹینڈ نہیں کر رہی میں اور کبیر اتنے پریشان ہیں۔۔۔۔

تاشہ بیگم نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

ماما آپ پلیز یہاں آہ جائیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے آپ کو نہیں پتا علیہا مر رہی ہے آپ تو ماما ہیں نا ماں بچوں کو بچا لیتی ہے آپ پلیز علیہا کو بچا لیں آہ کر۔۔۔۔ وہ بہت تکلیف میں ہے امل زارا نشرح سجان سب کڈنیپ ہو گئے ہیں ہمیں کچھ سمجھ نہیں آہ رہا ہے پلیز ماما۔۔۔۔ وئی نیڈ یو آپ پاپا کے ساتھ ابھی آہ جائیں۔۔۔۔

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو نا ارحان میری جان کیوں رو رہے ہو کس مصیبت میں پڑھ گئے ہیں میرے بچے ماما کی جان کچھ تو بولو ارحان۔۔۔ انھوں نے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ماما آپ اہ جائیں اور۔۔۔۔۔

ماما یہاں سب ٹھیک ہے آپ فکر مت کریں میں رکھتا ہوں پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔ اذہان نے ارحان سے فون لیتے ہوئے نرم لہجے میں کال پر کہا تھا اور کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ارحان کیوں ماما کو بھی پریشان کر رہے ہو سب ٹھیک ہو جائے گا ٹرسٹ می تم کہہ رہے تھے امل پینک ہو جاتی ہے اتنی کریٹیکل سچویشن میں خود تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں ہاں۔۔۔۔

حوصلہ رکھو اللہ بہت کارساز ہے وہ انشاللہ ضرور مدد کرے گا۔۔۔۔ اس نے ارحان کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم ایسا کرو رکو یہاں پر علیہا کے پاس میں اتنی دیر میں اپارٹمنٹ اور سبحان کے آفس سے ہو کے آتا ہوں ہوسکتا ہے ان میں سے کوئی ایک گھر پر ہو یا پھر سبحان کسی کام کے سلسلے میں آفس نا ہو۔۔۔۔

اذہان نے ارحان سے کہا تھا اور اس نے سر ہلاتے ہامی بھری تھی اور اذہان وہاں سے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آپ کا چیک۔۔۔ ظفر نے چیک ڈاکٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا جسے اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا تھا۔۔۔

کام پکا ہوا ہے ناں۔۔۔ ظفر نے ایک بار پھر تسلی کے لیے پوچھا تھا۔۔۔

ایک دم پکا۔۔۔ جیسے آپ نے چاہا تھا ویسے ہی ہوا ہے۔۔

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ویری گڈ ان کو ہوش کب تک آہ جائے گا۔۔۔ ظفر نے پوچھا تھا۔۔

یہی کوئی آدھے گھنٹے تک ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تھینکس ڈاکٹر ظفر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

جاؤ جوزف میڈم کو چھوڑ کر آؤ -----ظفر نے جوزف کو حکم دیا تھا--- اور جوزف نے منٹ سے پہلے ڈاکٹر کی آنکھوں پر بلیک پٹی باندھی تھی---- اسی طرح ہی وہ اسے لیے کارنیل کاٹیج آئے تھے اور اسی طریقے سے ہی اس کی آنکھیں باندھے وہ اسی واپس چھوڑ آئے تھے----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ایکسکیوزمی علیہا درید یہاں ایڈمٹ ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ کس فلور کے ایمرجنسی وارڈ میں ہیں---- ماہر نے رسیپشنسٹ پر کھڑے ہو کر پوچھا تھا----

یس شی از ان سیکنڈ فلور----- رسیپشنسٹ نے بتایا تھا----

وہ اور مائدہ تقریباً دوڑتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھے تھے---- اور پھر سیکنڈ فلور پر پہنچے تھے----

ایمرجنسی کے وارڈ میں داخل ہوتے ہی ماہر کی نظر سامنے کھڑے ارحان پر پڑی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں آگے بڑھ کر آئی سی کے دروازے کے اس پار لیٹی علیہا کو نم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

سبحان نے ہوسپٹل سے نکلنے کے بعد ہی ماہر کو علیہا کی ساری صورتحال بتا دی تھی اور وہ اور ماہدہ اسی ٹائم پہلی فلائٹ لے کر مانچسٹر پہنچے تھے۔۔۔۔۔

ماہر وہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔ مائرہ نے نم آنکھوں سے ماہر کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے ہی تکلیف میں ہے مائرہ۔۔۔۔ مگر اس کی تکلیف پر ہمیشہ اس کا صبر حاوی رہا ہے۔۔۔۔ اس نے دور سے علیہا کی طرف فلائنگ کس اچھالتے ہوئے مائرہ سے کہا تھا۔۔۔۔

کاش اسے کبھی کچھ نا ہو۔۔۔۔ مائرہ نے روتے ہوئے اس کے کاندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔۔

جبکہ ماہر کچھ بھی نا بولا تھا۔۔۔۔

ارحان امل زارا اور سبحان کہاں ہیں۔۔۔۔ ماہر نے مائدہ کو خود سے الگ کرتے ارحان سے ہاتھ ملاتے کہا تھا۔۔۔

نہیں جانتا سب کے سب کڈنیپ ہو گئے ہیں نشو بھی۔۔۔

ارحان نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

سبحان کے ذریعے انہیں وقتاً فوقتاً پتہ چلتا رہا تھا وہاں جو بھی ہوا تھا یہ بھی کے سبحان کا نشرح سے نکاح ہو چکا ہے اور اب سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔ کب کیسے۔۔۔ اب تو انکا کوئی دشمن بھی نہیں ہے آئی مین تم سب تو ایک ہو گئے ہو پھر ان کو کس نے کڈنیپ کر لیا۔۔۔ ماہر نے پریشان کن لہجے میں کہا تھا۔۔۔

نہیں جانتا یار کون ہے وہ مگر جو بھی ہے بڑی بری طرح سے اس نے ہم سب کے گرد اپنا۔ گھیرا تنگ کیا ہے۔۔۔ ارحان نے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اذہان کہاں ہے---- مائرہ نے پوچھا تھا---

بھائی بس سب کی تلاش میں نکلے ہیں--- یہاں علیہا کے پاس کوئی نہیں تھا تو مجھے یہاں چھوڑ کر گئے ہیں---- تم لوگ کچھ لو گے----- ارحان نے پوچھا تھا---

نہیں فلائٹ میں کھا لیا تھا---- ماہر نے منع کیا تھا---

اچھا ماہر اگر تم دونوں یہاں پر ہو تو میں ان لوگوں کی تلاش میں جاؤں---- ارحان نے ماہر سے کہا تھا----

میں یہی ہوں علیہا کے پاس تم دونوں چلے جاؤ----

مائرہ نے کہا تھا----

نہیں تمہیں اکیلی کو یہاں روکنا ٹھیک نہیں ہے ہم پہلے زارا اور نشو کو یہاں اکیلے چھوڑ کر بہت بڑا رسک لے چکے ہیں---- ارحان نے کہا تھا----

کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔۔ کون جانتا ہے مجھے یہاں ماہر کو ساتھ لے جاؤ اور ڈھونڈو زارا کو اب اس کی موجودگی علیہا کو زندگی کی طرف واپس لا سکتی ہے پچھلی بار کی طرح پلیز ڈھونڈو اسے۔۔۔۔۔

ماءرہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہمممم اوکے۔۔۔ آہ جاؤ ماہر۔۔۔۔ ارحان ماہر کو کہتے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا ماءرہ اور علیہا کا بھی یہ کریڈٹ کارڈ رکھ لو کچھ بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔۔ اپنے اردگرد کچھ بھی غلط محسوس کرو تو مجھے فوراً کال کرنا۔۔۔۔

ماہر نے ماءرہ سے کہا تھا۔۔۔۔

ماہر تمہیں نہیں لگتا اس سب کے پیچھے حیات ملک کا ہاتھ ہے۔۔۔ کیوں کے جہاں تک امل مجھے بتاتی تھی وہ نفرت کرتے تھے امل اور زارا سے ماءرہ نے ماہر کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں مائرہ مجھے نہیں لگتا امل اور زارا کی حد تک تو چلو میں مان بھی لو مگر وہ اپنی بیٹی کو ہی کیوں کڈنیپ کروائیں گے اس نے مائرہ کے سامنے اپنا پوائنٹ آف ویو رکھا تھا۔۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ سبحان اور نشرح کے نکاح سے خوش نا ہو کیونکہ تم نے ہی مجھے بتایا تھا کے حیات ملک نے سبحان کے صحافت کے کیرئیر کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کیونکہ وہ اسے ایکسپوز کرنا چاہتا تھا۔۔۔ تم مانو یا نا مانو مگر میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کے اس سب میں کہیں نا کہیں حیات ملک ان والو ہے۔۔۔۔

مائرہ نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

نہیں مائرہ اسوقت الیکشن سر پر ہے اور اپنا سیاسی کرئیر چھوڑ کر حیات ملک ایسا کچھ نہیں کرے گا۔۔۔۔

اس وقت اس کا سارا دھیان الیکشنز پر ہے۔۔۔ مگر پھر بھی اپنی تسلی کے لیے میں پتہ کرواتا ہوں۔۔۔ اس بارے میں بھی۔۔۔ مگر جہاں تک مجھے لگتا ہے اس سب میں کہیں نا کہیں اذہان کا کوئی دشمن شامل ہے۔۔۔ خیر چلتا ہوں ارحان باہر انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔۔

بی بریو علیہا کا اچھے سے دھیان رکھنا میں تمہیں اپ ڈیٹ کرتا رہوں گا۔۔۔۔

مائرہ کو تسلی دے کر وہ وہاں سے باہر کی طرف بڑھا تھا جہاں ارحان گاڑی کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ ماہر کے آتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو برائن۔۔۔ اذہان آفس میں پہنچتے ہی برائن سے ملا تھا۔۔۔

ہیلو سر کیسے ہیں آپ خیریت۔۔۔ برائن نے اذہان سے پوچھا تھا۔۔۔

یار سبحان سے ملنے آیا تھا مگر وہ یہاں پر بھی نہیں ہے کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کے اس دن جو اس پر حملہ ہوا تھا وہ کن لوگوں نے کروایا تھا کیا تمہاری ٹیم ان تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی ہے----

ازہان نے برائن کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا---

سر ہماری ٹیم کوشش کر رہی ہے مگر کچھ خاطر خواہ رزلٹ نہیں مل رہے مگر میں اتنا بتا سکتا ہوں کے سبحان سر جس فائل کو کمپلیٹ کر کے منظر عام پر لانے والے تھے وہ حملہ کرنے والے اسی فائل کے حصول کے لیے ہی بھاگ دوڑ کر رہے تھے---

اور اسی اثناء میں ان پر وہ مرڈر اٹیک ہوا تھا---

برائن نے اپنے پاس موجود ساری معلومات ازہان تک پہنچائی تھی----

کیا تم مجھے بتا سکتے ہو برائن کے وہ فائل کس کیس سے ریلٹڈ تھی---- ازہان نے مزید پوچھا تھا---

یس شور سر مجھے جہاں تک معلوم ہے وہ پاکستان کے بہت بڑے سیاستدان کو ایکسپوز کرنے کے لیے تیار کی گئی تھی --- اس فائل میں سر کی تین سال کی محنت موجود تھی اور اس فائل میں بڑے پکے ثبوت تھے جس سے وہ سیاستدان منٹوں میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گا----

برائن نے مزید بتایا تھا--

نام--- نام معلوم ہے تمہیں اس کا---- آئی مین اس سیاستدان کا----

اذہان نے پوچھا تھا----

نو سر اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں پتہ اٹس آہ ٹاپ سیکرٹ سر بڑی رازداری سے اس فائل پر ورک کر رہے تھے اینڈ آئی ڈیم شور جتنی رازداری سے وہ اس فائل کو کمپلیٹ کر چکے تھے اسی رازداری سے وہ اسے ایکسپوز کرنے والے تھے مگر پتہ نہیں مخالفوں کو کیسے پتہ چلا----

برائن نے افسوس سے کہا تھا----

مگر آپ کیوں یہ سب پوچھ رہے ہیں---- برائن نے اذہان کی طرف دیکھتے کہا تھا---

اس لیے کے پچھلے چھ گھنٹوں سے سبحان لاپتہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نشرح امل اور زارا بھی----

اور مجھے اتنا سا بھی سراغ نہیں مل رہا کے وہ کہاں ہیں کس کے پاس ہیں اوپر سے علیہا وینٹی لیٹر پر ہے کچھ نہیں سمجھ آہ رہا مجھے کرو تو کیا کروں----

اذہان نے پریشانی سے کہا----

کیا اتنا سب کچھ ہو گیا--- علیہا کا سن کر تو بہت دکھ ہوا سر---- کیا آپ نے اس کڈنیپینگ کی اطلاع کی ہے پولیس کو---- برائن نے پوچھا تھا---

نہیں فی الحال نہیں کی تم اپنے چینل والوں کا آگاہ کر دینا میں جا رہا ہوں اپارٹمنٹ مبہم سی امید تو ہے کے شاید ان میں سے کوئی ادھر ہو---- تم دعا کرنا

اور مجھے کیسے بھی کر کے پتہ کروا دو کے وہ فائل کس سیاستدان کو ایکسپوز کرنے کے لیے بنائی گئ تھی---

اس سیاستدان کا نام مجھے ہر حال میں جاننا ضروری ہے-----اذہان نے برائن سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا---

شور سر میں کچھ دیر میں آپ کو کال کرتا ہوں----

آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں برائن نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا تھا---

پھر اسے اپنا نمبر نوٹ کروا کر اسے خدا حافظ کر کے وہ اپنے چینل کے سی او کی طرف بڑھا تھا---

اور اذہان اپنے اپارٹمنٹ کی طرف جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کھولو دروازہ دیکھو اگر تم لوگوں نے امل اور زارا کو نقصان پہنچانے کی زرا سی بھی کوشش کی تو میں تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گی---- اوپن دا ڈور----

بڑے پاپا پلیز مت کریں یہ سب آپ کے بچوں کی خوشی ہیں وہ دونوں۔۔۔۔ خود کو ہماری نظروں میں مت گرائیں۔۔۔۔ نشرح نے ہوش میں آتے ہی زور زور سے دروازہ بجانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔ کب سے وہ رو رو کر چیخ چیخ کر دوہائی دے رہی تھی۔۔۔۔ مگر کوئی اس کی آواز نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔ نا ہی دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔۔

پلیز کھولو دروازہ میں میں اپنے بھائیوں کو کیا جواب دوں گی وہ ٹوٹ جائیں گے یہ سب سن کر وہ بکھر جائیں گے۔۔۔۔ ان کی خوشیاں مت چھینو ان سے۔۔۔۔

پلیز فور گوڈ سیک دروازہ کھولو میں کس منہ سے بتاؤ گی اذہان بھائی کو ارحان کو کے میں ان کی عزتوں کی حفاظت نہیں کر سکی۔۔۔۔ بخش دو ہمیں چھوڑ دوں ہمیں۔۔۔۔ دروازہ پیٹتے ہوئے وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔ اور دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

رہ رہ کر اس کے دماغ میں یہ سوچ آہ رہی تھی کے کہیں ان دونوں کو واقعی ماں بننے کے عہدے سے محروم ناکر دیا گیا ہو۔۔۔ اور یہ سوچتے ہی اس کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔۔

اپنے بڑے پاپا سے اسے نفرت ہونے لگی تھی وہ کیسے اتنے سنگ دل ہو سکتے تھے۔۔۔۔ کے کسی کے قدموں سے اس کی جنت ہی کھینچ لیں۔۔۔۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے اس کے بڑے پاپا اس حد تک سفاک ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

ائی ہیٹ یو بڑے پاپا۔۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ اور ایک بار پھر سے ہمت کر کے دروازہ بجانے لگی تھی۔۔۔۔

سر یہ میڈم بہت شور کر رہی ہیں اگر آپ کہیں تو ایک بار پھر سے انجیکشن انجیکٹ کر دوں جوزف نے ظفر سے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ایسا کرو اس کو اس صحافی کے کمرے میں چھوڑ آؤ میاں بیوی ہیں کچھ دیر رازو نیاز کر لیں گے پھر ایسا کرنا جب ان دونوں کو ہوش آہ جائے تو ان لڑکیوں کو بھی اسی کمرے میں چھوڑ آنا سر کے اڈرز ہیں کے ان کو اکٹھا کر دیا جائے۔۔۔۔ کچھ دیر تک سر آتے ہوں گے۔۔۔۔

ظفر نے جوزف کو حکم دیا تھا اور جوزف حکم کی تعمیل کرتے نشرح کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اپارٹمنٹ گیا تھا سب سے پہلے اس نے اپنا اپارٹمنٹ چیک کیا تھا۔۔۔۔ مگر ان چاروں میں سے اسے وہاں کوئی نہیں ملا تھا۔۔۔۔

پھر وہ سبحان کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ پورا اپارٹمنٹ بکھرا ہوا تھا۔۔۔۔
ہر کمرے کی حالت ابتر تھی سارے کے سارے کمروں کا سامان بکھرا ہوا تھا یوں
لگ رہا تھا جیسے اس پورے اپارٹمنٹ کو بری طرح کنگھالا گیا ہے ۔۔۔
اذہان ہر جگہ تلاش کرنے کے بعد صوفے پر تقریباً گرتے ہوئے بیٹھا تھا اور اس کا
ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔۔
کہیں وہ فائل والے ہی تو سبحان کو لے کر نہیں گئے ہو سکتا ہے انکو فائل نا ملی ہو
اور وہ یہ سب۔۔۔۔۔
اس نے خود کلامی کی تھی خود سے۔۔۔۔۔۔
یا اللہ کوئی تو راستہ ہو گا اس نے بے بسی سے سوچا تھا۔۔۔۔
ہیلو اذہان برو۔۔۔ ڈیلٹن اور بینز اکھٹے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تھے اور اذہان کو
دیکھتے ہی بینز نے کہا تھا۔۔۔

بینز ہاؤز یو۔۔۔۔ اذہان نے بینز سے ہاتھ ملاتے پوچھا تھا اور پھر اسنے ڈیلٹن سے ہاتھ ملایا تھا وہ ان دونوں کو اچھے سے جانتا تھا نا صرف وہ نشو کے اچھے دوست تھے بلکہ وہ دونوں ارحان اور اس کے بھی اچھے دوست تھے وہ اور ارحان جب بھی ادھر آتے تھے۔۔۔۔ بینز ڈیلٹن نشو سب مل کر گھومتے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا نشو کہاں ہے کال بھی رسیو نہیں کر رہی۔۔۔۔ ڈیلٹن نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اور پھر اذہان نے دونوں کو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔۔

جسے سن کر وہ دونوں بھی پریشان ہوئے تھے ۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا میں کیا کروں۔۔۔۔ کہاں جاؤ کس سے مدد مانگو اذہان بے بسی کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

اذہان تم ارحان کے ساتھ پولیس اسٹیشن جاؤ اور وہاں رپورٹ سبمٹ کرواؤ۔۔۔۔

بینز تم ہوسپٹل جاؤ اور علیہا کو ایک منٹ کے لیے بھی اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔۔۔

ڈیلٹن نے بینز سے کہا تھا۔۔۔

مگر یار پولیس کو بتانا ٹھیک رہے گا کیا۔۔۔ ازہان نے ڈیلٹن کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ازہان سب سے پہلے تو پریشان مت ہو اور جیسے جیسے کہہ رہا ہوں وہ کرو پولیس کو بتانا بے حد ضروری ہے تم لوگ پہنچو مجھے ایک ضروری کام ہے میں ادھے گھنٹے تک تم لوگوں سے ملتا ہوں۔۔۔

ڈیلٹن کہتے ہی اذہان کو تسلی دیتے تیزی سے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

چھوڑو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔ نشرح نے جوزف کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جو اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا۔۔۔

پوری جان لگانے کے بعد بھی وہ اس دیو ہیکل جن سے اپنا بازو نہیں چھڑوا پاہ رہی تھیں۔۔۔۔

اس نے ایک کمرے کے سامنے جا کر اس کا دروازہ کھول کر اسے کمرے میں دھکا دیا تھا اور باہر سے دروازہ لوک کر دیا تھا۔۔۔۔

کھولو دروازہ اس نے دروازے کو بجاتے ہوئے کہا تھا اور پھر پلٹ کر کمرے میں دیکھا تھا۔۔۔۔

جہاں کرسی پر رسیوں سے جکڑا منہ پر ٹیپ لگا سر سے بہتے خون اور چہرے پر بھی جا بجا چوٹ کے نشانوں کے ساتھ ڈھلکی گردن سے نیم بند آنکھوں کھولیں اپنی تکلیف کو برداشت کرتے وہ نشرح کی طرف دیکھتے اس کو آواز دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

س۔۔۔۔۔س۔۔۔۔سجان۔۔۔۔ نشرح منٹ سے پہلے اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اس کے ہونٹوں پر لگی ٹیپ کو نرمی سے اتارا تھا۔۔۔ پھر اس کے وجود سے رسیوں کو الگ کیا تھا روتے ہوئے اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔۔

ا۔۔۔ا۔۔۔اپ ٹھیک تو ہیں روتے ہوئے اس نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو یہ یہ چوٹ کیسے آئی انھوں نے ہاتھ اٹھایا کیا تم پر۔۔۔ وہ اس کے ہونٹ کا پھٹا کونا دیکھ کر نقاہت زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

بڑے پاپا نے سلیپ کیا ہے سجان وہ وہ ہمارے نکاح سے خوش نہیں ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انکے خلاف کوئی فائل بنائی ہے وہ کہتے ہیں میں ان کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہی ہوں وہ مجھے جان سے مارنا چاہتے ہیں کیونکہ میں نے ان کی عزت خراب کی ہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے پوری شدت سے اس کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

اور اس نے روتی بلکتی اپنوں کے وار سہتی محبت کو اپنی باہوں میں نرمی سے جھکڑا تھا۔۔۔۔

میری وجہ سے وہ آپ کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں میری وجہ سے وہ امل اور زارا کو بھی۔۔۔۔۔

اس نے اس کے سینے کے ساتھ لگے روتے ہوئے ساری بات سبحان کو بتائی تھی۔۔۔۔کے وہ لوگ امل اور زارا کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔جسے سن کر سبحان کی غصے سے رگیں تنیں تھیں پھر نشرح کی حالت کا خیال کرتے وہ اگلے ہی لمحے نارمل ہوا تھا۔۔۔۔

میری جان اللہ پر بھروسہ ہے نا تمہیں اس نے چاہا تو ہم میں سے کسی کے ساتھ بھی برا نہیں ہو گا۔۔۔۔ وہ فائل میں نے تیار کی ہے حیات ملک کے خلاف اور میں اس کا سچ سب کے سامنے لا کر رہوں گا ظالم کو مات ہو گی انشاللہ۔۔۔۔۔

اس نے اسے خود سے الگ کرتے کہا تھا۔۔۔ اور نشرح نے بے یقینی سے سجان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

مطلب بڑے پاپا جس فائل کی بات کر رہے تھے وہ آپ نے۔۔۔۔۔۔ اس نے نا سمجھی سے سجان کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں نشو وہ فائل میں نے تیار کی ہے مگر وہ فائل میں نے تمہارے بڑے پاپا کے خلاف نہیں بلکہ اپنے ملک کے ایک ایسے کرپٹ سیاستدان کے خلاف تیار کی ہے جس نے جانے کتنی ماؤں کی کوک اجاڑی ہے۔۔۔۔۔ کتنی سہاگنوں سے ان کے سہاگ چھینے ہیں۔۔۔۔۔ کتنی بہنوں کے بھائی۔۔۔۔۔ اور جانے کتنی بیٹوں کی عصمتیں داغدار کی ہیں۔۔۔۔ میں نے اپنی صحافت کا اپنے پیشے سے دیانتداری کا حق ادا کیا ہے۔۔۔۔

اور میں یہ حق مرتے دم تک ادا کرتا رہوں گا۔۔

سجان نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

آپ جھوٹ بول رہے ہیں ناں یہ-----یہ سب بڑے پاپا نہیں کر سکتے وہ وہ ایسے نہیں ہیں---- اس نے اپنے بہتے آنسوؤں سے سجان کی طرف دیکھتے کہا تھا----

وہ کیسے ہیں اس کا اندازہ تمہیں اب اچھے سے ہو جانا چاہیے جو کچھ انہوں نے امل اور زارا سے ان کی ممتا چھین کر کیا تمہیں اب بھی ان کی سفاکیت پر کوئی شک ہے--- میں بلاوجہ ان پر الزام نہیں لگا رہا ناہی مجھے ان سے کوئی خاص دشمنی ہے مگر میں یہ سب تمہیں سارے ثبوتوں کے ساتھ دکھاؤں گا----

اور ایک اور بات میری جان وہ تمہیں اس لیے نہیں مارنا چاہتے کے تم نے ان کی عزت خراب کی یا مجھ سے نکاح کیا ہے--- وہ تمہیں اس لیے مارنا چاہتے ہیں کے شاید انہیں یہ ڈاوٹ ہے کے تم نے میرے ساتھ مل کر ان کے خلاف ثبوت اکھٹے کیے ہیں اور یہ بھی کے تم ان کے بارے میں سب کچھ اذہان اور ارحان کو نا بتا دو----

سبحان نے اس کے آنسو اپنی پوروں پر چنتے ہوئے کہا تھا جو بے یقین سی ہوئی اس کے ہر ہر لفظ پر سر کو نفی میں ہلاتی اس کے لفظوں کو جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔

نہیں کر سکتے وہ ایسا بڑے پاپا ایسا نہیں کر سکتے وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ مجھے کیوں ماریں گے وہ بھی اپنے بچاؤ کے لیے۔۔۔۔ وہ درد کی انتہا پر تھی اتنے عظیم رشتے کی طرف سے ملی گئی چوٹ پر بے یقین سی ہو رہی تھی۔۔۔

مت تکلیف دو خود کو ایک نا ایک دن یہ سب تمہارے سامنے آنا ہی تھا میں جانتا ہوں تمہیں اب بھی یقین نہیں ہو گا۔۔۔۔ مگر میری جان جو میں نے کہا اس میں ایک پرسنٹ بھی جھوٹ کی آمیزش نہیں ہے تم یہ سب اپنے بڑے پاپا کی زبان سے خود سن لو گی۔۔۔ مگر پلیز خود کو سٹرونگ کرو اس فیز کو بریولی ایکسیپٹ کرو اس

نے اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا تھا اور پھر بڑی نرمی سے جھک کر اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی محبت کی مہر ثبت کر کے اس کو اپنی پناہوں میں چھپایا تھا جو رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی-----

اس سے پہلے کے نشرح اس سے کچھ کہتی دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلا تھا اور نشرح کی کمر پر نشانہ باندھ کر حیات ملک نے فائر کیا تھا--- سجان نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے حیات ملک کو دیکھا تھا-----

فائر کی اواز سنتے ہی نشرح نے بے یقینی سے سجان کو دیکھا تھا------

س ب------ س ب----- سج----- سجان----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اور بینز پولیس اسٹیشن گئے تھے سب کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروا کر وہاں موجود ڈیوٹی آفیسر کو چند ضروری ہدایات دے کر وہ باہر نکلے تھے جب اسے ارحان کی کال آئی تھی-----

بھائی کہاں ہیں آپ ماہر اور مائرہ یہاں آہ چکے ہیں مائرہ ہوسپٹل میں ہے اور میں اور ماہر ہوٹل دوبارہ جا رہے ہیں شاید کچھ معلومات مزید مل سکیں----

علیہا کے پاس مائرہ ہے -----

اس نے گاڑی چلاتے ہوئے اذہان کو بتایا تھا-----

ٹھیک ہے ارحان تم ہوٹل پہنچو میں بینز کو مائرہ کے پاس چھوڑ کر تم تک پہنچتا ہوں خیال رکھنا اپنا----

اذہان نے کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی----

کیا کہہ رہا تھا ارحان---- بینز نے پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے اذہان سے پوچھا تھا----

ہوٹل جا رہا ہے دوبارہ۔۔۔۔ کہہ رہا ہے شاید وہاں سے کچھ مزید معلومات مل جائیں۔۔۔۔ میں بھی تمہیں ہوسپٹل چھوڑ کر ان کے پاس جاؤ گا۔۔۔۔

اذہان نے گاڑی کے پاس رکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے آپ ابھی چلے جائیں ہوسپٹل میں کیب سے چلی جاتی ہوں آپ کا وہاں جانا زیادہ ضروری ہے برو بینز نے کہا تھا۔۔۔۔

آر یو شور۔۔۔۔ اذہان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یس شور میں چلی جاؤ گی آپ رابطے میں رہنا۔۔۔۔ بینز نے کہتے ہی کیب کو اشارہ کیا تھا اور وہ اس کی پاس اہ کر رکی تھی۔۔۔۔

بیسٹ آف لک برو پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ کہتے ہی وہ کیب میں بیٹھی تھی اور اذہان نے اسے الوداع کرتے ہی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی تھی اور ہوٹل کی طرف چل پڑا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

وہ بینز اور ازہان کو اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر تیزی سے باہر آیا تھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس نے گاڑی اپنے اپارٹمنٹ کی طرف دوڑا دی تھی۔۔۔۔ تقریباً دس منٹ میں وہ اپنے اپارٹمنٹ میں تھا۔۔۔۔ جاتے ہی اس نے اپنی الماری کے سب سے نیچے والا کیبن کھولا تھا۔۔۔۔

جہاں کالے رنگ کی فائل اور اس فائل کے نیچے لیپ ٹاپ پڑا تھا۔۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ان دونوں چیزوں کو باہر نکالا تھا اور کانوں میں اس کے سجان کے الفاظ گونجے تھے۔۔۔۔۔ اور ذہن کے پردے میں تین دن پہلے ہونے والی سجان سے ملاقات جگمگائی تھی۔۔۔۔ جب اسے سجان کا میسج آیا تھا کے وہ اس کے گھر اس سے ملنے آنا چاہتا ہے۔۔۔۔

رات کے تین بجے کے قریب اس کا میسج پڑھ کر ڈیلٹن نے بے یقینی سے موبائل کو دیکھا تھا۔۔۔۔

خیریت اس ٹائم سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔۔ ڈیلٹن نے اس کے میسج کا ریپلائی کیا تھا۔۔۔۔

میں تمہارے اپارٹمنٹ پہنچ رہا ہوں دس منٹ تک پھر آ کر بتاتا ہوں ساری بات۔۔۔۔ سجان کا اسے پھر سے میسج موصول ہوا تھا اور ڈیلٹن نے اوکے کا میسج کر کے موبائل سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔۔ پھر ٹھیک دس منٹ بعد اپارٹمنٹ کی بیل ہوئی تھی۔۔۔۔ ڈیلٹن نے دروازہ کھولا تھا اور سجان کو لیے لیونگ روم میں آیا تھا۔۔۔

معذرت چاہتا ہوں تمہیں اس وقت پریشان کیا۔۔۔۔

سجان نے کہتے ہی اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اندر سے فائل اور لیپ ٹاپ نکال کر ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔۔

اٹس اوکے برو آئی ول آل ویز دئیر فور یو۔۔۔۔ پریشان لگ رہے ہو سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور پھر اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھتے ہوئے کچن کی طرف بڑھا تھا جہاں کافی تقریباً بن چکی تھی جو وہ سجان کے آنے سے پہلے ہی بنانے کے لیے رکھ چکا تھا۔۔۔ کافی کو کپس میں ڈال کر وہ باہر آیا تھا اور اپنا اور سجان کا کپ ٹیبل پر رکھا تھا اور پھر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

ایکچولی ڈیلٹن آئی نیڈ یور ہیلپ تمہارے علاوہ میں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا اس فائل میں میری تین سال کی محنت موجود ہے اور اس لیپ ٹاپ میں سارے ثبوت۔۔۔۔ میں اپنے ملک کے جس سیاستدان کو ایکسپوز کرنے جا رہا ہوں وہ کوئی اور نہیں بلکہ نشرح کے بڑے پاپا ہیں اور وہ اس ٹائم اس فائل اور ان ثبوتوں کی تلاش میں میرے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں۔۔۔۔

اور میں نہیں چاہتا کے مجھے ہرا کر وہ اس ظلم اور بربریت کو مزید زندہ رکھیں۔۔۔۔

کہتے وہ سانس لینے کے کیے رکا تھا۔۔۔۔ اور پھر ڈیلٹن کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں سچ کا سفر بے حد مشکل ہے اور اس راستے میں میری جان بھی جا سکتی ہے مگر میں اپنے ملک کو ان سفاک عناصر سے بچانے کے لیے ہر توڑ کوشش کروں گااور اس کے لیے نا تو میری قلم رکے گی اور نا ہی میری ہمت۔۔۔۔۔

اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آپ جانتے ہیں یہ کس قدر مشکل کام ہے آپ کی جان جا سکتی ہے نشرح سے آپ کا ریلیشن پوری طرح سٹرونگ نہیں ہوا وہ اس رشتے کو نبھانا نہیں چاہتی آپ کس سفر پر نکل آئے ہیں۔۔۔۔

میری مانیں تو اس سب کو فی الحال روک۔۔۔۔

ڈیلٹن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں ڈیلٹن میں یہ سب روک نہیں سکتا رہی بات نشرح کی تو اگر وہ سچ کا ساتھ نہیں دے سکتی تو وہ میرا ساتھ کیا دے گی اس سب کو میں مزید لٹکا نہیں سکتا جیسے جیسے یہ سب تاخیر کا شکر ہو گا ویسے ویسے ہی میری محنت پر پانی پھرنے کے چانسز زیادہ ہیں جو میں کسی صورت نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

سبحان نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے اگر بات سچائی کی ہے اور لاکھوں لوگوں کی خوشحالی کی ہے تو میں ساتھ ہوں آپ کے ڈیلٹن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو ڈیلٹن سبحان نے تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

پلین کیا ہے۔۔۔۔۔ ڈیلٹن نے پوچھا تھا۔۔۔۔

سب سے پہلے تو تم ان دونوں چیزوں کی حفاظت کرو گے بہت حفاظت سے تمہیں یہ فائل اور لیپ ٹاپ رکھنا ہے دوسری بات آج سے ٹھیک تین دن بعد رات دس بجے میری پاکستان کے سبھی نیوز چینلز کے ساتھ پریس کانفرنس ہے

میں ٹھیک تین دن بعد تم سے یہ دونوں چیزیں لے جاؤ گا تب تک ان دونوں کی طرح کی سیم ڈپلیکیٹ فائل اور لیپ ٹاپ دشمن کا دھیان اپنی طرف کرنے کے لیے میں ساتھ لے کر پھروں گا۔۔۔۔

اور اگر ان تین دنوں میں مجھے کچھ ہوتا ہے یا میں کڈنیپ ہو جاتا ہوں یا پھر میری جان چلی جاتی ہے تو اس صورت میں تم اس فائل کے لاسٹ میں موجود یہ نمبر۔۔۔۔۔

سبحان نے فائل کھول کر اس پر لکھے نمبر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ نمبر پاکستان میں موجود نیوز چینل جس سے میں منسلک ہو اس کے سی او سمیع اللہ خان کا ہے ۔۔۔ تم ان کو کال کرو گے اور اس لیپ ٹاپ کی ساری فائلز انہیں سینڈ کرو گے۔۔۔۔ ای میل ایڈریس ادھر لکھا ہے اور انہیں کہو گے کے وہ ان سب کو آن ائیر کر دیں۔۔۔۔۔

کہتے ہی سبحان نے لیپ ٹاپ کھول کر اس پر موجود چند مخصوص فائل کھول کر اسے دکھائیں تھی-----

ویسے مجھے یقین ہے کے وہ مجھے کڈنیپ کر کے ماریں گے تو اب جو میں تمہیں بتا رہا ہوں وہ غور سے سننا---

اس نے ڈیلٹن کی طرف لیپ ٹاپ کرتے ایک مخصوص ڈیوائس کو لیپ ٹاپ پر کنکٹ کیا تھا----

یہ کیا یہ تو کسی الماری میں ہینگ ہوئے کپڑوں کی لائیو ویڈیو چل رہی ہے---ڈیلٹن نے نا سمجھی سے سبحان کی طرف دیکھتے کہا تھا---

ہاں یہ میری الماری میں موجود شرٹس ہیں--- میری ایک مخصوص شرٹ ہے جس پر بٹنز کی بجائے بٹنز کی شکل کے کیمراز نصب ہیں ---- یہ ہم صحافی کچھ مخصوص مشنز کے لیے سہولت کے طور پر پہنتے ہیں جس دن پریس کانفرنس ہے اس دن اگر مجھے تھوڑا سا بھی شک ہوا تو میں یہ شرٹ پہن لوں گا--- تاکہ تم

آسانی سے مجھ سے کنکٹڈ ہو سکو۔۔۔یہی نہیں اس شرٹ کے کف لنکس میں ایک مخصوص ٹریکنگ ڈیوائز بھی ہے جس سے تم میری لوکیشن بھی جان لو گے۔۔۔

اور وہ لوکیشن تمہیں آسانی سے شو ہو جائے گی جیسے یہاں ہو رہی ہے ابھی میرے اپارٹمنٹ کی لوکیشن۔۔۔ سجان نے اسکرین کی دائیں جانب انگلی سے اشارہ کرتے ڈیلٹن کو دکھایا تھا جہاں لوکیشن شو ہو رہی تھی۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات میری کڈنیپینگ کی رپورٹ تم پولیس اسٹیشن لازمی کرواؤ گے اور میری لوکیشن کا بھی پولیس کو بتاؤ گے ۔۔۔۔۔ اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا تم زندہ بچ پاؤ گے اس سب کے بعد وہ لوگ کتنے خطرناک ہیں اس کا اندزہ مجھے تمہاری تیاری سے ہو رہا ہے۔۔۔ ڈیلٹن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا مگر میں اتنا جانتا ہوں کے میری مٹی کا مجھ پر قرض ہے جو مجھے ہر حال میں ادا کرنا ہے----

اس نے پر عزم لہجے میں کہا تھا----

اور نشرح اس کا کیا تمہاری بہنوں کا کیا علیہا کا کیا---

ڈیلٹن نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا---

نشرح میرے ساتھ ریلیشن کو آگے بڑھانا نہیں چاہتی علیہا اور زارا امل کے لیے اذہان ہے وہ کافی بدل گیا ہے مجھے نہیں لگتا کے میرے بعد وہ انہیں اکیلا چھوڑے گا ویسے بھی ماہر اور تم بھی تو ہو----

یار یہ جنگ میرے ملک کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لانے کی ہے جب تک حیات ملک جیسے کالے سایے میرے ملک پر لہراتے رہیں گے تب تک میرا ملک روشنیوں کے سفر پر گامزن نہیں ہو سکتا مجھے اپنے ملک کو ہر حال میں بچانا ہے اپنی جان دے کر ہی کیوں نا----

اس نے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

تو پھر تمہیں اپنی جان بھی نہیں ہارنی اور یہ بازی بھی نہیں ہارنی ڈیلٹن نے اس کے اگے ہاتھ بڑھاتے کہا تھا۔ ۔۔۔

انشاللہ میں اخری سانس تک اس جنگ کے لیے لڑوں گا۔۔۔۔ اس نے ڈیلٹن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

فون پر ہونے والی بیل نے ڈیلٹن کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا وہ یکدم ہوش میں آیا تھا۔ ۔۔

کہاں ہو تم میں ہوسپٹل ہوں ازہان سے رابطہ ہوا تمہارا بینز نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں میں بس ان سے ہی رابطہ کرنے لگا ہوں ٹھیک ہے پھر میں بعد میں بات کرتا ہوں کہتے اس نے بینز کی کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

اور پھر فائل کھول کر اس نے سمیع اللہ خان صاحب کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

سر میں ڈیلٹن بات کر رہا ہوں۔۔۔ فون ریسیو ہوتے ہی اس نے سی او کو بتایا تھا۔۔۔

تو سبحان کڈنیپ ہو گیا سی او نے پوچھا تھا۔۔۔

جی وہ کڈنیپ ہو گئے ہیں مگر آپ کو کیسے پتا ڈیلٹن نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

بتایا تھا اس نے مجھے کے اگر وہ کڈنیپ ہوا تو تم مجھے کال کرو گے اور فائلز بھی سینڈ کرو گے سی او نے ڈیلٹن کو بتایا تھا۔۔۔

اوکے سر میں آپ کو فائلز سینڈ کر رہا ہوں وہ آپ آن ائیر کر دیں اور مجھے بس اتنا بتا دیں کے میں کیسے سبحان کو بچا سکتا ہوں۔۔۔ ڈیلٹن نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

ارے یار تم پریشان نا ہو وہ شیر ہے ہمارا بس جیسے جیسے بتا کر گیا ہے ویسے ویسے کرتے جاؤ دیکھنا وہ یہ جنگ ضرور جیتے گا۔۔۔

سی او نے ڈیلٹن کو تسلی دیتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

اگلے پانچ منٹ کے اندر اندر ڈیلٹن نے ساری فائلز سی او کو سینڈ کر دیں تھیں----

سی او نے وہ ساری فائلز ایک ایک کر کے کھولیں تھیں جن میں سے چار فائلز حیات ملک کے جرموں پر مبنی تھیں جبکہ ایک فائل میں یاور احمد کے خلاف واضح چار مرڈرڈ کے ثبوت تھے---

سی او نے یاور احمد کے کیس کی فائل سب سے پہلے بریکنگ نیوزمیں چلوائی تھی کیونکہ یہ بھی سبحان کے آرڈر تھے----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا مجھے اس ویب ڈیوائز اور کیمراز کے بارے میں اذہان کو بتانا چاہیے یا پھر میں اکیلا ہی سبحان کو انکے چنگل سے آزادی دلواوں ڈیلٹن نے فائلز سینڈ کرنے کے بعد سوچا تھا----

نہیں اگر میں اذہان کو بتاؤ گا کے اس کے پاپا نے ہی یہ سب تو وہ کیسے یقین۔۔۔ نہیں۔۔۔ ڈیلٹن نے اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ بھی ان لوگوں سے نہیں چھپانا چاہیے مجھے سب کچھ واضح اذہان کو دکھانا چاہیے وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے لائیو دیکھے گا تو اسے یقین کرنا ہو گا۔۔۔۔

دل میں پختہ ارادہ کرتے اس نے موبائل پر نمبر ڈائل کیا تھا اور اذہان کو ارحان اور ماہر کے ساتھ ہی اپنے اپارٹمنٹ آنے کا کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سر باہر پولیس ائی ہے یاور احمد کے سیکرٹری نے اطلاع دی تھی۔۔۔۔

کیاپولیس۔۔۔۔ یاور احمد نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جی پولیس ایس ایچ او نے سامنے آتے اور یاور احمد کے سامنے ہتھکڑی لہراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کس کی اجازت سے آپ لوگ یہاں دندناتے ہوئے اندر تک آہ گئے ہیں یاور احمد کا گھر ہے یہ پولیس تھانہ نہیں آپ کا۔۔۔ اس گستاخی کی وجہ جان سکتا ہوں میں یاور احمد نے ایس ایچ او کو غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہماری گستاخی کی وجہ تو آج پورے نیوز چینلز کی ذینت بنی ہوئی ہے چار چار قتل کرنے کے باوجود آپ پوچھ رہے ہیں کے ہم آپ کے گھر میں یوں دندناتے ہوئے کیوں ائے ہیں تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے چوہدری یاور احمد صاحب کے ہمارے پاس آپ کی گرفتاری کا اریست وارنٹ ہے۔۔۔۔

ایس ایچ او نے اریسٹ وارنٹ یاور احمد کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس گستاخی کی سزا بہت مہنگی بھگتو گے تم سب۔۔۔۔ یاور احمد نے اریسٹ وارنٹ دیکھتے ہی اس کے ٹکڑے کرتے زمین پر پھینکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری گستاخی کی سزا کو چھوڑیں فی الحال بہت سی سزائیں آپ کی منتظر ہیں وہ تو دیکھ لیں پہلے-----

ایس ایچ او نے اپنے حوالداروں کو اشارہ کیا تھا یاور احمد کو ہتھکڑی پہنانے کا----

ایک بار ضمانت ہو جائے پھر میں دیکھ لوں گا ایک ایک کو وہ ہتھکڑی سے بندھے ہوئے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے غرایا تھا----

تم وکیل سے بات کرو مجھے چند سیکنڈز بھی حوالات میں نہیں رہنا یاور احمد پولیس موبائل میں بیٹھتے ہوئے اپنے سیکرٹری سے بولا تھا اور وہ اثبات میں سر ہلاتا اسے تسلیاں دے رہا تھا پھر چند سیکنڈز میں پولیس موبائل یاور احمد کو ساتھ لیے نظروں سے اوجھل ہوئی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈیلٹن کی کال ریسیو ہونے کے بعد وہ تینوں ڈیلٹن کے اپارٹمنٹ میں موجود تھے

ہاں ڈیلٹن کچھ پتہ چلا---- اذہان نے بیٹھتے ہی پوچھا تھا----

آپ خود دیکھ لیں کہتے ہی اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین پر ایک ڈیوائس کو کنکٹ کیا تھا----

ماہر ارحان اذہان بڑے انہماک سے سکرین کو گھور رہے تھے کے یکا یک ایک کمرے کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا----اور فائر کی آواز گونجی تھی-----

س-----س-----ب---- سبحان------

نشرح نے سبحان کی طرف دیکھتے کہا تھا----

جس نے منٹوں میں نشرح کو اس فائر سے بچایا تھا اور دوسری سائیڈ اسے لے کر گرا تھا-----

ہاہاہاہا ہاہاہاہا بچ گئے دونوں بچارے۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا میں تم دونوں کو مارنے آیا ہوں وہ بھی اتنی آسانی سے۔۔۔۔

چ۔۔۔۔چ۔۔۔۔ چچچچ کتنے معصوم ہو تم دونوں ۔۔۔۔۔

حیات ملک نے دونوں کی طرف دیکھتے مکروہ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

بڑے پاپا ارحان نے بے یقینی سے اپنے الفاظ ادا کیے تھے ماہر اور اذہان اپنی اپنی جگہ سن بیٹھے تھے سکرین پر حیات ملک کو دیکھ کر۔۔۔۔

پلیز بڑے پاپا چھوڑ دیں ہمیں آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا میں بیٹی ہوں آپ کی اور یہ شخص جو سامنے کھڑا ہے یہ آپ کی بیٹی کی خوشی ہے خدا کا واسطہ ہے مت کریں ایسے۔۔۔۔

اس نے حیات ملک کے سامنے جاتے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری عزت کا جنازہ نکالنے والی میری بیٹی نہیں ہو سکتی حیات ملک نے نشرح کے بالوں کو دبوچا تھا اور پھر پسٹل کی بیک اسکے منہ پر ماری تھی وہ لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی اور منہ سے خون کا فوارہ نکلا تھا۔۔۔۔

نشو۔۔۔۔ اذہان کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا ارحان کی آنکھوں میں آنسو ائے تھے۔۔۔۔ماہر نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔۔۔۔

نشرح۔۔۔۔ نشرح۔۔۔۔ منٹ سے پہلے سجان نے اسے اپنی پناہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم صاف صاف کیوں نہیں کہتے اس نکاح کی وجہ سے نہیں بلکہ اس فائل کے سامنے آنے کی وجہ سے تم ہم دونوں کو ختم کرنا چاہتے ہو تمہیں ڈر ہے کے تمہارا سچ تمہارے باقی گھر والوں کے سامنے کھل گیا تو تم بے مول ہو جاؤ گے دو ٹکے کی عزت نہیں رہ جائے گی تمہاری۔۔۔۔

سجان نے نشرح کو اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا ہاہا بہت خوب تو تم میری سوچ تک پہنچ گئے ہو بہت اچھا تو پھر چلو جلدی سے بتا دو کے اصل فائل کہاں ہے کیوں کے جو فائل ہمیں تمہارے گھر سے ملی ہے اس میں کچھ بھی نہیں ہے اور نا ہی اس لیپ ٹاپ میں----

حیات ملک نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا تھا----

وہ فائل جہاں ہونی چاہیے تھی وہیں ہے اب تمہاری پہنچ سے کوسوں دور اپنے ملک کو تم جیسے درندے سے بچانے کے لیے میں کامیاب رہا ہوں---- بلکہ اب تک تو تمہارا سچ ملک کے بچے بچے کی زبان پر ہو گا-----

سبحان نے طزیہ ہنسی ہنستے کہا تھا---

یو باسٹرڈ بتاؤ مجھے کس کو دی ہے تم نے وہ فائل میں تمہارا خون پی لوں گا- ---

حیات ملک نے اس کے سینے سے نشرح کو ہٹاتے دور پھینکتے اس کے پیٹ پر گھونسے مارتے کہا تھا----

رک جائیں بڑے پاپا آپ میری جان لے لیں سبحان کو کچھ مت کہیں۔۔۔۔ چھوڑ دیں امل اور زارا کو بھی آئی پرامس یہ جنگ یہاں ہی بند ہو جائے گی میں وعدہ کرتی ہوں سبحان وہ فائل آپ کو دے دے گا۔۔۔پلیز اس کے بدلے ان سب کی زندگیاں بخش دیں۔۔۔۔

اس نے حیات ملک کے پاؤں پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کس سے تم ہماری زندگیوں کی بھیک مانگ رہی ہو اس انسان سے جس انسان نے میری بہنوں کے اپریٹ کروا دیئے کے وہ کبھی ماں نا بن سکیں۔۔۔۔ اس انسان سے جس نے آستین کا سانپ بن کر اپنے ہی بیٹوں کی خوشیوں کو نگلا ان کی نسل کو آگے بڑھانے والیوں کے پاؤں سے جنت چھین لی۔۔۔۔

اس انسان سے تم ہماری زندگی کی بخشش مانگ رہی ہو جس نے نجانے کتنی عزتیں پامال کیں کتنے گھر لوٹے۔۔۔۔۔ لعنت بھیجتا ہوں میں ایسے سفاک انسان کی طرف سے ملنے والی زندگی کی بخشش پر۔۔۔۔

سبحان نے غصے سے حیات ملک کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

وہی سکرین پر ہوتی یہ ساری کاروائی دیکھ کر اذہان نے اپنی مٹھیاں غصے سے بھینچیں تھی اسے یقین نہیں آہ رہا تھا کے اس کا خود کا باپ یہ سب کر سکتا ہے۔۔۔

بھائی بڑے پاپا اتنا سب کیسے ارحان نے اپنی کنپٹیاں مسلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مجھے تم سے کوئی لیکچر نہیں سننا سبحان جعفر جلدی بتاؤ وہ فائل کہاں ہے۔۔۔۔

حیات ملک نے کرسی پر بیٹھتے مکروہ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔ اور جیب سے سگریٹ نکال کر سلگا کر لبوں کو لگایا تھا۔۔۔

سر ان دونوں کو ہوش آہ گیا ہے۔۔۔ ظفر امل اور زارا کو کھینچتا ہوا کمرے میں لایا تھا۔۔۔

جو بھاگتی ہوئی سبحان کے گلے لگیں تھیں۔۔۔۔

یار کیا میلو ڈرامہ ہے ویسے مسٹر صحافی غور سے دیکھ لو اپنی بہنوں کو کیونکہ کچھ گھنٹوں بعد یہ دونوں تمہاری موت پر رونے کی بجائے کچھ وحشی درندوں کی بھوک مٹائیں گی اپنے جسم سے----

ہاہاہاہاہا ہاہاہاہا لاہور کے سب سے بڑے کوٹھے کی زینت بنانے والا ہوں تمہاری بہنوں کو---- حیات ملک نے فلک شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا-----

اور یہیں اذہان کی ہمت ختم ہوئی تھی لیپ ٹاپ پرے دھکیلتا وہ غصے سے اٹھا تھا-----

خود کو نارمل کرنے کے لیے اس نے تین چار گہرے گہرے سانس لیے تھے----

اذہان یہ ٹریکنگ ڈیوائس مجھے سبحان نے----------- ڈیلٹن نے اذہان کی حالت کے پیش نظر اسے سب کچھ بتا دیا تھا کے کیسے سبحان اس تک پہنچا اور کیسے اس نے وہ فائل لیپ ٹاپ اسے دیئے اور یہ سب اس نے کیسے اپنے پلان کے مطابق ان تک پہنچایا----

اوہ گوڈ اگر ڈیلٹن کو سجان نا بتا کر جاتا تو ہم کیسے بڑے پاپا تک پہنچتے ہم میں سے کوئی بھی یہ کیسے سوچ سکتا تھا کے ہماری خوشیوں کا دشمن ہمارا باپ۔۔۔۔ ارحان نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آئی تھنک ہمیں ان تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے ورنہ بہت کچھ غلط ہو جائے گا۔۔۔۔

ماہر نے کہا تھا۔۔۔۔

ڈیلٹن کیا ہمیں سجان کی لوکیشن پتا چل سکتی ہے۔۔۔۔ اذہان نے ڈیلٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یس وہ سب کارنیل کاٹیج میں ہیں یہاں سے پندرہ منٹ کی دوری پر یہ دیکھیں یہاں ان کی لوکیشن شو ہو رہی ہے۔۔۔۔ ڈیلٹن نے لیپ ٹاپ کی سکرین پر ان سب کو دکھاتے کہا تھا۔۔۔

پھر ہمیں چلنا چاہیے ماہر نے کہا تھا۔۔۔۔

آپ لوگ چلیں میں یہ فائل رکھ کر آتا ہوں ڈیلٹن نے کہا تھا اور وہ تینوں باہر کی طرف بڑھے تھے ۔۔

ان کے جاتے ہی ڈیلٹن نے پہلے فائل رکھی تھی سنبھال کر پھر موبائل نکال کر پولیس کو کال کی تھی اور انہیں لوکیشن بتائی تھی۔۔۔۔ اس کے بعد وہ لیپ ٹاپ پکڑے گاڑی میں آہ کر بیٹھا تھا کے کاٹیج میں جو بھی ہو رہا ہو اس پر نظر رکھ سکیں

۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھے کاٹیج کی طرف جا رہے تھے جب اذہان کو تاشہ بیگم کی کال آئی تھی۔۔۔۔

اذہان ہم ائیر پورٹ پر ہیں مجھے بتاؤ علیہا کس ہوسپٹل میں ہے۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ماما آپ ڈاکٹر ہوسپٹل چلی جائیں سیکنڈ فلور کی ایمرجنسی وارڈ میں ہے علیہا ایڈمٹ ہے۔۔۔۔ کیا چاچو آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔ اس نے جلدی جلدی میں بتایا تھا۔۔۔۔

ہاں تمہارے چاچو میرے ساتھ ہیں مجھے بتاؤ نشو امل اور زارا کا کچھ پتہ چلا۔۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ماما آپ ایسا کریں آپ چاچو کے ساتھ کارنیل کاٹیج آہ جائیں اذہان نے کہتے ہی کال ڈسکنکٹ کر دی تھی۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا کے اپنے شوہر کی حرکات اسکی ماں بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آپ میں سے زارا کون ہے۔۔۔۔ نرس نے آہ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ وہ یہاں نہیں ہیں۔۔۔۔مائدہ نے بینز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔۔۔

جہاں بھی ہیں انہیں جلد بلوا لیں آپ کی پیشنٹ کے پاس وقت نہیں ہے اب اور وہ بار بار آکسیجن ماسک اتارے ایک ہی نام دہرا رہیں ہیں پلیز انہیں بلوائیں جلد۔۔۔۔

نرس کہہ کر جا چکی تھی ۔۔۔۔

مائرہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھی کیسی بے بسی تھی وہ جو بستر مرگ پر تھی وہ اسے بلا رہی تھی جس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہاں ہے کہاں نہیں ایک بار پھر سے وہ پہلے والی سچویشن میں اٹک گئی تھی ۔۔۔۔۔

وہ علیہا کی تکلیف محسوس کرتے ہچکیوں سے رو رہی تھی جب ہی بینز نے اسے گلے لگاتے ہوئے تسلی دی تھی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ وہ مل جائے گی۔۔۔۔۔ سب ڈھونڈ رہے ہیں اس کو۔۔۔۔

بینز نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اسے ملنا ہوگا اس کا اس کے پاس ہونا ہی علیہا کو زندگی کی طرف واپس لا سکتا ہے-----

مائدہ نے روتے ہوئے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کارنیل کالج کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے وہ باری باری اترے تھے----

ہم ایسے اندر نہیں جا سکتے یہاں گارڈز کی بھرمار ہے اگر انہیں شک ہو گیا تو----

ارحان نے کہا تھا----

اور ہم نہتے ہیں ہمارے پاس اپنی سیفٹی کے لیے کچھ بھی نہیں ہے ماہر نے کہا تھا----

میرے پاس ہے میں سامنے سے گارڈز کو ہٹاتا ہوں اذہان تم اور ارحان سائیڈ سے نکل کر اندر چلے جانا یہ پسٹل رکھو بی سیو----

ڈیلٹن نے اس کی طرف پسٹل بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

پھر تمبز اپ کا اشارہ کرتے وہ گیٹ کے پاس کھڑے گارڈ کی طرف بڑھا تھا گارڈ کو باتوں میں الجھا کر اس نے بڑی ہوشیاری سی ہاتھ کو جھٹکا دے کر گارڈ کی گردن کے پیچھے لے جا کر گھما کر اس کی گردن کے پیچھے سے مخصوص رگ دبائی تھی۔۔۔

اور گارڈ زمین پر ڈھیر ہوا تھا۔۔۔۔ گارڈ کی پسٹل ہاتھ میں پکڑے اس نے اذہان ارحان اور ماہر کو اشارہ کیا تھا اپنے ساتھ آنے کا۔۔۔۔

وہ اسکی ہمنوائی میں اسے کے پیچھے آئے تھے۔۔۔۔ اذہان اور ارحان سائیڈ سے نکل کر اندر کی طرف بڑھے تھے جبکہ ڈیلٹن نے راستے میں آنے والے گارڈز کو وقتاً فوقتاً بڑی ہوشیاری سے راستے سے ہٹایا تھا۔۔۔۔

اندر پہنچ کر راستے میں آنے والے تین چار کمروں کو کھول کر تینوں نے دیکھا تھا مگر وہ وہاں کہیں نہیں تھے۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اچانک ان دونوں کو چیخ کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔ وہ اوپر کی طرف بھاگے تھے

سامنے دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔۔

اور کھلے دروازے میں سے جو منظر انھوں نے دیکھا وہ انکے دل لرزا گیا تھا۔۔۔۔

امل لیٹی ہوئی تھی جبکہ حیات ملک نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تھا اور زارا اور نشرح حیات ملک کے پاؤں پکڑے اس سے امل کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھیں۔۔۔۔

سبحان کو جوزف اور ظفر نے بری طرح جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

امل۔۔۔۔۔ ارحان پاگلوں کی طرح دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر انگلیوں کے نشان گال پر کٹ پھٹا ہونٹ آنکھوں کے نیچے نیل پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔جبکہ گردن پر بھی جوتے کے نشان اور انگلیوں کے نشان تھے

ار۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔ح۔۔۔۔ارحان۔۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے کہا تھا۔۔۔ اور ارحان نے تڑپ کر اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

ار۔۔۔حان۔۔۔ اذہان۔۔۔۔ حیات ملک نے دو قدم پیچھے لیتے ہوئے بے یقینی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جب ہی سبحان نے خود کو چھڑواتے ہوئے ظفر اور جوزف کو زور دار گھونسے مارے تھے پاگلوں کی طرح وہ ان پر وار کر رہا تھا جب ہی وہ اس کے گھونسوں کی تاب نا لاتے ہوئے زمین پر ڈھیر ہوئے تھے۔۔۔۔

نشرح اور زارا دوڑتی ہوئی اذہان کے گلے لگیں تھیں۔۔۔۔

اور اس نے کسی متاع کی طرح دونوں کو اپنی باہوں میں سمیٹا تھا ان دونوں کی حالت بھی امل سے مختلف نا تھی۔۔۔۔ان دونوں کے چہروں پر بھی امل جیسے ہی نشان تھے۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھیں۔۔۔۔

اذہان ی----ی----یہ----یہ سب می----میں نے خود نہیں کیا

م----م----مجھ سے کروایا گیا ہے میں میں مجبور-----

بسسسسسسسسسسس-------اذہان نے ان دونوں کو خود سے الگ کرتے دھاڑتے

ہوئے کہا تھا----

"مجھے سمجھ نہیں آہ رہا حیات ملک کیا کیا کہو میں آپ کو باپ "سائبان "شفقت

"'رحمت "رحمدل "سایہ

ان میں سے کسی ایک لفظ کے بھی حق دار ہیں آپ----

اس نے نم آنکھوں سے سامنے کھڑے حیات ملک کی طرف دیکھتے کہا تھا----

"مجھے تو آپ کو باپ کہتے ہوئے بھی شرم آہ رہی ہے کوئی اپنے نام "اپنی عزت

اپنے رتبے "مرتبے "کے لیے اتنا کیسے گر سکتا ہے---- کے اپنے ہی بچوں کی

خوشیوں کو نگل لے-----

اپنی عزت اور مرتبے کے جنون میں آپ اتنے اندھے ہو گئے کے آپ نے اپنے ہاتھوں میں پلی اپنی ہی بیٹی کو مارنا چاہا یہ کیسی بھوک ہے جس کی لت میں آپ اپنی بیٹی کے خون کے پیاسے بنے پھر رہے ہیں-----

وہ بول رہا تھا تب ہی پیچھے کھڑے تاشہ بیگم اور کبیر ملک جانے کس ٹائم وہاں اہ کر کھڑے ہو کر بے یقینی سے کبھی حیات ملک کو دیکھ رہے تھے اور کبھی اذہان کے لفظوں پر بے یقین ہو رہے تھے-----

تف ہے میری زندگی پر جو ساری عمر ایک زانی کا بیٹا بن کر جیا----- تف ہے میری زندگی پر جس کا باپ اپنے ہی ملک کا غدار ہے اپنے ہی ملک کی بیٹیوں کی عزتوں کو نوچتا ہے اپنے ہی ملک کی ماؤں کی کوک اجاڑتا ہے اپنے ہی ملک کی سہاگنوں کے سہاگ اور بہنوں کے بھائیوں کو سرعام قتل کر کے پھر کرسی کے نشے میں دندناتا پھرتا ہے----

اذہان نے بھرائی آواز میں ایک ایک لفظ ادا کیا تھا----

اذہان بیٹا میری بات سنو تم غلط۔۔۔ حیات ملک اپنا سچ سامنے آنے پر پاگلوں کی طرح اپنی صفائی دینے کے لیے پر تول رہا تھا۔۔۔۔

سٹاپ اٹ۔۔۔ ڈونٹ کال می بیٹا۔۔۔۔ نہیں ہوں میں آپ کا بیٹا مت کہیں مجھے بیٹا باپ آپ جیسا نہیں ہوتا جو اپنے بیٹوں کی عزتوں کو کوٹھوں پر نچوائے جو اپنے بیٹوں سے انکی نسل ہی چھین لے ایسا ہوتا ہے کیا باپ۔۔۔

ارے باپ تو سایہ ہوتا ہے اپنے جگر کا خون دیتا ہے۔۔۔ تپتی دھوپ میں سائبان بنتا ہے مشقت کر کے اولاد کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔۔۔ اور آپ آپ نے کیا کر دیا اس نے روتے ہوئے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کس زعم میں جی رہے ہیں آپ ایک بار بھی نہیں سوچا اتنا سب کچھ کر کے آپ نے رب کی طرف نہیں لوٹنا۔۔۔۔ کیا منہ دکھائیں گے آپ آسکو کیا یہ سب ساتھ لے کر جائیں گے جو اتنا گر گئے ایک شہرت اور پیسے کے لالچ میں۔۔۔۔۔ ایک بار

بھی رب کی پکڑ سے خوف نہیں آیا ایک بار بھی دل نہیں دہلا اس کے اگے جوابدہی پر۔۔۔۔

اس نے بھرائی انکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ سب میں تم لوگوں کے لیے ہی کر رہا تھا میرے بعد یہ سب تم لوگوں نے۔۔۔۔

کیا ہم نے کہا یہ سب آپ کو کرنے کو کیا ہم نے کوئی ڈیمانڈ کی آپ سے۔۔۔۔۔

بڑے پاپا ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر وار کرتی ہے کیا سکھا کر جاتے آپ ہمیں اس دنیا سے دھوکہ فریب عصمتیں داغدار کرنا قتل و غارت اور ضرورت پڑنے پر اپنے ہی خون کے پیاسے ہو جانا۔۔۔۔۔

ارحان نے چلاتے ہوئے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ یہ سب تم دونوں کو میرے خلاف کرنے پر تلے ہیں مجھ سے بدگمان کر رہے ہیں۔۔۔۔ میں میں کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا سب کو مار دوں گا۔۔۔۔ حیات

ملک نے جنونی ہوتے کہا تھا۔۔۔ اور زمین پر پڑی پسٹل اٹھا کر ہواہیں پے در پے فائر کیے تھے۔۔۔

نہیں سب کو نہیں آپ مجھے ماریں میں ایک عیاش باپ کا بیٹا کہلوانے سے بہتر مر جانا پسند کروں گا اذہان نے حیات ملک کا گن والا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اپنے سینے پر رکھا تھا۔۔۔

اذہان۔۔۔۔ زارا اور سبحان آگے بڑھے تھی

بھائی۔۔۔۔ ارحان اور نشرح آگے بڑھے تھے۔۔۔۔

اذہان۔۔۔۔ تاشہ بیگم اور کبیر ملک بھی دو قدم آگے بڑھے تھے۔۔۔۔۔

کوئی آگے نہیں ائے گا۔۔۔ یہ جنگ میری وجہ سے شروع ہوئی ہے ناں تو مجھ پر ہی ختم ہو گی۔۔۔۔۔۔

چلائیں گولی مسٹر حیات ملک آپ کے سامنے آپ کے مرتبے اپ کی عزت شہرت کو برباد کرنے والا کھڑا ہے چلائیں گولی ختم کریں قصہ۔۔۔۔

کہ نا میں زارا سے ملتا نا ارحان کو امل سے محبت ہوتی نا نشرح اور سبحان ملتے نا ہی آپ کی نام نہاد عزت کا شملہ کم ہوتا۔۔۔ تو ختم کرتے ہیں نا آج اس قصے کو میرے بعد جو چاہے وہ کرنا۔۔۔۔۔

اذہان نے تڑپتے ہوئے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور ٹریگر پر دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔

ازہان ہاتھ چھوڑو میرا گولی چل جائے گی۔۔۔۔ حیات ملک نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو پھر خوش ہوں نا مسٹر حیات ملک آپ کو تو ویسے بھی قربانی چاہیے تھی کسی ایک کے خون کی تو میں ہی کیوں نہیں اس نے ٹریگر پر مزید دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔

وہ اپنی زد سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔۔۔۔

حیات ملک کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔۔ ٹریگر پر کنٹرول کرتا انکا ہاتھ ڈگمگایا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کے ٹریگر دبتا ڈیلٹن نے ٹانگ اٹھا کر پسٹل کو کک کیا تھا اور پسٹل دور جا کر گری تھی۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ تاشہ بیگم نے آگے بڑھ کر ایک زور دار تھپڑ حیات ملک کے گال پر رسید کیا تھا۔۔۔

تاشہ۔۔۔ حیات ملک نے بے یقینی سے تاشہ بیگم کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

مت لیں اپنے ناپاک منہ سے میرا نام میرے بچوں کی خوشیوں کو نچوڑ کر پی گئے آپ آج سے میرا اور آپ کا رشتہ ختم مر گئی میں اور میرے بچے آپ کے لیے جہاں جانا ہے جائیں مگر میرے گھر لوٹ کر نا ائیے گا۔۔۔

ناپاک آزادی مبارک حیات ملک۔۔۔ تاشہ بیگم نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

کبیر تم تم ہی سمجھاؤ ان سب کو یہ سب میں تم لوگوں کے فیوچر کے لیے ہی تو۔۔۔

نہیں بھائی یہ سب ہمارے فیوچر کے لیے نہیں بلکہ آپ اپنی دھاکہ اور ساکھ کے لیے کر رہے تھے۔۔۔ اماں ابا نے تو کوئی جھول نہیں رکھا تھا ہماری تربیت میں پھر یہ انا یہ گھمنڈ یہ لالچ یہ کہاں سے آہ گیا آپ میں۔۔۔۔

سچ پوچھیں تو آج میرا شدت سے دل چاہ رہا ہے کے کاش میرا کوئی بھائی نا ہوتا----

کبیر ملک نے نم آواز میں نفرت زدہ لہجے میں کہا تھا----

نہیں نہیں دیکھ سکتا میں تم سب کے دلوں میں اپنے لیے نفرت اس اس دن سے ہی تو ڈر کر میں نے یہ سب کیا تم تم لوگ کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ ایسا ----

حیات ملک کو شدت سے خود کے اکیلے ہونے کا احساس ہوا تھا اس کے اپنے پل بھر میں اس کے خلاف ہونے تھے جن کے مستقبل کی خاطر اس نے ہر برے سے برا کام کیا تھا----

یہ یہی ہے وہ شخص جس نے مجھے آپریٹ کا بولا تھا----اور یہ دونوں لڑکیاں یہ زارا درید اس کی بہن ہمارے ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے یہ جو بے ہوش پڑا ہے اس نے مجھے کہا تھا---- کے میں ان کا اپریٹ کر دوں-----

مگر میں نے انکا آپریٹ نہیں کیا۔۔۔ میرا دل ہی نہیں مانا میں جو خود ممتا کے لیے تڑپ رہی ہوں وہ کیسے کسی سے ماں بننے کی خوشی چھین سکتی ہوں۔۔۔۔

اچانک ہی ڈاکٹر کیتھرائن کارلز پولیس کے ساتھ کمرے میں آئی تھی اور اس نے بے ہوش پڑے ظفر کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تم تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ وہ زارا کی طرف بڑھیں تھیں۔۔۔۔

اسے کیا ہوا۔۔۔۔ پھر وہ نیچے بیٹھ کر امل کو چہرہ تھپتھپانے لگی تھی۔۔۔۔

دیکھیں حیات ملک اللہ نا چاہے تو آپ کسی کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتے محسوس ہوا کچھ۔۔۔۔ اسکی حکمت اس کی کبریائی۔۔۔۔ وہ عظیم تحفہ جو اس نے خود ان دونوں کو دیا آپ کیسے ان سے وہ چھین سکتے تھے۔۔۔۔

اذہان نے طنزیا ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔۔ میں مار لوں گا خود کو اب تمہیں اذہان ہم میں سے کسی ایک کو چننا ہو گا یا یہ تینوں یا پھر میں۔۔۔۔

حیات ملک نے زمین پر پڑا پسٹل اٹھا کر اپنی کنپٹی پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہم میں سے کوئی بھی کسی کو نہیں چھوڑے گا ہاں البتہ اب ہمیں آپ جیسے عیاش اور گھمنڈی انسان کی ضرورت نہیں ہے جو غلط کو صحیح کہتے کہتے اپنے رشتوں کو ہاتھوں سے پھسلتی ریت کی طرح گنوا رہا ہے۔۔۔۔

اذہان نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔۔

مسٹر حیات پٹ دا گن ڈاؤن۔۔۔۔ پولیس افیسر نے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان تم اپنے باپ کی خاطر ان کو نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔ حیات ملک نے ٹریگر پر دباؤ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ میری خاطر میری خوشیوں میں شامل نہیں ہو سکتے اپنے گناہوں کو تسلیم نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

اذہان نے دو بدو جواب دیا تھا۔۔۔

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا تمہیں چننا ہو گا اذہان وہ پاگلوں کی طرح جنونی انداز میں کانپتے ہوئے کہہ رہے تھے----

کاش ایسا ہوتا مسٹر حیات ملک کے آپ نے کوئی گناہ نا کیا ہوتا---کاش آپ اپنی زندگی میں ڈوبے اندھیرے کو ہدایت کے نور سے روشن کر پاتے---اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا-----

تو تم ان کو نہیں چھوڑو گے---- حیات ملک نے مزید ٹریگر پر دباؤ بڑھاتے پوچھا تھا-----

بڑے پاپا چھوڑیں پسٹل پلیز مت کریں ایسا نشرح نے التجا کرتے ہوئے کہا تھا---وہ ڈر گئی تھی کے کہیں واقع گولی نا چل جائے-----

الوداع اذہان----- مجھے اپنے کیے پر ایک پرسنٹ بھی پچھتاوا نہیں---مگر میں تم لوگوں کی نفرت لیے نہیں جی سکتا----انھوں نے ٹریگر دبایا تھا---

پولیس آگے بڑھی تھی گولی ان کے دماغ کے آر پار ہوئی تھی-----

پاپا۔۔۔ اذہان کا دل تڑپا تھا۔۔۔وہ سب ان کے اردگرد جمع ہونے تھے۔۔۔۔۔

میں اس نفرت کے سہارے تم لوگوں کی بدگمانی کو جھیلے نہیں جی سکتا تھا۔۔۔۔۔

میں اپنی زندگی میں اتنے گناہ کر چکا ہوں کے میرا دل میلا ہو چکا تھا میرا انجام ایسا ہی ہونا تھا۔۔۔

اندھیروں سے روشنی کا سفر ہر کسی کے مقدر میں نہیں ہوتا۔۔۔۔

کہتے انہوں نے اخری ہچکی لی تھی۔۔۔۔

ہی از ڈیڈ۔۔۔۔ ڈاکٹر کیتھرائن نے آگے بڑھ کر ان کی نبض ٹٹولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اذہان ارحان نے بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

نہیں بڑے پاپا پلیز اٹھیں پلیز۔۔۔۔ نشرح ان کے ساتھ لپٹی رو رہی تھی۔۔۔۔

کبیر ملک نے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں سبحان نے افسوس سے سر ہلایا تھا تاشہ بیگم کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

پولیس نے سب کو سائیڈ پر کرتے ڈیتھ باڈی کو ریسکیو کروایا تھا۔۔۔۔

اذہان بھائی بینز کی کال آئی ہے علیہا۔۔۔۔۔ ڈیلٹن نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔ کیا ہوا علیہا کو زارا نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

اذہان علیہا کو کیا ہوا پلیز اس سے پوچھیں مجھے علیہا کے پاس جانا ہے۔۔۔۔ اس نے تڑپتے ہوئے کہا تھا

ششششش چل رہے ہیں۔۔۔۔ چپ۔۔۔ وہ باپ کے صدمے میں ٹوٹا بکھرا اس کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ارحان امل کو باہوں میں اٹھائے باہر کی طرف بڑھا تھا اور اسے گاڑی میں ڈالا تھا۔۔۔

سجان نشرح ڈیلٹن ماہر کبیر ملک تاشہ بیگم سب ہی ہوسپٹل کی طرف چل دیئے تھے۔۔۔وہاں رکنے کا کوئی جواز بھی نہیں تھا پولیس حیات ملک کی ڈیتھ باڈی کو

پوسٹ مارٹم کے لیے ہوسپٹل بھجوا چکی تھی۔۔۔ جوزف اور ظفر کو بھی وہ اپنی حراست میں لے چکے تھے۔۔۔۔۔

امل امل ارحان نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے گاڑی میں ہی اس کے ہونٹوں کے ساتھ پانی کی بوتل لگائی تھی پھر وہی پانی اسنے اسکے چہرے پر چھڑکا تھا۔۔۔۔

وہ ہوش میں آہ گئی تھی۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو ارحان نے اسے سینے کے ساتھ لگاتے پوچھا تھا۔۔۔ اور اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اس کی سانسیں اکھڑ رہیں تھیں بہت کوشش کے باوجود بھی وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔۔

بند ہوتی آنکھوں سے اسے اس وقت بس ایک ہی خواہش تھی کے وہ کسی طرح زارا امل اور اپنے پیٹر مین کو دیکھ لے-----

مانیٹر سکرین پر چلتی لائن ایک دم سیدھی ہوتی ٹیڑھی ہو رہی تھی----- اس کی تکلیف حد سے سوا ہو رہی تھی----

ہیلو آئی ایم زارا درید فیوچر فائٹر پائلٹ اس کے کانوں میں اپنے کہے جملے دہرا رہے تھے----

ایمرجنسی وارڈ کی چھت پل بھر میں آسمان بنی تھی اور اس نے اس آسمان میں خود کو یونیفارم پہنے جہاز اڑاتے دیکھا تھا---- اس کے لبوں پر اسودہ سی مسکراہٹ مچلی تھی----

چھم چھم----- اس کے کانوں میں امل کی کھنکھتی اواز گونجی تھی-----

تم مزید چاکلیٹس نہیں کھاؤ گی علیہا---- زارا کی اواز اسے مدہم سنائی دی تھی----

پیٹر مین آلویز دئیر فور ہو۔۔۔ سجان کا چہرہ دھندلایا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔

چلیں علیہا۔۔۔ اس کے بلکل پاس اسے اپنے پاپا کھڑے دکھائی دیئے تھے۔۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔ اس نے بولنا چاہا تھا اس سے بولا نہیں گیا تھا۔۔۔ اس کی روح آسودگی کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔

آخری سانس معدوم ہونے تک اس نے شدت سے خواہش کی تھی اپنوں کو دیکھنے کی مگر وہ تنہا تھی اس ایمرجنسی وارڈ میں مانیٹر سکرین کی لائن بلکل سیدھی ہوئی تھی ۔۔۔ وہ اپنے پاپا کا ہاتھ تھامے آسمانوں کا سفر کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ ہوسپٹل کا گیٹ کراس کر رہے تھے جب اس کی روح پرواز کر گئی تھی۔۔۔۔ گاڑی سے اترتے ہی اس نے فضا میں انجانی سی مہک محسوس کی تھی۔۔۔۔۔

جب ہی اسے ایسا لگا تھا کے کسی نے بڑی نرمی سے اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے---- ہاں وہ وہی تو تھی---- جاتے جاتے الوداع بوسا اپنے لمس سے آشنائی اسے سونپ گئی تھی----

زارا نے دل پر ہاتھ رکھے اسے محسوس کیا تھا اور پھر پاگلوں کی طرح ہوسپٹل کے اندر دوڑی تھی-----

آئی ایم سوری یور پیشنٹ از نو مور---- ڈاکٹر کارلز نے نم آنکھوں سے کہا تھا----

علیہا---- علیہا---- ڈاکٹر کی بات سنتے ہی وہ پاگلوں کی طرح چلاتی دیوار کے ساتھ سر مارنے لگی تھی----

یہاں تک کے سر میں سے خون ابلنے لگا تھا----

امل دوڑتی ہوئی ایمرجنسی روم میں گئی تھی سفید چادر کو اس کے منہ سے ہٹایا تو ہاتھوں کے پیالوں میں اسکا مردہ چہرہ لیے دیوانا وار چومنے لگی تھی----

نو علیھا یو ہیو ٹو کم بیک جان ایسے مت کرو اٹھو ہمیں گھر جانا ہے چلو اٹھو ہمیں پاپا والے گھر جانا اس کے مردہ وجود کو جھنجوڑتے ہوئے وہ چیختے ہوئے کہہ رہی تھی-----

مگر وہ پھول تو کب سے مرجھا چکا تھا----

سبحان نے آگے بڑھ کر اس کے ٹھنڈے پاؤں سے چادر ہٹا کر اس کے پاؤں کو دیوانا وار چوما تھا-----

علیھا پیٹر مین کی جان کس سفر پر چلی گئی اکیلے---- ہم۔سب کو بے بس چھوڑ کر وہ پاگلوں کی طرح رو رہا تھا-----

پلیز علیھا واپس آؤ--- ہمیں نہیں جینا تمہارے بغیر وہ اب اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہہ رہا تھا----

نشرح دور کھڑی اس مردہ سفید پھول کو دیکھ رہی تھی-----

اذہان ارحان نشرح مائدہ ماہر سب ہی تو ان تینوں کو سنبھالنے میں ناکام ہو رہے تھے-----

ان کی زندگی کا بہترین ساتھ ان کا ہاتھ چھوڑ کر اتنی تکلیف برداشت کر کے اپنے سفر پر رخصت ہو چکا تھا----

وہ منزلیں بھی کھو گ ئی

وہ راستے بھی کھو گئے

وہ آشنا سے لوگ تھے

وہ اجنبی سے ہو گئے

نہ چاند تھا نہ چاندنی

عجیب تھی وہ زندگانی

چراغ تھے کہ بجھ گئے

نصیب تھے کہ سو گئے

یہ پوچھتے ہیں راستے

رکے ہو کس کے واسطے

چلو اب تم بھی چلو

!!وہ مہربان بھی کھو گئے

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

علیہا درید ولد درید حسن

تاریخ پیدائش 21اگست2005

تاریخ وفات 10 نومبر 2021

"یہ پھول اپنی لطافت کی خوشبو پاہ نا سکا"

"کھلا ضرور مگر کھل کر مسکرا نا سکا"

قبر پر لکھا کتبہ اسنے بڑے انہماک سے پڑھا تھا۔۔۔

پھر اپنے ننھے ننھے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے تھے-----

پاس ہی اس کے ماما اور پاپا کھڑے تھے اپنی ماں کو دعا میں ہچکیوں سے روتے دیکھ

اس نے ناگواری سے ناک چڑھائی تھی----

سی خالہ----- ماما جب بھی آپ کے پاس آتی ہیں ایسے ہی روتی ہیں اینڈ آئی

ہیٹ ہر ٹئیرز آپ نے میری ماما کو ٹئیرز ہی کیوں دیئے ہیں اینڈ آئی ایم گیٹنگ

جیلس فروم یو کوز مام سیڈ وہ علیہا اذہان حیات ملک سے زیادہ علیہا درید سے محبت

کرتی ہیں اور کرتی رہیں گیں -----

اس نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا-----

آہ ون مور تھنگ علیہا اذہان حیات ملک بھی علیہا درید سے بہت محبت کرتی ہے لو

یو خالہ مور اینڈ مور اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو لبوں کے پاس لاتے ان پر

کس کر کے اس کی قبر کی مٹی پر رکھا تھا اپنے ننھے منھے ہاتھ کو-----

چلیں اذہان نے دعا ختم کر کے علیہا اور زارا کی طرف دیکھتے کہا تھا اور پھر باہر کی طرف بڑھے تھے----- اور گاڑی میں بیٹھے تھے----

اے زی آپ مجھے ساتھ لے کر کیوں نہیں جا رہے-----

علیہا نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا----

اس لیے کے حائم کا برتھ ڈے ہے اور وہ مس کرے گا تمہیں----- اذلان نے گاڑی چلاتے ہوئے روٹھی علیہا کی طرف دیکھتے کہا تھا-----

تو پھر آپ کو افنان کو بھی نہیں لے کر جانا چاہیے اس نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا-----

اور یہ اس کی ناراضگی کا پکا ثبوت تھا-----

علیہا افنان چھوٹا ہے وہ نہیں رہ پائے گا ہمارے بغیر زارا نے اس کی طرف دیکھتے نرم لہجے میں کہا تھا----

اے ذی آپ زارا درید سے کہہ دیں اگر علیہا اذہان اٹھ سال کی اور افنان اذہان چھ سال کا ہے تو اس میں علیہا اذہان کا کیاقصور ہے-----

اس نے اپنے لمبے کرلی بالوں کو کاندھے سے پیچھے کرتے روٹھے لہجے میں کہا تھا---

اذہان اور زارا نے پل بھر میں چونک کر دیکھا تھا اسے

وہ بلکل اس جیسی ہی تو تھی ویسی ہی ناک ویسے ہی بال ویسی ہی آواز کچھ بھی تو علیہا اذہان کا علیہا درید سے مختلف نا تھا-----

آپ دونوں کی بیٹی ہوئی تو اس کا نام علیہا رکھنا اور اسے فائٹر پائلٹ بنانا---- دونوں کے کانوں میں علیہا درید کے کہے گئے جملے گونجے تھے----

اے ذی مجھے بھی اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ کرنا ہے پلیز---- اس نے اس بار نم آنکھوں سے ریکوسٹ کی تھی ----

مگر علیہا حائم---- زارا نے بے بسی سے کہا تھا----

تم یہی رہو گی علیہا---- اذہان نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا----

اور گاڑی گھر کے پارکنگ ایریا میں آہ کر رکی تھی۔۔۔۔ وہ تیزی سے گاڑی سے نیچے اتری تھی۔۔۔۔۔ اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

علیہا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے سبحان نے اس کے یوں ناراضگی سے جانے پر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں عمرے پر جانا ہے ساتھ بٹ ہم چاہ رہے ہیں وہ یہاں رک کر حائم کے ساتھ برتھ ڈے سلیبریٹ کرے ایسے حائم کو اکیلے برا لگے گا۔۔۔۔

زارا نے ڈرائنگ روم میں آتے کہا تھا۔۔۔۔

زارا اگر وہ جانا چاہ رہی ہے تو لے جاؤ یہاں رہ کر وہ زیادہ مس کرے گی تم تینوں کو۔۔۔۔

امل نے کہا تھا۔۔

زارا ماما وہ روئے گی دین آئی فیل بیڈ ائی تنک آپ کو اسے ساتھ لے جانا چاہیے

حائم نے کہا تھا۔۔۔۔

چلو پارٹنر مناتے ہیں اسے سبحان نے حائم سے کہا تھا پھر وہ حائم اور نشرح علیہا کے روم کی طرف بڑھے تھے----

علیہا------ سبحان نے اندر جاتے ہی اسے آواز دی تھی----

نو پیٹر مین مجھے کسی سے بات نہیں کرنی علیہا نے روتے ہوئے کہا تھا-----

مجھ سے بھی نہیں نشرح نے علیہا کے پاس بیٹھتے کہا تھا-----

نو کیوٹ پھوپھو آپ سے بھی نہیں----- اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا----

نشرح پھوپھو میں سوچ رہا ہوں کے میں اپنی برتھ دے علیہا کے عمرے سے واپسی پر نا سلیبریٹ کر لوں---- حائم نے سوچتے ہوئے کہا تھا----

کیا سچ میں حائم کیا ایسا پوسیبل ہے علیہا نے اپنے پھولے پھولے گالوں سے آنسو صاف کرتے حائم کی طرف دیکھتے کہا تھا----

یس پوسبل ہے کووز ہم سب علیہا کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تینوں نے یک زبان کہا تھا اور پھر چاروں ہنسنے لگے تھے-----

اگلے دن وہ چاروں عمرے کے لیے چلے گئے تھے------

اذہان زارا افنان علیہا-----

وہ پچھلے کئی سالوں سے ایک ہی خواب دیکھ رہی تھی خود کا صحن حرم میں نکاح اور اسی خواہش کے حصول کے لیے وہ آج صحن حرم میں موجود تھی----

اسکی خواہش کے مطابق ہی اسکا اور اذلان کا پورے نو سال بعد ایک بار پھر سے تجدید نکاح ہوا تھا----

وہیں صحن حرم میں ایک بار پھر سے انکی محبت معتبر ہوئی تھی------

پھر وہ روضہ رسول پر آئے تھے----روضہ رسول کی جالیوں کے پاس کھڑے دونوں نے رو رو کر اپنی آل اولاد کے لیے بخشش اپنے نبی کی محبت اپنے رب کی اطاعت اور اپنوں کی خوشیاں مانگیں تھیں----

روضہ رسول کی جالیوں کے پاس بیٹھی علیہا---- افنان کو درود ابراہیم یاد کروا رہی تھی اور اس کے پیچھے پیچھے لفظ دہرا رہا تھا-----

زندگی کتنی مکمل تھی رب نے دونوں کی زندگی میں ہر رنگ بھرا تھا وہ کس کس نعمت پر اپنے مالک کا شکر ادا کرتے۔۔۔۔۔دونوں نے نظر بھر کر سامنے گنبد خضرا کے حسین منظر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"شکریہ محمد عربی آپ کے در سے ملی خیرات نے میری زندگی کے اندھیروں کو روشنی سے بھر دیا ہے،"۔۔۔۔۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر نظریں جھکا کر باادب ہو کر روضہ رسول پر کھڑے درود بھیجا تھا اپنے نبی پر۔۔۔

دونوں اپنی اپنی زندگی کے اندھیروں کا مقابلہ کرتے روشنی کی طرف لوٹے تھے۔۔۔۔

اور وہیں کھڑی حاکم بابا کی روح نے ان کے جگمگاتے چہروں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

"من عاجزم مبارک آسمانی جوڑے"

اور وحی محبت اپنی پاکیزگی پر پورے دل سے جھومی تھی۔۔۔۔

ایک ہی مٹی سے بنائے گئے دو بتوں کو آسودگی بخش دی گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حیات ملک اور علیہا کی ڈیتھ باڈی وہ پاکستان لے ائے تھے۔۔۔۔۔دونوں کو ان کے آبائی قبرستان میں ہی آہ کر دفنایا گیا تھا۔۔۔۔

ازہان نے بڑی مشکل سے زارا کو اور ارحان نے بڑی مشکل سے امل کو سنبھالا تھا۔۔۔۔۔

یاور احمد کو قتل کیس کے سلسلے میں پھانسی کی سزا سنا دی گئی تھی۔۔۔۔۔

ارحان اذہان نے اس مشکل وقت میں بڑی مشکل سے زارا اور امل کو سنبھالا تھا۔۔۔

اذہان الیکشن لڑے بغیر ہی پارٹی ٹکٹ جیت چکا تھا کیونکہ اس کا مخالف جیل میں تھا اور سارے ووٹ اسے مل گئے تھے۔۔۔

سبحان نے حیات ملک کی موت کے بعد سچ نیوز کو اس کو ایکسپوز کرنے سے منع کر دیا تھا وہ حیات ملک کے گناہ بھی اس کے ساتھ ہی دفن کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

علیہا کی وفات کے دو ماہ بعد جب زارا درگاہ پہنچی تو اسے حاکم بابا کی موت کا پتا چلا تھا۔۔۔زارا کے لیے علیہا کے بعد یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا لاس تھا اور اذہان کے لیے بھی۔۔۔۔۔

علیہا کے لکھے گئے نوٹس اور ان پر بنے آنسوؤں کے نشان وہ آج بھی اسکی یادگار نصیحتیں یاد کر کے روتے ہیں

مگر وقت کہاں رکتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک چھ ماہ بعد ارحان اور اذہان نے سبحان اور نشرح ڈیلٹن اور بینز کی پاکستان میں ہی دھوم دھام سے شادی کروائی تھی۔۔۔۔

کیونکہ یہ بینز کی خواہش تھی کے نشرح کے ساتھ ہی اس کی بھی شادی ہو۔۔۔۔۔

شمس صاحب کو بڑی مشکل سے زارا نے مائدہ اور ماہر کی شادی کے لیے منایا تھا-----

اور پھر مائدہ کے کہنے کے مطابق وہ خود اسے ماہر کے حجلہ عروسی میں چھوڑ کر آئی تھی-----

ہاں یہ سچ ہے اپنی محبت پاہ لینے کے بعد اس نے محبت کے لیے اصول بدل دیئے تھے اپنے-----

ارحان اور امل کو اللہ نے خوبصورت بیٹے حائم سے نوازا تھا اور حائم کے پیدائش کے سال بعد زارا اور اذہان کی گود میں علیہا جیسی رحمت اتری تھی جسے دیکھتے ہی انھوں نے علیہا کا نام دیا تھا----

اور پھر علیہا سے دو سال چھوٹا افنان تھا----

سبحان اور نشرح کو اللہ نے دو خوبصورت بیٹیوں سے نوازا تھا جو ٹوئنز تھیں----

ڈیلٹن اور بینز کی بھی ایک بیٹی اور بیٹا تھا-----

جبکہ اللہ نے مائدہ اور ماہر کو ابھی اولاد کی نعمت سے محروم رکھا تھا۔۔۔

سب نے اپنے اپنے حصے کی تکلیفیں کاٹ کر اپنی زندگیوں کی آسانیوں کو بڑی مشکل سے پایا تھا۔۔۔۔

سب نے ہی اپنی زندگی میں بہت کچھ کھویا تھا۔۔۔

مگر سب سے بڑا لاس ان سب کی زندگیوں میں علیہا درید کا تھا جسے وہ شاید اب علیہا اذہان کی موجودگی سے بھر رہے تھے۔۔۔۔۔

زندگی کا فلسفہ بڑے کمال کا ہے مگر اس کو سمجھنے کے لیے بھی کمال ہماری دسترس میں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

ہر کسی کے نصیب میں یہ کمال نہیں ہوتا۔۔۔۔

جیسے حیات ملک ساری عمر ایک ایسے سیراب کی جانب بھاگتے رہے جس نے مرتے دم تک انکا پیچھا نہیں چھوڑا اور پھر انہوں نے خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جان لی۔۔۔۔۔

وہ اپنی زندگی کے اندھیروں میں نور کی روشنی کی ایک بوند بھی شامل نا کر سکے۔۔۔۔۔۔
مگر اس نور کی ایک بوند سے اپنی پوری زندگی کو روشن انہی کے بیٹے نے کیا اپنی زندگی کی اصل کو پہچان کر۔۔۔۔ یہ جان کر کے مٹی سے بنے مٹی بننے والے انسان پر گھمنڈ اور غرور نا کبھی سجا اور نا ہی سجے گا۔۔۔۔
مگر میرے نزدیک زندگیوں میں روشنیوں کو بھرنے کا ہنر اگر اس پورے سفر میں کسی کے پاس تھا تو وہ حاکم بابا تھے بے لوث محبت کرنے والے شفیق نرم دل نرم گفتار مہربان انسان جنھوں نے اپنی بوند بوند روشنی رب کی رضا سے ہر اس بگھڑے ہوئے شخص کی طرف بڑھائی جو ہدایت کی طرف لوٹنا چاہتا تھا۔۔۔۔ ان کا تعلق اپنے رب سے حقیقی تھا۔۔۔
کیونکہ وہ عشق حقیقی کی لازوال منزل پر گامزن تھے۔۔۔۔
اور یار کی دید روز محشر ان کے مقدر میں لکھی گئی تھی اور وہی دن ان کی عید کا دن ہو گا۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

علیہا درید ایک روشن چمکتا ستارا جس نے خیر اور بھلائی بانٹی اپنے چاہنے والوں میں
جس کی تربیت اس کی روشنی کی عکاس تھی------
جس کا عکس بھی بے مول نہیں تھا---- جو پاک تھی----
جنت کی حور کی طرح-----
جسے "من عاجزم "اسکے دل پر لکھ کر زمین پر اتارا گیا تھا-----
اور سبحان جعفر بے لوث محبت بانٹنے والے انسان جسنے سچکی راہ پر چل کر پرائے رشتوں کو اپنوں سے بڑھ کر چاہا تھا---- اپنوں سے بڑھ کر عزت احترام اور محبت بانٹی تھی----
یاد رکھیے گا "من عاجزم "نصیب والوں کو ملتا ہے اور من کا میل بڑی مشکل سے دھلتا ہے کوئی بھی منزل آسان نہیں ہوتی شرط یہ ہے کے صداقت ہونی چاہیے----

امید ہے اس کہانی کے کرداروں سے اس کہانی کے لفظوں سے بہت کچھ آپ کو سیکھنے کو ملا ہوگا-----

ایموشنز عشق حقیقی--- رب اور اس جڑے تعلق----- اپنوں کی بے اعتباری اور دیئے گئے دکھوں میں ڈولتی ڈوبتی زندگی کو بچاتی ''من عاجزم ''کی روشنی کی لازوال داستان آپ کو ہمیشہ یاد رہے گی-----

ختم شد